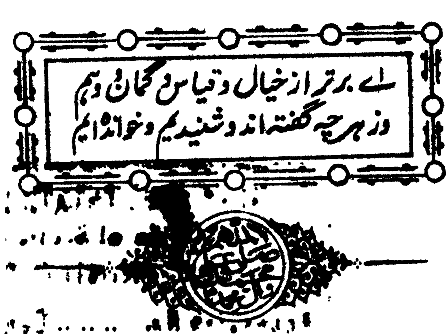




اسلام! اے اسلام! تیری داستان کہانی نہ تو اب کہی جا سکتی ہے نہ سنی، تیری اگلی سطوت و شوکت کے تصور سے بھی اس وقت کی موجودہ حالت دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور فقط دل ہی نہیں تن بدن کانپ اٹھتا ہے۔

اللہ اللہ ایک وقت تیری وہ شان تھی کہ کروبین اور ملاء اعلیٰ میں تیرا نقشہ اور رنگ جما، اور وہ سکہ بیٹھا کہ تیری بدولت ایک خاک کے پتلے کے سامنے فرشتوں کی جبین نیاز جھکوا دی، پھر تجھ کو خود جہان آفرین نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کرکے اپنے خاص نائب حضرت آدم کی گود میں سونپ کر فردوس بریں سے دنیا میں پھلنے پھولنے اور پھیلنے کو بھیجا، تیرا وہ بول بالا تھا کہ تیرے سامنے ایک ذرا سی اکڑ میں ابلیس ابد الآباد کیلئے راندہ درگاہ ہوا، تیری عداوت نے قیامت تک کے لیے قابیل کو رسوائی اور ذلت کا کنواں جھکایا، تیری ذرا سی چشم نمائی نے ایک دنیا کو طوفان کا مزہ چکھا دیا، پہاڑ بھی تاب مقاومت نہ لا سکا، نوح سا نوحہ گر آدم ثانی کہلایا، تیرے رشک میں شداد سا جبار ہفت اقلیم بہشت بنا کر بھی خائب و خاسر گیا، تیری ادنیٰ سی مخالفت نے عاد و ثمود سی دنیا کی قوی ترین قوموں کی پہاڑوں سے باتیں کرنے والی سر بفلک عمارتوں کو تودہ خاک بنا کر چھوڑا، تیری چمک دمک کی آگ میں نمرود ہمیشہ جلتا رہا اور تیرا بال بیکا نہ ہوا، بلکہ تجھ پر پھول برستے رہے اور تو خود فی النار رہا، تیرے صدقے میں فقط انسان ہی نہیں وحوش و طیور اور جنات تک پر سلیمان نے حکومت کی، اور کوس لمن الملک بجایا، تیرے جاہ و جلال اور علو مرتبت نے فرعون و ہامان سے بیغیرتوں کو غرق دریائے ضلالت کیا اور قارون سے بے حمیت کو زمین میں دھنسا دیا۔

یہ تو تیرے اگلے کارنامے ہیں جن کو اس زمانے کے بعض نادیدہ اور پست خیال شاید افسانہ اور پارینہ سمجھیں، ابھی ابھی بارہ تیرہ سو برس قبل تیرا وہ دور دورا اور شان و شوکت تھی کہ شرق سے غرب، اور جنوب سے شمال تک تیرا ہی جلوہ تھا، اگرچہ تو نے ایک وحشت خیز، جہالت انگیز اور سنگلاخ مقام جزیرۃ العرب میں نشو و نما پائی تھی، مگر ایک نامدار سید قرشی ہاشمی مطلبی اور ان کے اہلبیت و اصحاب خاص نے تیری کچھ اس طرح پرورش اور تربیت کی تھی کہ چند ہی روز میں فقط روم و ایران کو ہی تیرے گھوڑوں کی ٹاپوں نے نہیں روندا بلکہ اندلس (ہسپانیہ) اور جبرالٹر (جبل الطارق) کی اونچی اونچی چوٹیوں پر بھی تیرا پھریرا لہرانے لگا، غرض چاروں دانگ عالم میں تیری دھوم تھی، اور مشرق و مغرب عروج اور ترقی و شہرہ کا تیرے ہی سر سہرا تھا، تو نے لیظہرہ علی الدین کلہ (تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے) کی تصویر کے دینی و دنیوی دونوں رخ بہت اچھی طرح دکھا دیے تھے، اے پھر تجھے آج کیا ہو گیا ہے، تو تو اکملت لکم دینکم (تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا) کا خلعت فاخرہ زیب تن کر چکا تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی نقص آ گیا، تو تو رضیت لکم الاسلام دینا (تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا) کے تاج سے سرفراز

ہر عیب سے پاک تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی جدید عیب پیدا ہو گیا، تو تو من شر النفثٰت فی العقد (گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ) کا کلمہ ہر وقت ورد زبان رکھتا تھا، پھر کیا تجھے کسی کی نظر لگ گئی، آخر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا قعر ذلت میں گرتے جاتے ہیں، اور اگر یہی حال رہا، اور سامان تو کچھ ایسے ہی نظر آتے ہیں، تو خدا نخواستہ وہ دن بھی کچھ دور نہیں کہ ان کی حالت یہودیوں کی سی بلکہ اُن سے بدتر ہو جائے گی ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ (اُن پر رسوائی اور محتاجی کی مار پڑی) کیا یہ اسی طرح چند دنوں کے اندر صفحہ روزگار سے مٹ جائیں گے، ارے تجھکو جو جامع، حادی دستور العمل اور تا بہ قیام قیامت باقی رہنے والا قانون ملا تھا۔ وہ تو انسان کا ہر حال میں ہادی اور صراط مستقیم پر چلانے والا تھا، طفلی، جوانی، پیری، تجرد، تاہل، تونگری فقیری، سفر، حضر، غرض بہر صورت شریک حال اور غمخوار تھا، اس نے تو تہذیب، اخلاق۔ تمدن، تدبیر منزل، کھانے۔ پینے۔ چلنے۔ پھرنے۔ جاگنے۔ سونے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے۔ رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات سکنات غرض کل معاملات کے قاعدے بتا دیے تھے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ دنیا کو چھوڑ کر فقط دین ہی کا ہو رہا ہو، تو نے تو من ترک الدنیا للآخرۃ والآخرۃ للدنیا فلیس منی (جو شخص دنیا کو آخرت کے واسطے اور آخرت کو دنیا کے واسطے چھوڑ دے وہ مجھ سے نہیں) کی منادی کرادی تھی، لا رھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں) کا اعلان عام دے دیا تھا، دین و دنیا تیرے ساتھ ساتھ اس طرح وابستہ تھے جیسے ملزوم کے ساتھ لازم، جاندار کے ساتھ روح، پھول کے ساتھ بو، آفتاب کے ساتھ نور، ناخن کے ساتھ گوشت، اسی بنا پر تجھ سے یہ محکم وعدہ کیا گیا تھا کہ لنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (ہم دنیا میں بھی ان کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور پھر قیامت میں، اُن لوگوں کی کارگزاریوں کا اچھے سے اچھا بدلہ عطا کریں گے) پھر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا مسلمانوں کو یہ روز بد دیکھنا پڑا، کیا ایک ہی سبب سے دو متضاد نتیجے بر آمد ہو سکتے ہیں۔ کہ ایک وقت تو تو ہی ان کی قوت، توانائی۔ شوکت اور عزت کا باعث ہو۔ اور دوسرے وقت تو ہی ان کی کمزوری۔ ناتوانی، فقر اور ذلت کا سبب ہو۔ حاشا و کلا ہر گز نہیں۔ اے اسلام تیرا کچھ قصور نہیں، تجھ میں کوئی عیب پیدا نہیں ہوا، تو جیسا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ ذٰلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم (خدا ہرگز کسی قوم کو کوئی نعمت دیکر نہیں چھینا کرتا، تا وقتیکہ وہ لوگ خود اپنے نفس کی حالت نہ بدلیں)، خود مسلمانوں نے تیرا کہنا نہ مانا ذلیل ہوئے، تیرے احکام کی پابندی نہ کی رسوا ہوئے، تیرا اعلان عام تھا کہ دین و دنیا دونوں کو ساتھ لئے رہیں، مگر مسلمان اوندھے سیدھے صرف دنیا کی طرف جھک پڑے، دین و مذہب کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا، اسی سے ان کی یہ گت بنی، اسکے سوا کوئی سبب نہیں، کہ ان لوگوں نے تیری پابندی چھوڑ دی، اسکے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ تیرے حکم پر نہ رہے، ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے دین کو کمزور بنایا، دنیا بھی کمزور ہوئی، دین میں خلل آتے دیکھتے رہے، اور چوں نہ کی، آخر خدا نے بھی ان سے منھ پھیر لیا، کما تدین تدان جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے "مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب" کے کہنے کا یہی وقت ہے۔

ہائے! جس اسلام نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ میں نکیل کے بدلے سلطنت کی باگ دی تھی، اب وہی اسلام ہے کہ شتر بے مہار کی طرح آوارۂ دشت غربت ہے، آہ جس نے اہل عرب سی وحشی قوم کو تہذیب و شائستگی کا اُستاد بنوا دیا تھا، اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں برسر عروج ہیں اسکو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں، وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دنیا میں صلحکاری سازگاری۔ اُلفت و اتحاد قائم کرنے کے لئے رواج پایا تھا، آج وہی اسلام ہے کہ اس کے پیرو خود آپس میں لڑے مرتے ہیں۔ پھر آخر اس کی وجہ کیا ہے، وہی دین سے علیحدگی، وہی مذہب سے لاپرواہی، دیکھو اب تو یہ مسلمانوں کے تنزل کا ایسا مستقل سبب قرار دیا گیا ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی بالقابہ بھی لندن میں بیٹھ کر یہی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کیا اب بھی کچھ شک و شبہہ باقی ہے ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — "ہر گرہم با مدلی آمد زردئے اعتقاد۔"

مسلمانو! ہم مذہب سے تمھاری بے پرواہی کی ایک بہت واضح مثال پیش کرتے ہیں، سنو اور غور سے سنو! وہ جامع مانع

قانون جو امور دین و دنیا پر حاوی ہے، تم جانتے ہو کہ عربی زبان میں ہے، اور یہ بھی واضح ہے کہ تم جب تک اس قانون کی زبان پر
اچھی طرح عبور حاصل نہ کرو گے، اس کو سمجھ نہیں سکتے، پھر یہ بتاؤ کہ انہوں میں سے تم نے کتنے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اس قانون کی
تعلیم حاصل کریں، تم کیا آمادہ کرو گے، اب تو تمہاری زاری جو پہنچی ہے، اگر سیکڑوں ہزاروں میں سے ایک آدھ ہر طرف سے
مجبور ہو کر ادھر کا رخ بھی کرتا ہے تو تم ہو کہ ترغیب سے جو منہ روکتے ہو، ان کے قدم آگے بڑھنے نہیں دیتے، ایسے سد راہ
ہو جاتے ہو، تقریریں اگر نہیں پڑھتا تو اخبارات کے صفحے اپنے جیب کو خالی کر کے مفید پڑھتا ہے، کہ انتظار میں منہ کھولے
بیٹھے رہتے ہیں۔ تجویز بازی کرتے ہو، جو بیچارے طلبہ اس طرف متوجہ ہیں ان کا بھی دل چھوڑا تے ہو کیا یہی انصاف ہے ع

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمہیں منصفی سے کہدو تمہیں اعتبار ہوتا

پھر بھلا بتلاؤ تو کہ جب تمہارا برتاؤ اس کے ساتھ یہ ہے تو اس کے جاننے والے کیونکر پیدا ہوں گے، اور جب جاننے والے نہ
رہیں گے تو تم اس کی تحویل کیسے، اور اس پر عمل کیونکر کرو گے۔ تم جو یہ چاہتے ہو کہ سب کتابوں کا ترجمہ ہو جائے، اسی سے کام
چل جائے گا، پہلے یہ تو سوچو کہ ہر چیز کا ترجمہ جیسا ہونا چاہیے ہو بھی سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اس پر تم کو یقین تو نہ آئے گا،
میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں، اسی قرآن کی پہلی آیت الحمد للہ رب العلمین جو ہر شخص کی زبان زد بھی ہے اور قریب
قریب ہر شخص اپنے اپنے خیال کے موافق اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے، اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بشرطیکہ بامحاورہ بھی ہو
اور پھر ترجمہ، حد سے خارج بھی ہونے نہ پائے، تفسیر و شرح نہ ہو جائے، ہو سکتا ہے؟ واللہ ہرگز نہیں، تم
گھبراؤ نہیں، سنو! الحمد کا ترجمہ کیا کرو گے، بہت پروا نہ کرو گے تو کہو گے کل، اب بتاؤ کیا فقط لفظ کل سے ال
کا پورا مطلب ادا ہو گیا، لاحول ولا قوۃ، اب آگے چلو حمد کا ترجمہ کیا کرو گے؟ بہت دریچ ساریچ کے بعد کہو گے تعریف،
اس کے سوا تمہاری زبان میں اس سے اچھا کوئی لفظ بھی نہیں ہے، اور پھر لطف یہ ہے کہ تعریف بھی عربی ہی لفظ ہے، جس کے
معنے عربی زبان میں کچھ اور ہیں، حمد و تعریف میں کوئی نسبت نہیں ہے، خیر اردو زبان میں آپ نے ترجمہ کیا بہتر،
سمجھ ہوا۔ اب میں پوچھتا ہوں آپ کی اردو زبان میں مدح کے کیا معنی ہیں، پھر آپ بہت غور و خوض کے بعد فرمائیے گا وہی
تعریف، کیونکہ آپ کی زبان میں کوئی اس سے اچھا لفظ ہی نہیں ہے، آپ کہئے گا کیا، خیر جناب اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ
آپ کے خیال میں اور محض اردو دانوں کے لحاظ میں تو حمد و مدح میں کوئی فرق نہ رہا جو معنی حمد کے ہوئے وہی مدح کے، حالانکہ
عربی زبان میں حمد و مدح میں آسمان و زمین کا فرق ہے، اسی طرح لام لفظ اللہ رب اور عالمین کی حالت ہے، اب فرمائیے ایک آیت
کے ترجمہ کا تو یہ حال ہے، قیاس کن زگلستان من بہار مرا، سیکڑوں ہزاروں کتابوں کا ترجمہ جیسے ترجمہ کیسے کبھی ہو سکتا ہے،

یہی وجہ ہے کہ سابق کے علما ترجمہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے، اب آپ کی سمجھ میں آیا بندہ پرور؟ بلکہ سچ یوں ہے کہ ترجمہ
کسی زبان کا ہو دوسری زبان میں بہت دشوار ہے، پھر عربی زبان کا ترجمہ جس کے الفاظ و معنی کی وسعت کی کوئی
حد ہی نہیں، اور پھر قرآن کا ترجمہ، جس کے ہر ہر جملے کے خدا جانے کتنے معنی ہو سکتے ہیں، اور وہ بھی اردو زبان میں جس کے
پاس گویا الفاظ ہی نہیں ہیں، ہیں بھی تو مانگے کے، اور وہ بھی اس قدر کم کہ توبہ بھلی، اب آپ فرمائیے گا کہ تم نے کیوں ترجمہ کیا،
میں عرض کروں گا کہ آپ حضرات کے اصرار اور خیال سے اور اس وجہ سے بھی کہ اصل قرآن سے آپ لوگوں کی دلچسپی ظاہر ہے،
شاید ترجمہ کی وجہ سے کچھ توجہ ہو جائے، اور کل نہیں تو کچھ احکام خدا سمجھیے، اس کے علاوہ دوسروں کے
غلط ترجموں کو دیکھ کر آپ کے خیالات خراب نہ ہوں، کیونکہ آپ کی دنیا ترجمہ ہی کی چار دیواری کے اندر ہے، اب آپ ذرا سوچیے
کہ ہزاروں میں ایک آدھ طالب علم جو بیچارہ کسی طرح عربی پڑھتا ہے، اس سے عربی چھڑا کر عربی کتابوں کے ترجمے پڑھوائیے گا،
اس سے آپ اپنے مذہبی قانون کو پورا پورا سمجھ جائیے گا، استغفر اللہ، اس کے علاوہ تمہاری رائے کے موافق تو بعد چندے

ترجمہ کرنے والا بھی نہ رہے گا، پھر تم کو آخر سمجھائے گا کون؟ اور اسپر عمل کرو گے کیونکر؟ اسپر بھی تم کو شرم نہیں آتی، ترقی ترقی کا آوازہ بلند کرتے ہو، عروج عروج کا نعرہ مارتے ہو، اگر اسکے خواہاں ہو تو سچے دل سے پھر دین کو اپنے ہاتھ سے لو، اس پر پابند ہو جاؤ، دیکھو تو دنیا تمہارے بائیں ہاتھ میں کیونکر نہیں آتی، تم دنیا کو اچھی طرح حاصل کر سکتے ہو، مگر جب ہی کہ اسلام کا دردمی پہلو میں لیے رہو، تم دنیا کی گھوڑ دوڑ میں سب سے آگے بڑھ سکتے ہو، مگر جب ہی کہ فقط اسکی ودی پہنے نہ رہو بلکہ ایمان کی قوت سے نفس کے گھوڑے کی باگ مضبوط تھامے رہو، ورنہ یاد رہے کہ راہ میں بہت سی دیواریں ہیں بہت سے گڑھے ہیں، گر پڑو گے، اور کہیں کے نہ رہو گے، میں یہ نہیں کہتا کہ سب اس ڈھرے پر چلیں، مگر فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین (ہر گروہ میں سے کچھ لوگ علم دین کی تحصیل کے لیے کیوں نہیں نکلتے) کو مدنظر رکھو، سیکڑے میں پانچ کو تو راستہ پر چلنے دو، انکی ہمدردی کرو انکی تحصیل کے اسباب مہیا کرو، غضب خدا کا اسکے برعکس تم نے مولوی (عربی داں) کے معنی اپنی اصطلاح میں بیوقوف کے مقرر کئے ہیں، معاذ اللہ! اللہ والوں کو تم ذلیل سمجھتے ہو، پھر خدا تمھیں عزت دار بنائے، کیونکر ہو سکتا ہے، ھو سمٰکم المسلمین، اُسنے تمہارا نام مسلم رکھا تھا، جسکے معنی ہیں ماننے والا، سر جھکانیوالا، سر تسلیم خم کرنے والا وغیرہ، مگر تم ہو کہ مسلم کہلا کر، ادھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں پر بھروسہ کر کے اسکے مسائل میں چہ می گوئیاں کرتے ہو، شیطانی وساوس اور فلسفی اوہام پر تکیہ کر کے اسکی باتوں کو ماننا کیسا، الٹے اعتراض کرتے ہو، ایک طرف تو تمھارا یہ رنگ ہے، دوسری طرف تمہاری متلون المزاج طبیعت کا یہ انداز ہے کہ بات بات میں خواہ مخواہ کی شق نکالتے ہو، ہر حکم کی علت پوچھتے ہو، میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی بات میں کچھ بولو نہیں، نہیں نہیں، تمھارا اصل مذہب یہ ہے ماحکم بہ العقل حکم بہ الشرع وماحکم بہ الشرع حکم بہ العقل جس کا عقل حکم کرتی ہے اسکا شرع حکم کرتی ہے اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اُسی کا عقل حکم کرتی ہے، اصول و اعتقادات میں خوب عقلی گھوڑے دوڑاؤ، بال کی کھال نکالو، اس میں تو تقلید کی خدا نے خود مذمت کی ہے، مگر فروع خصوصاً عبادات میں تو اپنی زبان بند رکھو، حالانکہ اس میں بھی عقل سے خارج کوئی بات نہیں ہے، مگر تم اپنی عقل کو بھی تو دیکھو کہ کتنی ہے، بقول شخصے کیا پدی کیا پدی کا شوربا، تم کیا اور تمہاری عقل کیا، تم اپنے اعضا و جوارح اور نفس کی ماہیت اور حقیقت کو تو آجتک سمجھے نہیں، تم اُن اصولوں کو جو حکیم علی الاطلاق نے خود درست کئے ہیں انکی کُنہ کیا سمجھ سکتے ہو؎

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

تم ذرا اپنی بساط کو تو دیکھو، وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (تمکو تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) پر تو غور کرو، تم پہلے علم سیکھو، اسکے مدارج کو طے کرو، پھر دیکھو تمھیں ہر بات کی کُنہ معلوم ہوتی ہے یا نہیں، تمھاری تو یہ حالت ہے کہ رہو جہالت کی جھونپڑی میں اور خواب دیکھو علم کے اونچے اونچے محل کا، تم نے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کے اقوال کو جو بعینہ خدا کے اقوال ہیں، پس پشت ڈال دیا ہے، انی تارک فیکم الثقلین کو مدنظر نہیں رکھتے، اور ہر چیز کا چاہتے ہو کہ قرآن ہی سے صاف اور صریح حکم نکلے، مجھے یاد ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا، کیوں جناب بھلا گانے بجانے کی حرمت بھی کسی آیت سے نکلتی ہے؟ میں نے کہا ہاں، واجتنبوا قول الزور وغیرہ سے، کہنے لگے واہ واہ یہ بھی کوئی تک ہے کہ زور کہا گانا بجانا، میں نے کہا بندہ پرور آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان میں جس لفظ کو جس معنی میں جس طرح بولتے ہیں اُسی طرح ہر زبان میں بولا جائے، ذرا عربی لغت تو دیکھئے تو معلوم ہو کہ قول الزور کے معنی گانے بجانے کے ہیں یا نہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن میں کوئی سا بھی حکم نہیں ہے، ہے اور ضرور ہے، اس میں دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو بیان نہ کی گئی ہو، مگر تم اتنی سمجھ بھی تو پیدا کرو، اتنا علم بھی تو حاصل کرو، تم کو یقین کرنا چاہیے کہ وہی باتیں قرآن مجید میں اشارۃً یا مجملاً یا باطناً بیان کی گئی ہیں وہی مطالب چونکہ تمھاری سمجھ سے باہر تھے اس وجہ سے پیغمبر مہربانی کر کے تمھارے حال زار پر رحم کھا کے احادیث میں تصریحی طور پر صاف صاف تعلیم کر دیے، انھیں باتوں کی توضیح رسول اور اُسکے سچے قائم مقاموں نے اپنی زبان میں کر دی، پس احادیث کو اُسی کی تفسیر سمجھو، اسی کی تشریح کہو، قرآن مجید کوئی معمولی کتاب تو ہے نہیں،

یہ علوم حقّہ کا سچا مخزن ہے، اور معارف یقینیہ کا از سرتا پا معدن، یہ تہذیب۔ شائستگی۔ تمدن و ریاست کا رہنما ہے، تو فقیری۔ نفس کشی۔ اخلاق اور خدا پرستی کا پیشوا ہے، یہ جس طرح ایک عزلت گزین فقیر کے طرق و آداب فقر کا معلم ہے، اسی طرح ایک بادشاہ کی جہانگیری۔ رعیت پروری۔ دادگستری اور نکونامی کا اتالیق ہے، یہ وہ نایاب گوہر ہے جسے خدا جانے کس زمانے سے ایمانی بازار کے جوہریوں کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں، اور وہ انمول موتی ہے جو غیب کے خزانہ میں مکنون تھا، خلاصہ یہ ہے کہ مالک عرش و کرسی کی کتاب ہے، خداوند لوح و قلم کا کلام ہے، اس کی فصاحت و بلاغت سے بھی قطع نظر کرو اس کی ترتیب و متانت کو بھی چھوڑو، اس کے نظم و نسق کا بھی لحاظ نہ کرو، فقط اس کے مطالب و معانی پر غور کرو، اس میں جو علوم و فنون ہیں اس پر نظر ڈالو، اس میں خدا کی ذات و صفات اس کی عبادت کے طریقے۔ معاملات۔ احکام۔ تمدن۔ اخلاق۔ اصلاح۔ سازگاری۔ پیشین گوئیاں۔ اصول مسلمہ۔ تاریخ۔ حقائق اشیا۔ عبرت نصیحت دنیا اور آخرت کی تعلیموں کو دیکھو، اسی کے بارے میں ہے ما فرطنا فی الکتاب من شئ (ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی)، اسی کی شان میں ہے ونزلنا علیك الکتٰب تبیانا لکل شئ (ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا بیان ہے) اسی کی مدح وثنا میں ہے ماکان حدیثا یفترٰی ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون (یہ کوئی بنی ہوئی بات نہیں بلکہ قرآن ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق، ہر چیز کو تفصیل سے بیان کرنے والا اور مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے)، اس کو ناپیداکنار دریا کہنا بیجا، اس کو ذخار سمندر کہنا نازیبا، اس کا مرتبہ تو ان چیزوں سے کہیں بالاتر ہے، ذرا سرسری نظر سے اسکی علو شان کو دیکھو لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر اکٹھا ہوں کہ (اجتماعی قوت سے) اس قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ایک دوسرے کا مددگار بھی ہو)، اسی کے بارے میں جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں، خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم توراۃ۔ زبور۔ انجیل اور قرآن میں ودیعت رکھے، پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے، اسی کے بارے میں حضرت ابن عباس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ (اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو مجھے وہ بھی قرآن میں مل جائے گی)، اس کے معانی پر غور کئے بغیر صرف اسی کے لغات کے ضبط کلمات کی تحریر، حروف کے مخارج کی معرفت اور اسکے آیات سورتوں اسکے ٹکڑوں۔ ربع۔ نصف۔ ثلث کے شمار۔ منازل۔ سجدات۔ وقف۔ وصل۔ مد۔ ادغام وغیرہ کا لحاظ کرکے کچھ لوگ علم قرأت و تجوید کے ملک میں سکہ زن بنے، اسی کے کلمات۔ اسما۔ افعال۔ مشتقات وغیرہ کا خیال کرکے کچھ لوگ علم صرف کا پھریرا لہرانے لگے، اسی کے معرب۔ مبنی۔ اسما افعال۔ حروف۔ عامل۔ غیر عامل۔ لازم۔ متعدی۔ فاعل۔ مفعول وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بہتیرے علم نحو کی سلطنت کے حکمراں ہوئے، اسی کے معانی۔ خطاب۔ عموم۔ خصوص۔ اشتراک۔ ترادف۔ حقیقۃ۔ مجاز وغیرہ پر غور کرکے بہتیرے علم لغت کے اقلیم کے بادشاہ ٹھہرے، اسی کے ادلہ عقلیہ۔ شواہد جلیہ اور نظریہ لوکان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا وغیرہ میں تامل کرکے علم اصول دین (علم کلام) مستنبط ہوا، اسی کی تخصیص تعمیم اخبار۔ نص ظاہر۔ مجمل۔ محکم متشابہ۔ امر نہی اور نسخ وغیرہ سے علم اصول فقہ ماخوذ ہوا، اسی کے حلال۔ حرام۔ احکام۔ اصول۔ فروع وغیرہ سے علم فقہ نکلا، اسی کے اگلوں کے عبرت آمیز حالات و قصص۔ آثار اور وقائع سے عرب و عجم وغیرہ میں علم تاریخ کی بنا ہوئی، اسی کی حکمتوں۔ مثالوں مواعظ۔ وعد۔ وعید۔ تحذیر۔ تبشیر۔ ذکر موت۔ معاد۔ نشر۔ حشر۔ حساب۔ عقاب۔ جنت اور نار کی بدولت خطیب واعظ اور اسپیکر کے سوز خطاب کی بنیاد پڑی، اسی کے اصول تعبیر خواب حکم اور امثال وغیرہ سے علم تعبیر رویا کی جو نشوونما ہوئی، اسی کے ذکر سہام۔ فروض۔ نصف۔ ثلث و ربع۔ سدس اور ثمن وغیرہ سے علم فرائض اور حساب کا انضباط ہوا اسی کے احکام وصیت وغیرہ سے وصیت کا استحکام ہوا، اسی کے ذکر لیل و نہار۔ شمس و قمر۔ نجوم و منازل اور

بروج وغیرہ سے علم الاوقات کا انعقاد ہوا، اسی کی جزالت لفظ۔ براعت نظم۔ حسن سیاق۔ مبادی مقاطع۔ مخالص۔ اطناب اور ایجاز وغیرہ سے علم معانی و بیان اور بدیع کا استخراج ہوا، اسی کے الفاظ میں غور کرنے سے ارباب اشارات اور اصحاب حقیقت کو ایسے مطالب اور ان باریکیوں پر اطلاع ہوئی کہ ان لوگوں کو فنا۔ بقا۔ حضور۔ خوف۔ ہیبت۔ انس۔ وحشت۔ قبض اور بسط وغیرہ کا استنباط ہوا، اسی کی آیت وکان بین ذالک قواما وغیرہ سے متضاد کیفیتوں کے تفاعل سے مزاج کے اعتدال۔ نظام حفظ صحت اور استحکام قوت سے علم طب کے اصل اصول کی طرف لطیف اشارہ اور پھر اسی کے آیہ فیہ شراب مختلف الوانہ وفیہ شفاء للناس وغیرہ سے زہر کے بعد صحت کی درستی، اور بیماری کے بعد بدن کی شفا اور علم الادویہ کی طرف پاکیزہ کنایہ، اسی کے اذعانات ویقینیات اور تسکین دہ وتشفی بخش کلمات فیہ شفاء لما فی الصدور وغیرہ سے طب اجسام کے علاوہ طب قلوب کی طرف عمدہ تلمیح، اسی کے سورہ وآیات سے جن میں ملکوت ارض وسماوات اور علم علوی وسفلی کے معلومات کا تذکرہ ہے علم ہیئت وریاضی کی طرف صریحی توشیح، اسی کے آیہ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب وغیرہ سے علم ہندسہ کا تذکرہ، اسی کے براہین۔ مقدمات۔ نتائج۔ موجب معارضہ اور مناظرہ ابراہیم وغیرہ سے علم مناظرہ وجدل کا بیان، اسی کے اوائل سورہا امم سابقہ کی مدت۔ سال اور ایام اور اس امت اور دنیا کے گذشتہ اور آئندہ زمانے کے تواریخ کا ذکر اور پھر ان میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ضرب دینے سے علم جبر ومقابلہ کا اظہار، اسی کے او اثارۃ من علم سے نجامۃ، اسی طرح طفقا یخصفان سے خیاطت، اور آتونی زبر الحدید اور الناله الحدید سے حدادت، اور واصنع الفلک سے نجارت، اور نقضت غزلها سے غزل، اور کمثل العنکبوت اتخذت بیتا سے نسج، اور افرایتم ما تحرثون سے فلاحت، اور وابنوا الله بنیانا وغیرہ سے امارت اور احل لکم صید البر والبحر سے صید اور کل بناء وغواص لیخرج منه حلیته سے غوص۔ اور واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ من حلیهم عجلا جسدا سے صیاغت اور صرح ممرد من قواریر والمصباح فی زجاجة سے زجاجت، اور فاوقد لی یاهامان علی الطین سے فخارت اور اما السفینة فکانت لمساکین سے ملاحت اور علم بالقلم سے کتابت، اور احمل فوق راسی سے خبازی، اور ان جاء بعجل حنیذ سے طباخی اور وثیابک فطهر سے غسل اور قال الحواریون سے قصارت، اور الا ما ذکیتم سے جزارت، اور صبغة الله وجدد بیض سے صباغت، اور تنحتون من الجبال بیوتا سے حجارة، اور اوفوا الکیل والمیزان سے وزن وکیل اور ما رمیت اذ رمیت واعدوا لهم ما استطعتم من قوة سے سبق ورمایہ۔

یہ یکے از ہزار و اندکے از بسیار نمونہ از خروارے ہے، ازیں قبیل کوئی فن ایسا نہیں جو کسی طرح اس میں مذکور نہ ہو کوئی علم ایسا نہیں جسکا اس میں بیان نہ ہو، غرض نہ صرف اللہ نہ صرف عالم بلکہ اللہ و ماسوا اللہ کی ذات صفات اور کل متعلقات کا اسمیں تذکرہ ہے پھر ایسی کتاب کے مطالب پر حاوی ہونا بشری قوت سے باہر ہی نہیں منزلوں دور اسکے مسائل کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے دشوار ہی نہیں ناممکن اور قطعی محال اگر بمفاد مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ (جو چیز پوری نہ ملے اسے بالکل نہ چھوڑ دینا چاہیئے) جب میں نے دیکھا کہ اس زمانے میں یہی ہوا چلی ہے کہ فکر معاش انگریزی دانی میں منحصر سمجھنے اور یہ خیال رگ و پے میں سرایت کر جانے کی وجہ سے کہ عربی بیچاری کے پاس اس کے سوا کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور رکھا ہی کیا ہے، اس میں کیا ہی کیا ہے۔ ہر شخص ہمہ تن انگریزی ہی کی طرف متوجہ ہے تحصیل علم کا زمانہ اسی کی فکر و تمیں میں گذر جاتا ہے۔ پھر اب مذہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں۔ ۵

شب چو عقد نماز بر بندم ۔۔۔ چہ خورد بامداد فرزندم

پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمارے ہموطنوں کی مادری زبان ٹھہری اردو، جو نہ دین کی نہ دنیا کی، پھر اب کریں تو کیا کریں؟

انھیں وجوہ سے اس کی ضرورت ہوئی کہ ہر قسم کی کتابیں اردو میں ترجمہ کی جائیں جیسا کہ ہو رہا ہے، خصوصاً قرآن مجید

کے ترجمہ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، اگرچہ اسکے ترجمے ایک دو نہیں سیکڑوں ہیں، مگر ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں کہ اُن کا سمجھنا عربی سے زیادہ دشوار اور ہماری روزمرہ سے بالکل علیحدہ، اور بامحاورہ اردو میں ہے اردو داں حضرات کی سمجھ سے بالکل باہر اور ایک دو جو ترجمہ بامحاورہ اردو کا ہوا بھی تو حکیمانہ اطلاق کے اصلی مفہوم سے منزلوں دور کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مرکز آج تک بنے ہوئے، عالم اسلام خصوصاً شیعی دنیا میں اسکی شدید چیخ پکار تھی، اخبارات الگ غل مچا رہے تھے، مختلف سوسائٹیوں میں ایک طرف اسکی آگ تھی، آخر خدا کی توفیق شامل حال ہوئی، کچھ احباب کا اصرار ہوا، اور میں نے اس کو لکھنا شروع کر دیا، میں نے اس کی ابتدا ۱۳۲۶ھ میں کی تھی، اور اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام ہمارے کرم فرما فخر حفاظ جناب مولوی ربابر عبد الجلیل صاحب امروہوی نے کلام اللہ مترجمہ فرمان علی رکھا، اس کو شروع کیے چند ہی روز گزرے تھے کہ یہ معلوم کر کے کہ صدر المتکلمین فخر الحکما جناب مولانا حکیم سید علی اظہر صاحب دامت افاداتہ نے ترجمہ مع تفسیر لکھنا شروع کیا ہے بلکہ بعض اجزا اُسکے شایع بھی ہو گئے تھے، میرا جی چھوٹا جاتا تھا، اور اپنی محنت کو بیکار سمجھنے لگا تھا، کہ اتفاقاً اسی زمانے میں لکھنؤ جانا ہوا، اور جناب ممدوح سے ایک نورانی مجلس میں ملاقات ہونے کا شرف حاصل ہوا، اس وقت تک جتنا ترجمہ کر چکا تھا، میرے ساتھ تھا، بہت اشتیاق سے کچھ تھوڑا سا سُنا اور سُن کر بزرگانہ شفقت اور کمال قدر دانی کی راہ سے فرمایا کہ **واقعی ترجمہ کرنا تمہارا ہی حق ہے** میں ترجمہ نہ کرونگا تم ہی اس کو پورا کرو، یہ ترجمہ کے لیے پہلا شگون نیک تھا، اس کے بعد میں نے تمام حضرات علما و مجتہدین کو مختلف مقامات سے تھوڑا تھوڑا سنایا، الحمد للہ کہ سب نے سُن کر فقط زبان سے ہی نہیں بلکہ لکھ دیا کہ **ایسا عمدہ اور صحیح ترجمہ نظر سے نہیں گزرا**، الٰہی تیرا شکر! اسکے بعد میں نے خاص طور پر لکھنؤ کے بڑے بڑے بافہم اہل زبان کو سنایا، اور سب نے بیحد پسند کیا، غرض کچھ کم و بیش دو برس میں ختم ہوا، چھپا[1] اس کے چھپنے میں میں نے وہ زحمتیں اٹھائیں کہ "دل من داند و من دانم و داند دل من" میرے پاس الفاظ نہیں کہ بیان کر سکوں، میں اس کا مقر ہوں کہ جیسا میرا جی چاہتا تھا نہیں چھپا، مگر خدا جانتا ہے کہ میں نے اس کی سعی میں وقت محنت، جان اور مال غرض کسی طرح کوتاہی نہیں کی ہے، اور کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، ایک معمولی بات یہی ہے کہ بیسوں فرموں کی چار چار یا پانچ پانچ بار کاپیاں لکھوانی پڑی ہیں، ہزاروں اوراق چھپے ہوئے دریا میں ٹھنڈے کر دیے، ان ہی وجوہ اور مجبوریوں سے اس کا ہدیہ بھی معمولاً زیادہ اور گراں معلوم ہوتا ہے، جو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں باقی نہ رہے گا، ابھی پورا چھپنے بھی نہ پایا تھا کہ اشتیاق اور تقاضہ کے خطوط نے پریشان کر دیا، ابھی شایع بھی نہ ہوا تھا کہ ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھ کر لکھنؤ کے نامی شاعر جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز نے مجھے ایک خط لکھا، جس کے بعض کلمات یہ تھے:۔

> "میں اس ترجمہ کا بیحد مشتاق تھا، میرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ اردو میں نازل ہوتی تو آپ کے ترجمہ میں اور اُس میں ایک نقطہ کا فرق نہ ہوتا، یہ تو خود مسلسل ایک کتاب معلوم ہوتی ہے، ترجمہ در ترجمہ میں یہ سہولت و فصاحت ہم نے نہ سُنا نہ دیکھا، خداوند عالم آپ کو ہمیشہ زندہ رکھے اور ایسے ہی معجزات آپ سے ظہور میں آتے رہیں۔"

غرض خدا خدا کر کے چھپنا بھی ختم ہوا، اور یہ ہدیہ مختصر آپ کے سامنے حاضر ہے، میں کیا اور میرا ترجمہ کیا، مگر اتنا ضرور عرض کرونگا کہ آپ کو اس کی قدر اُس وقت ہوگی جب آپ اس کو دوسرے ترجموں سے جن کی آجکل بہت شہرت ہے، مقابلہ کر کے دیکھیں گے **تعرف الاشیاء باضدادھا** میں اس سے زیادہ نہ عرض کرونگا۔

---

[1] یہ خیال مترجم کا پہلے ایڈیشن کے بابت ہے، اگر مرحوم اس وقت ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔ حضرات مومنین ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کر دیں۔ سید جعفر علی مصحح

ترجمہ کی تمام خوبیوں کے لحاظ کے علاوہ میں نے چند امور کا اور اضافہ کیا ہے، جو غالباً ناظرین کی پسندیدگی اور دلچسپی کا باعث ہوگا:—

(۱) ابتدا میں قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست ہے، جس میں جداگانہ ابواب قرار دیے، مثلاً باب الاحکام، باب الفضائل وغیرہ، اور پھر ہر مطالب کے آیات کو مع تعداد آیات و پارہ و سورہ و صفحہ لکھ دیا ہے کہ جس مطلب کو جس وقت چاہیں فوراً نکل آئے۔

(۲) ہر سورہ کے آیات کے شمار و اعداد بھی لکھے ہوئے ہیں۔

(۳) قریب قریب ہر مضمون کی سرخی صفحات کے کنارے جلی قلم سے لکھی ہوئی ہے۔

(۴) ہر سورہ کے ابتدا میں حاشیہ پر یہ بیان کر دیا گیا ہے کہ اس سورہ میں خدا نے اخلاق احکام وغیرہ میں کس کس بات کی تعلیم فرمائی ہے۔

(۵) قصص واقعات اور شان نزول وغیرہ مستند تفاسیر سے اور فضائل و مناقب خاص علماء اہلسنت کی معتبر کتابوں سے بحوالۂ صفحہ و سطر و مطبع حاشیہ پر مندرج ہیں باوجود ان تمام امور کے اسلام کے ہر فرقے کے لوگ بے دقت و بہ شوق ملاحظہ کر سکتے ہیں، نہ کہیں کسی پر طعن ہے اور نہ کسی پر حملہ۔

آپ حضرات سے ملتمس ہوں کہ دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں، اور خدا کی بارگاہ میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اسکو میری مغفرت کا ذریعہ قرار دے، اور جس وقت اور جس روز ہر شخص کے ہاتھ میں اس کا نامۂ عمل ہو میرے داہنے ہاتھ میں قرار دے

اللّٰهم تقبل منا انك انت السميع العليم

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين



وانا الراقم الآثم

ابو الثنا علی بن محمد المدعو بالسید فرمان علی

غفرلہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی

متوطن جنیدن پٹی ضلع دربھنگہ

(صوبہ بہار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست

باب التوحید

① خدا کا وجود

توحید

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۴	نحل	۵۱	۴۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۲/۴۳	۴۵۵
۱۶	کہف	۶۰	۴۸۵/۴۸۶
۱۶	طہ	۸	۴۹۷
۱۶	طہ	۱۰۳	۵۰۷
۱۷	انبیاء	۲۲	۵۱۵
۱۷	انبیاء	۲۵	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۱۰۸	۵۲۰
۱۷	حج	۳۴	۵۳۵
۱۸	مومنون	۱۱۶	۵۵۷
۲۰	قصص	۷۰	۶۲۰
۲۱	عنکبوت	۴۶	۶۴۱
۲۲	فاطر	۳	۶۹۳
۲۳	صافات	۴	۷۱۳
۲۳	ص	۵	۷۲۴
۲۳	ص	۶۵	۷۳۰
۲۳	زمر	۴	۷۳۳
۲۳	زمر	۶	۷۳۳
۲۴	مومن	۳	۷۴۵
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶
۲۵	زخرف	۸۴	۷۹۰
۲۵	دخان	۸	۷۹۱
۲۸	حشر	۲۳	۸۷۵
۲۸	تغابن	۱۳	۸۹۰
۲۹	مزمل	۹	۹۱۶
۳۰	اخلاص	۱	۹۵۹

صفات ثبوتیہ وکمالیہ

حیات

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۶۵
۳	آل عمران	۲	۷۷
۱۶	طہ	۱۳۱	۵۰۹
۱۹	فرقان	۵۸	۵ ۱
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶

ازلیت وابدیت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۷	نجم	۱۵	۸۴۰
۲۷	نجم	۴۲	۸۴۲
۲۷	رحمن	۲۷	۸۴۹
۲۷	حدید	۳	۸۵۸

قدرت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۰	۶
۱	بقرہ	۱۰۶	۲۵
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۵
۲	بقرہ	۱۴۷	۳۴
۲	بقرہ	۲۵۹	۶۷
۳	بقرہ	۲۸۴	۷۶
۳	آل عمران	۲۹	۸۳
۴	آل عمران	۱۸۹	۱۱۸
۵	نساء	۱۳۳/۱۳۴	۱۵۷
۶	نساء	۱۴۹	۱۶۱
۶	مائدہ	۱۷	۱۷۵
۶	مائدہ	۳۹	۱۸۰
۷	مائدہ	۱۲۰	۲۰۲
۷	انعام	۱۸	۲۰۵
۷	انعام	۶۶	۲۱۴
۱۴	نحل	۴۰	۴۳۲
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۶۵
۱۷	حج	۶	۵۳۰
۱۸	مومنون	۹۵	۵۵۵
۱۹	فرقان	۵۴	۵۸۱
۲۰	عنکبوت	۲۰	۶۳۵
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۲	فاطر	۴۴	۷۰۱
۲۲	یٰس	۱۲	۷۰۳
۲۵	شوریٰ	۵۰	۷۷۹
۲۵	زخرف	۴۲	۷۸۵
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۸
۲۷	حدید	۲	۸۵۸
۲۹	معارج	۴۰	۹۰۹

علم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۸
۱	بقرہ	۳۰/۳۳	۹
۱	بقرہ	۷۷	۱۸
۱	بقرہ	۱۱۵	۲۷
۲	بقرہ	۲۱۶	۵۲
۲	بقرہ	۲۳۲	۵۷
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۳	بقرہ	۲۵۵/۲۵۶	۶۶
۳	بقرہ	۲۸۲/۲۸۳	۷۵
۳	آل عمران	۲۹	۸۳
۵	نساء	۱۲۷	۱۵۶
۷	مائدہ	۹۷	۱۹۶
۷	انعام	۳	۲۰۳
۷	انعام	۵۹/۶۱	۲۱۳/۲۱۴
۷	انعام	۸۱	۲۱۸
۸	انعام	۱۱۷	۲۲۶
۱۰	توبہ	۷۸	۳۱۶
۱۱	توبہ	۱۱۵	۳۲۶
۱۱/۱۲	ہود	۵/۶	۳۵۲/۳۵۳
۱۳	رعد	۸/۱۰	۳۹۸
۱۳	رعد	۴۲	۴۰۶
۱۳	ابراہیم	۳۸	۴۱۴
۱۴	حجر	۲۴/۲۵	۴۱۹
۱۴	نحل	۱۹	۴۲۸
۱۴	نحل	۲۳	۴۲۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۷	۴۵۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴/۵۵	۴۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۸۴	۴۶۲
۱۶	کہف	۲۶	۴۷۲
۱۶	مریم	۹۵	۴۹۶
۱۶	طہ	۷	۴۹۸
۱۶	طہ	۱۱۵	۵۰۸
۱۷	حج	۶۸	۵۴۱
۱۷	حج	۷۰	۵۴۲
۱۷	حج	۷۶	۵۴۳
۱۸	نور	۴۱	۵۶۷
۱۸	نور	۶۴	۵۷۳
۲۰	نمل	۷۴/۷۵	۶۱۱
۲۰	قصص	۶۹	۶۲۷
۲۰	عنکبوت	۴۲	۶۴۰
۲۱	عنکبوت	۵۱	۶۴۲
۲۱	عنکبوت	۶۲	۶۴۳
۲۱	لقمان	۱۶	۶۵۷
۲۱	لقمان	۲۲	۶۶۹
۲۱	لقمان	۳۴	۶۶۱
۲۲	احزاب	۵۴	۶۷۹
۲۲	سبا	۲	۶۸۲
۲۲	فاطر	۱۲	۶۹۵
۲۳	یٰس	۷۶	۷۱۰
۲۴	مومن	۷	۷۳۶
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۱۹	۷۴۸
۲۵	حم سجدہ	۴۷	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۱۲	۷۷۲
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۶	حجرات	۱۶	۸۲۵
۲۶	ق	۴	۸۲۶
۲۶	ق	۱۶	۸۲۷
۲۶	ق	۴۵	۸۳۷
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۱
۲۷	حدید	۳/۴	۸۵۸
۲۷	حدید	۶	۷۵۸
۲۸	مجادلہ	۷	۸۶۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۱	۸۷۶
۲۸	تغابن	۴	۸۸۸
۲۸	طلاق	۱۲	۸۹۴
۲۹	ملک	۱۳/۱۴	۸۹۸
۲۹	قلم	۷	۹۰۱
۲۹	جن	۲۸	۹۱۵
۳۰	اعلیٰ	۷	۹۴۳

علم غیب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۶۰	۲۱۳
۷	انعام	۷۴	۲۱۶/۲۱۷
۱۰	توبہ	۷۸	۳۱۶
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۷۴
۱۳	رعد	۹/۱۱	۳۹۸
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۸
۱۵	کہف	۲۶	۴۷۲
۱۸	مومنون	۹۲	۵۵۵
۲۰	نمل	۶۵	۶۱۰
۲۱	سجدہ	۶	۶۶۲
۲۲	سبا	۳	۶۸۳
۲۲	سبا	۴۸	۶۹۱
۲۲	فاطر	۳۸	۷۰۰
۲۶	حجرات	۱۸	۸۲۵
۲۸	تغابن	۱۸	۸۹۰
۲۹	جن	۲۶/۲۸	۹۱۵

ادراک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۴	۱۷
۱	بقرہ	۸۵	۳۰
۱	بقرہ	۹۶	۳۲
۱	بقرہ	۱۱۰	۳۶
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۴
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۲	بقرہ	۲۳۴	۵۹
۳	آل عمران	۴	۶۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۲۶	۱۵۵
۵	نساء	۱۳۴	۱۵۰
۷	انعام	۱۴	۲۰۵
۷	انعام	۱۷	۲۰۵
۷	انعام	۷۴	۲۱۶/۲۱۷
۷	انعام	۱۰۲/۱۰۴	۲۲۳
۷	انعام	۱۱۵	۲۲۶
۸	انعام	۱۳۲	۲۲۹
۱۱	یونس	۱۶۱	۳۴۲/۳۴۳
۱۳	ابراہیم	۴۳	۴۱۴/۴۱۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۴۵۲
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۴۵۴
۱۵	بنی اسرائیل	۶۰	۴۵۸
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹
۲۱	لقمان	۲۹	۶۶۰
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۲۰	۷۴۸
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۸	مجادلہ	۱	۸۶۵

ارادہ واختیار

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۳	بقرہ	۲۸۴	۷۶
۳	آل عمران	۶	۷۷
۴	آل عمران	۱۲۹	۱۰۴
۶	مائدہ	۶۴	۱۸۷
۷	انعام	۱۹	۲۰۵
۷	انعام	۴۰	۲۱۰
۸	انعام	۱۲۵	۲۲۸
۸	انعام	۱۵	۲۳۴
۱۱	یونس	۹۹	۳۵۰
۱۳	رعد	۲۷	۴۰۲
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳
۱۳	رعد	۲۹	۴۰۵
۱۴	ابراہیم	۲۷	۴۱۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۴	نحل	۹	۴۲۶
۱۴	نحل	۹۳	۴۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴	۴۵۰
۱۷	حج	۱۸	۵۲۱
۱۷	حج	۸	۵۲۲
۲۰	عنکبوت	۲۱	۶۳۵
۲۱	سجدہ	۱۳	۶۶۳
۲۲	فاطر	۱۷	۶۹۶
۲۲	فاطر	۲۳	۶۹۷
۲۳	زمر	۲۳	۷۳۶
۲۴	مومن	۱۵	۷۴۷
۲۵	شوریٰ	۸	۷۷۱
۲۸	جمعہ	۱	۸۸۳
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۲۹	مدثر	۵۶	۹۲۱
۲۹	دہر	۳۱	۹۲۶
۳۰	بروج	۱۶	۹۴۳

تکلم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۶	نساء	۱۶۴	۱۶۴/۱۶۵
۹	اعراف	۱۴۳	۲۶۶
۱۰	توبہ	۶	۲۹۸
۲۵	شوریٰ	۵۱	۷۷۹

صدق

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۹۵	۹۷
۵	نساء	۸۷	۱۳۵
۵	نساء	۱۲۲	۱۵۴
۸	انعام	۱۱۶	۲۲۶
۱۱	یونس	۵۵	۳۴۱
۱۳	ابراہیم	۴۷	۴۱۵
۲۱	روم	۶	۶۴۵
۲۴	زمر	۷۱	۷۳۵

دیگر صفات

ایجاد و خلق

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۶
۳	بقرہ	۱۱۷	۲۷
۳	آل عمران	۶	۶۶
۳	آل عمران	۴۷	۸۷
۴	نساء	۲	۱۲۰/۱۲۱
۷	انعام	۲/۳	۲۰۲/۲۰۳
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۷	انعام	۷۳	۲۱۶
۷	انعام	۹۶/۹۷	۲۲۱/۲۲۲
۷	انعام	۱۰۲/۱۰۴	۱۲۳
۸	اعراف	۵۴	۲۴۹
۱۱	یونس	[illegible]	۳۳۰
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۳	ابراہیم	۱۰	۴۰۸
۱۳	ابراہیم	۱۹	۴۱۰
۱۳	ابراہیم	۳۲	۴۱۳
۱۴	حجر	۱۶/۲۲	۴۱۸/۴۱۹
۱۴	حجر	۲۶/۲۷	۴۱۹
۱۴	حجر	۸۵/۸۶	۴۲۳
۱۴	نحل	۳/۵	۴۲۵/۴۲۶
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۶۳
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۶۵
۱۷	انبیاء	۳۰/۳۳	۵۱۴
۱۷	حج	۶۱	۵۳۰
۱۸	مومنون	۱۷	۵۴۶
۱۸	نور	۴۵	۵۶۷/۵۶۸
۱۸	فرقان	۲	۵۷۳
۱۹	فرقان	۴۸/۴۹	۵۸۰
۱۹	فرقان	۵۳/۵۴	۵۸۱
۱۹	فرقان	۵۹	۵۸۲
۲	قصص	۶۸	۶۲۶

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳۰	عنکبوت	۴۴	۶۴۰
۲۱	روم	۱۱	۶۴۶
۲۱	روم	۱۴/۲۲	۶۴۷/۶۴۸
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۱	لقمان	۱۰/۱۱	۶۵۶
۲۱	سجدہ	۴	۶۶۲
۲۱	سجدہ	۷	۶۶۲
۲۲	فاطر	۱۲/۱۳	۶۹۵
۲۳	یٰسٓ	۷۷/۸۲	۷۱۱
۲۳	صافات	۶	۷۱۳
۲۳	صافات	۹۶	۷۱۸
۲۳	ص	۲۷	۷۲۷
۲۴	زمر	۵/۶	۷۳۲/۷۳۳
۲۴	زمر	۶۳	۷۴۲
۲۴	مومن	۶۱/۶۴	۷۵۵/۷۵۶
۲۴	مومن	۶۷	۷۵۷
۲۴	مومن	۷۹	۷۵۹
۲۵	شوریٰ	۱۱	۷۷۲
۲۵	شوریٰ	۴۹/۵۰	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۰/۱۲	۷۸۱
۲۵	دخان	۷/۸	۷۹۱
۲۵	جاثیہ	۲۲	۷۹۸
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۷	ذاریات	۴۷/۴۹	۸۳۴
۲۷	نجم	۴۵	۸۴۳
۲۷	رحمٰن	۳	۸۴۸
۲۷	رحمٰن	۱۰/۱۲	۸۴۹/۸۵۰
۲۷	حدید	۴	۸۵۰
۲۷	حدید	۷	۸۵۸
۲۸	حشر	۲۴	۸۷۵
۲۸	تغابن	۳	۸۸۸
۲۸	طلاق	۱۲	۸۹۳
۲۹	ملک	۲/۴	۸۹۷
۲۹	معارج	۳۹	۹۰۹
۲۹	دہر	۲۸	۹۱۵

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳۰	بروج	۱۶	۹۴۱
۳۰	اعلیٰ	۲/۵	۹۴۳
۳۰	علق	۱/۲	۹۵۱

مِلک و مُلک

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	حمد	۴	۲
۱	بقرہ	۱۰۷	۲۵
۱	بقرہ	۱۱۵/۱۱۶	۲۷
۲	بقرہ	۲۴۸	۴۳
۳	بقرہ	۲۸۴	۷۶
۳	آل عمران	۲۶	۸۲
۴	آل عمران	۱۰۹	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۲۹	۱۰۴
۴	آل عمران	۱۵۰	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۸۹	۱۱۸
۵	نساء	۱۲۶	۱۵۵
۵	نساء	۱۳۱/۱۳۲	۱۵۷
۶	مائدہ	۱۷/۱۸	۱۷۴/۱۷۵
۶	مائدہ	۴۰	۱۸۰
۷	مائدہ	۱۲۰	۲۰۲
۷	انعام	۴	۲۰۳
۷	انعام	۱۳/۱۴	۲۰۴/۲۰۵
۷	انعام	۷۳	۲۱۶
۱۱	توبہ	۱۱۶	۳۲۶
۱۱	یونس	۵۵	۳۴۱
۱۱	یونس	۶۶	۳۴۳
۱۲	[illegible]	۵۶	۳۶۲
۱۳	ابراہیم	۲	۴۰۶
۱۴	نحل	۵۲	۴۳۳
۱۶	مریم	۶۵	۴۹۳
۱۶	طٰہٰ	۶	۴۹۷
۱۶	طٰہٰ	۱۱۹	۵۰۹
۱۷	انبیاء	۱۹	۵۱۵
۱۷	حج	۴۱	۵۳۰
۱۷	حج	۶۴	۵۴۱

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۸	نور	۴۳	۵۶۶
۱۸	نور	۶۴	۵۷۳
۱۸	فرقان	۲	۵۷۳
۲۱	روم	۲۶/۲۷	۶۴۹
۲۱	لقمان	۲۶	۶۵۹
۲۱	سجدہ	۲۷	۶۶۵/۶۶۶
۲۲	سبا	۱	۶۸۲
۲۲	فاطر	۴۳	۷۰۱
۲۳	یٰسٓ	۸۳	۷۱۴
۲۳	صافات	۵	۷۱۲
۲۳	ص	۶۶	۷۳۰
۲۴	زمر	۴۴	۷۳۹
۲۵	شوریٰ	۴	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۴۹	۷۷۹
۲۵	زخرف	۸۵	۷۹۰
۲۵	جاثیہ	۲۷	۷۹۹
۲۶	فتح	۴	۸۱۵
۲۶	فتح	۱۴	۸۱۷
۲۷	نجم	۲۵	۸۴۰
۲۷	نجم	۳۱	۸۴۱
۲۷	حدید	۲	۸۵۸
۲۷	حدید	۵	۸۵۰
۲۹	ملک	۱	۸۹۷
۲۹	مزمل	۹	۹۱۶
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۳۰	نبا	۳۷	۹۳۰
۳۰	ناس	۲	۹۴۰

حلم

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۳	بقرہ	۲۶۳	۶۹
۴	آل عمران	۱۵۵	۱۱۰
۷	مائدہ	۱۰۱	۹۷

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۱	یونس	۱۱	۳۳۲
۱۴	نحل	[illegible]	۴۳۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۶
۱۵	کہف	۵۸	۴۷۸
۱۷	حج	۵۹	۵۴۰
۲۲	احزاب	۵۱	۶۷۸
۲۲	فاطر	۴۱	۷۰۲
۲۸	تغابن	۱۷	۸۹۰

عفو و مغفرت

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۷
۲	بقرہ	۱۷۴	۴۰
۲	بقرہ	۱۷۸	۴۴
۳	آل عمران	۳۱	۸۴
۵	نساء	۴۸	۱۳۵
۵	نساء	۱۱۰	۱۵۲
۶	نساء	۱۴۹	۱۶۱
۶	مائدہ	۳۹/۴۰	۱۸۰
۷	مائدہ	۹۸	۱۹۶
۷	انعام	۵۵	۲۱۲
۱۳	رعد	۶	۳۹۷
۱۴	حجر	۴۹	۴۲۱
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۶
۱۵	کہف	۵۸	۴۷۸
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۵۰۵
۱۷	حج	۶۰	۵۴۰
۲۲	احزاب	۷۳	۶۸۱
۲۴	زمر	۳۵	۷۳۷
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۰/۷۴۱
۲۴	مومن	۳	۷۴۵
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۵	شوریٰ	۳۰	۷۷۶
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۲
۲۹	مدثر	۵۶	۹۲۱

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
رأفت ورحمت			
۱	حمد	۳	۲
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۵
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۳
۲	بقرہ	۱۸۶/۱۸۷	۴۳
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۲	بقرہ	۲۵۲	۶۴
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۶/۷۷
۵	نساء	۲۹	۱۳۱
۵	نساء	۱۴۷	۱۶۰
۶	مائدہ	۳۹	۱۸۰
۷	مائدہ	۹۸	۱۹۶
۷	انعام	۱۳	۲۰۴
۸	انعام	۱۳۳	۲۲۹
۹	اعراف	۱۵۶	۲۶۹
۱۲	ہود	۶۱	۳۶۴
۱۲	ہود	۹۰	۳۶۹
۱۳	یوسف	۵۶	۳۸۵
۱۳	یوسف	۸۷	۳۹۱
۱۳	یوسف	۹۲	۳۹۲
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۴	حجر	۴۹	۴۲۱
۱۴	حجر	۵۶	۴۲۱
۱۴	نحل	۱۸	۴۲۶
۱۵	کہف	۵۸	۴۴۸
۱۶	کہف	۸۲	۴۵۳
۱۶	طہٰ	۵	۴۹۷
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۵۲۸
۱۸	مومنون	۱۰۹	۵۵۶
۱۹	فرقان	۶۰	۵۸۲
۱۹	شعرا	۹	۵۸۵
۲۲	احزاب	۴۳	۶۷۶
۲۳	صافات	۷۶	۷۱۷
۲۳	ص	۴۳	۷۲۸
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۰/۷۴۱
۲۴	مومن	۷	۷۴۶
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۵	زخرف	۳۲/۳۴	۷۸۴
۲۷	حدید	۹	۸۹۵
۳۰	نبا	۳۷	۹۳۰
رزاقیت			
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۱۲	ہود	۶	۳۵۳
۱۳	رعد	۲۶	۴۰۳
۱۴	حجر	۱۹/۲۲	۴۱۸/۴۱۹
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۴۵۳/۴۵۴
۱۷	حج	۵۸	۵۴۰
۱۸	نور	۳۸	۵۶۶
۲۱	عنکبوت	۶۰	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۲	۶۴۳
۲۱	روم	۳۷	۶۵۱
۲۱	روم	۴۰	۶۵۱
۲۲	سبا	۳۶	۶۸۹
۲۴	زمر	۵۲	۷۴۰
۲۴	مومن	۱۳	۷۴۷
۲۵	شوریٰ	۱۲	۷۷۲
۲۵	شوریٰ	۱۹	۷۷۴
۲۷	ذاریات	۲۲	۸۳۲
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵
۲۸	جمعہ	۱۱	۸۸۵
۳۰	قریش	۴	۹۵۷
قوت وغلبہ			
۲	بقرہ	۱۶۵	۳۸
۱۰	انفال	۴۹	۲۹۱
۱۰	انفال	[illegible]	۲۹۱
۱۰	انفال	۶۳	۲۹۳
۱۲	ہود	۶۶	۳۶۵
۱۵	کہف	۳۹	۴۷۵
۱۷	حج	۴۰	۵۳۶
۱۷	حج	۷۴	۵۴۳
۱۹	شعرا	۹	۵۸۵
۲۱	روم	۲۷	۶۳۹
۲۱	احزاب	۲۵	۶۷۱
۲۴	مومن	۲۲	۷۴۸
۲۴	حم سجدہ	۳۴	۷۶۲
۲۵	شوریٰ	۱۹	۷۷۴
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵
۲۷	حدید	۲۵	۸۹۳
۲۸	مجادلہ	۲۱	۸۶۹
۳۰	الطارق	۱۲	۹۴۲
قہر			
۷	انعام	۱۹	۲۰۵
۷	انعام	۶۱	۲۱۴
۱۲	یوسف	۳۹	۳۸۲
۱۳	رعد	۱۶	۴۰۰
۱۳	ابراہیم	۴۸	۴۱۶
۲۳	ص	۶۵	۷۳۰
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
صفات سلبیہ (جلالیہ) (رد شرک و اسکا شریک نہیں)			
۱	حمد	۵	۲
۱	بقرہ	۱۱۶	۲۷
۲	بقرہ	۱۶۳	۳۸
۳	آل عمران	۶۲	۹۰/۹۱
۵	نساء	۳۶	۱۳۲
۵	نساء	۴۸	۱۳۵/۱۳۶
۵	نساء	۱۱۶/۱۱۹	۱۵۳/۱۵۴
۶	نساء	۱۷۱	۱۶۶
۶	مائدہ	۷۳/۷۴	۱۹۰
۶	مائدہ	۷۶	۱۹۱
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۷	انعام	۱۸	۲۰۵
۷	انعام	۴۰/۴۲	۲۱۰
۷	انعام	۴۶	۲۱۱
۷	انعام	۵۷	۲۱۳
۷	انعام	۹۳/۹۵	۲۱۴
۷	انعام	۷۱	۲۱۶
۷	انعام	۸۹	۲۱۹
۷	انعام	۹۱	۲۲۰
۷	انعام	۱۰۰/۱۰۲	۲۲۳
۸	انعام	۱۱۴	۲۲۵
۸	انعام	۱۳۶	۲۳۰
۸	انعام	۱۵۱	۲۳۳
۸	انعام	۱۶۳/۱۶۴	۲۳۷
۸	اعراف	۳۳	۲۴۴
۸	اعراف	۳۷	۲۴۵
۹	اعراف	۱۸۸	۲۷۷/۲۷۸
۹	اعراف	۱۹۰/۱۹۵	۲۶۸/۲۶۹
۹	اعراف	۱۹۷	۲۶۹
۱۰	توبہ	۳۰/۳۲	۳۰۳
۱۱	یونس	۱۸	۳۳۳/۳۳۴
۱۱	یونس	۳۴/۳۵	۳۳۸
۱۱	یونس	۴۹	۳۴۰/۳۴۱
۱۱	یونس	۶۸	۳۴۳
۱۱	یونس	۱۰۴/۱۰۷	۳۵۰/۳۵۱
۱۱	ہود	۲	۳۵۲
۱۲	یوسف	۳۸	۳۸۲
۱۲	یوسف	۴۰	۳۸۲
۱۳	یوسف	۱۰۶	۳۹۴
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۹۵
۱۳	رعد	[illegible]	۳۹۶
۱۳	رعد	۱۶	۳۹۹/۴۰۰

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۳	رعد	۳۳	۴۰۳
۱۳	رعد	۳۷	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۳۰	۴۱۲
۱۴	نحل	۲۰/۲۱	۴۲۸
۱۴	نحل	۴۹/۵۰	۴۳۳
۱۴	نحل	۵۳/۶۰	۴۳۳/۴۳۴
۱۴	نحل	۷	۴۳۷
۱۵	بنی اسرائیل	۲۲/۲۳	۴۵۵
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۴۵۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶/۵۷	۴۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۶۷	۴۶۰
۱۶	کہف	۱۱۰	۴۸۶
۱۶	مریم	۶۴/۶۵	۴۸۹/۴۹۰
۱۶	مریم	۸۲/۸۳	۴۹۵
۱۶	مریم	۹۵/۹۶	۴۹۶
۱۷	انبیاء	۲۱/۲۲	۵۱۵/۵۱۶
۱۷	انبیاء	۲۹	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۴۳	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۹۸/۱۰۰	۵۲۶
۱۷	حج	۱۱/۱۳	۵۳۱
۱۷	حج	۶۲	۵۴۰
۱۷	حج	۷۱	۵۴۲
۱۸	مومنون	۹۲/۹۳	۵۵۴/۵۵۵
۱۸	مومنون	۱۱۷	۵۵۶
۱۸	فرقان	۲/۳	۵۶۳/۵۶۴
۱۹	فرقان	۵۵	۵۸۱
۱۹	شعرا	۲۱۳	۵۹۹
۱۹/۲۰	نمل	۵۹/۶۴	۶۰۸/۶۱۰
۲۰	نمل	۹۱	۶۱۳
۲۰	قصص	۸۸	۶۳۱
۲۰	عنکبوت	۱۷	۶۳۴/۶۳۵
۲۱	عنکبوت	۵۶	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۸/۶۹	۶۴۴
۲۱	روم	۲۳/۲۵	۶۵۰
۲۱	روم	۴۰	۶۵۱

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲۱	لقمان	۱۳	۶۵۴
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰
۲۱	احزاب	۱۷	۶۶۹
۲۲	سبا	۲۲	۶۸۶/۶۸۷
۲۲	سبا	۲۴	۶۸۷
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۷
۲۲	فاطر	۳	۶۹۳
۲۲	فاطر	۱۳/۱۵	۶۹۴
۲۲	فاطر	۴۱	۷۰۰
۲۳	یس	۸۴/۸۵	۷۱۰
۲۳	زمر	۱/۴	۷۳۲
۲۳	زمر	۱۶/۱۸	۷۳۴
۲۴	زمر	۳۸	۷۳۷/۷۳۸
۲۴	زمر	۴۳	۷۳۹
۲۴	زمر	۶۲/۶۶	۷۴۲
۲۴	مومن	۱۴	۷۴۷
۲۴	مومن	۲۰	۷۴۸
۲۴	مومن	۶۵/۶۶	۷۵۶
۲۴	مومن	۶۷/۶۹	۷۵۸
۲۴	حم سجدہ	۳۷/۳۸	۷۶۶
۲۵	حم سجدہ	۴۸	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۹	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۲۱	۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۴۶	۷۷۹/۷۸۰
۲۵	زخرف	۱۶/۱۸	۷۸۲
۲۵	زخرف	۳۵	۷۸۵/۷۸۶
۲۵	زخرف	۶۴	۷۸۸
۲۵	زخرف	۸۱	۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۶	۷۹۰
۲۶	احقاف	۴/۶	۸۰۱/۸۰۲
۲۶	احقاف	۲۸	۸۰۷
۲۶	فتح	۱۱	۸۱۷
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۴
۲۷	طور	۳۹	۸۳۸
۲۷	طور	۴۳	۸۳۸

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲۷	نجم	۴۰/۴۳	۸۴۰/۸۴۱
۲۹	ملک	۱۳/۱۴	۸۹۹
۲۹	ملک	۱۹/۲۰	۹۰۰
۲۹	نون	۴۳	۹۰۳
۲۹	دہر	۱۸	۹۱۴
۲۹	[illegible]	۲۰/۲۳	۹۱۴/۹۱۵
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳
۳۰	کافرون	۱/۶	۹۵۸
۳۰	اخلاص	۱/۴	۹۵۹

عدم رویت

(خدا کو دیکھ نہیں سکتے)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	بقرہ	۵۵	۱۳
۶	نساء	۱۵۳	۱۶۲
۷	انعام	۱۰۳	۲۲۳
۹	اعراف	۱۴۳	۲۶۶
۱۹	فرقان	۲۱	۵۷۷

عدم مکان و جسم

(اس کی کوئی خاص جگہ نہیں)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۳
۲۶	ق	۱۶	۸۲۷
۲۷	واقعہ	۸۴	۸۵۷
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۸	مجادلہ	۱۰	۸۶۶

عدم تغیر

(اس کی حالت بدلتی نہیں)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۶۵
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۸
۲۶	ق	۳۸	۸۲۹

عدم احتیاج

(وہ کسی کا محتاج نہیں)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۳	۶۹
۳	بقرہ	۲۶۷	۷۰
۴	آل عمران	۹۷	۹۸
۸	انعام	۱۳۳	۲۲۹
۱۱	یونس	۶۸	۳۳۴
۱۳	ابراہیم	۸	۴۰۸
۱۷	حج	۶۴	۵۴۱
۱۹	نمل	۴۰	۶۰۴
۲۰	عنکبوت	۶	۶۳۲
۲۱	لقمان	۲۶	۶۵۹
۲۲	فاطر	۱۶	۶۹۶
۲۳	زمر	۷	[illegible]
۲۶	محمد	۳۸	۸۱۵
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵

حسن و قبح کا عقلی ہونا

(نہ شرعی)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	حمد	۴/۷	۲
۱	بقرہ	۱۳۰	۳۰
۲۳	زمر	۸	۷۳۳
۲۳	زمر	۱۷/۱۸	۷۳۵

۶ باب العدل ۱۲

بندے اپنے کاموں میں مختار ہیں

(خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا)

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۸
۱	بقرہ	۱۴۱	۳۲
۴	آل عمران	۹۱	۹۷

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۰	انفال	۵۱	۲۱۱
۱۰	انفال	۵۳	۲۹۲
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۶	مریم	۳۷	۴۹۰
۱۷	انبیاء	۱۴	۵۱۴
۲۳	ص	۲۷	۷۲۷
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۵	جاثیہ	۱۵	۷۹۰
۲۷	طور	۲۱	۸۳۶
۲۷	نجم	۱۹/۴۲	۸۴۲
۲۷	حدید	۲۷	۸۶۴
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۳۰	نازعات	۳۴	[illegible]

خدا کا کام بے فائدہ نہیں ہوتا

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۶	۵۱۵
۱۸	مومنون	۱۱۵	۵۵۷
۲۳	ص	۲۷	۷۲۷
۲۷	ذاریات	۵۶	۸۳۴/۸۳۵
۲۹	قیامتہ	۱۰۶۰	۹۲۲

عدل

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳	آل عمران	۱۸	۸۰
۴	آل عمران	۱۸۲	۱۱۶
۵	نساء	۴۰	۱۳۳
۸	انعام	۱۱۵	۲۲۶
۸	انعام	۱۳۱	۲۳۹
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۱	یونس	۴۴	۳۴۰
۱۲	ہود	۱۰۱	۳۷۰
۱۲	ہود	۱۱۷	۳۷۳
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۷	انبیا	۴۷	۵۱۶
۱۷	حج	۱۰	۵۲۰
۲۴	مومن	۳۱	۷۵۰
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۶	ق	۲۹	۸۲۸

خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۶
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۵
۸	اعراف	۴۲	۲۴۶
۱۸	مومنون	۶۲	۵۵۱
۲۸	طلاق	۷	۸۹۲

تقدیر

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۵	نساء	۷۸/۷۹	۱۴۲/۱۴۳
۲۷	قمر	۴۹	۸۴۷

لوح محفوظ

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۷	انعام	۶۰	۲۱۳
۲۷	قمر	۵۲/۵۳	۸۴۷
۲۷	حدید	۲۲/۲۳	۸۶۳/۸۶۳
۳۰	نبا	۲۹	۹۳۰
۳۰	بروج	۲۲	۹۴۲

خدا کی نعمتوں کی یاددہی

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	بقرہ	۲۲	۶
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۱	بقرہ	۴۷/۴۸	۱۱
۱	بقرہ	۱۲۲	۲۸
۶	مائدہ	۳	۱۶۹
۶	مائدہ	۷	۱۷۱
۶	مائدہ	۱۱	۱۷۲

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۶	مائدہ	۲۰	۱۷۵
۸	اعراف	۱۰	۲۳۹
۸	اعراف	۲۶	۲۴۲
۹	انفال	۲۶	۲۶۵/۲۸۶
۱۳	ابراہیم	۳۴	۴۱۳
۱۴	نحل	۵	۴۲۶
۱۴	نحل	۱۸	۴۲۷
۱۴	نحل	۷۲/۷۸	۴۳۵/۴۳۷
۱۴	نحل	۸۰/۸۱	۴۳۸/۴۳۹
۱۷	حج	۶۱	۵۴۰
۱۷	حج	۶۳	۵۴۰
۱۷	حج	۶۵	۵۴۱
۱۸	مومنون	۱۷/۲۲	۵۴۶/۵۴۰
۲۰	نمل	۸۶	۶۱۲
۲۱	عنکبوت	۶۷	۶۴۴
۲۱	لقمان	۳۱	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۲۷	۶۶۵/۶۶۶
۲۱	احزاب	۹	۶۶۸
۲۲	فاطر	۳	۶۹۳
۲۲	فاطر	۲۸/۲۹	۶۹۷/۶۹۸
۲۳	یٰس	۳۳/۳۵	۷۰۶
۲۳	یٰس	۷۱/۷۳	۷۰۷
۲۳	زمر	۲۱	۷۲۵
۲۵	شوریٰ	۳۲/۳۵	۷۷۶/۷۷۷
۲۷	نجم	۵۵	۸۴۳
۲۷	رحمٰن	۲۱ دفعہ	۸۴۸/۸۵۲
۲۷	واقعہ	۵۹	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۶۳/۷۳	۸۵۶
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۳۰	عبس	۲۴/۳۲	۹۳۴

خدا کی نشانیاں اگلوں کا انجام اور ان سے عبرت

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۴	۳۷/۳۸
۳	آل عمران	۱۳	۷۹
۴	آل عمران	۱۳۷	۱۰۶
۴	آل عمران	۱۹۰/۱۹۱	۱۱۸
۷	انعام	۷	۲۰۳
۷	انعام	۱۲	۲۰۴
۸	اعراف	[illegible]	[illegible]
۹	اعراف	۱۸۵	۲۵۷
۱۰	توبہ	۷۰	۳۱۴
۱۱	یونس	۱۳/۱۴	۳۳۲/۳۳۳
۱۱	یونس	۱۰۱	۳۵۰
۱۲	ہود	۱۱۶	۳۷۳
۱۳	یوسف	۱۰۵	۳۹۴
۱۳	یوسف	۱۰۹	۳۹۵
۱۳	رعد	۴۱	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۴	حجر	۷	۴۱۷
۱۴	نحل	۳۶	[illegible]
۱۴	نحل	۴۸	۴۲۳
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	۴۵۰/۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	[illegible]
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	[illegible]
۱۵	کہف	۵۹	[illegible]
۱۶	مریم	۷۴	۴۹۴
۱۶	مریم	۹۸	[illegible]
۱۶	طٰہٰ	۱/۴	۴۹۷
۱۶	طٰہٰ	۱۰۴	۵۰۷
۱۶	طٰہٰ	۱۳۳	۵۱۱
۱۷	انبیاء	۶	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۱۱/۱۵	۵۱۴
۱۷	حج	۴۵	۵۳۷
۱۷	حج	۴۸	۵۳۸
۱۸	نور	۴۳/۴۵	۵۶۷/۵۶۸
۱۹	فرقان	[illegible]	۵۸۰
۱۹	شعراء	[illegible]	۵۸۸
۱۹	شعراء	۲۰۵	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	نمل	۹۲	۶۱۰
۲۰	قصص	[illegible]	[illegible]
۲۰	قصص	۶۲/۶۳	۶۲۸
۲۰	عنکبوت	۱۹/۲۰	۶۳۵
۲۰	عنکبوت	۴۴	۶۴۰
۲۱	عنکبوت	۶۱	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۳	۶۴۴
۲۱	روم	۸/۹	۶۴۶
۲۱	روم	۱۹/۲۵	۶۴۷/۶۴۸
۲۱	روم	۲۷	۶۵۰/۶۵۱
۲۱	روم	۴۲	۶۵۱/۶۵۲
۲۱	روم	۴۶	۶۵۳
۲۱	لقمان	۲۰	۶۵۸
۲۱	لقمان	۲۵	۶۵۹
۲۱	لقمان	۲۹	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۲۶	۶۶۵
۲۲	سبا	۹	۶۸۴
۲۲	فاطر	۴۵	۷۰۱/۷۰۲
۲۳	یٰس	۳۱/۳۲	۷۰۵/۷۰۶
۲۳	یٰس	۳۳/۳۴	۷۰۶
۲۳	یٰس	۳۶/۴۱	۷۰۶/۷۰۷
۲۳	یٰس	۴۶	۷۰۷
۲۳	یٰس	[illegible]	۷۱۰
۲۳	یٰس	۷۷/۸۱	۷۱۱
۲۳	ص	۱۳	۷۲۳
۲۴	مومن	۲۱/۲۲	۷۴۸
۲۴	مومن	۵۰	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۴/۶۵	۷۵۹/۷۶۰
۲۴	حم سجدہ	۳۷	۷۶۶
۲۴	حم سجدہ	۳۹	۷۶۷
۲۵	حم سجدہ	۵۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۲۹	۷۷۶
۲۵	زخرف	۹/۱۰	۷۸۱
۲۵	دخان	۳۸	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۴/۵	۷۹۵

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۷	۸۰۶
۲۶	محمد	۱۰	۸۱۰
۲۶	محمد	۱۳	۸۱۰
۲۶	ق	۶/۱۱	۸۲۶/۸۲۷
۲۶	ق	۳۶/۳۷	۸۲۹
۲۶	ذاریات	۲۰/۲۴	۸۳۲
۲۷	قمر	۵۱	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۵/۱۲	۸۴۸
۲۷	رحمٰن	۱۹/۲۴	۸۴۹
۲۸	تغابن	۸/۹	۸۸۸/۸۸۹
۲۸	طلاق	۸/۹	۸۹۳
۲۹	ملک	۵	۸۹۷
۲۹	ملک	۱۸/۱۹	۸۹۹
۲۹	نوح	۱۵	۹۱۱
۲۹	قیامۃ	۳۷/۴	۹۲۲/۹۲۳
۲۹	مرسلات	۱۶/۲۸	۹۲۶/۹۲۷
۳۰	نبا	۹/۱۶	۹۲۹
۳۰	نازعات	۲۷/۳۲	۹۳۲/۹۳۳
۳۰	انشقاق	۱۹	۹۴۰
۳۰	غاشیہ	۱۷/۲۰	۹۴۵
۳۰	بلد	۸/۱۰	۹۴۷

خدا کی حمد و ثنا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۲	۲
۷	انعام	۲	۲۰۴
۷	انعام	۴۴	۲۱۱
۸	اعراف	۴۳	۲۴۶
۱۱	یونس	۱۰	۳۳۲
۱۳	رعد	۱۳	۳۹۹
۱۳	ابراہیم	۳۹	۴۱۴
۱۴	حجر	۹۸	۴۲۵
۱۴	نحل	۷۵	۴۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۵۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱	۴۶۷
۱۵	کہف	۱/۵	۴۶۷/۴۶۸
۱۸	مومنون	۲۸	۵۴۸
۱۸	فرقان	۱	۵۷۳
۱۸	فرقان	۱۰	۵۷۵
۱۹	فرقان	۵۸	۵۸۱
۱۹	فرقان	۶۱	۵۸۲
۱۹	نمل	۵۹	۶۰۸
۲۰	نمل	۶۳	۶۱۴
۲۰	قصص	۷۰	۶۲۷
۲۱	عنکبوت	۶۳	۶۴۴
۲۱	روم	۱۸	۶۴۶
۲۱	لقمان	۲۵	۶۵۹
۲۱	سجدہ	۱۵	۶۶۴
۲۲	سبا	۱	۶۸۲
۲۲	فاطر	۱	۶۹۲/۶۹۳
۲۲	فاطر	۳۵	۶۹۹
۲۳	یٰس	۳۶	۷۰۶
۲۳	یٰس	۸۳	۷۱۱
۲۳	صٰفّٰت	۱۵۹	۷۲۲
۲۳	صٰفّٰت	۱۸۰/۱۸۲	۷۲۳
۲۳	زمر	۲۹	۷۳۶
۲۴	زمر	۷۴/۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۵۵	۷۵۴
۲۴	مومن	۶۴/۶۵	۷۵۶
۲۵	زخرف	۱۳	۷۷۴
۲۵	زخرف	۸۲	۷۸۹/۷۹۰
۲۵	زخرف	۸۵	۷۹۰
۲۵	جاثیہ	۳۶/۳۷	۸۰۰
۲۷	رحمٰن	۷۸	۸۵۴
۲۷	حدید	۱۱	۸۵۸
۲۸	حشر	۱	۸۶۰
۲۸	حشر	۲۴	۸۶۵
۲۸	صف	۱	۸۸۰
۲۸	جمعہ	۱	۸۸۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تغابن	۱	۸۸۸
۲۹	ملک	۱	۸۹۶
۲۹	حاقہ	۵۲	۹۰۷
۳۰	اعلیٰ	۱	۹۴۳

فرشتوں کے حالات اور صفات

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰/۳۴	۸/۹
۱	بقرہ	۹۷/۹۸	۲۲/۲۳
۷	انعام	۶۱	۲۱۳
۷	انعام	۹۳	[illegible]
۹	اعراف	۲۰۶	۲۷۹
۱۱	یونس	۲۱	۳۴۳
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۰
۱۳	رعد	۲۳	۴۰۲
۱۴	حجر	۸	۴۱۶
۱۴	نحل	۴۹/۵۰	۴۳۳
۱۶	مریم	۶۴	۴۹۳
۱۷	انبیاء	۱۹/۲۰	۵۱۵
۱۷	انبیاء	۲۶/۲۹	۵۱۶
۱۹	فرقان	۲۵	۵۷۷
۱۹	شعرا	۱۹۳	۵۹۸
۲۲	سبا	۲۳	۶۸۶
۲۲	فاطر	۱	۶۹۲/۶۹۳
۲۳	صافات	۱۵۱	۷۲۱
۲۳	صافات	۱۶۴/۱۶۶	۷۲۲
۲۳	ص	۷۱/۷۴	۷۳۰
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۷	۷۴۸/۷۴۹
۲۵	حم سجدہ	۳۸	۷۶۶
۲۵	شوریٰ	۵	۷۷۵/۷۷۶
۲۵	زخرف	۱۹	۷۸۲
۲۶	ق	۱۷/۱۸	۸۲۷
۲۷	نجم	۵/۶	۸۳۹
۲۷	نجم	۲۶	۸۴۰/۸۴۱
۲۸	تحریم	۴	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تحریم	۶	۸۹۵
۳۰	تکویر	۱۹/۲۱	۹۳۶
۳۰	انفطار	۱۰ تا ۱۱	۹۳۷
۳۰	طارق	۴	۹۴۲
۳۰	علق	۱۸	۹۵۲
۳۰	قدر	۴ تا ۵	۹۵۳

[illegible]

انبیاء سلف کی نبوت اور ان کی خدمات

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۳	[illegible]
۲	بقرہ	۲۵۲	۶۴
۳	بقرہ	۲۶۴	۶۵
۳	آل عمران	۲۵۳	۹۴/۹۵
۵	نساء	۴۱	۱۳۴
۶	نساء	۱۶۳/۱۶۵	۱۶۴/۱۶۵
۷	انعام	۳۵	۲۰۵/۲۰۶
۷	انعام	۸۳/۸۵	۲۱۰/۲۱۱
۸	اعراف	۳۵	۲۴۴
۹	اعراف	۹۴/۱۰۲	۲۵۸/۲۵۹
۱۱	یونس	۴۷	۳۴۰
۱۲	ہود	۸۸	۳۶۸
۱۳	یوسف	۱۰۹/۱۱۱	۳۹۵
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۵	۴۰۷
۱۳	ابراہیم	۸ تا ۱۴	۴۰۸/۴۰۹
۱۴	حجر	۱۰ تا ۱۱	۴۱۷
۱۴	نحل	۲	۴۲۵
۱۴	نحل	۳۵/۳۶	۴۳۱
۱۴	نحل	۴۳/۴۴	۴۳۲
۱۴	نحل	۶۳	۴۳۵
۱۴	نحل	۸۴	۴۳۹
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۵	۴۵۶/۴۵۷
۱۵	کہف	۶۰	۴۷۹
۱۷	انبیاء	۷ تا ۹	۵۱۳/۵۱۴
۱۷	انبیاء	۲۵	۵۱۶
۱۷	حج	۵۲	۵۳۸
۱۸	مومنون	۳۱/۴۵	۵۴۸/۵۵۰
۱۸	فرقان	۲۰	۵۷۹
۱۹	فرقان	۵۱	۵۸۱
۲۲	سبا	۲۴	۶۸۹
۲۳	صافات	۷۲/۷۵	۷۱۶
۲۴	مومن	۷۸	۷۵۸
۲۵	شوریٰ	۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۵۱	۷۷۹/۷۸۰
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۲
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۲۹	نوح	۱	۹۱۰
۲۹	نوح	۲۱	۹۱۱
۲۹	نوح	۲۷	۹۱۲

نبوت کا خدا کی طرف سے ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰	۸
۱	بقرہ	۵۲	۱۲
۱	بقرہ	۱۳۰	۳۰
۳	بقرہ	۱۵۳	۶۵
۳	آل عمران	۳۳	۸۴
۳	آل عمران	۸۱	۹۴/۹۵
۵	نساء	۵۴	۱۳۷
۶	نساء	۱۵۲	۱۶۲
۶	نساء	[illegible]	۱۶۴
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۳
۷	انعام	۸۳/۹۱	۲۱۸/۲۱۹
۱۲	یوسف	۲۲	۳۴۸
۱۴	نحل	۱۲۱	۴۴۷
۱۵	بنی اسرائیل	۷۷	۴۶۱
۱۶	مریم	۱۲	۴۸۷
۱۶	مریم	۳۰/۳۲	۴۸۹
۱۶	مریم	۴۹/۵۰	۴۹۱
۱۶	مریم	۵۸	۴۹۲
۱۷	انبیاء	۴۸	۵۱۹/۵۲۰
۱۷	انبیاء	۷۳/۷۴	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۹	۵۲۳
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴
۱۷	حج	۷۵	۵۴۳
۲۰	قصص	۱۴	۶۱۶
۲۰	عنکبوت	۲۷	۶۳۷
۲۱	روم	۴۷	۶۵۲
۲۱	احزاب	۷	[illegible]
۲۲	سبا	۱۰	۶۸۴
۲۳	صافات	۱۵۱/۱۵۲	۷۲۲/۷۲۳
۲۳	ص	۲۶	۷۲۶
۲۴	مومن	۱۵	۷۴۷
۲۵	زخرف	۶	۷۸۱
۲۵	جاثیہ	۱۶	۷۹۷
۲۷	حدید	۲۶/۲۷	۸۶۳

انبیاء کی عصمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹
۱۴	حجر	۴۰/۴۲	۴۲۰
۱۵	بنی اسرائیل	۷۲	۴۵۹
۱۵	بنی اسرائیل	۶۵	۴۵۹
۱۷	انبیاء	۷۲/۷۳	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۵	۵۲۳
۱۷	انبیاء	۸۶	۵۲۴
۲۲	سبا	۲۱/۲۲	۶۸۶
۲۳	ص	۳۸	۷۲۹
۲۹	جن	۲۳	۹۱۵

محمد مصطفیٰ کی نبوت و رسالت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۹	۲۶/۲۷
۲	بقرہ	۱۴۶	۳۴
۲	بقرہ	۱۵۱	۳۵
۲۰	بقرہ	۱۵۴	۶۴
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۴	آل عمران	۱۶۴	۱۱۲
۵	نساء	۴	۱۳۳/۱۳۴
۵	نساء	۷۹	۱۴۳
۵	نساء	۱۱۳	۱۵۲/۱۵۳
۶	نساء	۱۶۳/۱۶۵	۱۶۴
۶	نساء	۱۶۵	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۰	۱۶۵
۶	مائدہ	۶۷	۱۸۸
۷	مائدہ	۹۹	۱۹۷
۷	انعام	۲۰	۲۰۶
۹	اعراف	۱۵۸	۲۶۰/۲۶۱
۱۰	توبہ	۳۲	۳۰۳
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۲
۱۱	توبہ	۱۲۸	۳۲۹
۱۱	یونس	۳	۳۳۰
۱۳	یوسف	۱۰۳/۱۰۴	۳۹۴
	یوسف	۱۰۹	۳۹۵
۱۳	رعد	۷	۳۹۸
۱۳	رعد	۳۰	۴۰۳
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۱۳	رعد	۴	۴۰۵
۱۴	نحل	۴۳/۴۴	۴۳۲
۱۴	نحل	۹	۴۲۰/۴۲۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۳/۹۴	۴۶۴
۱۷	انبیاء	۴۵	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۱۰۷/۱۰۸	۵۲۷
۱۷	حج	۴۹	۵۳۸
۱۷	حج	[illegible]	[illegible]
۱۸	فرقان	۱	۵۶۳
۱۹	فرقان	۳۰	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۹	فرقان	۵۶	۵۸۱
۲۱	احزاب	۷	۶۶۶/۶۶۸
۲۲	احزاب	۴۰	۶۷۵
۲۲	احزاب	۴۵/۴۶	۶۷۶
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷
۲۲	سبا	۲۸	۶۸۶/۶۸۷
۲۲	فاطر	۲۴/۲۵	۶۹۷
۲۲	یس	۳	۷۰۲
۲۵	شوری	۷	۷۷۱
۲۶	فتح	۸	۸۱۶
۲۶	فتح	۲۸/۲۹	۸۲۱
۲۷	نجم	۲ تا ۳	۸۳۹/۸۴۰
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۲۷	حدید	۹	۸۵۹
۲۸	صف	۶	۸۸۱
۲۸	صف	۹	۸۸۱/۸۸۲
۲۸	جمعہ	۲	۸۸۳
۲۸	طلاق	۱۰و۱۱	۸۹۳
۲۹	مزمل	۱۵	۹۱۶
۳۰	علق	۱	۹۵۱

حضرت رسولؐ کی عصمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۶۱	۱۱۱/۱۱۲
۹	اعراف	۱۸۴	۲۶۶
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۲۲	احزاب	۳۳/۳۶	۶۷۵
۲۴	حم سجدہ	۶	۷۶۰
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۷	نجم	۳،۲	۸۳۹
۲۹	حاقہ	۴۰ تا ۴۶	۹۲۶
۳۰	تکویر	۱۹ تا ۲۵	۹۳۶
۳۰	بروج	۲۱،۲۲	۹۴۴
۳۰	ضحی	۳	۹۵۰
۳۰	بینہ	۲	۹۵۴

آپ سارے جہان کے نبی ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۸	۲۷۰

آپ جن وانس کے رسول ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۹	۸۰۷
۲۹	جن	۱،۲	۹۱۵

آپ نبی امی ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۸	۲۷۰
۲۱	عنکبوت	۴۸	۶۴۱
۲۵	شوری	۵۲	۷۸۰
۲۸	جمعہ	۲	۸۸۳

آپ کا خلق عظیم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۹	قلم	۴	۹۰۱

آپکا خاتم النبیین ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۴۰	۶۷۵

آپکا رحمۃ للعالمین ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۰۷	۵۲۷

آپکا بشیر و نذیر ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۹	۱۷۵
۱۱	ہود	۲	۳۵۲
۱۱	ہود	۱۲	۳۵۴
۱۳	رعد	۷	۳۹۸
۱۴	حجر	۸۹	۵۲۴
۱۷	حج	۴۹	۵۳۸
۱۹	فرقان	۵۶	۵۸۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	یس	۶	۷۰۲
۲۲	یس	۱۱	۷۰۳
۲۳	ص	۶۵	۷۳۰
۲۳	ص	۷۰	۷۳۰
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۶	فتح	۸	۸۱۶
۲۷	ذاریات	۵۰/۵۱	۸۳۴
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۲۹	ملک	۲۶	۹۰۰
۳۰	نازعات	۴۵	۹۳۳

آپ کا شرح صدر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	انشراح	۱	۹۵۰

آپنے قرآن کو ذریعہ نہیں بنایا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۳	[illegible]
۱۲	ہود	۳۵	۳۵۸
۲۶	احقاف	۸	۸۰۲

آپ کا توکل وحیا ونرم دلی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
۶	مائدہ	۱۵	۱۷۳
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۲
۱۰	توبہ	۷۳	۳۱۵
۱۱	توبہ	۱۲۸	۳۲۹
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۸
۲۲	فاطر	۸	۶۹۴

آپکا انکسار وتواضع

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۷	انعام	۵۱	۲۱۱
۷	انعام	۵۲/۵۳	۲۱۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۸۷/۱۸۸	۲۷۷/۲۷۸
۱۱	یونس	۴۹	[illegible]
۱۴	حجر	۸۸	۴۲۴
۱۷	انبیاء	۱۰۹	۵۲۸
۲۲	احزاب	۶۳	۶۸۰
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۹	جن	۲۱/۲۲	۹۱۵/۹۱۶
۲۹	جن	۲۵	۹۱۵

آپکا لوگوں سے بے غرض اور مستغنی رہنا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۹۰	۲۱۹
۱۳	یوسف	۱۰۴	[illegible]
۱۸	مومنون	۷۲	۵۵۳
۱۹	فرقان	۵۷	۵۸۱
۲۲	سبا	۴۷	۶۹۱
۲۳	ص	۸۶	۷۳۱
۲۷	طور	۴۰	۸۳۸

آپکا اور اہلبیت کا تکلیف شرعی سے آزاد نہ ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۲۵	۳۳
۵	نساء	۸۴	۱۳۴
۷	انعام	۱۴	۲۰۵
۹	اعراف	۲۰۵	۲۸۰
۱۱	توبہ	۱۱۳	۳۲۶
۱۱	یونس	۹۵	۳۴۹
۱۱	یونس	۱۰۴/۱۰۶	۳۵۱
۱۲	ہود	۱۱۲	۳۷۲
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۷۴
۱۴	حجر	۹۸/۹۹	۴۲۵
۱۶	مریم	۶۵	۴۹۳
۱۶	طہ	۱۳۰/۱۳۲	[illegible]

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۱۳ / ۲۱۵	۵۴۹ / ۵۵۰
۲۰	نمل	۹۱تا۹۳	[illegible]
۲۱	روم	۴۳	۶۵۲
۲۱	احزاب	۱تا۳	۶۶۶
۲۲	احزاب	۵۲	۶۷۸
۲۳	زمر	۲	۷۳۲
۲۴	زمر	۶۵ / ۶۶	۷۴۲
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۷	طور	۴۸و۴۹	۸۳۹
۲۹	دھر	۲۳ / ۲۶	۹۲۵
۳۰	انشراح	۷و۸	۹۵۱

آپکی تبلیغ جبری نہیں

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۶	۶۶
۳	آل عمران	۲۰	۸۱
۵	نساء	۸۰	۱۴۳
۷	مائدہ	۹۲	۱۹۵
۷	مائدہ	۹۹	۱۹۷
۱۴	نحل	۸۲	۴۳۹
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۶	ق	۴۵	۸۳۰
۲۸	تغابن	۱۲	۸۹۰
۳۰	غاشیہ	۲۲	۹۴۵
۳۰	لیل	۱۲	۹۴۹

خدا و رسول کی اطاعت کا حکم

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۳	آل عمران	۳۲	۸۴
۴	آل عمران	۱۳۲	۱۰۵
۴	نساء	۱۳	۱۲۵
۵	نساء	۵۹	۱۳۸
۵	نساء	۶۴	۱۳۹
۵	نساء	۶۶ / ۶۹	۱۴۰
۵	نساء	۸۰	۱۴۳
۶	مائدہ	۹۲	۱۹۵
۹	اعراف	۱۵۷ / ۱۵۸	۲۷۰
۹	انفال	۱	۲۸۱
۹	انفال	۲۰و۲۱	۲۸۴ / ۲۸۵
۹	انفال	۲۴	۲۸۵
۱۰	انفال	۴۵	۲۹۰
۱۸	نور	۵۲	۵۶۶
۱۸	نور	۵۴	۵۶۹
۱۸	نور	۵۶	۵۷۰
۲۱	احزاب	۲۱	۶۷۰
۲۱	احزاب	۷۱	۶۸۱
۲۶	محمد	۳۳	۸۱۴
۲۶	فتح	۱۷	۸۱۸
۲۶	حجرات	۱۴	۸۲۵
۲۸	مجادلہ	۱۳	۸۶۸
۲۸	حشر	۷	۸۷۲
۲۸	تغابن	۱۲	۸۹۰

مخالفتِ نبی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۴	نساء	۴۲	۱۲۵
۵	نساء	۱۱۵	۱۵۳
۹	انفال	۱۳	۲۸۳
۱۰	توبہ	۶۳	۳۱۲
۱۸	فرقان	۶۳	۵۷۳
۲۲	احزاب	۳۶	۶۷۴
۲۹	جن	۲۳	۹۱۵

دین کی آسانی

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	[illegible]	۴۰
۲	بقرہ	۱۴۳	۴۲
۲	بقرہ	۱۸۵	۴۳
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۴
۲	بقرہ	۱۹۶	[illegible]
۲	بقرہ	۲۱۹ / ۲۲۰	۵۳
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۵
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۶
۳	آل عمران	۲۸	۸۳
۵	نساء	۲۸	۱۳۰
۵	نساء	[illegible]	۱۴۹
۶	مائدہ	۶	۱۶۱
۸	انعام	۱۱۹	۲۲۶
۸	اعراف	[illegible]	۲۴۳
۱۰	توبہ	۹۱	۳۱۹ / ۳۲۰
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۴
۱۷	حج	۷۸	۵۴۳ / ۵۴۴
۱۸	مومنون	۶۲	۵۵۱
۲۱	احزاب	۵	۶۶۷
۲۳	ص	۴۴	۷۲۸
۲۶	فتح	۱۷	۸۱۸
۲۸	طلاق	۷	۸۹۲
۲۹	مزمل	۱۹	۹۱۷

اصول دین میں کل انبیا کا متفق ہونا

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۲	۳۰
۳	آل عمران	۶۴	[illegible]
۳	آل عمران	۸۱	۹۳
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۳
۶	مائدہ	۴۸	۱۸۳
۱۳	یوسف	۳۸	۳۸۱ / ۳۸۲
۱۴	نحل	۳۶	۴۳۱
۱۷	انبیاء	۲۴	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۹۲	۵۲۵
۱۷	حج	۷۸	۵۴۳
۱۸	مومنون	[illegible]	[illegible]
۲۳	صافات	۳۰	۷۱۴
۲۳	[illegible]	[illegible]	۷۱۷
۲۵	شوریٰ	۱۳	۷۴۴
۲۵	زخرف	۴۵	۷۸۸ / ۷۸۹
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۳۰	اعلیٰ	[illegible]	[illegible]

[illegible]

امامت خدا کی طرف سے ہے

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹
۲	بقرہ	۲۴۷	۶۳
۱۵	کہف	۶۵	۴۷۹
۱۷	انبیاء	۷۳	۵۲۲
۱۹	فرقان	۳۵	۵۷۸
۲۰	قصص	[illegible]	[illegible]
۲۵	شوریٰ	۱۳	۷۷۲

آئمہ کی عصمت

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹

آیات مذکورہ عصمت انبیا وحضرت علی کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۳	۳۳
۲	بقرہ	۱۵۵ / ۱۵۶	۳۶
۲	بقرہ	۱۹۰	۴۵
۲	بقرہ	۲۰۷	۴۹
۳	بقرہ	[illegible]	[illegible]
۳	آل عمران	۳۳	۸۴
۴	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۸	اعراف	۴۴	[illegible]
۸	اعراف	۴۶	[illegible]
۹	انفال	[illegible]	۲۸۵
۱۰	انفال	۳۳	۲۹۲
۱۰	توبہ	۳	[illegible]
۱۰	توبہ	۱۹	۳۰۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۴	۳۰۸
۱۰	توبہ	۱۰۰	۳۲۲
۱۱	یونس	۳	۳۳۰
۱۱	ہود	۳	۳۵۲
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۹۵
۱۳	رعد	۴	۳۹۷
۱۳	رعد	۱۹	۴۰۱
۱۴	نحل	۷۶	۴۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۲
۱۶	مریم	۹۷	۴۹۶
۱۷	انبیاء	۱۰۱	۵۲۶
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵
۱۷	حج	۳۹	۵۳۶
۱۸	مومنون	۱تا۱۱	۵۴۵
۱۸	نور	۵۱،۵۲	۵۶۸/۵۶۹
۱۹	فرقان	۵۴	۵۸۱
۱۹	شعراء	۵۴	۵۹۰/۵۹۱
۲۰	عنکبوت	۱تا۳	۱۳۲
۲۱	الم سجدہ	۱۹	۶۶۴
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷
۲۱	احزاب	۲۳	۶۷۱
۲۱	احزاب	۲۵	۶۷۱
۲۲	احزاب	۵۶	۶۷۹
۲۲	یس	۱۲	۷۰۳
۲۴	زمر	۳۲/۳۳	۷۳۷
۲۴	زمر	۵۶	۷۴۴
۲۴	زمر	۷۵	۷۵۴
۲۵	شوریٰ	۱/۱	۷۷۰
۲۵	زخرف	۴۰	۷۸۵
۲۵	زخرف	۵۷	۷۸۷
۲۵	زخرف	۶۱	۷۸۷
۲۶	محمد	۳۰	۸۱۳
۲۶	محمد	۳۲	۸۱۴
۲۶	فتح	۲۵	۸۲۰
۲۶	حجرات	۶	۸۲۲/۸۲۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	ق	۲۴	۸۲۸
۲۷	قمر	۵۵	۸۴۸
۲۷	رحمن	۱۹و۲۰	۸۴۹
۲۷	واقعہ	۱۰تا۱۲	۸۵۳
۲۷	حدید	۱۹	۸۶۱
۲۸	مجادلہ	۱۲	۸۶۸
۲۸	صف	۴	۸۸۰
۲۸	تحریم	۴	۸۹۴/۸۹۵
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵/۸۹۶
۹	حاقہ	۱۲	۹ ۵
۲۹	حاقہ	۱۹/۲۴	۹۰۵
۲۹	معارج	[illegible]	۹۰۸
۲۹	دہر	۵تا۱۲	۹۲۳/۹۲۵
۳۰	نبا	۱تا۵	۹۲۹
۳۰	تطفیف	۲۹/۳۶	۹۳۹
۳۰	بینہ	۵تا۷	۵۵۴
۳۰	عادیات	۱تا۵	۹۵۴/۹۵۵
۳۰	عصر	۳	۹۵۶
۳۰	کوثر	۱	۹۵۸

حضرت علیؑ کی امامت و خلافت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۶۹
۶	مائدہ	۵۴/۵۵	۱۸۵
۶	مائدہ	۵۷	۱۸۸
۹	اعراف	۱۷۲	۲۷۴
۱۱	توبہ	۱۱۹	۳۲۷
۱۲	ہود	۱۱۷	۳۵۵
۱۳	رعد	۷	۳۹۸
۱۳	رعد	۴۳	۴۰۶
۱۴	حجر	۴۱	۴۰۶
۱۶	طہ	۲۵/۳۵	۴۹۹
۱۹	شعرا	۲۱۴	۵۹۹
۲۳	صافات	۲۴	۷۱۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۵	زخرف	۳۳/۳۵	۷۸۵
۲۹	معارج	۱تا۳	۹۰۷
۳۰	انشراح	۷و۸	۹۵۱

جناب سیدہؑ کی فضیلت و عصمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۶	۸۵
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۷	رحمن	۱۹و۲۰	۸۴۹
۲۹	دہر	۵تا۲۲	۹۲۳/۹۲۵
۳۰	ضحیٰ	۵	۹۵۰

حضرات حسنین کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۷	رحمن	۱۹و۲۰	۸۴۹
۲۹	دہر	۵تا۱۲	۹۲۳/۹۲۵
۳۰	کوثر	۱	۹۵۸

امام حسنؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۳۴	۱۰۵

امام حسینؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۷۷/۷۸	۵۴۳/۵۴۴
۲۵	دخان	۲۹	۷۹۲/۷۹۳
۲۶	احقاف	۱۵	

اہلبیتؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۵۸	۱۳
۳	آل عمران	۳۳	۸۴
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۸	انعام	۱۶۰	۲۳۷
۹	انفال	۳۳	۲۸۷
۱۳	رعد	۲۹	۴۰۳
۱۴	حجر	۴۷	۴۲۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳۵	۵۶۵
۲۲	احزاب	۳۳	۶۷۳
۲۲	احزاب	۵۶	۶۷۹
۲۳	صافات	۱۳۰	۷۲۰
۲۵	شوریٰ	۲۳	۷۷۵
۳	قدر	۳	۹۵۲

دوازدہ امام کی فضیلت امامت اور اُن کی اقتدا کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۲	۱۱
۲	بقرہ	۱۴۳	۳۲
۳	آل عمران	۱۰۳	۹۵
۴	آل عمران	۱۰۷	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۱۰	۱۰۰
۵	نساء	۲۹	۱۳۰/۱۳۱
۵	نساء	۵۴	۱۳۶
۵	نساء	۵۹	۱۳۸
۵	نساء	۶۹	۱۴
۸	انعام	۱۵۳	۲۳۵
۹	اعراف	۱۸۱	۲۷۶
۱۱	یونس	۶۱/۶۲	۳۴۳
۱۳	ابراہیم	۲۴/۲۵	۴۱۱/۴۱۲
۱۴	نحل	۴۳	۴۳۲
۱۴	نحل	۸۳	۴۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱	۴۶۰/۴۶۱
۱۶	طہ	۸۵	۵۰۵
۱۷	انبیاء	۷	۵۱۴
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵
۲۱	سجدہ	۳۵	۶۶۵
۲۲	فاطر		۶۹۸
۱۲	فاطر	۹	۶۹۹

امام آخرالزمانؑ کی فضیلت و امامت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	توبہ	۳۲	۳۴
۱۲	ہود	۸۶	۳۶۸
۱۸	نور	۵۵	۵۶۹/۵۷۰
۲۵	زخرف	۶۱	۵۸۷

⑤ باب القیامۃ

دنیا کی مذمت اور آخرت کی مدح

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۲	۵۰
۳	آل عمران	۱۴و۱۵	۴۹/۵۰
۴	آل عمران	۱۱۷	۱۰۲
۴	آل عمران	۱۹۶/۱۹۸	۱۱۹/۱۲۰
۵	نساء	۱۳۴	۱۵۷
۷	انعام	۳۲/۳۶	۲۰۷/۲۰۸
۷	انعام	۳۳	۲۰۸
۹	اعراف	۱۶۹	۲۷۴
۹	انفال	۲۸	۲۸۹
۱۰	توبہ	۳۸	۳۰۶
۱۱	یونس	۲۴	۳۳۵/۳۳۶
۱۲	ہود	۱۵و۱۶	۳۵۴/۳۵۵
۱۳	یوسف	۱	۳۶۵
۱۳	رعد	۲۶	۴۰۲
۱۳	ابراہیم	۳	۴۰۶/۴۰۷
۱۴	نحل	۱۰۷	۴۴۴
۱۵	بنی اسرائیل	۱۸تا۲۱	۴۵۲
۱۵	کہف	۲۸	۴۶۲/۴۶۳
۱۵	کہف	۴۵/۴۶	۴۷۵/۴۷۶
۱۶	طٰہٰ	۱۳۱	۵۰۰
۲۰	قصص	۶۰	۶۲۶
۲۱	عنکبوت	۶۴	۶۴۴
۲۱	روم	۷	۶۴۵
۲۱	لقمان	۳۳	۶۶۱
۲۱	احزاب	۲۸	۶۷۲
۲۲	فاطر	۵و۶	۶۹۳
۲۴	مومن	۳۹	۵۲
۲۵	شوریٰ	۲۰	۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۳۶	۷۷۷
۲۵	زخرف	۳۵	۷۸۴
۲۶	محمدؐ	۳۶	۸۱۴
۲۷	حدید	۲۰	۸۶۲
۲۸	منافقون	۹	۸۸۷
۲۸	تغابن	۱۵	۸۹۰
۲۹	قیامۃ	۲۰و۲۱	۹۲۲
۲۹	دہر	۲۷	۹۲۵
۳۰	نازعات	۳۷/۳۹	۹۳۳
۳۰	اعلیٰ	۱۶	۹۴۴
۳۰	ضحیٰ	۴	۹۵۰

بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۸۱	۱۱۶
۱۶	مریم	۸۰	۴۹۵
۱۷	انبیاء	۹۴	۵۲۵/۵۲۶
۲۳	یس	۱۲	۷۰۳
۲۵	زخرف	۸۰	۷۷۹
۲۶	ق	۱۷	۸۲۷
۲۷	قمر	۸۴۷	۸۴۷
۳۰	انفطار	۹۳۷	۹۳۷
۳۰	تطفیف	۹۳۸	۹۳۸
۳۰	تطفیف	۹۳۸	۹۳۸
۳۰	طارق	۹۴۳	۹۴۲

استغفار۔ توبہ۔ مغفرت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۵۴	۱۲
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴
۳	آل عمران	۸	۷۸
۳	آل عمران	۱۶و۱۷	۸
۳	آل عمران	۸۹	۹۶
۴	آل عمران	۱۳۵	۱۰۵
۴	نساء	۱۸	۱۲۶
۵	نساء	۲۶/۲۸	۱۳۰
۵	نساء	۶۴	۱۳۹
۵	نساء	۱۰۶	۱۵۱
۵	نساء	۱۱۰	۱۵۲
۵	نساء	۱۴۶	۱۶۰
۶	مائدہ	۳۹	۱۸۰
۷	انعام	۵۵	۲۱۲
۹	اعراف	۱۵۳	۲۶۸
۹	انفال	۳۳	۲۸۷
۱۱	توبہ	۱۰۲	۳۲۳
۱۱	توبہ	۱۰۴	۳۲۳
۱۱	توبہ	۱۱۷	۳۲۶/۳۲۷
۱۱	ہود	۳	۳۵۲
۱۲	ہود	۵۱	۳۶۲
۱۴	نحل	۱۱۹	۴۴۷
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۵۰۵
۱۸	نور	۳۱	۵۶۴
۱۸	نور	۶۲	۵۷۲
۱۹	فرقان	۷۰و۷۱	۵۸۳
۲۰	قصص	۶۷	۶۲۷
۲۴	مومن	۷	۷۴۶
۲۴	مومن	۵۵	۷۵۳
۲۴	حم سجدہ	۶	۷۶۰/۷۶۱
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۶	محمدؐ	۱۹	۸۱۲
۲۶	ذاریات	۱۸	۸۳۱
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۹	نوح	۴	۹۱۰
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷
۳۰	نصر	۳	۹۸۸

مشرکوں کے استغفار کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۰	۳۱
۱۱	توبہ	۱۱۳	۳۲۷
۲۸	منافقون	۶	۸۸۶

کبائر سے بچنا صغائر کی معافی کا باعث ہے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۳۱	۱۳۱
۲۷	النجم	۳۲	۸۴۱/۸۴۲

موت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۵	۱۰۷
۴	آل عمران	۱۸۵	۱۱۷
۵	نساء	۷۸	۱۴۲
۵	نساء	۹۷	۱۴۸/۱۴۹
۷	انعام	۶۲	۲۱۴
۷	انعام	۹۳	۲۲۱
۸	اعراف	۳۴	۲۴۴
۸	اعراف	۳۷	۲۴۵
۱۰	انفال	۵۰	۲۹۱
۱۱	یونس	۴۹	[illegible]
۱۴	نحل	۲۸	۴۲۹
۱۸	مومنون	۱۵	[illegible]
۱۸	مومنون	۹۹	[illegible]
۲۱	عنکبوت	۵۷	[illegible]
۲۱	احزاب	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۱۹	۶۷۰
۲۳	زمر	۳۰	۷۳۶
۲۴	زمر	۴۴	۷۳۸/۷۳۹
۲۶	محمد	۲۷	۸۱۳
۲۶	ق	۱۹	۸۲۷/۸۲۸
۲۷	رحمٰن	۲۶	۸۴۹
۲۷	واقعہ	۶۰	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۸۲/۸۳	۸۵۷
۲۸	جمعہ	۸	۸۸۴
۲۸	منافقون	۱۱	۸۸۷
۲۹	نوح	۴	۹۱۰
۲۹	قیامۃ	۲۶/۳۰	۹۲۲
۳۰	عبس	۲۱	۹۳۴
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۹۴۷
۳۰	تکاثر	۲	۹۹۵

ایمان یاس مقبول نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۴	مومن	۸۴/۸۵	۷۵۹/۷۶۰

منکر نکیر۔ عذاب قبر عالم برزخ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۶۹/۱۷۱	۱۱۳/۱۱۴
۷	انعام	۹۳	۲۱۴
۱۴	نحل	۲۸	۴۲۹
۱۸	مومنون	۱۰۰	۵۵۵
۲۴	مومن	۴۶	۷۵۳
۲۶	ق	۴	۸۲۶
۳۰	فجر	۲۷/۳۰	۹۴۷

مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قیامت کی ضرورت اور ثبوت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۸	۸
۱	بقرہ	۷۳	۱۷
۳	بقرہ	۲۵۹	۶۷
۸	اعراف	۵۷	۲۵۰
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۳	رعد	۵	۳۹۷
۱۴	نحل	۳۸	۴۳۱
۱۴	نحل	۸۴	۴۳۹/۴۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۴۹/۵۲	۴۵۶/۴۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷/۹۹	۴۶۵
۱۶	مریم	۶۸	۴۹۴
۱۶	طہ	۱۵	۴۹۸
۱۷	انبیاء	۱۰۴	۵۲۷
۱۷	حج	۵تا۷	۵۲۹/۵۳۰
۲۰	عنکبوت	۱۹	۶۳۵
۲۱	روم	۱۱	۶۴۴
۲۱	روم	۱۹	۶۴۷
۲۱	روم	۲۷	۶۴۹
۲۱	روم	۵۰	۶۵۳
۲۱	لقمان	۲۸	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۱۱	۶۶۳
۲۲	سبا	۳	۶۸۳
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۷
۲۲	فاطر	۹	۶۹۴
۲۳	یٰس	۳۳	۷۰۶
۲۳	یٰس	۷۹/۸۳	۷۱۱
۲۳	صافات	۱۱	۷۱۲
۲۳	ص	۲۷/۲۸	۷۲۷
۲۴	مومن	۵۷	۷۵۵
۲۴	مومن	۳۹	۷۶۷
۲۵	دخان	۳۴/۳۶	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۲۱/۲۲	۷۹۶/۷۹۸
۲۵	جاثیہ	۳۶	۷۹۹
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۸
۲۶	ق	۱۱تا۱۵	[illegible]
۲۶	ق	۱۵	۸۲۷
۲۷	واقعہ	۶۲	۸۵۵
۲۹	نوح	۱۸	۹۱۱
۲۹	قیامۃ	۳۶/۴۰	۹۲۲/۹۲۳
۳۰	نازعات	۲۷	۹۳۲
۳۰	طارق	۸	۹۴۳
۳۰	تین	۷	۹۵۱

قیامت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۸۷	۲۷۷
۲۱	لقمان	۳۴	۶۶۱
۳۰	نازعات	۴۲/۴۴	۹۳۳

خروج یاجوج ماجوج

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۶	کہف	۹۷	۴۸۴
۱۷	انبیاء	۹۶/۹۷	۵۲۶

رجعت کا ثبوت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۹	۳۴
۲۴	مومن	۱۱	۷۴۶

خروج دابۃ الارض ونزول عیسیٰ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	نمل	۸۲	۶۱۲
۲۵	زخرف	۶۱	۷۸۷

آثار محشر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۸	۲۳۹
۲۵	دخان	۱۰/۱۲	۷۹۱
۲۶	محمد	۱۸	۸۱۱
۲۷	نجم	۵۷/۵۸	۸۴۳

صور پھونکنے کا ذکر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۷۳	۲۱۶
۱۶	کہف	۱۰۰	۴۸۴
۱۶	طہ	۱۰۲/۱۱۲	۵۰۸
۱۸	مومنون	۱۰۱	۵۵۵
۲۰	نمل	۸۷/۸۸	۶۱۳
۲۳	یٰس	۵۱/۵۳	۷۰۸
۲۳	ص	۱۵	۷۲۵
۲۴	زمر	۶۸	۷۴۳
۲۶	ق	۲۰	۸۲۸
۲۹	الحاقہ	۱۳	۹۰۵

قیامت کا منظر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۸	۱۱
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۶
۱	بقرہ	۱۲۳	۲۸
۲	بقرہ	۱۷۴	۳۰
۳	آل عمران	۲۵	۸۲
۳	آل عمران	۳۰	۸۳
۴	آل عمران	۱۰۶/۱۰۷	۹۹/۱۰۰
۷	مائدہ	۱۰۹	۱۹۹
۷	مائدہ	۱۱۶/۱۱۹	۲۰۱/۲۰۲
۷	انعام	۱۲	۲۰۴/۲۰۵
۷	انعام	۱۶	۲۰۵
۷	انعام	۲۲/۲۴	۲۰۶
۷	انعام	۳۱/۳۲	۲۰۸
۷	انعام	۳۷	۲۰۹
۷	انعام	۳۹	۲۰۹
۷	انعام	۵۴	۲۱۲
۷	انعام	۶۱	۲۱۴
۷	انعام	۹۴	۲۲۱
۸	انعام	[illegible]	[illegible]
۸	اعراف	[illegible]	۲۳۹
۸	اعراف	۳۹	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۵۳	۲۴۹
۱۰	توبہ	۳۵	۳۰۵
۱۱	یونس	۵	۳۳۰/۳۳۱
۱۱	یونس	۳۶/۴۰	۳۳۶/۳۳۷
۱۱	یونس	۴۵/۴۹	۳۴۰
۱۱	ہود	۴	۳۵۲
۱۲	ہود	۹۸/۹۹	۳۷۰
۱۲	ہود	۱۰۳/۱۰۵	۳۷۱
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۷۲
۱۳	ابراہیم	۲۱	۴۱۰/۴۱۱
۱۳	ابراہیم	۴۹/۵۱	۴۱۶
۱۴	حجر	۲۴،۲۵	۴۱۹
۱۴	حجر	۸۵	۴۲۴
۱۴	نحل	۱	۴۲۵
۱۴	نحل	۳۸،۳۹	۴۳۱/۴۳۲
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۸
۱۴	نحل	۸۳	۴۳۹
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۰
۱۴	نحل	۱۱۱	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱	۴۶۰/۴۶۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷/۹۹	۴۶۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۴	۴۶۶
۱۵	کہف	۴۷/۴۹	۴۷۶
۱۵	کہف	۵۲/۵۳	۴۷۷
۱۶	مریم	۳۷/۳۹	۴۹۰
۱۶	مریم	۶۶/۷۲	۴۹۴
۱۶	مریم	۸۵/۸۸	۴۹۶
۱۶	مریم	۹۳	۴۹۶
۱۶	طہ	۱۵	۴۹۸
۱۶	طہ	۵۷	۵۰۱
۱۶	طہ	۱۰۲ تا ۱۱۲	۵۰۸
۱۶	طہ	[illegible]	[illegible]
۱۷	انبیاء	۱	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۴۰	۵۱۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۹۷	۵۲۶
۱۷	انبیاء	۱۰۱/۱۰۴	۵۲۷
۱۷	حج	۲	۵۲۸
۱۷	حج	۷	۵۳۰
۱۷	حج	۱۷	۵۳۱/۵۳۲
۱۷	حج	۵۵/۵۶	۵۳۹
۱۷	حج	۶۹	۵۴۱/۵۴۲
۱۸	مومنون	۱۶	۵۴۶
۱۸	نور	۲۵	۵۶۳
۱۸	فرقان	۱۷/۱۹	۵۷۵/۵۷۶
۱۹	فرقان	۲۴ تا ۳۰	۵۷۷/۵۷۸
۱۹	فرقان	۳۴	۵۷۸
۱۹	شعرا	۸۸/۹۳	۵۹۱
۲۰	نمل	۸۳/۸۵	۶۱۳
۲۰	قصص	۶۲/۶۶	۶۲۶/۶۲۷
۲۰	قصص	۷۴/۷۵	۶۲۸
۲۱	روم	۱۲ تا ۱۴	۶۴۷
۲۱	روم	۲۵	۶۴۹
۲۱	روم	۵۵/۵۷	۶۵۳
۲۱	سجدہ	۱۴	۶۶۳
۲۱	سجدہ	۲۵	۶۶۵
۲۱	سجدہ	۲۸،۲۹	۶۶۶
۲۲	احزاب	۶۳	۶۸۰
۲۲	احزاب	۶۶/۶۸	۶۸۱
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۷
۲۲	سبا	۳۱	۶۸۸
۲۲	سبا	۴۰/۴۲	۶۹۰
۲۳	یس	۲۹/۳۲	۷۰۵/۷۰۶
۲۳	یس	۴۹/۵۰	۷۰۸
۲۳	یس	۵۲	۷۰۸
۲۳	یس	۵۹/۶۲	۷۰۹
۲۳	یس	۶۴/۶۵	۷۰۹/۷۱۰
۲۳	صافات	۱۹/۳۹	۷۱۳/۷۱۴
۲۴	زمر	۶۰	۷۴۱/۷۴۲
۲۴	زمر	۶۸/۷۰	۷۴۴

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۳
۲۴	مومن	۱۰ تا ۱۲	۷۴۶/۷۴۷
۲۴	مومن	۱۵ تا ۱۸	۷۴۷/۷۴۸
۲۴	مومن	۵۲	۷۵۴
۲۴	مومن	۵۹	۷۵۵
۲۵	شوریٰ	۱۷،۱۸	۷۷۳/۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۴۷	۷۷۹
۲۵	زخرف	۳۹	۷۸۵
۲۵	زخرف	۶۶/۶۷	۷۸۸
۲۵	دخان	۴۱/۴۲	۷۹۳/۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۲۷ تا ۲۹	۷۹۹
۲۶	احقاف	۲۰	۸۰۵
۲۶	احقاف	۳۴	۸۰۸
۲۶	ق	۲۱/۲۳	۸۲۸
۲۶	ق	۴۲/۴۴	۸۳۰
۲۶	ذاریات	۵،۶	۸۳۱
۲۷	طور	۷ تا ۱۰	۸۳۵
۲۷	طور	۴۰/۴۶	۸۳۸/۸۳۹
۲۷	نجم	۴۷	۸۴۳
۲۷	نجم	۵۷/۵۸	۸۴۳
۲۷	قمر	۶ تا ۸	۸۴۴
۲۷	قمر	۴۶	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۳۷/۴۱	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۱ تا ۹	۸۵۲/۸۵۳
۲۷	واقعہ	۴۹،۵۰	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۶۲	۸۵۵
۲۸	مجادلہ	۶	۸۶۶
۲۸	مجادلہ	۱۸	۸۶۹
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۸	تغابن	۷	۸۸۹
۲۸	تغابن	۹	۸۸۹
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۹	ملک	۲۷	۹۱۰
۲۹	قلم	۴۲/۴۳	۹۰۲
۲۹	الحاقہ	۱ تا ۳	۹۰۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۹	الحاقہ	۱۳/۲۰	۹۰۵
۲۹	معارج	۶ تا ۱۴	۹۰۷/۹۰۸
۲۹	معارج	۴۳/۴۴	۹۰۹/۹۱۰
۲۹	مزمل	۱۴	۹۱۶
۲۹	مزمل	۱۷/۱۸	۹۱۷
۲۹	مدثر	۸ تا ۱۰	۹۱۸
۲۹	قیامہ	۷ تا ۱۵	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۲۲/۳۰	۹۲۲
۲۹	مرسلت	۷ تا ۱۵	۹۲۶
۲۹	مرسلت	۳۵/۴۰	۹۲۷/۹۲۸
۳۰	نبا	۱۷ تا ۲۰	۹۲۹/۹۳۰
۳۰	نبا	۳۸/۴۰	۹۳۱
۳۰	نازعات	۶ تا ۹	۹۳۱
۳۰	نازعات	۱۳،۱۴	۹۳۲
۳۰	نازعات	۳۴/۳۵	۹۳۳
۳۰	نازعات	۴۶	۹۳۳
۳۰	عبس	۳۳ تا ۴۲	۹۳۴/۹۳۵
۳۰	تکویر	۱ تا ۱۴	۹۳۵/۹۳۶
۳۰	انفطار	۱ تا ۵	۹۳۶/۹۳۷
۳۰	انفطار	۱۷ تا ۱۹	۹۳۷
۳۰	تطفیف	۵ تا ۱۷	۹۳۸
۳۰	انشقاق	۱ تا ۵	۹۴۰
۳۰	طارق	۹،۱۰	۹۴۳
۳۰	غاشیہ	۱ تا ۱۶	۹۴۴/۹۴۵
۳۰	غاشیہ	۲۵	۹۴۵
۳۰	فجر	۲۱ تا ۳۰	۹۴۷/۹۴۸
۳۰	تین	۷	۹۵۱
۳۰	علق	۸	۹۵۲
۳۰	زلزال	۱ تا ۸	۹۵۴
۳۰	عادیات	۱ تا ۱۱	[illegible]
۳۰	قارعہ	۱ تا ۵	[illegible]

روز قیامت کی مقدار

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	سجدہ	۵	۶۶۴
۲۹	معارج	۴	۹۰۷

قیامت میں اعضا کا گواہی دینا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۴	۵۶۲
۲۴	حم سجدہ	۱۹/۲۴	۶۶۳/۶۶۴

قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا

جھوٹے معبودوں کی اپنے چیلوں سے علیحدگی اور گفتگو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۸	۱۱
۲	بقرہ	۱۶۶/۱۶۷	۳۸
۷	انعام	۷۰	۲۱۵/۲۱۹
۷	انعام	۹۴	۲۲۱
۸	انعام	۱۶۴/۱۶۵	۲۲۷/۲۲۸
۱۱	یونس	۴	۳۳۰
۱۱	یونس	۲۸،۲۹	۳۳۶/۳۳۷
۱۳	ابراہیم	۲۱،۲۲	۴۱۰/۴۱۱
۱۴	نحل	۸۶/۸۷	۴۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۷۷
۱۶	مریم	۸۳	۴۹۵
۱۶	مریم	۸۶	۴۹۶
۱۶	طہ	۱۱۴	۵۰۸
۱۸	مومنون	۱۰۱	۵۵۶
۱۹	شعرا	۹۸	۵۹۰
۲۰	قصص	۶۲/۶۴	۶۲۶/۶۲۷
۲۰	عنکبوت	۲۵	۶۳۶
۲۱	روم	۱۲تا۱۴	۶۴۷
۲۱	لقمان	۳۳	۶۶۱
۲۱	سبا	۳۲/۳۳	۶۸۸/۶۸۹
	سبا	۴۲	۶۹۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	فاطر	۱۵	۶۹۶
۲۲	فاطر	۱۹	۶۹۶
۲۳	صافات	۲۵/۳۴	۷۱۳/۷۱۴
۲۴	مومن	۱۸	۷۴۸
۲۵	حم سجدہ	۴۷/۴۸	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۴۶	۷۷۸/۷۷۹
۲۵	زخرف	۶۷	۷۸۸
۲۵	زخرف	۸۶	۷۹۰
۲۵	دخان	۴۱	۷۹۳/۷۹۴
۲۶	احقاف	۶	۸۰۲
۲۶	ق	۲۷تا۲۹	۸۲۸
۲۷	نجم	۲۶	۸۴۰/۸۴۱
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۹	حاقہ	۳۵	۹۰۶
۲۹	معارج	۱۰تا۱۴	۹۰۷/۹۰۸
۳۰	عبس	۳۴/۳۷	۹۲۵
۳۰	انفطار	۱۹	۹۳۷

اہل محشر کے ساتھ خدا کی گفتگو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۱۰۹/۱۱۹	۱۹۹/۲۰۳
۷	انعام	۲۲/۲۵	۲۰۶
۸	انعام	۱۲۸/۱۳۰	۲۲۸/۲۲۹
۸	اعراف	۵تا۷	۲۳۹
۱۳	ابراہیم	۴۴/۴۸	۴۱۵
۱۴	نحل	۲۷/۳۰	۴۲۹/۴۳۰
۱۵	کہف	۴۸	۴۷۲
۱۶	طہ	۱۳۰/۱۳۱	۵۱۰/۵۱۱
۱۸	مومنون	۱۰۶/۱۱۵	۵۵۶/۵۵۷
۱۸	فرقان	۱۷تا۱۹	۵۶۵/۵۶۶
۲۰	قصص	۶۲/۶۵	۶۲۶/۶۲۷
۲۱	سجدہ	۱۲تا۱۴	۶۶۳
۲۲	سبا	۴۰/۴۲	۶۹۰
۲۲	یس	۵۹/۶۱	۷۰۹

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۵	جاثیہ	۳۱/۳۵	۷۹۹/۸۰۰
۲۶	ق	۲۲	۸۲۸
۲۶	ق	۲۸/۲۹	۸۲۸
۲۹	مرسلت	۳۵/۳۹	۹۲۸
۳۰	نبا	۳۷/۳۸	۹۳۰/۹۳۱

حساب کتاب اور اعمال نامہ کا وزن اور جزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۰	۸۳
۸	اعراف	۶تا۹	۲۳۹
۱۱	یونس	۵	۳۳
۱۲	ہود	۱۰۵/۱۰۸	۳۷۱/۳۷۲
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۷۲
۱۳	ابراہیم	۵۱	۴۱۶
۱۴	نحل	۹۳	۴۴۲
۱۴	نحل	۱۱۱	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۳/۱۴	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱و۷۲	۴۶۱
۱۵	کہف	۴۹	۴۷۶
۱۶	کہف	۱۰۵	۴۸۵
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹
۱۷	حج	۱۷	۵۳۱/۵۳۲
۱۷	حج	۵۶/۵۷	۵۳۹
۱۸	مومنون	۱۰۲/۱۰۳	۵۵۶
۱۸	نور	۲۴/۲۵	۵۶۲
۲۰	عنکبوت	۸	۶۳۳
۲۰	عنکبوت	۱۳	۶۵۲
۲۱	روم	۱۴/۱۶	۶۵۷
۲۱	لقمان	۱۶	۶۵۷
۲۲	سبا	۳۶/۳۷	۶۸۷
۲۳	یس	۵۱/۵۴	۷۰۸
۲۳	یس	۶۵	۷۰۹
۲۳	صافات	۲۲/۲۴	۷۱۳
۲۳	صافات	۵۰/۵۵	۷۲۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۳	زمر	۷	۷۳۳
۲۳	زمر	۱۰	۷۳۴
۲۳	زمر	۳۱	۷۳۶
۲۴	زمر	۶۹/۷۱	۷۴۳
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۱۶و۱۷	۷۴۷
۲۴	مومن	۵۱و۵۲	۷۵۴
۲۴	مومن	۷۸	۷۵۸/۷۵۹
۲۴	حم سجدہ	۱۹/۲۴	۷۶۳/۷۶۴
۲۵	شوریٰ	۴۷	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۹	۷۸۲
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۵	جاثیہ	۲۹	۷۹۹
۲۶	ق	۲۷/۳۱	۸۲۸/۸۲۹
۲۷	طور	۱۱تا۱۶	۸۳۵/۸۳۶
۲۷	طور	۲۱	۸۳۶
۲۷	واقعہ	۱تا۷	۸۵۳
۲۷	واقعہ	۸۶/۹۳	۸۵۷
۲۸	مجادلہ	۶	۸۶۹
۲۸	مجادلہ	۱۸	۸۶۹
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۸	تغابن	۹و۱۰	۸۸۹
۲۸	تحریم	۶و۷	۸۹۵
۲۹	حاقہ	۱۸تا۳۲	۹۰۵/۹۰۶
۲۹	مدثر	۳۸	۹۲۰
۲۹	قیامۃ	۱۲و۱۳	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۲۳/۲۵	۹۲۲
۲۹	مرسلات	۱۱	۹۲۶
۲۹	مرسلات	۳۵/۳۹	۹۲۷/۹۲۸
۳۰	نبا	۳۷/۳۸	۹۳۰/۹۳۱
۳۰	نازعات	۳۴/۳۹	۹۳۲
۳۰	تکویر	۸تا۱۰	۹۳۵
۳۰	تطفیف	۶	۹۳۸
۳۰	انشقاق	۶تا۱۲	۹۴۰
۳۰	طارق	۹و۱۰	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	غاشیہ	۲۵/۲۶	۹۴۵
۳۰	زلزال	۶تا۸	۹۵۴
۳۰	عادیات	۱۰و۱۱	۹۵۵
۳۰	قارعہ	۶تا۹	۹۵۵
۳۰	تکاثر	۷	۹۵۶

دوزخ کا منظر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۴	۷
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۷
۵	نساء	۵۶	۱۳۷
۵	نساء	۱۴۵	۱۶۰
۶	نساء	۱۵۱	۱۶۱
۶	نساء	۱۶۸/۱۶۹	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۳	۱۶۶-۱۶۷
۸	اعراف	۳۸/۳۹	۲۴۵
۸	اعراف	۴۰/۴۱	۲۴۶
۸	اعراف	۵۰/۵۱	۲۴۸
۱۱	یونس	۵	۳۳۳
۱۲	ہود	۱۰۶/۱۰۷	۳۷۱
۱۳	رعد	۵	۳۹۷
۱۳	ابراہیم	۱۶/۱۷	۴۱۰
۱۴	حجر	۴۴	۴۲۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷	۴۶۵
۱۵	کہف	۲۹	۴۷۴
۱۶	مریم	۷۰/۷۱	۴۹۴
۱۶	طہٰ	۷۶	۵۰۴
۱۷	انبیاء	۳۹	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۹۸/۹۹	۵۲۶
۱۷	حج	۱۹/۲۲	۵۳۲/۵۳۳
۱۸	مومنون	۱۰۴	۵۵۶
۱۸	فرقان	۱۱/۱۴	۵۷۵
۱۹	فرقان	[illegible]	[illegible]
۲۱	عنکبوت	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	سجدہ	۲۰/۲۱	۶۶۴/۶۶۵
۲۲	احزاب	۶۴/۶۶	۶۸۱
۲۲	سبا	۳۳	۶۸۹
۲۲	فاطر	۳۶/۳۷	۶۹۹
۲۳	صافات	۶۲/۶۸	۷۱۶
۲۳	ص	۵۵/۶۴	۷۲۹/۷۳۰
۲۴	زمر	۱۶	۷۳۴
۲۴	زمر	۲۴	۷۳۶
۲۴	زمر	۷۱/۷۲	۷۴۳/۷۴۴
۲۴	مومن	۷۰/۷۲	۷۵۷
۲۴	حم سجدہ	۲۷/۲۸	۷۶۴/۷۶۵
۲۵	زخرف	۷۴/۷۵	۷۸۹
۲۵	دخان	۴۳/۵۰	۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۹/۱۰	۷۹۶
۲۶	محمد	۱۲	۸۱۰
۲۶	ق	۳۰	۸۲۹
۲۷	قمر	۴۷/۴۸	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۴۱/۴۴	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۴۲/۴۴	۸۵۴
۲۷	واقعہ	۵۱/۵۶	۸۵۵
۲۸	تحریم	۶	۸۹۵
۲۹	ملک	۵/۱۱	۸۹۷/۸۹۸
۲۹	حاقہ	۳۰/۳۲	۹۰۶
۲۹	حاقہ	۳۵/۳۷	۹۰۶
۲۹	معارج	۱۵/۱۹	۹۰۸
۲۹	مزمل	۱۲/۱۳	۹۱۶
۲۹	مدثر	۲۶/۳۱	۹۱۹
۲۹	دہر	۴	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۲۹/۳۵	۹۲۷
۳۰	نبا	۲۱/۳۰	۹۳۰
۳۰	غاشیہ	۲/۷	۹۴۴
۳۰	بلد	۲۰	۹۴۸
۳۰	لیل	۱۴	۹۴۹
۳۰	قارعہ	۹/۱۱	۹۴۵
۳۰	ہمزہ	۴/۹	۹۱۶

اہل دوزخ کے ساتھ گفتگو، ان کے جھگڑے اور ردّ و کد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۳۸/۳۹	۲۴۵
۲۳	ص	۵۵/۶۴	۷۲۹/۷۳۰
۲۴	زمر	۷۱	۷۴۳/۷۴۴
۲۴	مومن	۴۷/۵۰	۷۵۳/۷۵۴
۲۴	مومن	۷۳/۷۴	۷۵۸
۲۶	احقاف	۲۰	۸۰۵
۲۶	احقاف	۳۴	۸۰۸
۲۹	ملک	۸/۱۱	۸۹۸
۲۹	مدثر	۴۲/۴۸	۸۲۰

اہل دوزخ کی فریاد اور اُن کا جواب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۲۸/۳۰	۲۰۷
۱۸	مومنون	۱۰۵/۱۱۵	۵۵۶/۵۵۷
۱۸	مومنون	۱۲/۱۵	۵۰۵
۱۹	شعراء	۹۶/۱۰۲	۵۹۱/۵۹۲
۲۱	سجدہ	۱۲/۱۴	۶۶۳
۲۲	احزاب	۶۶/۶۸	۶۸۱
۲۲	فاطر	۳۷/۳۸	۶۹۹/۷۰۰
۲۴	مومن	۱۰/۱۲	۷۴۶/۷۴۷
۲۴	مومن	۴۷/۵۰	۷۵۳/۷۵۴
۲۵	زخرف	۷۴/۷۸	۷۷/۷۸
۲۹	ملک	۶/۱۱	۸۹۸

آخرت میں اس آسمان و زمین کا بدل جانا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۴۸	۲۲۶

مشرکین کافرین کے صفات اور انکا جہنمی ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۶و۷	۴
۱	بقرہ	۸۱	۱۰
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۴/۲۵
۱	بقرہ	۱۱۸	۲۷
۲	بقرہ	۱۶۰/۱۶۲	۳۷
۲	بقرہ	۲۱۰	۴۹/۵۰
۲	بقرہ	۲۱۲	۵۰
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۲
۳	بقرہ	۲۵۷	۶۶
۳	آل عمران	۱۰	۷۸/۷۹
۳	آل عمران	۸۶/۹۱	۹۶
۴	آل عمران	۱۱۶	۱۰۲
۴	آل عمران	۱۴۹	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۷۶/۱۷۸	۱۱۴/۱۱۵
۴	آل عمران	۱۹۶/۱۹۷	۱۱۹
۵	نساء	۵۶	۱۳۷
۵	نساء	۱۳۷	۱۵۸
۶	نساء	۱۵۰/۱۵۱	۱۶۱
۶	نساء	۱۶۸/۱۶۹	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۳/۱۷۴	۱۶۷
۶	مائدہ	۱۱	۱۷۲
۶	مائدہ	۳۶/۳۸	۱۷۹/۱۸۰
۶	مائدہ	۴۲	۱۸۰/۱۸۱
۷	مائدہ	۸۶	۱۹۳
۷	انعام	۵/۹	۲۰۳
۷	انعام	۸/۱۰	۲۰۴
۷	انعام	۲۶/۲۷	۲۰۷
۷	انعام	۳۰	۲۰۷
۷	انعام	۳۰	[illegible]
۷	انعام	۳۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۵۰	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	[illegible]	[illegible]
۸	انعام	[illegible]	[illegible]
۸	انعام	۱۴۰	۲۳۳
۸	انعام	۱۵۹	۲۳۷
۸	اعراف	[illegible]	۲۴۴
۸	اعراف	۳۰	۲۴۵/۲۴۶
۹	اعراف	۱۳۸	۲۶۷
۹	اعراف	۱۵۵/۱۵۶	۲۷۶
۹	اعراف	۲۰۳	۲۸۰
۹	انفال	۱۳	۲۸۳
۹	انفال	۳۲/۳۳	۲۸۵
۹	انفال	[illegible]	۲۸۶/۲۸۸
۱۰	انفال	[illegible]	۲۹۲
۱۰	انفال	۵۹	۲۹۳
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۳
۱۰	توبہ	۵۵	۳۱۰
۱۱	توبہ	۹۷/۹۸	۳۲۲/۳۲۳
۱۱	یونس	۵	۳۳۱
۱۱	یونس	[illegible]	۳۳۲
۱۱	یونس	[illegible]	۳۳۳
۱۱	یونس	۲۰	۳۳۴
۱۱	یونس	۲۷	۳۳۶/۳۳۷
۱۱	یونس	۳۸/۳۹	۳۳۹
۱۱	یونس	۴۸	۳۴۰
۱۱	یونس	۵۳	۳۴۱
۱۱	یونس	[illegible]	۳۴۹
۱۱	ہود	۷	۳۵۲
۱۲	ہود	۱۰۶/۱۰۷	۳۷۱
۱۳	رعد	[illegible]	[illegible]
۱۳	رعد	۲۰	۴۰۰
۱۳	رعد	۲۵	۴۰۲
۱۳	رعد	۲۷	۴۰۲
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳
۱۳	رعد	[illegible]	۴۰۴
۱۳	رعد	[illegible]	۴۰۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۳۴	[illegible]
۱۳	ابراہیم	[illegible]	[illegible]
۱۳	ابراہیم	[illegible]	۴۱۲
۱۳	ابراہیم	[illegible]	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۳۶	۴۱۵
۱۳	ابراہیم	[illegible]	۴۱۶
۱۴	حجر	[illegible]	۴۱۷
۱۴	حجر	[illegible]	۴۱۷
۱۴	حجر	[illegible]	[illegible]
۱۴	نحل	۳۳	۴۲۸
۱۴	نحل	[illegible]	۴۲۸
۱۴	نحل	[illegible]	۴۲۹
۱۴	نحل	۳۵	[illegible]
۱۴	نحل	۶۲	۴۳۵
۱۴	نحل	[illegible]	۴۳۹/۴۴۰
۱۴	نحل	۱۰۴	۴۴۳
۱۴	نحل	[illegible]	[illegible]
۱۴	نحل	۱۱۳	۴۴۶
۱۵	بنی اسرائیل	[illegible]	[illegible]
۱۵	بنی اسرائیل	[illegible]	۴۶۱
۱۵	بنی اسرائیل	[illegible]	۴۶۳/۴۶۴
۱۵	کہف	۲۹	۴۷۳
۱۵	کہف	۵۵/۵۶	۴۷۸
۱۶	کہف	۱۰۶	[illegible]
۱۶	مریم	[illegible]	۴۹۰
۱۶	مریم	۵۹	[illegible]
۱۶	مریم	۷۳	۴۹۴
۱۶	مریم	[illegible]	۴۹۵
۱۶	مریم	[illegible]	۴۹۵
۱۶	طہ	۱۱۶	۵۰۹
۱۶	طہ	[illegible]	۵۱۰/۵۱۱
۱۶	طہ	۱۳۹	۵۱۲
۱۷	انبیاء	۳	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۵	۵۱۴
۱۷	انبیاء	۳۹	۵۱۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	[illegible]	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۴۲	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۴۴	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۴۶	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۹۳	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۱۰۹	۵۲۸
۱۷	انبیاء	۱۱۱	۵۲۸
۱۷	حج	[illegible]	[illegible]
۱۷	حج	[illegible]	[illegible]
۱۷	حج	۱۵	۵۳۱
۱۷	حج	۱۹/۲۲	۵۳۲/۵۳۳
۱۷	حج	۲۵	۵۳۳
۱۷	حج	۴۶	۵۳۷
۱۷	حج	۵۱	۵۳۸
۱۷	حج	۵۵	۵۳۹
۱۷	حج	۵۷	۵۴۰
۱۷	حج	۷۳	۵۴۲
۱۸	مومنون	[illegible]	۵۵۱
۱۸	مومنون	[illegible]	[illegible]
۱۸	مومنون	[illegible]	۵۵۴
۱۸	نور	۳۹	۵۶۶
۱۸	نور	[illegible]	۵۶۸
۱۸	نور	۵۳	۵۶۹
۱۸	نور	۵۷	۵۷۰
۱۸	فرقان	[illegible]	[illegible]
۱۸	فرقان	۱۱	۵۷۵
۱۹	فرقان	۲۱	۵۷۷
۱۹	فرقان	۳۲	۵۷۸
۱۹	فرقان	۳۳	۵۷۸
۱۹	فرقان	[illegible]	۵۷۹
۱۹	فرقان	۶۰	۵۸۲
۱۹	فرقان	۷۷	۵۸۴
۱۹	شعراء	[illegible]	[illegible]
۱۹	نمل	[illegible]	۶۰۱
۲۰	نمل	[illegible]	۶۱۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	نمل	[illegible]	۶۱۱
۲۰	قصص	[illegible]	۶۲۳/۶۲۴
۲۰	قصص	۵۷	۶۲۵
۲۰	عنکبوت	[illegible]	۶۳۴
۲۰	عنکبوت	۲۳	۶۳۶
۲۱	عنکبوت	۵۰	۶۴۳
۲۱	روم	۷	۶۴۵/۶۴۶
۲۱	روم	۱۰	۶۴۶
۲۱	روم	۱۷	۶۴۷
۲۱	روم	۳۹	۶۴۹
۲۱	روم	۵۱	۶۵۳
۲۱	لقمان	[illegible]	[illegible]/۶۵۶
۲۱	لقمان	۲۰/۲۱	۶۵۸
۲۱	سجدہ	۱۰	۶۶۳
۲۱	سجدہ	۱۲	۶۶۳
۲۱	سجدہ	۲۲	۶۶۵
۲۲	احزاب	[illegible]	۶۸۱
۲۲	سبا	[illegible]	[illegible]
۲۲	سبا	[illegible]	[illegible]
۲۲	سبا	[illegible]	۶۸۸
۲۲	سبا	[illegible]	[illegible]
۲۲	سبا	۳۵	۶۸۹
۲۲	سبا	۳۸	[illegible]
۲۲	سبا	۴۳/۴۷	[illegible]/۶۹۱
۲۲	سبا	[illegible]	۶۹۲
۲۲	فاطر	۷	۶۹۳
۲۲	فاطر	۲۶	۶۹۷
۲۲	فاطر	[illegible]	۶۹۹/۷۰۰
۲۲	فاطر		۷۰۰
۲۲	فاطر	[illegible]	۷۰۱
۲۲	یس	[illegible]	۷۰۳
۲۳	یس	۳۵	۷۰۶/۷۰۷
۲۳	یس	[illegible]	۷۰۶/۷۰۷
۲۳	صافات	[illegible]	۷۱۲
۲۳	صافات	[illegible]	۷۱۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۳	صافات	۳۵	۷۱۴
۲۳	صافات	۳۰	۷۱۶
۲۳	صافات	۳۹	۷۲۱/۷۲۲
۲۳	صافات	۱۶۱/۱۶۲	۷۲۲
۲۳	صافات	[illegible]	۷۰۳
۲۳	ص	۴/۸	۷۲۳/۷۲۴
۲۳	ص	۴/۲۰	۷۲۴
۲۳	ص	۱۶	۷۲۵
۲۳	ص	۵۵/۶۴	۷۲۷/۷۲۸
۲۳	زمر	۱۶	۷۳۳
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵
۲۳	زمر	۲۴/۲۶	۷۳۶
۲۴	زمر	۴۵	۷۳۹
۲۴	زمر	۴۶/۴۸	۷۳۹/۷۴۰
۲۴	زمر	۵۰/۵۱	۷۴۰
۲۴	زمر	۵۹	۷۴۱
۲۴	زمر	۶۳	۷۴۲
۲۴	زمر	۷۱/۷۲	۷۴۳/۷۴۴
۲۴	مومن	۴	۷۴۵
۲۴	مومن	۶	۷۴۵
۲۴	مومن	۱۰/۱۲	۷۴۶/۷۴۷
۲۴	مومن	۱۸	۷۴۸
۲۴	مومن	۴۰/۵۰	۷۵۳/۷۵۴
۲۴	مومن	۵۶	۷۵۴/۷۵۵
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۳	۷۵۶
۲۴	مومن	۶۹/۷۶	۷۵۷
۲۴	حم سجدہ	۴/۷	۷۶۰/۷۶۱
۲۴	حم سجدہ	۲۹	۷۶۴/۷۶۵
۲۴	حم سجدہ	۴۰/۴۲	۷۶۷
۲۵	حم سجدہ	۵۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۶	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۸/۱۳	۷۷۲/۷۷۳
۲۵	شوریٰ	۱۶	۷۷۳
۲۵	شوریٰ	۲۲	۷۷۴

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۵	شوریٰ	۲۶	۷۷۵/۷۷۶
۲۵	شوریٰ	۳۱	۷۷۶
۲۵	شوریٰ	۴۳/۴۴	۷۷۸/۷۷۹
۲۵	شوریٰ	۴۸	۷۷۹
۲۵	زخرف	۵	۷۸۰/۷۸۲
۲۵	زخرف	۹	۷۸۱
۲۵	زخرف	۱۵	۷۸۲
۲۵	زخرف	۳۰/۳۲	۷۸۰/۷۸۳
۲۵	زخرف	۳۴/۳۹	۷۸۵
۲۵	زخرف	۶۵	۷۸۸
۲۵	زخرف	۶۷/۷۰	۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۷	۷۹۰
۲۵	دخان	۹	۷۹۱
۲۵	دخان	۳۵/۳۶	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۶/۷	۷۹۶
۲۵	جاثیہ	۲۳/۲۵	۷۹۸/۷۹۹
۲۵	جاثیہ	۳۱/۳۵	۷۹۹/۸۰۰
۲۶	احقاف	۷/۸	۸۰۲
۲۶	احقاف	۱۱	۸۰۳
۲۶	احقاف	۱۷/۱۹	۸۰۴/۸۰۵
۲۶	محمد	۴	۸۰۹
۲۶	محمد	۹	۸۱۰
۲۶	محمد	۱۲	۸۱۰
۲۶	محمد	۱۶	۸۱۱
۲۶	محمد	۲۵/۲۸	۸۱۲
۲۶	محمد	۳۲	۸۱۳
۲۶	محمد	۳۴	۸۱۴
۲۶	فتح	۶	۸۱۶
۲۶	فتح	۱۳	۸۱۷
۲۶	ق	۵/۶	۸۲۶
۲۶	ق	۲۴/۲۸	۸۲۸
۲۶	ذاریات	۱۵/۱۸	۸۳۱
۲۷	ذاریات	۵۲/۵۳	۸۳۳
۲۷	ذاریات	۶۰	۸۳۵
۲۷	طور	۱۱/۱۶	۸۳۶/۸۳۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۷	طور	[illegible]	۸۳۷/۸۳۸
۲۷	طور	۲۶/۲۸	۸۳۸
۲۷	طور	۴۳/۴۸	۸۳۸
۲۷	نجم	۲۳	۸۴۰
۲۷	نجم	۲۸	۸۴۱
۲۷	نجم	۵۹/۶۱	۸۴۲
۲۷	قمر	۵/۶	۸۴۳
۲۷	قمر	۲۴/۲۵	۸۴۶
۲۷	قمر	۴۳/۴۴	۸۴۷
۲۷	واقعہ	۴۱/۴۸	۸۵۲/۸۵۳
۲۷	واقعہ	۵۱/۵۶	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۸۳/۸۶	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۹۲/۹۴	۸۵۷
۲۷	حدید	۱۹	۸۶۱
۲۸	مجادلہ	۵	۸۶۶
۲۸	مجادلہ	۱۴/۱۵	۸۶۸/۸۶۹
۲۸	مجادلہ	۱۸/۲۲	۸۶۹
۲۸	صف	۸	۸۸۱
۲۸	تغابن	۷	۸۸۹
۲۸	تغابن	۱۰	۸۸۹
۲۸	تحریم	۷	۸۹۵
۲۹	ملک	۶/۱۱	۸۹۷/۸۹۸
۲۹	ملک	۱۶/۱۸	۸۹۸/۸۹۹
۲۹	ملک	۲۵	۹۰۰
۲۹	قلم	۴/۷	۹۰۱
۲۹	قلم	۲۲/۲۵	۹۰۳
۲۹	قلم	۵۱/۵۲	۹۰۴
۲۹	حاقہ	۴۴/۵۲	۹۰۵
۲۹	معارج	۱/۷	۹۰۷
۲۹	معارج	۴۲/۴۴	۹۰۹
۲۹	جن	۱۵	۹۱۳
۲۹	جن	۱۷	۹۱۴
۲۹	مدثر	۱۲/۲۵	۹۱۸/۹۱۹
۲۹	مدثر	[illegible]	۹۲۰
۲۹	قیامہ	۳۲/۳۴	۹۲۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۹	دہر	۳	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۳۹/۴۴	۹۲۷
۲۹	مرسلات	[illegible]	۹۲۸
۳۰	نبا	۱/۲	۹۲۹
۳۰	نبا	۳۰	۹۳۰
۳۰	نازعات	۱۰/۱۲	۹۳۱
۳۰	نازعات	[illegible]	۹۳۲
۳۰	انفطار	۹	۹۳۶
۳۰	انفطار	۱۵/۱۶	۹۳۷
۳۰	تطفیف	۱/۱۷	۹۳۸
۳۰	تطفیف	۳۶	۹۳۹
۳۰	انشقاق	۱/۱۵	۹۴۰
۳۰	انشقاق	[illegible]	۹۴۰/۹۴۱
۳۰	بروج	۱۰	۹۴۱/۹۴۲
۳۰	بروج	۱۹/۲۰	۹۴۲
۳۰	طارق	۱/۱۷	۹۴۳
۳۰	اعلیٰ	[illegible]	۹۴۴
۳۰	غاشیہ	[illegible]	۹۴۵
۳۰	فجر	[illegible]	۹۴۷
۳۰	بلد	[illegible]	۹۴۷
۳۰	بلد	[illegible]	۹۴۸
۳۰	شمس	۱۰	۹۴۸
۳۰	لیل	[illegible]	۹۴۹
۳۰	لیل	[illegible]	۹۴۹
۳۰	علق	[illegible]	۹۵۲
۳۰	بینہ	۱	۹۵۳
۳۰	بینہ	۶	۹۵۳
۳۰	ماعون	۱/۳	۹۵۶

منافقین کا تذکرہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	۸۰	۱۴۳
۵	نساء	۸۳	۱۴۴
۵	نساء	۸۸	۱۴۵

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نسار	۱۳۸/۱۴۳	۱۵۹/۱۶۰
۵	نسار	۱۴۵/۱۴۹	۱۶۰
۷	مائدہ	۵۳/۵۴	۱۸۴/۱۸۵
۱۰	انفال	۵۹	۲۹۱
۱۰	توبہ	۵۵/۵۹	۳۱۰
۱۰	توبہ	۶۸/۶۹	۳۱۲/۳۱۳
۱۰	توبہ	۷۳/۸۰	۳۱۵/۳۱۶
۱۰	توبہ	۸۴/۸۵	۳۱۸
۱۱	توبہ	۱۰۹/۱۱۰	۳۲۸/۳۲۹
۲۰	احزاب	۱۴/۱۵	۶۶۸/۶۶۹
۲۱	احزاب	۳۴	۶۷۱
۲۲	احزاب	۶۰	۶۸۰
۲۶	محمد	۲۹/۳۲	۸۱۲/۸۱۳
۲۷	حدید	۱۳/۱۵	۸۴۰/۸۴۱
۲۸	مجادلہ	۸	۸۶۷
۲۸	حشر	۱۱/۱۴	۸۷۳/۸۷۴
۲۸	منافقون	۱/۸	۸۸۶/۸۸۷

بدکاروں کی حالت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۶/۲۷	۸
۵	نسار	۱۱۱/۱۱۲	۱۵۲
۸	انعام	۱۲۱	۲۲۶/۲۲۷
۸	انعام	۱۲۳/۱۲۴	۲۲۸
۲۰	عنکبوت	۴	۶۲۲
۲۱	سجدہ	۲۰	۶۶۴
۲۲	فاطر	۱۰	۶۹۴

پل صراط

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۶	مریم	۷۱	۴۹۴
۲۳	صافات	۲۳	۷۱۳
۲۷	حدید		۸۶۰

اعمال کا تولا جانا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۸/۹	۲۳۹
[illegible]	[illegible]		[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	مومنون	۱۰۲/۱۰۳	۵۵۶
۳	زلزال	۷/۸	۹۵۴
۳۰	قارعہ	۶/۹	۹۵۵

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۶۵	۲۳۷/۲۳۸
۱۴	نحل	۲۵	۴۲۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۴۵۱
۲۲	سبا	۲۶	۶۸۷
۲۲	فاطر	۱۸	۶۹۶
۲۳	زمر	۷	۷۳۳
۲۴	زمر	۴۱	۷۳۸
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۵	جاثیہ	۱۵	۷۹۰
۲۷	نجم	۳۸/۳۹	۸۴۲

اعراف کا سماں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۴۶/۵۰	۲۴۷/۲۴۸
۲۷	حدید	۱۳	۸۶۰

شفاعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۶۵/۶۶
۵	نسار	۸۵	۱۴۴/۱۴۵
۱۶	مریم	۸۸	۴۹۶
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۰۸
۱۷	انبیا	۲۸	۵۱۶
۲۲	سبا	۲۳	۶۸۷
۲۴	زمر	۴۴	۷۲۹
۲۹	مدثر	۴۸	۹۲۰

جزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۸۴	۶۳۱
[illegible]	روم	۴۱	۶۵۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	روم	۴۴/۴۵	۶۵۲
۲۱	سجدہ	۱۷	۶۶۴
۲۱	احزاب	۲۴	۶۷۱
۲۲	سبا	۴/۵	۶۸۰
۲۲	سبا	۱۸	۶۸۹
۲۲	سبا	۱۸	۶۸۹
۲۳	یس	۵۴	۷۰۸
۲۳	صافات	۳۹	۷۱۴
۲۴	مومن	۱۷	۷۴۷
۲۴	مومن	۴۰	۷۵۲
۲۵	شوریٰ	۴۰	۷۷۷
۲۵	جاثیہ	۲۲	۷۹۸
۲۷	نجم	۴۱	۸۴۳
۲۷	رحمٰن	۶۰	۸۵۱
۳	بینہ	۷	۸۵۴

نیکی کا ثواب کئی گنا اور بدی کا بدلا برابر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۰	۶۸
۸	انعام	۱۶۱	۲۳۷
۲۲	سبا	۱۳۷	۶۸۹
۲۵	شوریٰ	۱۳۷	۷۷۵
۲۷	حدید	۱۱	۸۵۹
۲۷	حدید	۸	۸۶۱
۲۸	تغابن	۱۷	۸۹۰

مومنین محسنین متقین اور اُن کا بہشتی ہونا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱/۵	۲/۳
۱	بقرہ	۶۲	۱۵
۱	بقرہ	۸۲	۱۸/۱۹
۱	بقرہ	۱۱۱	۲۶
۱	بقرہ	۱۲۱	۲۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵/۱۲۹	۲۶/۳۰
۲	بقرہ	۱۶۶	۳۸
۲	بقرہ	۱۸۴	۴۰/۴۱
۲	بقرہ	۱۱۹	۵۲
۳	بقرہ	۲۵۷	۵۳
۳	بقرہ	۲۷۷	۷۳
۳	بقرہ	۲۸۵	۷۶
۳	آل عمران	۱۵/۱۷	۸۰
۴	آل عمران	۱۱۰	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۳۴/۱۳۶	۱۰۵/۱۰۹
۴	آل عمران	۱۹۱/۱۹۵	۱۱۸/۱۱۹
۴	آل عمران	۱۹۸	۱۱۹/۱۲۰
۵	نسار	۵۷	۱۳۷
۵	نسار	۱۲۲	۱۵۴
۵	نسار	۱۲۴	۱۵۵
۵	نسار	۱۳۴	۱۵۵
۵	نسار	۱۴۶/۱۴۷	۱۶۰
۶	نسار	۱۵۲	۱۶۱
۶	[illegible]	۱۷۳	۱۶۶/۱۶۷
۶	مائدہ	۱۰	۱۷۷
۷	مائدہ	۸۲/۸۶	۱۸۵/۱۸۶
۷	مائدہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	انعام	۴۹	۲۲
۷	انعام	۵۵	۲۱۲
۷	انعام	۸۳	۲۱۸
۸	انعام	۴۲	۲۳۶
۹	اعراف	۱۸۱	۲۷۶
۹	انفال	۲/۴	۲۸۱
۱۰	توبہ	۱۸/۲۰	۳۰۰/۳۰۱
۱۰	توبہ	۷۱	۳۱۴/۳۱۵
۱۱	توبہ	۹۱/۱۰۰	۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۱۱	[illegible]
۱۱	یونس	۱۰	۳۳۱/۳۳۲
۱۱	یونس	۲۶	۳۳۹
۱۱	یونس	۶۲/۶۴	۳۴۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۲۳	۳۵۶	۱۸	نور	۳۲/۳۳	۵۶۶	۲۴	زمر	۳۴/۳۵	۶۳۷	۲۸	تغابن	۹	۸۸۹
۱۲	ہود	۱۰۸	۳۶۱/۳۶۲	۱۸	نور	۵۱	۵۶۸/۵۶۹	۲۴	زمر	۶۱	۶۴۲	۲۸	طلاق	۲/۳	۸۹۱
۱۳	رعد	۲۰/۲۴	۴۰۱/۴۰۲	۱۸	نور	۵۵	۵۶۹/۵۷۰	۲۴	زمر	۷۳	۶۴۴	۲۸	طلاق	۴/۵	۸۹۲
۱۳	رعد	۲۸/۲۹	۴۰۲/۴۰۳	۱۸	نور	۶۰	۵۷۲	۲۴	مومن	۴۰	۶۵۳	۲۸	طلاق	۱۱	۸۹۳
۱۳	ابراہیم	۲۳	۴۱۱	۱۹	فرقان	۷۳/۷۴	۵۸۲/۵۸۳	۲۴	حم سجدہ	۸	۶۶۱	۲۹	ملک	۱۲	۸۹۸
۱۳	ابراہیم	۲۷	۴۱۲	۱۹	نمل	۳	۶۰۱	۲۴	حم سجدہ	۳۰/۳۲	۶۶۵/۶۶۶	۲۹	قلم	۳۴	۹۰۳
۱۴	حجر	۴۵/۴۸	۴۲۱	۲۰	نمل	۸۹	۶۱۳	۲۵	شوریٰ	۱۸	۶۷۴	۲۹	حاقہ	۱۹/۲۴	۹۰۵
۱۴	نحل	۳۰/۳۲	۴۲۹/۴۳۰	۲۰	قصص	۵۴/۵۵	۶۲۴/۶۲۵	۲۵	شوریٰ	۲۲/۲۳	۶۷۴/۶۷۵	۲۹	معارج	۲۲/۳۰	۹۰۸
۱۴	نحل	۴۲	۴۳۲	۲۰	قصص	۶۷	۶۲۷	۲۵	شوریٰ	۲۶	۶۷۵	۲۹	مدثر	۳۹/۴۰	۹۱۰
۱۴	نحل	۹۶/۹۷	۴۴۲/۴۴۳	۲۰	قصص	۸۳	۶۳۰	۲۵	شوریٰ	۳۶/۳۹	۶۷۷	۲۹	دہر	۵/۲۲	۹۲۴/۹۲۵
۱۴	نحل	۱۱۸	۴۴۸	۲۰	عنکبوت	۷	۶۳۲/۶۳۳	۲۵	زخرف	۶۸/۷۳	۶۸۸/۶۸۹	۲۹	مرسلات	۴۱/۴۴	۹۲۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۷/۱۰۹	۴۶۶/۴۶۷	۲۰	عنکبوت	۹	۶۳۳	۲۵	دخان	۵۱/۵۷	۶۹۴/۶۹۵	۳۰	نبا	۳۱/۳۶	۹۳۰
۱۵	کہف	۳۰/۳۱	۴۷۳	۲۱	عنکبوت	۵۸/۵۹	۶۴۳	۲۵	جاثیہ	۳۰	۶۹۹	۳۰	نازعات	۴۰/۴۱	۹۳۳
۱۶	کہف	۱۰۷/۱۰۸	[illegible]۵	۲۱	عنکبوت	۶۹	۶۴۵	۲۶	احقاف	۱۲	۸۰۳	۳۰	انفطار	۱۳	۹۳۷
۱۶	مریم	۴۰/۴۱	۴۹۳	۲۱	روم	۱۵	۶۴۷	۲۶	احقاف	۱۶	۸۰۴	۳۰	تطفیف	۱۸/۲۲	۹۳۸/۹۳۹
۱۶	مریم	۷۷	۴۹۵	۲۱	لقمان	۴/۷	۶۵۵	۲۱	محمد	۲/۳	۸۱۸	۳۰	تطفیف	۳۴/۳۵	۹۳۹
۱۶	مریم	۹۷	۴۹۶	۲۱	لقمان	۸/۹	۶۵۶	۲۶	محمد	۱۲	۸۱۹/۸۱۰	۳۰	انشقاق	۶/۹	۹۴۰
۱۶	طہ	۴۶/۴۸	۵۰۴	۲۱	لقمان	۲۲	۶۵۹	۲۶	محمد	۱۷	۸۱۱	۳۰	انشقاق	۲۵	۹۴۱
۱۶	طہ	۱۱۷	۵۰۹	۲۱	سجدہ	۱۵/۱۶	۶۶۳/۶۶۴	۲۶	فتح	۵	۸۱۵/۸۱۶	۳۰	بروج	۱۱	۹۴۲
۱۶	طہ	۱۲۸	۵۱۰	۲۱	سجدہ	۱۹	۶۶۵	۲۶	حجرات	۷	۸۲۳	۳۰	اعلیٰ	۱۰	۹۴۴
۱۷	انبیاء	۲۷	۵۱۶	۲۱	سجدہ	۲۴	۶۶۳/۶۶۴	۲۶	حجرات	۱۵	۸۲۵	۳۰	فجر	۲۷/۳۰	۹۴۷
۱۷	انبیاء	۴۹	۵۲۰	۲۲	احزاب	۳۵	۶۷۳/۶۷۴	۲۶	ق	۳۲	۸۲۵	۳۰	بلد	۱۸	۹۴۸
[illegible]	انبیاء	۹۰	۵۲۵	۲۲	احزاب	۵۸	۶۷۹/۶۸۰	۲۶	ق	۴۵	۸۳۰	۳۰	شمس	۹	۹۴۸
۱۷	انبیاء	۹۴	۵۲۶	۲۲	سبا	۱۷	۶۸۹	۲۶	ذاریات	۱۵/۱۹	۸۳۱	۳۰	لیل	۵/۷	۹۴۹
۱۷	انبیاء	۱۰۱/۱۰۲	۵۲۷	۲۲	فاطر	۷	۶۹۰	۲۷	طور	۱۷/۱۸	۸۳۶/۸۳۷	۳۰	لیل	۱۷/۲۱	۹۴۹/۹۵۰
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۵۲۷	۲۲	فاطر	۱۸	۴۹۶	۲۷	نجم	۳۲	۸۴۱/۸۴۲	۳۰	تین	۶	۹۵۱
۱۷	حج	۴	۵۳۱	۲۲	فاطر	۳۱/۳۲	۶۹۸	۲۷	قمر	۵۴/۵۵	۸۴۸	۳۰	عبس	۴۲/۴۲	۹۵۴
۱۷	حج	۲۳/۲۴	۵۳۳	۲۲	فاطر	۳۳/۳۴	۶۹۹	۲۷	رحمن	۴۶	۸۵۱		**بہشت کی بہار**		
۱۷	حج	۳۸	۵۳۵	۲۲	یس	۱۱	۷۰۳	۲۷	واقعہ	۱۰/۱۴	۸۵۳/۸۵۴				
۱۷	حج	۲۶/۲۸	۵۳۴	۲۳	صافات	۴۰/۴۱	۷۱۸/۷۱۹	۲۷	واقعہ	۸۶/۹۰	۸۵۷	۱	بقرہ	۲۵	۷
۱۷	حج	۴۰	۵۳۶	۲۳	ص	۴۹/۵۴	۷۲۹	۲۷	حدید	۱۱	۸۶۰	۴	آل عمران	۱۳۳	۱۰۵
۱۷	حج	۵۰	۵۳۸	۲۳	زمر	۹/۱۰	۷۳۳/۷۳۴	۲۷	حدید	۱۶	۸۶۱	۸	انعام	۱۲۷	۲۲۸
۱۷	حج	۵۶	۵۴۰	۲۳	زمر	۱۷/۱۸	۷۳۴/۷۳۵	۲۷	حدید	۱۸/۱۹	۸۶۱	۸	اعراف	۴۳/۴۵	۲۴۶/۲۴۷
۱۸	مومنون	۱/۲	۵۴۵	۲۳	زمر	۳۰	۷۳۵	۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۶۹/۸۷۰	۱۰	توبہ	۲۱/۲۲	۲۰۱
۱۸	مومنون	۵۶/۶۱	۵۵۰	۲۳	زمر	۳۰/۳۱	۷۳۵/۷۳۶	۲۸	حشر	۸	[illegible]	۱۱	یونس	۹/۱۰	۲۳۲

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۲	ہود	۱۰۸	[illegible]
۱۳	رعد	[illegible]	[illegible]
۱۳	رعد	۳۵	۴۰۴
۱۴	حجر	[illegible]	۴۲۱
۱۴	نحل	[illegible]	۴۳۰
۱۵	کہف	۳۱	۴۷۳
۱۶	کہف	۱۰۷/۱۰۸	۴۸۵
۱۶	مریم	[illegible]	۴۹۳
۱۶	طٰہٰ	۷۸	۵۰۲
۱۷	حج	[illegible]	۵۳۳
۱۷	حج	۵۹	۵۴۰
۱۹	فرقان	۴۴	۵۷۷
۱۹	فرقان	[illegible]	۵۸۳
۲۱	عنکبوت	۵۸	۶۴۳
۲۱	روم	۱۵	۶۴۷
۲۱	سجدہ	۱۷	۶۶۳
۲۱	سجدہ	۱۹	۶۶۴
۲۲	احزاب	۴۴	۶۷۶
۲۲	سبا	۳۷	۶۸۹
۲۲	فاطر	[illegible]	۶۹۹
۲۳	یٰسٓ	[illegible]	[illegible]
۲۳	صافات	[illegible]	[illegible]
۲۳	ص	[illegible]	۷۲۹
۲۴	زمر	۲۰	۷۳۵
۲۴	زمر	۳۴	۷۳۷
۲۴	زمر	۶۱	۷۴۲
۲۴	زمر	[illegible]	۷۴۴
۲۴	مومن	۴۰	۷۵۶
۲۴	حم سجدہ	۸	۷۶۱
۲۴	حم سجدہ	[illegible]	۷۶۵
۲۵	شوریٰ	۲۲	۷۷۵
۲۵	زخرف	[illegible]	[illegible]
۲۵	دخان	[illegible]	۷۹۴
۲۶	محمد	۱۵	۸۱۱
۲۹	ن	[illegible]	۸۴۹

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲۶	ذاریات	[illegible]	۸۳۱
۲۷	طور	[illegible]	[illegible]
۲۷	قمر	[illegible]	۸۳۸
۲۷	رحمٰن	[illegible]	[illegible]
۲۷	واقعہ	[illegible]	[illegible]
۲۷	واقعہ	[illegible]	۸۵۷
۲۷	حدید	۲۱	۸۶۳
۲۸	صف	۱۳	۸۸۲
۲۸	طلاق	۱۱	۸۹۳
۲۹	حاقہ	[illegible]	۹۰۵
۲۹	مدثر	[illegible]	[illegible]
۲۹	دہر	۹	۹۲۳
۲۹	دہر	[illegible]	[illegible]
۲۹	مرسلات	[illegible]	۹۲۸
۳۰	نبا	[illegible]	۹۳۰
۳۰	تطفیف	[illegible]	۹۳۹
۳۰	تطفیف	[illegible]	۹۳۹
۳۰	غاشیہ	۱۰/۱۶	۹۴۴/۹۴۵
۳۰	بینہ	۸	۹۵۴

حوض کوثر

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۳۰	کوثر	۱	۹۵۸

بہشت و دوزخ کی ہمیشگی

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	بقرہ	۲۵	۷
۱	بقرہ	۸۱/۸۲	[illegible]
۱	بقرہ	۱۶۷	۲۷
۲	بقرہ	۲۷۵	۴۸
۶	مائدہ	۳۷	[illegible]
۱۴	حجر	۴۸	۴۲۱
۱۵	کہف	۳	[illegible]
۱۶	مریم	۷۲	۴۹۳
۲۳	صافات	[illegible]	۷۱۵

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲۴	مومن	۶۶	۷۵۸
۲۴	حم سجدہ	۲۸	۷۶۵
۲۵	زخرف	۷۱	۷۸۶
۲۵	زخرف	۷۴	۷۸۹
۲۵	دخان	۵۶	۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۳۵	۸۰۰
۲۵	نبا	۲۳	۹۳۰
۲۵	بینہ	۸	۹۵۴

(۲) کتاب الفقہ

عبادات

عبادت کا حکم

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱	۶
۳	آل عمران	۵۱	۸۸
۵	نساء	۳۶	۱۳۲
۶	مائدہ	۷۲	۱۹۰
۷	مائدہ	۱۱۷	۲۰۲
۷	انعام	۱۰۳	۲۲۳
۸	اعراف	۵۹	۲۵۰
۸	اعراف	۶۵	۲۵۱
۸	اعراف	۷۳	۲۵۳
۸	اعراف	۸۵	۲۵۵
۱۱	یونس	۴	۳۳۴
۱۲	ہود	۵۰	۳۶۲
۱۲	ہود	۶۱	۳۶۳
۱۲	ہود	۸۴	۳۶۷
۱۴	نحل	۳۶	۴۳۱
۱۶	مریم	۳۶	۴۹۰
۱۶	طٰہٰ	۱۴	۴۹۸
۱۷	حج	۷۷	۵۴۴
۱۸	مومنون	۲۳	۵۴۷

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۱۹	نمل	۴۵	۶۰۷
۲۰	عنکبوت	۱۶	۶۳۴
۲۰	عنکبوت	۳۶	۶۳۹
۲۳	یٰس	۶۱	۷۰۹
۲۳	زمر	۳	۷۳۲
۲۳	زمر	۱۱	۷۳۴
۲۴	زمر	۶۶	۷۴۲
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	حم سجدہ	۱۴	۷۶۲
۲۴	حم سجدہ	۳۷	۷۶۶
۲۵	زخرف	۶۴	۷۸۸
۲۶	احقاف	۲۱	۸۰۵
۲۷	ذاریات	۵۶	[illegible]
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳
۳۰	قریش	۳	۹۵۷

ہر عبادت میں خلوص اور نیت قربت

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۱	یونس	۲۲	۳۳۵
۲۱	عنکبوت	۶۵	۶۴۴
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰
۲۴	مومن	۱۴	۷۴۷
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳

طہارت کا حکم

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴
۱۱	توبہ	۱۰۳	۳۳۳
۱۱	توبہ	۱۰۸	۳۳۴
۱۹	مدثر	۴	۹۱۸

پانی کا طاہر و مطہر ہونا

پارہ	سورہ	آیت	صفحہ
۹	انفال	۱۱	۲۶۳
۹	فرقان	۴۸	۵۸۰

طہارت خاک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۶	۱۷۱

نجاسات

کفر و شرک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۳

نشہ دار چیز

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۰	۳۰۳

مردہ خون سور

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۴	۳۹
۶	مائدہ	۳	۱۶۹
۸	انعام	۱۴۶	۳۳۳
۱۴	نحل	۱۱۵	۴۴۶

منی و پاخانہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۶	۱۷۱

احداث

حیض

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴

جنابت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۶	۱۷۱

وضو غسل و تیمم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۶	۱۷۱

بغیر طہارت قرآن نہ چھوؤ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۷	واقعہ	۷۹	۸۵۶

الصلوٰۃ (نماز)

مقدمات نماز ستر وغیرہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۲۶	۲۴۲
۸	اعراف	۳۱	۲۴۳
۱۴	نحل	۸۰	۴۳۹

نشہ اور نجاست کی حالت میں نماز نہ پڑھو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴

قبلہ (کعبہ مسجد الحرام)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۵	۲۷
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۹
۱	بقرہ	۱۲۷	۲۹
۲	بقرہ	۱۴۲	۳۲
۲	بقرہ	[illegible]	[illegible]
۲	بقرہ	[illegible]	۳۵
۲	بقرہ	۱۹۲	۴۵
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۲
۷	مائدہ	۹۷	۱۹۶
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۳
۱۷	حج	۲۵	۵۲۳
۱۷	حج	۲۶	۵۳۳
۱۷	حج	۲۹	۵۳۳
۱۷	حج	[illegible]	۵۳۵
۲۶	فتح	۲۵	[illegible]
۳۰	قریش	۳	۹۵۷

مسجد اقصیٰ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۹

مسجد قبا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۸	۳۴۴

مساجد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۴	۲۷
۴	آل عمران	۹۶/۹۷	۹۷
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۰	توبہ	۱۷/۱۸	۳۰۰
۱۷	حج	۴۰	۵۳۹
۱۸	نور	۳۶	[illegible]
۲۹	جن	۱۸	۹۱۴

مسجد ضرار

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۷	۳۴۴

اذان

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۸	۱۸۶
۲۸	جمعہ	۹	۸۸۴

نماز

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۵	۱۱
۱	بقرہ	۸۳	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۱	بقرہ	۱۵۳	۳۵
۲	بقرہ	۲۳۹	۴۰
۳	آل عمران	۴۳	۸۹
۵	نساء	[illegible]	[illegible]
۷	انعام	۷۲	۲۱۶
۱۱	یونس	۸۷	۳۲۷
۱۲	ہود	۱۱۴	۳۴۳
۱۳	ابراہیم	۳۱	۴۱۳
۱۴	حجر	۹۸	۴۲۵
۱۴	نحل	۱۸	۴۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۴۷۲
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۰	۴۷۶
۱۶	طٰہٰ	۱۴	۴۹۸
۱۶	طٰہٰ	۱۳۲	۵۱۲
۱۷	حج	۴۱	۵۳۸
۱۷	حج	۷۷	۵۴۴
۱۸	مومنون	۲	۵۴۵
۱۸	مومنون	۹	۵۴۵
۱۸	نور	۵۶	۵۷۰
۲۱	عنکبوت	۴۵	۶۳۱
۲۱	روم	۱۷	۶۴۷
۲۱	روم	۳۱	۶۵۰
۲۱	لقمان	۱۷	۶۵۷
۲۲	احزاب	۳۳	۶۷۳
۲۶	ق	[illegible]	۷۳۰
۲۷	نجم	[illegible]	۷۳۹
۲۷	نجم	۶۲	۷۴۳
۲۷	واقعہ	۷۴	۷۵۶
۲۸	مجادلہ	۱۳	۷۹۸
۲۹	حاقہ	۵۲	۹۰۷
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷
۲۹	مدثر	۴۳	۹۲۰
۲۹	دہر	۲۵	۹۲۵
۳۰	اعلیٰ	۱۵	۹۴۴
۳۰	علق	۱۹	۹۵۲
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳
۳۰	ماعون	۴	۹۵۸
۳۰	کوثر	۲	۹۵۸

نماز جمعہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	جمعہ	۹	[illegible]

نماز جنازہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۴	۳۱۸

نماز خوف

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۰	۶۰
۵	نساء	۱۰۲	۱۵۰

نماز قصر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۰۱	۱۴۹

نماز جماعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۲۰۴	۲۸۰
۲۸	جمعہ	۹/۱۰	۸۸۴/۸۸۵

نوافل و تہجد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۳۶۲
۲۶	ذاریات	۱۸	۸۳۱
۲۹	مزمل	۲/۴	۹۱۵/۹۱۶
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷
۲۹	دہر	۲۶	۹۲۵

دعا کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۳
۹	اعراف	۱۸۰	۲۶۶
۹	نمل	۵۵	۶۰۸
۲۰	نمل	۶۲	۶۰۹
۲۴	مومن	۱۴	۷۳۰
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶
۲۷	رحمٰن	۲۹	۸۴۹

دعائیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۱/۷	۲
۲	بقرہ	۲۰۰/۲۰۲	۳۸
۳	بقرہ	۲۸۵/۲۸۶	۴۶/۴۷
۳	آل عمران	۸/۹	۷۰
۳	آل عمران	۱۶	۸۰
۳	آل عمران	۲۶/۲۷	۸۲/۸۳
۳	آل عمران	۳۸	۸۵
۳	آل عمران	۵۳	۸۸
۴	آل عمران	۱۴۷	۱۰۶
۴	آل عمران	۱۹۱/۱۹۴	۱۱۸/۱۱۹
۷	مائدہ	۱۰۴	۲۰۱
۸	اعراف	۸۹	۲۵۷
۹	اعراف	۱۲۶	۲۶۲
۹	اعراف	۱۵۱	۲۶۸
۹	اعراف	۱۵۶ (۱۲۹)	۲۷۴/۲۷۵
۱۱	توبہ	۱۲۹	۳۲۹
۱۱	یونس	۸۵	۳۳۷
۱۱	یونس	۸۹	۳۳۸
۱۲	ہود	۴۵	۳۴۶
۱۲	ہود	۴۷	۳۴۶
۱۳	یوسف	۱۰۱	۳۹۴
۱۳	ابراہیم	۳۵/۴۱	۴۱۳/۴۱۴
۱۵	بنی اسرائیل	۲۴	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۲
۱۵	کہف	۱۰	۴۶۸
۱۶	مریم	۴/۶	۴۸۶
۱۶	طٰہٰ	۲۵/۳۵	۴۹۹
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۰۹
۱۷	انبیاء	۸۳	۵۲۴
۱۷	انبیاء	۸۷	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۸۹	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۵۲۸
۱۸	مومنون	۲۶	۵۴۷
۱۸	مومنون	۲۹	۵۴۸
۱۸	مومنون	۹۳/۹۴	۵۵۵
۱۸	مومنون	۹۷	۵۵۵
۱۸	مومنون	۱۰۹	۵۵۶
۱۸	مومنون	۱۱۸	۵۵۷
۱۹	فرقان	۶۵	۵۸۲
۱۹	فرقان	۷۴	۵۸۴
۱۹	شعراء	۸۳/۸۹	۵۹۰/۵۹۱
۱۹	شعراء	۱۱۸	۵۹۳
۱۹	شعراء	۱۶۹	۵۹۶
۱۹	نمل	۱۹	۶۰۳
۱۹	نمل	۴۴	۶۰۶
۱۹	نمل	۵۹	۶۰۸
۲۰	قصص	۱۶/۱۷	۶۱۶
۲۰	قصص	۲۱	۶۱۸
۲۰	قصص	۲۴	۶۱۹
۲۰	عنکبوت	۳۰	۶۳۷
۲۳	صافات	۱۰۰	۷۱۸
۲۳	ص	۲۵	۷۲۷
۲۴	زمر	۴۶	۷۳۹
۲۴	مومن	۷/۹	۷۴۶
۲۶	احقاف	۱۵	۸۰۴
۲۷	قمر	۱۰	۸۴۲
۲۸	حشر	۱۰	۸۶۳
۲۸	ممتحنہ	۴/۵	۸۷۷
۲۸	تحریم	۸	۸۹۶
۲۸	تحریم	۱۱	۸۹۶
۲۹	قلم	۲۹	۹۰۲
۲۹	نوح	۲۵	۹۱۲
۲۹	نوح	۲۷	۹۱۲
۲۹	نوح	۲۹	۹۱۳
۳۰	فلق	۱/۵	[illegible]
۳۰	ناس	۱/۶	۹۹۰

ذکر الٰہی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۲	۳۵
۲	بقرہ	۱۹۸	۴۷
۲	بقرہ	۲۰۰/۲۰۲	۴۸
۲	بقرہ	۲۰۲	۳۸
۳	آل عمران	۴۱	۷۶
۴	آل عمران	۱۹۱	۱۱۸
۵	نساء	۱۰۳	۱۵۱
۹	اعراف	۲۰۵	۲۸۰
۱۳	رعد	۲۸	۴۰۲
۲۱	عنکبوت	۴۵	۶۴۱
۲۱	احزاب	۲۱	۶۷۰
۲۲	احزاب	۴۱	۶۷۵
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۹	مزمل	۸	۹۱۶
۲۹	دہر	۲۵	۹۲۵

زکوٰۃ صدقات خیرات اور مصارف

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۳	۱۱
۱	بقرہ	۸۳	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۲	بقرہ	۱۷۸	۳۱
۲	بقرہ	۱۹۵/۱۹۶	۴۶/۴۷
۲	بقرہ	۲۱۵	۵۱
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۳	بقرہ	۲۵۴	۶۵
۳	بقرہ	۲۶۱/۲۶۵	۶۸/۶۹
۳	بقرہ	۲۶۷	۷۰
۳	بقرہ	۲۷۰/۲۷۴	۷۱/۷۲
۳	بقرہ	۲۷۶/۲۷۷	۷۳
۴	آل عمران	۹۲	۹۷
۵	نساء	۷۷	۱۳۲
۸	انعام	۱۴۱	۲۳۳
۹	انفال	۳	۲۸۱
۱۰	توبہ	۱۸	۳۰۰/۳۰۱
۱۰	توبہ	۶۰	۳۱۱
۱۰	رعد	۲۲	۴۰۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۳۱	۴۱۲
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵
۱۷	حج	۴۱	۵۳۷
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۱۸	نور	۵۶	۵۶۰
۱۹	فرقان	۶۷	۵۸۲
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۰	قصص	۷۷	۶۲۹
۲۱	روم	۳۹	۶۵۱
۲۲	احزاب	۳۳	۶۶۳
۲۲	سبا	۳۹	۶۹۰
۲۷	حدید	۷	۸۵۹
۲۷	حدید	۱۰ و ۱۱	[illegible]
۲۸	مجادلہ	۱۲ و ۱۳	۸۶۸
۲۸	حشر	۶ تا ۹	۸۷۱ تا ۸۷۲
۲۸	منافقون	۱۰	۸۸۷
۲۸	تغابن	[illegible]	۸۹۰
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷
۲۹	دہر	۸ تا ۹	۹۲۳/۹۲۴
۳۰	بلد	۶ تا ۱۶	[illegible]
۳۰	لیل	۱۸	۹۴۹
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳

دکھلاوے کی خیرات یا دیگر احسان جتانا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	[illegible]	۶۹
۵	نساء	۳۸	۱۳۲

بخل کی مذمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۸	۶۰
۴	آل عمران	۱۸۰	۱۱۵
۵	نساء	۳۷	۱۳۳
۵	نساء	۳۹	۱۳۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۷۶	۳۱۶
۱۰	توبہ	۷۹	۳۱۷
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۰	۳۶۵
۲۴	حم سجدہ	۷	۷۶۱
۲۶	محمد	[illegible]	۸۱۴/۸۱۵
۲۷	حدید	۲۴	۸۶۳
۲۸	مجادلہ	۱۷	۸۶۹
۲۹	حاقہ	۳۴	۹۰۶
۳۰	فجر	۱۷ تا ۲۰	۹۴۶
۳۰	لیل	۸ تا ۱۱	۹۴۹
۳۰	ہمزہ	۲ تا ۴	۹۵۶
۳۰	ماعون	۳	۹۵۸
۳۰	ماعون	۷	۹۵۸

فضول خرچی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۳۱	۲۲۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶/۲۷	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۹	۴۵۳

خمس

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱	۲۸۱
۱۰	انفال	۴۱	۲۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱
۲۲	احزاب	۲۷	۶۶۲
۲۸	حشر	[illegible]	۸۷۱/۸۷۲

فدک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱

روزہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۳/۱۸۴	۴۲/۴۳
۲	بقرہ	۱۸۸	[illegible]

اعتکاف

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۹
۱۷	حج	۲۵	۵۳۳

شب قدر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۵	دخان	۳ تک	۷۹۱
۳۰	قدر	۱ تا ۵	۹۵۲/۹۵۳

حج و عمرہ طواف وسعی وغیرہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۹	۳۶
۲	بقرہ	۱۹۶/۲۰۳	۴۶/۴۸
۴	آل عمران	۹۷	[illegible]
۶	مائدہ	۲	۱۶۸/۱۶۹
۷	مائدہ	۹۵/۹۶	۱۹۵/۱۹۶
۱۷	حج	۲۷/۲۹	۵۳۴
۱۷	حج	[illegible]	۵۳۵
۲۶	فتح	۲۷	۸۲۰

حج اکبر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳	۲۹۶

قربانی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۲۸	۵۳۳
۱۷	حج	[illegible]	۵۳۵/۵۳۶
۳۰	کوثر	۲	۹۵۸

جہاد کی ترغیب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۴	۳۰۳
۱۰	توبہ	[illegible]	۳۱۹
۱۱	توبہ	[illegible]	[illegible]

جہاد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۱
۲	بقرہ	۲۴۵	۶۱
۵	نساء	[illegible]	۱۴۱
۵	نساء	۸۴	۱۴۴
۶	مائدہ	۳۵	۱۶۹
۱۰	توبہ	۳۶	۳۰۵
۱۰	توبہ	۴۱	۳۰۷
۱۰	توبہ	۷۳	۳۱۵
۱۰	توبہ	۱۲۳	۳۲۸
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۲۶	محمد	۴	۸۰۹

مہاجرین و انصار کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۹	۵۳
۴	آل عمران	[illegible]	۱۱۱
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۱۹
۵	نساء	۷۴	۱۴۱
۵	نساء	[illegible]	۱۳۸
۶	مائدہ	۵۴	۱۶۵
۱۰	انفال	۷۲	۲۹۵
۱۰	انفال	[illegible]	۲۹۶
۱۰	توبہ	۴۴	۳۰۸
۲۱	عنکبوت	۶۹	[illegible]

حرمت کے مہینے اور حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۵	۳۶
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۲
۱۰	توبہ	۲	۲۹۷
۱۰	توبہ	۵	۲۹۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	[illegible]	[illegible]
شہدائے راہ خدا زندہ ہیں			
۲	بقرہ	۱۵۴	۳۶
۴	آل عمران	۱۶۹	۱۱۳
امر بالمعروف و نہی عن المنکر			
۴	آل عمران	۱۰۴	۹۹
۴	آل عمران	۱۱۰	۱۰۰
۹	اعراف	۱۹۹	۲۷۹
۱۷	حج	۴۱	۵۳۷
۲۱	لقمان	۱۷	۶۵۷/۶۵۸
۲۶	ذاریات	۱ تا ۶۰	[illegible]
۲۷	طور	۱ تا ۴۹	[illegible]
مکاسب			
معاملات کی پابندی			
۶	مائدہ	۱	۱۶۸
حصول معاش کے طریقے			
۲	بقرہ	۱۶۹	۳۹
۲	بقرہ	۱۹۹	۴۷
۸	اعراف	۱۰	۲۳۹
۱۳	یوسف	۵۵	۲۸۵
۱۴	حجر	۱۹/۲۰	۳۱۸
۱۴	نحل	۱۱/۱۲	[illegible]
۱۶	طٰہٰ	۸۴	۵۰۵
۲۶	ق	۱ تا ۱۱	[illegible]
۲۸	جمعہ	۱ تا ۱۱	[illegible]
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
لونڈیوں سے خرچی نہ کماؤ			
۱۸	نور	۳۳	۵۶۵
شراب			
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۷	مائدہ	۹۰	۱۹۴
جوا			
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۷	مائدہ	۹۰	۱۹۴
بت سازی			
۷	مائدہ	۹۰	۱۹۴
شگون			
۷	مائدہ	۹۰	۱۹۴
رشوت			
۲	بقرہ	۱۸۹	۴۴
سحر اور اسکی تاثیر			
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۳/۲۴
۹	اعراف	۱۱۹/۱۲۰	۲۶۰/۲۶۱
۱۱	یونس	۷۶/۸۱	۳۳۶
۱۶	طٰہٰ	۶۹/۷۲	۵۱۳/۵۱۴
۳۰	فلق	۴	۹۵۹
ناچ گانا باجا			
۱۷	حج	۳۰	۵۳۴
۲۱	لقمان	۶	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
ناپ تول			
۸	انعام	۱۵۳	۲۳۵
۸	اعراف	۸۵	۲۵۴
۱۲	ہود	۸۵	۳۶۷/۳۶۸
۱۵	بنی اسرائیل	۳۵	۴۵۴
۱۹	شعرا	۱۸۱/۱۸۳	۵۹۰
۲۷	رحمٰن	۷/۹	۸۴۸
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۳۰	تطفیف	۱ تا ۴	۹۳۷/۹۳۸
خرید و فروخت			
۳	بقرہ	۲۷۵	۶۲
۳	بقرہ	۲۸۲	۶۵
۵	نساء	۲۹	۱۳۰
۱۸	نور	۳۷	۵۶۶
۲۸	جمعہ	۹	[illegible]
احتکار			
۱۳	یوسف	۸۸	۳۹۱
سود			
۳	بقرہ	۲۷۵/۲۷۶	۶۲/۶۳
۳	بقرہ	[illegible]	۶۳
۴	آل عمران	۱۳۰	۱۰۴
۶	نساء	۱۶۱	۱۶۲/۱۶۳
۲۱	روم	۳۹	۶۵۱
تجارت آخرت			
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۱۱	توبہ	۱۱۱	۳۳۵
۲۲	فاطر	۲۹	۶۹۸
۲۸	صف	۱۱	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
قرض و رہن			
۲	بقرہ	۲۴۶	۶۲
۳	بقرہ	۲۸۰	۶۳
۳	بقرہ	۲۸۲/۲۸۳	[illegible]
۲۸	تغابن	۱۷	۸۹۰
حجر (کورٹ آف وارڈس)			
۴	نساء	۵	۱۲۱
۴	نساء	۵/۶	۱۲۱/۱۲۲
۴	نساء	۹/۱۰	۱۲۳
۸	انعام	۱۵۳	۲۳۵
۱۴	نحل	۹۵	۳۳۷
ضمانت			
۱۳	یوسف	۷۲	۳۸۸
صلح			
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵
۵	نساء	۳۵	۱۳۲
۵	نساء	۱۱۴	۱۵۳
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶
۹	انفال	۱	۲۸۱
۲۶	حجرات	۹/۱۰	۸۲۳
شرکت			
۱۰	انفال	۴۱	۲۸۹
۱۰	انفال	۶۹	۲۹۵
۱۰	توبہ	۶۰	۳۱۱
مضاربت			
۵	نساء	۱۰۱	۱۳۹
۲۸	جمعہ	۱۰	۸۸۶
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷

ابضاع (پونجی)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۳	یوسف	۶۲	۳۸۶
۱۳	یوسف	۶۵	۳۸۶
۱۳	یوسف	۸۸	۳۹۱

ودیعت (امانت)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۳	۷۵
۳	آل عمران	۷۵	۹۳
۵	نساء	۵۸	۱۳۷
۱۲	یوسف	۵۲	۳۸۴
۱۸	مومنون	۸	۵۴۵

خیانت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۷۵	۹۳
۴	آل عمران	۱۶۱	۱۱۲
۹	انفال	۲۷	۲۸۶
۱۷	حج	۳۸	۵۳۶

عاریت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۶۸
۳۰	ماعون	۷	۹۵۸

اجارہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۲۶	۶۱۹
۲۰	قصص	۲۷	۶۱۹

وکالت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۷	۶۰
۱۵	کہف	۱۹	۴۷۰
۱۵	کہف	۶۲	۴۷۹

وقف صدقہ ہبہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۲	بقرہ	۱۶۸	۴۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۹۲	۹۷
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷

گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۰	۲۹۳
۱۲	یوسف	۱۷	۳۷۷
۲۸	حشر	۶	۸۶۱/۸۶۲

وصیت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۱/۱۸۲	۴۲
۲	بقرہ	۲۴۱	۶۱
۳	بقرہ	۲۶۰	۶۸
۵	نساء	۱۱/۱۲	۱۲۴/۱۲۵
۷	مائدہ	۱۰۶/۱۰۸	۱۹۸

نکاح

خِطبہ (منگنی)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹

عقد دائمی (نکاح)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۱۸	مومنون	۶/۷	۵۴۵
۱۸	نور	۳۲	۵۶۴
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷

عقد منقطع (متعہ)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۲۴	۱۳۹

لونڈی کی حلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	مومنون	۶	۵۴۵
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷

لے پالک کی مطلقہ سے نکاح

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴	۶۶۰
۲۲	احزاب	۳۷	۶۷۵

کتابیہ عورتوں کی حلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۶	۱۷۰

کافر و مشرک سے نکاح کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۳
۲۸	ممتحنہ	۱۰	۸۷۸

حرام عورتیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴/۵	نساء	۲۲/۲۴	۱۲۷/۱۲۹

نیک چلنوں سے نکاح کی ترغیب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲

زانی زانیہ اور بدکاروں سے نکاح کی کراہت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳	۵۵۸
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲

لونڈیوں سے نکاح

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۲۵	۱۲۹/۱۳۰

بیوہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۲	بقرہ	۲۴۱	۶۱
۱۸	نور	۳۲	۵۶۴

مہر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۸	۶۰
۴	نساء	۴	۱۲۱
۴	نساء	۲۰	۱۲۷
۲۰	قصص	۲۷	۶۱۹

تعدد ازواج اور عدل

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۳	۱۲۱
۵	نساء	۱۲۹	۱۵۲

نشوز (نافرمانی) وغیرہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۳۴/۳۵	۱۳۲
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶

حقوق زوجیت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۸	۴۳
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۶
۴	نساء	۱۹/۲۱	۱۲۶/۱۲۷
۵	نساء	۳۴/۳۵	۱۳۲
۵	نساء	۱۲۹	۱۵۶
۲۸	طلاق	۶	۸۹۲

لاوارث لڑکیاں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۴	۱۲۱
۵	نساء	۱۲۷	۱۵۵/۱۵۶

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۵
۵	نساء	۳۴	۱۳۲

عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۳	۵۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
زنا و لواطہ کی ممانعت و مذمت			
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲	۴۵۴
۱۸	نور	۲/۳	۵۵۸
۱۸	نور	۳۱	۵۶۴
۱۸	نور	۳۳	۵۶۴/۵۶۵
عورتوں کا فطرتی شرم و لحاظ			
۲۰	قصص	۲۵	۶۱۹
دنیا کے کاموں میں عورتوں کی کمزوری			
۲۵	زخرف	۱۸	۶۸۲
پردہ کا حکم			
۱۸	نور	۲۷/۳۱	۵۶۳/۵۶۴
۱۸	نور	۵۹/۶۰	۵۷۰/۵۷۱
۲۲	احزاب	۵۳	۶۵۸
۲۲	احزاب	۵۵	۶۶۹
۲۲	احزاب	۵۹	۶۸۰
عورتوں کے زیور پہننے کا جواز			
۱۴	نحل	۱۴	۴۳۰
۲۲	فاطر	۱۲	۶۹۵
رضاعت و نفقہ			
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۹
۲۸	طلاق	۶ و ۷	۸۹۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
طلاق			
۲	بقرہ	۲۲۸/۲۲۹	۵۵/۵۸
۲	بقرہ	۲۳۰/۲۳۱	۵۹/۶۰
۲	بقرہ	۲۴۲	۶۱
۴	نساء	۳۰	۱۲۰
۵	نساء	۱۳۰	۱۵۶
۲۲	احزاب	۴۹	۶۶۶
طلاق کی کراہت			
۲۲	احزاب	۳۷	۶۶۴
۲۲	احزاب	۵۲	۶۷۸
۲۸	طلاق	۱/۲	۸۹۱
عدہ طلاق و وفات			
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۵
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۸/۵۹
۲	بقرہ	۲۳۴	۵۹/۶۰
۴	نساء	۱۵	۱۲۵/۱۲۶
۲۲	احزاب	۴۹	۶۶۶
۲۸	طلاق	۱ تا ۶	۸۹۱/۸۹۲
خلع اور مبارات			
۲	بقرہ	۲۳۰	۵۶
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶
ظہار			
۲۱	احزاب	۴	۶۴۶
۲۸	مجادلہ	۲ تا ۴	۸۶۵
ایلا			
۲	بقرہ	۲۲۶	۵۵
لعان			
۱۸	نور	۶ تا ۱۰	۵۵۶/۵۵۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
عتق			
۱۸	نور	۳۳	۵۶۴
۲۲	احزاب	۳۷	۶۶۴
مکاتبہ اور غلاموں کی تہذیب			
۱۸	نور	۳۳	۵۶۴
۱۸	نور	۵۸	۵۷۰
اقرار			
۱	بقرہ	۸۴	۱۹
۳	آل عمران	۸۱	۹۴/۹۵
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷
۶	مائدہ	۲	۱۶۸
۸	انعام	۱۳۱	۲۳۹
۹	اعراف	۱۷۲	۲۷۴
۱۱	توبہ	۱۰۲	۳۲۳
۲۴	زمر	۷۱	۷۴۳
۲۹	ملک	۹	۸۹۸
۲۹	ملک	۱۱	۸۹۸
یمین (قسم)			
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵
۲	بقرہ	۲۲۶	۵۵
۷	مائدہ	۸۹	۱۹۳
۱۴	نحل	۹۱/۹۲	۴۴۱
۲۸	تحریم	۲	۸۹۳
نذر (منت)			
۳	بقرہ	۲۶۵/۲۷۰	۶۰/۶۱
۱۴	نحل	۵۶	۴۳۳
۱۷	حج	۲۹	۵۳۴
۲۹	دہر	۷	۹۲۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
عہد (پیمان)			
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۸	انعام	۱۵۳	۲۴۵
۱۴	نحل	۹۱/۹۲	۴۴۱
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴	۴۵۴
صید و ذباحہ (شکار اور ذبح)			
۶	مائدہ	۲	۱۶۸
۶	مائدہ	۳	۱۶۹
۶	مائدہ	۵	۱۷۰
۷	مائدہ	۹۶	۱۹۶
۸	انعام	۱۱۹/۱۲۰	۲۲۶
۸	انعام	۱۲۲	۲۲۷
۸	انعام	۱۳۹/۱۴۰	۲۳۰/۲۳۱
۸	انعام	۱۴۶	۲۴۲/۲۴۳
۱۴	نحل	۱۱۵	۴۴۶
اطعمہ اشربہ (کھانا پینا)			
۲	بقرہ	۱۶۹	۳۸/۳۹
۲	بقرہ	۱۷۲/۱۷۳	۳۹
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۴	آل عمران	۹۳	۹۶
۶	مائدہ	۲	۱۶۸
۶	مائدہ	۳	۱۶۸
۶	مائدہ	۵	۱۶۹
۶	مائدہ	۶	۱۷۰
۷	مائدہ	۸۷/۸۸	۱۹۳
۷	مائدہ	۹۰/۹۱	۱۹۴
۷	مائدہ	۹۳	۱۹۵
۷	مائدہ	۹۶	۱۹۶
۸	انعام	۱۱۹/۱۲۰	۲۲۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۲۲	۲۲۷
۸	انعام	[illegible]	۲۳۰/۲۳۱
۸	انعام	[illegible]	۲۳۳
۸	اعراف	[illegible]	[illegible]
۱۱	یونس	۵۹	۳۴۲
۱۴	نحل	۱۳	۴۲۷
۱۴	نحل	۶۹	۴۳۶
۱۴	نحل	۱۱۵/۱۱۶	۴۴۶
۱۷	حج	۳۰	۵۳۴

جن کی چیز بغیر اجازت کھا سکتے ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۶۱	[illegible]/۵۸۲
۲۲	فاطر	۳	۶۹۳

غصب (ناحق مال کھانا)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۹	۴۴
۵	نساء	۲۹	۱۳۰
۶	نساء	۱۶۱	۱۶۳
۶	مائدہ	۴۳	۱۸۱
۶	مائدہ	۶۳	۱۸۷

شفعہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۵	۴۳
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۶	مائدہ	۲	۱۷۱

لقطہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۲	یوسف	۱۰	۳۴۶
۲۰	قصص	۸	۶۱۵

میراث (ترکہ)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	[illegible]	۱۲۲/۱۲۳
۴	نساء	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱۹	۱۲۷
۵	نساء	۳۴	۱۳۱
۶	نساء	۱۷۷	۱۶۷/۱۶۸
۱۰	انفال	۷۵	۲۹۶
۱۶	مریم	[illegible]	۴۸۶
۱۹	نمل	۱۶	۶۰۴
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷

قضا (حکم) اور انصاف

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۴	۵۰
۳	آل عمران	۲۳	۸۲
۵	نساء	۵۸	۱۳۷
۵	نساء	۶۰	۱۳۸
۵	نساء	۶۵	۱۳۹
۵	نساء	۱۰۵	۱۵۱
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷
۶	مائدہ	۹	۱۶۱/۱۶۲
۶	مائدہ	[illegible]	۱۸۱/۱۸۲
۶	مائدہ	[illegible]	۱۸۳
۶	مائدہ	۴۹	۱۸۴
۷	مائدہ	۹۵	۱۹۵
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۵
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱
۱۷	انبیاء	۷۸	۵۲۳
۱۸	نور	[illegible]	۵۶۸
۲۳	ص	۲۶	۷۲۶
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۶	حجرات	۶	۸۲۳
۲۸	ممتحنہ	۸	۸۶۸

شہادت (گواہی)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۴۰	۳۲
۳	بقرہ	۲۸۲	[illegible]
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۹	۱۶۱/۱۶۲
۷	مائدہ	۱۰۶/۱۰۸	[illegible]/۱۹۹

حدود و تعزیرات

قصاص

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۹/۱۸۰	[illegible]/۴۲
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۲

شوہر دار عورت سے زنا اور لواطہ کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱۵/۱۶	۱۲۵/۱۲۶

زنا کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲	۵۵۸

قتل خطا و عمد اور اس کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۲/۹۳	[illegible]
۶	مائدہ	۳۳	۱۷۸
۸	انعام	۱۵۲	[illegible]

خدا و رسول سے لڑنے والے اور مفسد کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	[illegible]	۱۷۸/۱۷۹
۹	انفال	۱۲/۱۳	۲۸۳
۲۸	حشر	۲ تا ۴	[illegible]

چور کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	[illegible]	۱۸۰

ڈکیتی و رہزنی کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۳	۱۶۸/۱۶۹

تہمت زنا کی سزا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۴	۵۵۸
۱۸	نور	۲۳/۲۴	۵۶۲

قصہ افک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۱۱ تا ۲۱	[illegible]

انتظام ملکی تمدن اور سیاست

مومنین کفار و منافقین کو بہی خواہ اور سرپرست نہ بنائیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۳
۵	نساء	۸۹	۱۴۵
۵	نساء	۱۴۴	۱۶۰
۶	مائدہ	۵۲	۱۸۴

امور دین میں لڑنے والے کفار سے دوستی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۹	۸۶۸

مومن کا قتل جائز نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۲	۱۳۶

جہاد کے قبل خوب تحقیق کر لو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩٤	١٢٨

جو اپنے کو مومن کہے اُسے مومن سمجھو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩٤	١٢٨

مظلوم کو بدلہ لینا چاہیئے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٧	حج	٣٩	٥٣٦

ظلم کا بدلہ لینے میں کچھ مضائقہ نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢٥	شوریٰ	٣٩	٧٧٧

صلح جو سے صلح کرو اور نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩٠	١٣٦
١٠	انفال	٦١	٢٩٣

اقرار و عہد کی پابندی کرو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٦	مائدہ	٢	١٦٨
٨	انعام	١٥٣	٢٢٥

جن سے معاہدہ ہو ان سے نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩٠	١٣٦
١٠	انفال	٦٢	٢٩٩
١٠	توبہ	٤	٢٩٧

جو کفار معاہدہ توڑ دیں اُن سے لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	توبہ	١٢تا١١	٢٩٩

مشرکین جب تک معاہدے کے پابند ہیں تم بھی رہو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	توبہ	٧	٢٩٨

دغا باز و مکار کے معاہدے کا اعتبار نہ کرو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	انفال	٥٨	٢٩٢
١٠	توبہ	٨	٢٩٩

جو کفار اپنی قوم کی شرارت سے بیزار ہوں ان سے نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩٠	١٣٦

جو کفار کنارہ کش ہوں نہ صلح اور نہ شرارت سے باز آئیں اُن سے لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٩١	١٣٦
٩	انفال	٣٤-٣٩	٢٨٨

جو تم سے لڑے تم بھی لڑو مگر زیادتی نہ کرو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	١٩١	٤٥
٢	بقرہ	١٩٥	٤٩
١٣	نحل	١٢٦	٤٤٨

جس نے تم کو شہر بدر کیا تم بھی کر دو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	١٩٢	٤٥

فسادی کفار کو جہاں پاؤ قتل کرو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	١٩٢	٤٥
١٠	توبہ	٥	٢٩٨

خانہ کعبہ کے پاس بھی جنگ نہ کرو مگر جب کفار ابتدا کریں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	١٩٢	٤٥

فساد کے مٹنے اور دین خدا کے پھیلانے تک جہاد کئے جاؤ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	١٩٣	٤٥
٩	انفال	٣٩	٢٨٨
١٠	انفال	٧٣	٢٩٦

فساد قتل سے زیادہ بُرا ہے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	٢١٨	٥٢

مشورہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٤	آل عمران	١٥٩	١١١
٢٥	شوریٰ	٣٨	٧٧٧

کفار و منافقین کو دھمکی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	انفال	٦٠	٢٩٣
١٠	توبہ	٣٦	٢٩٨
١١	توبہ	٤٣	٣١٥

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	توبہ	٨٥	٣١٨
٢٢	احزاب	٦١و٦٠	٦٨٠

جو کفار تم سے دین میں نہ جھگڑیں اُنکے ساتھ نیکی و انصاف اور دوستی میں مضائقہ نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢٨	ممتحنہ	٨	٨٨٨

اپنے لوگوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٤	آل عمران	١١٨	١٠٣

کفار جب تک جزیہ نہ دیں لڑے جاؤ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	توبہ	٢٩	٣٠٣

تم جب تک مرتد نہ ہو جاؤ کفار جنگ سے باز نہ آئینگے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	٢١٨	٥٢

مرتد کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢	بقرہ	٢١٨	٥٢
٦	مائدہ	٥٥	١٨٥

آپس میں نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٠	انفال	٤٦	٢٩٠

جنگ کے طریقے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٥	نساء	٧١	١٤٠
٥	نساء	١٠٢	١٥١

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۷	۲۸۲
۹	انفال	۱۲	۲۸۳
۹	انفال	۱۶	۲۸۴
۱۰	انفال	۴۵	۲۹۰
۱۰	انفال	۵۷	۲۹۲
۱۰	انفال	۶۰	۲۹۳
۱۰	انفال	۶۵	۲۹۴
۱۰	توبہ	۵	۲۹۸
۱۰	توبہ	۳۶	۳۰۸

موقع جنگ میں منافقین کی حالت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۲-۷۳	۱۳۰-۱۳۱
۵	نساء	۷۷-۷۸	۱۳۲
۱۰	انفال	۴۷	۲۹۰
۱۰	توبہ	۴۴-۴۵	۳۱۸
۱۰	توبہ	۹۰	۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۳	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۴-۹۵	۳۲۱

جنگ سے بھاگنے اور جان چرانے کی مذمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱۵-۱۶	۲۸۳-۲۸۴
۱۰	توبہ	۳۸-۳۹	۳۰۸-۳۰۹

کفار و مشرکین سے بیزاری

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱ تا ۳	۲۹۷

جو کفر سے توبہ کرے وہ تمہارا بھائی ہے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱۱	۲۹۹

اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۶	۴۶

تقیہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۳
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۳

غنیمت و فی کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱	۲۸۱
۱۰	انفال	۴۱	۲۸۹
۱۰	انفال	۶۹	۲۹۵

قیدی کا حکم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۷-۶۸	۲۹۴
۱۰	انفال	۷۰-۷۱	۲۹۵

مشرک بھی پناہ مانگے تو دو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۶	۲۹۸

کمزور مریض مفلس اور بے سواری پر جہاد نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۹۱-۹۲	۳۲۰

والدین ہمسایہ احباب قرابتدار اور حاکم وغیرہ کے حقوق اور انکے ساتھ برتاو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۸	۴۱
۲	بقرہ	۱۸۱	۴۲
۵	نساء	۳۳	۱۳۱
۵	نساء	۳۶	۱۳۲-۱۳۳
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱
۱۵	بنی اسرائیل	۲۳-۲۵	۴۵۲-۴۵۳
۱۶	مریم	۱۴	۴۸۸
۱۸	نور	۲۲	۵۶۱
۲۰	عنکبوت	۸	۶۲۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱
۲۱	لقمان	۱۴-۱۵	۶۵۷
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷
۲۶	احقاف	۱۵	۸۰۳-۸۰۴
۲۶	محمد	۲۲	۸۱۴
۲۶	حجرات	۱۰	۸۲۳

تہذیب اخلاق اتقا و پرہیزگاری

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱	۶
۱	بقرہ	۴۱	۱۱
۲	بقرہ	۱۸۸	۴۱
۲	بقرہ	۱۹۴	۴۸
۴	آل عمران	۱۰۲	۹۸-۹۹
۴	آل عمران	۱۳۰	۱۰۵
۴	نساء	۲	۱۱۸
۶	مائدہ	۲	۱۲۹
۶	مائدہ	۳۵	۱۴۹
۷	مائدہ	۸۸	۱۹۳
۱۱	توبہ	۱۱۹	۳۲۷
۲۱	احزاب	۱	۶۶۶
۲۲	احزاب	۷۰	۶۸۱
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۷	حدید	۲۸	۸۶۳
۲۸	مجادلہ	۹	۸۶۸
۲۸	حشر	۱۸	۸۷۳
۲۸	تغابن	۱۶	۸۹۰
۲۸	طلاق	۲-۳	۸۹۲
۲۸	طلاق	۱۰	۸۹۳

بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۱	۲۳۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲	۴۵۴
۲۵	شوریٰ	۳۷	۷۷۷

صبر کی ہدایت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۵	۱۱
۱۴	نحل	۱۲۷	۴۴۸
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۳
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۵۱۱
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۱	لقمان	۱۷	۶۵۸
۲۳	ص	۱۷	۷۲۵
۲۳	زمر	۱۰	۷۴۳
۲۴	مومن	۵۵	۷۵۴
۲۴	مومن	۷۷	۷۵۸
۲۴	حم سجدہ	۳۵	۷۶۶
۲۵	شوریٰ	۴۳	۷۷۸
۲۶	احقاف	۳۵	۸۰۸
۲۶	ق	۳۹	۸۳۰
۲۷	طور	۴۸	۸۳۹
۲۹	قلم	۴۸	۹۰۳
۲۹	معارج	۵	۹۰۷
۲۹	مزمل	۱۰	۹۱۶
۲۹	دہر	۲۴	۹۲۵
۳۰	بلد	۱۷	۹۴۸

درگذر کیا کرو

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
۹	اعراف	۱۹۹	۲۶۹
۲۵	شوریٰ	۳۷	۷۷۷
۲۵	شوریٰ	۴۰	۷۷۷
۲۵	شوریٰ	۴۳	۷۷۸
۲۵	زخرف	۸۹	۷۹۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تغابن	۱۴	۸۹۰
جواب جاہلاں باشد خموشی			
۹	اعراف	۱۹۹	۲۶۹
۱۹	فرقان	۶۳	۵۸۲
۲۰	قصص	۵۵	۶۲۵
سرگوشی کی مذمت			
۵	نساء	۱۱۴	۱۵۳
۲۸	مجادلہ	۹/۱۰	۸۶۷
نرمی قلب			
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
خود را فضیحت دیگراں را نصیحت			
۱	بقرہ	۴۴	۱۱
۲۸	صف	۲	۸۸۰
برائی کا جواب بھی نیکی سے دو			
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۴	حم سجدہ	۳۴	۷۶۶
خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو			
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۰
آداب مناظرہ			
۱۴	نحل	۱۲۵	۴۴۸
۲۱	عنکبوت	۴۶	۶۴۱
ہر کام کے ارادے کے وقت انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیا کرو			
۱۵	کہف	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
لغو باتوں سے بچے رہو			
۱۷	حج	۳۰	۵۴۴
۱۸	مومنون	۳	۵۴۵
اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو			
۱۸	مومنون	۵	۵۴۵
ملاقات کی تہذیب			
۱۸	نور	۲۷/۲۹	۵۶۲/۵۶۳
۱۸	نور	۵۸	۵۷۰
۱۸	نور	۶۱	۵۷۲
آداب مجلس			
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۸
۲۶	حجرات	۲	۸۲۲
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۷
جب کہو تو درست بات کہو			
۲۲	احزاب	۷۰	۶۸۱
تکبر نہ کرو			
۱۵	بنی اسرائیل	[illegible]	۴۵۵
۲۱	لقمان	۱۸	۶۵۸
انکسار و فروتنی			
۱۹	فرقان	۶۳	۵۸۲
۱۹	شعرا	۲۱۵	۵۹۹
۲۱	لقمان	۱۹	۶۵۸
۲۶	حجرات	۳	۸۲۲
خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو			
۲۳	ص	۲۶	۷۲۶
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۵۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
قدیمان خود را بیفزای قدر			
۷	انعام	۵۲	۲۱۲
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲
اتفاق کی خوبی			
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۴	آل عمران	۱۰۳	۹۹
خودداری کبھی بری بات نہیں			
۷	مائدہ	۱۰۵	۱۹۸
گالی نہ بکو			
۷	انعام	۱۰۹	۲۲۴
مفلسی کے خوف سے اولاد کو نہ مار ڈالو			
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۴
۱۵	بنی اسرائیل	۳۱	۴۵۴
بیوقوفوں اور بچوں کے ہاتھ میں مال نہ دو			
۴	نساء	۵	[illegible]
بری صحبت میں نہ بیٹھو			
۵	نساء	۱۴۰	۱۵۹
۷	انعام	۶۸	۲۱۵
ہر بات کی خواہ مخواہ لِم نہ پوچھو			
۷	مائدہ	۱۰۱	۱۹۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
فساد نہ کرتے پھرو			
۸	اعراف	۵۶	۲۵۰
باہم تمسخر اور طعنہ زنی اور برا نام دھرنے سے باز رہو			
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۳/۸۲۴
۳۰	ہمزہ	۱	۹۵۶
بدگمانی ٹوہ لینے اور غیبت کی مذمت			
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴
وہی کہو جو کر سکو			
۲۸	صف	۲/۳	۸۸۰
تنگی میں بھی اور مومن کو اپنے اوپر ترجیح دو			
۲۸	حشر	۹	[illegible]
یتیم پر شفقت کرو			
۳۰	فجر	۱۷	۹۴۶
۳۰	بلد	۱۵	۹۴۸
۳۰	ضحیٰ	۹	۹۵۰
محتاجوں کو کھانا کھلاؤ			
۳۰	فجر	۱۸	۹۴۶
۳۰	بلد	۱۴/۱۶	۹۴۸
سائل کو نہ جھڑکو			
۳۰	ضحیٰ	۱۰	۹۵۰

تفکر کی خوبی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۱	۱۱۸
۲۱	روم	۵۰	۶۵۳

تولا تبرا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۳

سلام کا طریقہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۸۶	۱۴۵
۷	انعام	۵۵	۲۱۲
۱۸	نور	۶۱	۵۶۲

قصاص سے درگذر کرنے کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۹	۴۱

خودکشی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نسار	۲۹	۱۳۰

لغو شعرگوئی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۲۴/۲۲۶	۶۰۰
۲۳	یس	۶۹	۷۱۰

علم اور اُسکی فضیلت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۹	۶۱
۳	آل عمران	۷	۷۸
۳	آل عمران	۱۸	۸۰/۸۱
۲۲	فاطر	۲۹	۶۹۸
۲۳	زمر	۹	۷۴۳
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۷/۸۶۸

علم دین کے چھپانے کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۵۹	۱۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۰	۳۶/۳۷

توکل

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۲	۱۰۳
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
۴	آل عمران	۱۷۳	۱۱۴
۵	نسار	۸۱	۱۴۳
۶	مائدہ	۱۱	۱۶۲
۶	مائدہ	۲۳	۱۶۶
۱۰	انفال	۶۱	۲۹۳
۱۰	توبہ	۵۱	۳۰۹
۱۱	توبہ	۱۲۹	۳۲۹
۱۱	یونس	۸۵	۳۴۷
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۷۴
۱۹	فرقان	۵۸	۵۸۱
۱۹	شعراء	۲۱۷	۵۹۹
۲۰	نمل	۷۹	۶۱۱
۲۱	احزاب	۳	۶۶۶
۲۴	زمر	۳۸	۷۳۸
۲۵	شوریٰ	۳۶	۷۷۷
۲۸	مجادلہ	۱۰	۸۶۷
۲۸	طلاق	۳	۸۹۱
۲۹	مزمل	۸	۹۱۶

شکر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۳	۳۵
۲	بقرہ	۱۷۲	۳۹
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۶	مائدہ	۶	۱۶۱
۱۳	ابراہیم	۷	۴۰۷/۴۰۸
۱۳	ابراہیم	۳۷	۴۱۳
۱۴	نحل	۱۱۴	۴۴۶
۲۰	عنکبوت	۱۷	۶۳۵
۲۱	لقمان	۱۲	۶۵۶
۲۱	لقمان	۱۴	۶۵۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	سبا	۱۵	۶۸۵
۲۲	فاطر	۳	۶۹۳
۲۴	زمر	۶۲	۷۴۲
۳۰	عبس	۱۱	۹۵۰

جھوٹ کی برائی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۱۴	نحل	۱۱۶	۴۴۶
۱۷	حج	۳۰	۵۲۴
۱۹	شعراء	۲۲۲	۶۰۰
۲۹	قلم	۸	۹۰۱

سچ کا بول بالا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۲
۲۵	شوریٰ	۲۴	۷۷۵

مصیبت اپنے ہاتھوں سے آتی ہے

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۹	۱۴۳
۲۵	شوریٰ	۳۰	۷۷۶

نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۴۶	۳۶۱

جنکے گھر کی چیزیں بلااجازت بھی کھاسکتے ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۶۱	[illegible]

بھوت چڑیل کوئی چیز نہیں جنات ہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۱۷	۱۵۳
۲۲	سبا	۱۴۱	۶۹۰

ابتدائے عالم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۸
۱۱	یونس	۴	۳۳۰
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۴	حجر	۲۶/۲۷	۴۱۹
۱۸	نور	۴۵	۵۶۷/۵۶۸
۲۱	سجدہ	۴	۶۶۳
۲۴	حم سجدہ	۹تا۱۲	[illegible]
۲۶	ق	۳۸	۸۳۶
۳۰	نازعات	[illegible]	[illegible]

انسان کی اصل فطرت پیدائش اور عادت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱	۱۳۰/۱۳۱
۵	نساء	۲۸	۱۴۰
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶
۹	اعراف	۱۵۲	۲۷۴
۹	اعراف	۱۸۹	۲۸۰
۱۱	یونس	۱۲	۳۳۲
۱۱	یونس	۱۹	۳۳۴
۱۱	یونس	۲۱	۳۳۴
۱۲	ہود	۹،۱۰	[illegible]
۱۳	ابراہیم	۳۴	۳۴۳
۱۴	حجر	[illegible]	[illegible]
۱۴	نحل	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۴	نحل	۶۸	۳۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	۳۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۳	۳۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۷۰	۳۶۰
۱۵	بنی اسرائیل	۸۳	۳۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۳۶۵
۱۵	کہف	۵۳	۳۷۷
۱۵	انبیاء	۱۰ تا ۱۳	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۳۶	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۵	۵۲۹
۱۷	حج	۴۴	۵۳۱
۱۸	مومنون	۱۲ تا ۱۳	[illegible]
۱۹	فرقان	۲۹	۵۷۸
۲۱	روم	[illegible]	۶۵۰
۲۱	روم	۳۲	۶۵۰
۲۱	روم	۵۱	۶۵۳
۲۱	روم	۵۳	۶۵۴
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰/۶۶۱
۲۱	سجدہ	۷ تا ۹	۶۶۲/۶۶۳
۲۲	احزاب	۷۲	۶۸۱/۶۸۲
۲۲	فاطر	۱۱	۶۹۵
۲۳	یٰس	۷۷	۷۱۱
۲۳	صافات	۱۱	۷۱۲
۲۳	زمر	۶	۷۳۲
۲۳	زمر	۸	۷۳۷
۲۴	زمر	۴۹	۷۴۰
۲۴	مومن	۶۷	۷۵۷
۲۵	حم سجدہ	[illegible]	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۴۸	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۵	۷۸۲
۲۷	نجم	۲۴	۸۴۰
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۲
۳۰	نجم	۳۹	۸۴۲
۲۹	معارج	۲۱ تا [illegible]	۹۰۵
۲۹	قیامۃ	۵	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۱۴ و ۱۵	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۲۰ و ۲۱	۹۲۲
۲۹	قیامۃ	[illegible]	۹۲۲
۲۹	دہر	۱ و ۳	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۲۰/۲۲	۹۲۷
۳۰	عبس	[illegible]	۹۳۳
۳۰	انفطار	۶ تا ۸	۹۳۷
۳۰	انشقاق	۶	۹۴۰
۳۰	طارق	۵ تا ۷	۹۴۳
۳۰	فجر	۱۵ و ۱۶	۹۴۶
۳۰	بلد	۴ و ۵	۹۴۷
۳۰	شمس	۷	۹۴۸
۳۰	لیل	۳	۹۴۹
۳۰	تین	۴	۹۵۱
۳۰	علق	۱ و ۲	۹۵۱/۹۵۲
۳۰	علق	۶ و ۷	۹۵۲
۳۰	عادیات	۶ تا ۸	۹۵۵
۳۰	عصر	۲	۹۵۶

حضرت آدم و حوا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰/۳۹	۸ تا ۱۰
۳	آل عمران	۳۳	۸۴
۸	اعراف	۱۱ تا ۲۵	[illegible]
۹	اعراف	۱۸۹/۱۹۰	۲۷۸
۱۴	حجر	۲۸ تا ۳۰	۳۱۹
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ و ۶۲	۳۵۹
۱۵	کہف	۵۰	۳۷۶
۱۶	طٰہٰ	۱۱۵/۱۲۸	۵۰۹/۵۱۰
۲۳	ص	۷۱/۷۲	۷۳۰
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴

ابلیس (شیطان)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۴/۳۶	۹ و ۱۰
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۲
۲	بقرہ	[illegible]	[illegible]
۳	بقرہ	۲۶۸	۶۰
۵	نساء	۱۱۹/۱۲۰	۱۵۴
۸	اعراف	۱۱ تا ۱۸	۲۳۹/۲۴۰
۸	اعراف	۲۰ تا ۲۲	۲۴۰/۲۴۱
۸	اعراف	۲۷	۲۴۲
۱۰	انفال	۴۸	۲۹۰/۲۹۱
۱۲	یوسف	۵	۳۶۵
۱۳	یوسف	۴۲	۳۸۳
۱۴	حجر	۳۹/۴۲	۳۱۹/۳۲۰
۱۴	نحل	۶۳	۳۳۵
۱۴	نحل	۹۸/۱۰۰	۳۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	۳۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ تا ۶۵	۳۵۹
۱۵	کہف	۵۰ و ۵۱	۳۷۷
۱۷	حج	۳ و ۴	۵۲۹
۱۷	حج	۵۲	۵۳۹
۱۸	نور	۲۱	۵۶۱
۱۹	فرقان	۲۹	۵۷۸
۱۹	شعراء	۲۱۰/۲۱۲	۵۹۹
۱۹	شعراء	۲۲۱/۲۲۳	۶۰۰
۲۲	سبا	۲۰ تا ۲۱	۶۸۷
۲۲	فاطر	۶	۶۹۳
۲۳	یٰس	۶۰/۶۲	۷۰۹
۲۳	صافات	۷ تا ۱۰	۷۱۲
۲۳	ص	۷۱/۸۵	۷۳۰/۷۳۱
۲۴	حم سجدہ	۲۵	۷۶۴
۲۴	حم سجدہ	۲۹	۷۶۶
۲۵	زخرف	۳۶/۳۹	۷۸۵
۲۶	محمد	۲۵	۸۱۳
۲۸	مجادلہ	۱۹	۸۶۹
۲۸	حشر	۱۶ و ۱۷	۸۸۳
۳۰	ناس	۴ تا ۶	۹۶۰

ہابیل و قابیل

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	[illegible]	[illegible]

حضرت ادریس ؑ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۶	مریم	۵۶/۵۷	۴۹۲
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴

حضرت نوح ؑ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۳	۸۴
۷	انعام	۸۵	۲۱۸
۸	اعراف	۵۹/۶۴	[illegible]
۱۱	یونس	۷۱ تا ۷۳	[illegible]
۱۲	ہود	۲۵/۴۹	[illegible]
۱۳	ابراہیم	۹	۳۰۸
۱۵	بنی اسرائیل	۳	[illegible]
۱۷	انبیاء	۷۶ و ۷۷	۵۲۳
۱۸	مومنون	۲۳ تا ۳۰	[illegible]
۱۹	فرقان	۳۷	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۰۵/۱۲۲	۵۹۲/۵۹۳
۲۰	عنکبوت	۱۴ و ۱۵	۶۳۴
۲۳	صافات	۷۵/۸۲	۷۱۵
۲۶	ذاریات	۴۶	۸۳۴
۲۷	نجم	۵۲	۸۴۳
۲۷	قمر	۹ تا ۱۶	۸۴۴/۸۴۵
۲۷	حدید	۲۶	۸۷۴
۲۸	تحریم	۱۰	۸۹۶
۲۹	حاقہ	۱۱	[illegible]
۲۹	نوح	۱ تا ۲۹	[illegible]

حضرت ہود اور قوم عاد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۶۵/۷۲	[illegible]
۱۲	ہود	۵۰ تا ۶۰	[illegible]
۱۳	ابراہیم	۹	۳۰۸
۱۹	فرقان	۳۸	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۲۳/۱۴۰	[illegible]
۲۰	عنکبوت	۳۸	۶۳۹
۲۴	حم سجدہ	۱۵/۱۶	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۱/۲۶	۸۰۵/۸۰۶
۲۷	ذاریات	۴۱/۴۲	۸۳۳
۲۷	نجم	۵۰	۸۴۳
۲۷	قمر	۲۳تا۳۱	۸۴۵
۲۹	حاقہ	۴تا۸	۹۰۴

شداد کا قصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	فجر	۶تا۱۰	۹۴۵/۹۴۶

حضرت صالح اور قوم ثمود (اصحاب حجر)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۷۳/۷۹	۲۵۳/۲۵۵
۱۲	ہود	۶۱/۶۸	۳۶۳/۳۶۵
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۴	حجر	۸۰/۸۴	۴۲۳/۴۲۴
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	۴۵۸
۱۹	شعراء	۱۴۱/۱۵۹	۵۹۴/۵۹۵
۱۹	نمل	۴۵/۵۳	۶۰۸/۶۰۹
۲۰	عنکبوت	۳۸	۶۳۹
۲۴	حم سجدہ	۱۳تا۱۵	۷۶۲
۲۴	حم سجدہ	۱۷و۱۸	۷۶۳
۲۷	ذاریات	۴۳/۴۵	۸۳۳/۸۳۴
۲۷	نجم	۵۱	۸۴۳
۲۷	قمر	۲۳تا۳۱	۸۴۵/۸۴۶
۲۹	حاقہ	۴و۵	۹۰۴
۳۰	بروج	۱۸تا۲۰	۹۴۲
۳۰	فجر	۹	۹۴۶
۳۰	شمس	۱۱تا۱۵	۹۴۸/۹۴۹

حضرت ابراہیم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴/۱۳۲	۲۹/۳۰
۱	بقرہ	۱۳۵	۳۱
۳	بقرہ	۲۵۸	۶۶
۳	بقرہ	۲۶۰	۶۸
۳	آل عمران	۶۵/۶۸	۹۱
۴	آل عمران	۹۵/۹۷	۹۵/۹۶
۵	نساء	۱۲۵	۱۵۵
۷	انعام	۷۵/۸۲	۲۱۶/۲۱۸
۷	انعام	۸۳/۸۵	۲۱۸
۱۱	توبہ	۱۱۴	۳۳۶
۱۲	ہود	۶۹/۷۶	۳۶۵/۳۶۶
۱۲	یوسف	۶	۳۷۵
۱۳	ابراہیم	۳۵/۴۱	۴۱۳/۴۱۴
۱۴	حجر	۵۱/۵۸	۴۲۱/۴۲۲
۱۴	نحل	۱۲۰/۱۲۳	۴۴۷
۱۶	مریم	۴۱/۵۰	۴۹۰/۴۹۱
۱۷	انبیاء	۵۱/۷۳	۵۲۰/۵۲۲
۱۷	حج	۲۶/۲۹	۵۳۳/۵۳۴
۱۹	شعراء	۶۹/۱۰۲	۵۹۰/۵۹۲
۲۰	عنکبوت	۱۶تا۲۷	۶۳۴/۶۳۵
۲۰	عنکبوت	۳۱	۶۳۷
۲۳	صافات	۸۳/۱۱۱	۶۸۶/۶۸۸
۲۳	ص	۴۵تا۴۷	۷۲۸/۷۲۹
۲۵	زخرف	۲۶تا۲۸	۷۸۳
۲۶/۲۷	ذاریات	۲۴/۳۴	۸۳۲/۸۳۳
۲۷	نجم	۳۷	۸۴۲
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۳
۲۸	ممتحنہ	۴تا۶	۸۷۷
۳۰	اعلیٰ	۱۹	۹۴۴

حضرت لوط اور انکی قوم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۸	اعراف	۸۰/۸۴	۲۵۵
۱۲	ہود	۷۷/۸۳	۳۶۷/۳۶۸
۱۴	حجر	۵۸/۷۷	۴۲۲/۴۲۳
۱۷	انبیاء	۷۱	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۴/۷۵	۵۲۳
۱۹	فرقان	۴۰	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۶۰/۱۷۵	۵۹۵/۵۹۶
۱۹	نمل	۵۴/۵۸	۶۰۸
۲۰	عنکبوت	۲۶	۶۳۶
۲۰	عنکبوت	۲۸/۳۰	۶۳۷
۲۰	عنکبوت	۳۲/۳۵	۶۳۸
۲۳	صافات	۸۳/۱۳۸	۶۸۰/۶۸۱
۲۷	ذاریات	۲۴/۳۷	۸۳۲
۲۷	نجم	۵۳	۸۴۳
۲۷	قمر	۳۳/۳۹	۸۴۶
۲۸	تحریم	۱۰	۸۹۶

حضرت اسمعیل

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵/۱۲۹	۲۹/۳۰
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۱
۷	انعام	۸۷	۲۱۹
۱۶	مریم	۵۴/۵۵	۴۹۲
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۳
۲۳	صافات	۱۰۱/۱۰۷	۷۱۸/۷۱۹
۲۳	ص	۴۸	۷۲۹

حضرت اسحاق

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۱
۷	انعام	۸۵	۲۱۸
۱۲	یوسف	۶	۳۷۵
۱۴	حجر	۵۳	۴۲۱
۱۷	انبیاء	۷۲و۷۳	۵۲۲
۲۳	صافات	۱۱۲/۱۱۳	۷۱۹
۲۳	ص	۴۵تا۴۷	۷۲۸/۷۲۹
۲۶	ذاریات	۲۸تا۳۰	۸۳۲

حضرت یعقوب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۰/۳۱
۴	آل عمران	۹۳	۹۰
۷	انعام	۸۵	۲۱۸
۱۲/۱۳	یوسف	۴تا۱۰۱	۳۷۵/۳۹۴
۱۷	انبیاء	۷۲	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۳	۵۲۲
۲۳	ص	۴۵/۴۶	۷۲۸/۷۲۹

حضرت یوسف اور انکے بھائی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۲/۱۳	یوسف	۴تا۱۰۱	۳۷۵/۳۹۴
۲۴	مومن	۳۴	۷۵۱

حضرت ایوب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۷	انبیاء	۸۳/۸۴	۵۲۳
۲۳	ص	۴۱تا۴۴	۷۲۸

حضرت شعیب اور اہل مدین (اصحاب ایکہ)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۸۵/۹۳	۲۵۵/۲۵۸
۱۲	ہود	۸۴	۳۶۷
		۹۵	۳۷۰
۱۴	حجر	۷۸/۷۹	۴۲۳
۱۹	شعراء	۱۷۶/۱۹۰	۵۹۶/۵۹۷
۲۰	عنکبوت	۳۶/۳۷	۶۳۸/۶۳۹

حضرت موسیٰ ہارون بنی اسرائیل و فرعون و ہامان

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۱	بقرہ	۴۹/۵۰	۱۱تا۱۲
۱	بقرہ	۵۱/۵۴	۱۵
۱	بقرہ	۶۰/۶۱	۱۷/۱۸
۱	بقرہ	۶۳تا۷۳	۱۹/۲۳
۱	بقرہ	۱۰۰/۱۰۱	۲۲
۱	بقرہ	۱۰۸	۲۵
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۵
۱	بقرہ	۱۱۱	۲۶
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	[illegible]	۲۰
۱	بقرہ	[illegible]	۲۳
۱	بقرہ	[illegible]	[illegible]
۲	بقرہ	۱۴۵	۳۲
۲	بقرہ	۱۶۰	[illegible]
۲	بقرہ	[illegible]/۱۵۶	۴۰
۲	بقرہ	۲۱۱	۵۰
۳	آل عمران	۹ تا ۱۳	۸۱/۸۲
۳	آل عمران	۵۴	۸۹
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۳	آل عمران	۸۳	۹۵
۳	آل عمران	۹۹/۱۰۱	۹۸
۳	آل عمران	[illegible]	۱۰۰/۱۰۱
۴	آل عمران	۱۸۱/۱۸۴	۱۱۶
۴	آل عمران	۱۸۸	۱۱۸
۵	نسار	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	[illegible]	[illegible]
۵	نسار	۱۲۳	۱۵۵
۵	نسار	۱۳۱	۱۵۰
۶	نسار	۱۵۳/۱۵۵	۱۶۲
۶	نسار	۱۶۰/۱۶۲	۱۶۳/۱۶۴
۶	نسار	۱۶۴	۱۶۵
۶	مائدہ	[illegible]	۱۶۲/۱۶۴
۶	مائدہ	[illegible]	[illegible]
۶	مائدہ	۳۲	۱۶۸
۶	مائدہ	۵۹/۶۶	۱۸۶/۱۸۸
۶	مائدہ	۶۸	۱۸۹
۷	مائدہ	۸۰	[illegible]
[illegible]	مائدہ	۸۲/۸۳	[illegible]
۷	انعام	۲۱	[illegible]
۷	انعام	[illegible]/۸۸	۲۱۹
۷	انعام	۹۱	۲۲۰
۸	انعام	[illegible]	۲۳۳
۸	انعام	۱۵۵	۲۳۵
۸	انعام	۱۶۰	۲۳۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	[illegible]	[illegible]/۲۶۰
۹	اعراف	۱۵۹/۱۶۱	۲۶۱/۲۶۴
۱۰	انفال	۴۳	۲۹۱
۱۰	انفال	۵۴	۲۹۲
۱۱	یونس	۷۵/۹۲	[illegible]
۱۲	ہود	۱۸	۳۵۵
۱۲	ہود	[illegible]	۳۶۰
۱۲	ہود	۱۱۰	۳۶۲
۱۳	رعد	۳۶	[illegible]
۱۳	ابراہیم	۵ تا ۸	[illegible]
۱۴	نحل	۱۱۸	۴۴۷
۱۴	نحل	۱۲۴	۴۴۷/۴۴۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲ تا ۸	۴۴۹/۴۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۱/۱۰۴	[illegible]
۱۶	مریم	[illegible]	۴۹۱/۴۹۲
۱۶	طٰہٰ	۹ تا ۱۰۳	[illegible]
۱۷	انبیاء	۴۸ و ۴۹	۵۲۰
۱۸	مومنون	۴۵ تا ۴۹	۵۵۰
۱۹	فرقان	۳۵/۳۶	۵۶۸/۵۶۹
۱۹	شعراء	۱۰ تا ۶۸	[illegible]
۱۹	نمل	۷ تا ۱۴	[illegible]/۶۰۲
۲۰	قصص	۳ تا ۴۲	[illegible]
۲۰	قصص	[illegible]/۵۵	[illegible]
۲۰	عنکبوت	۳۹/۴۰	۶۳۹/۶۴۰
۲۰	عنکبوت	۴۷	۶۴۱
۲۱	سجدہ	۲۳/۲۴	۶۶۵
۲۱	احزاب	۲۶	[illegible]/۶۶۲
۲۲	احزاب	۶۹	۶۸۱
۲۳	صافات	[illegible]	۷۱۹/۷۲۰
۲۴	مومن	[illegible]	[illegible]
۲۴	مومن	[illegible]	۷۵۲
۲۵	حم سجدہ	۴۵	۷۶۸
۲۵	زخرف	[illegible]	۷۸۶/۷۸۸
۲۵	دخان	[illegible]	۷۹۲/۷۹۳
۲۵	جاثیہ	[illegible]	۷۹۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۱۲	۸۰۳
۲۶	ذاریات	[illegible]	۸۲۳
۲۷	قمر	[illegible]	[illegible]
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۳
۲۸	صف	۵	[illegible]/۸۸۱
۲۸	جمعہ	۵ تا ۸	۸۸۴
۲۹	حاقہ	۹ و ۱۰	۹۰۴
۲۹	مزمل	۱۵ و ۱۶	۹۱۶
۳۰	نازعات	[illegible]	۹۳۲
۳۰	بروج	۱۷ و ۱۸	۹۴۲
۳۰	اعلیٰ	۱۸ و ۱۹	۹۴۴
۳۰	فجر	۱۰ تا ۱۴	۹۴۶

بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۶۷/۷۱	[illegible]

حزقیل مومن آل فرعون کا قصہ اور تقیہ کا مسئلہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	[illegible]	۶۱۵
۲۴	مومن	[illegible]	[illegible]
۲۴	مومن	[illegible]	[illegible]

فرعون و ہامان

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۶	۶۱۵
۲۰	قصص	۳۸	۶۲۲
۲۰	عنکبوت	۳۹/۴۰	۶۳۹/۶۴۰

قارون

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۷۶/۸۲	[illegible]
۲۰	عنکبوت	[illegible]	۶۳۹/۶۴۰
۲۴	مومن	۲۴	[illegible]

حضرت موسیٰ و خضر کی ملاقات

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵/۱۶	کہف	۶۰/۸۲	[illegible]

عوج بن عنق کا قصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۲	۱۶۳

بلعم باعور کا قصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۷۵/۱۷۶	۲۶۵

حضرت یوشع بن نون مومن آل یٰسین

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۳	۱۶۶
۱۵	کہف	۶۰ تا ۶۵	۴۷۹
۲۷	واقعہ	۱۰	۸۵۳

حضرت کالب کا ذکر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۳	۱۶۷

آسیہ زن فرعون

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۹	۶۱۵
۲۸	تحریم	۱۱	۸۹۷

حضرت الیاس

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	[illegible]/۸۸	۲۱۹
۲۳	صافات	[illegible]	۷۲۰

حضرت الیسع

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	[illegible]/۸۸	۲۱۹
۲۳	ص	۴۸	۷۳۹

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ

حضرت ذوالکفل

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴
۲۳	ص	۴۸	۷۲۹

حضرت شمویل اور طالوت و جالوت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۶/۲۵۲	۶۲/۶۴

حضرت عزیر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۹	۶۷
۱۰	توبہ	۳۰	۳۶۳

حضرت داؤد

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۵۱	۶۴
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۶	مائدہ	۷۸	۱۹۱
۷	انعام	۸۵	۲۱۸
۱۵	بنی اسرائیل	۵۵	۴۵۸
۱۷	انبیاء	۷۸/۸۲	۵۲۳/۵۲۴
۱۹	نمل	۱۵/۱۶	۶۰۲
۲۲	سبا	۱۰و۱۱	۶۸۴
۲۳	ص	۱۷/۲۶	۷۲۵/۷۲۶
۲۳	ص	۳۰	۷۲۷

ہاروت و ماروت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۳/۲۴

حضرت سلیمان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۳/۲۴
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۷	انبیاء	۷۸/۸۲	۵۲۳/۵۲۴
۱۹	نمل	۱۵/۴۴	۶۰۲/۶۰۷
۲۲	سبا	۱۲تا۱۴	۶۸۴/۶۸۵
۲۳	ص	۳۰تا۴۰	۷۲۷/۷۲۸

بلقیس اور اصحاب سبا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	نمل	۲۰تا۴۴	۶۰۳/۶۰۷
۲۲	سبا	۱۵تا۲۱	۶۸۵/۶۸۶

حضرت لقمان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	لقمان	۱۲/۱۹	۶۵۷/۶۵۸

حضرت یونس (ذوالنون)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۱	یونس	۹۸	۳۴۹
۱۷	انبیاء	۸۷/۸۸	۵۲۵
۲۲	یس	[illegible]	[illegible]
۲۳	صافات	۱۳۹/۱۴۸	۷۲۱
۲۹	قلم	۴۸/۵۰	۹۰۳/۹۰۴

حضرت زکریا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۷/۴۱	۸۵/۸۶
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۱تا۱۵	۴۸۵/۴۸۶
۱۷	انبیاء	۸۹	۵۲۵

حضرت یحییٰ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۸/۴۱	۸۵/۸۶
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۷/۱۵	۴۸۵/۴۸۶
۱۷	انبیاء	۹۰	۵۲۵
۲۲	یس	۱۳/۲۱	[illegible]

حضرت مریم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۶	نساء	۱۵۶	۱۶۳
۶	نساء	۱۷۱	۱۶۶
۶	مائدہ	۱۸	۱۸۴
۶	مائدہ	۷۶	۱۹۱
۱۶	مریم	۱۶تا۲۹	[illegible]
۱۷	انبیاء	۹۱	۵۲۵
۱۸	مومنون	۵۰	۵۵۰
۲۸	تحریم	۱۲	۸۹۶

حضرت عیسیٰ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۸۷	۲۰
۱	بقرہ	۱۳۶	۳۱
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۶	نساء	[illegible]	۱۶۳
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۶	نساء	۱۷۱/۱۷۲	۱۶۶
۶	مائدہ	۱۸	۱۸۴
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۳
۷	مائدہ	۷۲/۷۵	۱۹۰/۱۹۱
۷	مائدہ	۱۱۰/۱۱۸	۱۹۹/۲۰۲
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۱۹/۳۴	۴۸۸/۴۸۹
۱۷	انبیاء	۹۱	۵۲۵
۱۸	مومنون	۵۰	۵۵۰
۲۵	زخرف	۵۷/۶۴	۸۸۷/۸۸۸
۲۷	حدید	۲۷	۸۶۳/۸۶۴
۲۸	صف	۶	۸۸۱
۲۸	صف	۱۴	۸۸۲/۸۸۳

حواریین عیسیٰ اور قصہ نزول مائدہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۵۲	۸۸
۶	مائدہ	۱۴	۱۸۲
۷	مائدہ	[illegible]	۲۰۰/۲۰۱
۲۸	صف	۱۴	۸۸۲/۸۸۳

حضرت شمعون

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	یس	۱۳تا۱۹	۷۰۴

حبیب نجار اور اہل انطاکیہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲/۲۳	یس	۱۳تا۲۹	۷۰۴/۷۰۵

حضرت حزقیل اور نوروز کا واقعہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۳	۶۱

ذوالقرنین

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۶	کہف	۸۳/۹۸	۴۸۲/۴۸۴

یاجوج و ماجوج

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۶	کہف	۹۳/۹۷	۴۸۳/۴۸۴
۱۷	انبیاء	۹۶	۵۲۶

اصحاب رس

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	فرقان	۳۸	۵۷۹
۲۶	ق	۱۲	۸۲۷

اصحاب کہف و رقیم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	کہف	[illegible]	۴۶۰/۴۶۱
۱۵	کہف	[illegible]	۴۶۲

اصحاب اخدود

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	بروج	۴تا۹	۹۴۱

باغ والوں کے دو قصے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	کہف	۳۲/۴۴	[illegible]
۲۹	قلم	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
قوم تبع			
۲۵	دخان	۳۷	۷۹۳
۲۶	ق	۱۴	۸۲۷
ابرہہ بادشاہ یمن اور اصحاب فیل			
۳۰	فیل	پوری سورۃ	۹۵۷
حضرت محمد مصطفیٰ سید المرسلین			
آپکو خلعت نبوت عطا ہونا			
۲۹	مدثر	۲ تا ۷	۹۱۸
۳۰	علق	۱ تا ۵	۹۵۱/۹۵۲
آپکا حلیہ اور یہود کی شرارت			
۱	بقرہ	۷۹	۱۸
آپ حضرت ابراہیم کی دعا ہیں			
۱	بقرہ	۱۲۹	۳۰
آپ حضرت موسیٰ کی مثیل ہیں			
۲۹	مزمل	۱۵	۹۱۶
آپ حضرت عیسیٰ کی بشارت ہیں			
۲۸	صف	۶	۸۸۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
آپ کا ذکر توریت و انجیل میں ہے			
۹	اعراف	۱۵۷	۲۷۰
آپ کو اہل کتاب بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں			
۲	بقرہ	۱۴۶	۳۴
۰	انعام	۲۱	۲۰۶
آپکی تصدیق کی پیشین گوئیاں آپکا قتل سے محفوظ رہنا			
۶	مائدہ	۶۷	۱۸۸
قرآن کا مثل قیامت تک نہ ہو سکے گا			
۱	بقرہ	۲۳/۲۴	۶ و ۷
۱۱	یونس	۳۸	۳۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸	۴۶۳
روم کی فتح			
۲۱	روم	۲ تا ۴	۶۴۵
آپکا دین تمام دینوں پر غالب ہوگا			
۱۰	توبہ	۳۳	۳۶۴
۲۶	فتح	۲۸	۸۲۱

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
آپ کا مکہ میں تشریف لانا			
۲۶	فتح	۲۷	۸۲۰
بنی اسمٰعیل کو وعدہ کی زمین کنعان کا ملنا			
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۵۲۷
آپ کے معجزات			
معراج			
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۹
۲۷	نجم	۹/۱۸	۸۳۹/۸۴۰
شق القمر			
۲۷	قمر	۱ تا ۴	۸۴۳/۸۴۴
آپکے ہاتھ کا حیرتناک کام			
۹	انفال	۱۷	۲۸۴
آپکی سب سے پہلی دعوت			
۱۹	شعراء	۲۱۴	۵۹۹
جنگ بدر اور قلیل کا کثیر کا مقابلہ			
۳	آل عمران	۱۳	۷۹
فرشتوں کی جنگ اور مدد کرنا			
۴	آل عمران	۱۲۴	۱۰۳ تا ۱۰۴
۹	انفال	۹	۲۸۲
۱۰	توبہ	۲۶	۳۰۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷
۲۱	احزاب	۹	۶۶۸
آپ نے لکھنا پڑھنا سیکھا نہ تھا			
۲۱	عنکبوت	۴۸	۶۴۱
قرآن اور اسکی صفات			
۱	بقرہ	۲	۳
۱	بقرہ	۲۳/۲۴	۶ و ۷
۱	بقرہ	۹۹	۲۳
۱	بقرہ	۱۰۶	۲۵
۳	آل عمران	۳	۶۶
۳	آل عمران	۷	۶۸
۴	آل عمران	۱۰۸	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۳۸	۱۰۶
۵	نساء	۸۲	۱۴۳/۱۴۴
۶	نساء	۱۷۵	۱۹۷
۶	مائدہ	۱۵	۱۶۴
۷	انعام	۹۲	۲۲۰
۷	انعام	۱۰۴/۱۰۵	۲۲۳
۸	انعام	۱۱۴	۲۲۵
۸	انعام	۱۲۶	۲۲۸
۸	انعام	۱۵۷/۱۵۸	۲۳۵/۲۳۶
۸	اعراف	۱ تا ۳	۲۳۸
۸	اعراف	۵۲	۲۴۸
۹	اعراف	۲۰۳	۲۸۰
۱۱	یونس	۲	۳۳۰
۱۱	یونس	۳۷/۳۸	۳۳۸/۳۳۹
۱۱	یونس	۵۷	۳۴۲
۱۱	یونس	۹۴/۹۵	۳۴۹
۱۱	یونس	۱۰۸/۱۰۹	۳۵۱
۱۱	ہود	۱	۳۵۲
۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۵۳
۱۲	یوسف	۱و۲	۳۵۴/۳۷۵
۱۳	یوسف	۱۱۱	۳۹۵/۳۹۶
۱۳	رعد	۱	۳۹۶
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳
۱۳	رعد	۳۷	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۱	۴۰۶
۱۳	ابراہیم	۵۲	۴۱۶
۱۴	حجر	۱	۴۱۶
۱۴	حجر	۹	۴۱۷
۱۴	حجر	۸۰	۴۳۲
۱۴	حجر	۹۱	۴۳۳
۱۴	نحل	۶۳	۴۳۵
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۰/۴۴۱
۱۴	نحل	۹۸	۴۴۳
۱۴	نحل	۱۰۱/۱۰۵	۴۴۳/۴۴۴
۱۵	بنی اسرائیل	۹	۴۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۴۱	۴۵۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۵	۴۵۶
۱۵	بنی اسرائیل	۸۲	۴۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸/۸۹	۴۶۳
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۶/۱۰۹	۴۶۶/۴۶۷
۱۵	کہف	۲۶	۴۷۲
۱۵	کہف	۵۴	۴۷۷
۱۶	مریم	۹۸	۴۹۶
۱۶	طہ	۱۰۴/۱۰۵	۵۰۷
۱۶	طہ	۱۱۸	۵۰۹
۱۷	انبیاء	۲	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۱۰	۵۱۴
۱۷	انبیاء	۵۰	۵۲۰
۱۷	انبیاء	۱۰۷	۵۲۷
۱۷	حج	۱۶	۵۳۱
۱۸	نور	۱	[illegible]
۱۸	نور	۳۴	[illegible]
۱۸	نور	۳۶	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۹	فرقان	۳۰	۵۷۸
۱۹	فرقان	۳۲	۵۷۸
۱۹	فرقان	۵۲	۵۸۱
۱۹	شعراء	۲	۵۸۴
۱۹	شعراء	۵	۵۸۴/۵۸۵
۱۹	شعراء	۹۲/۱۰۱	۵۹۸
۱۹	شعراء	۲۱۰/۲۱۲	۵۹۹
۱۹	نمل	۱و۲	۶۰۰
۱۹	نمل	۶	۶۰۱
۲۰	نمل	۷۷	۶۱۱
۲۰	نمل	۹۲	۶۱۳/۶۱۴
۲۰	قصص	۲	۶۱۴
۲۰	قصص	۸۶/۸۸	۶۳۱
۲۱	عنکبوت	۴۷/۵۱	۶۴۱/۶۴۳
۲۱	روم	۵۸	۶۵۴
۲۱	لقمان	۲و۳	۶۵۵
۲۱	سجدہ	۲و۳	۶۶۱/۶۶۲
۲۲	سبا	۶	۶۸۳
۲۲	فاطر	۳۱	۶۹۸
۲۲	فاطر	۳۲	۶۹۸
۲۲	یس	۲	۷۰۲
۲۲	یس	۵	۷۰۲
۲۳	یس	۶۹	۷۱۰
۲۳	ص	۱	۷۲۳
۲۳	ص	۲۹	۷۲۷
۲۳	ص	۴۹	۷۲۹
۲۳	ص	۸۶/۸۸	۷۳۱
۲۳	زمر	۱و۲	۷۳۲
۲۳	زمر	۲۳	۷۳۵/۷۳۶
۲۳	زمر	۲۷/۲۸	۷۳۶
۲۴	زمر	۳۱	۷۳۸
۲۴	مومن	۲	۷۴۵
۲۴	حم سجدہ	۲تا۴	۷۶۰
۲۴	حم سجدہ	۴۱/۴۲	۷۶۷
۲۴	حم سجدہ	۴۴	۷۶۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۵	حم سجدہ	۵۲	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۷	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۵۲	۷۸۰
۲۵	زخرف	۲تا۴	۷۸۰
۲۵	زخرف	۳۰/۳۱	۷۸۴
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۵	دخان	۲و۳	۷۹۱
۲۵	دخان	۵۸	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۱	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۶	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۱۱	۷۹۶
۲۵	جاثیہ	۲۰	۷۹۷
۲۶	احقاف	۲	۸۰۱
۲۶	احقاف	۸	۸۰۲
۲۶	احقاف	۱۰	۸۰۲/۸۰۳
۲۶	احقاف	۱۲	۸۰۳
۲۶	احقاف	[illegible]	۸۰۷
۲۶	محمد	۲۴	۸۱۲
۲۶	ق	۱	۸۲۶
۲۶	ق	۴۵	۸۳۰
۲۷	قمر	۱تا۴	۸۳۵
۲۷	قمر	۳۲	۸۳۶
۲۷	قمر	۴۰	۸۳۷
۲۷	رحمٰن	۲	۸۳۸
۲۷	واقعہ	۷۷/۷۹	۸۵۶/۸۵۷
۲۸	حشر	۲۱	۸۷۵
۲۹	قلم	۵۲	۹۰۳
۲۹	حاقہ	۴۰/۵۱	۹۰۶/۹۰۷
۲۹	جن	۱	۹۱۲
۲۹	مزمل	۴و۵	۹۱۶
۲۹	مزمل	۱۹	۹۱۸
۲۹	مدثر	۵۴/۵۵	۹۲۰
۲۹	قیامۃ	۱۶تا۱۹	۹۲۱/۹۲۲
۲۹	دہر	۲۳	۹۲۵

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۹	دہر	۲۹	۹۲۵
۳۰	عبس	۱۱تا۱۶	۹۲۸
۳۰	تکویر	۱۹تا۲۱	۹۳۰
۳۰	تکویر	۲۵تا۲۸	۹۳۶
۳۰	انشقاق	۲۱	۹۳۱
۳۰	بروج	۲۱/۲۲	۹۳۴
۳۰	طارق	۱۳و۱۴	۹۴۳
۳۰	اعلیٰ	۶و۷	۹۴۳
۳۰	قدر	۱	۹۵۲
۳۰	بینہ	۲	۹۵۳

آپ کا ادب و لحاظ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۴	۲۴
۹	انفال	۲۰	۳۸۴
۹	انفال	۲۴	۳۸۵
۱۸	نور	۶۲/۶۳	۵۶۲/۵۶۳
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۸/۶۷۹
۲۲	احزاب	۵۶/۵۷	۶۷۹
۲۲	احزاب	۶۹	۶۸۱
۲۶	حجرات	۱تا۵	۸۲۲

آپ کا کافروں سے علیحدہ رہنا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	کافرون	پوری سورۃ	۹۵۸

آپ کو کفار کا صادق جاننا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۸۹	۲۱
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۵
۲	بقرہ	۱۴۶	۳۲
۳	آل عمران	۸۶	[illegible]
۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
[illegible]	قصص	۳۶	[illegible]
۲۰	قصص	۵۳	[illegible]

کفار کی ایذا رسانی پر حضور رسول کی تسلی و تشفی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۸۶	[illegible]
۴	آل عمران	۱۹۶	۱۱۶
۶	مائدہ	۴۱	۱۸۰
۷	انعام	۱۱	۲۰۳
۷	انعام	[illegible]	۲۰۸-۲۰۹
۸	انعام	۱۱۲	۲۲۳
۹	انفال	۳۰	۲۸۶
۱۰	توبہ	[illegible]	۲۹۹
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۱-۳۱۲
۱۱	یونس	۶۵	۳۳۳
۱۲	ہود	۱۲	۳۵۲
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۷۲
۱۳	رعد	۳۲	۳۹۳
۱۴	حجر	۹۴-۹۹	۴۲۴-۴۲۵
۱۴	نحل	۱۲۷	۴۴۸
۱۵	کہف	۶	۴۶۸
۱۶	طٰہٰ	[illegible]	۵۱۱
۱۷	انبیاء	۴۱	۵۱۸
۱۷	حج	[illegible]	۵۳۷
۱۹	فرقان	[illegible]	۵۶۸
۱۹	شعراء	۳	۵۸۴
۲۰	نمل	۷۰	۶۱۰
۲۰	عنکبوت	۱۸	۶۳۵
۲۱	لقمان	۲۳	۶۵۹
۲۲	احزاب	۴۸	۶۶۷
۲۲	فاطر	[illegible]	۶۹۳
۲۲	فاطر	۸	۶۹۴
۲۲	فاطر	۲۵	۶۹۷
۲۲	یٰس	۷۶	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۴	مومن	[illegible]	۷۴۵
۲۴	مومن	۷۷	۷۵۸
۲۴	حم سجدہ	۴۳	۷۶۸
۲۵	زخرف	[illegible]	۷۸۳
۲۵	ذاریات	۵۴	۸۳۴
۳۰	کوثر	۳	۹۵۸
۳۰	لہب	پورا سورہ	۹۵۹

ہجرت حبشہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۸۳	۱۹۳

نجاشی بادشاہ حبش وغیرہ کی مدح

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۹	۱۳۰
۶و۷	مائدہ	۸۲-۸۹	۱۹۲-۱۹۳

ہجرت مدینہ اور اسکا سبب

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۹	انفال	۳۰	۲۸۶

غار ثور

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷

جنگ بدر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۷۹
۴	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۴	آل عمران	[illegible]-۱۶۷	[illegible]
۹و۱۰	انفال	[illegible]	[illegible]-۲۹۶

جنگ اُحد

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	[illegible]	۱۰۳
۴	آل عمران	[illegible]	۱۰۴
۴	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۴	آل عمران	[illegible]	[illegible]

بدر صغریٰ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	[illegible]	۱۴۴

صلح حدیبیہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۴	۸۱۵

بیعت رضوان

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۱۸	۸۱۸

جنگ خیبر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۴	۱۸۵
۲۶	فتح	[illegible]	۸۱۹

معاملہ فدک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱

فتح مکہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۲۷	۸۲۰

جنگ احزاب (خندق)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۹-۲۵	[illegible]

بنی قریظہ کی تاراجی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	[illegible]	[illegible]

بنی نضیر کی جلاوطنی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	حشر	۲ تا ۶	[illegible]

جنگ حنین

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	[illegible]	۳۰۲-۳۰۳

جنگ تبوک

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	[illegible]	[illegible]

جنگ بنی المصطلق

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۸	منافقون	۱ تا ۸	[illegible]

جنگ بنی سلیم

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	عادیات	۱ تا ۵	[illegible]

سریہ عبداللہ بن جحش

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲

واقعہ مباہلہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۶۱	۹۰

ازواج نبی کی فضیلت [illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷
۲۱	احزاب	۲۹	۶۷۲
۲۲	احزاب	[illegible]	۶۷۳
۲۲	احزاب	[illegible]	[illegible]

بعض ازواج کی مذمت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۲۸	۶۷۲

حضرت عائشہ و حفصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۴
۲۸	تحریم	۱ تا ۵	[illegible]

حضرت عائشہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۳۳	۶۷۳
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷

زید و زینب کا قصہ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	[illegible]	[illegible]
۲۲	احزاب	[illegible]	[illegible]

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
اُم شریک کا قصہ			
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷
بعض اصحاب کی فداکاری اور اُن کی مدح			
۹	اعراف	۱۵۷	۲۷۰
۱۰	توبہ	۸۸/۸۹	۳۱۹
۱۱	توبہ	۹۱/۹۲	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۹/۱۰۰	۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۱۱/۱۱۲	۳۲۵
۱۱	توبہ	۱۱۷	۳۲۶/۳۲۷
۱۴	نحل	۱۱۰	۴۴۵
۱۷	حج	۳۹/۴۱	۵۳۶/۵۳۷
۱۷	حج	۵۸/۵۹	۵۴۰
۱۹	شعرا	۲۲۷	۶۰۰
۲۱	احزاب	۲۳/۲۴	۶۶۱
۲۶	فتح	۱۰	۸۱۶
۲۶	فتح	۱۸	۸۱۸
۲۶	فتح	۲۶	۸۲۰
۲۶	فتح	۲۹	۸۲۱
۲۸	حشر	۸/۱۰	۸۶۲/۸۶۳
حضرت حمزہ			
۲	بقرہ	۱۵۵/۱۵۸	۳۶
۸	انعام	۱۲۲	۲۲۷
۱۷	حج	۳۹	۵۳۶
۲۱	احزاب	۲۳	۶۶۱
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۶۰
۳۰	فجر	۲۷/۳۰	۹۴۷
حضرت ابوطالب			
۲۰	قصص	۵۶	۶۲۵

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
حضرت عباس و ابن عباس			
۱۰	انفال	۷۰	۲۹۵
۱۰	توبہ	۱۹/۲۲	۳۰۱
۲۵	شوریٰ	۲۳	۷۷۵
حضرت عمار یاسر			
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۵
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۴
۲۰	قصص	۶۱	۶۲۶
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵
حضرت سلمان			
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲/۴۷۳
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵
۲۳	زمر	۱۷/۱۸	۷۳۴/۷۳۵
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴
۳۰	عصر	۳	۹۵۶
حضرت ابوذر			
۲۳	زمر	۱۷/۱۸	۷۳۴/۷۳۵
حضرت عبیدہ			
۱۷	حج	۱۹	۵۳۲
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۶۰
عبداللہ ابن سلام			
۴	آل عمران	۱۱۳/۱۱۴	۱۰۶
۲۶	احقاف	۱۰	۸۰۳/۸۰۴
عبداللہ ابن اُم مکتوم			
۳۰	عبس	۱/۱۰	۹۳۳/۹۳۴
حضرت فاطمہ بنت اسد وغیرہ			
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۱۹

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
فاطمہ زہرا			
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۱۹
۳۰	ضحیٰ	۵	۹۵۰
بعض اصحاب کی مذمت			
۳	آل عمران	۱۰۶	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۴۲/۱۴۴	۱۰۶/۱۰۷
۴	آل عمران	۱۴۹	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۵۲/۱۵۸	۱۰۸/۱۱۱
۴	آل عمران	۱۶۵/۱۶۸	۱۱۲/۱۱۳
۴	آل عمران	۱۷۹	۱۱۵
۱۰	توبہ	۲۵	۳۰۳
۱۰	توبہ	۳۸/۳۹	۳۰۶
۱۰	توبہ	۴۱/۴۳	۳۰۷/۳۰۸
۱۰	توبہ	۴۵/۵۹	۳۰۸/۳۱۱
۱۰	توبہ	۶۱/۷۰	۳۱۱/۳۱۲
۱۰	توبہ	۷۳/۸۷	۳۱۵/۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۰	۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۳	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۴/۹۸	۳۲۱/۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۰۱/۱۱۰	۳۲۲/۳۲۵
۱۱	توبہ	۱۲۵/۱۲۷	۳۲۹
۱۸	نور	۵۴	۵۶۹
۲۱	احزاب	۹/۲۱	۶۶۸/۶۶۰
۲۲	احزاب	۵۳/۵۴	۶۷۸
۲۲	احزاب	۵۷/۵۸	۶۷۹
۲۶	محمد	۲۰/۳۲	۸۱۳/۸۱۴
۲۶	فتح	۶	۸۱۶
۲۸	صف	۲/۴	۸۸۰
۲۸	جمعہ	۱۱	۸۸۵
۳۰	تطفیف	۲۹/۳۳	۹۳۹
حضرت ابوبکر و عمر			
۱۷	حج	۹	۵۳۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	حجرات	۲	۸۲۳
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴
حضرت ابوبکر			
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷
حضرت عمر			
۲	بقرہ	۱۸۷	۴۳/۴۴
۷	مائدہ	۹۱	۱۹۴
حضرت عثمان			
۱۸	نور	۵۳	۵۶۹
۲۷	نجم	۳۳/۵۰	۸۴۲/۸۴۳
۳۰	عبس	۱/۲	۹۳۳
حضرت معاویہ بنی اُمیہ			
۱۵	بنی اسرائیل	۶۰	[illegible]
۱۷	انبیاء	۱۱۱	۵۲۸
۱۷	حج	۹	۵۳۰
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۳۰	فجر	۶/۸	۵۴۶
۳۰	قدر	۳	۹۵۲
حضرت طلحہ			
۱۰	توبہ	۱۹/۲۲	۳۰۱
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۹
عیاش بن ربیعہ کا قصہ			
۵	نساء	۹۲	۱۴۶
حارث بن سوید کا قصہ			
۳	آل عمران	۸۹	۹۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
زید بن اُسامہ کی بیوقوفی و بے رحمی			
۵	نساء	۹۵	۱۴۸
ایک کفن چور کی توبہ			
۴	آل عمران	۱۳۵/۱۳۶	۱۰۵/۱۰۶
کعب بن اشرف یہودی کی شرارتیں			
۴	آل عمران	۱۸۳	۱۱۶
۵	نساء	۵۱	۱۳۶
جندب کا قصہ			
۵	نساء	۱۰۰	۱۴۹
بشیر وغیرہ بنو ابیرق کی چوری کا قصہ			
۵	نساء	۱۰۵/۱۰۸	۱۵۱
مقیس بن صبابہ کا قصہ			
۵	نساء	۹۳	۱۴۷
ایک عجیب شیطانی حرکت			
۵	نساء	۱۱۷	۱۵۴
خولید کا قصہ			
۵	نساء	۱۱۸	۱۵۴
قبیلہ غطفان کا ایک واقعہ			
۶	مائدہ	۱	۱۶۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
بنی عتبہ کا قصہ			
۶	مائدہ	۳۳	۱۷۹
یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ			
۶	مائدہ	۴۲	۱۸۱
تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ اور فیصلہ			
۷	مائدہ	۱۰۶/۱۰۸	۱۹۸/۱۹۹
ابو لبابہ کی توبہ			
۹	انفال	۲۷	۲۸۶
خوارج کی نسبت پیشین گوئی			
۱۰	توبہ	۵۸	۳۱۱
ثعلبہ بن حاطب کا قصہ			
۱۰	توبہ	۷۵/۷۸	۳۱۶
اوس وغیرہ کا قصہ			
۱۰	توبہ	۱۰۲/۱۰۴	۳۲۲
کعب بن مالک وغیرہ			
۱۰	توبہ	۱۱۸	۳۲۷
عثمان بن مظعون کا ایمان			
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱
ایک گاؤں کا قصہ			
۱۴	نحل	۱۱۲/۱۱۳	۴۴۵/۴۴۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
اُبی بن خلف کا واقعہ			
۱۶	مریم	۶۶/۶۸	۴۹۳/۴۹۴
۲۳	یس	۷۷/۸۲	۷۱۱
روح			
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۶۳
ایک عجیب قصہ			
۱۷	حج	۹/۱۰	۵۳۰
ایک یہودی کی بیوقوفی			
۱۷	حج	۱۱	۵۳۰
۱۸	فرقان	۲۷/۲۹	۵۷۷/۵۷۸
نضر بن حارث کا قصہ			
۲۱	روم	۶	۶۵۵
ولید بن عقبہ کا قصہ			
۲۱	سجدہ	۱۸/۲۰	۶۶۴
۲۶	حجرات	۶	۸۲۲/۸۲۳
ابولہب کا ذکر			
۲۳	زمر	۱۹	۷۳۵
۳۰	لہب	پورا سورہ	۹۵۹
دو عجیب قصے			
۲۴	حم سجدہ	۸۴/۸۵	۷۹۷
عبداللہ بن زبعری کا قصہ			
۲۵	زخرف	۵۷	۷۸۷
حاطب بن ابی بلتعہ اور جناب امیر			
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۶۶/۸۶۷

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
سبیعہ کا قصہ			
۲۸	ممتحنہ	۱۰	۸۶۸/۸۶۹
۲۸	منافقون	۱/۲	۸۸۵
ولید بن مغیرہ کی حالت			
۲۹	قلم	۱۰/۱۶	۹۰۱
۲۹	مدثر	۱۱/۲۶	۹۱۸/۹۱۹
جنات کا قصہ			
۲۶	احقاف	۲۹/۳۲	۸۰۷
۲۹	جن	پورا سورہ	۹۱۲/۹۱۵
عبداللہ ابن سلول اور عبداللہ بن رواحہ کا جھگڑا			
۲۶	حجرات	۹	۸۲۳
ثابت بن قیس کا قصہ			
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۴
اعمش کا قصہ			
۲۶	ق	۲۵	۸۳۸
خولہ کا واقعہ			
۲۸	مجادلہ	۱	۸۶۵
سرگوشی کا قصہ			
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۸
عبداللہ ابن سلول اور اُسکے بیٹے کا قصہ			
۲۸	مجادلہ	۲۳	۸۷۹/۸۸۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
ابوالدحداح اور ایک انصاری کا قصہ			
۳۰	لیل	۵/۱۸	۹۴۹
ابوجہل کی مذمت			
۳۰	علق	۹/۱۹	۹۵۲
اہل مکہ کی عزت			
۳۰	قریش	پورا سورہ	۹۵۷
حضرت علیؑ کی ولی عہدی			
۶	مائدہ	۳	۱۶۹

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۶۷	۱۸۸
حارث بن نعمان کا معذب ہونا			
۲۹	معارج	۱/۴	۹۰۷
خدا نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے			
۲۳	صافات	۱/۴	۷۱۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۳	ص	۱	۷۲۳
۲۵	زخرف	۴	۷۸۰
۲۵	دخان	۲	۷۹۱
۲۶	ق	۱	۸۲۶
۲۶	ذاریات	۱/۴	۸۳۱
۲۷	طور	۱/۲	۸۳۵
۲۷	نجم	۱	۸۳۹
۲۷	واقعہ	۷۵	۸۵۶
۲۹	قلم	۱	۹۰۰
۲۹	حاقہ	۳۸/۳۹	۹۰۶
۲۹	معارج	۴۰	۹۰۹
۲۹	مدثر	۳۲/۳۴	۹۱۹
۲۹	قیامۃ	۱/۲	۹۲۱
۲۹	مرسلات	۱/۵	۹۲۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳۰	نازعات	۱/۵	۹۳۱
۳۰	تکویر	۱۵/۱۸	۹۳۶
۳۰	انشقاق	۱۶/۱۸	۹۴۰
۳۰	بروج	۱/۲	۹۴۱
۳۰	طارق	۱	۹۴۲
۳۰	طارق	۱۱/۱۲	۹۴۳
۳۰	فجر	۱/۲	۹۴۵
۳۰	بلد	۱/۲	۹۴۷
۳۰	شمس	۱/۲	۹۴۸
۳۰	لیل	۱/۲	۹۴۹
۳۰	ضحیٰ	۱/۲	۹۵۰
۳۰	تین	۱/۲	۹۵۱
۳۰	عادیات	۱/۲	۹۵۴/۹۵۵
۳۰	عصر	۱	۹۵۶

فہرست تعداد حروف و اعراب وغیرہ

ا	۴۸۸۷۲	خ	۲۴۱۶	ش	۲۲۵۳	غ	۲۲۰۸	ن	۲۶۵۶۰
ب	۱۱۴۲۸	د	۵۶۴۲	ص	۲۰۱۳	ف	۸۴۹۹	و	۲۵۵۳۶
ت	۱۱،۹۹	ذ	۴۶۹۷	ض	۱۶۰۷	ق	۶۸۱۳	ہ	۱۹۰۷۰
ث	۱۲۷۶	ر	۱۱۷۹۳	ط	۱۲۷۴	ک	۹۵۲۲	لا	۳۷۲۰
ج	۳۲۷۳	ز	۱۵۹۰	ظ	۸۴۲	ل	۳۰۴۳۲	ے	۲۵۹۱۹
ح	۹۷۳	س	۵۸۹۱	ع	۲۲۰۰	م	۲۶۵۳۵	کل حروف	۳۲۷۰۵۲

فتحات	۵۳۲۴۳	کسرات	۳۹۵۸۲	مدات	۱۷۷۱
ضمات	۸۸۰۴	نقاط	۱۰۵۶۸۴	تشدیدات	۱۲۵۳

علامات اوقاف

○ علامت وقف تام کی ہے، مـ علامت وقف لازم کی ہے کہ یہاں وقف ضروری ہے، ط علامت وقف مطلق کی ہے
ج علامت جائز کی اس مقام پر وقف و وصل دونوں جائز ہیں، ز علامت وقف مجوز کی وصل و وقف دونوں جائز ہیں لیکن
وصل کو ترجیح ہے، ص علامت ترخص کی ہے جسے وقف اضطراری کہتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ اضطراری حالت میں اگر وقف کریں تو ابتدا قبل سے کرنا ہوگی اور علامت
ص میں جو وقف کریں ما بعد سے ابتدا ہوگی، صلے علامت وصل اولیٰ کی ہے، ق علامت ہے کہ کسی نے وقف کیا ہے اور کسی نے وصل، قف علامت
وقف ہے کہ یہاں وقف کرے، اور معانقہ علامت ہے کہ یہاں دو وقف میں ایک کو اختیار کرے اسکے طرز مختلف ہیں کہیں نقطے ۳ بنا دیتے ہیں
کہیں مع بنا دیتے ہیں کہیں معانقہ و مع لکھتے ہیں، لا علامت وقف نہ کرنے کی ہے۔

سورتوں کی فہرست

مع تعداد رکوع، وآیات، وپارہ

حضرات علمائے کرام مدظلہم العالی نے متفقہ طور پر اس کو مصدق فرمایا، صرف چند تحریروں کا اقتباس درج ہے:۔ (ان تصدیقات کا ایک ایک فقرہ قابل توجہ ہے)

حجۃ الاسلام حضرت نجم العلماء
مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ
مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ

... ایسے کلام بلاغت نظام کا کسی دوسری زبان میں صحیح با محاورہ ترجمہ کرنا نہایت امر عظیم ہے یہی سبب ہے کہ بعض تراجم محاورہ کی پابندی نہ کر سکے اور بعض اغلاط سے محفوظ نہ رہ سکے ایسے ترجمے کی بہت ضرورت تھی جو قابل اعتماد اور مطابق ارشاد اہلبیت امجاد ہو بحمد اللہ اس ضرورت کو... جناب مولانا فرمان علی صاحب نے باحسن وجوہ پورا کر دیا ...... اس ترجمے سے اردو سمجھنے والے قرآن مجید کے عجائب و اسرار پر اطلاع ہو سکیگی کہ دیدۂ دل انکے روشن و منور ہو جائینگے اسکے علاوہ ضروری مفید عام توضیح و تصریح خوش اسلوبی سے لکھی ہے بالخصوص آیات فضائل اہلبیت اطہار کی جو شرح قرآن ہی اچھے طریقے سے توضیح کر دی ہے لہذا اس ترجمہ کی اشاعت و ترویج میں جسقدر کوشش کی جائے باعث اجر جزیل و ثواب جمیل ہو گی

حجۃ الاسلام حضرت باقر العلوم
مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ
مجتہد العصر و الزمان اعلی اللہ مقامہ

.... اس ترجمہ مبارکہ قرآن مجید کو جسے ... مولانا سید فرمان علی صاحب ...... نے تحریر فرمایا ہے ..... اس کے استماع سے نہایت مسرور ہوا اور محاسن کثیرہ اور فوائد عزیزہ پر مشتمل پایا خصوصاً فضائل اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے متعلق آیات کی تشریح و توضیح نہایت حسن و خوبی سے اس ترجمہ میں کی گئی ہے لہذا مامول اخوان مومنین سے یہ ہے کہ اس ترجمہ کی نہایت قدر کریں گے، اور اس کی طبع و نشر میں کوشش فرمائینگے

حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام
مولانا السید ظہور حسین صاحب قبلہ
مجتہد العصر و الزمان

.. .. قران مجید کے بہت سے ترجمے دیکھے میں آئے لیکن کوئی ترجمہ ایسا نظر قاصر سے نہ گزرا جس میں قرآن مجید کی عبارت شریفہ کا اصل مقصود محفوظ رہا ہو، البتہ اگر کسی ترجمہ میں اصل مقصود کی مطابقت اور مراد خدا کی موافقت کا دعوے ہو سکتا ہے تو وہ محض ایک ترجمہ معلوم ہوتا ہے جس کو جناب مولانا المولوی سید فرمان علی صاحب . ... نے تحریر فرمایا ہے..... یہ ترجمہ اپنے اسلوب کی شائستگی اور روزمرہ کی خوبی اور تفاسیر حقہ کی مطابقت میں جواب نظیر ہے. حضرات مومنین اسکے فوائد بیش بہا سے فائدہ اٹھائیں

حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء
مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ
مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ

قرآن مجید مترجمہ فاضل جلیل جناب مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ جسے قوم کے مایۂ ناز فرد جناب مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس نے نہایت جانفشانی اور سعی بلیغ کے ساتھ شایع فرمایا ہے میری نظر سے گزرا، کاغذ لکھائی چھپائی ہر شے اپنے مقام پر قابل تعریف ہے اور انداز موصوف نے اسکی طباعت میں بڑی کوشش کی ہوگی. . ہر مسلمان کو اسے اپنے گھر میں رکھنا چاہیے کیونکہ مختصر تحریر اسکی خوبیوں کو اکٹھا نہیں کر سکتی یہ قرآن مجید مجھے بیحد پسند ہے اور میں اسے دیکھکر بہت خوش ہوا مومنین سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ اسے ضرور لیں اور اس کی کثرت اشاعت کی کوشش کریں دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع اندوز ہونے کی توفیق اور جناب مرزا محمد جواد صاحب کو اس کا بہترین اجر کرامت فرمائے

حجۃ الاسلام عمدۃ العلماء
جناب مولانا السید کلب حسین صاحب قبلہ
مجتہد العصر دام ظلہ

اکثر حضرات نے اردو میں ترجمہ کیا مگر کوئی ترجمہ غلط، کوئی محاورات کی قید بند سے آزاد . . . اسلئے یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ دور حاضر میں جناب مولانا السید فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کا ترجمہ صحت مطابقت محاورات مطابقت تفاسیر صحیحہ کے اعتبار سے بے مثل و بے نظیر ہے۔ یہ ترجمہ مع تفسیر ضروری دو مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں شایع ہوا، باوجودیکہ ہر مرتبہ صحت و نفاست کاغذ وغیرہ کا انتظام نہ کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اپنی عام مقبولیت کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں کمیاب ہو گیا، لہذا ضرورت تھی کہ کوئی صاحب ہمت اسطرف توجہ کریں، خدا کا شکر ہے کہ حبیب لبیب جناب مرزا محمد جواد صاحب ام مجدہ نے اس فرض کو باحسن وجوہ ادا کرنیکے واسطے قدم بڑھایا، آپ کا مطبع دس سال سے بہترین طباعت کا کام انجام دے رہا ہے اور آپ خود کتابت کے اعلی ترین نمونے برابر قوم کو سامنے پیش کرتے رہے ہیں، اسی وجہ سے جب ہم کو موصوف کے اس قصد کی اطلاع ہوئی تو یہ یقین ہو گیا کہ اس ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن بہترین صفات کا حامل ہوگا لیکن اب . . . . . یہ کہنا ناگزیر ہے کہ صحت الفاظ و اعراب، کاغذ کی عمدگی، کتابت و طباعت کی نفاست ..... لوح کی بہار مختلف رنگوں کی آرائش نے اس ترجمہ کا ظاہری لباس اتنا ہی دلکش اور دیدہ زیب کر دیا ہے جتنا خود یہ ترجمہ اپنی معنویت کے اعتبار سے دلکش تھا، مطبوعہ قرآنوں میں بے نظیر ہونے کی وجہ سے اس قرآن کو قدیم نادر و نایاب قلمی نسخوں میں جگہ دینا بے محل نہ ہوگا، خداوند عالم جناب مرزا محمد جواد صاحب کو اس خدمت کے عوض میں اجر جزیل عنایت کرے اور تمام مومنین کو ممدوح کی ہمت افزائی کی توفیق دے

الادیب
تحت حمایت صدر المحققین ناصر الملۃ والدین شمس العلماء جناب
مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

فاضل جلیل مولانا سید فرمان علی صاحب مرحوم ہندوستان میں کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں، آپ نے قرآن مجید کا جو ترجمہ اردو میں کیا ہے وہ اور قرآن مجید کے ترجموں سے بہتر اور صحیح تر ہے حاشیہ پر تفسیر بھی ہے جو احادیث صحیحہ و عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے، غرض اس ترجمہ کی اس وقت کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس ترجمہ کا مقبول ہونا اس سے ظاہر ہے کہ چند سال کے عرصہ میں دو مرتبہ کئی ہزار کی تعداد میں طبع ہوا باوجودیکہ اس کا کاغذ خراب تھا، کتابت اچھی نہ تھی اس میں غلطیاں بہت سی تھیں مگر پھر بھی سب ختم ہو گیا۔ اور ضرورت مومنین کو باقی رہ گئی، لہذا مومنین کی ضرورت کا خیال کر کے مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس نے اپنے اہتمام سے طبع کرانیکا قصد کیا۔ یہ مطبع اگرچہ بہت بڑا نہیں تھا لیکن دس سال کے عرصہ میں اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ دوسرے مطابع سو برس میں بھی اتنی ترقی نہیں کر سکتے اس کا سبب یہ ہے کہ مالک مطبع اپنی سچائی اور وعدہ کی پابندی اور کوشش سے ہر کام کو بہتر سے بہتر کر کے دکھاتے ہیں اسی وجہ سے یہ مطبع مرجع خلائق بن گیا ہے اکثر و بیشتر دینی کتابیں اسی مطبع میں طبع ہوتی ہیں .... جس طرح یہ ترجمہ تمام قرآن مجید کے ترجموں میں ممتاز ہے اسی طرح مرزا محمد جواد صاحب تمام کاتبوں میں ممتاز ہیں، آپنے اسکی کتابت کا بار گراں اپنے سر لیا ہے .... صحت الفاظ و اعراب نفاست کاغذ حسن کتابت غرضکہ ہر حیثیت سے یہ کلام مجید مکمل ہے۔ قارئین قرآن مجید سے امید ہے کہ ایک جلد لیکر اپنی تلاوت کو نور علی نور بنائیں

لسانُ القوم مولانا صفی مدظلہ العالی

بے مثل یہ مصحفِ گرامی
خوشخط، خوشرنگ، خوشنما ہے
کاغذ، کہ بیاضِ دیدۂ حور
جو حرف ہے، نقشِ دلنشیں ہے
انداز رقم بطرز دل خواہ
روح نیریز و روح یاقوت
تحریر جوادِ نامور کی
تہذیبِ رقم میں فرد، اُستاد
مصحف ہے وہ شاہکارِ مطبع
اوراق، ملوّن و مذہب
آراستہ ایک ایک پارہ
اُردوئے فصیح میں مترجم
کیا صاف و سلیس ترجمہ ہے
فرمان علی مترجم اسکے
بےکشت ہے یادگار انھیں کی
یہ ترجمہ ایسا ترجمہ ہے
تفسیر لیے ہوئے حواشی
چھاپا ہے عجب صحیفۂ نور

مطبوعۂ مطبع نظامی
ہر صفحہ پہ اک چمن کھلا ہے
ماشاءاللہ، چشم بد دور
ہر دائرہ چشم حور عیں ہے
وہ زورِ قلم، کہ اللہ اللہ!
دونوں جسے دیکھ کر ہیں مبہوت
گویا اک سانکے گھر کی
موجود سلیقۂ خدا داد
جس سے ظاہر وقارِ مطبع
موزوں تقطیع حسب مطلب
اعجاز کے برج کا ستارہ
لفظ و معنی میں ربط باہم
کس درجہ نفیس ترجمہ ہے
سوئے خلد بریں سدھارے
اس باغ میں ہے بہار انھیں کی
صحت جس کی مسلّم ہے
لعنفتہ ہے طرفہ گل تراشی
ہے سعی جواد سعی مشکور

یہ مصحفِ عنبریں شمامہ
ہے قابل صد ہزار تبریک
ہر جلوہ ہے دیدہ زیب جسکا
ہر سورے کی وہ حسین صورت
مانند نظر قلوب محظوظ
لازم ہے کہ ہر غنی و درویش
تنزیل کا یہ زمردیں قصر

بینش افروز کارنامہ
اک شمع برائے بزم تاریک
ہر عشوہ نظر فریب جس کا
دل سے دھو دے جوہر کدورت
سر لوح کہ عکس لوح محفوظ
نذرانۂ نقد دل کرے پیش
یارب ہو پسند صاحب العصرؑ

دیں اس کا صلہ وہ منتظم کو
سر جس نے کیا ہے اس مہم کو

قطعۂ تاریخ طبع حمائل خوشنما مطبوعہ مطبع نظامی

از لسان القوم مولانا صفی مدظلہ العالی

یہ متاع دست گرداں حضرت جبریل کی
مومنوں کیواسطے ہے تحفۂ ماہِ صیام
کیا حقیقت اسکے آگے خسروی اکلیل کی
کیوں نہو صندوقچے میں بند موتی کی طرح
ہدیۂ کلکِ صفی ہی مصرعِ تاریخ طبع
ہی مرصع یہ حمائل شاہد تنزیل کی

سنہ ۱۳۵۶ھ

مترجمہ فرمان علی

۱۳۲۶ھ

1908

Sept. 1937

عالم باعمل اکمل عالیجناب مولانا حکیم حافظ سید فرمان علی صاحب ممتاز الافاضل

باہتمام ... در نظامی پریس ... پھاٹک لکھنؤ



سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوا اور اسکی سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③

سب تعریف خدا ہی کے لئے (سزاوار) ہے جو سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان رحم والا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

روز جزا کا حاکم ہے۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت

الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

قدم رکھ اُن کی راہ جنھیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦ ع

نہ اُن کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی

منزل اوّل

ف۱ اس سورہ میں خداوند عالم نے چند باتوں کی تعلیم فرمائی ہے (۱) تمام اقسام حمد و ثنا کا اسکو مستحق سمجھنا کیونکہ کل نعمتیں بواسطہ یا بلا واسطہ اسیکی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں (۲) دنیا و آخرت میں اسکو سچا مالک اور صاحب اختیار جاننا (۳) تواضع و فروتنی جو اعلیٰ درجہ اخلاق کی ہے اختیار کرنا (۴) ماسوا سے جو بہت ذلیل امر ہے بچنا (۵) ہر کام میں اسی سے مدد چاہنا اور اسی پر توکل رکھنا (۶) اچھے کو اچھا اور برے کو برا سمجھنا جس سے حسن و قبح کا عقلی ہونا ثابت ہوتا ہے (۷) اچھے لوگوں کی دوستی و پیروی کرنا اور بروں سے پرہیز و بیزاری کا اظہار کرنا و غیر ذلک واللہ اعلم ۱۲۔

ف۲ بعض نے اس سورہ کو مدنی کہا ہے اور بعض روایات کے موافق یہ دونوں قول صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ سورہ مکرر نازل ہوا ہے ایس ہوسکتا ہے کہ اسکا نزول ایک مرتبہ مکہ میں ہوا ہو اور ایک مرتبہ مدینہ میں اور اسی وجہ سے اسکو سبع مثانی کہتے ہیں ۱۲

ف۳ روز قیامت کی حکومت کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ دنیا میں تو ظاہر بہتیرے اور بھی بادشاہ ہیں مگر قیامت میں اسکے سوا کسی کو بھی ذرہ برابر حکومت نہ ہوگی ۱۲۔

ف۴ ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزل مقصود تک پہونچانا اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اول کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر معنی اول اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خداوندا ہمیں سیدھی راہ دکھا تو معلوم ہوگا کہ اسکا پڑھنے والا ابھی تک راہ راست تو سوا دور ہی پہونچنا کیسا ابھی دیکھا تک نہیں اور اگر دوسرے معنی کا اعتبار کیا اور یوں کہیں کہ خدایا ہمیں سیدھی منزل تک پہونچا تو بھی وہی خرابی ہے اسکے علاوہ راہ راست سے مراد یقیناً ایمان و اسلام ہے پس جب پڑھنے والا مومن ہے تو پھر بعد حصول ایمان کے طلب کرنا تحصیل حاصل ہوگا اور یہ محال ہے اسلئے میں نے ان دونوں معنوں کو ترک کرکے یہ معنی اختیار کئے ہیں جو کہ اغلب [illegible]

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ بقرہ (گائے) مدینہ میں نازل ہوا اور اسمیں دو سو چھیاسی آیتیں اور ۴۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

الم [۲] (یہ) وہ کتاب (ہے) جس (کے کتاب خدا ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

(یہ) پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور پابندی

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور جو کچھ تم پر (اے رسول) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴

ایمان لاتے ہیں۔ اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

[۱] اس سورہ میں خداوند عالم نے بہت سی باتوں کی تعلیم فرمائی ہے جن میں بعض کو اجمالاً ذکر کرتا ہوں (۱) اسکو قادر مطلق سمجھنا کیونکہ اس سورہ میں اس نے اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشان واقعہ گائے کا جو حضرت موسے کے زمانے میں ہوا تھا بیان فرمایا ہے اور اسی وجہ سے اس سورہ کا نام سورہ بقرہ رکھا گیا (۲) پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا (۳) احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اسکے موافق عمل کرنا فقط زبانی نہیں (۴) قرآن مجید کے ہر ہر حرف کو کلام خدا سمجھنا اور اسکو ماننا (۵) کسی بیہودہ بات پر ہٹ نہ کرنا (۶) گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا (۷) باہم اتفاق سے رہنا اور والدین اور اقربا کے ساتھ بالخصوص حسن سلوک کرنا (۸) دنیا کو فانی اور ہیچ سمجھنا (۹) منتر جنتر تونے کا اعتبار نہ کرنا (۱۰) انبیا کی تعظیم کرنا (۱۱) فرشتوں کا وجود ماننا اور اُنکے وسی لکھنا (۱۲) حسن و قبح کا عقلی ہونا (۱۳) انبیا اور انکے جانشینوں کا تقرر خدا کیطرف سے مقرر ہونا اور انکا منجانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا (۱۴) خانہ کعبہ ہی کیطرف ہر شخص کو سجدہ کرنا (۱۵) مصیبتوں پر صبر کرنا وغیرہ ۱۲

الجزء الاول

[۲] اس قسم کے جتنے حروف بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں انکو مقطعات کہتے ہیں اور حروف ہجی کیطرح پڑھے جاتے ہیں اور یہ بھی متشابہ آیتوں سے ہے جنکی تفسیر اپنی رائے سے حرام قطعی ہے اگرچہ فریقین کے علمانے انکے متعلق بہت سے مصالح اور توجیہیں بیان کی ہیں بعض تفاسیر میں ہے کہ انہیں سے مراد ہیں بڑا وہ لطف کرنے والا خدا ہوں تفسیر کہہ سب سے متعلق وارد مختلف اقوال منقول ہیں مگر صحیح یوں ہے کہ اسکو یا خدا جانے یا وہ جانیں جنہیں خدا نے علم لدنی عطا کیا ہو ولا یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مراد میں

الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

پائیں گے بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کے لئے برابر ہے

أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

(اے رسول) خواہ تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ

اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر (نظر کرکے) خدا نے تصدیق[1] کر دی ہے (کہ یہ

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧

ایمان نہ لائیں گے) اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور انھیں کیلئے (بہت) بڑا عذاب ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت پر

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ يُخَادِعُونَ اللَّهَ

ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے خدا کو اور اُن لوگوں کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا ج وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ آپ[2] اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

اور کچھ شعور نہیں رکھتے ان کے دلوں میں مرض تھا ہی اب خدا نے اُنکے مرض

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا

کو اور بڑھا دیا[3] اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ[4] بولا کرتے تھے اسلئے اُن پر تکلیف دہ

يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

عذاب ہے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ کرتے

فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١

پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔

---

[1] ختم کا مطلب یا تو یہ ہے کہ جب اُن لوگوں نے یہ بیشرمی اختیار کی تو خدا نے بھی اُنسے یہ توفیق سلب کر لی، یا یہ ہے کہ ختم کے معنی علامت مقرر کرنے کے ہیں یعنی خدا نے اُنکی یہ حالت دیکھکر اُنکے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے کہ یہ ایمان لانیوالے نہیں یا ختم کے معنی شہادت کے ہیں یعنی خدا گواہی دیتا ہے کہ اُنپر تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہوگا یا ختم کے معنی تصدیق کرنیکے ہیں یعنی خدا اُن کے کان اور دل کی حالت دیکھکر تصدیق کرتا ہے کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں جو کبھی ایمان لائینگے واللہ اعلم ۱۲ دیکھو تفسیر مجمع البیان

[2] مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹ کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے ۱۲

[3] یعنی ان کی دو زبانی اور اکھیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا اس وجہ سے انکا مرض کم ہونے کے بجائے اور بڑھ گیا ۱۲

[4] یعنی ان کا دعویٰ اسلام بھی بالکل جھوٹ تھا ۱۲

ع ۱ / ۲ / ۱

الربع وقف

منزل ۱

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ⑫

خبردار رہو جاؤ بیشک یہی لوگ فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں

أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ

کیا ہم بھی اسطرح ایمان لائیں جس طرح اور بیوقوف لوگ ایمان لائے خبردار ہوجاؤ یہی لوگ بیوقوف ہیں

وَلٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ⑬ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا

لیکن نہیں جانتے اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے

قَالُوا آمَنَّا ج وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا

تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لا چکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں

مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ⑭ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ

ہم تمھارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں کو بناتے ہیں ان کو بناتے ہیں خدا اُنکو بناتا ہے

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ⑮ أُولٰئِكَ

اور اُنکو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں یہی وہ

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت

لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی پھر اُن کی تجارت سے

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ⑯ مَثَلُهُمْ

کچھ بھی نفع نہ دیا اور نہ اُن لوگوں نے ہدایت ہی پائی اُن لوگوں کی مثال تو

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّا أَضَاءَتْ

اُس شخص کی سی مثل ہے جس نے رات کے وقت مجمع میں آگ سلگائی پھر جب

مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ

آگ نے اُس کے گرد و پیش خوب اُجالا کر دیا تو خدا نے اُنکی روشنی سلب کر لی اور اُنکو اندھیرے

لَّا يُبْصِرُونَ ⑰ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ⑱

میں چھوڑ دیا کہ اب اُن کو کچھ نہیں سوجھتا یہ بہرے گونگے اندھے ہیں پھر یہی گمراہی سے باز نہیں آسکتے

ف ابتدائے اسلام میں تین قسم کے لوگ تھے کچھ تو نرے کھرے مسلمان جن کی تعریف خدا نے تیسری آیت سے چھٹی آیت تک کی ہے اور کچھ پکے کٹر کافر جن کی مذمت ساتویں سے آٹھویں آیت تک کی ہے تیسرا گروہ منافقین کا تھا جن کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں کا فروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے اور جس سے جہاں ملے اُسکی سی کہدی اور چونکہ تینوں فریقوں میں باہم قرابت [illegible] تھی تو اگر کوئی شخص منافقین سے کہتا کہ ایک کے ہو رہو کیونکہ تمھاری ان دورخی باتوں سے [illegible] پھیلتا ہے تو بہتر ہے کہ جس طرح اور لوگ مسلمان ہوگئے ہیں تم بھی پکے مسلمان ہو جاؤ تو منافقین جواب دیتے کہ ہماری طرف فساد کی نسبت کرنا ہماری تہمت ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دونوں [illegible] میں یکجہتی رہے اور [illegible] تم تو احمق ہو تم کو مصلحت سوجھی رکھتے نہیں ہے کیا ہم بھی تمھاری طرح احمق بن جائیں اور لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیں اسکے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلط فہمی ہے انھیں کی وجہ سے تو اور فساد پھیلتا جاتا ہے اور اس طرح مصالحت [illegible] ممکن نہیں [illegible] وہ تم کو احمق بتاتے ہیں حالانکہ وہ خود اچھے خاصے احمق ہیں کہ [illegible] پر ترجیح دیتے اور عقل سلیم کو کام میں لانا جانتے نہیں [illegible]

ف۲ [illegible] کے معنی [illegible] ترجمہ [illegible] ۱۲

ف۳ یہ لوگ [illegible] اور تجارت کا کرنا طور مثل [illegible] سمجھتے کہ ساتھوں [illegible] احتیار کرلی تھی اور انکھوں سے سمار کی گمراہی اور [illegible] کا وبال [illegible] پڑا [illegible] ۱۲

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ

یا ان کی مثل ۱؎ ایسی ہی جیسے آسمانی بارش، جس میں تاریکیاں گرج بجلی ہو

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

موت کے خوف سے کڑک کے مارے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتے ہیں

حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ⑲ يَكَادُ الْبَرْقُ

حالانکہ خدا کافروں کو (سطرح) گھیرے ہوئے ہے (کہ اُسکے نہیں سکتے) قریب ہے کہ بجلی اُنکی آنکھوں کو

يَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَھُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ

چوندھیا دے جب اُن کے آگے بجلی چمکی تو اُس روشنی میں چل کھڑے ہوئے

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَھَبَ

اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو (ٹھٹک کے) کھڑے ہو گئے اور اگر خدا چاہتا تو یوں بھی اُن سے

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑳

دیکھنے سننے کی قوتیں چھین لیتا، بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اے لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن لوگوں کو

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ㉑ الَّذِيْ

جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا عجب ۲؎ نہیں تم پرہیزگار بن جاؤ جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ

تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا

آسمان سے پانی برسایا پھر اُسی نے تمہارے کھانے کے لیے بعض پھل پیدا

لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ㉒

کیے پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا

اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کیا ہے شک میں پڑے ہو

ع ۲ ۱۳ ۲

ضمیمہ

۱؎ خداوند عالم نے منافقوں کی دو مثل بیان کی، پہلی مثل کی توضیح یہ ہے کہ جناب رسالتمآب نے نور اسلام عالم میں پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اسلام کے پھریرے کے سایہ میں آ گئے اور منافقین باوجود خاص مکہ میں رہنے کے اندھے کے اندھے رہے اور کفر کی تاریکی میں پڑے رہے اور دوسری مثل کی توضیح یہ ہے کہ بارش سے کنایہ ہے اسلام کی طرف کیونکہ جس طرح بارش رحمت خدا ہے اسی طرح اسلام بھی ایک خاص رحمت پروردگار ہے اور چونکہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو کچھ کفار سے کچھ منافقین سے اذیتیں پہونچتی تھیں تو ان زحمتوں کو تاریکی گرج بجلی سے تشبیہ دی، اب منافقین کی یہ حالت تھی کہ جب کسی لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی یا کوئی فائدہ پہونچا تو تھوڑی دیر کے لیے منافقین کے دل میں اسلام بھلا معلوم ہوا، اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب بجلی چمکی تو چل کھڑے ہوئے یعنی اُن کے جی میں آیا کہ مسلمان ہو جانا چاہیے اور اگر کہیں مسلمانوں کو نقصان پہونچا یا لڑائی میں ہار گئے تو منافقین پھر بدگمان ہو گئے اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کے کھڑے ہو گئے اور پھر خدا سچے ایمانداروں کی تسکین کے واسطے فرماتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو اُن سے دیکھنے سننے کی قوتیں سلب کر لیتا مقصود یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے واسطے ان کا نفاق میں رہنا بھی غنیمت ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہ کرینگے ۱۲

۲؎ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ خدا نے شک کے طور پر فرمایا ہے اصل یہ ہے کہ اتقا کا درجہ عبادت سے بڑھا ہوا ہے اور شک ضرور نہیں کہ متکلم ہی کی طرف سے ہو بلکہ اکثر صرف مخاطب کو امیدوار بنانے کی غرض سے بھی ہوتا ہے جیسے کوئی حاکم کسی کو کسی معمولی خدمت پر معین کرکے کہے کہ اگر تم نے اس کو اچھی طرح انجام دیا تو تعجب نہیں تمہاری ترقی ہو جائے تو وہ ترقی حسن خدمت پر مشروط ہے بعینہ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور درجۂ اتقا پر پہونچنے کے امیدوار رہو اور اگر اس پر بھی تشفی نہ ہو تو لعلکم کا ترجمہ (تاکہ) کرو ۱۲

منزل ۱

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم

پس اگر تم سچے ہو تو تم (بھی) ایک ایسا ہی سورہ بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو

مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۳﴾ فَإِن لَّمْ

تمہارے مددگار ہوں اُن کو (بھی) بلا لو پس اگر تم یہ نہیں

تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

کر سکتے ہو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اور کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اُنکو (اے پیغمبر) خوشخبری دیدو کہ اُنکے لیے (بہشت کے) وہ باغات

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا

ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب اُنھیں اُن (باغات) کا کوئی میوہ کھانیکو ملے گا تو کہیں گے یہ تو

قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا

وہی (میوہ) ہے جو پہلے بھی ہمیں کھانیکو مل چکا ہے (کیونکہ) اُنھیں ملتی جلتی سے صورت و رنگ کے (میوے)

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۵﴾

ملا کرینگے اور بہشت میں اُن کے لیے صاف ستھری بیبیاں ہونگی اور یہ لوگ اُس (باغ) میں ہمیشہ رہینگے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً

بے شک خدا مچھر یا اُس سے بھی بڑھکر (حقیر چیز کی) کوئی مثل بیان کرنے میں نہیں

فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ

جھجکتا، پس جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو بہ یقین جانتے ہیں کہ یہ (مثل) بالکل ٹھیک ہے

الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ

(اور) اُن کے پروردگار کی طرف سے ہے (اب رہے) وہ لوگ جو کافر ہیں پس وہ بول اٹھتے ہیں

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا

کہ خدا کا اس مثل سے کیا مطلب ہے ایسی مثل سے خدا بہتیروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے

ف۱ جس زمانہ میں جناب رسالتمآب مبعوث ہوئے اُس وقت عرب میں شعر و شاعری کا بڑا چرچا تھا اور اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا اور اپنی زبان کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی زبانوں کو گونگی کہا کرتے تھے اُن کے یہاں شعر موزوں کر دینا ایک بالکل معمولی بات تھی انکی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے اچھے اشعار نظم کر دیتیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کے بعد بھی نہیں کہہ سکتے ایسی حالت میں خداوند عالم نے حضرت رسول کو جہاں اور معجزے عطا کیے ایک قوی اور مستحکم و پائدار اور تا قیام قیامت باقی رہنے والا معجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ قرآن کو نازل کیا اور وہ بھی اس دعوے سے کہ اگر کسی کو اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس کے مثل ایک ہی سورہ بنا لائے یا بنوا لائے یہ امر مشرکین عرب کے نزدیک بہت با وقعت ثابت ہوا کیونکہ ایک ایسا شخص جس نے نہ کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہو نہ ایک سطر عبارت لکھی ہو نہ شعر نظم کیا ہو اکبارگی اتنا بڑا دعوی کرتا ہے حتی کہ بعض اشخاص نے جو اہل انصاف سے تھے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ آدمی کا کلام نہیں ہے ۱۲

ف۲ چونکہ فطرت انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جب کوئی پھل جسے کبھی دیکھا نہ ہو کھانے کو دیا جائے تو خواہ مخواہ ایک رکاوٹ ہوتی ہے اسی وجہ سے خداوند عالم بہشت میں ایسے میوے عطا کریگا جو صورت و رنگ میں پہلے سے ملتا جلتا ہوگا کہ جھجک جاتی رہے مگر جب کھائیں گے تو اُس کا مزہ دوسری قسم کا ہوگا اور اس سے ان کو اور زیادہ لطف حاصل ہوگا ۱۲

وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾

اور ایسی ہی (مثل) سے بہتیرے ہی کو ہدایت کرتا ہو مگر گمراہی میں چھوڑ تا بھی ؎ ہے تو ایسے بدکاروں کو

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

جو لوگ خدا کے عہد و پیمان کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ

(تعلقات) کا خدا نے حکم دیا ہے اُن کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں

فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ

فساد کرتے پھرتے ہیں یہی لوگ گھاٹا اُٹھانے والے ہیں (ہائیں) کیونکر تم خدا کا انکار

تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ

کر سکتے ہو حالانکہ تم (ماؤں کے پیٹ میں) بے جان تھے تو اُسی نے تم کو زندہ کیا پھر (وہی)

يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ هُوَ

تم کو مار ڈالیگا، پھر وہی تم کو (دوبارہ قیامت میں) زندہ کریگا، پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤگے

الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ق ثُمَّ

وہی تو وہ (خدا) ہو جس نے تمھارے نفع کے لیے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا، پھر آسمان

اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ

(کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار (و مستحکم) بنا دیے، اور وہ

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

(خدا) ہر چیز سے (خوب) واقف ہے اور (اے رسول اُس وقت کو یاد کرو) جب تمھارے پروردگار

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ

نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب ؎ زمین میں بنانے والا ہوں تو (فرشتے تعجب سے)

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ

کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کریگا جو زمین میں فساد ؎ اور خونریزیاں کرتا پھرے

الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ

حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہو تو ہمارا زیادہ حق ہی) کیونکہ ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں

ع ۹ — ۴۰ — ۳

تفسیر

سلہ یضل کا ترجمہ عام مترجمین نے گمراہ کرتا ہے کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہو جب وہ خود گمراہ کنندہ ہوا تو عذاب کیونکر کر سکتا ہو اصل یہ ہے کہ ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا اور جو ائمہ راسخون فی العلم کے کلام کی طرف نظر نہ کی اس وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہوے اس مقام پر ضلال سے مراد تخلیہ ہو یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا، اسی وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کرکے یہ ترجمہ اختیار کیا ہے ۱۲

سلہ خدا نے انسانی آفرینش کے سلسلے کو بیان فرمانا شروع کیا ہے اسکی توضیح یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے بعد خدا نے حضرت عزرائیل ملک الموت کے ذریعے مختلف مزاج کی مٹی کی ایک مٹھی منگوائی اور اسکو پہلے پانی میں گوندھوایا پھر اُس کو خمیر کے لیے ایک عرصے تک چھوڑ دیا کہ اس میں چپید گی پیدا ہوئی اُسکے بعد اُسکا ایک پُتلا بنایا اور پھر اُسے سوکھنے کو ایک عرصہ تک چھوڑ دیا حتی کہ اُس میں مثل ٹھیکرے کے کھنکھناہٹ پیدا ہو گئی اُسکے بعد اُس میں روح داخل کی اور فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا پھر جنت بہشت میں رکھا اُسکے بعد دُنیا میں لایا اور زمین سے اُگنے والی چیزوں کو اُسکی غذا قرار دی جو معدے میں جا کر مل جل کر بہت سے انقلابات کے بعد نطفہ بنی اور پھر اُس نطفہ کو رحم میں عورت کے جاگزیں کیا اور پھر اُس سے علقہ (منجمد خون) بنایا اور اُسکے بعد مضغہ (لوتھڑا) بنایا اُسکے بعد آدمی بنا اسی وجہ سے خدا نے اپنے کلام میں کہیں انسان کی اصل خلقت کو تراب (سوکھی مٹی) کہیں طین (گیلی مٹی) کہیں صلصال (ٹھیکرا) کہیں نطفہ، کہیں علقہ کہیں مضغہ ارشاد فرمایا ہے اور یہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے ۱۲

سلہ چونکہ خدا نے حضرت آدم کے قبل جنات اور نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا اور اُن لوگوں نے بہت خونریزیاں کی تھیں اور فسادات برپا کیے تھے اس وجہ سے جب خدا نے حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر کیا تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی ویسا ہی ہو اسی وجہ سے فرشتوں نے بارگاہ احدیت میں عرض کیا ۱۲

سلہ چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات تسبیح و تقدیس کا خیال تھا اور حاجات و لنساس پر مقابلہ کرکے انسان کے آئندہ حالات و حالت کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدہ نیابت الٰہی قرار دیا تھا اس وجہ سے خدا نے ان پر الزام دینے اور غلط فہمی دور کرنے کے واسطے پھر فرمایا کہ جب تم اپنی ادنیٰ آنکھ کے حالات سے اطلاع رکھتے ہو کہ ان مخلوقات علم کے نام بھی نہیں جانتے حالانکہ تم کو معلوم ہونا چاہیے لہٰذا اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو یہ نام ہی بتا دو ۱۲

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ

تب خدا نے فرمایا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور (آدم کی حقیقت ظاہر

الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ

کرنیکی غرض سے) آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا

اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۳۱

کہ اگر تم سلہ (اپنے دعوے میں کہ ہم مستحق خلافت ہیں) سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ تب فرشتوں نے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ

(عاجز ہو کے) عرض کی تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اسکے سوا کچھ نہیں

اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۳۲ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے (اُس وقت خدا نے آدم کو) حکم دیا کہ اے آدم

بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ

تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دو پس جب آدم نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دیئے

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ

تو خدا نے فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے چھپے ہوئے راز

وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۳۳ وَاِذْ

کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے (وہ سب) جانتا ہوں اور (اس وقت

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ۭ

کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۳۴ وَقُلْنَا

انکار کیا، اور غرور میں آ گیا اور کافر ہو گیا، اور ہم نے سلہ (آدم سے) کہا

یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

اے آدم تم اپنی بی بی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو، اور جہاں تمہارا جی چاہے

مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

اس میں سے بفراغت کھاؤ (پیو) مگر اس درخت کے پاس بھی نہ جانا

سلہ جب خدا نے حضرت آدم کو بہشت میں رہنے کا حکم دیا تھا تو یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ فلاں درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے حضرت آدم جنت میں رہنے لگے اور یہ امر شیطان پر بہت شاق تھا، غرض شیطان نے سانپ کو جو اس وقت تک جنت میں آتا جاتا تھا اپنا اندر بنایا اور اسکے منہ میں چھپ کر بہشت میں پہنچا اور کچھ ایسی باتیں بنائیں کہ حضرت آدم دھوکے میں آ گئے اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ حضرت آدم نبی اور معصوم تھے پھر ایسا گناہ ان سے کیونکر ہو سکتا ہے اس اعتراض کو بہت سے لوگوں نے تو جاہے کسی خیال سے ایمان بھی کر لیا اور اسکے قائل ہو گئے ہیں کہ انبیاء سے العیاذ باللہ گناہ ہو سکتا ہے اور بعض حضرات معصر نے بعض ملاحدہ کی تقلید میں اس اعتراض سے بچنے کے واسطے یہ اختیار کیا کہ وہ آدم جن سے یہ گناہ ہوا وہ آدم ابوالبشر نہ تھے بلکہ ان کی نسل سے کوئی آدمی تھا جس کا قصہ قرآن میں ہے اور بہشت بھی بہشت خلد نہ تھا بلکہ بہشت دنیا اگرچہ یہ ایراد کوئی نیا نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے اور ہمارے حضرات ائمہ مفسرین نے اپنے اپنے مواقع میں مختلف جوابات دیئے ہیں مگر مجھے افسوس ہے تو اسکا کہ ان حضرات نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ممنوعہ کونسا درخت تھا وہ بہشت کونسا بہشت تھا مگر اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا کہ حضرت آدم کون تھے یہ ایک بات [illegible] جو آج ہر ایک صدی میں بنتا [illegible] کی تاویل کسی طرح کر لی جائے تو خیر مگر احادیث صحیحہ [illegible] خاک ڈالنا ہی بھول اسکے جوابات ملاحظہ ہوں (۱) [illegible] درخت کے پاس جانے [illegible] کھایا تو کیا برائی کی (بقیہ صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)



فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا

(ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گے تب شیطان نے آدم و حوا کو (دھوکا دے کر) وہاں سے

فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

ڈگمگایا (اور) آخر کو جس (عیش و راحت) میں تھے اس سے نکال پھینکا اور ہم نے کہا (اے آدم و حوا) تم

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ

(زمین پر) اتر پڑو تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے ایک خاص وقت (قیامت)

مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے) چند الفاظ سیکھے

فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا

پس خدا نے (انہی الفاظ کی برکت سے) آدم کی توبہ قبول کر لی بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے

مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

(اور جب آدم کو) یہ حکم دیا تھا کہ یہاں سے اتر چلو (تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے

هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

تو (اس کی پیروی کرنا کیونکہ) جو لوگ میری ہدایت پر چلیں گے ان پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ

اور (یہ بھی یاد رکھو) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی جہنمی

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يٰبَنِىْۤ اِسْرَاۤءِيْلَ اذْكُرُوْا

ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہیں گے اے بنی اسرائیل (یعقوب کی اولاد) میرے ان احسانات کو

نِعْمَتِىَ الَّتِىْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْۤ اُوْفِ

یاد کرو جو تم پر کر چکا ہوں اور تم میرے عہد و اقرار (ایمان) کو پورا کرو تو میں بھی تمہارے

بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ

عہد (ثواب) کو پورا کروں گا اور مجھ سے ڈرتے رہو اور جو (قرآن) میں نے

اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

نازل کیا وہ اس کتاب (توریت) کی (بھی) تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے

کی حالت کسی نے ...نہیں ہوا اور نہ کوئی عاقل اس وقت کے کسی عمل کو گناہ کہہ سکتا ہے، غرض مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ قصہ حضرت آدم ... ہی کا ہے اور ان سے ہرگز کوئی گناہ نہیں ہوا، واللہ اعلم۔ ۵۲ وہ کلمات جن کی برکت سے خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول کی پنجتن یعنی محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ ہیں دیکھو تفسیر در منثور سیوطی جلد اول صفحہ ۱۶ سطر ۱ مطبوعہ مصر ۱۲

كَافِرٍ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ

پہلے اُس کے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت [1] (دنیوی فائدہ) نہ لو

فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا

اور مجھی سے ڈرتے رہو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

تم جانتے ہو اور پابندی سے نماز [2] ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو

الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ

اور جو لوگ (ہمارے سامنے) عبادت کیلئے جھکتے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھکا کرو تم اور لوگوں کو

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ

نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو (برابر) رٹا کرتے ہو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ

تو تم کیا (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور (مصیبت کے وقت) [3] صبر اور نماز کا سہارا پکڑو

وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ

اور البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر اُن خاکساروں پر (نہیں) جو بخوبی جانتے ہیں کہ

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ضرور اُسکی طرف لوٹ جائیں گے

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ

اے بنی اسرائیل [4] میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے پہلے تمھیں دیں اور یہ

عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا

(بھی تو سوچو) کہ ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں سے بڑھا دیا، اور اُس دن سے ڈرو

یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ

جس دن، کوئی شخص کسی کی طرف سے فدیہ نہ ہو سکے گا، اور نہ اُس کی طرف سے کوئی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

سفارش مانی جائے گی اور نہ اُس کا کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد پہنچائے جائیں گے

[1] علماء یہود مثل حیی بن اخطب و کعب بن اشرف کا قاعدہ تھا کہ وہ ہر سال اپنی قوم سے بہت گیہوں میوے وغیرہ وصول کرتے تھے اور بادشاہوں سے بھی لیتے تھے اور یہ خوف تھا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی پیروی کریں گے تو یہ سب آمدنی موقوف ہو جائے گی اس غرض سے توریت میں تحریف کرتے تھے اور جو آیتیں حضرت رسول کی شان میں تھیں بدل دیتے ان کی تنبیہ کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی

[2] اس آیت میں خداوند عالم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ فرادیٰ نماز کی بہ نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے اور بعض روایت میں ہے کہ اس سے مراد المعصومین ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہمیں دیا گیا ہے ۱۲

ع ۵ ۵

[3] صبر سے مراد روزہ ہے اور علم صبر بھی ہو سکتا ہے یہ ایک ایسی عمدہ خصلت ہے کہ جو شخص اسکو اختیار کرتا ہے تمام دنیا کی مصیبت اُس پر آسان ہو جاتی ہے، اور علیٰ ہٰذا القیاس نماز بھی اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جب تم کو کوئی رنج ہو تو وضو کر کے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو [illegible] حضرت علی ایسا ہی کرتے تھے اور اسکے بعد [illegible] فرماتے تھے و استعینوا [illegible]

[4] اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب [illegible] میں اسرا کے معنی عبد کے [illegible] ایل کے معنی اللہ تو اس کا ترجمہ عبداللہ ہوا، اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد ۱۲

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمہیں (تمہارے بزرگوں کو) قوم فرعون سے (کے پنجے) سے چھڑایا جو

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

تمہیں بُرے بُرے دُکھ دے کے ستاتے تھے تمہارے لڑکوں پر تو چھری پھیرتے تھے، اور

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار

عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ

کی طرف سے (تمہارے صبر کی) سخت آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے

اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰىٓ

دریا کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر ہم نے تم کو چھٹکارا دیا اور فرعون کے آدمیوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسےٰ سے ۴۰ چالیس رات کا وعدہ کیا تھا اور تم لوگوں نے اُن کے جانے کے بعد

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ایک بچھڑے کو (پرستش کیلئے خدا) بنالیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم جور رہے تھے، پھر ہم نے اسکے بعد بھی تم سے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

درگزر کی تاکہ تم شکر کرو اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسےٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

حق و باطل کا جدا کرنے والا قانون (عنایت کیا) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑے کو (خدا) بنا کے اپنے اوپر بڑا سخت ظلم کیا

الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

تو اب (اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ) تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور وہ یہ ہے کہ اپنے

خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ

قتل کرڈالو تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے پھر جب تم نے ایسا کیا تو خدا نے

ضمیمہ

۴۸ے مصر کے بادشاہ کا خطاب فرعون ہے جسکی جگہ اب خدیو مصر ہے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کے باعث حضرت یوسف تھے کہ جب انکو سلطنت پر قبضہ ہوا تو اُن کو وہاں بسایا تھا اور جب کچھ دن گزر گئے تو انکی شامت اعمال سے سلطنت انکے ہاتھ سے نکل گئی اور تو ذلیل و خوار ہوگئے اور اب تک ایسے ذلیل ہیں کہ باوجود اسقدر وسیع زمین کے ایک چپہ بھر زمین کے مالک نہیں، فرعون نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ کا ایک شعلہ بھڑکا اور اسنے مصر کے تمام گھر جلا کر خاک سیاہ کر دیے مگر بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہونچا، جب نجومیوں سے اس کی تعبیر پوچھی تو معلوم ہوا کہ انھیں بنی اسرائیل کی نسل سے ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو سلطنت کو تباہ و برباد کرے گا تو وہ بنی اسرائیل کا دشمن ہوگیا اور طرح طرح کی ایذائیں دینے لگا حتیٰ کہ اسنے کوشش کی کہ بنی اسرائیل کی کوئی عورت حاملہ نہ ہونے پائے اور اگر اتفاقاً کوئی لڑکا پیدا ہوجاتا تو مارڈالا جاتا اور عورتیں بھی جلاپے حرمت کی جاتیں اسی شورش کے زمانے میں حضرت موسےٰ پیدا ہوئے اور خدا کی شان کہ فرعون ہی کے گھر میں پرورش پا کر بڑے ہوئے ۱۲

۵۰ے حضرت موسیٰ کچھ رات رہے اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکلے تھے کہ فرعون کو خبر ہوئی اور اُسنے اپنی فوج سمیت پیچھا کیا صبح ہوتے ہی اُسنے بنی اسرائیل کو ایسے موقع پر پالیا کہ آگے دریا تھا پیچھے دشمن کشتی وغیرہ پاس نہ تھی کہ گزر جائیں اس نازک وقت میں خدا نے مدد کی اور حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی دریا پر ماری کہ دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا بنی اسرائیل سوکھے اُس پار پہونچے، فرعون نے بھی پیچھا کیا جلد ہی دریا کے بیچوں بیچ پہونچا تھا کہ دریا کا پانی مل کر ایک ہوگیا اور فرعون اور اُسکی تمام فوج ڈوب مری ۱۲

۵۱ے موسیٰ قبطی زبان میں مو اور سی سے مرکب ہے مو کے معنی پانی اور سی کے معنی درخت اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں حضرت موسےٰ بحکم خدا بند کرکے دریا میں ڈالدیے گئے تھے اور بہتے بہتے فرعون کے محل کے نیچے دریا کے کنارے آلگا تھا وہاں ایک درخت بھی تھا، اور فرعون کی لونڈیوں نے نکالا تو درخت اور پانی کی وجہ سے موسےٰ نام ہوا ۔ ۱۲

ف۱ بنی اسرائیل کے دریا سے چھٹکارا پانے کے بعد خدا نے حضرت موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ایک مہینے کوہ طور پر اگر رہو تو تمھیں توریت عطا ہوگی حضرت موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بنا کر طور پر تشریف لے گئے وہاں خدا کی مرضی ایک مہینے کے عوض چالیس دن کی ہوئی ادھر بہتیرے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے مٹی کے ایک بچھڑے کی صورت بنا کر پرستش شروع کر دی حضرت ہارون نے ہر چند سمجھایا مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی جب حضرت موسیٰ پلٹ کر آئے تو اپنی قوم کی حالت دیکھ کر سخت ناراض ہوئے آخر خدا کے حکم سے یہ سزا تجویز کی کہ وہ سب ملکر باہم ایک دوسرے کو قتل کریں غرض بنی اسرائیل مجبور ہوئے اور غسل کر کے کفن پہنے اور صحرا میں گئے اور دو زانو سر جھکا کے بیٹھ گئے اور بارہ ہزار آدمی جو ثابت قدم تھے ننگی تلواریں لئے اُن کے سر پر موجود ہوئے اور ایک سیاہ گھٹا اُن کے سر پر چھا گئی تا کہ تاریکی کی وجہ سے اپنے بیگانے کی تمیز جاتی رہے اور رحم نہ آئے غرض دوپہر سے شام تک برابر قتل عام رہا اور ہزاروں کا مارا ہوا ہو گیا تب باقی لوگوں کی خطا معاف ہوئی ۱۲

ف۲ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تھے تو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ قوم عمالقہ سے لڑوگے تو تم کو سلطنت عطا کرینگے پس حضرت موسیٰ نے ہر چند ابھارا مگر انکی ہمت نہ پڑی آخر اسکی سزا میں چالیس برس تک بھٹکتے پھرے جب بہت پریشان ہو چکے تو حضرت کی دعا سے ان پر ابر کا سایہ کیا گیا اور من سلویٰ نازل ہونے لگا جب اس میں بھی شرارت کرنے لگے تو وہ بھی موقوف ہو گیا اخلاصہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کی سرکشی ہی کے زمانے میں ۶ وفات پائی اُن کے بعد کئی پیغمبر ہوئے آخر حضرت یوشع بن نون کی بنائیں سعید لوگوں نے عمالقہ پر حملہ کیا اور کئی شہر بھی فتح کیے

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن

تمھاری ساہ توبہ قبول کر لی بیشک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے

نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ

کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم تمہارے کہنے سے ہرگز ایمان نہ لائینگے جب تک ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں اسپر تم کو بجلی نے

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ

لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہ گئے پھر تمھیں تمھارے مرنے کے بعد ہم نے جلا اٹھایا تا کہ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

تم شکر کرو اور ہم نے تم پر ابر کا ف۲ سایہ کیا

وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن

اور تم پر من وسلویٰ اتارا (اور یہ بھی تو کہہ دیا تھا کہ) جو ستھری نفیس روزیاں تمھیں دی ہیں

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

ہر ایک نعمت (شوق سے) کھاؤ اور اُن لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں مگر اپنی ہی جانوں پر ستم

يَظْلِمُونَ ﴿۵۷﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ

ڈھاتے رہے اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ

فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ

اور اس میں جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ (پیو) اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے اور

سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ

زبان سے حطہ ف۳ (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمھاری خطائیں بخش دینگے اور ہم

الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ

نیکی کرنیوالوں کی نیکی (ثواب) بڑھا دینگے تو جو بات اُن سے کہی گئی تھی اُسے

الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا

شریروں نے بدل کر دوسری بات کہنی شروع کر دی تب ہم نے اُن لوگوں پر جنھوں نے شرارت

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۵۹﴾ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ

کی تھی اُن کی بدکاری کی وجہ سے آسمانی بلا نازل کی اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب

ع ۶ ۱۳ ۶

تم انکو حکم تھا کہ جب پہلے شہر کو فتح کرو تو حطہ یعنی بخشش کہتے ہوئے شہر کے دروازے میں داخل ہو مگر ان لوگوں نے شرارت سے حنطہ (گیہوں) کہنا شروع کیا غرض اس شرارت کی سزا میں اُن پر طاعون آیا اور دم بھر میں ہزار آدمی مر گئے اور فتنہ کیا ہوا کہ ستر ہزار ہلاک ہوئے ۱۲

ف۳ من ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر یا تیتر ہوتے تھے ۱۲ ف۵ ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ اس امت میں ہماری مثال سفینۂ نوح اور باب حطہ کی ہے جیسی بنی اسرائیل میں ۱۲ (دیکھو تفسیر در منثور جلد اول صفحہ ۲، سطر ۱ مطبوعہ مصر)

مُوسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ
موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے [1] پانی مانگا تو ہم نے کہا (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
(لاٹھی مارتے ہی) اُس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
گھاٹ بخوبی جان لیا (اور ہم نے عام اجازت دیدی کہ) خدا کی دی ہوئی روزی کھاؤ پیو
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ
اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب [2] تم نے (موسیٰ سے) کہا
يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
کہ اے موسیٰ ہم سے ایک ہی کھانے پر رہا نہ جائے گا تو آپ ہمارے لیے اپنے
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ
پروردگار سے دعا کیجئے کہ جو چیزیں زمین سے اُگتی ہیں جیسے ساگ پات ترکاری
قِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ
اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز (من وسلویٰ) کی جگہ پیدا کرے موسے نے کہا
الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا
کیا تم ایسی چیز کو جو ہر طرح بہتر ہے ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو تو کسی شہر میں اُتر پڑو
فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
پھر تمھارے لیے جو تم نے مانگا ہی سب موجود ہے اور اُن پر رسوائی اور محتاجی کی
وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
مار پڑی اور اُن لوگوں نے قہر خدا کی طرف پلٹا کھایا یہ سب اس سبب سے
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
ہوا کہ وہ لوگ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے اور پیمبروں کو
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
ناحق ناحق شہید کرتے تھے، اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ نافرمانی اور سرکشی

[1] جب بنی اسرائیل کو جنگل میں من و سلویٰ ملا اور پیاس کی شدت ہوئی تو حضرت موسے کے پاس دوڑے ہوے آئے اور پانی کے طالب ہوئے وہاں پانی کہاں تھا آخر حکم خدا سے حضرت موسے نے پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل نے پانی پیا اور جب پانی کی ضرورت ہوئی تو حضرت موسے نے پھر اُس پتھر پر اپنی لاٹھی مار دی اور پانی بند ہو گیا اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور یہ ایک ہی قوم تھی اُس وقت بھی حضرت موسے سے جھگڑنے لگے کہ ہم سب ایک چشمے سے تو پانی نہ پئیں گے آخر خدا نے اُن پر فضل کیا اور اتنی بات رکھ لی کہ ہر قبیلے کے لیے ایک جداگانہ چشمہ تھا اور وہ لوگ اپنے اپنے چشمے سے پانی پیتے ۱۲

[2] یہ بھی اسی جنگل میں رہنے کے زمانہ کا قصہ ہے، اس وقت بھی ان کو کفار سے جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی ۱۲

Kefah v.69 →

ع ۲

يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

کیا کرتے تھے · بے شک مسلمانوں ۱ اور یہودیوں

وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور نصرانیوں اور لامذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

اور اچھے اچھے کام کرتا رہے تو اُنھیں کے لیے اُن کا اجر و ثواب اُن کے خدا کے پاس ہے اور نہ

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

(قیامت میں) انپر کسی قسم کا خوف ہوگا نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے اور (وہ وقت یاد کرو)

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ

جب ہمنے تعمیل توریت کا تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور سے (پہاڑ کو) لاکر لٹکایا اور کہا

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

کہ توریت جو ہم نے تم کو دی ہے اسکو مضبوط پکڑے رہو اور جو کچھ اسمیں ہے اسکو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنو

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

پھر اسکے بعد تم (اپنے عہد و پیمان سے) پھر گئے پس اگر تمپر خدا کا فضل اور اسکی مہربانی نہ ہوتی تو

وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

تم نے سخت گھاٹا اُٹھایا ہوتا اور اپنی قوم سے ان لوگوں کی حالت تو تم بخوبی جانتے ہو

الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

جو شنبہ کے دن اپنی حد سے گزر گئے (کہ باوجود ممانعت شکار کھیلنے نکلے) تو ہمنے اُنسے کہا کہ تم راندے

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا

گئے بندر بنجاؤ ۳ (اور وہ بندر ہوگئے) پس ہمنے اس واقعہ کو اُن لوگوں کے واسطے جنکے سامنے ہوا تھا

بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور جو اسکے بعد آنیوالے تھے عذاب قرار دیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ،

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا

اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسے نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے

معنی

۱ مسلمانوں سے مراد یہاں منافقین ہیں جو بظاہر مسلمان تھے اور قوم حضرت موسے کا نام یہودی اس لیے ہے کہ یہود کے معنی حرکت کرنے کے ہیں اور یہود چونکہ توریت پڑھنے کے وقت ہلا کرتے تھے اس وجہ سے یہ نام ہوا یا اسوجہ سے کہ یہ لوگ یہودا ابن یعقوب کی اولاد میں تھے اور نصاری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جو ان کے پیغمبر تھے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے اس وجہ سے کہ اُن کے حواریوں نے اپنے کو انصار اللہ کہا تھا، اور صابئین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محض اپنی عقل کے پابند تھے اور اسی وجہ سے اسکا ترجمہ لامذہب کیا گیا، یا وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کو چھوڑ کر ستارہ پرستی کرتے تھے،

۲ جب یہودیوں کو توریت عطا ہوئی تو اُس کی ضخامت دیکھکر گھبرائے اور کہنے لگے کہ ہم سے تو اس کا بوجھ بھی نہیں اُٹھ سکتا اتنے احکام کی تعمیل کیونکر ہو سکے گی خدا نے اُن کی تنبیہ کے واسطے کوہ طور اُنکے سر پر آدھر لٹکایا کہ مانتے ہو تو مانو ورنہ ابھی کچل دیے جاؤ گے تب اُن لوگوں نے مانا ۱۲

۳ جس طرح مسلمانوں کے لیے جمعہ اور عیسائیوں کے لیے یکشنبہ کا دن بزرگ اور عبادت کا ہے اسی طرح یہودیوں کے لیے شنبہ کا دن ہے کچھ بنی اسرائیل دریا کے کنارے شہر ایلہ میں رہتے تھے اور ان کو شنبہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی بنی اسرائیل جن کی گھٹی میں شرارت گھول کر پلائی گئی تھی اپنی فطرت سے کب چوکنے والے تھے دریا کے کنارے بڑے بڑے گڑھے کھود اور دریا اور گڑھے کے درمیان نالیاں بنائیں جمعہ کے دن جاکے نالیاں کھول آتے پانی کے ساتھ مچھلیاں آجاتیں اور [illegible] گڑھے کے منھ کو بند کر دیتے [illegible] محفوظ ہو جاتیں اور یکشنبہ کے دن جاکر نکال لاتے [illegible] کی ہرچند ممانعت کی گئی مگر یہ لوگ کب سنتے تھے آخر حضرت داؤد کی بد دعا سے چند آدمیوں کے سوا مرد عورتیں سب [illegible] بن گئے تین روز تک [illegible] زندہ رہے اور پھر سب کے سب مر گئے پھر خدا نے ایک ہوا بھیجی جس نے اُن سب کو دریا میں [illegible] ۱۲

بَقَرَةً ۚ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۚ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ

کہ تم ایک گائے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو، موسےٰ نے کہا میں خدا سے

اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل بنوں (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ (اچھا) تم اپنے خدا سے دعا کرو

لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

کہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہو، موسےٰ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو

وَّلَا بِكْرٌ ۚ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

بہت بوڑھی ہو اور نہ بچھیا بلکہ ان میں سے اوسط درجے کی ہو غرض جو تم کو حکم دیا گیا ہے اُسکو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ

بجالاؤ، وہ کہنے لگے (واہ) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتلائے کہ اُسکا رنگ آخر کیا ہو موسےٰ نے

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

کہا کہ بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے (اُسے دیکھ کر)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

خوش ہو جائیں، تب کہنے لگے کہ تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں ذرا یہ تو بتلائے کہ وہ (گائے) اور کیسی ہو

عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ

(وہ) گائیں تو (اور گائیوں) سی ہیں، مل جل گئی اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اُس کا) پتہ لگا لینگے

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي

موسیٰ نے کہا کہ خدا ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہو کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی

الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ

سینچے، بھلی چنگی یک رنگ کہ اُس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو وہ بولے اب (جا کے)

بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَاِذْ قَتَلْتُمْ

ٹھیک ٹھیک بیان کیا غرض اُن لوگوں نے وہ گائے حلال کی حالانکہ اُن سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾

کریںگے اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اُسکی بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے

ف حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک عورت بہت حسین و خوبصورت تھی اُسکے پاس ایک شخص نے جسکا نام عامیل تھا اور بہت نیک اور مالدار آدمی تھا شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچازاد بھائی نے بھی پیغام دیا اُس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی اُسکے چچازاد بھائی نے اس رشک و حسد میں ایک دن شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا اور اسکی لاش دوسرے [illegible] پر رکھ آیا اور پھر خود صبح کو اُسکے قصاص کا دعویدار ہوا، بنی اسرائیل میں اس کا سخت ہنگامہ [illegible] قبیلہ دوسرے کو اُسکے قتل کا مجرم بتاتا تھا، خدا کا یہ حکم ہوا کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اُس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اسکی لاش پر مارو وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتا دیگا پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں کٹ حجتیاں کیں حالانکہ اگر حکم کے ساتھ ہی کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو اتنے جھگڑے میں نہ پڑتے پھر اسکے بعد خریداری میں گائے کی وہ شرارتیں اور حماقتیں کیں کہ آخر نیک مرد دیندار کو جو محمد و آل محمد پر درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا ان دونوں باتوں کے صلے میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک [illegible] [illegible] دلوائی کہ اس [illegible] بنی اسرائیل سے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیونکہ انھیں اُس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا سمائے غرض بعد خرابی بسیار اُن لوگوں نے گائے ذبح کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارا تھا کہ وہ مقتول اٹھ بیٹھا اور اُس نے اپنے چچازاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اُس کو دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی ١٢

ع ١٠ ٨



فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ

خدا کو اُس کا ظاہر کرنا منظور تھا پس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا اُس (کی لاش) پر مارو یوں

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ

خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے ؎۱ اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اُسکے بعد تمہارے دل

قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ

سخت ہو گئے، پس وہ مثل پتھر کے (سخت ہیں) یا اس سے بھی زیادہ

قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ

کرخت، کیونکہ پتھروں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ

اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں درار پڑجاتی ہے اور اُن میں سے پانی نکل پڑتا ہے

مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو

تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ

اُس سے خدا غافل نہیں ہے (مسلمانو) کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا (سا) ایمان لائینگے

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ

حالانکہ اُن میں کا ایک گروہ (سابق میں) ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا تھا اور اچھی طرح سمجھنے کے بعد

مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا

الٹ پھیر کر دیتا تھا، حالانکہ وہ خوب جانتے تھے، اور جب اُن لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ج وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ

جو ایمان لائے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے اور جب اُنسے بعض بعض کے ساتھ تخلیہ

إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تم پر (توریت) میں ظاہر کر دیا ہے کیا تم (مسلمانوں) کو بتا دیتے

لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا

تاکہ اُسکے سبب سے (کل) تمہارے خدا کے پاس تم پر حجت لائیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے لیکن

؎۱ یعنی جس طرح یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا مُردے کو چھوا دینے سے کیونکر زندہ ہو گیا کیونکہ بظاہر کوئی تعلق ایک کو دوسرے سے نہیں اسی طرح بیکڑوں ہزاروں برس کے مُردے کا جی اٹھنا بھی سمجھ میں آنے کی بات نہیں مگر خدا تو اپنی قدرت سے یوں ہی زندہ کر دے گا

فاعتبروا یا اولی الابصار

۴۳



يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے کہ وہ لوگ جو کچھ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ

اور کچھ ان میں سے ایسے ان پڑھ ہیں کہ وہ کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ

وہ فقط خیالی باتیں کیا کرتے ہیں پس وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ

الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ

سے کتاب [۵۱] لکھتے ہیں پھر (لوگوں سے) کہتے (پھرتے) ہیں کہ یہ خدا کے یہاں سے

اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

(آئی) ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں پس

كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

افسوس ہے ان پر کہ ان کے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ

اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں آگ چھوئے گی بھی تو نہیں (اے رسول)

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ

ان لوگوں سے کہو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ پھر وہ کسی طرح اپنے اقرار کے

عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

خلاف ہرگز نہ کرے گا یا بے سمجھے بوجھے خدا پر طوفان جوڑتے ہو

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ

ہاں (سچ تو یہ ہے کہ) جس نے برائی حاصل کی اور اس کے گناہوں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا ہے

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

وہی لوگ تو دوزخی ہیں اور وہی (تو) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے اچھے کام کئے ہیں وہی لوگ

[۵۱] یہ قصہ بھی علماء یہود کا ہے کہ وہ لوگ اپنے نفع دنیوی کے خیال سے کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ حضرت رسول کے طرفدار ہو جائیں اور ہمارا نذرانہ غائب ہو جائے توریت میں تحریفیں کرتے تھے کیونکہ توریت میں حضرت رسول کے صفات میں لکھا تھا خوبصورت گھونگر والے بال گندم گوں، سیاہ چشم، میانہ قد اور ان لوگوں نے اس کو مٹا کر اس کی جگہ یہ لکھ دیا دراز قد کبود چشم سیدھے بال کانا جو صفتیں دجال کی ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی

منزل ۱

ع ۹ ۱۱ ۹

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۸۲﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ

جنتی ہیں کہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے

بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ ۚ وَبِالْوَالِدَيْنِ

(جو تمھارے بزرگ تھے) عہد وپیمان لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ ۵۱

إِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَ

اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں ۵۲ کے ساتھ اچھے سلوک کرنا اور

قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ؕ

لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۸۳﴾

پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (سب کے سب) پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی ایسے منہ پھیرنے والے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (تمھارے بزرگوں) سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خون ریزیاں

وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ

نہ کرنا اور اپنے لوگوں کو شہر بدر کرنا تو تم (تمھارے بزرگوں) نے اقرار کیا تھا اور

وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ

تم بھی اس کی گواہی دیتے ہو (کہ ہاں لیا ہوا تھا) پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو

أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ؗ

قتل کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک جتھے کے ناحق اور زبردستی حمایتی بنکر دوسرے کو

تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ

شہر بدر کرتے ہو (اور لطف تو یہ ہے کہ) اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمھارے پاس

أُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ؕ

(مدد مانگنے) آئیں تو انکو تاوان دیکر چھڑا لیتے ہو حالانکہ انکا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ

تو پھر کیا تم (کتاب خدا کی) بعض باتوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو

---

۵۱ ایک حدیث میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انھیں اتنی بھی تکلیف نہ دو کہ وہ تم سے کچھ مانگیں اور اُن کی آواز پر آواز نہ بلند کرو، اور اُن کے آگے ہو کر مت چلو اور اُن کی طرف تیز تند نگاہ سے نہ دیکھو اگر وہ تم کو ماریں تو اُس کے جواب میں کہو خداوند انھیں بخشدے اور اگر وہ تنگ کریں تو اُف تک نہ کہو ۱۲

۵۲ ایک حدیث میں ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں ایک وہ مسجد جو محلے میں ہو اور اہل محلہ میں کوئی نماز نہ پڑھے دوسرے قرآن جو گھر میں رکھا ہو اور تلاوت نہ کریں تیسرے عالم جو کسی قوم میں ہو اور اس سے لوگ مسائل دین نہ حاصل کریں ۱۲



فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي

پس تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ زندگی بھر کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ

رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف

الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ

لوٹا دیے جائیں اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اُس سے غافل نہیں ہے یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا

جنھوں نے آخرت کے بدلے دُنیا کی زندگی خرید کی پس نہ اُن کے

يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ؑ وَ

عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ لوگ کسی طرح کی مدد دیے جائیں گے اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

یہ تحقیقی بات ہے کہ ہم نے موسےٰ کو کتاب (توریت) دی اور اُنکے بعد بہت سے پیغمبروں کو

بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اُن کے قدم بقدم لے چلے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (بھی بہت سے) واضح و روشن معجزے دیے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ

اور پاک روح (جبرئیل) کے ذریعہ سے اُنکی مدد کی کیا تم ہٹ دھرم ہو گئے کہ جب کوئی پیغمبر تمھارے

بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ

پاس تمھاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے پھر تم نے بعض پیغمبروں کو

وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ

تو جھٹلایا اور بعض کو جان سے مار ڈالا اور کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے[1] (ایسا نہیں)

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ

بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہے پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور جب

لَمَّا جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ

اُنکے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اُس (کتاب توریت) کی جو اُنکے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے

ع ۱۰ / ۱۰

[1] مطلب یہ تھا کہ ہمارے دل گویا کئی تہوں کے اندر ہیں کہ ہم پر تعلیم کا اثر نہیں ہو سکتا خدا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ ان پر خدا کی پھٹکار ہے ۱۲

وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اُس سے پہلے (اسکی امید پر) کافروں پر فتحیاب ہونے کی دعائیں لہ مانگتے تھے

فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

پس جب اُنکے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی تو لگے انکار کرنے پس کافروں پر خدا کی

الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا

لعنت ہو۔ کیا ہی بُرا ہے وہ کام جس کے مقابلے ہیں (اتنی بات پر) وہ لوگ اپنی جانیں

بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَى

بیچ بیٹھے ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے جسپر چاہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے اس شک سے جو

مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى

کچھ خدا نے نازل کیا ہے سب کا انکار کر بیٹھے پس اُن پر غضب پر غضب ٹوٹ پڑا

غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ وَإِذَا

اور کافروں کے لیے (بڑی) رسوائی کا عذاب ہے اور جب

قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا

اُن سے کہا گیا کہ جو (قرآن) خدا نے نازل کیا ہے اُسپر ایمان لاؤ تو کہنے لگے کہ ہم تو اسی کتاب (توریت)

أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ

پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو ہمپر نازل کی گئی تھی اور اُس کتاب (قرآن) کو جو اُسکے بعد (آئی ہے) نہیں مانتے

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ

حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور اُس کتاب (توریت) کی جو اُنکے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے (مگر اُس کتاب حق کا جو اسکے بعد آئی ہے

اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ

انکار کرتے ہیں) (اے رسول) اُنسے یہ تو پوچھو کہ تم (تمہارے بزرگ) اگر ایماندار تھے تو پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی قتل کرتے تھے

جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن

اور تمہارے پاس موسیٰ تو واضح و روشن معجزے لے کر آ ہی چکے تھے پھر بھی تم نے اُنکے بعد بچھڑے کو خدا

بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ

بنا ہی لیا اور اس سے تم اپنی ہی اوپر ظلم کرنے والے تھے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا

لہ یہودی توریت میں پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئیاں دیکھکر کہا کرتے تھے کہ خدا کرے جلد ظاہر ہوں کہ ہم کو کفار پر غلبہ ہو مگر جب مبعوث ہوئے تو اپنی پرانی جہالت پر اڑ گئے آخر اُس کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوا ۱۲



وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ

اور (کوہ) طور کو (تمہاری عدول حکمی سے) تمہارے سر پر لٹکایا اور (ہم نے کہا کہ یہ کتاب توریت) جو ہم نے دی ہے

وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ

مضبوطی سے لیے رہو اور (جو کچھ اس میں ہے) سنو تو کہنے لگے سنا تو (سہی لیکن) ہم اسکو مانتے نہیں

قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ

اور انکی بے ایمانی کی وجہ سے (گویا) بچھڑے کی الفت گھول کے انکے دلوں میں پلا دی گئی (اے رسول)

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ

ان لوگوں سے کہدو کہ اگر تم ایماندار تھے تو تمکو تمہارا ایمان کیا ہی برا حکم کرتا تھا (اے رسول) ان لوگوں سے کہہ دو کہ

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

اگر خدا کے نزدیک آخرت کا گھر (بہشت) خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ

پس اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ) لیکن وہ ان (اعمال بد) کی وجہ سے

اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾

جن کو انکے ہاتھوں نے پہلے آگے بھیجا ہے ہرگز موت کی آرزو نہ کرینگے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے

مع ٢

عند المتاخرین ١٢

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ

اور (اے رسول) تم ان (یہود) کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں میں سے

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ

ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ

وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ

اگر اتنی طولانی عمر دی بھی جائے تو وہ (خدا کے) عذاب سے چھٹکارا دینے والی نہیں، اور جو کچھ وہ

ع ١٠ ١١ ١١

بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

لوگ کرتے ہیں خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے (اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ جو جبرئیل کا دشمن ہے (اس کا خدا

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا

دشمن ہے) کیونکہ اس فرشتے نے خدا کے حکم سے (اس قرآن کو) تمہارے دل پر ڈالا ہے اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے

سلہ چونکہ حضرت جبرئیل نے یہودیوں کی نافرمانی پر حکم خدا سے ایک مرتبہ کوہ طور کو ان کے سر پر لٹکایا تھا اور یہ کہا تھا کہ اگر کہنا نہ مانو گے تو اسی پہاڑ سے دبا دونگا کہ سب کے سب دب کے مر جاؤ گے، اور بخت نصر کو اس کے بچپن میں مارنے نہ دیا یہاں تک کہ جب وہ جوان اور بادشاہ ہوا تو اس نے ان کی شرارتوں کی خوب کسر لی اور بہت ظلم بھی کیا، اسی وجہ سے یہودی جبرئیل کو اپنا قدیمی دشمن سمجھتے تھے اور حضرت رسول سے کہتے تھے کہ جو وحی جبرئیل لاتے ہیں وہ تو ہم لوگ نہ مانیں گے اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی ١٢

بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

جو (پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اب) اُسکے سامنے موجود ہیں اور ایمانداروں کے واسطے خوشخبری ہی

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ

جو شخص خدا اور اُسکے فرشتوں اور اُسکے رسولوں اور (خاص کر)

جِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک خدا بھی (ایسے) کافروں کا دشمن ہی

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا

اور (اے رسول) ہم نے تمپر ایسی نشانیاں نازل کی ہیں جو واضح اور روشن ہیں اور ایسے نافرمانوں

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

کے سوا اُن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور (اُنکی یہ حالت ہے کہ) جب کبھی کوئی عہد کیا تو اُن میں سے

مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ

ایک فریق نے توڑ ڈالا، بلکہ اُن میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب اُنکے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

خدا کی طرف سے رسول (محمدؐ) آیا اور وہ اُس کتاب (توریت) کی جو اُن کے پاس ہی تصدیق بھی

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ

کرتا ہی تو اُن اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتاب خدا کو اپنے پس پشت پھینک دیا

ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا

گویا وہ لوگ کچھ جانتے ہی نہیں اور اُس منتر[۱] کے پیچھے پڑ گئے جس کو

مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ

سلیمان کے زمانۂ سلطنت میں شیاطین جپا کرتے تھے حالانکہ سلیمان نے کفر

سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ

نہیں اختیار کیا لیکن شیطانوں نے کفر اختیار کیا کہ وہ لوگوں کو

النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ

جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ چیزیں جو ہاروت و ماروت دونوں فرشتوں پر

[۱] حضرت سلیمان کی وفات کے بعد جنوں نے کچھ جادو درست کیا اور اُسے ایک کاغذ پر لکھا اور لپیٹ کے اسکی پشت پر لکھدیا کہ یہ آصف بن برخیا نے (جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے) حضرت سلیمان کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہی اور یہ علم کے خزانے کا بے بہا دُر ہی اور اسکے ذریعہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور یہ لکھ پڑھ کے کاغذ حضرت سلیمان کے تخت کے نیچے دفن کر دیا چند دنوں کے بعد لوگوں کے سامنے اسکو اکھاڑا اور یہ جھوٹ اڑا دیا کہ حضرت سلیمان اسی کی بدولت جن و انس پر حاوی تھے تم بھی اگر عمل کروگے تو ویسے ہی ہو جاؤگے اس پھندے میں سمجھدار لوگ تو نہ آئے مگر سفلے اُسکے پابند ہو گئے اور سفلی کرنے لگے، اسی کو خدا نے فرمایا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمان کی طرف غلط ہے یہ سب کارستانی حضرت شیطان کی ہے۔

۱۲ ۱۲

ف۵ حضرت نوح کے بعد کسی عہد کے زمانے میں ان کی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہونچائی اور اسکی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کردیں اور دینی امور کو بالائے طاق رکھ کر جادو کے بندے ہوگئے خداوند عالم نے اس وقت دو فرشتے ہاروت و ماروت کو آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیجدیا تاکہ لوگوں کو ان لغو ڈھکوسلوں سے روکیں جب وہ دونوں زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کردیا اور اس زمانے کے پیغمبر کو ایک عمل بتلایا تاکہ وہ لوگوں کو سکھادیں کہ اسکی وجہ سے جادو کو دفع کرسکیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ اسکی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہونچانا چونکہ حضرت رسول خدا کے زمانے کے یہودی بھی اپنی کتاب توریت کو پس پشت ڈالکر ٹونے ٹوٹکے کے پیچھے پڑ گئے تھے اور اسی کو عین دین سمجھتے تھے اسی وجہ سے خدا نے اسکی قلعی کھولدی اور بتادیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں ان پر اعتبار نہ کرنا ۱۲

هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ

بابل میں نازل کی گئیں تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے جب تک یہ

يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ

کہدیتے تھے کہ ہم دونوں تو فقط (ذریعہ) آزمایش ہیں پس تو (اسپر عمل کرکے) بے ایمان نہ ہوجانا اسپر بھی

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُمْ

ان سے وہ (ٹوٹکے) سیکھتے تھے جن کی وجہ سے میاں بی بی میں تفرقہ ف۶ ڈال دیں حالانکہ

بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ

بغیر اذن خداوندی وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہونچا سکتے تھے اور یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ

خود انھیں کو نقصان پہونچاتی تھیں اور کچھ (نفع) نہیں پہونچاتی تھیں باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو

مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ

شخص ان (برائیوں) کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے اور بے شبہہ (معاوضہ) بہت ہی برا ہے جسکے

أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا

بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا کاش (اسے کچھ) سمجھے ہوتے اور اگر وہ ایمان لاتے اور (جادو وغیرہ سے)

وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَوْ كَانُوا

بچکر پرہیزگار بنتے تو خدا کی درگاہ سے جو ثواب ملتا وہ اس سے کہیں بہتر ہوتا، کاش یہ لوگ

يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا

(اتنا تو) سمجھتے اے ایماندارو تم (رسول کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو) راعنا ف۷ (ہماری رعایت کر) نہ کہا

وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

کرو بلکہ انظرنا (ہمپر نظر توجہ رکھ) کہا کرو اور (جی لگاکر) سنتے رہو اور کافروں کے لیے دردناک

أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ

عذاب ہے (اے رسول) اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ اور مشرکین یہ نہیں

لَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ

چاہتے ہیں کہ تم پر تمھارے پروردگار کی طرف سے بھلائی (ذرا) بھی

ف۶ حضرت سلیمان کے دین میں جادو کرنے سے جادوگر کی بی بی اسپر حرام ہوجاتی تھی ۱۲

ف۷ عبرانی زبان میں راع کے معنی بد کے ہیں اور عربی میں چرواہا اور رعایت کرنے کے ہیں، جب حضرت رسول کوئی بات بیان فرماتے تھے اور کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی تو لوگ رک رک کر بلا لیتے تھے اور حضرت اس کو بیان کردیتے تھے یہود جب ایسی صحبتوں میں شریک ہوتے اور ان کو دکھانا مقصود ہوتا تو راعنا کہکے خطاب کرتے. مسلمان بھی انکی دیکھا دیکھی بے سمجھے بوجھے یہی کہنے لگے تو خدا نے ان کو منع کیا کہ تم راعنا کہکے خطاب نہ کیا کرو کیونکہ اس میں دو پہلو مذمت کے ہیں یعنی اے ہمارے چرواہے اور سلسلے ہمارے بد، اور ایک پہلو اچھا ہے یعنی ہماری رعایت کر بلکہ انظرنا کہکے خطاب کیا کرو کہ اس میں کوئی پہلو مذمت کا نہیں ہے ۱۲

رَبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ

نازل کی جاوے اور (انکا تو اس میں کچھ اجارہ نہیں) خدا جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہی اور خدا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

بڑا فضل (کرنے) والا ہی (اے رسول) ہم جب کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں سلہ یا (تمہارے ذہن سے) بھلا دیتے ہیں

نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ بے شبہہ خدا

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

ہر چیز پر قادر ہے کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

سلطنت بے شبہہ خاص خدا ہی کے لیے ہی اور خدا کے سوا تمھارا نہ کوئی

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا

سرپرست ہے، نہ مددگار (مسلمانو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ

سے ویسے ہی (بیڈھنگے) سوالات کرو جس طرح سابق زمانے میں موسیٰ سے (بے تکے) سوالات کیے گئے

يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

اور جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستہ سے

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

بھٹک گیا (مسلمانو) اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

یہ خواہش سلہ رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں (اور لطف تو یہ ہے کہ)

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہی اسکے بعد بھی (یہ تمنا باقی ہی) پس تم معاف کرو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم بھیجے بے شک خدا

سلہ قرآن مجید جب تک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی آیت حسب مصلحت و موقع وقت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ ہوتی رہی، اسپر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا اور اب اس زمانے میں بھی ہی، اس کا جواب خداوند عالم نے خود فرما دیا کہ ہم بندوں کے مصالح سے خوب واقف ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی، ہر ایک حالت کے موافق ایک مناسب حکم دیا جاتا ہی اور ہم کو اُن کی حالتوں میں تصرف کا اختیار کامل ہے جس طرح مناسب سمجھا جاتا ہی انکو تعلیم دیجاتی ہے یہ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ۱۲

سلہ جنگ اُحد کے بعد یہودیوں نے حضرت عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر تمہارے پیغمبر برحق ہوتے تو یہ شکست نہ ہوتی اب بھی کہا مانو ہمارے دین میں چلے آؤ حضرت عمار نے جواب دیا کہ فتح و شکست کہیں حق و باطل کا معیار ہو سکتی ہے ہم دین اسلام کو تو نہ چھوڑیں جب یہ خبر حضرت رسول کو ملی تو حضرت نے عمار کے حق میں دعا کی اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲



الثلثة

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ہر چیز پر قادر ہے اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیے جاؤ

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

اور جو کچھ بھلائی اپنے لیے (خدا کے یہاں) پہلے سے بھیج دوگے اُس (کے ثواب) کو

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ

موجود پاؤگے، جو کچھ تم کرتے ہو اُسے خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور (یہود) کہتے ہیں کہ

يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

یہود (کے سوا) اور (نصاریٰ کہتے ہیں کہ) نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

یہ اُنکے خیالی پلاؤ ہیں (اے رسول) تم ان سے کہو کہ بھلا اگر تم سچے ہو کہ ہم ہی بہشت میں جائیں گے

صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

تو اپنی دلیل پیش کرو، ہاں البتہ جس شخص نے خدا کے آگے اپنا سر جھکا دیا اور

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اچھے کام بھی کرتا ہے تو اسکے لیے اسکے پروردگار کے یہاں اس کا بدلہ (موجود) ہے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں پر نہ کسی طرح کا خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى

اور نہ ایسے لوگ غمگین ہونگے، اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ (ٹھیک) نہیں

عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى

اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب کچھ (ٹھیک) نہیں

شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب (خدا) پڑھتے رہتے ہیں اسی طرح ان ہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب)

لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

بھی کیا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام) کچھ نہیں جانتے تو جس بات میں یہ لوگ پڑے جھگڑتے ہیں (دنیا میں تو طے نہ ہوگا)

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

قیامت کے دن خدا اُن کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیگا، اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

ع ٩ — ١٣ / ١٣

لہ الا امانیہم کا ترجمہ لفظی تو آرزوئیں ہیں مگر یہ ترجمہ اردو محاورے کے موافق کیا گیا ہے ١٢

منزل ۱

مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

جو خدا کی مسجدوں میں اسکا نام لیے جانے سے (لوگوں کو) روکے ۱؎ اور اُن کی

فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

بربادی کے درپے ہو، ایسوں ہی کو اُس میں جانا مناسب نہیں مگر

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي

سہمے ہوئے ایسے ہی لوگوں کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے اور ایسے ہی لوگوں کیلیے آخرت میں

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

بڑا بھاری عذاب ہے (تمہارے مسجدوں میں رکنے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ ساری زمین خدا ہی کی ہے (کیا) پورب

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

(کیا) پچھم پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف) رُخ کر لو ۲؎ وہیں خدا کا سامنا ہے بیشک خدا بڑی گنجائش والا اور واقف ہے

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي

اور یہود کہنے لگے کہ خدا اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ (اس عیب سے) پاک ہے، بلکہ جو کچھ زمین و آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

میں ہے سب اُسی کا ہے اور سب اُسی کے فرماں بردار ہیں (وہی) آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

و زمین کا موجد ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اُسکی نسبت صرف کہہ دیتا ہے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

کہ ہو جا پس وہ (خود بخود) ہو جاتا ہے، اور جو (مشرکین) کچھ نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا

لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

ہم سے (خود) کلام کیوں نہیں کرتا، یا ہمارے پاس (خود) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی، ایسا ہی

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

کی سی باتیں وہ لوگ کرچکے ہیں جو ان سے پہلے تھے، سبکے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں

قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ

جو لوگ یقین رکھتے ہیں اُن کو تو اپنی نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے (اے رسول) ہم نے تم کو

۱؎ کفار مکہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسول اور مومنین کو جس جس طرح تکلیفیں پہونچاتے تھے وہ قابل بیان نہیں بس حد ہوگئی کہ حضرت نے مجبوراً اپنا اصلی وطن چھوڑ مدینہ میں جاکر رہنا اختیار کیا ہجرت کے چھٹے برس عمرہ کرنے کو جو مکہ میں جانا چاہا تو کفار نے جانے نہ دیا، اسی کی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اور جیسی یہ پیشین گوئی کی ہوکر رہی کہ مکہ فتح ہوا اور خدا کا گھر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور کفار مارے ڈر کے مارے چھپتے پھرتے تھے ۱۲

۲؎ مومنوں کو کفار مکہ خانہ کعبہ میں نماز نہ پڑھنے دیتے تھے جو دل شکنی ہوئی تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲



بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحٰبِ

دین حق کے ساتھ (بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا (بناکر) بھیجا ہے اور

الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصٰرٰى

دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جائیگا اور (اے رسول) نہ تو یہودی کبھی تم سے رضامند ہونگے نہ نصارے

حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

یہانتک کہ تم اُن کے مذہب کی پیروی کرو (اے رسول اُن سے) کہدو کہ بس خدا ہی کی ہدایت

الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي

تو ہدایت ہے (باقی ڈھکوسلا ہے) اور اگر تم اسکے بعد بھی کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا ہے

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

اُنکی خواہشوں پر چلے تو (یاد رہے کہ پھر) تم کو خدا (کے غضب) سے بچانے والا نہ کوئی سرپرست ہوگا

وَّلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ اَلَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُونَهٗ

نہ مددگار، جن لوگوں کو ہم نے کتاب (قرآن) دی ہے وہ لوگ اُسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جو اسکے

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۗ أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ

پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اُس سے انکار کرتے ہیں وہی

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ

لوگ گھاٹے میں ہیں، اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ

میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو دی ہیں اور یہ کہ میں نے تم کو سارے جہان پر

عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ

فضیلت دی، اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کی طرف سے

عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا

نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اُسکی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی

تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلٰٓى

سفارش ہی فائدہ پہونچا سکے گی اور نہ لوگ مدد دیئے جائینگے (اے رسول بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ)

ع ١٤

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ

جب ابراہیم کو اُنکے پروردگار نے چند باتوں[۱] میں آزمایا اور اُنھوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں تم کو

لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ

(لوگوں کا) پیشوا[۲] بنانے والا ہوں (حضرت ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے فرمایا ہاں مگر

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

میرے اس عہدہ پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہم نے خانہ کعبہ کو

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ قرار دی اور (حکم دیا کہ) ابراہیم کی (اس) جگہ کو نماز کی جگہ

مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ

بناؤ اور ابراہیم و اسمٰعیل سے عہد و پیمان لیا کہ

طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ

میرے (اس) گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا

صاف ستھرا رکھو اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار

اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ

اس (شہر) کو پناہ و امن کا شہر بنا اور اسکے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے

مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ

اس کو طرح طرح کے پھل کھانے کو دے، خدا نے فرمایا (اچھا مگر) جو کفر اختیار کرے گا اسکو

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ

دنیا میں چند روز (ان چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دونگا پھر (آخرت میں) اسکو مجبور کرکے دوزخ کی طرف

وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ

کھینچ لیجاؤنگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم و اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں

مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ

بلند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول کر بیشک

[۱] اس میں اختلاف ہے کہ وہ کونسی باتیں تھیں، ایک روایت میں ہے کہ وہ یہ ہیں اگر سارے سر میں بال ہوں تو مانگ نکالنا، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا تین تین دفعہ مسواک کرنا، مونچھوں کا کترانا، بغل کے بال منڈوانا، زیر ناف کے بال لینا، ختنہ، پانی سے استنجا کرنا، ناخن کتروانا، انھیں باتوں کا نام سنت ابراہیمی ہے ۱۲

[۲] اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ بہت واضح طور پر فرما دیا ہے ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کیے ہوئے کسی کا پیشوا اور امام ہو ہی نہیں سکتا، دوسرے یہ کہ پیشوا اور امام ہر شخص نہیں ہو سکتا بلکہ وہی شخص امام ہوگا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ عمر بھر اس سے سرزد نہ ہوا ہو کیونکہ اگر اس نے ایک گناہ بھی کیا تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہو گیا اسکے علاوہ پھر حکم خدا قطعی رہ گیا۔ ۱۲



أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

تو ہی (دعا کا) سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے (اور) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ۖ وَأَرِنَا

اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا فرمانبردار ہو، اور ہم کو ہمارے حج کی جگہیں دکھا دے

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

اور ہماری توبہ قبول کر، بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو

(اور) اے ہمارے پالنے والے کر دا لوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیج جو انکو تیری آیتیں پڑھکر سنائے اور

عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ

آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور اُن (کے نفوس) کو پاکیزہ کر دے

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ

بے شک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے

إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ

نفرت کرے مگر جو اپنے کو احمق[1] بنائے، اور بے شک ہم نے اُن کو دنیا میں بھی

فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۳۰﴾

منتخب کر لیا، اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہوں گے، جب

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۱﴾

اُن سے اُن کے پروردگار نے کہا اسلام قبول کرو تو عرض کی میں سارے جہان کے پروردگار پر اسلام لایا

وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ

اور اسی طریقہ کی ابراہیم نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے (بھی) کہ اے فرزندو

اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ

خدا نے تمہارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر

مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۲﴾ ط أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

مسلمان ہی ہو کر (اے یہود) کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر

۱۵ ع ۸ ۱۵

[1] اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا تھا عقلی تھا اور یہی اہل حق کا مذہب ہے اور اس سے حسن و قبح اشیاء کے عقلی ہونے کی تصدیق بھی ہو گئی، اور اس بنا پر احادیث میں عقل کو نبی باطنی سے تعبیر کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے کہ جس کا عقل حکم کرتی ہے اسی کا شریعت بھی حکم کرتی ہے اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل بھی حکم کرتی ہے ۱۲



الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي

موت آکھڑی ہوئی اُسوقت اُنھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد کس کی عبادت کروگے

قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرٰهِمَ وَ

کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا اُوں ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق کے

إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾

معبود یکتا خدا کی عبادت کرینگے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا

(اے یہود) وہ لوگ تھے جو چل بسے جو اُنھوں نے کیا اُنکے آگے گیا، اور جو تم کماؤگے تمھارے

كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوا

آگے آئیگا، اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے اسکی پوچھ گچھ تم سے نہیں ہوگی (یہودی عیسائی مسلمانوں)

كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ

کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہوجاؤ تو راہ راست پہ آجاؤگے (اے رسول ان سے) کہدو کہ ہم ابراہیم کے

إِبْرٰهِمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا

طریقہ پر ہیں جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے (اور اے مسلمانو تم یہ) کہو کہ

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِمَ

ہم تو خدا پر ایمان لائے ہیں اور اُسپر جو ہمپر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے) ابراہیم

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا

و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے تھے (اُن پر) اور جو (کتاب)

أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ

موسیٰ و عیسیٰ کو دی گئی (اُسپر) اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے

مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۞ وَ

اُنھیں دیا گیا (اُسپر) ہم تو اُن میں سے کسی (ایک) میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم

نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ

تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لائے ہیں جس طرح تم

ف۵١ اس مقام پر خدا نے حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کی اولاد کے باپ داداؤں میں شامل فرمایا ہے حالانکہ حضرت اسمٰعیل اُن کے چچا تھے، اس سے صاف واضح ہوا کہ محاورات میں چچا کو بھی باپ کہتے ہیں اسی بنا پر حضرت ابراہیم اپنے چچا آذر بت تراش کو باپ کہا کرتے تھے اور اُن کے والد کا نام تارخ تھا ١٢



بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ

تو البتہ راہ راست پر آگئے اور اگر وہ اس طرف سے منہ پھیر لیں تو بس وہ صرف تمہاری ہی

شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

ضد پر ہیں تو (اے رسول) اُن (کے شر) سے (بچانے کو) تمہارے لئے خدا کافی ہوگا اور وہ (سب کی حالت)

الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ

خوب جانتا (اور) سنتا ہے (مسلمانو تم کہو کہ) رنگ تو خدا ہی کا رنگ ہے جس میں ہم رنگے گئے اور خدائی رنگ

صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا

سے بہتر کون رنگ ہوگا اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں (اے رسول) تم اُن سے پوچھو کہ کیا تم ہم سے خدا کے

فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ

بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا (بھی) پروردگار ہے اور (وہی) تمہارا بھی (پروردگار ہے) ہمارے لیے ہیں ہماری کارگزاریاں اور

وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ

تمہارے لیے تمہاری کارستانیاں اور ہم تو نرے کھرے اُسی کے ہیں کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا

و اسمٰعیل و اسحاق و اولاد یعقوب سب کے سب

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۚ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۚ وَ

یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول اُن سے) پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا، اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ

اُس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جسکے پاس خدا کی طرف سے گواہی (موجود) ہو (کہ وہ یہودی نہ تھے)

اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ

اور پھر وہ چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے بے خبر نہیں، یہ وہ لوگ تھے جو

اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

سدھار چکے، جو کچھ وہ کما گئے اُن کے لیے تھا اور جو کچھ تم کماؤ گے تمہارے لیے ہوگا

وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور جو کچھ وہ کر گزرے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی

٦ ع ١٢ ١٦

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ
بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کیطرف پہلے سے (سجدہ کرتے تھے)
عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ
اس سے (دوسرے قبلہ کیطرف) مڑ جانیکا کیا باعث ہوا (اے رسول تم انکے جواب میں کہو کہ پورب پچھم
وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ
سب خدا ہی کا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کیطرف ہدایت کرتا ہے اور جس طرح تمھارے قبلہ کے بارے میں
جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
ہدایت کی) اسیطرح تم کو عادل امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو۔
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ
اور رسول (محمدؐ) تمھارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور (اے رسول) جس قبلہ کیطرف تم پہلے (سجدہ کرتے تھے)
الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ
ہم نے اسکو صرف اسوجہ سے (قبلہ) قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدلا جائے) تو ہم اُن لوگوں کو جو رسول کی پیروی
يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا
کرتے ہیں اُنلوگوں سے الگ دیکھ لیں جو اُلٹے پاؤں پھرتے ہیں اگرچہ یہ اُلٹ پھیر) سوا اُن
عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
لوگوں کے جنکی خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ
اِيْمَانَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾
تمھارے ایمان (نماز) کو (جو بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہو) برباد کردے بیشک خدا لوگوں پر بڑا ہی رفیق اور مہربان ہے
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
(اے رسول قبلہ بدلنے کیواسطے) بیشک تمھارا (بار بار) آسمان کیطرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تمکو
قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ
ایسے قبلہ کیطرف پھیر دینگے کہ تم نہال ہو جاؤ (اچھا) تو (نماز ہی میں) تم مسجد محترم (کعبہ) کیطرف منہ کرلو
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ
اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں ہو اسی کی طرف اپنا (اپنا) منہ کر لیا کرو ۱۴۴

سلہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسولؐ خدا بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے حتی کہ جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً ڈیڑھ برس تک بیت المقدس ہی کیطرف نماز پڑھتے رہے، یہود تو بات بات پر اعتراض کیا ہی کرتے تھے انکے ہاتھ یہ ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسول ابھی تک قبلہ کے بارے میں متردد ہیں کبھی ادھر کبھی اُدھر، کوئی کہتا کہ محمدؐ اپنے وطن کے مشتاق ہیں اسوجہ سے کعبہ کیطرف سجدہ کرنے لگے ہیں خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دیا کہ خدا کے علم میں اصل قبلہ کعبہ ہی ہے بیت المقدس تو چند روز کیلئے مصلحت قبلہ قرار دیدیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ کی مصلحت آگے بیان فرمائی ۱۲

سلہ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امت عادل او لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی اس سے مقصود خدا ہیں اور حضرت رسول ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں اسکی مخلوق پر اور اسکی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جنکے بارے میں خدا نے کذلک جعلنکم امۃ وسطاً فرمایا ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ۱۲

سلہ یہ پہلا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم بیان فرماتا ہے یعنی تبدیل قبلہ ہم نے اسواسطے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسول کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایماندار ہے اور کون شکوک میں رہتا ہے اور کسپر شاق ہوا۔ سب سے پوری تمیز خالص مسلمانوں اور منافقوں اور کچے ہوؤں میں ہو گئی، حجاج سے منقول ہے کہ اسنے امام حسنؑ سے پوچھا کہ آپ کی رائے ابوتراب حضرت علیؑ کے بارے میں کیا ہے؟ تو امام حسنؑ نے الا علی الذین ھدی اللہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علیؑ انھیں لوگوں میں سے ہیں اور وہ حضرت رسول کے چچازاد بھائی اور داماد اور ساری دنیا سے لوگوں کی نسبت رسول سے زیادہ قریب

(ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴)

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

جن لوگوں کو کتاب (توراۃ وغیرہ) دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ تبدیل قبلہ بہت بجا و درست ہے

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ان کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں اس سے خدا بے خبر نہیں

وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا

اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی) ساری دلیلیں

تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا

پیش کروگے تو بھی وہ تمہارے قبلہ کو نہ مانینگے اور نہ تم ہی ان کے قبلہ کو ماننے والے ہو اور

بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور جو علم (قرآن) تمہارے پاس آ چکا ہے۔

اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ

اس کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہش پر چلے تو البتہ تم نافرمان

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ

ہو جاؤگے، جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توراۃ وغیرہ) دی ہے

یَعْرِفُوْنَهُ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا

وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اسی طرح) وہ اس پیغمبر کو بھی پہچانتے ہیں اور ان میں

مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ

کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں (اے رسول تبدیل قبلہ) تمہارے

رَّبِّكَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ

پروردگار کی طرف سے حق ہے پس تم (کہیں) شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا اور ہر فریق کے واسطے ایک سمت ہے

هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا

اسی کی طرف وہ (نماز میں) اپنا منہ کر لیتا ہے پس تم (اے مسلمانو اس جھگڑے کو چھوڑ دو اور) نیکیوں میں (لپکنے) لپک کے

یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾

آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہوگے خدا تم کو اپنی طرف لے آوے گا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے

بقیہ ص ۳۳ اور انکے سب سے زیادہ محبوب تھے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد اول

۴ پندرہویں رجب روز دوشنبہ ۲ھ میں بدر کی لڑائی سے دو مہینہ پیشتر حضرت رسول مع اصحاب و حضرت علیؑ مسجد قبا میں جو مدینہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے نماز ظہر میں مشغول تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل قبلہ کا حکم نازل ہوا آنحضرت رسول فوراً اثنائے نماز ہی میں بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور ظہر کی آخری دونوں رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھیں اسی وجہ سے اس مسجد کو ذوقبلتین (دو قبلہ والی مسجد) کہتے ہیں اور حضرت کے اصحاب میں سے بھی صرف بعض نے منہ پھیرا ورنہ اکثر پہلی ہی حالت پر رہے

۵ خانہ کعبہ تو ایک چوکور ۲۱ ہاتھ کا لانبا اور ۱۹ ہاتھ چوڑا کوٹھا اور اسکے چوگرد ایک خاص حد تک مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کی حرمت اور عزت بھی خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے اور اصل مقصود خدا خانہ کعبہ ہے جسکو مسجد الحرام کیساتھ تعبیر کی، کیونکہ جو لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی چاروں طرف سے اپنے اپنے منہ کعبہ ہی کی طرف کر لیتے ہیں ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اسکو مسجد الحرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسکے اندر کسیکا قتل کرنا یا ایذا دینا اگرچہ واجب القتل ہو یا درخت اکھاڑنا اور گرا پڑا مال اٹھانا حرام ہے۔

حاشیہ صفحہ ۴۳

۱ شک و وسواس ایک سوداوی بیماری ہے اور اسکا عمداً مرتکب ہونا بد اخلاقی اور حدود حکمت سے تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت میں بھی ناجائز ہے اور وہمی احتیاط بھی اسی میں داخل ہے جس کے پابند احمق یا ریاکار ہوتے ہیں کہ ناواقفوں میں اپنے کو محتاط مشہور کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں خدا اس سے محفوظ رکھے۔

۲ اس سے اشارہ ہے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخر الزمان کی طرف اگرچہ عقل کے دشمن اسمیں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں مگر عقلی دلیلیں اسے بہت مضبوط و مستحکم کرتی ہیں۔ (دیکھو کتب کلامیہ)

منزل ۱

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے) تو بھی نماز میں تم اپنا منہ مسجد محترم (کعبہ) کی طرف

الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

کرلیا کرو اور بیشک یہ (نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تمہارے کاموں سے

عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

خدا غافل نہیں ہے اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے تو بھی) تم (نماز میں) اپنا منہ مسجد حرام

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

کی طرف کرلیا کرو۔ اور (اے مسلمانو!) تم (بھی) جہاں کہیں ہوا کرو تو (نماز میں) اپنا منہ

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ

(اسی کعبہ) کی طرف کرلیا کرو (بار بار حکم دینے کا ایک فائدہ یہ ہے) تاکہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے

حُجَّةٌ ۚ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

پائے مگر ان میں سے جو لوگ ناحق ہٹ دھرمی کرتے ہیں (وہ تو ضرور الزام دیں گے) تو تم لوگ ان سے ڈرو نہیں

وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

اور صرف مجھ سے ڈرو اور (دوسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم پر اپنی نعمت ۵۱ پوری کردوں اور (تیسرا فائدہ یہ ہے)

تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ

تاکہ تم ہدایت پاؤ (مسلمانو یہ احسان بھی ویسا ہی ہے) جیسے ہم نے تم میں تم ہی کا ایک رسول بھیجا

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ

جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تمہارے نفس کو پاکیزہ کرے اور تمہیں کتاب (قرآن) اور عقل

وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

کی باتیں سکھائے اور تم کو وہ باتیں بتائے جن کی تمہیں (پہلے سے) خبر (بھی) نہ تھی۔ پس تم

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

ہماری یاد ۵۲ رکھو تو میں (بھی) تمہارا ذکر (خیر) کیا کروں گا اور میرا شکریہ ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ

اے ایماندارو! (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعے سے (خدا کی) مدد مانگو

---

۵۱ حضرت رسول سے منقول ہے کہ نعمت کے پورے ہونے سے مقصود خداوند عالم کا بہشت میں داخل کرنا ہے ۱۲

۵۲ اس سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمہیں تعلیم کی اسی طرح تم خدا کو یاد کرو صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ناموس کے ضوابط کی ناواقفیت سے گڑھی گئی ہے ۱۲

۳ مع عند المتاخرین

ع ۱۸ ۵ ۲



إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ

بیشک خدا صبر کرنیوالوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مار ڈالے گئے انھیں

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ

کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ (وہ لوگ) زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کی حقیقت کا) کچھ بھی

لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ

شعور نہیں رکھتے اور ہم[1] تمھیں کچھ خوف اور

الْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ

بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ

اور (اے رسول) ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت

مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۱۵۶﴾

آپڑی تو وہ (بیساختہ) بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہم اسیکی طرف[2] لوٹ کر جانیوالے ہیں

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

خوشخبری دیدو کہ انھیں لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت

وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿۱۵۷﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں بیشک (کوہ) صفا[3] اور (کوہ) مروہ

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ

خدا کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص خانہ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اسپر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ

ان دونوں کے درمیان طواف (آمد و رفت) کرنے میں کچھ گناہ نہیں (بلکہ ثواب ہے) اور جو شخص

خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿۱۵۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ

خوش خوش نیک کام کرے تو پھر خدا بھی قدردان (اور) واقف کار ہے بیشک

يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى

جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنھیں ہم نے نازل کیا

[1] عجب نہیں کہ اس آیت سے جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ ہو کیونکہ جو باتیں اس میں مندرج ہیں انکا سچا مصداق امام حسینؑ کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] جب حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر حضرت علیؑ تک پہونچی تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی ہی کی زبان سے نکلا اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوٰۃ بھیجی اور شاید اسی وجہ سے نماز میں بھی ان پر صلوٰۃ بھیجنا واجب کر دیا۔ دیکھو تفسیر ثعلبی

[3] صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں، جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو وہاں لا بٹھایا تھا اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بیچین ہو کر کبھی مرتبہ انھیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں اسی کی یادگار میں یہ ارکان حج سے قرار دیا گیا مگر قبل عروج اسلام چونکہ یہاں بت رکھے ہوئے تھے اس وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انھیں کی وجہ سے ہے اور کچھ جھجکنے لگے اس وجہ سے خدا نے یہ آیت نازل کی۔

مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ

اس کے بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم کتاب (توراۃ) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے تو یہی لوگ

يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

ہیں جنپر خدا (بھی) لعنت کرتا ہے اور (اور) لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے (حق چھپایا تھا)

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ

توبہ کی اور (اپنی خرابی کی) اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں ہے) صاف صاف بیان کردیا (پس) انکی توبہ

وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا

میں قبول کرتا ہوں اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں، بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے انھیں پر خدا کی اور فرشتوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے نہ تو ان سے عذاب ہی

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَاِلٰهُكُمْ

میں تخفیف کیجائے گی اور نہ ان کو (عذاب سے) مہلت ہی دیجائیگی اور تمہارا معبود تو

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾

(وہی) یکتا خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ

بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

(اول) بدل میں اور کشتیوں (جہازوں) میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ)

بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

دریا میں لیکر چلتے ہیں اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا پھر

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ

اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے بعد جلا دیا (رشاداب کردیا) اور اس میں ہر قسم کے

منزل ١

١٩ ع ١١ ٣

سلہ اسکا عطف خلق پر بھی ہو سکتا ہے اسوقت یہ معنی ہونگے اور ہر قسم کے جانور جو زمین پر پھیلا رکھے ہیں ۱۲



كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین کے درمیان

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

(خدا کے حکم سے) گھرا رہتا ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا

ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے سوا (اوروں کو بھی خدا کا) مثل و شریک بناتے ہیں

يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا

(اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ ان سے کہیں بڑھکر خدا

لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ

کی الفت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو (اس وقت) وہ بات سوجھتی جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھے گی کہ

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ بیشک خدا بڑا سخت عذاب والا ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا

(وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب پیشوا لوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائینگے اور (بچشم خود)

الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ

عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ جائینگے اور پیرو کہنے لگیں گے کہ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ

اگر ہمیں کہیں پھر (دنیا میں) پلٹنا ملے تو ہم بھی ان سے (اسیطرح) الگ ہو جائیں۔

كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

جسطرح (عین وقت پر) یہ لوگ ہمسے الگ ہوگئے یونہیں خدا ان کے اعمال کو دکھائے گا

حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ

جو انھیں (سرتاپا) یاس ہی یاس دکھائی دینگے اور بھلا کب وہ دوزخ سے

النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا

نکل سکتے ہیں۔ اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اسمیں سے حلال و پاکیزہ چیز (شوق سے)

ع ۲۰ ۴

ـلہ اس آیت میں توحید اور شرک کے سمجھنے میں اخلاقی مصلحت کیطرف اشارہ ہے جسطرح تدبیر منزل میں بیان ہوا ہے کہ ایک مخدوم کے کئی خادم ہو سکتے ہیں مگر ایک خادم کے کئی مخدوم نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پوری خدمت ایک کے سوا دوسرے کی نہیں کر سکتا اسی طرح محبت اور اطاعت کی فرد کامل ایک ہی سے ہو سکتی ہے نہ کئی سے پھر توحید ناگزیر ہے ۱۲

ـعہ یہ نص صریح ہے کہ خدا اور اس کے مقرر کردہ بندوں کے سوا اور کی اطاعت حرام ہے اور اسکے مقرر کردہ بندے معصوم کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے ۱۲

طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ

کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمہارا

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ

ظاہر بظاہر دشمن ہے وہ تمہیں برائی اور بدکاری ہی کا حکم کرے گا

الْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

اور یہ (چاہے گا) کہ تم بے جانے بوجھے خدا پر بہتان باندھو

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں (کہ نہیں)

نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

بلکہ ہم تو اسی طریقہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ ان کے باپ دادا

لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ

کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ راست ہی پر چلتے رہے ہوں۔ اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ

کفر اختیار کیا انکی مثال تو اس شخص کی سی ہے جو ایسے (جانور) کو پکار کے اپنا حلق پھاڑے

اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

جو آواز اور پکار کے سوا سنتا (سمجھتا خاک) نہ ہو (یہ لوگ) بہرے گونگے، اندھے ہیں کہ خاک نہیں سمجھتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ستھری چیزیں (شوق سے) کھاؤ اور

وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا

اگر خدا ہی کی عبادت کرتے ہو تو اسی کا شکر کرو۔ اس نے تو تم پر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ

بس مردہ[۵۱] جانور اور خون اور سور[۵۲] کا گوشت اور وہ

مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

جانور جس پر (وقت ذبح) خدا کے سوا اور کسی کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو

---

۵۱ مگر ٹڈی اور مچھلی کا مردہ بھی حرام نہیں ہے ان دونوں کا ذبحہ بس یہی ہے کہ ٹڈی کو پکڑ لینا اور مچھلی کا زندہ خشکی پر آجانا ۱۲

۵۲ اطبا نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت بھی افعال اور بری عادتوں اور بیحیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے انھیں وجوہ پر نظر کر کے شریعت نے قطعی حرام کر دیا۔ ۱۲

منزل ۱

منزل ۱

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اور سرکشی کرنیوالا اور زیادتی کرنیوالا نہ ہو(اور ان میں سے کوئی چیز کھالے) تو اسپر گناہ نہیں ہے بیشک خدا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

کی ہیں چھپاتے ہیں اور اسکے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی نفع) لے لیتے ہیں

اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ

یہ لوگ بس انگاروں سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ

قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو کریگا نہیں اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کریگا اور انھیں کے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

لئے دردناک عذاب ہے یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج فَمَآ اَصْبَرَهُمْ

مول لی اور بخشش (خدا) کے بدلے عذاب۔ پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کی کیونکر

عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

برداشت کریں گے یہ اس لئے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ

اور بیشک جن لوگوں نے کتاب خدا میں رد و بدل کی وہ لوگ بڑے پلے درجے

بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

کی مخالفت میں ہیں۔ نیکی کچھ یہی تھوڑی ہی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ

ع ۲۱ ۵

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

پورب یا پچھم کی طرف کرلو۔ بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج

اور روز آخرت اور فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اور اس کی الفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں

وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ

اور محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور لونڈی غلام کے

فِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ

گلو خلاصی میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ

کوئی عہد کیا تو اپنے قول کے پورے ہیں اور فقر و فاقہ رنج سختی اور دشمن کے وقت

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ثابت قدم رہے۔ یہی لوگ وہ ہیں جو (دعوائے ایمان میں)

صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سچے نکلے اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ اے مومنو

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ

جو لوگ (ناحق) مار ڈالے جائیں ان کے بدلے میں تم کو جان کے بدلے جان لینے کا حکم دیا جاتا ہے

بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ

آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ بس جس (قاتل)

عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ

کو اسکے (ایمانی) بھائی (طالب قصاص) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو اسے بھی اسکے

وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

قدم بقدم نیکی کرنا اور خوش معاملگی سے (خون بہا) ادا کرنا چاہیئے یہ تمہارے پروردگار کی طرف

وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے آسانی اور مہربانی ہے جو اسکے بعد زیادتی کرے تو اسکے لئے دردناک عذاب ہے

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ

اور اے عقلمندو! قصاص (کے قواعد مقرر کر دینے) میں تمہاری زندگی ہے (اور یہی تمہارے لئے کیا گیا)

ف۵ شریعت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ کہ جسکے قوانین عدل پر مبنی ہوں مثلاً حضرت موسیٰ کی شریعت دوسرے وہ ہے جسکا نظم و نسق حب پر مبنی ہو جیسے شریعت حضرت عیسیٰ کی۔ چنانچہ ان کے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسارہ پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو اور اگر کوئی بیگاری میں ایک کوس پکڑ لیجائے تو تم دو کوس اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ ازیں قبیل اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو ان دو طریقوں سے خالی نہیں ہے اور اگرچہ بعض علماء نے جو ارشاد کے حکم میں ہیں شریعت حب کو ترجیح دی اور اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں مگر اکثر عقلاء شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی عدل دنیا کی سلطنت کا بھی مدار المہام ہے اور انھیں وجوہ سے اسلام کا دارومدار بھی عدل ہی پر ہے اور اسی وجہ سے قصاص کا حکم جاری کیا گیا مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حب پر بھی عملدرآمد ہو جائیگا ۱۲ منہ



لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ

تاکہ تم (خونریزی سے) پرہیز کرو (مسلمانو!) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے

الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ

سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور

الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے جو خدا سے ڈرنے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى

پھر جو سن چکا اسکے بعد اُسے کچھ کا کچھ کردے تو اسکا گناہ انھیں لوگوں (کی گردن) پر

الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾

ہے جو اسے بدل ڈالیں بیشک خدا سب کچھ جانتا اور سنتا ہے (ہاں البتہ)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ

جو شخص وصیت کرنے والے سے بیجا طرفداری یا بے انصافی کا خوف رکھتا ہو اور اُن

بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ ع

(وارثوں) میں صلح کرادے تو اس پر بدلنے سے کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

اے ایمان والو روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی طرح تم پر

كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

(وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز پھر بھی (روزے کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے بیمار ہو

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ

یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (جتنے قضا ہوئے ہوں) گنتی پوری کرلے اور جنھیں روزہ رکھنے کی

يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ

قوت ہے (اور نہ رکھیں) تو ان پر اسکا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے

ع ۲۲ / ۶ / ۶

لہ کیونکہ جب ہر شخص کو خیال رہیگا کہ اگر کسی کو مار ڈالونگا تو اس کے عوض میری بھی گردن ماری جائیگی تو اسی خوف سے دونوں زندہ رہ جائینگے ۱۲

سلہ یہ اس بیمار کا حکم ہے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو یا روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا پیدا ہوجانے یا دوام کا خوف ہو ۱۲

سلہ یہ ان کا ذکر ہے جو روزہ تو رکھ سکتے ہیں مگر بہت محنت شاقہ سے جیسے بڈھے، بڈھیا، مستحق وغیرہ، یا ہو سکتا ہے کہ عام حکم ہو اور منسوخ ہو۔

روزہ



خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ

بھلائی کرے تو یہ اسکے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم سمجھدار ہو تو (سمجھ کہ فدیہ سے)

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (١٨٤) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

روزہ رکھنا تمہارے حق میں (بہرحال) اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں

أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ

قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اُس میں

مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

رہنمائی اور (حق و باطل کے) تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو!) تم میں سے جو شخص

الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى

اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسکو چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنی

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا

چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنی نہیں چاہتا اور (شمار کا حکم اسلئے دیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری

اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٨٥) وَ

کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت پر اسکی بڑائی کرو[5] اور تاکہ تم شکر گذار ہو (اے رسول)

إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ

جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہدو کہ) میں انکے پاس ہی ہوں اور جب مجھ سے کوئی دعا

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والے کی دعا (سن لیتا ہوں اور جو مناسب ہو تو) قبول کرتا ہوں پس انہیں چاہئے

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (١٨٦) أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ

کہ (میرا بھی کہنا مانیں اور) مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجائیں (مسلمانو!) تمہارے واسطے

الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

رمضان کی راتوں میں اپنی بی بیوں کے پاس[6] جانا حلال کر دیا گیا عورتیں (گویا) تمہاری چولی ہیں

---

[5] بعض مفسرین نے اسکا مطلب بیان کیا ہے کہ جسطرح خدا نے تمہیں بتا دیا ہے اسی طرح تکبیر کہو اور وہ چار نمازوں کے بعد مستحب ہے شب عید کی مغرب عشا اور عید کے دن کی صبح اور نماز عید وہ یہ تکبیریں ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر و لله الحمد و الحمد لله علی ما هدانا وله الشکر علی ما اولانا۔ ۱۲

[6] ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نماز عشا تک کھانے پینے جماع کی اجازت تھی مگر جب نماز عشا پڑھلی یا سو رہے تو سب ناجائز ہو گیا حضرت عمر نے بعد نماز عشا کے جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول کے پاس شرمائے ہوئے پہونچے اس کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور سب نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۵، سطر و تفسیر جلالین برحاشیہ مصاحف ...



وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

اور تم (گویا) ان کے دامن ہو، خدا نے دیکھا کہ تم (گناہ کرکے) اپنا نقصان کرتے تھے (کہ آنکھ

تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

بچاکے اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے) تو اُسنے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری خطاسے درگذرا

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

پس تم اب ان سے ہمبستری کرو اور (اولاد) سے جو کچھ خدا نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھدیا ہو

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ

اسے مانگو اور کھاؤ اور پیؤ یہانتک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے (آسمان پر

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ

پورب کی طرف) تمہیں صاف نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو

اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي

اور (ہاں) جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو اُن سے (رات کو بھی) ہمبستری

الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

نہ کرو یہ خدا کی (معین کی ہوئی) حدیں ہیں تو تم اُن کے پاس بھی نہ جانا یوں ہی کھلا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۱۸۷) وَ

خدا اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں اور

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور (نہ) مال کو (رشوت میں)

تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

حکام کے یہاں جھونکو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو) کچھ ہاتھ لگے ناحق

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۸۸) ع يَسْـَٔلُوْنَكَ

خورد برد کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو (اے رسول) تم سے لوگ چاند کے

عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ

بارے میں پوچھتے ہیں (کہ کیوں گھٹتا بڑھتا ہے) تم کہدو کہ اس سے لوگوں کے (دنیوی) امور اور

ع ۲۳ ۶ ۷

سلہ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن اس کا ظاہری ترجمہ تو یہ ہے کہ عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے خدا کی مراد کیا ہے، ابن عباس وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بی بی ہر ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں، بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ ایک خاص حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے سے لباس کی طرح چمٹا رہتا ہے اس وجہ سے لباس کے لفظ سے فرمایا ہے۔ ربیع وغیرہ کا قول ہے عورتیں تمہاری فرش ہیں اور تم ان کے لحاف ہو، غرض ہم نے ان معنی کا لحاظ کرکے ترجمہ کیا ہے (گویا) آپس میں سب باتیں ہوتی ہیں اور اردو محاورہ میں چولی دامن کا ساتھ بھی ضرب المثل ہے واللہ اعلم

منزل ۱

وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ

حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں اور یہ کوئی بھلی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے

ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

سے (پھاند کے) آؤ بلکہ نیکی اس کی ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں

مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

(آنا ہو تو) ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ

اور جو لوگ تم سے لڑیں تم (بھی) خدا کی راہ میں ان سے لڑو اور

لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

اور تم ان (مشرکوں) کو جہاں پاؤ مار ہی ڈالو اور ان لوگوں نے جہاں (مکہ) سے

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ

تمہیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انہیں نکال باہر کرو اور فتنہ پردازی (شرک) خونریزی

الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

سے بھی بڑھ کے ہے اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد حرام (کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں

حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ

تم بھی ان سے اس جگہ نہ لڑو پس اگر وہ تم سے لڑیں تو (بے کھٹکے) تم بھی انکو قتل کرو

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

کافروں کی یہی سزا ہے، پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ فساد

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا

(باقی) نہ رہے اور صرف خدا ہی کا دین رہ جائے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ

ف جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ اس آیت میں خداوند عالم نے اس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو جو اس کا اہل ہو اس سے حاصل کرو نااہل کے پاس نہ جاؤ جس طرح مکان میں دروازے سے جانا مناسب اور عقل سلیم کے موافق ہے اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اسکے اہل سے ہے اور اسی کے قریب قریب تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے اور اسی وجہ سے حضرت رسول نے مختلف الفاظ میں اس مطلب کو ادا کر دیا ہے کہیں یہ فرمایا ہے:- انا دار الحکمۃ و علی بابہا میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دین میرا قرب منزلت جس کو حاصل کرنا ہے وہ علی کے واسطے اور ذریعہ سے آئے اور اگر دوسرے کی طرف رجوع کی تو ایسا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا یعنی ہرگز مطلب تک نہ پہونچے گا ۱۲

عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی (اچھی) نہیں — حرمت والا مہینہ حرمت والے

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ

مہینے کے برابر ہے (اور کچھ مہینے کی خصوصیت نہیں) سب حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کے برابر

اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ

ہیں پس جو شخص تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی

مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور خوب سمجھ لو کہ خدا

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

پرہیزگاروں کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ۛ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۛ ۚ

اور اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

بیشک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صرف خدا ہی کے واسطے حج اور عمرہ کو

لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ

پورا کرو پس اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر جیسی قربانی میسر آئے (کر دو)

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ

اور جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ منڈواؤ۔

فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ

پھر جب تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو

فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُکٍ ۚ

تو (سر منڈوانے کا بدلہ) روزے یا خیرات یا قربانی ہے

فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۥ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ

پس جب مطمئن رہو تو جو شخص حج تمتع کا عمرہ کرے

منزل ۱

مع ۱

عندالمتقدمین

منزل ۱

۱؎ جناب رسالتمآب کی بعثت کے قبل بھی یہ چار مہینے رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم کے محترم سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی فساد موقوف کر دیتے تھے۔ جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اس کے پابند ہو گئے تو کفار ان پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہل اسلام حرمت کے خیال سے چپ رہ جاتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ لوگ اسکا خیال نہیں کرتے ہیں اور تمہارے پیچھے پڑتے ہیں تو تم کو بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے سے کس نے منع کیا ہے۔ جب وہ لوگ نہیں مانتے تو تم بھی انکا ویسا ہی جواب دو ۱۲

۲؎ اس میں خدا نے سمجھا دیا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جو چاہو کر گذرو اور معمولی باتوں پر جان دینے اور لینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو نبی یا امام کے حکم سے ہو اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازم ہے ۱۲

۳؎ حج کی تین قسمیں ہیں حج تمتع۔ حج افراد۔ حج قران۔ حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو لوگ کہ مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں اور جو پاس کے یا مکہ کے رہنے والے ہیں انکے لئے حج افراد و قران ہے۔ بقیہ صفحہ ۴۷

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

تو اس کو جو قربانی میسر آوے کرنی ہوگی اور جس سے قربانی ناممکن ہو تو تین روزے

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ

زمانۂ حج میں (رکھنے ہونگے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ یہ پوری

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى

دہائی ہے۔ یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے مسجد حرام (کعبہ)

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

کے باشندہ نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا بڑا

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ

سخت عذاب والا ہے، حج کے مہینے تو (اب سبکو) معلوم ہیں (شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ)

فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا

پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرلے تو (احرام سے آخر حج تک) نہ عورتوں کے پاس

جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ

جائے نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو تو خدا اسکو خوب جانتا ہے

اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ

اور (رستہ کیلئے) زادراہ مہیا کرو اور سب سے بہتر زادراہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو

يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

مجھسے ڈرتے رہو، اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ (حج کیساتھ) تم اپنے پروردگار کے فضل (نفع تجارت)

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ

کی خواہش کرو اور پھر جب تم عرفات سے چل کھڑے ہو تو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ

مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی یاد بھی کرو (تو)

كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

جس طرح تمھیں بتایا ہے اگرچہ تم اسکے پہلے تو گمراہوں سے تھے

معنٰی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶

حج تمتع کی یہ صورت ہو کہ سب کا جو میقات ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھے پھر مکہ میں جاکے افعال کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے اور محل ہوجاے اسکے بعد ۸۔ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے باندھے اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں جائے اور غروب تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجالاے اسکے بعد مشعر الحرام میں آئے اور صبح تک وہاں رہے اور اعمال بجالائے، دسویں کی صبح کو منی میں آئے اور سر منڈائے اور قربانی دے اور جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اسکے بعد اگر چاہے تو اسی دن یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے اور طواف حج کرے اور نماز طواف پڑھے، سعی کرے، طواف نسا کرے، نماز طواف نسا پڑھے، اس کے بعد پھر منے میں آئے اور دو مقاموں پر جو کنکریاں پھینکنی باقی رہ گئی تھیں ان سے کرکے حج تمام کرے اور اگر چاہے تو گیارہوں بارہویں کو کنکریاں پھینکنے سے فراغت کرکے تب بارہویں کو کوچ کرکے مکہ میں آئے اور طواف وغیرہ بجالاکر حج کو تمام کرے۔ ۱۲

۲۴ ع ۸ ۸

وقف النبی

سلہ عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے وہاں نویں ذی الحجہ کو جاکر کچھ خاص اعمال کرنے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام مکہ اور عرفات کے درمیان میں ہے جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام کرکے کچھ اعمال کرنے ہوتے ہیں اور منی مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو قربانی دینے لے گئے تھے ۱۲

ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَ

پھر جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے تم بھی چل کھڑے ہو اور

اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۹﴾

خدا سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ

پھر جب تم ارکان حج بجا لا چکو تو تم اس[۱] طرح ذکر خدا کرو جس طرح تم اپنے

آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ

باپ داداؤں کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کے، پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ

اے میرے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے حالانکہ (پھر) آخرت میں

خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي

انکا کچھ حصہ نہیں اور بعض بندے ایسے ہیں کہ جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے

الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

والے مجھے دنیا میں نعمت[۲] دے اور آخرت میں ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے

عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ

بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اپنی کمائی کا (حصہ) چین ہے

وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ

اور خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور (ان) گنتی کے چند دنوں تک (تو) خدا کا ذکر[۳]

مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ

کرو پھر جو شخص جلدی کر بیٹھے اور (منیٰ) سے دو ہی دن میں چل کھڑا ہو تو اس پر بھی

عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ

گناہ نہیں ہے اور جو (تیسرے دن تک) ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (لیکن یہ رعایت) اسکے لئے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۰۳﴾

ہے جو پرہیزگار ہو، اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ ایک دن تم سب کے سب اسکی طرف قبروں سے اٹھائے جاؤ گے

ربع

[۱] حج تو اسلام کے قبل سے جاری تھا اور چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ اعمال حج سے فارغ ہونیکے بعد شیخی بگھارا کرتے، اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے، کوئی نسب پر نازاں کوئی شجاعت کا دلدادہ کوئی محتاجوں کی ہمدردی پر فخر کنان قصیدے پڑھتے خدا نے ان باتوں سے انکو بہ نرمی روکا کہ اگر شیخی بگھارنی ہی کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو پدرم سلطان بود کہنے کا کیا فائدہ۔

"ہنر بنما اگر داری نہ جوہر" تمہارے واسطے بڑے فخر کی بات تو یہی ہے کہ تم خدا سے لو لگاؤ، اسی کی یاد کرو باقی ہوس ۱۲

[۲] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی نعمت سے مراد علم ہے اور آخرت کے ثواب سے مراد بہشت ہے۔ حضرت رسول فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شکر گزار دل اور ذکر خدا کرنے والی زبان اور ایماندار بی بی ملے جو اسکے دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی بہتری مل گئی۔

النصف

[۳] اس سے ظاہر یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرہویں کی نماز صبح تک پندرہ نمازوں کے بعد اور جو دوسری جگہ ہو وہ دسویں کی ظہر سے بارہویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد یہ تکبیریں پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر علی ما ھدانا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما ابلانا اور گنتی کے دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ ہیں اور انہیں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ

(اے رسول) بعض لوگ (منافقین سے) ایسے بھی ہیں جنکی (چکنی چپڑی) باتیں (اس ذراسی) دنیوی زندگی

الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ

میں تمھیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ

اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ

(تمھارے) دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور جہاں (تمھاری محبت سے) منہ پھیرا تو ادھر ادھر دوڑ دھوپ

لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

کرنے لگا تاکہ ملک میں فساد پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیا ناس کریں اور خدا فساد کو

الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ

اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر تو اسے غرور گناہ پر ابھارتا ہے

بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

بس ایسے (کمبخت) کے لئے جہنم (ہی) کافی ہے اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ

اور لوگوں ف۱ میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنیکی غرض سے اپنی جان

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا

تم سب کے سب ایکبار اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

قدم بقدم نہ چلو وہ تمھارا یقینی ظاہر بظاہر دشمن ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر جب تمھارے پاس روشن دلیلیں آچکیں اسکے بعد بھی ڈگمگا گئے تو (اچھی طرح)

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

سمجھ لو کہ خدا (ہر طرح) غالب اور تدبیر والا ہے کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں

منزل ۱

ف۱ جب کفار مکہ نے باہم جناب رسالتمآب کے قتل کا مشورہ کرکے آپکا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپکو خبر دیدی اور آپ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ کفار مکہ نے مجھے فرش خواب پر مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے، تم میری جگہ میری عبا اوڑھ کر سو رہو تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں اور میں باہر جاتا ہوں، علی مرتضیٰؑ نے عرض کی اگر میں سو رہوں تو آپ کو تو کوئی گزند نہ پہونچیگا۔ فرمایا نہیں علی مرتضیٰؑ نے عرض کی میری جان جائے یا رہے آپ کی سلامتی بہرحال مطلوب ہے، اس پر خدائے تعالٰی نے علی مرتضیٰؑ کی مدح میں یہ آیت نازل کی، حضرت رسول فرماتے ہیں کہ اس شب خداوند عالم نے جبرئیل و میکائیل کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی۔ تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دیدے مگر دونوں نے اس سے انکار کیا، تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علی ولی اور محمد نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور دیکھو علی نے اپنی جان نبی پر کیونکر نثار کی ہے اور نبی کے بستر پر کسطرح بےخوف و خطر سو رہا ہے تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علی کی اسکے دشمنوں سے حفاظت کرو۔ یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کے سرہانے اور میکائیل پائنتی بیٹھے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کیطرف خطاب کرکے کہنے لگے اے ابن ابیطالب مبارک ہو مبارک ہو تمھارا مثل کون ہے کہ خود خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمھارے سبب سے فخر و مباہات کرتا ہے، دیکھو تفسیر ثعلبی، احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ



إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَ

کہ سفید ابر کے سائبانوں (کی آڑ) میں (عذاب) خدا اور (عذاب کے) فرشتے

ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾

ان پر آہی جاویں اور سب جھگڑے چک ہی جاویں حالانکہ (آخر) کل امور خدا ہی کیطرف رجوع کئے جاوینگے

سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ

(اے رسول) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انکو کیسی (کیسی) روشن نشانیاں دیں

بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ

اور جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس کے بعد بھی اسکو بدل ڈالے تو

مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ

بیشک خدا سخت عذاب والا ہے۔ جن لوگوں نے کفر

لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ

اختیار کیا انکے لئے دنیا کی (ذراسی) زندگی خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے اور ایمانداروں

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ فَوْقَهُمْ يَوْمَ

سے مسخرہ پن کرتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ اُن سے

ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾

(کہیں) بڑھ چڑھ کے ہوگا اور خدا جس کو چاہتا ہے بےحساب روزی عطا فرماتا ہے

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ

(پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر (آپس میں جھگڑنے لگے تب) خدا نے (نجات کی) خوشخبری

مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ

دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانیوالے پیغمبروں کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے ساتھ برحق کتاب بھی

بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ

نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ جھگڑتے تھے (کتاب خدا) انکا فیصلہ کردے اور

وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ

(پھر افسوس تو یہ ہے کہ) اس حکم سے اختلاف کیا بھی تو انھیں لوگوں نے جنکو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی)

ع ۲۵ ۱۴ ۹

الربع

۵۱ مکہ کے کفار جو مالدار تھے مثل ابوجہل و ہشام وغیرہ کے وہ فقراء مومنین مثل عمار اور صہیب و بلال وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد سچے ہوتے تو عرب کے اشراف ان کی پیروی کرتے کنگالوں کا ایمان لانا ہی کیا۔ انھیں لوگوں کے رد میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲



بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ

جب اون کے پاس خدا کے صاف صاف احکام آچکے اسکے بعد (اور وہ بھی) آپس کی شرارت سے

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

تب خدا نے اپنی مہربانی سے (خالص) ایمانداروں کو وہ راہ حق دکھا دی جس میں

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

اُن لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا اور خدا جس کو چاہے راہ راست کی

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

ہدایت کرتا ہے کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہونچ ہی جاؤ گے

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

حالانکہ ابھی تک تمھیں اگلے زمانہ والوں کی سی حالت نہیں پیش آئی کہ

قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا

انھیں طرح طرح کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور لرزنے میں اسقدر

حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى

جھنجھوڑے گئے کہ آخر (عاجز ہو کے) پیغمبر اور ایمان والے جو اُن کے ساتھ تھے کہنے لگے (دیکھئے)

نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

خدا کی مدد کب (ہوتی) ہے دیکھو (گھبراؤ نہیں) خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے (اے رسول) تم سے لوگ

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ

پوچھتے ہیں کہ (ہم خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں (تو تم انھیں) جواب دو کہ تم اپنی نیک کمائی سے جو کچھ

فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

خرچ کرو تو (وہ تمھارے) ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ

اور پردیسیوں کا حق ہے اور تم کوئی سا نیک کام کرو

اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

خدا اس کو ضرور جانتا ہے (مسلمانو) تم پر جہاد فرض کیا گیا اگرچہ تم پر شاق

سلے حضرت رسول کے زمانہ کے مسلمان بھی تو ہر طرح کے تھے کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے اور اپنی تکلیف کا خیال کرکے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے انکی فہمائش کی اور صبر کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا ۱۲

لَكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ

ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ

بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ

اور خدا (تو) جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے ہو (اے رسول) تم سے ف۱ لوگ

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ

حرمت والے مہینوں کی نسبت پوچھتے ہیں کہ (آیا) جہاد ان میں (جائز) ہے تو تم بھی جوابدو

فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ

کہ ان مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے اور (یہ بھی یاد رہے) کہ خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے انکار

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

اور مسجد حرام (کعبہ) سے (روکنا) اور جو اسکے اہل ہیں انکا مسجد سے نکال باہر کرنا (یہ سب) خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا

نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور فتنہ پردازی کُشت و خون سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ کفار

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ

ہمیشہ تم سے لڑتے ہی چلے جائیں گے یہاں تک کہ اگر انکا بس چلے تو تم کو تمہارے

اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ

دین سے پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھر

دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ

اور کفر ہی کی حالت میں مرگیا تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت ہے اور یہی لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک جن لوگوں نے

منزل ۱

ع ۲۶ / ۶ — ۱۰

ف۱ حضرت رسول نے جنگ بدر سے دو مہینے قبل عبداللہ بن جحش اپنے پھوپھی زاد بھائی کو آٹھ جوانوں کا افسر بنا کے جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے قافلے پر جو مال تجارت لئے ہوئے طائف سے آتا تھا حملہ کرنیکے واسطے روانہ کردیا تھا، جب دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی چھڑ گئی اور قافلہ قریش سے عمرو حضرمی مارا گیا اور مسلمانوں کی نمایاں فتح ہوئی بہت سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا، جب شام ہوئی تو لوگوں نے رجب کا چاند دیکھا مگر ان کو یہ نہ معلوم ہوا کہ آج ہی چاند ہوا ہے یا کل کا ہے، جب یہ خبر پھیلی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کی کہ محمد نے حرام مہینے کو حلال کردیا جب یہ لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے بہت تنبیہ کی اور ان لوگوں نے اپنی ناواقفیت کا عذر پیش کیا الغرض رسول اللہ نے مال غنیمت اور اسیروں کو واپس کردیا اور باہمی تصفیہ [illegible] نہ کرنے دیا اسی اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعے سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا اسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد بیشک حرام ہے مگر جب کفار تم پر زیادتی کریں تو تم نہیں خیال کرو ۔

اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ

ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا

اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

یہی لوگ رحمت خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ

مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو

قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ

تم ان سے کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور انکے

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَیَسْــَٔلُوْنَكَ

فائدے سے انکا گناہ بڑھ کے ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ

مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

میں کیا خرچ کریں تم (ان سے) کہدو کہ جو تمہارے ضرورت سے بچے یوں خدا اپنے

لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْیَا وَ

احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت

الْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ

(کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم (ان سے)

لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَ

کہدو کہ انکی اصلاح (درستی) بہتر ہے اور اگر تم انسے مل جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں آخر) وہ تمہارے بھائی ہی

اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے (الگ خوب) جانتا ہے اور اگر خدا چاہتا

لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا

تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتا بے شک خدا زبردست حکمت والا ہے اور (مسلمانو)

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ

تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو کیونکہ مشرکہ عورت تمہیں (اپنے حسن و جمال میں

منزل ۱

ف ۱ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی کہ اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا۔ فرشتوں سے بھی دو ہاتھ قدم آگے بڑھ گیا اور خواہش نفسانی اور غصہ اس کے دو قوی حریف ہیں اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور یہ کمبخت جسکا نام شراب ہے ان دونوں حریفوں کو اور شہ دیتی ہے اور دیوانہ [?] ہو کے بس است اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اسی شراب کی بدولت بہت سی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں کا شانہ [?] اس سے گلتا ہے ڈاٹ اس سے لگ جاتی ہے ورم جگر اس سے ہوتا ہے ... جوے سے حکمت اخلاق اور ناموس دونوں کا اسپر اتفاق ہے کہ اسے منہ نہ لگانا چاہئے کیونکہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انھیں امور پر نظر کر کے شریعت نے اسکو قطعی حرام قرار دیا اور جوا چونکہ ان دونوں حریفوں کو پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اسکو بھی حرام کر دیا ۱۲

خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا

کیسی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اس سے ضرور اچھی ہے اور مشرکین

الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ

جب تک ایمان نہ لائیں اپنی عورتیں انکے نکاح میں نہ دو اور مشرک تمھیں کیسا ہی اچھا

خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ

کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی بندہ مومن اُنسے ضرور اچھا ہے یہ (مشرک مرد یا عورت) لوگوں کو

يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ

دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی عنایت سے بہشت اور

وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ

بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۲۱) وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ

ہے تاکہ یہ لوگ چیتیں (اے رسول) تم سے لوگ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم اُنسے

قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَ

کہدو کہ یہ گندگی اور گھن کی بیماری ہے تو (ایام) حیض میں تم عورتوں سے الگ رہو

لَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں انکے پاس نہ جاؤ پس جب وہ پاک ہو جائیں

فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

تو جدھر سے تمھیں خدا نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ بے شک خدا توبہ کرنیوالوں اور

التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (۲۲۲) نِسَاؤُكُمْ

ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے تمھاری بی بیاں (گویا) تمھاری

حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا

کھیتی ہیں تو تم اپنی کھیتی میں جسطرح چاہو آؤ اور اپنی آیندہ کی بھلائی کے واسطے

لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ

(اعمال صالحہ) پیشگی بھیجو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ (ایک نہ ایک دن) تم کو اسکے سامنے جانا ہے

ع ۵ ۲۷ ۱۱

۱؎ مشرک صرف اسی کو نہیں کہتے جو خدا کی ذات میں شریک کرے بلکہ اسکی خالص صفتوں یا عبادت میں شریک کرنیوالا بھی مشرک ہے اور انبیا یا ائمہ کو دعا میں وسیلہ و ذریعہ قرار دینا ان تینوں قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہے ۔۱۲

۲؎ چونکہ حیض کے زمانہ میں عورت کی طبیعت خون کے نکالنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور جماع کو قوت انفعالی کا ہیجان ہوتا ہے اور دونوں قوتوں کے باہم ضد ہونیکی وجہ سے طبیعت کو جو سلطان بدن ہے تحیر ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اسکے علاوہ مرد کی خواہش نفسانی جماع کے وقت منی کے نکالنے کیطرف متوجہ رہتی ہے اور مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور خون حیض کے بخارات بلند ہوکر بُرے آثار پیدا کرتے ہیں اسکے علاوہ خود خون بھی سوراخ ذکر میں داخل ہوکر سوزاک وغیرہ کے پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے انھیں وجوہ سے شریعت نے حالت حیض میں جماع کو قطعی حرام فرمایا ۔۱۲

۳؎ مرد کاشتکار ہے اور عورت کھیتی اور نطفہ بیج پس کاشتکار یہ کبھی گوارا نہ کریگا کہ اپنے بیج ایسی جگہ بوئے جہاں اوگنے کی امید نہ ہو اسی وجہ سے خدا نے لواطہ کو قطعی حرام کر دیا اور عورت کے ساتھ لواطہ ایسا ہی ہے ۔ اور یہاں جو حکم دیا ہے کہ جدھر سے چاہو آؤ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو ترکیب تمھیں پسند آئے اسطرح جماع کرو مگر آگے ہی کی طرف کیونکہ ہر سوراخ کو یکساں نہ سمجھنا چاہئے مرد اور عورت کے عضو مخصوص میں خدا نے ایک خاص قدرتی نرمی گرمی امانت رکھی ہے جو خود سیکڑوں امراض کی دوا ہے اور یہ بات لواطہ اور جلق میں حاصل نہیں بلکہ ان سے اور امراض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں رطوبت آجاتی ہے رگیں شل جاتی ہیں منی گرم رقیقہ ہو کر کے بیکار ہو جاتے ہیں اسیطرح جو شخص اگرچہ وطی ابتدا میں عورت سے جماع کرنا شروع کردے تو عورت کی فرج کی بھاپ سے ایک قسم کی سینک ہو جاتی ہے کہ وہ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے ۔۱۲



وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً

اور (اے رسول) ایمانداروں کو (نجات کی) خوشخبری دیدو اور (مسلمانو) تم اپنی قسموں[1]

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ

(کے حیلے) سے خدا (کے نام) کو (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے درمیان

النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

صلح کرا دینے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا (سب کی) سنتا اور (سب کو) جانتا ہے تمہاری لغو قسموں پر

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا

(جو بے اختیار زبان سے نکل جاوے) خدا تم سے گرفت نہیں کرنے کا مگر ان قسموں پر ضرور تمہاری

كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

گرفت کرے گا جو تم نے قصداً دل سے کھائی ہوں اور خدا بخشنے والا بردبار ہے

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ

جو لوگ اپنی بی بیوں کے پاس جانے سے قسم کھائیں[2] ان کے لئے چار مہینے کی

اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

مہلت ہے پس اگر (وہ اپنی قسم سے اس مدت میں باز آئیں) اور انکی طرف توجہ کریں تو بیشک

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق ہی کی ٹھان لیں تو (بھی) بیشک خدا (سب کی) سنتا (اور سب کچھ

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

جانتا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین حیض[3] کے (ختم)

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ

ہو جانے تک (نکاح ثانی سے) روکیں اور اگر وہ عورتیں خدا اور روز آخرت پر ایمان لائی ہیں

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

تو ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اسکو چھپائیں

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا

اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں تو وہ (مدت مذکورہ) میں انکے واپس بلا لینے کے زیادہ

---

[1] عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے داماد بشیر بن نعمان سے اچھا سلوک نہ کرے گا اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] عرب کا دستور یہ تھا کہ جو اپنی بی بی سے ناخوش ہوتا قسم کھا لیتا کہ میں اس سے ہمبستر نہ ہونگا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کر سکے اور بیچ ادھر میں لٹکی رہے، شریعت نے اسکی حد مقرر کر دی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کیطرف رجوع کرے حاکم شرع اسے چار مہینے کی مہلت دیگا اور مرد کو مجبور کریگا کہ خواہ کفارہ دے کر اپنی بی بی سے میل کر لے یا طلاق دیدے۔ ۱۲

[3] یعنی جس عورت کی عادت معین ہو اسکا عدہ تین حیض سے پاکی ہے اور جن عورتوں کا خون کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کا عدہ تین مہینے ہے ۱۲



اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا (مردوں پر) وہی سب کچھ (حق) ہے جو (مردوں کا) عورتوں پر ہے

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

ہاں البتہ مردوں کو (فضیلت میں) عورتوں پر فوقیت ضرور ہے اور خدا زبردست حکمت والا ہے

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

طلاق (رجعی جسکے بعد رجوع ہو سکتی ہے) دو ہی مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو شریعت کے موافق روک ہی لینا چاہیے

تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا

یا حسن سلوک سے (تیسری دفعہ) بالکل رخصت اور تم کو یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انھیں دیچکے ہو اسمیں سے

مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا

پھر کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اسکا خوف ہو کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر دی ہیں انکو

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

دونوں میاں بیوی قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تمھیں (اے مسلمانو) یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

کی ہوئی حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ دیکر اپنا پیچھا چھڑائے (خلع کرائے) تو اسمیں ان

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ

دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے، یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں بس انسے آگے نہ بڑھو اور جو خدا کی مقرر

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ

کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہ ہی لوگ تو ظالم ہیں، پھر اگر تیسری بار بھی

طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا

عورت کو طلاق (بائن) دے تو اسکے بعد جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کر لے اس کیلئے

غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

حلال نہیں ہاں اگر دوسرا (شوہر) (نکاح کے بعد) اسکو طلاق دیدے تب البتہ ان میاں بی بی پر باہم

يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ

میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اگر ان دونوں کو یہ گمان ہو کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکینگے اور

ع ۲۸ ۱۲

ف۱ اس سے مراد طلاق بائن ہے کہ جسکے بعد بے حلل کے رجوع نہیں ہو سکتی

ف۲ اس کو فقہ کی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں ۱۲

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَ

یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں جو سمجھ دار لوگوں کے واسطے صاف صاف بیان کرتا ہے اور جب

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

تم اپنی بی بیوں کو طلاق دو اور انکی مدت پوری ہونے کو آئے تو اچھے عنوان سے ان کو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت ہی کردو اور انھیں تکلیف پہونچانے کیلئے

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ

نہ روکو تاکہ (پھر ان پر) زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا تو یقیناً

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

اپنے ہی پر ظلم کرے گا اور خدا کے احکام کو (کچھ) ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

اور خدا نے جو تمہیں نعمتیں دی ہیں انھیں یاد کرو اور اس نے جو کتاب اور

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ

عقل کی باتیں تم پر نازل کیں ان سے تمہاری نصیحت کرتا ہے اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾

خدا سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا ہر چیز کو ضرور جانتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت (عدہ) پوری کرلیں تو انھیں اپنے

تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو، جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے موافق

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

اچھی طرح ہل مل جائیں یہ اسی شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو تم میں سے

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ

خدا اور روز آخرت پر ایمان لاچکا ہو یہی

٢٩ ع ٣ ١٣

أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ

تمہارے حق میں بڑی پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے۔ اور (اسکی خوبی) خدا خوب جانتا ہے اور تم

لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ

(ولیا) نہیں جانتے ہو اور (طلاق دینیکے بعد) جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ

چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس[1] دودھ پلائیں

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

اور جسکا وہ لڑکا ہے (باپ) اُسپر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق

بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ

لازم ہے کسی شخص کو زحمت نہیں دیجاتی مگر اس کی گنجایش بھر

لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ

نہ ماں کا اسکے بچہ کیوجہ سے نقصان گوارا کیا جائے اور نہ جسکا لڑکا ہے (باپ) اسکا (بلکہ دستور کے مطابق دیاجائے)

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا

اور اگر باپ نہ ہو تو دودھ پلانے کا حق) اسی طرح وارث پر لازم ہے پھر اگر (دو برس سے قبل) ماں باپ دونوں

عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ

اپنی مرضی اور مشورہ سے دودھ بڑھائی کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں

وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ

اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے) دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی) تم پر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ

کچھ گناہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ جو تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے اُن کے حوالے کر دو

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور

بَصِيرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ

دیکھتا ہے اور تم میں سے جو لوگ بی بیاں چھوڑ کے

منزل ۱

[1] اس سے واضح ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر خدا نے حمل اور رضاعت کا زمانہ تیس مہینے فرمایا ہے پھر تیس میں سے دو برس منہا کر دینے کے بعد چھ مہینے بچتے ہیں ۱۲



أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

مر جائیں تو یہ عورتیں چار مہینے دس روز (عدہ بھر) اپنے کو

وَعَشْرًا ج فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ

روکیں (اور دوسرا نکاح نہ کریں)، پھر جب (عدہ کی) مدت پوری کر لیں تو شریعت کے مطابق

عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط

جو کچھ اپنے حق میں کریں[سلہ] اس بارے میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے اور اگر تم (اس خوف سے کہ شاید کوئی دوسرا نکاح کر لے)

فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ

ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (قبل عدہ) خواستگاری کرو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں

فِي أَنْفُسِكُمْ ط عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ

بھی کچھ تم پر الزام نہیں ہے (کیونکہ) خدا کو معلوم ہے کہ (تم سے صبر نہ ہو سکیگا اور) ان عورتوں سے نکاح کرنے کا خیال آئیگا

وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا

لیکن چوری چھپے سے (نکاح کا) وعدہ نہ کرنا مگر یہ کہ ان سے اچھی بات

قَوْلًا مَعْرُوفًا ط وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ

کہہ گذرو (تو مضایقہ نہیں) اور جب تک مقرر میعاد گذر نہ جائے

يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ط وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

نکاح کا قصد بھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے

مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ج وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

خدا اس کو ضرور جانتا ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور (یہ بھی) جان لو کہ خدا

غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ

بڑا بخشنے والا بردبار ہے، اور اگر تم نے اپنی بی بیوں کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو

النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ

اور نہ مہر ہی معین کیا ہو اسکے قبل ہی تم انکو طلاق دیدو (تو اسمیں بھی) تم پر کچھ الزام

سلہ مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی خواہش نکاح ثانی کی ہو اور اس بنا پر اپنا بناؤ سنگار کریں تو تم پر اسکا کوئی الزام نہیں کہ ان کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان میں بھی مروج ہے کہ بیوہ ہونا دنیا و مافیہا سے ہاتھ [illegible] ہو جاتا ہے، نہ وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کیجاتی نہ اسکے ہاتھ پاؤں مبارک سمجھے جاتے ہیں گویا اس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے خدا رحم کرے۔ ۱۲

ع ۳۰ ۱۴

فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ

نہیں ہے۔ ہاں ان عورتوں کیساتھ (دستور کے مطابق) مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ

اور غریب پر اپنی حیثیت کے موافق (کپڑے روپیے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ

نیکی کرنے والوں پر یہ بھی ایک حق ہے اور اگر تم ان عورتوں کا مہر تو

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ) کے قبل ہی طلاق دیدو تو

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ

ان عورتوں کو مہر معین کا آدھا دیدو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود معاف کردیں

أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَ

یا انکا ولی جسکے ہاتھ میں انکے نکاح کا اختیار ہو معاف کردے (تب کچھ نہیں)

أَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخشدو تو پرہیزگاری سے بہت ہی قریب ہے اور آپس کی

بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾

بزرگی کو مت بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ

(مسلمانو) تم تمام نمازوں کی اور خصوصاً بیچ والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو

وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا

اور خاص خدا ہی کے واسطے (نماز میں) قنوت پڑھنے والے ہوکر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت

أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا

میں ہو (اور پوری نماز نہ پڑھ سکو) تو سوار یا پیدل (جسطرح بن پڑے پڑھ لو) پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ

جسطرح خدا نے تمہیں (اپنے رسول کی معرفت) ان باتوں کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے اسطرح خدا کو یاد کرو اور

تفسیر

سـ۱ کیونکہ عقلاً بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ تھوڑے سے مال کے واسطے تو تو میں میں سے درگذرے، مرد یہ چاہے کہ نصف کی جگہ پورا مہر دے نکلے اور اپنا احسان عورت پر رکھے اور عورت یہ چاہے کہ میں کچھ نہ لوں شوہر خواہ مخواہ کا احسان کسی کا ہم پر کیوں ہو ۱۲

سـ۲ اس آیت میں خداوند عالم نے نمازوں کے پابندی سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نماز پنجگانہ کی طرف ہے کیونکہ صلوٰت میں پانچ حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲

سـ۳ اکثر روایات سے ثابت ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اسکی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے وقتوں میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور [illegible] بیچ والی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح ظہر عصر میں سے یہ بیچ میں پڑتی ہے اور حضرت رسولؐ نے بھی اسی سے ابتدا کی تھی اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ دن اور رات کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے نماز صبح کو کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے ۱۲ سـ۴ احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور ابن عباس سے اسکی تفسیر بھی یہی ہے اسیوجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے ۔ ۱۲ ۔

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً

تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیاں چھوڑ کر مرجائیں اُن پر اپنی بی بیوں کے حق میں

لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ

سال بھر تک کے نان ونفقہ اور (گھر سے) نہ نکالنے کی وصیت کرنی (لازم) ہے

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ

پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں (نکاح وغیرہ) سے کچھ اپنے حق میں کریں

فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

اس کا تم پر کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شئے پر غالب اور

حَكِيمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

حکمت والا ہے اور جن عورتوں کو (یعنی مہر اور ہاتھ لگائے بغیر) طلاق دیدیجائے انکے ساتھ (جوڑے

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۲۴۱﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

روپئے وغیرہ سے) سلوک کرنا لازم ہے (یہ بھی) پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسطرح خدا تم لوگوں (کی ہدایت) کے

لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۴۲﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

واسطے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تمنے ان لوگوں

الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

(کے حال) پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل بھاگے اور وہ

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ

ہزاروں آدمی تھے تو خدانے ان سے فرمایا کہ سب کے سب مرجاؤ (اور وہ مرگئے) پھر

أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

خدانے انھیں زندہ کیا۔ بے شک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوا

مگر اکثر لوگ اسکا شکریہ نہیں کرتے اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۴﴾

جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔

---

۵۱ اگرچہ عام مترجمین نے قید نہیں لگائی ہے مگر اس تخصیص کی ضرورت ہے ورنہ اس آیت کو منسوخ کہنا پڑے گا۔ ۱۲

۵۲ باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا تیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگے تھے آخر موت کے پنجے سے نہ چھوٹے اور سب کے سب مرکے ڈھیر ہو گئے ایک عرصہ کے بعد حضرت حزقیل کا ادھر سے گذر ہوا آپ نے دعا کی تو خدا کے حکم سے جی اٹھے [illegible] پھر جیتے جاگتے اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے

۳۱ ع ۷ ۱۵

اور چونکہ یہ واقعہ نوروز کے دن کا ہے اسی وجہ سے غسل اس دن ایک کا دوسرے پر پانی یا گلاب چھڑکنا سنت قرار دیا ہے مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اسکو ہولی سے مشابہ کر دیا۔ خدا ہدایت کرے۔ ۱۲

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

ہے کوئی جو خدا کو قرض[1] حسنہ دے

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ

تاکہ خدا اسکے مال کو اسکے لئے کئی گنا بڑھادے۔ اور خدا ہی تنگ دست کرتا ہے

وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

اور وہی کشایش دیتا ہے اور اسکی طرف سب لوٹادیے جاؤگے (اے رسول) کیا تم نے

مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ

موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی جب انھوں نے

قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ

اپنے نبی (شمویل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ

جہاد کریں (پیغمبر نے) فرمایا کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ

واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے۔ جب ہم اپنے گھروں اور

اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ

اپنے بال بچوں سے نکالے جاچکے تو (پھر) ہمیں کونسا عذر باقی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں

دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

جہاد نہ کریں پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا

تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

تو ان میں سے چند آدمیوں[2] کے سوا سب کے سب لڑنے سے منہ پھیرا۔ اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک خدا نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت[3] کو تمہارا بادشاہ

مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ

مقرر کیا (تب) کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ

تفسیر

[1] خدا کو قرض حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اسکی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ اس کی راہ میں خرچ کرنیکا ثواب آخرت میں ملیگا اس وجہ سے اسکو قرض سے تعبیر کیا ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے۔۱۲

قصہ طالوت و جالوت و داؤد

(تتمہ اسرائیلی واقعہ)

[۲] حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک تو چین سے رہے فلسطین میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر پھر ان طبیعت کے تنگ ہونے، بدمستی، شرارتیں شروع کردیں خدا نے انکی جالوت بادشاہ کو انپر مسلط کردیا جس نے انھیں خوب حق کیا تب انلوگوں نے شمویل نبی کیطرف رجوع کی۔۱۲

[2] تین سو تیرہ آدمی تھے۔۱۲

[3] جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شمویل نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں جسکے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا اسکے قد کے برابر ہوجائے اسکو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرو۔ بہت سے لوگوں نے امتحان کرکے دیکھا جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اسکے قد کے برابر ہوگیا تو حضرت شمویل نے اسکو بادشاہ بنایا۔۱۲

منزل ۱

نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ

سلطنت کے حقدار اس سے زیادہ تو ہم ہیں۔ کیونکہ اُسے تو مال (کے اعتبار) سے بھی

الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ

فارغ البالی (تک) نصیب نہیں (نبی نے) کہا خدا نے اُسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال ہی نہیں)

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ

علم اور جسم کا پھیلاؤ تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا ہے۔ اور خدا اپنا ملک جسے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۷) وَقَالَ لَهُمْ

چاہے دے اور خدا بڑی گنجایش والا اور واقف کار ہے۔ اور ان کے نبی نے اُن سے

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ

(یہ بھی) کہا اسکے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ پہچان (ہے) کہ تمھارے پاس صندوق آجائیگا

فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

جسمیں تمھارے پروردگار (کیطرف) سے تسکین (دہ چیزیں) ہیں اور ان تبرکات سے بچا کھچا ہوگا

اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ

جو موسیٰ و ہارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور صندوق کو فرشتے اُٹھائے ہوں گے

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۲۴۸)

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اسمیں تمھارے واسطے پوری نشانی ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

پھر جب طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا سے) روانہ ہوا تو (اپنے ساتھیوں سے) کہا دیکھو (کہ) ایک

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ

نہر (ملیگی) (اس سے) یقیناً خدا تمھارے (صبر کی) آزمائش کریگا پس جو شخص اسکا پانی پیئے گا وہ مجھ سے

مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

(کچھ واسطہ) نہیں (رکھتا) اور جو اسکو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا۔ مگر (ہاں) جو اپنے ہاتھ سے ایک (آدھ)

غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ

چلو بھر (کے پی) لے (تو کچھ حرج نہیں) (پس لوگوں نے نہ مانا) اور چند آدمیوں کے سوا سبنے اسکا پانی پی لیا

۵۱ جب حضرت شموئیل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے اور اپنے نبی سے جھگڑنے لگے کیونکہ انکی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس خزانہ مال ترک احتشام ہو اسی کو بادشاہ بنایا جائے اور حضرت شموئیل کا جواب تمدن کے قاعدہ پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہری ترک سے نہیں چلتا، اسکے لئے علم و حکمت کے خزانہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے اسیکا لحاظ خداوند عالم نے بھی ہمیشہ ہر نبی یا خلیفہ کے مقرر کرنے میں رکھا ہے بیعت اور غلبہ اور بھیڑ یا دھاندلی کا اجماع کوئی چیز نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۵۲ اسی کا نام تابوت سکینہ ہے یہ وہ صندوق ہے جسمیں حضرت موسیٰ کی ماں نے آپ کو بند کر کے دریا میں ڈالدیا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی تھیں، نبیوں کی تصویریں اور ان کے گھروں کی نقلیں، ایک کمرہ یاقوت کا تھا اسمیں جناب رسالتمآب کی تصویر تھی آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپکے اصحاب خاص کا مجمع ہے اور ایک نوجوان تلوار لئے ہوئے ہے اور اسکی پیشانی پر لکھا ہوا ہے، یہ پیمبر کا بھائی ہے اور خدا اسکا مددگار ہے۔ اس صندوق میں حضرت موسیٰ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین حضرت ہارون کا عمامہ انکی جوتیاں ذرہ وغیرہ بھی تھیں بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اسکو آگے آگے رکھتے جب جالوت کو ان پر غلبہ ہوا تو اس صندوق کو بھی چھین لے گیا اب جب بنی اسرائیل طالوت کیساتھ لڑنے گئے، جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو جھگڑے سے برباد کرنا غنیمت سمجھے اور اسکو ذلیل جگہ گھورے کی طرف ہنکا دیا کہ یہی فساد کی جڑ ہے، فرشتے اسکو گھسیٹ کر بنی اسرائیل کے پاس لے آئے۔ بہتک سکونت(?) ہو گئے اور جسم سے رنجیدہ ہوئے۔

ع ۶ | ۳۲ | ۱۰۱

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا

(غرض) جب طالوت اور جو مومنین انکے ساتھ تھے نہر سے پار ہوگئے تو (خالص مومنوں کے سوا) سب کہنے لگے

لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

کہ ہم میں تو آج جالوت اور اسکی فوج سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہ لوگ جن کو

يَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ

یقین ہے کہ (ایکدن) خدا کو منہ دکھانا ہے (بے دھڑک) بول اٹھے کہ اکثر

فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

ہوا ہے کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے اور خدا صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ

(غرض) جب یہ لوگ جالوت اور اسکی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دعا کی، اے میرے پروردگار

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

ہمیں کامل صبر عطا فرما اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْھُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ڐ وَقَتَلَ

فتح عنایت کر، پھر توان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو شکست دی اور

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے انکو سلطنت و تدبیر تمدن عطا کی

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ

اور (علم و ہنر) جو چاہا انھیں (گویا) گھول کے پلا دیا اور اگر خدا بعض لوگوں کے

بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ذریعے سے بعض کا دفع (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا مگر خدا

ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

تو سارے جہان کے لوگوں پر فضل (وہ رحم) کرتا ہے (اے رسول) یہ خدا کی سچی آیتیں ہیں

نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کے سناتے ہیں اور بیشک تم ضرور رسولوں میں سے ہو

ف جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہوگئے طالوت سے کہنے لگے خدا سے دعا کرو کہ کوئی نہر نکلے، غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے سبکو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چلو پیا وہ مجھ سے ہو اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں، جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈگا کے پانی پیا، آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے اور چلنے سے مجبور ہوگئے اور جتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی اور جن لوگوں نے ایک چلو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی۔۱۲

ف طالوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہو رہی تھی جالوت نے اپنا مقابل طلب کیا مگر کوئی اسکے مقابلہ کو نہ نکلا۔ طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کریگا اسکو میں اپنا آدھا ملک دیدونگا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دونگا مگر کسیکو ہمت نہ پڑی تب حضرت شمویل نے فرمایا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں تھا اسکے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا، ایشیا نے اپنے دسوں بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات نہ پائے گئے، آخر میں حضرت داؤد کو سامنے لایا گیا جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کی خوں نہ رکھتے تھے، لیکن وہ سب پتہ کی باتیں انہی میں پائی گئیں۔ غرض حضرت داؤد چلے اور راستہ چلتے تین پتھر اٹھا لئے، ایک پتھر گوپھن میں رکھکے جالوت کی طرف پھینکا، وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے توڑ کر نکل گیا اور پھر بھی کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں فتح ہوئی اور اس صلہ میں حضرت داؤد کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے، آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن میں جابجا ہے۔۱۲

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

یہ سب رسول (جو) ہمنے (بھیجے) ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى

ایسے ہیں جنسے خود خدانے بات کی انہیں سے اور بعض کے (اور طرح پر) درجے بلند کیے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

کو (کیسے کیسے) روشن معجزے عطا کیے اور روح القدس (جبرئیل) کے ذریعہ سے انکی مدد کی اور اگر خدا چاہتا

مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ

تو جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوے وہ اپنے پاس روشن معجزے آ چکنے پر آپس میں

الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ

نہ لڑمرتے، مگر ان میں پھوٹ پڑ گئی پس ان میں سے بعض تو ایمان لائے اور

مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

بعض کافر ہو گئے، اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے مگر خدا وہی کرتا ہی جو

مَا يُرِيْدُ ؏ ﴿٢٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

چاہتا ہی۔ اے ایماندارو ۵ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُس دن کے آنے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا

(خدا کی راہ میں) خرچ کرو جس میں نہ تو (خرید و) فروخت ہوگی اور نہ یاری (اور نہ آشنائی) اور نہ

شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ

سفارش (ہی کام آیگی) اور کفر کرنے والے ہی تو ظلم ڈھاتے ہیں، خدا ہی وہ (ذات پاک) ہی کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے

وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

اُسکو نہ اونگھ آتی ہو نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہی اور جو کچھ زمین میں ہی (غرض سب کچھ) اُسی کا ہی

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ

کون ایسا ہی جو بدون اُس کی اجازت کے اُس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے

الجزء الثالث ٣

۵ حکم یا خاص زکوٰة کا ہے یا عام خیرات کا ١٢

۵ حضرت رسول سے منقول ہی کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کی قوم نے یہ بے ڈھنگی بات پوچھی کہ اے موسیٰ تمھارا خدا بھی سوتا ہے، حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوندا یہ بیوقوف لوگ جو کچھ کہتے ہیں تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے موسیٰ میں ابھی تم کو بتلائے دیتا ہوں اسکے بعد حکم ہوا کہ تم ایک شب و روز سونا نہیں حضرت موسیٰ نہ سوے اسکے بعد خدا نے ایک فرشتے کی معرفت دو شیشے بھیجے اور حکم ہوا کہ دونوں کو دونوں ہاتھوں میں رات بھر لیے رہنا اور سونا نہیں ایسا نہو ٹوٹ جائے، حضرت موسیٰ نے ہرچند ضبط کیا اور اپنے کو سنبھالا مگر نیند آئی پھر آئی اور دونوں شیشے مل کر ٹوٹ گئے، اسی وقت خطاب ہوا اے موسیٰ تم سے نیند میں دو شیشوں کی حفاظت نہ ہو سکی اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کرے ١٢

٣٣ ع ۵ ١



مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ

جو کچھ انکے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ اُن کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا سب کو جانتا ہے) اور لوگ

مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

اسکے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جس) جتنا چاہے (سکھا دے) اُسکی کرسی[1] آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور اُن دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اُسے ذرا بھی گراں نہیں اور وہ

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ

(بڑا) عالیشان (اور) بزرگ (مرتبہ) ہے، دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں[2]، کیونکہ ہدایت گمراہی

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن

سے (الگ) ظاہر ہو چکی تو جس شخص نے بتوں (جھوٹے خداؤں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان

بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ

لایا تو اُس نے وہ مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی

لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

اور خدا (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے، خدا اُن لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

انہیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے

أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ

کفر اختیار کیا اُنکے سرپرست شیطان ہیں کہ اُن کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی)

النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں، یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اُس میں ہمیشہ

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ

رہیں گے (اے رسول) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس برتے

إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ

پر کہ خدا نے اُسے سلطنت دی تھی ابراہیم سے اُنکے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے

ع ٣٤ / ٢

[1] آٹھواں آسمان یا اُس کا علم یا اُس کی سلطنت ۱۲

[2] ابو الحصین انصاری کے دو بیٹے تھے اتفاقاً شام کے کچھ نصرانی تاجر مدینہ میں آئے اور انھیں بہکا کر نصرانی بنا لے گئے۔ ابو الحصین نے حضرت رسول سے عرض کی کہ ان کو رستہ سے واپس بلوا بھیجئے اور کچھ تنبیہ فرمایئے کہ وہ پھر اسلام قبول کر لیں اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

دین میں زبردستی نہیں

حضرت ابراہیم اور نمرود کا مناظرہ

إِبْرٰهِمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِ وَأُمِيتُ ط

(اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو (لوگوں کو) جلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی (شیخی میں آکر) کہنے لگا میں بھی جلاتا

قَالَ إِبْرٰهِمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ

اور مارتا ہوں (تمہارے خدا ہی میں کونسا کمال ہے) ابراہیم نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا

فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ط وَاللّٰهُ

ہے بھلا اسکو تم پچھم سے تو نکالو، (یہ سنکر) وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۲۵۸﴾ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى

ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا (اے رسول تم نے) مثلاً اُس شخص[۵] (رنجیدہ حال) پر بھی نظر کی

قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ج قَالَ أَنّٰى يُحْيِ

جو ایک گاؤں پر سے ہو کر گزرا اور وہ ایسا اُجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا یہ دیکھ کر (وہ بندہ کہنے لگا)

هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ

وہ بندہ (کہنے لگا) اللہ اب اس گاؤں کو (ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کریگا اسپر خدانے اسکو (مار ڈالا اور)

ثُمَّ بَعَثَهُ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ

سو برس تک مردہ رکھا پھر اسکو جلا اٹھایا، (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی ایک دن پڑا رہا

بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ

یا ایک دن سے بھی کم، فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے، اب ذرا اپنے

إِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ إِلٰى

کھانے پینے (کی چیزوں) کو دیکھو کہ ابھی تک نہیں اور ذرا اپنے گدھے (سواری) کو تو دیکھو (کہ

حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ

اسکی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں) اور سب اسواسطے کیا ہے تاکہ لوگوں کے لیے تمہیں قدرت کا نمونہ بنائیں اور (اچھا اب

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ

اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کرو کہ ہم کیونکر انکو جوڑ جاڑ ڈھانچہ بناتے ہیں پھر اُن پر گوشت چڑھاتے

لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۵۹﴾

ہیں پس جب انپر یہ ظاہر ہوا تو بیساختہ بول اٹھے کہ (اب) میں یہ یقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

منزل ۱

[۵] نمرود مردود کی آخری درخواست حضرت ابراہیم سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے تو اُس سے کہو کہ اپنا لشکر بھیجے اور میرا اُسکا مقابلہ ہو خدا نے اُس کا غرور توڑنے کو مچھروں کا لشکر بھیجا کہ جس نے اُسے اور اُسکے لشکر کو جہنم واصل کیا ۱۲

[۵] مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کونسی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے، بعض کا قول یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عزیر تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی جب بخت النصر بادشاہ ہوا اور اُس نے بنی اسرائیلوں کا قلع قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور انکی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو حضرت عزیر کا ادھر سے گزر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی اُجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے اسپر خدا نے اُن کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مردہ رکھا اور انکی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور اُنکے بدن کو نظر خلائق سے بچا رکھا، غرض جب حضرت عزیر دوبارہ زندہ ہوئے اور انکا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بڑھاپا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اپنی لونڈی کو جسے بیس برس کی چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایکسو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی انکو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانہ کا تل جو بہت چمکدار تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیر ہیں کیا خدا کی شان ہے کہ خود حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں ۱۲

منزل ۱

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ؕ

اور (اے رسول وہ قصہ بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے خدا سے درخواست[1] کی کہ اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو دکھا دے کہ تو مردوں کو کیونکر

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ؕ

زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تمھیں (اسکا) یقین نہیں ابراہیم نے عرض کی (کیوں نہیں) مگر آنکھ سے دیکھنا اس لئے چاہتا ہوں

قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ

کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے فرمایا (اچھا اگر یہ چاہتے ہو) تو چار پرندے لو اور انکو اپنے پاس منگا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو)

ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ

پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو اسکے بعد ان کو بلاؤ (پھر دیکھو تو کیونکر وہ

يَأْتِينَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾

سب کے سب تمھارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ

مثل اس دانہ کی سی مثل ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں

مِائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ؕ وَاللَّهُ

سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس کے لیے چاہتا ہے دونا کر دیتا ہے اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

بڑی گنجائش والا (اور ہر چیز سے) واقف ہے۔ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا

خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے ہیں اور نہ

مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

(جنپر احسان کیا ہے انکو) ستاتے ہیں ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾

اور نہ (آخرت میں) ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

۳۵ ع ۳ ۳

حضرت ابراہیم کا چاروں پرندوں کو جلانا

[1] حضرت ابراہیم نے یہ درخواست اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت عزرائیل نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ خدا آپ کو اپنی دوستی کے مرتبہ پر فائز کرے گا اور اسکی پہچان یہ ہے کہ وہ آپ کی خاطر سے مردہ جلائے گا اس اشتیاق میں حضرت ابراہیم نے شدید انتظار کے بعد موقع پا کر یہ درخواست کی جو پوری ہو کر رہی اور بہت حضرت ابراہیم نے یہ درخواست اس وقت کی تھی جب خدا نے آپکو آسمان زمین کی سیر کرائی تو آپ نے دریا کے کنارے ایک مردے کو دیکھا جس کا آدھا بدن پانی میں اور آدھا خشکی میں تھا اور پانی کے حصہ کو دریا کے جانور کھاتے اور اوپر کے حصہ کو خشکی کے جانور کھائے جاتے تھے اور پھر باہم لڑتے اور ایک دوسرے کو بھی کھائے جاتے تھے یہ دیکھکر حضرت ابراہیم کو تعجب ہوا اور دعا کی [2] ایک روایت میں ہے کہ وہ چاروں پرند گدھ، بطخ، مور، مرغ تھے اور آپ نے سب کے گوشت کو کوٹ کر سب کو ملا دیا اس کے بعد سبکو کوٹ پیس کر ملا دیا کہ سب ایک ہو گیا اس کے بعد دس حصے کر کے پہاڑوں پر رکھ دیے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اسکے بعد چاروں کو پکارا تو ایک ایک ریزہ اپنی جگہ سے اڑکر اس چونچ سے جا ملا اور اصلی صورت پر آگیا اور حضرت ابراہیم قصداً ایک کی چونچ دوسرے کے بدن میں ملاتے تھے مگر وہ اس سے ہٹ کر اپنی ہی چونچ کی طرف رخ کرتا تھا

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ

(سائل کو) نرمی سے جواب دینا اور (اُسکے اصرار پر نہ جھڑکنا بلکہ) اُس سے درگزر کرنا اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے

يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جسکے بعد (سائل کو) ایذا پہونچے اور خدا ہر شے سے بے پروا (اور) بردبار ہے ۱ے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

(اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل) کو ایذا دینے کی وجہ سے اُس شخص کیطرح اکارت

كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ

کرو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے خرچ کرتا ہے اور خدا اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ۔ تو اُسکے خیرات کی مثل اُس چکنی چٹان کی سی ہے

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ

جسپر کچھ خاک (پڑی ہوئی) ہو پھر اسپر زور شور کا (بڑے بڑے قطروں کا) مینھ برسے اور اسکو (مٹی بہاکے) چکنا پتھر (چھوڑ جائے)

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

(اسیطرح) ریاکار اپنی اُس خیرات یا اُسکے ثواب میں سے جو کھو بیٹھے ہیں کسی چیز پر قبضہ نہ پائینگے (نہ دنیا میں نہ آخرت میں)

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اور خدا کافروں کو ہدایت (کرکے منزل مقصود تک نہیں پہنچایا) کرتا ۔ اور جو لوگ ۲ے خدا کی خوشنودی کیلیے

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ

اپنے دلی اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کی

اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

مثال اُس ہرے بھرے باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے یا ٹیکرے پر لگا ہوا ہو اور اسپر زور شور سے

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

پانی برسا تو لائے دو گنے پھل لایا ۔ اور اگر اسپر بڑے دھڑے کا پانی نہ بھی برسے تو اسکے لیے

فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

ہلکی پھوار (ہی کافی) ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے بھلا تم میں کوئی بھی اسکو پسند کریگا

۱ے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے حضرت خضر سے فرمائش کی کہ مجھے حکمت کی کوئی بات بتایے حضرت خضر نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کسقدر اچھی بات ہے حضرت علیؑ نے پوچھا کیا اس بارے میں اس سے بھی کوئی اچھی رائے ہے کہا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا خدا پر بھروسا کرکے فقیروں کا امیروں سے تکبر کرنا اور احسانمند نہ ہونا اس سے بھی بہتر ہے، پھر آپ نے فرمایا جوانمردی چار ہیں (۱) دولت کے ساتھ انکسار (۲) عوض کا قابو پاکر درگزر کرنا (۳) باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا (۴) بغیر احتیاج کے کچھ دینا ۱۲

۲ے ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے واسطے عبادت کرتے ہیں اور میرے غیر کو شریک کرتے ہیں میں اسکے عمل کو شریک ہی کے واسطے چھوڑ دیتا ہوں کہ اس سے اسکا ثواب لے لے مجھے کچھ کام نہیں ۱۲

۳ے حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے اُن لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال خرچ کرکے غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کرکے اُن کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنا رکھتے ۱۲



أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي

کہ اسکے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اُسکے نیچے نہریں جاری

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ

ہوں اور اُسکے لیے اُس میں طرح طرح کے میوے ہوں اور

أَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ج فَأَصَابَهَآ

(اب) اُس کو بڑھاپے نے گھیر لیا ہو اور اُسکے (چھوٹے چھوٹے) ناتواں کمزور بچے ہیں کہ اکبارگی

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اُس باغ پر ایسا بگولا آپڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھن کر رہ گیا، خدا

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ع (۲۶۶) يٰۤأَيُّهَا

اپنے احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف صاف بیان کرتا ہی تاکہ تم غور کرو اے ایمان والو

الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

اپنی پاک کمائی اور اُن چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین

وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا

سے پیدا کی ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو، اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں) دینے کا

الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيهِ إِلَّآ

قصد بھی نہ کرو حالانکہ اگر ایسا مال کوئی تم کو دینا چاہے تو تم (اپنی خوشی سے) اُسکے لینے والے نہیں ہو

أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ط وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (۲۶۷)

مگر یہ کہ اُس (کے لینے) میں (عمداً[ف]) آنکھ چرا لو اور جانے رہو کہ خدا بیشک بے نیاز (اور) سزاوار حمد ہے

الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ

شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے[ل] اور بُری بات (بخل) کا تم کو حکم کرتا ہے اور خدا تم

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ط وَاللّٰهُ

سے اپنی بخشش اور فضل (و کرم) کا وعدہ کرتا ہے اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲۶۸) يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ج

بڑی گنجائش والا (اور سب باتوں کا) جاننے والا ہی وہ جس کو چاہتا ہی حکمت عطا فرماتا ہی

ع ۳۶ / ۶ / ۴

ل یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم اپنے مال میں سے محتاجوں کو دے دینگے تو خود محتاج ہو جائیں گے یہ خیال تمہارا غلط ہے اور شیطان تم کو بہکاتا ہے مگر ہاں اپنی حیثیت کا لحاظ ضروری ہے ۱۲

ف دیدہ و دانستہ ۱۲





وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا

اور جسکو (خدا کی طرف سے) حکمت عطا کیگئی، تو اُس میں شک ہی نہیں کہ اُسے خوبیوں کی بڑی

يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

دولت ہاتھ لگی، اور عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ

نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ

کرو یا کوئی منت مانو خدا اُس کو ضرور جانتا ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

اور (یہ بھی یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر اوروں کی نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا اگر

فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

خیرات کو ظاہر میں دو تو یہ (ظاہر کر کے دینا) بھی اچھا اور اگر اُس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَ

تو یہ (چھپا کر دینا) تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسے دینے کو خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ

جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے (اے رسول) اُنکا منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں (تمہارا کام صرف راستہ دکھانا)

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

مگر ہاں خدا جسکو چاہے منزل مقصود تک پہونچادے اور (لوگو) تم جو کچھ نیک کام میں خرچ کرو گے

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

تو اپنے لیے، اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ کرتے ہی

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ

نہیں ہو، اور جو کچھ تم نیک کام میں خرچ کرو گے (قیامت میں) تم کو بھرپور واپس ملے گا،

وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا

اور تمہارا حق نہ مارا جائیگا (یہ خیرات) خاص اُن حاجتمندوں کے لیے ہے جو خدا کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ

میں گھر گئے ہوں (اور اگر) روے زمین پر (جانا چاہیں تو) چل نہیں سکتے

ملہ اس میں اختلاف ہو کہ حکمت سے کیا مراد ہے، بعض نے علم قرآن اور بعض نے طاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کی معرفت اور حلال حرام کا جاننا مقصود ہے مگر حق یوں ہو کہ اُس سے وہ تمام امور جن سے دین و دُنیا کی اصلاح ہو مراد ہیں واللہ اعلم ۱۲

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ

ناواقف اُن کو سوال نہ کرنیکی وجہ سے امیر سمجھتے ہیں (لیکن) تو (اے مخاطب اگر اُن کو دیکھے)

بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا

تو اُنکی صورت سے تاڑ جائے ؎۵۱ (کہ یہ محتاج ہیں اگرچہ) لوگوں سے چمٹ کے سوال نہیں کرتے اور جو کچھ بھی تم

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

نیک کام میں خرچ کرتے ہو، خدا اُس کو ضرور جانتا ہے، جو لوگ ؎۵۲ رات کو

أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ

دن کو چھپا کے یا دکھا کے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو اُن کے لیے اُن کا اجر

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

و ثواب) اُن کے پروردگار کے پاس ہے، اور (قیامت میں) نہ اُنپر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ

آزردہ خاطر ہوں گے، جو لوگ ؎۵۳ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے

إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ

مگر اُس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے لپٹ کے مخبوط الحواس بنا دیا ہو

الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

یہ اس وجہ سے کہ وہ اسکے قائل ہو گئے کہ جیسا بکری کا معاملہ ویسا ہی

الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَنْ

سود کا معاملہ، حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام کر دیا پس جس شخص

جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا

کے پاس اُسکے پروردگار کی طرف سے نصیحت (ممانعت) آئی، اور وہ باز آگیا تو (اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے)

سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ

جو سود لے چکا وہ تو اُسکا ہو چکا اور اُسکا امر (معاملہ) خدا کے حوالے ہے اور جو مناہی کے بعد پھر سود لے (یا بکری اور سود

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللَّهُ

کے معاملہ کو یکساں بتلائے) تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ ہمیشہ جہنم ہی میں ؎۵۴ رہیں گے، خدا سود کو

منزل

؎۵۱ اُن کی پہچان یہ ہے رنگ زرد، بدن ناتوان، کمر خمیدہ ۱۲

؎۵۲ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے پاس کل چار درہم تھے کہ آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اُسی وقت یہ آیت آپکی شان میں نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف صفحہ ۲۰۶ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر و درمنثور سیوطی جلد اوّل صفحہ ۳۶۳ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ٣٧ ٧ ٥

؎۵۳ اگرچہ یہاں پر خداوند عالم نے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہے مگر کچھ قسمیں اس کی مستثنےٰ بھی ہیں مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے کیونکہ کفار کا مال کلاً ہمارا مال ہے ہم جس طرح چاہیں اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں، اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ خدا کی جماعت سے سود نہ لیا جائے جس سے کفار یقیناً خارج ہیں ۱۲

؎۵۴ یہ ان لوگوں کا حکم ہے جو سود کو حلال جان کریں ۱۲

الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے گناہگار ہیں خدا انھیں دوست نہیں

اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

رکھتا، (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اور

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا کیے اُن کے لیے البتہ اُن کا اجر (و ثواب)

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور (قیامت میں) نہ تو اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ

اے ایمان والو خدا سے ڈرو، اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر

الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

تم سچے مومن ہو تو چھوڑ دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا سے اور اُس کے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ

رسول سے لڑنے کے لیے تیار رہو اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمھارے

فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا

لیے تمھارا اصل مال ہے، نہ تم کسی کا زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی

تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

کی جائے گی، اور اگر کوئی تنگدست (تمھارا قرضدار ہو) تو اُسے خوش حالی

مَيْسَرَةٍ ۗ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تک کی مہلت (دو) اور اگر تم سمجھو تو تمھارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى

(اصل بھی) بخش دو، اور اُس دن سے ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف

اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ

لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ جس شخص نے کیا ہے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور

ف اسی وجہ سے حضرت رسول نے سود اور اُسکے کھانے والے اور اُسکے خرید و فروخت کرنے والے اُسکے کاتب و گواہ سب پر لعنت کی ہے ۱۲

لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ

ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی۔ اے ایمان والو جب ایک میعاد معین تک کے لیے

بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ

آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اُسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے کو

كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا

چاہیے کہ تمہارے درمیان (تمہارے قول و قرار کو انصاف سے) ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار

عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

نہ کرنا چاہیے (بلکہ) جس طرح خدا نے اُسے (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اسی طرح) اسکو بھی (بے عذر) لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمہ

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ فَاِنْ

قرض عائد ہوتا ہے اسی کو چاہیے کہ (تمسک) کی عبارت بتاتا جائے اور خدا سے جو اس کا (سچا) پالنے والا ہے ڈرتا رہے اور

كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ

(بتانے میں) اور قرض دینے والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض لینے والا کم عقل یا معذور ہو یا

لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ

خود (تمسک کا مطلب) لکھوا نہ سکتا ہو تو اُس کا سرپرست ٹھیک ٹھیک انصاف سے لکھوا دے

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ

اور اپنے لوگوں میں سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لیے پسند کرو (کم سے کم) دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے کم) ایک مرد اور دو عورتیں (کیونکہ) ان

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

دونوں میں سے اگر ایک بھول جائے گی تو ایک

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا

دوسری کو یاد دلا دے گی، اور جب گواہ حکام ؎ کے سامنے (گواہی کے لیے) بلائے جائیں

مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا

نے سے انکار نہ کریں اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد معین

ع ۸ ۳۸ ۶

قرض لین دین کا طریقہ

؎ یعنی کچہری میں گواہی دینے کیلیے کیونکہ اسکی گواہی پر حق کا دارومدار ہے اور حق تلفی ناجائز ہے مگر جب حاکم عادل ہو ۱۲

گواہی کے ضروری مسائل

أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ط ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ

تک کی (دستاویز) لکھوانے میں کاہلی نہ کرو، خدا کے نزدیک لکھا پڑھی بہت ہی منصفانہ کارروائی ہے

لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَن تَكُونَ

اور گواہی کے لیے بھی بہت مضبوطی ہے اور بہت قرین (قیاس) ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک و شبہ میں

تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

نہ پڑو مگر جب نقدا نقدی سودا ہو جو تم لوگ آپس میں الٹ پھیر کیا کرتے ہو تو اسکی (دستاویز) کے

جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ط وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ص

نہ لکھنے میں تم پر کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب اس طرح کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو اور

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ط وَإِن تَفْعَلُوا

کاتب (دستاویز) اور گواہ کو لہ ضرر نہ پہونچایا جائے، اور اگر تم ایسا کر بیٹھے تو یہ ضرور

فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ط

تمھاری شرارت ہے اور خدا سے ڈرو، خدا تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۸۲) وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ

اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی

وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ط فَإِنْ

لکھنے والا نہ ملے (اور قرض دینا ہو) تو رہن با قبضہ رکھ لو اور اگر تم میں سے ایک کا

أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ

ایک کو اعتبار ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہو مگر) پھر جس شخص پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض لینے والا) اسکو

أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ط وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط

چاہیے کہ قرض دینے والے کی امانت (قرض) پوری پوری ادا کرے اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے

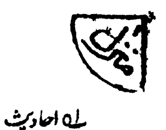
وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط وَاللَّهُ بِمَا

(مسلمانو) تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا تو بے شک اسکا دل گنہگار ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے

تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۲۸۳) لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

ہو خدا اس کو خوب جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،

لہ کہ اس کو زبردستی پکڑ کے لکھوائے یا گواہ بننے پر مجبور کرے ۱۲



فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ

(غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ اور جو تمھارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ

تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

خدا تم سے اُس کا حساب لے گا۔ پھر جس کو چاہے بخشدے ل۵

يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اور جس پر چاہے عذاب کرے، اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ

(ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) جو کچھ اُن پر اُنکے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اُس پر ایمان لائے اور اُنکے

رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ

(ساتھ) مومنین بھی (سب کے) سب، خدا اور اُسکے فرشتوں اور

كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ

اُس کی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے

رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ

کسی میں تفریق نہیں کرتے، اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا

رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ

اور مان لیا، پروردگار ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش ہے) اور تیری ہی طرف لوٹکر جانا ہے

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

خدا کسی کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اُس نے اچھا کام کیا تو اپنے نفع کے لیے اور

مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا

بُرا کام کیا تو (اُسکا وبال) اُسی پر پڑیگا، اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہماری گرفت

أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا

نہ کر، اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہمسے

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اگلے لوگوں پر ل۵ بوجھ ڈالا تھا، اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جسکے اُٹھانے کی

ل۵ احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا (۱) بیہودہ وسوسے کیونکہ اس میں انسان مجبور ہے (۲) خطا نسیان جہل (۳) طاقت سے باہر (۴) مجبوری ۱۲

ل۵ اگلے پیغمبروں کی امت پر ہماری نسبت احکام بہت سخت تھے مثلاً رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں، مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ، نجاست لگنے سے کپڑے کو کتر دینا، مسجد کے سوا دوسری جگہ نماز نہ پڑھنا، تیمم سے نماز نہ ہونا، گناہ کرنے پر اس کی نشانی کھلا دروازے پر ظاہر ہو جانا، تم میں گناہ کیا تو دروازہ پر لکھا جانا وغیرہ وغیرہ مگر حضرت رسول کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے اٹھا لی گئیں ۱۲

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟

ہمیں طاقت نہ ہو ہم سے نہ اُٹھوا ، اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما ، تو ہی ہمارا مالک ہے ، تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

ع ۴۰ ۳ ۸

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوا اس کی دو سو آیتیں ہیں اور بیس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(میں) اُس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾

الم ۔ اللہ ہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے وہی زندہ (اور سارے جہان کا) سنبھالنے والا ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

(اے رسول) اُسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو (آسمانی کتابیں پہلے سے) اس کے سامنے موجود ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے

وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى

اور اُسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے توریت و انجیل نازل

لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی ، اور حق و باطل میں تمیز دینے والی (کتاب قرآن) نازل کی بیشک جن لوگوں نے خدا کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

آیتوں کو نہ مانا اُن کے لیے سخت عذاب ہے ، اور خدا ہر چیز پر غالب

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي

بدلہ لینے والا ہے ، بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے (نہ)

الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ

زمین میں نہ آسمان میں ، وہی تو وہ (خدا) ہے جو ماں کے پیٹ میں

فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

ملا اس سورہ میں خدائے عالم و دانا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے ، میں اجمالاً چند کو عرض کرتا ہوں۔ (۱) اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا (۲) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (۳) ائمہ معصومین کا تمامی عالم خصوصاً علم قرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا (۴) جنگ بدر کا قصہ (۵) انسان کا حریص الطبع ہونا (۶) خداوند عالم کا عدل (۷) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (۸) قتل انبیا کی سزا (۹) خدا ہی کا اصل مالک ہونا وہ جسے چاہے سلطنت دے جسے چاہے فقیر بنا دے (۱۰) تقیہ کا حکم (۱۱) رسول کی اطاعت کا واجب ہونا (۱۲) حضرت مریم کا قصہ (۱۳) حضرت یحییٰ کا قصہ (۱۴) حضرت عیسیٰ کا قصہ اور ان کی نبوت کی تصدیق (۱۵) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (۱۶) حضرت علیؑ کا نفس رسول اور حسنینؑ کا ابن رسول ہونا (۱۷) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (۱۸) خیرات کی ترغیب (۱۹) خانہ کعبہ کی فضیلت (۲۰) اس امت کی تعریف (۲۱) قیامت کے تذکرے (۲۲) کفار کے ساتھ برتاؤ (۲۳) جنگ احد کا واقعہ (۲۴) موت کی حقیقت اور اس کی یاد دہی (۲۵) مومنین کی تعریف وغیرہ ۱۲

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

(وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (اے رسول) وہی وہ خدا ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ

اُس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں وہی (عمل کرنے کیلیے) اصل (و بنیاد) کتاب ہیں اور کچھ (آیتیں)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ

متشابہ (گول گول جسکے معنی میں سو پہلو نکل سکتے ہیں) پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ انھیں آیتوں کے پیچھے پڑے

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج

رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ انھیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِي

خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ[1] پر فائز ہیں اُن کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا

الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج

وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے (یہ) سب (محکم ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں، (اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پالنے والے ہمارے دل کو

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ کر، اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما

رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار بیشک تو ایک ایک دن جسکے آنے میں

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کوئی شبہہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظر عنایت رہے) بے شک خدا اپنے

لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ

وعدے کے خلاف نہیں کرتا، بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کو

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ

خدا (کے عذاب) سے نہ اُن کے مال ہی کچھ بچائیں گے، نہ اُن کی اولاد

ع ۱
۹

---

[1] انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ نیکی کریں، زبان سچی، دل مستقیم ہو اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسول اور ائمہ معصومین کے سوا کسی میں پائے نہیں جاتے کیونکہ ان حضرات کے سوا امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھ نے نیکی کے سوا ظلم، زبان نے سچ کے سوا جھوٹ، دل نے استقامت کے سوا کجی اور پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۷ مطبوعہ مصر ۱۲



اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾

(کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم کے ایندھن ہوں گے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

(اُن کی بھی) قوم فرعون اور اُن سے پہلے والوں کی سی حالت ہے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ

کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو خدا نے انہیں اُن کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور خدا سخت سزا دینے والا ہے (اے رسول) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن سے کہہ دو کہ

سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلے میں) مغلوب ہو گے اور جہنم میں گھسیٹے جاؤ گے

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ

اور وہ (کیا) بُرا ٹھکانا ہے۔ بیشک تمہارے (سمجھنے کے) واسطے اُن دو (مخالف) گروہوں میں جو (بدر کی لڑائی

الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى

میں) ایک دوسرے کے ساتھ گتھ گئے (رسول کی سچائی کی) بڑی بھاری نشانی ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں جہاد

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَ

کرتا تھا اور دوسرا کافروں کا جن کو مسلمان اپنی آنکھ سے دو گنا دیکھ رہے تھے (مگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی) اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خدا اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔ بے شک آنکھ والوں کے واسطے

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے (دُنیا میں) لوگوں کو

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَ

اُن کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بیبیوں اور بیٹوں

الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ

اور سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیروں اور

لہ بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے جس میں مسلمان کل تین سو تیرہ آدمی اور اُن میں سے کل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد اور دوسرے مرثد، باقی سب پیدل تھے اور کل چھ آدمی زرہ پوش تھے باقی یوں ہی۔ اور کفار کے لشکر میں نو سو آدمی تو صرف سوار اور کل کے کل ہتیار بند اور مسلمانوں کے لشکر کے علمبردار حضرت علی تھے غرض باوجود قلت اور کمزوری کے خدا نے اُن کو فتح دی ۱۲۔

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط

عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ اُلفت بھلی کرکے دکھادی گئی ہے۔

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

یہ سب دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانا تو خدا ہی

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ

کے ہاں ہے (اے رسول) اُن لوگوں سے کہو کہ کیا میں تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز

ذٰلِكُمْ ط لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

بتادوں (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کے لیے اُن کے پروردگار کے ہاں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

بہشت کے (وہ) باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اُس میں رہیں گے اور اس کے علاوہ اُن کے لیے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ

صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا (اپنے)

بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ

ان بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے جو (یہ) دعائیں مانگا کرتے ہیں، کہ اے ہمارے پالنے والے

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

ہم تو بے تامل ایمان لائے ہیں پس تو بھی ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ

(یہی لوگ ہیں) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور (خدا کے) فرمانبردار اور

الْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

(خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے توبہ) استغفار کرنے والے

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش

اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

نہیں ہے اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

(وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ

اور اہل کتاب نے جو (اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور

مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ

(اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے

بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ

انکار کیا تو (وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب لینے والا ہے (اے رسول) پس اگر

حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ

یہ لوگ تم سے (خواہ مخواہ) حجت کریں تو کہہ دو میں نے خدا کے آگے اپنا سر تسلیم[1] خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں

وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ

(انھوں نے بھی) اور (اے رسول) تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اسلام لائے ہو (یا نہیں) پس

فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا

اگر اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہ راست پر آگئے اور اگر منہ پھیریں تو (اے رسول) تم پر

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ إِنَّ

صرف پیغام (اسلام) پہونچا دینا فرض ہے (بس) اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے بیشک

الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ

جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق پیغمبروں کو

النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ

قتل کرتے ہیں اور ان[2] لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو (ان کو) انصاف

بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾

کرنے کا حکم کرتے ہیں تو (اے رسول) تم ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

یہی وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن کا سارا کیا کرایا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا

منزل ۱

النصف

[1] اس آیت کے لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ میں نے اپنے منھ کو خدا کے واسطے جھکا دیا مگر چونکہ اردو محاورات میں منھ کی جگہ سر اور گردن کو استعمال کرتے ہیں اور سر جھکانا اور گردن جھکانا بولتے ہیں منھ جھکانا نہیں بولتے اسوجہ سے میں نے منھ کی جگہ سر استعمال کیا ہے ۱۲

[2] یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اُن لوگوں نے اکثر دن میں پہر دن چڑھتے چڑھتے ۴۳ نبیوں کو قتل کر ڈالا تھا ان کمبختوں کی نصیحت کیواسطے ایک سو بارہ خدا کے نیک بندے اٹھ کھڑے ہوئے اُسپر ان شریروں نے ان بیچاروں کو بھی تہ تیغ کر دیا اور چونکہ حضرت رسول کے زمانے کے یہودی بھی اس ناشائستہ حرکت سے خوش تھے اُن کی تنبیہ کیلیے یہ آیت نازل ہوئی اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے انبیا یا نیک کام کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے بندوں کو قتل کیا ہو اسی بنا پر حضرت رسول نے عمار یاسر سے فرمایا تھا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کریگا اور تو اُن کو بہشت کیطرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھے دوزخ کیطرف بلائینگے اس سے بھی صاف واضح ہو کہ جناب امیرؑ امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر اور حضرت کے ساتھی جنتی اور طرف مقابل جہنمی تھے ۱۲

ع ۲ ۱۱ ۱۰

وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اور کوئی اُنکا مددگار نہیں (اے رسول) کیا تم نے اُن[۱] (علماء یہود) کے حال پر نظر نہیں کی جن کو

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى

(فہم) کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا (اب) انکو کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ

كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

وہی (کتاب) اُن کے جھگڑے کا فیصلہ کردے اسپر بھی اُن میں کا ایک گروہ منھ پھیر لیتا ہے

وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

اور یہی لوگ روگردانی کرنیوالے ہیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ

کے چند دنوں کے سوا جہنم کی آگ ہرگز چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا پردازیاں

فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا

یہ لوگ برابر کرتے آئے ہیں اُسی نے اُنھیں انکے دین میں بھی دھوکا دیا ہے پھر اُن کی کیا

جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

گت بنے گی جب ہم اُن کو ایک دن (قیامت) جسکے آنے میں کوئی شبہ نہیں اکٹھا کرینگے اور ہر شخص

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ

اُسکے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُنکی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی (اے رسول)

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

تم تو یہ دعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى

تو ہی جسے چاہے ذلت دے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ

تو ہی ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور

منزل

یہودی علماء کی چالاکی

[۱] توریت میں شوہردار عورت اور بی بی والے مرد کی زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی، ابتداے اسلام میں بنی اسرائیلیوں میں ایک ایسے ہی مرد و عورت نے زنا کیا تھا، شرارت تو گویا اُن کی گھٹی میں تھی وہ دونوں تھے خوشحال ان کے علماء کو یہ فکر ہوئی کہ کسی حیلے سے ان دونوں کو سزا سے بچانا چاہیے اور تو کچھ بن نہ پڑا بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ اس کا فیصلہ نئے پیغمبر سے کرانا چاہیے یہ ٹھان کر حضرت رسول کے پاس پہونچے یہاں دررعایت کا نام کہاں تھا مکاری سے بھی کچھ کام نہ چلا آپ نے توریت کے موافق سنگساری کا حکم دیا، یہ بدنصیب علماء حضرت کو اُمی سمجھ کر بول اُٹھے کہ توریت میں یہ حکم نہیں ہے غرض توریت آئی یہ لوگ اپنی جبلی شرارت سے یہاں بھی نہ چوکے اور اس آیت کو چھوڑ کر اور آیتیں قبل و بعد کی پڑھ گئے، عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی اور تازہ مسلمان تھے اور توریت اُن کو یاد تھی، اُنھوں نے توریت اُن کے ہاتھ سے لے کر اُس آیت کو پڑھ دیا اور اُنکی چوری پکڑی گئی اس قصہ کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے ۱۲

منزل

تُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

توہی دن کو (گھٹا کے) رات میں داخل کرتا ہے تو دن بڑھ جاتا ہے) اور توہی بیجان (مثلاً نطفہ وغیرہ) سے جاندار کو

تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۤءُ بِغَيْرِ

پیدا کرتا ہے اور توہی جاندار سے بیجان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے اور توہی جس کو چاہتا ہے بے حساب

حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۤءَ

روزی دیتا ہے، مومنین مومنین کو چھوڑ کے کافروں

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ

کو اپنا سرپرست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا تو اس سے خدا سے کچھ سروکار

مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ

نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی طرح ان (کے شر) سے بچنا چاہو تو (خیر)

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾

اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے، اور خدا ہی کی طرف لوٹ کے جانا ہے

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

(اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم خواہ اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

(بہرحال) خدا تو اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ

الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ

(سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے، (اور اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص

تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّ

جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے، اور جو کچھ برائی کی ہے

مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۤءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ

اس کو موجود پائے گا (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس کی بدی اور اسکے درمیان

اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ

میں زمانہ دراز (حائل) ہوجاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور

ف۱ اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ تولا ہر شخص کیلیے ایک ضروری رکن ہے کیونکہ ایمانداروں سے تولا اور مخالفین سے بیزاری اور علیحدگی کرنا حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے اور اس سے کوئی مذہب خالی نہیں ۱۲

ف۲ اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے کیونکہ یہی خدا اور اسکے انبیا ائمہ اور اخلاقی حکما کا دین ہے کیونکہ کام تو یا حرکت ہے یا سکون، اور حرکت و سکون میں فی نفسہ نہ کوئی برائی ہے نہ بھلائی، بلکہ بھلائی اور برائی کا دار و مدار اس کی غایت پر ہے، مثلاً یہی نماز اگر قربت سے ہو تو عبادت ہے ریا سے ہو تو معصیت جھوٹ اگر بیان حقیقت کی غرض سے ہو تو عبث دھوکا گمراہ کرنا کہلائیگا اور اگر مصلحت آمیز یا اصلاح بین الناس مقصود ہو تو ممدوح ہے اور اگر کسی کی جان بچانی ہو تو بطریق اولیٰ، اسی کا نام تقیہ ہے اور اسی کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے
دروغ مصلحت آمیز
بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۲

ربع
عندالمتاخرین

منزل ۱ — ع ۱۰ / ۱۱ — ۳

اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

خدا (اپنے) بندوں پر بڑا شفیق (ومہربان بھی) ہے (اے رسول ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو

اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

دوست رکھتے ہو تو میری پیروی [1] کرو کہ خدا (بھی) تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا

گناہ بخش دے گا اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) کہہ دو کہ خدا اور

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہ لوگ اس سے سرتابی کریں تو (سمجھ لیں کہ) خدا کافروں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا

کو ہرگز دوست نہیں رکھتا، بے شک خدا نے آدم اور نوح اور

وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾

خاندان [2] ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

بعض کی اولاد [3] کو بعض سے اور خدا (سب کی) سنتا (اور سب کچھ)

عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ

جانتا ہے (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بی بی (حنہ) نے (خدا سے) عرض کی کہ اے میرے

نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ

پالنے والے میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے (اسکو میں دنیا کے کام سے) آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا

فرما تو بے شک بڑا سننے والا (اور) جاننے والا ہے، پھر جب وہ بیٹی جن چکیں

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار (اب میں کیا کروں) میں تو یہ لڑکی جنی ہوں اور لڑکا لڑکی کے ایسا (گیا گزرا)

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ

نہیں ہوتا حالانکہ (اس کہنے کی ضرورت کیا تھی) جو وہ جنی تھیں خدا اس (کی شان و مرتبہ) سے خوب واقف تھا اور

[1] خداوند عالم نے اپنی محبت کی کسوٹی حضرت رسول کی پیروی کو قرار دیا ہے بس محض دعویٰ محبت خدا و رسول کا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا جب تک اپنی کارگزاریوں سے ثابت نہ کر دے کہ وہ رسول کا سچا پیرو ہے اسیطرح شیعہ علی ہونیکا دعویٰ اس وقت زیبا ہے جب اپنے افعال، اعمال، رفتار گفتار سے کر دکھائے کہ جو کام جناب امیرؑ جو وقت کرتے تھے اسی طرح وہ بھی کر گزرے فقط نام کا شیعہ مومن ہونا کافی نہیں ہے اور جب انکا پیرو ہوگا تو رسول کا بھی اور جب رسول کا پیرو ہوا تو خدا کا دوست ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا پھر خدا کیونکر جہنم کی سزا دے سکتا ہے ۱۲

[2] ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسول آل ابراہیم سے ہیں انکا یہ بھی قول ہے کہ محمد و آل محمد حضرت ابراہیم کے اہلبیت ہیں پس اس آیت سے صاف صریحی طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسول اور انکے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا فرشتے ہوں یا جنات آدمی ہوں یا غیر حتیٰ کہ پیغمبروں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی دیکھو مواہب لدنیہ درمنثور جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷ اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمد بھی تھا ۱۲

[3] طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا جب میں وہاں سے مدینہ آیا تو چونکہ حضرت علیؑ نے مال خمس سے ایک لونڈی لے لی تھی مجھے انپر بڑا غصہ تھا اور میں نے رسول اللہ کے سامنے انکی شکایت کرنا چاہی تو مجھے بعض لوگوں نے تاکید کی تا کہ حضرت علیؑ حضرت رسول کی آنکھوں سے گر جائیں اور خود حضرت رسول ان باتوں کو دروازے کی آڑ سے سن رہے تھے یہ سنتے ہی آپ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو علیؑ سے عداوت رکھتے ہیں یاد رکھو کہ جس نے علی سے بغض رکھا اور جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی وہ مجھ سے چھوٹا، علیؑ یقیناً مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں علیؑ میری مٹی سے پیدا ہوئے اور میں ابراہیم کی مٹی سے اور ابراہیم سے میں افضل ہوں اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم (باقی صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اے بریدہ اس لونڈی کی نسبت علی کا حق کہیں زیادہ ہی، دیکھو صواعق محرقہ اور اس آیت کو امام حسنؑ کے بارے میں بھی لکھا ہی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۸ ا مطبوعہ مصر، ۱۲ ؎ ۵۴ خداوند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ

منزل ۱

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

میں نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اُس کی ؎ اولاد کو شیطان مردود (کے فریب) سے

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

تیری پناہ میں دیتی ہوں تو اُن کے پروردگار نے (اُن کی نذر) مریم ؎ کو خوشی سے قبول

حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ

فرمالیا اور اُس کی نشو و نما اچھی طرح کی اور زکریا کو اُن کا کفیل بنایا

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ

جب کسی وقت زکریا اُن کے پاس (اُنکے) عبادت کے حجرے میں جاتے تو مریم کے پاس کچھ نہ کچھ

عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ

کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے (آیا) تو مریم یہ کہدیتی تھیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ

کہ یہ خدا کے یہاں سے (آیا) ہے بے شک خدا جس کو چاہتا ہے بیحساب روزی

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ

دیتا ہے (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اُسی وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی

قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

اور عرض کی اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَ

بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے، ابھی زکریا حجرے میں کھڑے (یہ) دعا کر ہی رہے تھے

هُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ

کہ فرشتوں نے اُن کو آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ

جو کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرے گا اور (لوگوں کا) سردار ہوگا اور

حَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ

عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور نیکوکار نبی ہوگا زکریا نے عرض کی پروردگارا

میں تمھیں ایک ایسا لڑکا عطا کرونگا جو خدا کے حکم سے مادر زاد اندھوں کو بینا اور مُردوں کو زندہ کرے گا اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا، عمران نے اس کو اپنی بی بی سے بیان کر دیا تھا اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہی مگر جب بیٹی پیدا ہوئی تو حسرت و افسوس کے لہجہ میں کہنے لگیں خدایا یہ تو بیٹی ہے اور بظاہر کہ بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی میری منت کیسے پوری ہو مگر خدا کو تو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نامی پیغمبر پیدا ہو تو ایسی لڑکی لڑکوں سے بمدارج اچھی ہوئی ۔ ۱۲

صفحہ ہذا ؎ ۵ ایک دفعہ حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے اور پانی مانگا جناب سیدہ نے ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی حاضر کیا، آپ نے اس میں ہاتھ ڈبویا اور پانی کو جناب فاطمہؑ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور دعا کی خداوندا میں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں یہ جناب سیدہ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہی اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ یہ آیت بظاہر جناب مریمؑ کے واسطے ہے مگر حقیقۃً مریم کبریٰ جناب فاطمہؑ کے واسطے ہے دیکھو صواعق محرقہ ابو داؤد وغیرہ ۱۲

؎ ۵ جناب عمران کی بی بی حنہ حضرت مریم سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ میں اس مولود کو دنیا کے کاروبار سے آزاد کرکے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے خدا کی راہ میں چھوڑ دونگی کیونکہ اس زمانے کے اچھے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ ہر شخص کم سے کم اپنے ایک لڑکے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے چھوڑ دیتا تھا اور وہ لڑکے رفع حاجت کے سوا بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے مسجد میں جھاڑو دیتے چھڑکاؤ کرتے روشنی اور عابدوں کی خدمت کرتے تھے اور اس کو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو انکی ماں نے انکا نام مریم رکھا جس کے معنی عبرانی زبان میں کنیز خدا کے ہیں غرض مریم کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت پوری کرنے کو بیت المقدس میں لائیں وہاں کے مجاوروں نے عذر کیا کہ خلاف دستور لڑکی کو کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خدا نے خواب میں یہی حکم دیا ہی ۔ ۔ ۔ ۔ (باقی صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) تب مجبور ہو کے اس شخص کی پرورش کا متمنی ہوا آخر قرعہ کی نوبت پہونچی اور قرعہ حضرت زکریا کے نام نکلا حضرت زکریا حضرت مریم کے بہنوئی تھے اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہوئی جب حضرت مریم سن تمیز کو پہنچیں تو حضرت زکریا نے ان کی عبادت کے واسطے ایک حجرہ الگ کوٹھے پر بنا دیا کہ کوئی شخص بغیر زینے کے اوپر نہ جا سکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تھے تو مریم کو حجرہ میں رکھ کے قفل بند کر دیتے اور کنجی اپنے ساتھ لیے جاتے اور جب باہر سے آتے تو دیکھتے مریم کے پاس جاڑوں میں گرمی کے میوے اور گرمی میں جاڑوں کے میوے رکھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر تعجب کرتے پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ خدا نے بھیجا ہے اور رات کو جب اپنے گھر جاتے تو مریم کو بھی لیتے جاتے تھے یوں حضرت مریم کی پرورش ہوئی ۱۲

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ

مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ میرا بڑھاپا پہونچا اور (اسپر) میری بی بی

عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ

بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

پروردگار (میرے اطمینان کے) لیے کوئی نشانی مقرر فرما، ارشاد ہوا تمھاری نشانی یہ ہے کہ

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ

تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر اشارے سے اور (اسکے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی

سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

اکثر یاد کرو اور رات کو اور صبح تڑکے (ہماری) تسبیح کیا کرو اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَ

اے مریم تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک صاف رکھا اور

اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ

سارے دنیا جہان کی عورتوں میں سے تم کو منتخب کیا ہے (تو اے مریم اسکے شکریہ میں)

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ

(اے رسول) یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمھارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں (اے رسول) تم تو

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ

ان (سرپرستان مریم) کے پاس موجود نہ تھے، جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں بطور قرعہ کے) ڈال رہے تھے (دیکھیں)

مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

کون مریم کا کفیل بنتا ہے اور نہ تم اس وقت ان کے پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

(وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے

صفحہ ہذا ع

۱؎ حضرت زکریا حضرت سلیمان کی نسل سے تھے ۱۲ اور اسی دستور سے بیت المقدس کی خدمت ان کے سپرد تھی مگر جب اٹھانوے برس کا سن ہوا اور بوڑھے ہوئے تو اکثر اس سوچ میں رہا کرتے تھے کہ آخر اس خدمت کا متولی کس کو بناؤں حضرت مریم کو اگرچہ پرورش کر رہے تھے اور انھیں کے خاندان کی لڑکی تھیں مگر پھر لڑکی تھیں جب حضرت مریم کے پاس بہشتی میوے دیکھے تو فوراً فطرت انسانی نے جوش مارا اور اولاد کی تمنا میں دعا کرنے لگے جب قبول ہو گئی تو خود تعجب سے کہنے لگے الٰہی میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے میں خود بڈھا بی بی میری بانجھ، مگر خدا نے تشفی کر دی اور اپنی یاد کی طرف متوجہ کرنے اور تسکین دینے کے واسطے تین روز سے متواتر رکھے کا حکم دیا سچ ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

۲؎ جب حضرت مریم کی ماں ان کو بیت المقدس میں لے کر آئیں اور حضرت مریم کی پرورش کی تمنا میں وہاں کے عابدوں میں باہم جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ رائے قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے تورات لکھنے کا قلم ندی میں جو وہاں سے قریب ہی تھی ڈالے اور جس کا قلم پانی پر تیرتا رہ جائے وہی مریم کا حق دار ہے آخر دعوے داروں نے اپنے اپنے قلم ڈال دیے مگر حضرت زکریا کے سوا سب کے قلم ڈوب گئے اور اسی بنا پر حضرت زکریا حضرت مریم کے کفیل بنے ۱۲

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا (اور)

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾

دنیا اور آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٤٦﴾

اور (بچپن میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے باتیں کریگا اور

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي

نیکوکاروں سے ہوگا۔ (یہ سنکر مریم متعجب ہے) کہنے لگیں پروردگار! مجھے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک سلہ

بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا

نہیں، ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام

قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾

کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے سلہ

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَ

اور (اے مریم) خدا اس کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور (خاصکر) توریت و انجیل

الْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ٥

سکھا دیگا، اور بنی اسرائیل کا رسول (قرار دے گا اور وہ اُن سے یوں کہے گا کہ)

أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ

میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں

لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ

تمہارے لئے گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤنگا، پھر اُس پر (پھونک) دم کرونگا تو وہ

فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ

خدا کے حکم سے اُڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے

وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَ

اور کوڑھی کو اچھا کرونگا، اور مردوں کو زندہ کروں گا، اور

سلہ اس واقعہ پر یہود و دہریہ اور اُن کے چیلے نیچری اس شبہہ میں پڑے ہیں کہ بے باپ کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے مگر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ خود ماں باپ دونوں سے مل کر کیونکر پیدا ہوئے اگر وہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا ملجانا پیدائش کا سبب ہے تو آخر سیکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں انسان جب جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سیکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں، آخر اس میں اثر کس نے دیا کہ کہیں ہوا اور کہیں نہ ہوا اور اگر یونہی آدمی بن گئے تو دور و تسلسل ست درگریبان ہے جس کے بطلان کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں مملو ہیں اور اگر ابتدا میں کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر جوڑے سے تو اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس اُلٹ پھیر کا کیا باعث اور مٹی سے نہونے کے کیا معنی اور اگرچہ طرح طرح کے بھیس اور روپ بدلنا ادے کی کارستانی ہے تو یہ کرتب اُسے کس نے بتایا اور سادہ تو متاثر ہے پھر اُس میں موثر کون ہوا اور اگر قدیم سے یونہی چلا آیا ہے تو پھر وہی دور و تسلسل گلوگیر ہے پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہوگی جو ہر طرح کامل اور ہر عیب سے پاک صاف ہو تو جب یہ سب کرشمے اسی ایک کی قدرت کے ہیں تو جس نے دو کثیف نطفوں میں یہ تاثیر عطا کی اُسے ایک میں دنیا کیا دشوار ہے بلکہ ہر طرح ممکن، اور جب ممکن ہوا تو مخبر صادق نے اسکی خبر دی پھر ماننا واجب واللہ اعلم

سلہ چونکہ حضرت مریم نے خدا پر بھروسہ کیا اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے منہ مانگی مراد سے گود بھر دی اور نقطہ جیسا جاگتا نہیں بلکہ دوسرے کا جلانے والا بیٹا عطا کیا اللہ رے تیری قدرت ۱۲ ۱۲

أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي

اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں (سب) تم کو بتا دوں گا

بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اگر تم ایماندار ہو تو بیشک تمھارے لیے ان باتوں میں (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے

مُؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ

اور توریت جو میرے سامنے موجود ہے میں اُس کی تصدیق کرتا ہوں اور

مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي

(میرے آنے کی) ایک غرض یہ (بھی) ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں اُن میں سے بعض کو (حکم خدا سے)

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ

حلال کردوں اور میں تمھارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) نشانی لے کر

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي

تمھارے پاس آیا ہوں، پس تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بے شک خدا ہی میرا

وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾

اور تمھارا پروردگار ہے پس اُسکی عبادت کرو (کیونکہ) یہی (نجات کا) سیدھا رستہ ہے

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ

پھر جب عیسیٰ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) اُن کا کفر (پر اڑے رہنا) دیکھا تو (آخر) کہنے لگے کون

أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ

ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سن کر) حواریوں [۱] نے کہا ہم خدا

أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا

کے طرفدار ہیں، اور ہم خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰ سے کہا) آپ گواہ رہیے کہ ہم

مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا

فرمانبردار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ) اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان

الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٣﴾ وَ

لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (عیسیٰ) کی پیروی (اختیار کی) پس تو ہمیں (اپنے رسول کے) گواہوں کے دفتر میں لکھ لے

[۱] وہ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں پس بعض حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کر دینے کی وجہ سے ان کا یہ نام ہوا، یا اس وجہ سے کہ ان کو حضرت عیسیٰ نے غسل اصطباغ دیا جو ابتک نصرانیوں میں جاری ہے یا اس وجہ سے کہ حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کو اپنا کام سکھانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالے کیا تھا اتفاقاً اُس نے ایک دن ان کو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کے واسطے دیے اور خود کسی گاؤں میں چلا گیا آپ نے سب کپڑے نیل کے ماٹ میں جھونک دیے اُن کا اُستاد یہ دیکھ کر واویلا مچانے لگا کہ تم نے سب کپڑے ستیاناس کر دیے آپ نے فرمایا تو گھبراتا کیوں ہے تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کریگا میں اُسی رنگ کا اس ماٹ میں سے نکال دونگا یہ اُستاد شاگرد کا مباحثہ سنکے بھیڑ یا دھسان خلقت کی بھیڑ اُن کے گرد جمع ہو گئی کہ اب قدرت خدا کا تماشا دیکھئے اُس نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ خدا کا نام لے کر اُسی رنگ کا کپڑا اُسی ماٹ سے نکالنے لگے یہ معجزہ دیکھ کر سب آپ پر ایمان لائے یا اس لیے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ کے میل سے پاک صاف رکھتے تھے اور دوسروں کو پاک کرتے تھے اس وجہ سے ان کو حواری کہتے ہیں، یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً لوقا جس کی طرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے بڑے فاضل تھے، یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب بارہ، حضرت عیسیٰ کے حواری بارہ، اسی طرح اس اُمت کے ائمہ بارہ ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ع الثلثة ١٣

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾

اور یہودیوں نے (عیسیٰ سے) مکاری کی اور خدا نے اُنکے دفیعہ کی تدبیر کی اور خدا سب سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی

إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ

طرف اٹھا لونگا، اور کافروں (کی گندگی) سے تمکو پاک پاکیزہ رکھونگا، اور جن لوگوں نے تمہاری

الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ

پیروی کی اُن کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھوں گا، پھر

الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہی تب (اس دن) جن باتوں میں تم (دنیا)

فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ

میں جھگڑے کرتے تھے (اُن کا) تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا پس جن لوگوں نے

كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

کفر اختیار کیا اُن پر دُنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب

وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَ

کروں گا، اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا، اور جن

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے تو خدا اُن کو اُنکا

أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾ ذَٰلِكَ

پورا اجر و ثواب دیگا، اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا (اے رسول) یہ جو

نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾

ہم تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں اور پر از حکمت تذکرے ہیں

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ

خدا کے نزدیک تو جیسے عیسیٰ کی حالت ویسی ہی آدم کی حالت کہ اُس کو مٹی کا

ل بنی اسرائیل یہودی جنکی گھٹی میں شرارت تھی اور خباثت اُنکی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰ کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچا کر جب تھک گئے اور انکی کچھ نہ چلی تو انواع اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرکے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ اُسکے پہلے ہی حواریوں کو رخصت کرکے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دے دیا تھا کہ تم لوگ اطراف عالم میں پھیل جاؤ، اُسی شب کو حضرت جبرئیل بحکم خدا آپ کو روشندان سے آسمان پر نکال لے گئے اور یہ لوگ تڑکے آپ کو پھانسی دینے کے ارادے سے یہاں پہونچے اور اُنکا سردار جس کا یہودا نام تھا آپ کو گرفتار کرکے باہر لانے کیلئے اندر گیا تو باہر کھڑے ہوئے لوگ گھر میں گھسا اُنکا گھسنا تھا کہ خدا نے اُسکو عیسیٰ کی شکل بنا دیا، وہ آپ کو گھر میں نہ پا کر اپنے ساتھیوں کو بلانے کو نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اُسکو پکڑ لیا اُسکو کچھ بھی مہلت نہ دی اور وہ بہتیرا غل مچاتا رہا کہ میں عیسیٰ نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور صلیب دے ہی دی اور پھر جلتے پر سو دُرے اُس کی لاش پر تیر بھی مارے جب یہ سب سختی ہو چکی تو خدا نے اُسکی اصلی صورت کر دی، چاہ کن را چاہ درپیش مشہور ہے، بعض روایات میں ہے کہ وہ شب شب قدر اور ۲۱ رمضان کی تھی واللہ اعلم

۵ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہود و نصاریٰ دونوں سخت غلطی میں پڑے ہوئے تھے یہود تو آپ کی نسبت بدگمانی کرتے تھے اور نصاریٰ خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ خداوند عالم نے حضرت آدم کی مثال دے کر دونوں کی تشفی کر دی یعنی اس طرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ آدم کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ

پتلا بنایا پھر کہا کہ ہو جا پس (فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا (اے رسول یہ ہی) حق بات (جو)

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾

تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی) ہے تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا پھر

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

جب تمہارے پاس علم (قرآن) آ چکا اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا

تو کہو کہ (اچھا میدان میں) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں)

وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ

اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مل کر

فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦١﴾ إِنَّ هَٰذَا

(خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے رسول) یہ سب یقینی

لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ

سچے واقعات ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں

وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا

اور بیشک خدا ہی (سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے پھر اگر اس سے بھی منہ پھیریں تو

فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يَا أَهْلَ

(کچھ پرواہ نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے (اے رسول تم ان سے) کہو کہ اے اہل کتاب

الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

تم ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ خدا کے

أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَ

سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور

لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ

خدا کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے۔

بے ماں باپ کے فقط مٹی سے بنا دیا تو عیسیٰ کو صرف ماں سے پیدا کر دیا کیا تعجب کی بات ہے اور نصاریٰ کی اس حجت کا کہ اگر عیسیٰ کا بے باپ پیدا ہونا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدم کہ جن کے ماں باپ دونوں نہ تھے پھر ان کو خدا کا بیٹا بدرجہ اولیٰ ہونا چاہیے ۱۲

۶ حضرت عیسیٰ کے بارے میں نجران کے نصاریٰ کو حضرت رسول نے لاکھ سمجھایا کہ انکو خدا کا بیٹا نہ کہو حضرت آدم کی مثال بھی دی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی تو آخر آپ نے حکم خدا سے قسما قسمی کی ٹھہرائی جسے مباہلہ کہتے ہیں رد و بدل کے بعد قرار ہوا کہ [illegible] ہم اور تم دونوں اپنے بیٹے عورتیں [illegible] جمع ہوں اور ہر ایک دوسرے پر لعنت کرے تاکہ خدا سے عذاب [illegible] [illegible]

ع ۶ ۹ ۱۴

ہوتا تو خدا ان کو قیامت تک [illegible] آخر ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا تب آپ نے فرمایا کہ واللہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا ان کو بندر سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بن جاتا اور نجران کا ایک متنفس حتی کہ چرند پرند بھی نہ بچتیں۔ یہ حضرت علیؑ کی فضیلت ہے کہ نفس رسول خدا کے حکم سے قرار پائے اور تمام انبیا سے افضل ٹھہرے دیکھو تفسیر جلالین بیضاوی جلد اول صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾

پھر اگر (اس سے بھی) منھ موڑیں تو کہدو کہ تم گواہ رہنا ہم (خدا کے) فرماں بردار ہیں

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں (خواہ مخواہ) کیوں جھگڑتے ہو (کوئی انکو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی)

أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِهِ ۚ

حالانکہ توریت و انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتدا ہوئی) تو اُن کے بعد ہی نازل ہوئیں تو کیا تم

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٥﴾ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ

(اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟ ایلو (اے) تم وہی (احمق) لوگ تو ہو کہ جس کا تمھیں کچھ علم تھا اُس میں

فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم

تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اُس میں کیا (خواہ مخواہ) جھگڑنے بیٹھے ہو جس کی (سرے سے) تمھیں

بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾

کچھ خبر ہی نہیں اور (حقیقت حال تو) خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن

ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ

كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٦٧﴾

نرے کھرے حق پرست تھے (اور) فرمانبردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ تھے

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ

ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تو اُن لوگوں کو تھی جو خاص اُنکی پیروی کرتے تھے

هَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ

اور اس پیغمبر اور ایمانداروں کو (بھی) ہے اور مومنوں ۵۲ کا خدا مالک ہے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

(مسلمانو!) اہل کتاب سے ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو

لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

راہ راست سے بھٹکا دیں حالانکہ وہ (اپنی تدبیروں سے تمکو تو نہیں مگر) اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں

۵۱ چونکہ حضرت ابراہیم ایک نامی پیغمبر گزرے ہیں اس وجہ سے یہود و نصاریٰ میں ہمیشہ یہ جھگڑے رہتے کہ ہر فریق اُن کو اپنی طرف کہتا آخر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے فیصلے کے لیے رسول اللہ کے پاس پہنچے آپ کو خدا نے یہ جواب تعلیم فرمایا کہ ابراہیم کو یہودی یا نصرانی اس معنی سے کہتے ہو کہ توریت و انجیل پر اُن کا عمل تھا تو صریح بے عقلی ہے توریت و انجیل تو اُن کے بعد نازل ہوئیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس مذہب کے ہدایت یافتہ لوگوں کا یہی نام تھا جواب تمہارا ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیم اپنے کو حنیف مسلم کہتے تھے نہ یہودی نہ نصرانی اور اگر یہ مطلب ہے کہ سب دینوں میں یہود و نصاریٰ کے دین کو ابراہیم سے زیادہ مناسبت ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیم سے زیادہ مناسبت یا خود اُنکی اُمت کو تھی یا پچھلی اُمتوں میں اس نبی اور اسکی اُمت کو کیونکہ نام بھی ایک ہی ہے احکام بھی بہت سے ملتے جلتے ہیں پھر تم لوگ کیا جھگڑتے ہو یہ سنکر وہ اپنا سا منھ لے کر رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا ۱۲

۵۲ ایک حدیث میں ہے کہ محمد کا دوست وہی ہے جو اُنکی پیروی کرے اگرچہ کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو اور دشمن وہی جو آپ کے خلاف چلے اگرچہ قریب ہو، دوسری حدیث میں ہے کہ بہشت پرہیزگاروں کے لیے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور جہنم نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہی کیوں نہ ہو ۱۲۔ منہ

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

اور (اس کو) سمجھتے (بھی) نہیں اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ

انکار کرتے ہو، حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے ہو، اے اہل کتاب تم کیوں

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ

حق و باطل کو گڈ مڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ

حالانکہ تم جانتے ہو، اور اہل کتاب ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے)

ع ۸ ۱۵

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى

کہا کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح سویرے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

ایمان لاؤ اور آخر وقت انکار کر دیا کرو شاید

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ

مسلمان (اس تدبیر سے اپنے دین سے) پھر جائیں اور جو تمہارے دین کی

تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ

پیروی کرے اس کے سوا کسی اور کی بات کا اعتبار نہ کرو (اے رسول) تم کہہ دو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو

يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ

ہدایت ہے (یہودی باہم یہ بھی کہتے ہیں کہ) اسکو بھی (نہ ماننا) کہ جیسا (عمدہ دین) تم کو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو

رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

دیا جائے یا تم سے کوئی شخص خدا کے یہاں جھگڑا کرے (اے رسول تم ان سے) کہہ دو کہ (یہ کیا خام خیال ہے) فضل

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ

(و کرم) خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہے دے، اور خدا بڑی گنجائش والا (اور ہر شے کو) جانتا ہے جس کو چاہے

بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾

اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (و کرم) والا ہے

ے خیبر یا عرینہ کے بارہ یہودیوں نے باہم مشورہ کیا کہ تم صبح کو جاکر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو جاکر پھر جاؤ تو شاید اس حیلے سے مسلمان بھی پھر جائیں کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے پھر تم نے کوئی ہی غلطی پائی کہ پھر گئے، مگر دل سے ہرگز اسلام کو نہ ماننا، اس مکاری کو خدا نے مسلمانوں پر ظاہر کر دیا، اور کہہ دیا کہ ہدایت وہی ہے جسے اللہ دے، مگر تم کو تو حسد ہے کہ نبوت برابر بنی اسرائیل میں تھی اب دوسرے فریق میں کیوں گئی تو یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اس میں کسی کا کیا اجارہ ۱۲

منزل ۱

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ

اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر اُن کے پاس روپے کے ڈھیر امانت رکھ دو

يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

تو بھی اُسے (جب چاہو بعینہ) تمہارے حوالہ کر دینگے اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ

بھی امانت رکھو تو جب تک تم برابر اُن (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمہیں واپس نہ دیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ

یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ انکا تو یہ قول ہے کہ (عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر

سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ

کوئی (الزام کی) راہ ہی نہیں، اور وہ جان بوجھکر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں[1]

يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ

ہاں (البتہ) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے، اور پرہیزگاری اختیار کرے، تو بے شک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷۶ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ

خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے، بے شک جو لوگ اپنے عہد اور

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَــمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ

(قسم) اقسام (جو) خدا (سے کیا تھا اُس) کے بدلے تھوڑا (دنیاوی) معاوضہ لے لیتے ہیں انہی

لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُھُمُ اللّٰهُ

لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں، اور قیامت کے دن خدا اُن سے بات تک تو کریگا

وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ

نہیں، اور نہ اُنکی طرف نظر (رحمت) ہی کریگا، اور نہ انکو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا

وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۷ وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِيْقًا

اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے، اور اہل کتاب سے بعض ایسے ضرور ہیں کہ

يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ

کتاب (توریت) میں اپنی زبانیں توڑ مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم یہ سمجھو کہ

---

[1] خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جنکی بد نیت ہو کر پرایا مال کھانے کو اپنے جی سے یہ مسئلہ گڑھ لیا کہ ہم کو اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے انکی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال بزور لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں ۱۲

[2] یعنی اَن پڑھوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ پڑھی تو اپنی گڑھی ہوئی عبارت، اور کہدیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے ۱۲

الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

یہ کتاب کا جزو ہی حالانکہ وہ کتاب کا جزو نہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھتے ہیں) خدا

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

کے یہاں سے (اُترا) ہے، حالانکہ وہ خدا کے یہاں سے نہیں (اُترا) اور جان بوجھ کر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ

خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں، کسی آدمی کو یہ زیبا نہ تھا کہ

لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

خدا تو اُسے (اپنی) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے

ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ

بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بنجاؤ کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب خدا (دوسروں کو) پڑھاتے

الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ

رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہتے ہو، اور وہ تم سے یہ تو (کبھی) نہ کہے گا کہ

اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ

فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو، بھلا (کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ) تمہارے مسلمان

بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ

ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم کریگا اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے

اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ

پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ)

حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

دیں اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

کرے تو (دیکھو ضرور) اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا

ف یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رسول اگر چاہتے ہیں کہ خدا کی پرستش کی جائے تو وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت کریں ورنہ ہم تو خدا کی عبادت پہلے ہی سے کرتے ہیں اس شبہہ کا خود خدا نے اچھی طرح تشفی بخش جواب اس آیت میں دیدیا کہ بھلا جس کو خدا نبی بنائے اور وہ دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر کفر سکھا سکتا ہے اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبہ سے آگے نہ [illegible] حضرت عیسٰی [illegible] ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں گمراہ اور داخل جہنم ہوئے ایک وہ جو میری دوستی میں افراط کر کے مجھے میرے درجہ سے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ جو مجھے میرے مرتبہ سے گھٹا دیتا ہے

[illegible] آپ کے کمال کی گواہ [illegible] کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں یا کسی امر کو ہونے نہیں دیتے [illegible] وہ خارج از ایمان ہیں ۱۲

ع ۱۶



وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ

اور اِس بات پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھا لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

ارشاد ہوا (اچھا) تو تم (آج کے قول قرار کے) (پیغمبر) ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں

فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾

پھر اسکے بعد جو شخص (اپنے قول سے) منہ پھیرے تو وہی لوگ بدچلن ہیں

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي

تو کیا یہ لوگ خدا کے دین کے سوا کوئی اور دین ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ جو (فرشتے)

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ

آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اُسکے سامنے (سر) جھکا دیا۔ اور (آخر) سب

يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور آخر سب (اُسی کی طرف) لوٹ کر جائینگے (اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور (جو کتاب) ہم پر نازل

وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

ہوئی اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحٰقؑ اور

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَ

یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل ہوئے اور موسےٰ اور عیسےٰ اور

عِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

دوسرے پیغمبروں کو جو (جو کتابیں) اُن کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں (سب پر ایمان

أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ

لائے) ہم تو اُن میں سے کسی ایک میں بھی[1] فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی (یکتا خدا) کے فرمانبردار ہیں

يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اُسکا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائیگا

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي

اور وہ آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا۔ بھلا خدا ایسے لوگوں کی

[1] صلح نوعی اور مقتضائے طبع کے لحاظ سے حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے یہی طریقہ سب سے بہتر ہے بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفریق کرکے صلح شخصی کی پابندی کرتے ہیں، حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبی اور امت کی کارگزاری اُن کے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے کیونکہ اُن کا مذہب حکمت اخلاق کے بالکل خلاف ہے ۱۲

اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ

کیونکر ہدایت کریگا جو ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگئے، حالانکہ وہ اقرار کر چکے تھے کہ

الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

پیغمبر (آخر الزماں) برحق ہیں، اور ان کے پاس واضح اور روشن معجزے بھی آ چکے تھے

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

اور خدا ایسے ہٹ دھرمی کرنیوالے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ

اور فرشتوں اور (دنیا جہان کے) سب لوگوں کی پھٹکار ہو، اور وہ ہمیشہ اسی پھٹکار

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

میں رہیں گے، نہ تو انکے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی اور نہ انکو مہلت ہی دیجائے گی

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا

مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی خرابی کی اصلاح کر لی تو البتہ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

خدا بڑا بخشنے والا اللہ مہربان ہے جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

پھر (روز بروز اپنا) کفر بڑھاتے چلے گئے، تو ان کی توبہ ہرگز نہ قبول کی

تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ

جائے گی، اور یہی لوگ (پلے درجے کے) گمراہ ہیں، بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے تو اگرچہ اتنا

مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ

سونا بھی کسی کی گلو خلاصی میں دیا جائے کہ زمین بھر جائے تو بھی ہرگز نہ قبول کیا جائے گا،

اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا، اور انکا کوئی مددگار (بھی) نہ ہوگا،

ع ۹ / ۱۷

شانِ نزول

ل مدینہ کا ایک انصاری حارث بن سوید نامی ایک شخص کو قتل کرکے کہ بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہوگیا اور کافروں سے مل گیا، اس ناشائستہ حرکت پر بعد چندے بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونے کا متمنی ہوا یہ سوچ کر اس نے اپنے قبیلے کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقہ میں آنے کو تیار ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسکے گناہوں کی معافی کا پروانہ آگیا اسکے بھائی کا ایک آدمی یہ آیتیں لے کر حارث کے پاس پہونچا وہ سنتے ہی بول اٹھا بے شک تو بھی سچا اور رسول اللہ تجھ سے زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے اسکے بعد مدینہ پہونچا مسلمان ہوا اور توبہ کرنے سے پاک ہوگیا ۱۲

منزل ۱

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

(لوگو) جب تک تم اپنی پسند کی چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کروگے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ

اور تم کوئی سی چیز بھی خرچ کرو خدا تو اسکو ضرور جانتا ہے توریت کے

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ

نازل ہونے کے قبل یعقوب نے جو چیزیں اپنے اوپر حرام کر لی تھیں ان کے

عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ

سوا بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے حلال تھے (اے رسول ان یہود سے) کہو کہ اگر تم

فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

(اپنے دعوے میں) سچے ہو تو توریت لے آؤ اور اسکو (ہمارے سامنے) پڑھو

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

پھر اسکے بعد بھی جو کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ

تو (سمجھ لو کہ) یہی لوگ ظالم (ہٹ دھرم) ہیں (اے رسول) کہدو کہ خدا نے

اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ

سچ فرمایا تو اب تم ملت ابراہیم (اسلام) کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ

اور مشرکین سے نہ تھے لوگوں (کی عبادت) کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا

لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے بڑی (خیر و) برکت والا اور سارے جہان کے لوگوں

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ

کا رہنما۔ اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح و روشن نشانیاں ہیں (منجملہ) انکے مقام ابراہیم ہے

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

(جہاں آپکے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن میں آگیا اور لوگوں پر

ف۱ ایک روایت میں ہے کہ جناب امیر نے ایک دفعہ کوئی کپڑا بہت چاہ سے خرید کیا اور پھر راہ خدا میں اسے دیدیا اور فرمایا کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیزیں اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دیگا اسے خدا بہشت میں ترجیح عطا کریگا ۱۲

ف۲ بنی اسرائیل جو حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونیکا فخر و مباہات کرتے مسلمانوں پر اعتراض کے لئے تو ہر وقت ہی تیار رہتے، انکا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ہم ہی دین ابراہیم پر ہیں اور مسلمانوں کی نقطہ زبانی لن ترانی ہے، آخر انھوں نے بہت سوچ بچار کر اپنے خیال میں بہت مضبوط دو اعتراض مسلمانوں پر جما ہی دیے ایک تو یہ کہ اونٹ کا گوشت دین ابراہیمی میں حرام ہے اور تم شوق سے کھاتے ہو، دوسرے سارے انبیا بیت المقدس کیطرف سجدہ کرتے آئے تم لوگوں نے اپنا کعبہ الگ بنایا ہے ان دونوں اعتراضوں کا خدا نے تشفی بخش جواب دیدیا پہلے اعتراض کا تو یوں کہ اونٹ کا گوشت کبھی حرام نہ تھا بلکہ ابراہیم کے بہت دنوں بعد یعقوب نے ایک بیماری کیوجہ سے خود ترک کردیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی انکی اولاد نے بھی چھوڑ دیا دوسرے کا جواب یوں دیا کہ خدا کے گھروں میں کعبہ ہی سب سے پہلا اور ابراہیم کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے اور ابھی تک مقام ابراہیم انکی نشانی موجود ہے پھر تم کو مسلمانوں کی تقلید کرنی چاہئے نہ کہ تم اعتراض کرو ۱۲

حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ

واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں (یعنی) جن کو وہاں پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہو

مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ

اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو یاد رکھنا کہ خدا سارے جہان سے بے پروا ہے کہدو اے رسول کہ تم

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ

اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوئے جاتے ہو حالانکہ جو

شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

کام کاج تم کرتے ہو خدا کو اسکی (پوری) پوری اطلاع ہے (اے رسول انسے) کہدو کہ اے اہل کتاب

لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا

دیدہ و دانستہ خدا کی (سیدھی) راہ میں (ناحق کی) کجی (ڈھونڈھ) کے ایمان لانے والوں کو

عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اس سے کیوں روکتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے [illegible]

تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا

اے ایمان والو اگر تم نے اہل کتاب کے کسی

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ

کہنا مانا تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو ایمان لانے کے بعد (بھی) پھر

اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے اور (بھلا) تم کیونکر کافر بن جاؤ گے حالانکہ

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ

تمہارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی جاتی ہیں اور اسکے رسول (محمد بھی) تم میں موجود ہیں

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ

اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو وہ (تو) ضرور سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

لگا دیا گیا اے ایمان والو خدا سے ڈرو

ع ۱۰ / ۱۰ / ۱

منہ

ف استطاعت سے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اتنے دنوں کا اس کے اور اسکے لڑکے بالوں کے صرف کا خرچ صحت و تندرستی راستہ کا امن مراد ہے پس جن لوگوں کو اتنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہونگے اور ان پر سختی سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے ۱۲

ف شاس بن قیس یہودی جو بڈھا کھوسٹ اور شرارت و حسد میں شہرۂ آفاق تھا ایک دن اوس و خزرج پر جو عرب کے بڑے دو نامی قبیلے ہیں گذرا اور ان کو باہم میل محبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا آخر اس سے نہ رہا گیا اور قبیلۂ اوس والوں میں سے ایک کو اس نے اکسا دیا کہ ان دونوں کی سابق زمانہ جنگوں کا قصیدہ پڑھے وہ اس کے ورغلانے میں آگیا اور جنگ بعاث کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا قبیلۂ خزرج والوں کو ناگوار گذرا اور سا باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے حتی کہ تھوڑی دیر میں آمادۂ جنگ ہوگئے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ نے ان کے سامنے جا کر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہو کر باہم پھر بغلگیر ہوگئے ۱۲ ۱۲

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم (دین) اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠

اور تم سب کے سب (مل کر) خدا کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ

اور اپنے حال (زار) پر خدا کے احسان کو تو یاد کرو جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن تھے

بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

تو خدا نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی

عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ

ہو گئے اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر (کھڑے) تھے (اور گرا ہی چاہتے تھے) کہ خدا نے تم کو اس سے بچا لیا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

تو خدا اپنے احکام یوں واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ

اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اچھے کام کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں)

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا

اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور تم (کہیں) ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے

وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ

اور روشن دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان نہ رہے اور ایسے

اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ

ہی لوگوں کے واسطے بڑا (بھاری) عذاب ہے (اس دن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے تو

وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ

سفید نورانی ہوں گے اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ، پس جن لوگوں کے منہ میں کالک ہو گی

سلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسی ہیں اور سب کو جسکی مضبوطی سے تھامنے کا خدا نے حکم دیا ہے دیکھو صواعق محرقہ تفسیر ثعلبی

سلہ زاذان سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایکدن حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ راس الجالوت یہودیوں کے عالم اور جاثلیق نصرانیوں کے عالم کو ساتھ لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے، آپ نے پہلے راس الجالوت سے پوچھا تجھ کو اسکی بھی خبر ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد ان کی امت کے کتنے فرقے ہو گئے۔ وہ بولا کتاب دیکھوں تو عرض کروں آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار ہو کس برتے پر لوگوں کا امام بنا ہوا ہے اگر تیری کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے اور پھر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے تو کیا تو یہی کہیگا کہ کتاب ہوتی تو بتلا تا "علم در سینہ باید نہ در سفینہ" اسکے بعد جاثلیق کیطرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کچھ تجھے خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد نصاریٰ کے کتنے فرقے ہوئے وہ بولا بیتالیس فرقے آپ نے فرمایا قسم بخدا تو جھوٹا ہے میں توریت کو تجھ سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھ سے بہتر، امت موسیٰ کے اکہتر فرقے تھے ستر ناری اور ایک ناجی جسکے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن قوم موسی امۃ یھدون بالحق۔ اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے اکہتر ناری اور ایک ناجی جسکے بارے میں خدا فرماتا ہے تری اعینھم تفیض من الدمع حزنا اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوئے بہتر ناری اور ایک ناجی جسکے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون۔ اور وہ ہمارے شیعہ ہیں ۱۲

سلہ اسلام کے قبل عرب میں وہ خانہ جنگیاں ہوئیں کہ الٰہی پناہ چنانچہ اوس و خزرج عرب کے دو قبیلوں کی لڑائی تین سو برس تک قائم رہی مگر اسلام نے ان سب جھگڑوں کو ملیامیٹ کر کے سب کو باہم شیر و شکر کر دیا۔ ۱۲

وُجُوهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا

(اُن سے کہا جائیگا) ہائیں کیوں ؟ تم تو ایمان لانیکے بعد کافر ہوگئے تھے اچھا تو (لو اب)

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے) چکھو اور جن کے چہرے پر نور

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا

برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت) میں ہونگے (اور) اسی میں

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

سدا رہیں (رہینگے) گے (اے رسول) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک (ٹھیک)

بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ

پڑھ کے سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں (سے کسی) پر ظلم کرنا نہیں چاہتا

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کا موں کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ

رجوع خدا ہی کیطرف ہے تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے

لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

روکتے ہو۔ اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی (اسیطرح) ایمان لاتے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایمان دار ہیں اور اکثر

الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ

بدکار (مسلمانو) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمھیں ہرگز ضرر نہیں پہونچا سکتے اور

يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾

اگر تم سے لڑینگے تو تمھیں تمھاری طرف پیٹھ ہی کرینگے اور پھر انکی کہیں سے مدد بھی نہیں پہونچیگی

منزل ١

ع ١١ ٨ ٢

له صحیح بخاری اور مسلم بن الفتیمین میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت میں کچھ لوگوں کو حوض کوثر پر سے ہٹا کر کھینچتے جہنم کیطرف لے جائیں گے میں انکو دیکھ کر پہچان لونگا اور فرشتوں سے کہونگا ان کو دوزخ میں کیوں لئے جاتے ہو ارے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ وہ فرشتے کہینگے کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپکے بعد آپکے دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں جب سے آپ انسے جدا ہوئے یہ لوگ آپکے دین سے ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے اور مرتد ہوگئے۱۲

له ابن ابی حاتم نے حضرت ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ خیر امت سے مراد اہلبیت رسولؐ ہیں دیکھو تفسیر سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

منزل ۱

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا إِلَّا بِحَبْلٍ

اور جہاں کہیں ہتے چڑھے ان پر رسوائی کی مار پڑی مگر خدا کے عہد

مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ

(یا) اور لوگوں کے عہد کے ذریعے سے (اُن کو کہیں پناہ ملگئی) اور پھر ہیر پھیر کے خدا کے

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذٰلِكَ

غضب میں پڑ گئے اور ان پر محتاجی کی مار (الگ) پڑی یہ (کیوں)

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ

اس سبب سے کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو

الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا

(ناحق) ناحق قتل کرتے تھے یہ سزا اسکی ہے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور

يَعْتَدُونَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوا سَوَآءً ۚ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ

حد سے گذر گئے تھے اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں ہیں (بلکہ) اہل کتاب سے

أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ

کچھ لوگ ۱۱۵ وا یسے ہیں کہ (خدا کے دین پر) اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو خدا کی آیتیں پڑھا کرتے

يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ہیں اور وہ برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور اچھے کام کا تو حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں

وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرٰتِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ مِنَ

اور نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو

الصّٰلِحِينَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ

نیک بندوں سے ہیں اور وہ جو کچھ بھی نیکی کریں گے اسکی ہرگز ناقدری

يُّكْفَرُوهُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ إِنَّ

نہ کیجائیگی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے بیشک

۱۵ یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق جو تھے مسلمان ہو گئے تھے جنکے سردار عبداللہ بن سلام تھے اسی وجہ سے خداوند عالم اُن لوگوں کو ہر جگہ یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سہی بالکل خالی ہیں نہ وہ حق پر ہیں نہ خدا سنے آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں نہ بدی سے روکتے ہیں نہ نیک کاموں کیطرف جلدی کرتے ہیں ۱۲۔

الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا (کے عذاب) سے بچانے میں ہرگز نہ انکے

أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

مال ہی کچھ کام آئینگے نہ اُن کی اولاد اور یہی لوگ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ

جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے دنیا کی چند روزہ زندگی میں یہ لوگ

فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ

جو کچھ (خلاف شرع) خرچ کرتے ہیں اسکی مثال اندھڑ کی مثل ہے جسمیں بہت پالا ہو

أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ

اور وہ اُن لوگوں کے کھیت پر جا پڑے جنھوں نے (کفر کیوجہ سے) اپنی جانوں پر ستم ڈھایا ہو

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾

اور پھر پالا اُسے مار (کے ناس کر) دے اور خدا نے اُن پر ظلم کچھ نہیں کیا بلکہ انھوں نے آپ اپنے اوپر ظلم کیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن

اے ایماندارو! اپنے (مومنین کے) سوا (غیروں کو) اپنا رازدار نہ بناؤ

دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ

(کیونکہ) یہ غیر لوگ تمھاری بربادی میں کچھ اٹھا نہیں رکھینگے (بلکہ) جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي

اتنا ہی یہ لوگ خوش ہونگے، دشمنی تو اُن کے منہ سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو (بغض وحسد) انکے دلوں میں

صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ

بھرا ہے وہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے[۵] ہم نے تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کر دیے

إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ

اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ اے لوگو تم ایسے (سیدھے) ہو کہ تم تو اُن سے الفت رکھتے ہو

وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ

اور وہ تمھیں (ذرا بھی) نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر ایمان رکھتے ہو

منزل ۱

خلاف شرع خرچ

آیت لا تتخذوا بطانۃ من دونکم رازدار نہ بناؤ

۵ ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانوں کی خیر خواہانہ نمایش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا اعدہ سبق دیا ہے کہ جب ان کفار کی تمھارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمھارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمھاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمھیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ گھسے پھرو اور اپنا دوست بناؤ اور وہ اسی پردے میں تم پر وار پر وار کرتے جائیں ۱۲-۱۲

وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا۟ عَضُّوا۟

اور وہ (ایسے نہیں ہیں مگر) جب تم سے ملتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور جب کبھی

عَلَيْكُمُ ٱلْأَنَامِلَ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا۟ بِغَيْظِكُمْ

ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ (کاٹنا کیا) تم اپنے غصہ میں

إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِن تَمْسَسْكُمْ

(جل) مرو جو باتیں تمہارے دلوں میں ہیں بیشک خدا ضرور جانتا ہے (اے ایماندارو) اگر تم کو بھلائی

حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا۟

چھو بھی گئی تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب تم پر کوئی بھی مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش

بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

ہو جاتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی ضرر نہیں

شَيْـًٔا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ

پہنچائے گا (کیونکہ) خدا تو ان کی کارستانیوں پر حاوی ہے اور (اے رسول) ایک وقت وہ بھی تھا

مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ ٱلْمُؤْمِنِينَ مَقَـٰعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ

جب تم اپنے بال بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے

وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾ إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ

اور خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ٹھان

أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

لیا تھا کہ پسپائی کریں اور (پھر سنبھل گئے) کیونکہ خدا تو ان کا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر

ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ

بھروسہ رکھنا چاہئے۔ یقیناً خدا نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی باوجودیکہ تم

أَذِلَّةٌ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾

(دشمن کے مقابلہ میں) بالکل بے حقیقت تھے (پھر بھی خدا نے فتح دی) پس تم خدا سے ڈرتے رہو تاکہ

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ

(اس کے) شکرگزار ہو (اے رسول) اس وقت تم مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار

منزل ۱

ع ۱۲ / ۱۱ / ۳

۵۱ انامل کے اصلی معنی پوروں کے ہیں مگر چونکہ اردو محاورہ میں پورو نکا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹنا بولتے ہیں اسوجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲۔

۵۲ جنگ بدر کی شکست فاش نے کفار قریش کے دل میں بغض وحسد کی آگ بھڑکا دی تھی حتی کہ ابوسفیان نے حکم دیدیا کہ اپنی عورتوں کو رونے نہ دو کیونکہ آنسو نکلنے سے انکا رنج کم ہو جائیگا۔ غرض ابوسفیان تین ہزار سوار دو ہزار پیادے اور اپنی عورتیں ہمراہ لیکر مکہ سے نکلا اور مدینے سے دو کوس کے فاصلہ پر کوہ احد کے دامن میں خیمہ زن ہوا۔ جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ عبد اللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہئے مگر سعد بن معاذ نے اس سے مخالفت کی اور آخر انھیں کی رائے غالب رہی، غرض جب اہل اسلام بقصد جنگ باہر نکلے تو تین سو منافقین کچھ دور جاکر پلٹ آئے بلکہ انصار کے مشہور دو قبیلوں بنوسلمہ اور بنوحارثہ کو بھی اپنے ساتھ پلٹنا چاہا اور یہ لوگ بھی کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیق خدا شامل حال ہوئی اور اپنی جگہ ثابت قدم رہے انھیں کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے ۱۲۔

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

تین ہزار فرشتے آسمان سے بھیج کر تمھاری مدد کرے

بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ

ہاں (ضرور کافی ہے) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور (رسول کی مخالفت سے) بچو اور کفار ابھی (جوش میں)

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمھارا پروردگار (ایسے) پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا

مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ

جو نشان جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہونگے اور خدا نے یہ (امداد) صرف تمھاری خوشی کے لئے کی ہی

وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ

اور تاکہ اس سے تمھارے دل کو ڈھارس ہو اور (یہ تو ظاہر ہے کہ) مدد جب ہوتی ہی تو خدا ہی کیطرف

اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

سے جو سب پر غالب (اور) حکمت (والا ہے) اور یہ مدد کی بھی تو اسلئے کہ کافروں کے ایک گروہ کو کم کردے

كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ

یا ایسا چوپٹ کردے کہ (اپنا سا منہ لیکر) نامراد اپنے گھر واپس چلے جائیں (اے رسول)

لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

تمھارا تو اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کی سزا کرے

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

کیونکہ وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کی چاہے

يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سزا کرے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان دارو!

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً

سود دونا دون کھاتے نہ چلے جاؤ

منزل ۱

۱ تذکرہ تو تھا جناب احد کا مگر بیچ میں خدا نے جنگ بدر کا قصہ اس لئے چھیڑ دیا تاکہ مسلمان قوی دل اور دلیر ہو کر رہیں اور کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگ بدر میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سروسامان اور چند آدمی تھے مگر اسپر بھی خدا نے فرشتوں کے ذریعے سے ان کی مدد کی اور ان کو فتح نمایاں اور کفار کو شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے گئے ستر آدمی قیدی بنے باقی مکہ کو بھاگ گئے اور یہاں تو پورے سامان سے اہل اسلام مقابلہ کو نکلے تھے اس کے علاوہ گویا اپنے گھر میں تھے اس پر بھی خدا نے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر تم ثابت قدم رہوگے تو پھر خدا فرشتوں کو تمھاری کمک کے لئے بھیجے گا۔ مگر افسوس ظاہری مسلمانوں نے اس کا خیال نہ کیا۔ آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی اور لینے کے دینے پڑ گئے پھر خدا نے مدد کی اور سچے ایماندار ظاہری مسلمانوں سے الگ ہو گئے اور کھوٹے کھرے خوب پرکھے گئے۔ ۱۲

الربع

۲ سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ اور اب بھی سود در سود لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اسلئے اس کو الگ منع فرما دیا۔ ۱۲

ع ۱۳ ۹ ۴

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ

اور خدا سے ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ اور جہنم کی اس آگ سے ڈرو

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کے (سبب) بخشش اور جنت

رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ

کی طرف دوڑ پڑو جس کی وسعت سارے آسمان و زمین کے برابر ہے اور ان

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ

پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگی کے وقت میں بھی (خدا کی

الضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ

راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصہ [۵۱] کو روکتے ہیں اور لوگوں (کی خطا) سے درگذر کرتے ہیں

النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ

اور نیکی کرنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے اور لوگ جب (اتفاقاً)

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا

کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں

اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ يَّغْفِرُ

اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا

اور ہے ہی کون اور جو (قصور) وہ (ناگہانی) کر بیٹھے تو دیدہ و دانستہ اس پر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ہٹ [۵۲] نہیں کرتے ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کیطرف سے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بخشش ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

---

۵۱ تفاسیر اہل سنت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثناء میں آپ کا غلام سالن کا پیالہ لئے ہوئے آیا اور آپ کے رعب سے اسکا پاؤں تھرتھرایا حتی کہ وہ لب فرش گر پڑا اور پیالہ مع سالن آپکے سر اور چہرہ پر گرا۔ حضرت نے اسکی طرف دیکھا وہ متحیر ہوکر رہ گیا اور دفعۃً اس کی زبان پر الکاظمین الغیظ جاری ہوا، آپنے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کر دیا اس نے فوراً والعافین عن الناس کی تلاوت کی، آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا اس نے عرض کی واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا اور بعض کتب میں امام حسین اور امام زین العابدین علیہما السلام کے بارے میں اس قسم کے واقعے لکھے ہیں ۔ ۱۲

۵۲ ابن مسعود نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسول باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ بنی اسرائیل ہم کو افضل تھے کیونکہ جب وہ گناہ کرتے تھے تو انکے دروازے پر لکھا جاتا تھا اور وہ اپنے ناک کان کا کفارہ دیکر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرتے تھے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کہ تمہارے لئے تو یہ ہی کفارہ کیوجہ سے کافی ہے ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ

کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اچھے) چلن والوں کی (یہ بھی) کیا خوب (کھری) مزدوری ہے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

تم سے پہلے بہتیرے واقعات گذر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ ھٰذَا

دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا یہ

بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

(جو ہم نے کہا) عام لوگوں کے لئے تو صرف بیان (واقعہ) ہی (مگر) اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

اور (مسلمانو) کاہلی نہ کرو اور (اس اتفاقی شکست احد سے) کڑھو نہیں (کیونکہ) اگر تم سچے مومن ہو تو تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ

ہی غالب اور سرور رہو گے اگر (جنگ احد میں) تم کو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر میں) تمہارے فریق (کفار)

الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُھَا بَيْنَ

کو زخم لگ چکا ہے (اسپر انکی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان

النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ

باری باری الٹ پھیر کیا کرتے ہیں اور یہ (اتفاقی شکست) اسلئے تھی تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری) معلوم کرلے اور تم

مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسول سے) سرتابی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو (ثابت قدمی کی وجہ سے) نرا کھرا الگ کرلے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کو

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

ملیامیٹ کردے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں چلے ہی جاؤ گے اور (کیا) خدا نے ابھی تک

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

تم میں سے انکو بھی نہیں پہچانا جنھوں نے جہاد کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں ہی کو پہچانا ؟

تفسیر

۵ ایکمرتبہ معاذ بن جبل روتے ہوئے حضرت رسول کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ایک نوجوان خوبصورت دروازہ پر کھڑا رو رہا ہے اور ان حضور میں آنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا اسے بلا لاؤ غرض وہ حاضر ہوا اور سلام کیا آپنے جواب سلام دے کر رونے کا سبب پوچھا اسنے عرض کی میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اگر اس میں سے تھوڑے سے کا بھی خدا مواخذہ کرے تو جہنم کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہو آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے اسنے کہا نہیں آپنے کہا تب خدا بخش دیگا اگرچہ گناہ مثل پہاڑ کے ہوں کہنے لگا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ آپ نے کہا خدا غفور رحیم ہے اگرچہ تمہارا گناہ ساتوں زمین دریا ریت اور درختوں کے برابر ہو وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں، آپنے فرمایا خدا غفار ہے اگرچہ تیرے گناہ سارے آسمان ستارے، عرش اور کرسی کے برابر ہوں وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں، آپنے غصہ ہوکر فرمایا کیا تیرا گناہ خدا سے بھی بڑا ہے، یہ سنکر وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ خدا سب سے بڑا ہے غرض وہ کہنے لگا یا حضرت سات برس سے میں نے مردہ کا کفن چرانے کا پیشہ کر لیا تھا ایکمرتبہ انصار میں سے ایک شخص کی لڑکی مرگئی میں نے اسی شب کو اسکی لاش قبر سے باہر نکالی اور اسکا کفن لے اسکو برہنہ چھوڑ کر چند قدم چلا ہی تھا کہ شیطان نے مجھے بہکایا اور میں نے کمال حسن و جمال اور عنفوان شباب کو دیکھکر اسکے ساتھ زنا کیا جب وہاں سے چلا تو وہ عورت بقدرت خدا گویا ہوئی کہ اے کمبخت وائے ہو تجھ پر تو مجھے مردوں کے مجمع میں برہنہ چھوڑ کر چلا اب میں قیامت میں اسطرح ناپاک اٹھوں گی اور تو جہنم میں جائیگا یہ سنتے ہی آپنے فرمایا تو دور ہو جا ایسا نہ ہو میں بھی تیرے ساتھ جل جاؤں یہ سنکر وہ روتا ہوا نکلا اور جنگل کی راہ لی اپنے ہاتھوں کو گردن میں باندھکر جنگل میں چلا گیا اور رو رو کر اپنی حالت بیان کرتا تھا اور اسطرح سے روتا تھا کہ چرند پرند روتے تھے جب اسی حالت میں چالیس دن گذر گئے تو اس نے عرض کی خداوندا اگر تو نے میری توبہ قبول فرمائی تو اپنے نبی کو مطلع فرما کہ مجھے نصیحت سے نجات ہو ورنہ مجھے دنیا ہی میں آگ سے جلا کر خاک کردے اسکے بعد یہ آیت والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی اسکے بعد حضرت رسول خدا اسکے پاس تشریف لے گئے اسکو نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ کا تدارک یوں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ

اور تم تو موت کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا کرتے تھے پس اب تو تم نے

رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ

اسکو (اپنی) آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب بھی) دیکھ رہے ہو (پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو) اور محمد تو فقط

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ

رسول ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گذر چکے ہیں پھر کیا اگر (محمد) اپنی موت سے مر جائیں

انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

یا مار ڈالے جائیں تو تم الٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھریگا (بھی)

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾

تو (سمجھ لو کہ) ہرگز خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ

اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں سکتا وقت معین تک ہر ایک کی موت لکھی ہوئی ہے

وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ

اور جو شخص (اپنے کئے کا) بدلہ دنیا میں چاہے تو ہم اس کو اس میں سے دیدیتے ہیں اور جو شخص آخرت

الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٥﴾ وَ

بدلہ چاہے اُسے اسی میں سے دینگے اور (نعمت ایمان کے) شکر کرنیوالوں کو بہت جلد ہم جزائے خیر دیں گے

كَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ

اور (مسلمانو تم ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گزر چکے ہیں جنکے ساتھ بہتیرے اللہ والوں نے (راہ خدا میں) جہاد کیا

فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا

اور پھر ان کو خدا کی راہ میں جو مصیبت پڑی ہے نہ تو انھوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا

وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٦﴾

اور نہ (دشمن کے سامنے) گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور (لطف یہ ہے کہ) ان کا قول اسکے سوا کچھ نہ تھا کہ دعائیں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے

منزل

۱۴ ع ۱۴ ۵

۵ جنگ بدر کے بعد جب مسلمانوں نے شہادت کے درجے اور اس کے فضائل حضرت رسول سے سنے تو بڑی تمنا بھرے لہجے سے باہم کہتے تھے کہ کاش ہم بھی کسی جنگ میں خدا کی راہ میں اپنی جان دیتے اور شہید ہوتے مگر کہنے اور کرنے میں تو ہمیشہ فرق ہوا ہی کرتا ہے حضور صاحب جان کا سودا ہو۔ چنانچہ حضرت رسول نے تین یا چار ہزار کفار کے مقابلہ میں اپنے سات سو آدمیوں کی صف آراستہ کی تو مسلمانوں نے آخر میں وہ حرکت کی آخر شیطان نے پکار دیا کہ محمد قتل ہو گئے اور یہ خبر شدہ شدہ مدینہ تک پہونچی اور جناب سیدہ مضطربانہ روتی احد تک پہونچیں آخر وقت میں تو حضرت علیؑ کے سوا ایک آدمی بھی آپ کی مدد کو دکھنے میں نہ آتا تھا حضرت علی بھی لڑتے لڑتے تین مرتبہ گھوڑے سے گرے اور ہر دفعہ جبریلؑ نے آکر سوار کیا۔ ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۲۲-۱۲-۱۲

ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا

ہمارے گناہ اور اپنے کاموں میں ہماری زیادتیاں معاف کر اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ

وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٤٧﴾ فَآتَاهُمُ اللَّهُ

اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے تو خدا نے اُن کو دنیا میں

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

بدلہ (دیا) اور آخرت میں اچھا بدلہ عنایت فرمایا اور خدا نیکی کرنیوالوں

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا

کو دوست رکھتا (ہی) ہے اے ایماندارو اگر تم لوگوں نے کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا

کی پیروی کرلی تو (یاد رکھو کہ) وہ تمکو اُلٹے پاؤں (کفر کیطرف) پھیر کرلے جائیں گے۔ پھر

خَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ

اُلٹے تم ہی گھاٹے میں آجاؤ گے (تم کسیکی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے اور

النَّاصِرِينَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا

وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب[1] کافروں کے

الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

دلوں میں جمادیں گے اسلئے کہ انلوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی تو) اس چیز (بُت) کو جسے

سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى

خدا نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی اور (آخر کار) انکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور ظالموں کا (بھی کیا)

الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ

بُرا ٹھکانا ہے اور بیشک خدا نے (جنگ احد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ سچا[2] کر دکھایا تھا

إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَ

جب تم اسکے حکم سے (پہلے ہی حملہ میں) اُن (کفار) کو خوب قتل کر رہے تھے یہانتک کہ تمہارے پسند کی چیز (فتح)

تَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا

تمہیں دکھادی اسکے بعد بھی تم نے (مال غنیمت دیکھ کر) بزدلاپن کیا اور حکم رسولؐ (مورچہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا

ع ۵ ۱۵ ۶

[1] جب حضرت علی کی تلوار نعرہ لفقار سے ابو سفیان کے دانت کھٹے ہو گئے اور باوجودیکہ وہ تنہا تھے مگر ان کفار کی جم غفیر کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا اور ابو سفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی راہ لی تو کچھ دور جا کر اپنے ہمراہیوں کو کہنے لگا کہ تم لوگوں نے غلطی کی کہ احد سے بھاگ آئے اسوقت مسلمان ایک تو معدود چند اسپر ادھر ادھر متفرق پریشان اسپر زخمی۔ چلو اب بھی ہم لوگ ہجوم کرکے مدینہ پر حملہ آور ہوں اور سبکو تہ تیغ کر دیں مگر ایک علی کی تلوار کی دھاک انکے دلوں میں وہ مضبوط جگہ پکڑ چکی تھی کہ سب کی ہمت پست ہو گئی اور کسی نے ابو سفیان کی دمسازی نہ کی اسی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل کی

[2] جب اصحاب رسول افتاں خیزاں رسول کو تنہا چھوڑ اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے مدینہ پہونچے تو باہم کہنے لگے ہم سے تو خدا اور رسول نے فتح کا وعدہ کیا تھا شکست آخر کیوں ہوئی اسکے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی اور سمجھا دیا کہ اگر تم صبر اور رسول کی تابعداری کرتے تو تم کو فتح ہوتی اسیوجہ سے جبتک تم صبر کئے رہے تمہاری ہی فتح رہی فتح تھی جب تم نے رسول کی مخالفت کی تو تم کو شکست ہوئی پھر تمہارے بھاگنے کے بعد بھی جو ثابت قدم رہا اس کی آخر فتح ہوئی لو دیکھنے ٹھوکرے الگ ہو گئے۔ ۱۲

أَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا

اور (رسول کی) نافرمانی کی تم میں سے کچھ تو طالب دنیا ہیں (کہ مال غنیمت کی طرف جھک پڑے)

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ

اور کچھ طالب آخرت (کہ رسول پر اپنی جان فدا کردی) پھر (بزدلے بن نے) تمہیں اُن (کفار) کیطرف سے پھیر دیا

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

(اور تم بھاگ کھڑے ہوے) اس سے خدا کو تمہارا (ایمان خلاص) آزمانا منظور تھا اور (اسپر بھی) خدا نے تمسے درگذر

ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَ

کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے (مسلمانو تم اسوقت کو یاد کرکے شرماؤ جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے

لَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ

چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول تمہارے پیچھے (کھڑے) تمکو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسیکو مڑکے بھی نہ دیکھتے تھے

اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي

پس (چونکہ تمنے رسول کو آزردہ کیا) خدا نے بھی تم کو (اُس) رنج کی سزا میں (شکست کا) رنج دیا تاکہ جب کبھی

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

تمہاری کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت پڑے تو تم رنج نہ کرو (اور صبر کرنا سیکھو) اور جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ

تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر خدا نے اس رنج کے بعد تم پر اطمینان

اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ

کی حالت طاری کی کہ تم میں سے ایک گروہ کو (جو سچے ایماندار تھے) خوب گہری نیند آگئی اور ایک گروہ

قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

جنکو اسوقت بھی (بھاگنے کی شرم سے) جان کے لالے پڑے تھے خدا کیساتھ (خواہ مخواہ) زمانۂ جاہلیت کی ایسی

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ

بدگمانیاں کرنے لگے (اور) کہنے لگے بھلا کیا یہ امر (فتح) کچھ بھی ہمارے اختیار میں ہے

مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ

(اے رسول) کہدو ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے (زبان سے تو کہتے ہی ہیں نہیں) یہ

---

۱۵۱ جنگ احد میں حضرت رسولؐ نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کا افسر بنا کے ایک گھاٹی پر متعین فرمایا تھا اور تاکید کردی تھی کہ خواہ لشکر اسلام کو فتح ہو یا شکست مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور فوج اسلام کو گویا فتح نمایاں حاصل ہوئی ادھر ابوسفیان پر انصار حملہ آور ہوئے اور کفار کو پسپا کردیا اُدھر ابن جبیر نے تیرباراں کرکے بھگایا بس پھر کیا تھا فوج اسلام پوری مال غنیمت پر جھک پڑی اب ابن جبیر کے ساتھیوں میں کہاں تاب تھی منہ میں پانی بھر آیا۔ ہر چند ابن جبیر نے روکا رسول کا قول یاد دلایا مگر یہ کاہے کو سننے والے تھے۔ غرض سات یا بارہ آدمیوں کے سوا سب چلدیئے آخر خالد بن ولید و عکرمہ اپنی فوج کیساتھ بھاگتے ہوے موقع کو خالی پاکر ابن جبیر کے مقابل ہوئے اور مختصر سی جنگ کے بعد ابن جبیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے اور پوری فوج کفار اہل اسلام پر پشت کیطرف سے حملہ آور ہوئی حتیٰ کہ فوج اسلام کے قدم اکھڑ گئے اور چند جاں نثاروں کے سوا سب نے راہ فرار اختیار کی، آخر حضرت حمزہ وغیرہ نے شہادت پائی اور حضرت رسول کے دندان مبارک زخمی ہوئے اسوقت حضرت علی ابودجانہ بی بی نسیبہ اور اسکے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ و عمارہ کے سوا سب جل خفیف ہوے اور رسول آپ ہی کھڑے بلاتے ہی رہ گئے۔ غرض یہ لوگ بھی شہید ہوئے اور بیچاری نسیبہ بھی بہت زخمی ہوگئی اور حضرت علیؑ کے سوا رسول اللہ کی ہمدردی وجاں نثاری کو کوئی باقی نہ رہا حضرت جبرئیل نے یہ حال دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ اسکو ہمدردی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کیوں نہو انہ منی وانا منہ (یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں) حضرت جبرئیل نے فرمایا وانا منکما (اور میں آپ دونوں سے ہوں) اور یہ آواز غیب آئی لا سیف الا ذوالفقار ولا فتیٰ الا علی دیکھو تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۷ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۳ - ۱۲ -

۱۵۳ یہ علم اخلاق کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جسے خدا وند عالم نے تعلیم فرمایا ہے ۱۲

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ

اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو!) کہتے ہیں

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ

کہاں امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ بھی اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول ان سے) کہدو

لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ

کہ تم اپنے گھروں میں بھی رہتے۔ تو جن جن کی تقدیر میں لڑکے مرجانا لکھا

الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ

تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل نکل کے اپنے مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اسواسطے کیا گیا) تاکہ

صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اسکا امتحان کرے (اور لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے صاف

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ

کردے اور خدا تو دلوں کا راز خوب جانتا ہے۔ بیشک جس دن (جنگ احد میں) دو جماعتیں آپس میں

الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ

گتھم گتھیں اُسدن جو لوگ تم (مسلمانوں) میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (اسکی وجہ یہ تھی کہ) ان کے بعض

مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

گناہوں (مخالفت رسول) کی وجہ سے شیطان نے بہکا کے انکے پاؤں اکھاڑ دیئے اور (اسوقت تو) خدا نے ضرور اُنسے

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

درگذر کی بیشک خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے اے ایماندارو اُن لوگوں کے

كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

ایسے نہ ہو جو کافر ہو گئے اور جو بھائی بند اُن کے پردیس میں نکلے ہیں یا

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا

جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں مر گئے) تو ان کے بارے میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس

مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً

رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (اور یہ سمجھ گئے ہیں) تاکہ خدا (اس خیال کو) اُن کے

نصف

ع ۱۶ / ۷

ترجمہ

حـہ اس جنگ میں لشکر اسلام کے علمبردار حضرت علیؑ تھے اور کفار کا طلحہ بن ابو طلحہ دارمی سب سے پہلے ان ہی دونوں میں مذبھیڑ ہوئی حضرت علیؑ نے ایک ہی وار میں اس کو واصل جہنم کیا اسکے بعد ابو سعید بن ابو طلحہ نے علم اٹھایا اسکو بھی آپ نے قتل کیا اسکے بعد باری باری نو آدمیوں نے اسے اٹھایا اور آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوئے آخر صواب نامی ایک حبشی غلام نے ہمت کی اور آپ کے سامنے آیا اور ظم بدانی سے کچھ دیر یہ قائم ہوا آخر وہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ تب ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس نشان کو بلند کیا اور ایک طرف انصار نے قریش پر حملہ کر دیا اسکے بعد پھر سب کے سب مہاجر و انصار بھاگتے نظر آتے ایکطرف حضرت امیر حمزہ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے اتنے میں ہندہ زوجہ ابو سفیان نے ایک حبشی غلام کو اپنے وصل کے وعدہ پر بھیجا کہ تو محمد یا علی یا حمزہ کا سر کاٹ لا وہ بولا محمد تک میری رسائی نہیں ہو سکتی اور علی سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر حمزہ کو قتل کرتا ہوں یہ کہکر وہ کمینگاہ میں جا بیٹھا اور حضرت حمزہ بھی لڑائی میں مشغول تھے ناگاہ آپ کا پاؤں پھسلا اور وہ ملعون ایک فولادی نیزے سے آپ پر حملہ آور ہوا اور وہ پہلو کو توڑ کر نکل گئی اور آپ شہید ہوئے وہ مردود انکے پاس آیا اور آپکے شکم کو چاک کرتے آپکا جگر کاٹ کر ہندہ کے واسطے تحفہ لیگیا اور ہندہ نے جگر ۔۔۔۔

فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا

دلوں میں (باعث) حسرت بنا دے اور (یوں تو) خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے اور

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ

جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ

اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا

یا (اپنی موت سے) مر جاؤ تو بیشک خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جسکو وہ جمع کرتے

يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ

ہیں ضرور بہتر ہے اور اگر تم (اپنی موت سے) مر جاؤ یا مارے جاؤ (آخر کار) خدا ہی کی طرف

تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ

(قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے (تو اے رسول یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) ان کو

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ

ملا اور تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے

حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ

تتر بتر ہو گئے ہوتے پس (اب بھی) تم ان سے درگزر کرو اور ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو

شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ

اور (حسب سابق دستور ظاہرا) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اس پر بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو

عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾ إِن

خدا ہی پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو ضرور دوست رکھتا ہے

يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ

(مسلمانو یاد رکھو کہ) اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے

فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ

تو پھر کون ایسا ہے جو اسکے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مومنین کو چاہئے کہ خدا ہی پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

بھروسہ رکھیں۔ اور (تمہارا گمان بالکل غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ

منزل ۱

ؔ جب جنگ احد سے اصحاب رسول بھاگ کر مدینہ پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے کہ ہماری تو پہلے ہی سے رائے تھی کہ باہر نکل کر لڑنے کا قصد بھی نہ کرو اپنے گھروں کی آڑ پکڑ کر لڑو مگر رسول نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کا خون کرا دیا اس قسم کی بکواس کا خدا نے ان آیات میں جواب دیا کہ فتح و شکست کا اختیار خدا ہی کو ہے موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور شکست اگر ہوئی تو خود تمہاری شامت اعمال سے تمہاری بدتدبیری سے ۱۲

ؔ خدا پر بھروسا کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہر تدبیر و بندوبست لغو ہے اور آدمی محض بیکار محض ہو جائے کیونکہ بیکاری ایک اخلاقی جرم اور بالکل خلاف شرع ہے اور یہ انکا عقیدہ ہے جو ہر تاثیر کا حصر خدا ہی کی ذات میں کہتے ہیں حالانکہ یہ اگر صحیح ہو تو رسول کا جنگ احزاب میں خندق کھودوانا، آلات حرب سے آراستہ ہونا، ہجرت کرنا، ہیر سے تلوار روکنا، کھانا پکوانا وغیرہ وغیرہ سب لغو ہو جائے۔ حضرت یوسف یا حضرت موسیٰ کا ملکی یا مالی انتظام سب عبث ہو جائے بلکہ توکل کے دو معنی ہیں ۱ اسباب دنیا پر اتنا مغرور نہ ہو کہ اصلی مسبب الاسباب کو بھول جائے کیونکہ اسکے لئے ہر وقت ممکن ہے کہ جس چیز کی تاثیر بدل دے مثلاً ہری کو ورم کو زائل کرتی ہے پھر بعض لوگوں کو مدتوں پلاتے چلے جاؤ اور خاک نفع نہیں ہوتا ۲ جیسا بھروسا ہو تو جتنی تدبیریں اسنے شرع اور عقل کی زبانی بتلائی ہیں ان پر عمل کرے اور انسانی تدبیر و طاقت کی حد سے گذر کر حیوانی فہم عقلی تدبیر کی حفاظت میں قدم نہ ڈالے واللہ اعلم ۱۲

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

خیانت کرے اور جو خیانت کریگا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن وہی چیز (بعینہ خدا کے) سامنے لانا

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

ہوگا اور پھر ہر شخص اپنے کئے کا پورا بدلہ بھر پائیگا اور انکی کسیطرح حق تلفی نہیں کیجائے گی

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند ہو کیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہو

اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ

اور جسکا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ

درجوں کے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اُسے دیکھ رہا ہے خدا نے تو

مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

ایمان داروں پر بڑا احسان کیا کہ انکے واسطے انھیں کی قوم کا ایک رسول

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

بھیجا جو انھیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کے سناتا ہے اور انکی (طبیعت) کو پاکیزہ کرتا ہے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ

اور انھیں کتاب (خدا) اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے

قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ

کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) تھے مسلمانو کیا جب تم پر (جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جسکی

قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ

دونی مصیبت تم (کفار پر) ڈال چکے تھے تو (گھبرا کے) کہنے لگے یہ (آفت) کہاں سے آگئی (اے رسول)

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

تم کہدو کہ یہ تو خود تمہاری ہی طرف سے ہے (نہ رسول کی مخالفت کرتے نہ سزا ہوتی) بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ

اور جس دن دو جماعتیں (جنگ احد میں) آپس میں گتھ گئیں اس دن تم پر جو مصیبت پڑی وہ (تمہاری شرارت کی وجہ سے) خدا کے اذن سے آئی

منزل ۱

۵۱ شاید یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں تقسیم کے واسطے سب مال ایک جگہ جمع کیا جارہا تھا کہ اس میں سے ایک کملی یا لنگی کم ہوگئی تو کسی بدبخت نے حضرت رسول کی طرف شبہہ کیا تھا اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دیا اور پھر چوری کرنے کا عذاب بھی بیان کر دیا کچھ حضرت رسول سے منقول ہے کہ میں تم سے کسی کے گلے میں اونٹ لٹکتا ہوا دیکھوں گا اور اونٹ خود بولتا ہوگا اور وہ شخص مجھ سے فریاد کرے گا اور میں کہونگا کہ میں نے تم تک حکم خدا پہونچا دیا تھا دنیا میں تو نے پروا نہ کی نہ مانا آج میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتا اور دوسری حدیث میں ہے اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصباً دبالے گا تو وہ زمین قیامت میں اسکے گلے میں لٹکا دی جائیگی اسی طرح ہر چیز چوری کی چور کے گلے میں لٹکائی جائے گی معاذ اللہ اللھم احفظنا ۱۲

۵۲ کیونکہ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور جنگ بدر میں ستر کفار قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے تو دگنے ہوگئے ۱۲

۵۳ نہ رسول کو تنہا چھوڑ کے بھاگتے اور نہ انکی مخالفت کرتے نہ مارے پڑتے

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ

اور تاکہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں)

وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ

اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی اپنے دشمن کو) ہٹا دو تو

قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

کہنے لگے (ہائے کیا کہیں) اگر ہم لڑنا جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے یہ لوگ

أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا

اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے

لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿۱۶۷﴾

ہیں جو ان کے دل میں (خاک بھی) نہیں ہوتیں اور جسے وہ چھپاتے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا

(یہ وہی) لوگ ہیں جو (آپ چین سے گھر میں) بیٹھے رہتے اور اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے کہ اگر

مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن

ہماری پیروی کرتے تو نہ مارے جاتے (اے رسول ان سے) کہو (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ذرا اپنی جان سے

كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

موت کو تو ٹال دو اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے انہیں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ

ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں۔ اپنے پروردگار کے ہاں سے

يُرْزَقُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

وہ طرح طرح کی روزی پاتے ہیں اور خدا نے جو جو فضل و کرم ان پر کیا ہے اس کی خوشی سے

وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ

پھولے نہیں سماتے اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت

خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۷۰﴾

یہ (خیال کرکے) خوشیاں مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو) ان پر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ آزردہ خاطر ہوں گے

---

۱۵ منافقین چونکہ یہ کہکر جنگ احد کے راستے سے پلٹ آئے تھے کہ اب آج تو لڑائی ہوگی نہیں جا کے کیا کریں اور یہ صرف مکاری تھی کیونکہ وہ دل سے خوب جانتے تھے کہ لڑائی ضرور ہوگی وہ سمجھتے تھے کہ کفار اتنی دور دراز مسافت کو طے کر کے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کے آئے ہیں تو لڑائی ضرور ہوگی اسی کو خدا نے واضح کر دیا کہ جو ان کے دل میں ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے۔ ۱۲۔

۱۶ یہ شہدا راہ خدا کا ذکر ہے پھر ان کا وسیلہ چاہنا مردوں سے وسیلہ چاہنا کب ہوا۔ اسکے علاوہ متبرک اور مقرب بارگاہ خداوندی مردوں کو وسیلہ قرار دینے میں کیا نقصان، خصوصاً پیغمبر یا امام جو ہادیان دین تھے۔ ۱۲۔

جب حضرت رسولؐ احد سے مدینہ میں تشریف لائے تو جبرئیلؑ یہ حکم خدا لیکر نازل ہوئے کہ تم ابوسفیان کا پیچھا کرنے کے لئے جاؤ مگر آپ کے ساتھ صرف زخمی لوگ ہوں۔ غرض آپ حسب الحکم چند اصحاب خاص کو جو زخمی تھے لیکر روانہ ہوئے اور مقام حمراء الاسد پر جاکر ٹھہرے اور یہ کفار مقام روحا میں ٹھہرے ہوئے تھے اور انکا ارادہ تھا کہ پلٹ کر مدینہ جائیں اور پھر مسلمانوں کو تہ تیغ کریں ابو سعید خزاعی نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ آپ جانبازوں کا رنج مجھے گوارا نہیں اب انھیں راحت دینی چاہئے۔ یہ کہکے خود بڑھکر ابوسفیان سے ملے اور اسے دھمکی دیدی کہ حضرت بڑا جرار لشکر لئے ہوئے تیزی سے پیچھا کرتے ہیں یہ سنتے ہی وہ ڈر کے مارے مکہ کو بھاگا مگر چلتے چلاتے نعیم ابن مسعود اشجعی کو جو مدینہ آرہا تھا لالچ دی اور کہا کہ اگر تو محمد کے لشکر میں یہ جاکر کہدے کہ کفار قریش کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے تم لوگ پہلے نکلے جاؤ تو میں دس اونٹ کا بار خرما اور سوکھا انگور تجھکو انعام میں دونگا جب نعیم یہ خبر لیکر آپ کے لشکر میں آیا تو اسکے جواب میں حضرت علیؑ نے فوراً فرمایا کچھ پرواہ نہیں۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل خدا کو حضرت علیؑ کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اسی قول کی حکایت کر دی اور اسپر یہ آیت نازل ہوئی کذا فی کتاب ابن مردویہ پھر جبرئیل نے آپ کو یہ خبر پہونچا دی کہ کفار مکہ چلے گئے آپ بھی مدینہ واپس چلے جائیے تب آپ مدینہ واپس تشریف لائے ۱۲

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ

خدا کی نعمت اور اسکے فضل (وکرم) اور اس بات کی خوش خبری پاکر کہ خدا مومنین کے

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَ

ثواب کو برباد نہیں کرتا۔ نہال ہو رہے ہیں (جنگ احد میں) جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد

الرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ

بھی خدا اور رسولؐ کا کہنا مانا ان میں سے جن لوگوں نے نیکی اور

أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ الَّذِينَ قَالَ

پرہیزگاری کی (سب کے لئے نہیں صرف) انکے لئے بڑا ثواب ہے یہ وہ ہیں کہ جب ان سے لوگوں نے

لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

آکر کہنا شروع کیا کہ (دشمن) لوگوں نے تمہارے (مقابلہ کے) واسطے (بڑا لشکر) جمع کیا ہے بس انسے

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾

ڈرتے رہو (تو بجائے خوف کے) انکا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے (ہوگا بھی) خدا ہمارے واسطے کافی ہے اور وہ کیا اچھا

فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ

کارساز ہے پھر (یہ تو ہمت کرکے گئے مگر جب لڑائی نہ ہوئی تو) یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ (اپنے گھر) واپس آئے اور انہیں

سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ

کوئی برائی چھو بھی نہیں گئی اور خدا کی خوشنودی کے پابند رہے اور خدا بڑا فضل کرنے

عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ

والا ہے۔ یہ (مخبر) بس شیطان تھا جو صرف اپنے دوستوں کو (رسولؐ کا ساتھ دینے سے) ڈراتا ہے

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾

بس تم ان سے تو ڈرو نہیں۔ اگر سچے مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو

وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ

اور جو (اے رسولؐ) لوگ کفر (کی اعانت) میں پیش قدمی کر جاتے ہیں انکی وجہ سے تم رنج نہ کرو کیونکہ

لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ

یہ لوگ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں پہونچا سکتے (بلکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں

حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۷۶) إِنَّ

انکا کچھ حصہ نہ قرار دے اور ان کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے بیشک

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا

جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر خرید کیا۔ وہ ہرگز خدا کا کچھ بھی نہیں

اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۷۷) وَلَا يَحْسَبَنَّ

بگاڑیں گے (بلکہ آپ اپنا) اور انکے لئے دردناک عذاب ہے اور جن لوگوں نے کفر

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ

اختیار کیا وہ ہرگز یہ خیال کریں کہ ہمنے جو ان کو مہلت و فارغ البالی دے رکھی ہو وہ انکے حق میں بہتر ہے

إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۱۷۸)

(حالانکہ) ہمنے مہلت و فارغ البالی صرف اسوجہ سے دی ہے تاکہ وہ اور گناہ کرلیں (اور آخر تو) انکے لئے رسوا کرنیوالا عذاب ہے

مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ

(منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کئے بغیر جس حالت پر تم ہو اسی حالت پر

يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى

مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمھیں غیب کی

الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ

باتیں بتا دے مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کیواسطے) چن لیتا ہے

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ

پس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تمہارے واسطے

أَجْرٌ عَظِيمٌ (۱۷۹) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ

بڑی جزا اسے خیر ہے اور جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے

اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ

ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے لئے کچھ بہتر ہوگا بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے

سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ

کیونکہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب ہی قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائے گا

منزل ۱

ف۱ حضرت رسولِ خدا سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جسطرح آدم کی تمام اولاد کو خدا نے حضرت آدم کو دکھلایا تھا۔ اسی طرح میری امت کو مجھ پر ظاہر کرکے مجھے مطلع کردیا ہے کہ ان میں کون اسلام قبول کرے گا اور کون گمراہ رہے گا۔ یہ سنکر منافقین کہنے لگے۔ تعجب ہے کہ محمدؐ کو معدومات کا تو علم ہے اور ہماری دلی باتوں کی خبر نہیں اگر معلوم ہے تو بتا دیں کہ ہم میں کون خالص مومن اور کون منافق ہے جب آپ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو منبر پر تشریف لے گئے اور حمد خدا کے بعد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے مرتبہ کو نہیں پہچانتے اگر وہ مجھ سے پوچھیں کہ آج سے قیامت تک کیا ہونے والا ہے تو میں بتا دوں۔

عبداللہ بن حذافہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ وہ کون ہے جو اس سے انکار کرے آپ نے فرمایا حذافہ، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ف۲ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو خدا دولت عطا فرمائے اور وہ بخل کیوجہ سے اسکی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کی صورت بنا دیگا جسکے سر پر زہر کی شدت سے بال نہ ہونگے اور اسکی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور اسکے گلے میں طوق بناکر ڈال دیگا وہ سانپ اسکے جبڑے کو اپنے منہ میں لیگا اور اسکی زبان کو باہر نکالکر کہیگا میں وہ مال ہوں جس سے تو تھا جس پر فخر کرتا تھا۔ ۱۲

مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور سارے آسمان اور زمین کی میراث خدا ہی کی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا

خَبِيرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا اِنَّ

اس سے خبردار ہے جو لوگ (یہود) یہ کہتے ہیں کہ خدا تو کنگال ہے اور ہم بڑے مالدار ہیں

اللّٰهَ فَقِيرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا

خدا نے انکی یہ بکواس سنی ان لوگوں نے جو کچھ کیا اسکو۔ اور انکا پیغمبروں کو

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُولُ ذُوقُوا

ناحق قتل کرنا ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور آج تو جو جی میں آئے کہیں مگر قیامت کے دن) ہم کہینگے کہ

عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ

اچھا تو لو اپنی شرارت کے عوض میں) جلانیوالے عذاب کا مزہ چکھو یہ انھیں کاموں کا بدلہ ہے جنکو تمہارے

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِينَ

ہاتھوں نے (زاد آخرت بنا کے) پہلے سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی (اپنے) بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (یہ

قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ

وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے تو ہمسے عہد کیا ہے کہ جب تک کوئی رسول ہمیں یہ (معجزہ) نہ دکھا دے

حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ

کہ وہ قربانی کرے اور اسکو (آسمانی) آگ آ کر چٹ کر جائے اسوقت تک ہم ایمان نہ لائینگے (اے رسول)

قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي

تم کہدو کہ بھلا یہ تو بتاؤ بہتیرے پیغمبر مجھسے قبل تمہارے پاس واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت)

قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۱۸۳﴾

فرمائش کی ہے (وہ بھی) لیکر آئے پھر تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو تم نے انھیں کیوں قتل کیا؟

فَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

(اے رسول) اگر وہ اسپر بھی تمھیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ نہ ہو کیونکہ) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے

جَاءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿۱۸۴﴾

اور صحیفے اور نورانی کتاب لیکر آ چکے ہیں (مگر) پھر بھی لوگوں نے آخر جھٹلا ہی چھوڑا

منزل ۱

۱۸ ع ۹

ربع

۱؎ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے اکثر حضرت رسول سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ خدا نے ہمسے یہ عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی رسول یہ معجزہ نہ دکھلائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں قربانی کرے اور ایک آسمانی آگ اُسے جلا جائے اسوقت تک ہم اُس پر ایمان نہ لائیں اس کے جواب میں خدا نے اپنے رسول سے کہلا دیا کہ تمسے پہلے کے پیغمبر تو ایسے ہیتیرے معجزات بلکہ یہ خاص معجزہ بھی دکھلا چکے تھے پھر تمھارے بزرگ کیوں نہ ایمان لائے، ایمان لانا کیسا تم لوگوں نے تو انھیں باوجود ایسے معجزات دیکھنے کے مار ڈالا یہاں یہ شبہ نہونا چاہئے کہ حضرت نے معجزہ دکھلا کر انکی حجت تمام کیوں نہ کر دی اسکا جواب یہ ہے کہ وہاں تو ایمان لانا مقصود ہی نہ تھا خواہ مخواہ کی چھیڑ تھی اگر حضرت یہ معجزہ دکھا بھی دیتے تو کوئی دوسری نئی چھلتی اور کوئی نیا ایچ نکالتے سوجھتی اسکے علاوہ اس طریقہ میں قربانی کا عبث ضائع جانا لازم آتا ہے ہماری شریعت بلکہ عقل اسکو ناجائز سمجھتی ہے اسکا مصرف شریعت نے یہ قرار دیا کہ غربا مومنین کا بھلا ہو اُن کے دو ایک وقت کی قوت لایموت کا سامان ہو جائے اور نبوت کی دلیلیں تو دوسری بہت کافی موجود تھیں مگر خواہ مخواہ کی ضد کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲

نصف القرآن

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور تم لوگ قیامت کے دن (اپنے کئے کا)

أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

پورا پورا بدلہ بھر پاؤ گے پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا

وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

اور بہشت میں پہونچایا گیا بس وہی کامیاب ہوا اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی

إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ أَمْوَالِكُمْ

دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں (مسلمانو) تمہارے مالوں اور جانوں کا تم سے

وَأَنْفُسِكُمْ ۚ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا

ضرور امتحان لیا جائیگا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا دیجا چکی ہے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوٓا

(یہود ونصاریٰ) ان سے اور مشرکین سے بہت سی دکھ درد کی باتیں تمہیں ضرور

أَذًى كَثِيْرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ

سننی پڑینگی اور اگر تم (ان مصیبتوں کو) جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہوگے تو بیشک

ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور (اے رسول) انکو وہ وقت تو یاد دلاؤ (جب خدا نے ان اہل کتاب سے

الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا

عہد و پیمان لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اسکی

تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

کوئی بات چھپانا نہیں ۔ مگر ان لوگوں نے (ذرا بھی خیال نہ کیا اور) اسکو پس پشت پھینک دیا

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۖ فَبِئْسَ مَا

اور اسکے بدلے میں (بس تھوڑی سی) قیمت حاصل کر لی ۔ پس یہ کیا ہی برا (سودا) ہے جو یہ لوگ

يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

خرید رہے ہیں (اے رسول) تم انھیں خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی کارستانی پر اترائے

منزل

سلہ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب صور پھونکا جائیگا تو پہلے اہل زمین مریں گے اسکے بعد اہل آسمان اسوقت خدا عزرائیل سے پوچھے گا اب کون باقی ہے عزرائیل ملک الموت عرض کریں گے میں جبرئیل اور میکائیل اور حاملان عرش حکم ہوگا جبرئیل و میکائیل بھی مرجائیں ملک الموت عرض کریں گے خداوندا تجھ تیرے امین ہیں ۔ حکم ہوگا آج کوئی جاندار باقی نہ رہیگا جب جبرئیل و میکائیل بھی مرجائینگے تب حاملان عرش کو بھی موت کا حکم ہوگا عرض ان کا بھی قصہ تمام ہوجائیگا اس وقت ملک الموت غمگین صورت خدا کے سامنے کھڑے ہونگے آواز غیب آئیگی ہے ملک الموت اب کون باقی ہے ۔ عرض کریں گے صرف میں ۔ حکم ہوگا اچھا تم بھی مرجاؤ ۔ یہ حکم ہوتے ہی وہ بھی چل بسیں گے اللہ اکبر جب جل ۔ جب دنیا میں کوئی باقی رہیگا نہ ہمیشہ رہنے کیلئے خدا نے لکھی ہے یہاں ممات پھر کسلئے لگاتے ہو دل اس جہانِ دنیا کی زندگی کو نہیں جب کوئی ثبات

سلہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب تک خدا نے علماء سے علم دین کی تعلیم کا عہد نہ لیا اسوقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد نہ لیا پس علماء پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں کو سکھائیں اور جاہلوں پر واجب ہے کہ ان کی خدمت کریں اور سیکھیں ۔ ۱۲

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا

جاتے ہیں۔ اور کیا کرایا خاک نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ

پس تم ہرگز یہ خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے بلکہ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

دردناک عذاب ہے اور آسمان و زمین سب خدا ہی

الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

کا ملک ہے اور خدا ہی ہر چیز پر قادر ہے اس میں تو شک ہی نہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ

کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے

قُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

(غرض ہر حال میں) خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور و فکر

وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

کرتے ہیں اور (بیساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے اس کو بیکار پیدا نہیں کیا

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

تو (فعل عبث سے) پاک پاکیزہ ہے بس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے پالنے والے جس کو تو نے دوزخ

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا

میں ڈالا۔ تو یقیناً اسے رسوا کر ڈالا اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پالنے والے

سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

(جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبر) کو سنا کہ وہ ایمان کے واسطے یوں پکار تا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ

فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

تو ہم ایمان لائے پس اے ہمارے پالنے والے ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو

منزل

۱ ابن عباس سے روایت ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے یہ وعدے کئے کہ اگر کفار سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور شریک جہاد ہونگے اور تمہاری مدد کریں گے مگر وقت پر گھر میں بیٹھ کے بغلیں بجانے اور اترانے لگے کہ ہم خوب نوح بچگئے اور جب حضرت جہاد سے پلٹتے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے کہ میں فلاں سبب سے شریک نہ ہو سکا اور پھر تعریف کی امید رکھتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

۲ احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نماز تہجد کی تعقیب پڑھکر تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم کئے اور پھر انکو ستاروں سے کیونکر آراستہ کیا اور پہلے زمین کے سات طبقے پانی پر کیونکر بچھائے دیکھی طرح طرح کے جانور زمین پر پھیلا تا ہے۔ قسم قسم کے درخت اگاتا ہے نہاریں میٹھے چشمے جاری کرتا ہے اسپر پہاڑ قائم کئے جن میں انواع اقسام کے چمکتے بیش بہا جواہرات پیدا کئے اور پھر انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر کسی کامل قادر حکیم کے نہیں بن سکتیں اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ایکسال کی عبادت بلکہ ساٹھ برس سے افضل ہے مگر وہی فکر جو خدا کی قدرت صنعت وغیرہ میں ہو نہ دنیا و عقبیٰ کی فکر ۱۲۔

ع ۱۹ / ۹ / ۱۰

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

ہم سے دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (دنیا سے) اُٹھالے۔ اور اے پالنے والے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

تو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں تو انکے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور

اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

فرمایا) کہ ہم تم میں سے کسی کام کرنیوالے کے کام کو اکارت نہیں کرتے مرد ہو یا عورت[۱]

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ

(اسمیں کچھ کسیکو خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو جو لوگ (ہمارے لئے) وطن آوارہ ہوئے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ

اور شہر بدر کئے گئے اور انھوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اُٹھائیں

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

اور (کفار سے) جنگ کی اور شہید ہوئے میں اُنکی برائیوں سے ضرور درگذر کرونگا

لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اور انھیں بہشت کے اُن باغوں میں لیجاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

خدا کے ہاں یہ اُنکے کئے کا بدلہ ہے اور خدا (ایسا ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

(اے رسولؐ) کافروں کا شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

یہ چند روزہ فائدہ ہے پھر تو (آخر کار) اُنکا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور کیا ہی برا ٹھکانا ہے

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

مگر جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی انکے لئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں

---

[۱] ایک حدیث میں ہے۔ جب حضرت علیؑ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ اور فاطمہ زہرا اور فاطمہ بنت زبیر وغیرہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ جب منزل صحنان پہونچے تو ایک شب ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام راستہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکر خدا میں گزار دی اور جب منزل پر پہونچے اُن کی یہی حالت رہی۔ یہاں تو اُن کی یہ کیفیت تھی وہاں خدا کو ان کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور ذکر سے مراد علیؑ ابن ابی طالب اور انثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم میں بعض سے علیؑ ابن ابیطالب اور فاطمہ بنت اسد کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲



مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہینگے یہ خدا کیطرف سے اُن کی

اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

دعوت ہے اور جو (سازو سامان) خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے واسطے (دنیا سے) کہیں بہتر ہے اور

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

اہل کتاب میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تمپر نازل ہوئی

اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ

اور جو کتاب اُنپر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

اور خدا کی آیتوں کی بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے ایسے ہی لوگوں کے واسطے اُنکے پروردگار

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا

کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ بیشک خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟

(دین کی تکلیفوں کو) جھیل جاؤ اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو اور (جہاد کیلئے) کمریں کس لو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اور خدا ہی سے ڈرو تاکہ تم اپنی دلی مرادیں پاؤ

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّسَبْعُوْنَ وَسَبْعٌ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۃ النساء مدینہ میں نازل ہوا اور اسکی ایک سو ستتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

اے لوگو اپنے اُس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو (صرف) ایک شخص سے

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

پیدا کیا اور (وہ اسطرح) کہ (پہلے) اُن (کی) باقی مٹی سے اُنکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انہیں دو

منزل ۱

۱؎ جب نجاشی بادشاہ حبش جو حضرت رسول پر غائبانہ ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرت جبرئیل نے آکر خبر دی آپ نے اصحاب سے فرمایا چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں۔ کہکر آپ جنت البقیع تشریف لائے اور خدا نے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیے آپنے اسپر نماز پڑھی اس پر منافقین نے یہ طعنہ زنی کی کہ محمد ایک نصرانی پر بے دیکھے نماز پڑھتے ہیں اُن کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

۲؎ اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ اُنکے چند امور یہ ہیں:۔ پرہیزگاری اختیار کرنا خلقت انسان، یتیم کا مال کھانے کی ممانعت، نکاح کی اجازت، مہر کی ادائی کا حکم، ترکہ کی تقسیم، بدکار عورت مرد کی سزا، بیویوں سے مال واپس لینے کی ممانعت، محرمات

ع ۲۰ ۱۱ ۱۱

عورتوں کی تعداد، متعہ کا حکم، خودکشی کا قتل کا عذاب، عورتوں پر مردوں کی فضیلت، سرکش عورتوں کی اصلاح کی ترکیب، قیامت میں کفار کی تمنا، نشہ میں نماز کی ممانعت، غسل و تیمم، یہودی کی شرارت، شرک کا نہ بخشا جانا، عدل کا حکم، اولی الامر کی اطاعت، جہاد میں بغیر ہتھیار اور تنہا جانیکی ممانعت، موت کا یقینی آنا، سلام کے جواب کا وجوب، صلح کے بعد لڑنیکی ممانعت، قتل کا کفارہ، مجاہدین کی فضیلت، ہجرت نہ کرنے والوں کی مذمت، خوف میں نماز کی قصر، سرگوشی کی مذمت، کفار کو سرپرست بنانیکی ممانعت، حضرت عیسی کا قصہ، کلالہ کا حکم واللہ اعلم۔ ۱۲

الگیارہ / النساء

رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

(میاں بی بی) سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے اور اس خدا سے ڈرو

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جس کے وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے بھی (ڈرو)

عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ

بیشک خدا تمہاری دیکھ بھال میں ہے، اور یتیموں کو ان کے مال دے دو

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ص وَلَا تَاْكُلُوْٓا

اور بری چیز (مال حرام) کو بھلی چیز (مال حلال) کے بدلے میں نہ لو اور انکے مال

اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾

اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

اور اگر تم کو اندیشہ ہو (نکاح کرکے) کہ یتیم لڑکیوں (کے حقوق) میں انصاف نہ کر سکو گے

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَ

تو اور عورتوں سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار سے

رُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

نکاح کرو پھر اگر تمہیں اسکا اندیشہ ہو کہ (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿٣﴾

بیاہ کرو، یا جو (لونڈی) تمہاری زر خرید ہو (اسی پر قناعت کرو) یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنیکی بہت قرین قیاس ہے

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ط فَاِنْ طِبْنَ

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی خوشی دے ڈالو پھر اگر وہ تمہیں خوشی خوشی کچھ

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا

چھوڑ دیں تو شوق سے نوش جان کھاؤ پیو

مَّرِيْٓئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ

اور اپنے وہ مال جن پر خدا نے تمہاری گذران قرار دی ہے

منزل ١

سلہ پہلا اختلاف تو یہ ہے کہ حوا کی پیدائش کیونکر ہوئی بعض کا خیال ہے کہ حضرت آدم کی پسلی سے، مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس صورت میں حضرت حوا گویا حضرت آدم کی جزو بدن ہوئیں اور کسی عقل سلیم کسی طرح قبول نہیں کرتی کہ جو جزو بدن ہو اسکو زوجہ قرار دے اسکے علاوہ اس میں خدا کا ایک گونہ عجز لازم آتا ہے پھر اسمیں اختلاف ہے کہ ان دونوں کی نسل کیونکر بڑھی بعض اہل اسلام کا یہ خیال ہے کہ حضرت حوا کو ہر دفعہ جوڑواں بچے ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے کہ اسی طرح بیس بچے پیدا ہوئے اور ایک دفعہ کی بیٹی کا دوسری دفعہ کے بیٹے سے باہم شادی ہوئیں اور یوں نسل بڑھی لیکن یہ بھی غلط ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی بہن میں باہم نکاح ہو بلکہ حق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیث پیدا ہوئے اور دوبارہ حضرت یافث پیدا ہوئے اور خدا نے پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد ایک حور کو جسکا نام نزلہ تھا بھیجا اور اس سے حضرت شیث کا نکاح ہوا اور دوسرے دن ایک حور کو بھیجا اسکا نام منزلہ تھا اس سے یافث کا نکاح ہوا شیث کے یہاں بیٹا ہوا اور یافث کے یہاں بیٹی ہوئی اور دونوں میں نکاح ہوا اور یوں نسل جاری ہوئی۔

سلہ اس مسئلہ پر مخالفین یعنی اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات کا اکثر تعدد میں اعتراض ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں قوت شہوانیہ زیادہ ہوتی ہے پھر یہ اتنی عورتوں کی ... وہ یہ نہیں سمجھے کہ شہوت کا دارومدار قوت پر ہے پھر جو شخص طاقتور ہو اسمیں شہوت زیادہ ہوگی ... یہ ہے کہ مرد کا حال انزال کے بعد محسوس ہوتا ہے اور عورتوں کی عدم شہوت کا اس کسی خاص علامت کے ظاہر نہ ہونیکی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا اسوجہ سے جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکی شہوت باقی ہے اصل یہ ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت شہوت بہت کم ہے ... ہر مہینہ میں چھ سات بلکہ دس دس روز حیض ... ہو جاتی ہیں ... (باقی بر صفحہ ۱۲۲)

(بقیہ صفحہ ۱۲۱) حق کے ادا [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] زمانے [illegible] مرد

الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

بیوقوفوں (نا سمجھ یتیم) کو نہ دے بیٹھو، ان اس میں سے انہیں کھلاؤ، اور ان کو

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ⑤

پہناؤ (تو مضائقہ نہیں) اور ان سے (شفقت سے) اچھی طرح بات کرو

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَإِنْ

اور یتیموں کو کاروبار میں لگاؤ۔ جو یہاں تک کہ بیاہ کے قابل ہوں، پھر (اس وقت)

آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ج

تم انہیں (ایک بینہ کا خرچ ان کے ہاتھ سے کرا کے) ہوشیار پاؤ، تو ان کا مال ان کے حوالے کردو

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ط

اور (خبردار) ایسا نہ کرو کہ اس خوف سے کہ کہیں یہ بڑے نہ ہو جائیں فضول خرچی کرکے جھٹ پٹ ان کا مال چٹ

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ج وَمَنْ كَانَ

کر جاؤ اور جو (ولی یا سرپرست) دولتمند ہو وہ (مال یتیم اپنے صرف میں لانے سے) بچتا رہے اور (ہاں)

فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ط فَإِذَا دَفَعْتُمْ

جو محتاج ہو وہ البتہ (واجبی واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔ پس جب ان کے

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ط وَكَفَىٰ

مال ان کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو ان کا گواہ بنالو اور (یوں تو)

بِاللَّهِ حَسِيبًا ⑥ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ

حساب لینے کو خدا کافی ہے۔ ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکے میں

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ص وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ

کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکے میں

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ

کچھ حصہ خاص عورتوں کا بھی ہے، خواہ ترکہ کم ہو یا

مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ط نَصِيبًا مَفْرُوضًا ⑦ وَإِذَا

زیادہ (ہر شخص کا) حصہ (ہماری طرف سے) مقرر کیا ہوا ہے، اور جب

[illegible] صبر کر سکتا نہیں خواہ مخواہ دوسری عورت کی ضرورت ہوگی، اور اگر دو عورتیں ہیں تب بھی اکثر ایسا ہوا ہوگا کہ دونوں حاملہ ہیں، لیکن تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب چار عورتیں ہیں تو ایک نہ ایک ضرور خالی رہتی ہے اور اس سے مرد کا کام چلتا ہے اس کے علاوہ اب مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں سے بڑھ گئی ہے پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے تعلق پیدا کریں گی، واللہ اعلم بالصواب ۱۲

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتیں اور چھوٹے بچوں کو ترکے سے محروم کر دیتے تھے ان کا قول یہ تھا کہ مال کا مستحق بس وہ شخص ہے جو دشمن کا مقابلہ کر سکے، جب حضرت ہجرت کرکے مدینے میں تشریف لائے تو یہی قانون وہاں بھی جاری تھا، اتفاقاً ایک عورت آپ کے پاس آئی اور عرض کی یا حضرت میرے شوہر نے بہت سا مال چھوڑ کر انتقال کیا ہے اور اس کے چچازاد بھائیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے، اس کی یہ تین لڑکیاں ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں، آپ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، ان لوگوں نے وہی رواج کا عذر پیش کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا افسوس اس کے خلاف ہمارے ملک میں ابھی ہندوؤں کی تقلید میں وہی بیہودہ اور غلط رواج جاری ہے اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے خدا ان پر رحم کرے اور توفیق دے کہ اس مواخذے سے بچنے کی کوشش کریں ۱۲

حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَ

(ترکہ کی) تقسیم کے وقت (وہ) قرابت دار (جنکا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور

الْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ

محتاج لوگ آجائیں تو انکو بھی کچھ اس میں سے دے دو اور

قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا

ان سے اچھی طرح (عنوان شایستہ سے) بات کرو اور ان لوگوں کو ڈرنا

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ص

(اور خیال کرنا) چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انکو کسقدر [illegible]

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾

آتا پس انکو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں) خدا سے ڈرنا چاہیئے اور انسے سیدھی طرح بات کرنی چاہیئے

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا

جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں

إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ

بس انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم واصل ہونگے

سَعِيرًا ﴿١٠﴾ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ

(مسلمانو) خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا

مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ

حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر (میت کی اولاد میں صرف) لڑکیاں ہی ہوں

اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ

(دو یا) دو سے زیادہ تو انکا (مقررحصہ) کل ترکہ کی دو تہائی ہے اور

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ

اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا ہے اور میت کے ماں باپ ہر ایک

وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ

کا اگر میت کی کوئی اولاد موجود نہ ہو تو مال متروکہ میں سے

ع ۱ / ۱۰ / ۱۲

فوائد

۱ حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ شب معراج کو جب میں آسمان پر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ انکے منہ میں ٹھونسی جاتی ہے اور نیچے سے نکل جاتی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یتیم کا مال کھانیوالے دوہرے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دنیا میں مختلف بلاؤں کا سامنا اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑنا۔ ۱۲

۲ مرد کے دوہرا حصہ پانے کا یہی سبب ہے کہ اسے اپنا پیٹ پالنا الگ بی بی کا روٹی کپڑا الگ عورت پر کسیکا روٹی کپڑا فرض نہیں ہے اس کے علاوہ اگر ماں باپ کے مال سے حصہ ملے گا شوہر کی طرف سے مہر اور نان نفقہ کی آمدنی ملکر وہ کمی پوری ہوگئی اور انتظام میں کوئی خیالی بے بنیاد غرض سلب دوستان درول کا ملاحظہ ہے ۱۲

لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ

معین (خاص چیزوں میں) چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور اسکے صرف ماں باپ ہی

أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ

وارث ہوں تو ماں کا ایک معین (خاص چیزوں میں) تہائی ہے اور باقی باپ کا لیکن اگر میت کے حقیقی یا سوتیلے بھائی بھی موجود

فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي

ہوں اگرچہ ترکہ میں کچھ نہ لے سکیں) اسوقت ماں کا حصہ چھٹا ہی ہوگا (اور وہ بھی) میت نے جسکے بارے میں وصیت کی ہو

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ

اسکی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں یا بیٹے تم تو یہ نہیں جانتے ہو کہ ان

أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ

میں سے کون تمہاری نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے (پھر تم کیا دخل دے سکتے ہو) حصہ تو

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ⑪ وَلَكُمْ نِصْفُ

صرف خدا کی طرف سے (معین ہوتا) ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا ہے اور جو کچھ

مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ

تمہاری بی بیاں چھوڑ (کر مر) جائیں پس اگر انکے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارا آدھے آدھے

فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ

اور اگر انکے کوئی اولاد ہو تو جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اسمیں سے بعض چیزوں میں چوتھائی تمہارا ہے

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ

(اور وہ بھی) عورت نے جس کی وصیت کی ہو اور (ادائے) قرض کے بعد

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ

اور اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بی بیوں کا بعض چیزوں میں چوتھائی ہے

وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے انکا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے

مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا

(اور وہ بھی) تم نے جسکے بارے میں وصیت کی ہے اسکی تعمیل اور (ادائے) قرض کے

تبصرہ

۵ اکثر اہلسنت اور شیعوں کو بھی یہ شبہہ ہوتا ہے کہ فقیہوں کا یہ مشہور مسئلہ کہ بی بیوں کو شوہر کے ترکہ سے ہر چیز میں ترکہ نہیں دیتے بلکہ خاص خاص چیزوں سے دیتے قرآن کے خلاف ہے حالانکہ یہ شبہہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ مسئلہ قرآن کے بالکل مطابق ہے۔ خدا نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ بی بیوں کو کل چیزوں سے دو بلکہ الف لام اور من تبعیضیہ کے ذریعے سے بتادیا ہے کہ ان کا حصہ خاص چیزوں میں ہے، اسی طرح جن جن لوگوں کے حصہ میں کچھ بھی تخصیص ہے اور ہر چیز سے ترکہ نہیں دلایا ہے ان میں بھی الف لام اور من موجود ہے اور جس کو ہر چیز سے دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے دیکھو شوہر کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں پورا آدھا دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے اور جب اولاد ہو تو ہر چیز سے چوتھا حصہ نہ ملے گا بلکہ اولاد کا حق جب نکل جائیگا اس وجہ سے الف لام اور من دونوں کے ساتھ بیان کیا دوسری جگہ نہ اور اسکی تفصیل دیکھو رسالہ میراث، زوجہ، مؤلفہ مترجم میں ۱۲۰۔

منزل ۱

أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً

بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی مادرجلو (اخیافی) بھائی یا بہن کو

أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

وارث چھوڑے۔ تو اُن میں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ

السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ

ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو سب کے سب ایک

شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ

خاص تہائی میں شریک رہیں گے (اور یہ سب) میت نے جسکے بارے میں وصیت کی

بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ

ہے اسکی تعمیل (اور ادائے) قرض کے بعد۔ مگر ہاں وہ وصیت (وارثوں کو خواہ مخواہ) نقصان پہنچانیوالی نہ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ

(ہو) یہ وصیت خدا کیطرف سے ہے اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ

اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے اسکو خدا آخرت میں ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

پہونچادے گا جسکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ اُن میں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے

وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ

اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور جس شخص نے خدا و رسول کی نافرمانی کی

وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا

اور اسکی حدوں سے گذر گیا تو بس خدا اس کو جہنم میں داخل کریگا۔

خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾ وَاللَّاتِي

اور وہ اُس میں ہمیشہ (اپنا کیا بھگتتا) رہیگا اور اسکے لئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے اور

يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا

تمھاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو اُن کی بدکاری پر

سلف وصیت سے وارثوں کا نقصان یوں ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق دیا گیا ہے پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے واسطے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوا جائے تو یہ وصیت قابل تعمیل نہ ہوگی، اسی طرح اگر مرتے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ سکار لے تو بھی جواب اللہ نہ ہوگا۔ ۱۲

ع ۲ / ۱۳

عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ اس کی تصدیق کریں تو

فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ

(انکی سزا یہ ہے کہ) ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت آجائے یا خدا

اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ

ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے اور تم لوگوں میں جن سے بدکاری سرزد ہوئی ہو ان کو

فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا

مارو پیٹو۔ پھر اگر وہ دونوں (اپنی حرکت سے) توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو انکو

عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا

چھوڑ دو بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ مگر خدا کی بارگاہ میں

التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ

توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ بری حرکت

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ

کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں تو البتہ خدا بھی

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

اور توبہ اُن لوگوں کے لئے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) برے کام کرتے رہے

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سر پر موت آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے

الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ

توبہ کی اور (اسی طرح) انلوگوں کیلئے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مر گئے

اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا

ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اسے

منزل ۱

ف۱ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اگر کوئی عورت زنا کرے تو اسے گھر میں بند کر دو اور کہیں نکلنے نہ دو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے پھر تھوڑی مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ اٹھارہویں پارے میں ہے کہ اگر کوئی بے شوہر عورت زنا کرائے تو عورت مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شوہر دار عورت زنا کرے تو سنگسار کردو۔ ۱۲

ف۲ حضرت رسول سے منقول ہے کہ جو بندہ گنہگار اپنے مرنے سے ایک سال پیشتر توبہ کرے تو خدا قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے معلوم نہیں اسکو توبہ کرنا نصیب ہو یا نہ ہو اگر ایک مہینہ مرنے سے پہلے توبہ کرے تو بھی خدا قبول کریگا، پھر فرمایا ایک مہینہ بھی بہت ہے۔ اگر ایک دن قبل بھی توبہ کرلے تو خدا قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر ایک ساعت قبل بھی توبہ کرلے تو خدا اپنی رحمت سے قبول کرے گا مگر [illegible] وقت جرم سے نادم [illegible] ہو گیا ہے [illegible] بہت سے [illegible] بعد ہی گناہ سامنے ہیں جن کا تدارک نہیں ہو سکتا اور اگر تدارک ممکن ہے تو فقط توبہ کام نہ دے گی اور اگر بندوں کے حقوق اسکے ذمہ ہیں تو انکے واپس یا معاف کرانا چاہیے خدا اسے نہیں معاف کر سکتا۔ ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ

اے ایمان والو تم کو جائز نہیں ہے کہ (اپنے مورث کی) عورتوں (اور ان سے نکاح) کے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث

كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا

بن جاؤ اور جو کچھ تم نے انھیں (شوہر کے ترکہ سے) دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انھیں دوسرے

آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ

کے ساتھ (نکاح کرنے سے) نہ روکو، ہاں جب وہ کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں (تو البتہ روکنے میں)

مُبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ

(مضائقہ نہیں) اور بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، اور اگر تم کسی وجہ

كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ

سے انھیں ناپسند کرو (تو بھی صبر کرو) کیونکہ عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو

يَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ

اور خدا تمہارے لیے اس میں بہت بہتری کر دے اور اگر تم ایک بی بی (کو طلاق دے کر اس) کی جگہ

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ ۙ وَآتَيْتُمْ

دوسری بی بی (نکاح کر کے) تبدیل کرنا چاہو، تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (جسے

إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ

طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو تاہم اس میں سے کچھ واپس نہ لو

أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ

کیا (تمہاری یہی غیرت ہے کہ خواہ مخواہ) کوئی بہتان باندھ کر یا صریح جرم لگا کر (واپس لے لو) اور تم کیونکر

تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

اس کو واپس لو گے حالانکہ تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے، اور

وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا

بی بیاں تم سے (نکاح کے وقت حسن سلوک وغیرہ کا) پکا اقرار لے چکی ہیں اور جن عورتوں سے

مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ

تمہارے باپ داداؤں نے نکاح (جماع اگرچہ زنا) کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرو مگر جو

منزل ۱

سلہ اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رواج تھا کہ جب کوئی مر جاتا تو جو اس کا وارث ہوتا اُس کی بیوہ بیوی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اُس کو اپنی بی بی بنا لیتا یا اُس کا دوسرے شخص سے نکاح کر دیتا اور اُس کا مہر خود صرف کرتا یا اُس کو مقید کر دیتا، یہاں تک کہ وہ عورت جو میراث اُسے شوہر سے ملی تھی دے کر چھٹکارا پاتی یا اُسی قید میں مر جاتی اور سب مال اُس شخص کے قبضہ میں آ جاتا۔ ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا یہاں تک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اُس کا سوتیلا بیٹا محصن ابن قیس اپنے تصرف میں لایا اور اُسے تنگ کرنے لگا، کبیشہ نے آپ کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی، حضرت رسول اللہ نے فرمایا تو اپنے گھر جا اللہ جو وحی تیرے بارے میں نازل ہو گی اُس سے تجھے مطلع کر دوں گا، اس کے دوسرے ہی دن مدینے کی بہت سی عورتیں جو اس مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں فریادی حاضر ہوئیں اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پا کر فائز المرام ہوئیں۔ ۱۲ ۱۲

سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ

ہوچکا (وہ تو ہوچکا تاہم) وہ بدکاری اور خدا کی ناخوشی کی بات ضرور تھی اور

سَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ

بہت برا طریقہ تھا (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں (دادی نانی وغیرہ)

وَبَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ

اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں وغیرہ) اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور خالائیں

وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو

الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ

اور تمہاری اپنی بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ (مادر تکو) لڑکیاں جو (گویا) تمہاری گود میں پرورش

حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ

پاچکی ہیں اور ان عورتوں (کے پیٹ) سے پیدا ہوئی ہیں جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو

بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا

ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو) ہم بستری نہ کی ہو تو (البتہ ان لڑکیوں)

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ

سے نکاح کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں وغیرہ)

مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

کی بیبیاں (بہوئیں) اور دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

مگر جو ہو چکا (وہ معاف ہے) بیشک خدا بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾

مہربان ہے

ع ۳ ۸ ۱۴

منزل ۱ (?)

ـــلہ کیونکہ ماں باپ کی منکوحہ واجب الادب اور ان کی محبوب چیز کو تصرف میں لانا اس سے تعلق کو منقطع کرنا اور اس کی توہین اور بے حرمتی ہے۔

ـــلہ بہنیں خواہ حقیقی بھائی یا سوتیلی یا مادری اسی طرح پھوپھیاں خواہ اپنی ہوں یا باپ کی یا ماں کی یا دادا دادی نانا نانی کی علیٰ ہذا القیاس خالائیں بھی اپنی یا باپ ماں یا دادا نانا وغیرہ کی۔

ـــلہ بھتیجیاں بھانجیاں بھی خواہ حقیقی بھائی بہن کی بیٹیاں ہوں یا سوتیلی کی یا مادری کی۔

ـــلہ سی قاعدے سے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اس میں قطع کی مصیبت سے ہمسری لازم آئیگی اور ادب اطاعت باقی نہ رہے گی اور تدبیر منزل کو سخت سے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ـــلہ بصورت عورتیں مردوں پر حرام ہیں اسی طرح ان کے مقابل مرد عورتوں پر حرام ہیں جیسے باپ بیٹا بھائی چچا ماموں بھتیجا بھانجا وغیرہ۔

منزل ١ — الجزء الخامس

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

اور شوہر دار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمہارے قبضہ میں آجائیں (حرام نہیں) (یہ) خدا کا

اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ

تحریری حکم (ہی جو) تم پر (فرض کیا گیا) ہے اور اُن عورتوں کے سوا (اور عورتیں) تمہارے لیے جائز ہیں

اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا

بشرطیکہ بدکاری (و زنا) نہیں بلکہ تم عفت و پاکدامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلے (نکاح کرنا)

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

چاہو، ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ[1] کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دیدو

فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ تو اُس میں تم پر

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

کچھ گناہ نہیں ہے بے شک خدا (ہر چیز سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا

حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ

ہے، اور تم میں سے جو شخص (آزاد) مومنہ عفت دار عورتوں سے نکاح

يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ

کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری اُن مومنہ لونڈیوں سے جو

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تمہارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے، اور خدا تمہارے ایمان سے خوب

بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

واقف ہے (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک دوسرے کا ہم جنس ہے پس (بے تامل)

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

اُن کے مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کرو اور اُن کا مہر حسن سلوک سے دے دو

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ

مگر انھیں لونڈیوں سے نکاح کرو جو عفت کے ساتھ تمہاری پابند رہیں نہ تو کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں اور نہ چوری چھپے سے آشنائی

[1] یہ آیت تصریحاً متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اسی وجہ سے ابن عباس اور ابی بن کعب کے مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں محصنین کے بعد الی اجل مسمّی (ایک معین مدت تک) بھی تھا، چنانچہ جب ابن عباس کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی، تو انھوں نے الی اجل مسمّی کے ساتھ پڑھا اور حبیب ابی نضرہ وغیرہ نے کہا کہ ہم یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباس نے کہا واللہ خدا نے اس آیت کو یونہی نازل کیا ہے اسی بنا پر حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو قیامت تک سوائے شقی و بدبخت کے کوئی دوسرا زنا نہ کرتا اسی بنا پر حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالت مآب کے پورے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنی خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے متعتان کانتا علی عهد رسول الله وانا انهی عنهما واعاقب عليهما (دو متعہ رسالتمآب کے زمانہ میں حلال تھے متعۃ الحج اور متعۃ النساء اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنیوالوں کو سزا کروں گا) دیکھو تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۱ صفحہ ۳۹۱ و معالم التنزیل و مستدرک و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ ان کے علاوہ یہ تینوں روایتیں اہلسنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اس کے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہ نے حلال کرنے کے بعد اس کو حرام کیا اسی وجہ سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث بھی ہوتی تو ان کا بیان کر دینا کافی ہوتا (باقی حاشیہ صفحہ ۱۳۰)

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

پھر جب تمھاری پابند ہوچکیں اسکے بعد کوئی بدکاری کریں تو جو سزا[ط] آزاد بی بیوں کو

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ

دیجاتی ہے اُس کی آدھی (سزا) لونڈیوں کو دیجائے گی (اور) لونڈیوں سے

لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ

نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص جس کو زنا میں مبتلا ہوجانے کا خوف ہو اور صبر کرو تو تمھارے

لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ

حق میں زیادہ بہتر ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے' خدا تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تم

لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

لوگوں سے صاف صاف بیان کرے اور جو (اچھے) لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں اُنکے طریقہ پر چلا دے

يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ

اور تمھاری توبہ قبول کرے اور خدا تو (ہر چیز سے) واقف اور حکمت والا ہے' اور خدا

يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ

تو چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ'

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

خدا چاہتا ہے کہ تم سے (بار میں) تخفیف کردے کیونکہ آدمی تو کمزور پیدا ہی

ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

کیا گیا ہے' اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ

ناحق نہ کھا جایا کرو ' لیکن (ہاں) تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو (اور اُس

تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ

میں ایک دوسرے کا مال ہو تو مضائقہ نہیں) اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان[ط] نہ دو (کیونکہ) خدا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹)

"میں حرام کرتا ہوں" کہنے کی ضرورت نہ ہوتی ' پھر جب نہ کوئی آیت اسکی ناسخ ہے اور نہ رسول اللہ نے منع کیا ہے تو حضرت عمر کو اسکے حرام کر دینے کا کوئی حق تھا اور نہ اُن کے حرام کر دینے سے حرام ہو سکتا ہے خود رسول اللہ کو تو احکام خدا میں تغیر تبدل کا حق تھا ہی نہیں دوسرے کو کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

ع ۳

حاشیہ صفحہ ہذا

ط آزاد عورتیں اگر شوہردار ہوکر زنا کریں تو اُن کے سنگسار کرنے کا حکم ہے اور اگر بے شوہر کی زنا کریں تو اُن کو سو کوڑے لگانے کا حکم ہے مگر لونڈیوں کی چونکہ عزت ہی کم ہے اس بنا پر اگر وہ بے شوہر کی ہو کر زنا کریں تو اُنکو پچاس کوڑے لگانا چاہیے اور اگر شوہردار ہوکر زنا کریں تو سات مرتبہ تک یہی سزا ہر دفعہ کی جائے گی مگر جب آٹھ مرتبہ اسکی مرتکب ہوں تو قتل کی جائیں گی اور مردوں کا بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے واللہ اعلم ۱۲

ط اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرت رسول کے ساتھ جہاد میں جاتے اور بدون اذن دشمنوں پر حملہ کر دیتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی بعض کا قول یہ ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو کہ جس سے مقابلہ کی سکت نہ ہو اُس سے خواہ مخواہ لڑنے لگو ' بعض کا قول یہ ہے کہ مومنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیونکہ یہ سب ایک ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ قصداً اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو ' ابن عباس سے روایت ہے کہ انفسکم سے مراد اہلبیت رسول ہیں واللہ اعلم ۱۲

منزل ١

اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ

تو ضرور تمہارے حال پر مہربان ہے اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ

کریگا (خودکشی کریگا) تو (یاد رہے کہ) ہم بہت جلد اُس کو (جہنم کی) آگ میں جھونک دینگے

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

اور خدا کے لیے آسان ہے جن کاموں کی تمھیں منا ہی کی جاتی ہے اگر اُن میں سے تم گناہان کبیرہ[۵۱]

كَبٰۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے بھی درگزر کرینگے اور تم کو بہت اچھی

وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا

عزت کی جگہ پہونچا دینگے اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ

اسکی ہوس نہ کرو (کیونکہ فضیلت تو اعمال سے ہے) مردوں کو اپنے

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

کیئے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کیئے کا حصہ

اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔــلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ

اور (بیہودہ باتیں ہوکر) تم خدا سے اسکے فضل و کرم کی خواہش کرو

اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

خدا تو ہر چیز سے ضرور واقف ہے اور ماں باپ یا اور قرابتدار

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ

(غرض) جو شخص جو ترکہ چھوڑ جائے ہمنے ہر ایک کا والی (وارث)[۵۲] مقرر کر دیا ہے

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ

اور جن لوگوں سے تم نے مستحکم عہد کیا ہے اُن کا مقررہ بھی تم دے دو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ اَلرِّجَالُ

بے شک خدا ہر چیز پر گواہ ہے مردوں کا عورتوں پر

---

۵۱ گناہان کبیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہیں، اور کتنے ہیں، اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ، قتل ناحق والدین کی نافرمانی سود کا کھانا مال یتیم کا ظلماً لے لینا، جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرانشین ہوجانا یہ اکبر الکبائر ہیں، اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مولفہ مترجم میں دیکھو ۱۲

۵۲ ایام جاہلیت میں لوگ جس کو لے پالک کرتے تھے اس کو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے اس کی خدا نے اس آیت سے ممانعت کردی اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدا اسلام میں اکثر لوگ حضرت رسول پر اکیلے ایمان لائے تھے اور انکے اقربا ان کے کافر رہتے تو رسول اللہ نے تمام مسلمانوں میں جو جسکے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا چنانچہ خود حضرت علیؑ سے بھائی چارہ کیا، حضرت ابوبکر کا حضرت عمر سے حضرت عثمان کا عبدالرحمٰن بن عوف سے، از ین قبیل مگر جب ان کے اقربا بھی مسلمان ہوگئے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

گناہان کبیرہ

لے پالک کا حکم

۵ ع ۸ ۲

قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ

قابو ہیں کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مرد) کو بعض آدمیوں (عورت) پر فضیلت ۱؎ دی ہے

عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ

اور (اسکے علاوہ) چونکہ مرد ولنے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیکبخت بی بیاں تو (شوہر

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ

کی) تابعداری کرتی ہیں اور انکے پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی وہ بھی (ہر چیز کی) حفاظت کرتی ہیں

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

اور وہ عورتیں جنکے ناشزہ (سرکش) ہونیکا تمھیں اندیشہ ہو تو (پہلے) انھیں سمجھاؤ اور (اسپر نہ مانیں تو) تم

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا

انکے ساتھ سونا چھوڑ دو اور (اسپر بھی نہ مانیں) مارو (مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ ٹوٹے) پس اگر وہ

تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

تمھاری مطیع ہو جائیں تو تم بھی انکے نقصان کی راہ نہ ڈھونڈو خدا تو ضرور سب سے برتر

كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا

بزرگ ہے اور (اے حکام وقت) اگر تمھیں میاں بی بی کی پوری نااتفاقی کا طرفین سے اندیشہ ہو تو

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ

ایک ثالث (پنچ) مرد کے کنبہ میں سے اور ایک ثالث عورت کے کنبہ میں سے مقرر کرو اگر یہ

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

دونوں ثالث دونوں میں میل کرا دینا چاہیں تو خدا ان دونوں کے درمیان اسکا اچھا بندوبست

خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔـا

کر دیگا خدا تو بےشک واقف و خبردار ہے اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں ۲؎ اور اجنبی پڑوسیوں

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

شوہر کی نافرمان عورتوں کا علاج

میاں بی بی کی نااتفاقی کا فیصلہ

ہمسایہ کے حقوق

۱؎ ایک مرتبہ سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو اس نافرمانی اور شرارت پر ایک طمانچہ مارا وہ دوڑی ہوئی اپنے میکے پہنچی اور اس کا باپ اس شکایت کا دکھڑا حضرت رسول کے سامنے آکر رونے لگا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ مردوں کو عورتوں پر چند طرح سے فضیلت ہے پھر عورتوں کو مردوں کے بس میں رہنا چاہیے نہ کہ ان پر اپنا ہی قابو کریں ۱۲

۲؎ کسی نے حضرت رسول سے پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا لوگو وہ تمھیں پکارے تو تم جواب دو اور دستگیری کرو اگر قرض مانگے تو دو اگر اس پر مصیبت پڑے تو پرسا دو اگر وہ مرجائے تو جنازہ میں شرکت کرو اپنی دیوار اس کی دیوار سے بلند نہ کرو ۱۲

منزل

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ

اور پہلو میں بیٹھنے والے مصاحبین اور پردیسیوں اور اپنے زرخرید لونڈی غلام کے ساتھ

اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

احسان کرو بے شک خدا اکڑ کے چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں

فَخُوْرَا ۞ ٣٦ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

رکھتا، یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو بخل کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم

بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انہیں دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞ ٣٧ وَالَّذِيْنَ

ہم نے تو کفرانِ نعمت کرنے والوں کے واسطے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر ایمان

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ

رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر (خدا بھی اُنکے ساتھ نہیں کیونکہ اُن کا ساتھی تو شیطان ہے) اور

لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۞ ٣٨ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا

جس کا ساتھی شیطان ہو تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے، اور اگر یہ لوگ خدا اور روز آخرت پر

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰهُ

ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے تو ان پر کیا

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِــيْمًا ۞ ٣٩ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

آفت آجاتی اور خدا تو اُن سے خوب واقف ہے، خدا تو ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْھَا

بلکہ اگر (ذرہ برابر بھی کسی کی) کوئی نیکی ہو تو اُس کو دونا کرتا ہے اور اپنی

وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۞ ٤٠ فَكَيْفَ اِذَا

طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دُنیا میں تو جو چاہیں کریں) بھلا اُس وقت

---

[١] کیونکہ کفار مکہ نے آپس میں یہ کوڑی ٹھہرا لی تھی کہ پیغمبر اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہ دو تاکہ ان کے ساتھ کی جماعت اکٹھا کر تتر بتر ہو جائے مگر اللہ متم نور ولو کرہ الکافرون
چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر کسے کو پف کند ریشش بسوزد ١٢

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ

کیا حال ہوگا جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کریں گے اور (اے محمدؐ) تم کو اُن سب پر گواہ

هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا

کی حیثیت سے [1] میں طلب کرینگے، اُس دن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور رسول

وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا

کی نافرمانی کی یہ آرزو کرینگے کہ کاش (وہ پیوندِ خاک ہو جاتے اور اُنکے اوپر سے زمین برابر کر دی

يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

جاتی اور (افسوس) یہ لوگ خدا سے کوئی بات (اُس دن) چھپا بھی نہ سکیں گے اے ایمان دارو تم

تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا

نشہ کی حالت میں نماز [2] کے قریب نہ جاؤ تاکہ تم جو کچھ منہ سے کہو سمجھو بھی تو اور نہ جنابت کی

مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ

حالت میں یہاں تک کہ غسل کر لو، مگر راہ کی روا داری میں (جب غسل ممکن نہیں)

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ

ہو تو البتہ ضرورت نہیں ہے) بلکہ اگر تم مریض ہو (اور پانی نقصان کرے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو

مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو (کہ طہارت کرو) تو پاک

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ

مٹی پر تیمم کر لو اور (اسکا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں پر مٹی بھرا ہاتھ پھیرو

أَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾ أَلَمْ

بے شک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے (اے رسول) کیا تم نے

تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ

ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ

الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿٤٤﴾

لوگ (ہدایت کے بدلے) گمراہی خریدنے لگے انکی عین مراد یہ ہے کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ

ع ۶ / ۳

[1] حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قیامت میں انبیاء بارگاہ خداوندی میں کھڑے کیے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم نے ہمارے پیغام اپنی اپنی اُمتوں کو پہونچائے یا نہیں انبیاء عرض کرینگے خداوندا ہم نے تیرے پیغام تیرے حکم کے مطابق پہونچا دیئے مگر جب اُن کی اُمتوں سے پوچھا جائیگا تو وہ لوگ انکار کر جائیں گے اُس وقت تمام انبیاء حضرت رسول کو اپنا گواہ پیش کرینگے تب آپ انبیاء کی تصدیق اور اُن کی اُمتوں کی تکذیب کرینگے اور وہ لوگ اس خوف سے کہ مبادا اُن کے اعضا گواہی دینے لگیں دم بخود ہو جائیں گے ۱۲

[2] صلوٰۃ سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنی مسجد پس عابری سبیل کا بھی دوسرا مطلب ہو سکتا ہے یعنی مسجدوں میں جنب کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستہ سے گزرتا ہے ناجائز نہیں ہے مگر یہ حکم عام مسجدوں کا ہے مسجد حرام اور مسجد رسول میں یوں گزرنا بھی جنب پر حرام ہے البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسولؐ اور اُن کے اہلبیت مستثنیٰ ہیں اور باتفاق فریقین ثابت ہے اسی وجہ سے تمام صحابہ کے دروازے جو مسجد رسول میں تھے بند کر دیے گئے اور صرف حضرت علیؑ کا دروازہ باقی رکھا گیا اس بنا پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ حالت جنابت میں میرے اور علیؑ کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے دیکھو مشکوٰۃ ص ۲۹۶ سطر ۱ مطبوعہ نولکشور مع شرح مظاہر حق ۱۲

منزل

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ق وَّ

اور خدا تمھارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور دوستی کے لیے بس خدا کافی ہے اور

كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ

حمایت کیواسطے بھی خدا ہی کافی ہے (اے رسول) یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باتوں میں

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

ان کے محل وموقع سے ہیر پھیر ڈال دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا

طعنہ زنی کی راہ سے تم سے سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) اور اسمع غیر مسمع (تم میری

فِى الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ

سنو خدا تم کو نہ سنوائے) اور راعنا (میرا خیال کر دیکھ چرواہے) کہا کرتے ہیں اور اگر وہ اسکے بدلے سمعنا و

وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ

اطعنا (ہمنے سنا اور مانا) اور (صرف) اسمع (میری سنو) اور (راعنا کے عوض) انظرنا (ہم پر نگاہ رکھ) کہتے تو انکے حق میں کہیں

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا

بہتر ہوتا اور بالکل سیدھی بات تھی مگر ان پر تو انکے کفر کی وجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس نہیں چند لوگوں کے سوا اور لوگ ایمان ہی نہ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

لائینگے اے اہل کتاب جو (کتاب) ہمنے نازل کی ہے اور وہ اس (کتاب) کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمھارے پاس ہے

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا

اسپر ایمان لاؤ قبل اسکے کہ ہم کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ کر ان کے پشت کی طرف پھیر دیں

عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ط

یا جس طرح ہم نے اصحاب سبت (ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی ویسے ہی پھٹکار ان پر بھی

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

کریں۔ اور خدا کا حکم کیا کرایا ہوا کام سمجھو۔ خدا اس (جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے ہاں اسکے سوا جو گناہ ہو جسکو چاہے

سلہ یہود جنکی گھٹی میں شرارت تھی حضرت رسول کو طرح طرح کی ایذائیں آئے دن دیا کرتے جب آپکے پاس آتے اور کچھ نہیں تو ایسے ذومعانی الفاظ بولتے جس سے آپکو اذیت ہوتی اور مزا یہ کہ اس کی کوئی گرفت بھی نہ ہوسکے اس آیت میں ایسی ہی ہیں باتوں کا ذکر ہے سمعنا وعصینا ہمنے سنا تو مگر مانتے نہیں اسمع کے معنی ہم جو کہیں اس کو بھی تو سنے غیر مسمع کا ترجمہ خدا تم کو نہ سنوائے ہے اب اگر دوست کہے تو دعا ہے یعنی تمھاری کوئی بری بات سننے میں نہ آئے اور دشمن کہے تو کوسنا ہے یعنی خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ، راعنا کا ذکر سورہ بقر میں ہوچکا ہے، خدا کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ عصینا کی جگہ اطعنا اور اسمع غیر مسمع کی جگہ صرف اسمع کہتے۔ اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ١٢

سلہ ان کا قصہ سورہ بقر میں مذکور ہے دیکھو صفحہ ١٥۔

١٢

يَشَآءُ ج وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا

معاف کر دے اور جس نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا تو اس نے بڑے گناہ کا طوفان

عَظِيْمًا (٤٨) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط

باندھا (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (٤٩)

ہیں (مگر اس سے کیا ہوتا ہے) بلکہ خدا جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ظلم تو کسی پر تاگے (بال) برابر ہو ہی گا نہیں

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط وَكَفٰى

(اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے طوفان جوڑتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کے واسطے تو یہی

بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا (٥٠) ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

کافی ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَ

گیا تھا (اور پھر) شیطان اور بتوں کا کلمہ پڑھنے لگے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ

ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو ایمان لانے والوں سے زیادہ راہ راست سلہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا (٥١) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

پر ہیں (اے رسول) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ط وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

لعنت کی ہے اور جس پر خدا نے لعنت کی ہے تم اس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے

نَصِيْرًا (٥٢) ط اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ

کیا (دنیا کی) سلطنت میں کچھ ان کا بھی حصہ ہے کہ اس وجہ

فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا (٥٣) اَمْ يَحْسُدُوْنَ

سے لوگوں کو بھوسی برابر بھی نہ دیں گے، یا خدا نے جو اپنے فضل سے

النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج

(ہم) لوگوں کو (قرآن) عطا فرمایا ہے اس کے رشک پر جلے جاتے ہیں (تو اس کا کیا علاج ہے)

ع ٨

سلہ احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ رسول اللہ سے عہد شکنی کر کے کفار قریش کو آپ کے مقابلے پر آمادہ کرنے کے واسطے مکہ میں آیا ابو سفیان نے اس سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں اہل کتاب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو گے ہم کو تم دونوں میں سے کسی کا اعتبار نہیں اس پر کعب نے جبت و طاغوت کو سجدہ کیا پھر ابو سفیان نے کہا کہ ہم حاجیوں کو اونٹوں پر چڑھا کے لاتے ہیں ان کو کھانا پانی دیتے ہیں حرم کی حرمت کرتے ہیں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ ہمارا دین بہتر یا محمدؐ کا، کعب خوشامد کے مارے بول اٹھا کہ تمہارا دین بہتر ہے مگر اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کو اس کا رشک تھا کہ یہ نبوت اسحق کی اولاد سے پلٹ کر اسمعیل کی اولاد میں کیوں جا رہی ہے ١٢

سلہ ابو الحسن مغازلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں الناس سے مراد عام لوگ نہیں بلکہ مخصوص ہم اہلبیت پیغمبر ہیں جن پر لوگ رشک و حسد کرتے ہیں دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی قلمی آیت ٦ فضائل اہلبیت ١٢

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ

ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور ان کو

مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ

بہت بڑی سلطنت بھی دی پھر کچھ لوگ تو ان میں سے اُس (کتاب) پر ایمان لائے

مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ط وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ

اور کچھ لوگوں نے اُس سے انکار کیا، اور (اس کی سزا کیلیے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ط

(یاد رہے کہ) جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انھیں ضرور عنقریب جہنم کی آگ میں جھونک دینگے

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا

(اور) جب انکی کھالیں (جلکر) گل جائیں گی، تو ہم اُن کے لیے دوسری کھالیں بدلکر پیدا کر دینگے

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾

تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزا چکھیں، بیشک خدا (ہر چیز پر) غالب اور حکمت والا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ہم ان کو عنقریب ہی (بہشت کے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

ایسے ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہونچائیں گے جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور انمیں ہمیشہ

اَبَدًا ط لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّنُدْخِلُهُمْ

ابدالآباد تک رہینگے، وہاں صرف ان کی صاف ستھری بیبیاں ہونگی اور ہم انھیں گھنی گھنی

ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ

چھاؤں میں لیجا کر رکھیں گے (اے ایماندارو) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں امانت

اِلٰٓى اَهْلِهَا ج وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا

رکھنے والوں کے حوالے کر دو اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے

بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ

فیصلہ کرو خدا تم کو اسکی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے اس میں تو شک نہیں کہ خدا

الربع

ملہ ابراہیم کی اولاد حضرت رسول اور ان کے اہلبیت ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے سچے مصداق ہیں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان حضرات سے بہتر کوئی شخص پردۂ دنیا میں ان صفات کا مستحق نہیں قرار پا سکتا اسی بنا پر ایک روایت میں ہے کہ آل ابراہیم سے آل محمد اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے نبوت اور ملک عظیم سے امامت مراد ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ باتیں سوائے آل محمد کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں ۱۲

ف مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاکم وقت ہے خواہ ... لکھی یہ ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر

كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے۔ اے ایمان دارو

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ

خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان حکومت ہوں ان کی اطاعت

مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

کرو اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت

وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو یہی (تمہارے

الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ

حق میں) بہتر ہے اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے۔ (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں

إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

(کی حالت) پر نظر نہیں کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تم پر نازل کی گئی اور

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا

جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل کی گئیں (سب پر) ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں

إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَ

کو اپنا حاکم بنائیں، حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی بات نہ مانیں اور

يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کے بہت دور لے جائے اور جب

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ

ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو کتاب نازل کی ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف

إِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ

رجوع کرو تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح منہ پھیر لیتے ہیں

صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ

پھر جب ان پر ان کے کرتوت کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو

سب کی ہے تو یہ شخص خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اسے عقل نہیں قبول کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے، اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا کوئی شخص نہ مدعی ہے نہ دعوے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوند عالم کا کسی خاص زمانے یا وقت یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کیلئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت بھی عام ہے امور دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت ہے اب سمجھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہیگا کیونکہ کہیں نصاری بادشاہ ہیں کہیں یہودی مذہب والے کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر ان میں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسول کے مطابق ایک کے سوا سب جہنمی ہیں پھر کہیں سنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ کہیں کچھ پھر مسلمان اطاعت کریں تو کس کی اور سب کی کریں تو یہ تضاد ہے ضرور ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کو موجود بھی رہنا ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم لغو اور بیکار ہو جائے گا یہی سبب ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر جائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہ دنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا اور حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین ہیں بلکہ اس میں تو وہ بارہ امام کے نام تک تصریحاً مذکور ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ

کیونکر تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا

بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ

مطلب تو نیکی اور میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا، یہ وہ لوگ ہیں کہ

الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ق فَاَعْرِضْ

کچھ خدا ہی ان کے دل کی حالت خوب جانتا ہے پس تم ان سے

عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا

درگزر کرو اور ان کو نصیحت کرو اور ان سے ان کے دل میں اثر کرنے والی

بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

برمحل بات کہو، اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ خدا کے حکم سے لوگ

بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اسکی اطاعت کریں اور (اے رسول) جب ان لوگوں نے (نافرمانی کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے، اور رسول (تم) بھی ان کی مغفرت

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَ

چاہتے تو بیشک وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے[٥٤] پس (اے رسول)

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ سچے مومن نہ ہوں گے تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تم کو

بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا

اپنا حاکم (نہ) بنائیں پھر (یہی نہیں بلکہ) جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے کسی طرح دل تنگ

قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اس کو بھی مان لیں (اسلامی شریعت سہلہ میں تو ان کا یہ حال ہے)

عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ

اور اگر ہم بنی اسرائیل کی طرح ان پر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم آپ اپنے کو قتل کر ڈالو یا شہر بدر

[٥٤] ایک روایت ہے کہ چند منافقوں نے ایک مقام پر اتفاق کیا خدا نے اپنے رسول کو ان کے حال سے خبر دی، اور آپ نے سب لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو ان کے واسطے سفارش کر دوں ہر چند آپ نے اصرار سے فرمایا مگر اپنی جگہ سے یا [illegible] حرکت نہ کی اس کے بعد آپ نے سب کا پتہ بتا دیا اور وہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ

ہو جاؤ تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ تو اس کو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ

فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ

اس بات پر عمل کرتے جسکی انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو اُن کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور

أَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا

(دین میں بھی) بہت ثابت قدمی سے جمے رہتے اور اس صورت میں ہم بھی اپنی طرف سے ضرور

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾

بڑا اچھا بدلہ دیتے اور اُنکی راہ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے ،

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ

اور جس شخص نے خدا و رسول کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

ہونگے جنھیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء [1] اور صدیقین

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ

اور شہدا اور صالحین ، اور یہ لوگ کیا ہی اچھے

رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

رفیق ہیں ، یہ خدا کا فضل (و کرم) ہے اور خدا تو واقف کاری

عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

میں بس ہے ، اے ایمان والو (جہاد کے وقت) اپنی حفاظت (کے ذرائع) اچھی طرح دیکھ بھال لو

فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ

پھر (تمھیں اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو اور تم میں سے

لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ

بعض ایسے بھی ہیں جو (جہاد سے) ضرور پیچھے ہٹیں گے پھر اگر (اتفاقاً) تمپر کوئی مصیبت آپڑی

قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾

تو کہنے لگے خدا نے ہمپر بڑا فضل کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ ہوا

منزل ۱

[1] ایک حدیث میں ہے کہ نبیین سے حضرت رسولؐ و صدیقین سے حضرت علیؑ بن ابی طالب اور شہدا سے حسنینؑ اور صالحین سے باقی ائمہ مراد ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے کیونکہ نبیین سے حضرت رسول کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسی کو کلام بھی نہیں اب رہا صدیقین سے حضرت علی کا مراد ہونا تو یہ بھی ظاہر ہے کیونکہ اگر صدیق کے معنی تصدیق کنندہ کے لیے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسول کی نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے علیؑ ابن ابی طالب ہیں اور اگر سچے کے معنی لیے جائیں تو بھی حضرت علیؑ کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے انھوں نے برسوں تک بتوں کے آگے سر جھکایا ہے اور حضرت علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے اور وں کی عصمت کا کوئی قائل نہیں اور حضرت حسنینؑ کا شہید راہ خدا ہونا تو ظاہر ہے اور صالحین سے باقی ائمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کیونکہ صالحین سے مراد نیکوکار۔ دنیکو کا مل فرد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانے میں یہ حضرات ائمہ تمامی خلائق سے صلاح و تقویٰ وغیرہ میں اکمل تھے ۱۲

ع ۹ (۱۱) ۶

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن

اور اگر تمہیں خدا نے فضل کیا (اور دشمن پر غالب آئے) تو اس طرح اجنبی بن کے کہ گویا

لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي

تم میں اور اُس میں کبھی کی محبت ہی نہ تھی یوں کہنے لگے کہ اے کاش میں بھی اُنکے

كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ

ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا ، پس جو لوگ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ

دنیا کی زندگی (جان تک) آخرت کے واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو

الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

خدا کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے ، اور جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا پھر

اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا

شہید ہوا تو گویا غالب آیا تو (بہرحال) ہم تو عنقریب ہی اس کو بڑا اجر [1]

عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عطا فرمائیں گے (اور مسلمانو) تم کو کیا ہوگیا ہے کہ خدا کی راہ میں اور ان کمزور

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اور بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجے سے چھڑانے) کے

وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

واسطے جہاد نہیں کرتے جو (حالت مجبوری میں) خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ

مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل

[2] اے ہمارے پالنے والے کسی طرح اس بستی (مکہ) سے جسکے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال

لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ

اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو اپنی طرف سے ہمارا

نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

مددگار بنا ، (پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں لڑتے ہیں

منزل

[1] حضرت رسول سے منقول ہے کہ شہید راہ خدا کی مخصوص سات فضیلتیں ہیں (۱) جس وقت اُسکے بدن سے پہلا قطرہ گرتا ہے تو کل گناہ اُسکے بخشدیے جاتے ہیں (۲) جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اُسکا سر حور عین کی گود میں ہوتا ہے (۳) بعد شہادت اُس کو فوراً جنت کی پوشاک پہنائی جاتی ہے (۴) خزینہ دار بہشت فوراً تمام خوشبوئیں لے کر حاضر ہوتا ہے کہ یہ جس کو چاہے پسند کرے (۵) جو گھر اسکا بہشت میں مقرر ہے وہ اُسے دکھایا جاتا ہے (۶) اُس کی روح کو حکم ہوتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے حظ حاصل کرتی پھرے (۷) بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی قرب و منزلت بڑھاتا رہے ۱۲

[2] حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد بہت سے لوگ ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ در حقیقت مسلمان تھے مگر اُن کے اقارب اور رشتہ دار انھیں گھر سے نکلنے نہ دیتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ منجملہ ان لوگوں کے میں اور میری ماں بھی تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدا کسی طرح ہمیں اس بستی سے نکالے پس خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی آخر ان بیکسوں کی دعا قبول ہو کر رہی کہ کچھ لوگوں کے واسطے ہجرت کی راہیں پیدا ہوگئیں اور باقی ماندہ لوگوں کی بعد فتح مکہ حضرت رسول نے دلدہی کی اور عتاب بن سعد کو مکہ کا حاکم بنا کر ان کی نصرت و مدد کی ۱۲



وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

اور کافر شیطان کی راہ میں لڑتے مرتے ہیں پس

فَقَاتِلُوْا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ

(مسلمانو) تم شیطان کے ہواخواہوں سے لڑو (اور کچھ پروا نہ کرو) کیونکہ شیطان

كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ

کا داؤں بہت ہی بودا ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر

لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

نظر نہیں کی جن کو جہاد کی آرزو تھی اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ (ابھی چندے) اپنے ہاتھ روکے

الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ

رہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیے جاؤ مگر جب جہاد اُن پر واجب کیا گیا تو اُن میں سے

مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

کچھ لوگ (بودے پن میں) لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اُس سے

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ

کہیں زیادہ اور (گھبرا کر) کہنے لگے خدایا تو نے ہم پر جہاد کیوں واجب کر دیا

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا

ہم کو تھوڑے دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ دنیا کی آسائش بہت

قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

تھوڑی سی ہے اور جو (خدا سے) ڈرتا ہے اُس کی آخرت اُس سے کہیں بہتر ہے اور (وہاں)

فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

ریشہ (بال) برابر بھی تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا تم چاہے جہاں ہو موت تو تم کو لے ہی لیگی

وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ

اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو اور ان کو اگر کوئی بھلائی

تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

پہونچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

ع ۱۰ ٦

یہ آیت ان لوگوں کی ہے جو مکہ میں جہاد سے پہلے بھاگ جایا کرتے تھے اور کبھی مسجد میں کھس کر کسی کو قتل کر جاتے نہ ہو اور نہ ہو تھیں ان کے بیان ... لوگوں سے بہت ہی لوگوں سے بھاگنے کے واسطے بعد کی آیت نازل ہوئی ۱۲

... رسول سے ... جب رسول ہی تھا اس حال میں موت کی کہ آئے تھے اور مدینہ میں جب ... تو یہ کہا تھا ... کو ایک ... آیا کہنے لگے کہ یہ محمد کے آنے کی ... ہے خدا نے اُنکے جھٹلانے کے واسطے یہ آیت نازل کی ۱۲



وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہونچتی تو (شرارت سے) کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسول) یہ تمہاری
عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ
بدولت ہے (اے رسول) تم کہدو کہ سب خدا کی طرف سے ہے پس اُن لوگوں کو کیا
الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝۷۸ مَآ
ہوگیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ (سچ تو یوں ہے) جب تم کو کوئی
اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ
فائدہ پہونچے تو (سمجھو کہ) خدا کی طرف سے ہے اور جب تم کو کوئی تکلیف
مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ
پہونچے تو (سمجھو کہ) خود تمہاری بدولت ہے اور (اے رسول) ہم نے تم کو
لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۷۹ مَنْ
لوگوں کے پاس پیغمبر بنا کے بھیجا ہے اور (اسکے لیے) خدا کی گواہی کافی ہے، جس نے
يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى
رسول کی اطاعت کی تو اُس نے خدا کی اطاعت کی، اور جس نے روگردانی کی تو تم کچھ
فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝۸۰ وَيَقُوْلُوْنَ
خیال نہ کرو (کیونکہ) ہم نے تم کو کچھ پاسبان (مقرر) کرکے تو بھیجا نہیں ہے (یہ لوگ تمہارے سامنے)
طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ
تو کہدیتے ہیں کہ ہم (آپکے) فرمانبردار ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے باہر نکلے تو اُن میں سے
مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا
کچھ لوگ جو کچھ (تم سے) کہہ چکے تھے اسکے خلاف راتوں کو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ (نہیں سمجھتے) یہ لوگ راتوں کو جو کچھ بھی
يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
مشورہ کرتے ہیں اُسے خدا لکھتا جاتا ہے، پس تم ان لوگوں کی کچھ پروا نہ کرو اور خدا پر بھروسا رکھو۔
اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۸۱ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
اور خدا کارسازی کے لیے کافی ہے تو کیا یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے،

لیے تو خدا نے مجملاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے اسکے بعد کہیں کی تفصیل فرمایا ہے کہ بھلائی یا برائی خدا کی طرف تو ضرور ہے مگر اتنا دقیق ہے کہ بھلائی تو اسکے فضل و کرم سے ہوتی ہے اور برائی بندوں کے گناہ کے عوض میں چنانچہ حضرت رسول سے منقول ہے کہ کوئی پوست بدن کا کسی لکڑی سے نہیں چھلتا اور پاؤں کسی بندے کا زمین سے نہیں پھسلتا مگر اسکے گناہ کے سبب سے، مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھلائی برائی سے بندوں کے افعال مراد نہیں ہیں بلکہ زحمت و رحمت آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہے ۱۲

الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

اور (یہ نہیں خیال کرتے کہ) اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے (آیا) ہوتا تو ضرور اُس میں بڑا

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ

اختلاف پاتے ، اور جب اُن کے (مسلمانوں کے) پاس امن یا خوف کی خبر آئی تو

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ

اُسے فوراً مشہور کر دیتے ہیں ، حالانکہ اگر وہ اس خبر کو رسول (یا) اور

اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ

ایماندار رئیس سے صاحبان لہ حکومت تک پہونچاتے تو بیشک جو لوگ اُن میں سے اسکی تحقیق

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ

کرنے والے ہیں (پیغمبر یا اولی الامر) اسکو سمجھ لیتے (کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں) اور

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ

(مسلمانو) اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اسکی مہربانی لہ نہوتی تو چند آدمیوں کے سوا تم سب کے سب

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ

شیطان کی پیروی کرنے لگتے ، پس لے رسول) تم خدا کی راہ میں جہاد کرو ، اور تم

اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى

اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکہ اور ایمانداروں کو (جہاد کی) ترغیب دو عنقریب

اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ

خدا کافروں کی ہیبت روک دے گا ، اور خدا کی ہیبت سب سے زیادہ ہے

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ

اور اُس کی سزا بہت سخت ہے ، جو شخص اچھے کام کی سفارش

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ

کرے تو اُس کو بھی اُس کام کے ثواب سے کچھ حصّہ ملے گا اور جو

وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

بُرے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام کی سزا کا کچھ حصہ ملے گا

حاشیہ

سلہ ہمیں اسی شرح سے کہ اس آیت کی تفسیر میں ثابت کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد دوازدہ امام ہیں دیکھو صفحہ ۱۳۸ ۔ ۱۲

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ فضل خدا سے حضرت رسولؐ اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں اور دیباچہ ہے کیونکہ اسلام کی قوت و شوکت جو حضرت علی کے قوت بازو سے ہوئی [illegible] عشر عشیر بھی نہ ہو سکا جب ہی تو حضرت رسول نے جنگ خندق میں فرمایا تھا کہ آج کی علی کی ضربت قیامت تک تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے ۱۲

سلہ جب حضرت رسول نے جنگ بدر صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اسکی فوج کی کثرت سے ڈرا دیا اور مسلمانوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی نہ جائیگا تو میں اکیلا جاؤنگا آخر جوں توں کرکے ستر آدمی آپکے ساتھ ہوئے اور آپ خدا پر توکل کرکے روانہ ہوئے خدا نے اُس مٹھی بھر جماعت کا ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر بٹھا دیا کہ وہ آدھے راستے سے مکہ کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ کو واپس آئے ، اس ترجمہ سے [illegible] وقت تھا کہ خدا نے حضرت رسول کو ہر دوسرے سے تنہا جہاد کرنے کا حکم دیا تھا اور دراصل اگر کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ جاتا تو آپ [illegible] جاتے [illegible] ۱۲

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا

اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب تمھیں کسی طرح کوئی شخص سلام[۵۱]

حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ

کرے، تو تم بھی اسکے جواب میں اُس سے بہتر طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

میں کہدو بیشک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے اللہ تو وہی پروردگار ہے

اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ

جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تم کو قیامت کے دن جسمیں ذرا بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِی

اور خدا سے بڑھکر بات میں سچا کون ہوگا (مسلمانو) پھر تمکو کیا ہوگیا ہے، کہ تم منافقوں[۵۲] کے

الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

بارے میں دو فریق ہوگئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود خدا نے ان کے کرتوتوں کی بدولت

اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

ان (کی عقلوں) کو اُلٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے تم اُسے

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ

راہ راست پر لے آؤ، حالانکہ خدا نے جسکو گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اُسکے لیے تم میں سے کوئی

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا

شخص راستہ نکال ہی نہیں سکتا ان لوگوں کی خواہش تو یہ ہے کہ جس طرح وہ کافر ہوگئے تم بھی کافر ہوجاؤ تاکہ

تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ

تم ان کے برابر ہوجاؤ پس جب تک وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ

اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ

پھر اگر وہ اس سے بھی منھ موڑیں تو انھیں گرفتار کرو اور جہاں پاؤ

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا

ان کو قتل کردو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ

منزل

النصف

ع ۱۱ / ۱۱ / ۸

[۵۱] اگرچہ سلام کرنا سُنت ہے اور اُس کا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا کم اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ، سلام کی تہذیب یہ ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں، سوار پیدل کو، خچر کا سوار گدھے کے سوار کو گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو، چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو، اور سلام بلند آواز سے کرے اور جواب اس طرح دے کہ وہ سُنے اور بُت پرست شراب کے دسترخوان پر بیٹھنے والے، شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت، ہیجڑے اور شوہر دار عورتوں پر تہمت کرنے والے شاعر، سُود خوار علانیہ بدکاری کرنے والے اور نمازی کو وقت نماز سلام نہ کرنا چاہیے مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ اور بغلگیری ۱۲

[۵۲] کچھ لوگ مکہ سے مدینہ اپنے کو مسلمان ظاہر کرکے جا رہے تھے راستے میں خدا جانے اُنھیں کیا سوجھی کہ پھر مکہ کو واپس آئے اور اپنے شرک و کفر کا اعلان کرکے یمامہ چلے گئے، اب کچھ مسلمانوں کو اُن سے جنگ کرنے میں تامل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

منزل

نَصِيرًا ﴿۸۹﴾ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ

مددگار۔ مگر جو لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا)

وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ

عہد و پیماں ہو چکا ہے یا تم سے جنگ کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے

أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

سے دل تنگ ہو کر تمہارے پاس آئے ہوں (تو انھیں آزار نہ پہونچاؤ) اور اگر خدا چاہتا

لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ

تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور تم سے نہ

فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ

لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو پھر تمہارے لیے ان لوگوں پر (آزار

اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ

پہونچانے کی) خدا نے کوئی سبیل نہیں رکھی عنقریب تم کچھ ایسے اور لوگوں کو بھی پاؤ گے

يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ط

جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (مگر)

كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن

جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اس میں اوندھے منہ کے بل گر پڑے پس اگر وہ تم سے

لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا

کنارہ کشی کریں اور نہ تمھیں صلح کا پیغام دیں اور نہ لڑائی سے اپنے ہاتھ روکیں

أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ

پس ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو،

وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿۹۱﴾ ع

اور یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمھیں صریحی غلبہ عطا فرمایا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ

اور کسی ایماندار کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو جان سے مار ڈالے مگر دھوکے سے (قتل کیا ہو تو دوسری بات ہے)

ع ۱۲ / ۹

سلہ اس زمانے کا حکم ہے کہ حضرت رسول کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ جو شخص تم سے اس سے تم بھی ... سے ... تم بھی اس ... سورۂ برأت نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تمام مشرکین سے جہاد کا حکم ہوا جس نے حضرت سے بروز فتح مکہ عہد و پیمان کر لیا تھا وہ مستثنیٰ تھے ۱۲

سلہ یہ آیت عیینہ بن حصین فزاری کے بارے میں نازل ہوئی جب انکے شہر میں خشک سالی کی وجہ سے قحط ہوا تو حضرت رسول کے پاس آ کر مصالحہ کیا اور نخلستان میں رہنے لگا حالانکہ وہ ملعون منافق تھا اور حضرت کا نام احمق مطاع رکھا تھا ۱۲

سلہ عیاش بن ربیعہ ہجرت کے قبل ہی مسلمان ہو گیا تھا مگر مارے خوف کے اپنے عزیزوں سے ظاہر نہ کرتا تھا ایک دن رات کو موقع پا کر مدینہ کو چلتا ہوا اسکی ماں اسکے فراق سے نالہ و زاری میں پریشان ہوئی ابو جہل اور حارث دونوں عیاش کے مادری بھائی تھے اپنی ماں کی بیقراری دیکھکر عیاش کے پیچھے چلے اور آخر مدینہ کے قریب اس کو جا کر حیلہ و فریب سے کر واپس لے آئے اور مکہ میں پہونچتے ہی اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا تاکہ کسی طرح اسلام سے باز آئے اسی اثنا میں حارث نے اس سے کہا کہ تو اب بھی اسلام کو سلام کیوں (نہیں کرتا) اپنے اوپر یہ رنج و تکلیف کیوں لیتا ہے غرض عیاش نے مجبور ہو کر جو ان لوگوں نے کہا کہدیا حارث نے پھر اسکو ملامت شروع کی کہ اگر تو سچے دین پر تھا تو تو نے حق کو ترک کیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے باطل اختیار ہی کیوں کیا تھا یہ سن کر عیاش کو غصہ آیا اور قسم کھا بیٹھا کہ جب قابو پاؤں گا تجھے قتل کر ڈالونگا کچھ عرصہ کے بعد عیاش نے ہجرت کی اور حارث مسلمان ہو گیا اسکے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حارث بھی مدینہ میں آیا اور مشرف باسلام ہوا مگر عیاش اس وقت موجود نہ تھا ایک روز عیاش نے حارث کو تنہا پایا اور اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے اسے مار ڈالا جب مسلمانوں نے اس کو ملامت کی کہ تو نے ناحق ایک مسلمان کو مار ڈالا تب وہ پشیمان ہو کر حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اسکے مسلمان ہونے کا حال معلوم نہ تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

منزل ۱

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ

اور جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اس پر) ایک ایماندار غلام کا آزاد کرنا اور مقتول

وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ؕ

کے قرابتداروں کو خون بہا دینا (لازم) ہے، مگر جب وہ لوگ معاف کر دیں،

فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں سے ہو جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور خود قاتل مومن ہو

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ؕ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

تو (صرف) ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر مقتول ان کافر لوگوں میں کا ہو جن سے

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ

تمہارے عہد و پیمان ہو چکا ہے تو (قاتل پر) وارثان مقتول کو خون بہا دینا

أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

اور ایک بندۂ مومن کا آزاد کرنا (واجب) ہے پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے تو

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ

اُس کا کفارہ خدا کی طرف سے لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

اور خدا خوب واقف کار (اور) حکمت والا ہے اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ

کے مار ڈالے (تو غلام کی آزادی وغیرہ اُس کا کفارہ نہیں بلکہ) اس کی سزا دوزخ ہے اور وہ ہمیشہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾

اس میں رہیگا اُس پر خدا نے (اپنا) غضب ڈھایا ہے اور اس پر لعنت کی ہے اور اسکے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ

اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں (جہاد کرنے کو) سفر کرو تو (کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ)

اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ

اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص (اظہار اسلام کی غرض سے) تمہیں سلام کرے تو تم (بے سوچے سمجھے

لہ خون بہا کی چھ چیزیں ہیں اور ان میں سے جو ممکن ہو ادا کرے ۱ پانچ برس سے زیادہ کے سو اونٹ ۲ پانچ برس کی دو سو گائیں یا بیل ۳ کم سے کم دو دو کپڑے کے دو سو جوڑے ۴ ہزار بکریاں یا بکرے ۵ ایک ایک مثقال کی ہزار سکہ دار اشرفیاں ۶ دس ہزار چاندی کے درہم جس کے تیرہ سو چار روپیہ پونے چھ آنے انگریزی روپے ساڑھے گیارہ ماشے والے ہوتے ہیں ۱۲

ٹہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا اور حضرت کو خبر دی آپ نے زہیر فہری کو اسکے ساتھ کرکے بنی النجار کے پاس بھیجا کہ یا تو اس کا قاتل ہمیں دے دو کہ قصاص لیا جائے یا اس کا خون بہا شریعت کے موافق دیدو، بنی النجار نے کہا کہ قاتل کی تو ہمیں خبر نہیں کہ کون ہے مگر ہاں ہمیں خون بہا دینے میں عذر نہیں غرض ان لوگوں نے اسی وقت سو اونٹ مقیس کو خونبہا میں دیدیے اور یہ اونٹوں کو لیے ہوئے زہیر کے ساتھ مدینہ واپس چلا تھا جب قریب پہونچا تو شیطان نے اسکے کان میں پھونکا کہ لوگ تجھ پر طعنہ زنی کریں گے کہ اپنے بھائی کا خونبہا لیکر چلا آیا اور اسکے قاتل کو قتل نہ کیا، یہ خیال آتے ہی اسے زہیر کے قتل کی فکر ہوئی اور اسے غافل پاکر ایک بڑا پتھر اسکے سر پر مارا کہ وہ بیچارہ راہی جنت ہوا اور خود ایک اونٹ پر سوار ہوکر مکہ پہونچا اور باقی اونٹوں کو ادھر ادھر ہنکا دیا اور مکہ میں جاکر مرتد ہوگیا، جب حضرت رسول کو یہ خبر پہونچی، آپ نے فرمایا واللہ میں ہرگز اس کو امان نہ دوں گا نہ حرم میں نہ غیر حرم میں اور آخر فتح مکہ کے روز قتل ہوکر واصل جہنم ہوا ۱۲ ۱۲

السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ

نہ کہدیا کرو کہ تو ایماندار نہیں ہو[1] (اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ) تم (فقط) دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو (کہ اسی بہانہ قتل

الدُّنْيَا ز فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ

کرکے لوٹ لو اور نہیں سمجھتے کہ اگر یہی ہے) تو خدا کے ہاں بہت سی غنیمتیں ہیں (مسلمانو) پہلے تم خود بھی تو ایسے ہی

مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ

تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا (کہ بے کھٹکے مسلمان ہو گئے) غرض خوب چھان بین کر لیا کرو بیشک خدا

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ

تمہارے ہر کام سے خبردار ہے معذور[2] لوگوں کے سوا (جہاد سے منہ چھپا کے) گھر میں بیٹھنے والے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ

ہرگز برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں

اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى

کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر خدا نے درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط

دی ہے (اگرچہ) خدا نے سب ایمانداروں سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے

وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾

مگر غازیوں کو خانہ نشینوں پر عظیم ثواب کے اعتبار سے خدا نے بڑی فضیلت دی ہے (یعنی کہ)

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ

اپنی طرف سے بڑے بڑے درجے اور بخشش اور رحمت (عطا فرمائے گا) اور خدا تو بڑا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بخشنے والا مہربان ہے بیشک[3] جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت

ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ط قَالُوْا كُنَّا

کی ہے کہ (دار الحرب میں پڑے) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے تو فرشتے قبض روح کے بعد حیرت سے کہتے ہیں تم کس حالت

ع ۱۳ ۵ ۱۰

فوائد

[1] ایک دفعہ حضرت رسول نے چند مسلمانوں کو کسی قبیلہ سے لڑنے کیواسطے روانہ کیا جوں ہی اُن لوگوں کو یہ خبر معلوم ہوئی اُسکے سب بھاگ کھڑے ہوئے، اُن میں سے ایک شخص مرداس نام مسلمان تھا اور مال اسباب سمیت پہاڑ پر چڑھ گیا تھا، جب اہل اسلام کا لشکر اُس جگہ پہونچا اور انکی تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں تو مرداس مطمئن ہو کر نیچے اُتر آیا اور سلام علیکم کے بعد کلمہ شہادت زبان پر لایا اُسامہ بن زید بن حارثہ نے اُسکے کہنے کا اعتبار نہ کیا اور اُس مومن کو کافر سمجھ کر مار ڈالا اور اُس کا مال و اسباب لوٹ لیا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو آپ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا اُسامہ تو نے بڑا غضب کیا کہ جو خدا کی وحدانیت کا مقر تھا اُسے تو نے قتل کیا اُسامہ پشیمان ہو کر کہنے لگا یا حضرت میں سمجھا کہ وہ جان کے خوف سے کلمہ کہتا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اسکا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ اُسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ وغیرہ جان چرا کر گھر میں بیٹھ رہے اور جہاد میں جانے سے جی چھوڑ بیٹھے مگر عبداللہ بن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کا عذر کیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[3] قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باوجود مقدرت مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کی جب جنگ بدر میں کفار قریش حضرت رسول سے لڑنے آئے تو یہ لوگ بھی کفار کے ساتھ تھے آخر یہ لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے انہی کے مارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ

غفلت میں تھے) تو وہ (معذرت کے لہجہ میں) کہتے ہیں کہ ہم تو روئے زمین میں بیکس تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا

اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ

کی (ایسی لمبی چوڑی) زمین میں اتنی بھی گنجائش نہ تھی کہ تم کہیں ہجرت کر کے چلے جاتے پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے، مگر جو مرد اور عورتیں اور

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بچے اسقدر بے بس ہیں سلہ کہ نہ تو (دار الحرب سے نکلنے کی) کوئی تدبیر کر سکتے

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى

ہیں نہ اُن کو ایسی رہائی کی کوئی راہ دکھائی دیتی ہو تو امید ہے کہ خدا ایسے

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾

لوگوں سے درگزر کرے اور خدا تو بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہی

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ

اور جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت کریگا تو وہ روئے زمین میں با فراغت (چین سے

مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ

رہنے سہنے کے) بہت سے کشادہ مقام پائے گا، اور جو شخص اپنے گھر سے

بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

جلاوطن ہو کے خدا اور اُسکے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اُسے (منزل مقصود تک

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

پہنچنے سے پہلے) موت آ جائے تو خدا پر اُس کا ثواب لازم ہو گیا اور خدا تو

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

بڑا بخشنے والا مہربان ہی ہے (مسلمانو) جب تم روئے زمین پر سفر کرو اور تم کو

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ڰ

اس امر کا خوف ہو کہ کفار (اثنائے نماز میں) تم سے فساد برپا کریں گے تو تمہیں

منزل

سلہ مستضعفین (بیکس) سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو نہ کفر کی باتیں کسی حیلہ سے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ایمان کی طرف راہ پاتے ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اسکی خبر جندب کو جو مکہ میں رہتا تھا معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیمار تھا تو کہنے لگا واللہ میں اُن لوگوں میں نہیں ہوں جن کو خدا نے ہجرت سے مستثنے کیا ہے کیونکہ میں کچھ سکت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا راستہ بھی جانتا ہوں اپنے بیٹوں سے بولا واللہ میں مکہ میں رات بسر نہ کرونگا یہاں تک کہ اُس سے باہر نکل جاؤں، کیونکہ مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ میں مبادا مکہ ہی میں مر جاؤں تم لوگ مجھے تختہ پر اٹھا کر لے چلو غرض وہ اس طرح لد پھند کر روانہ ہوا اور منزل تنعیم پر پہونچا تھا کہ مر گیا اور بہشت میں داخل ہوا، اسی کی شان میں بعد والی آیت نازل ہوئی ۱۲

مستضعفین کا حکم

ع ۱۴ / ۱۱

نماز قصر کا حکم

إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ

تمہارے واسطے کچھ مضائقہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دیا کرو ۱؎ بے شک کفار تو

الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا كُنْتَ

تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں اور (اے رسول) جب تم مسلمانوں میں موجود

فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ

ہو اور (لڑائی ہو رہی ہو کہ) تم ان کو نماز پڑھانے لگو تو (دو گروہ کرکے ایک کو لڑائی کے واسطے

مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

چھوڑ دو اور) ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے حربے ہتیار اپنے ساتھ لیے رہے پھر جب (پہلی

فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ

رکعت کے) سجدے کر چکے (دوسری رکعت جلدی ادا کر کے چل دیں) تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت

لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ

جو (لڑ رہی تھی اور) اب تک نماز نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور (تمہاری دوسری رکعت میں) تمہارے ساتھ نماز پڑھے

وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ

اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور ہتیار (نماز میں ساتھ) لیے رہیں کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش اپنے ہتیاروں

عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ

اور اپنے ساز و سامان سے ذرا سی غفلت کرو تو اکبارگی سب کے سب تم پر

مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ

ٹوٹ پڑیں، ہاں البتہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ (اتفاقاً) تم کو بارش

بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا

کے سبب سے کچھ تکلیف پہونچے یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتیار (نماز میں) اُتار کے

أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ

رکھ دو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے تو کافروں کے لیے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ

ذلت کا عذاب تیار ہی کر رکھا ہے، پھر جب تم نماز ادا کر چکو

۱؎ کچھ کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ چو رکعتی نمازوں میں سے دو رکعت کم کر دو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے فقط سفر میں بھی قصر کرنا ضروری ہے حتی کہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھیگا تو اس کی نماز باطل ہوگی اس کی تفصیل دیکھو کتب فقہیہ میں ۱۲

۲؎ حدیبیہ کے ارادے سے حضرت رسول لشکر اسلام ساتھ لے کر مکہ کی طرف چلے ہیں، اُدھر کفار قریش کو خبر ہوئی اور خالد بن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپ کے روکنے کے واسطے روانہ کر دیا، اثناء راہ میں پہاڑوں پر دونوں میں مٹھ بھیڑ ہوئی، اتنے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ نے بلال سے اذان دلوائی اور سب کے ساتھ نماز پڑھی، خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی اگر ہم انپر نماز کی حالت میں حملہ کر دیتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ یہ لوگ اپنی نماز کو قطع نہ کرتے خیر اسکے بعد کے موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور وہ نماز عصر ہے یہ لوگ پڑھیں ان کے نزدیک بہت عزیز ہے یہاں تو یہ منصوبے باندھے جا رہے تھے اور اِدھر خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت انکی باتوں سے اپنے رسول کو اطلاع کر دی اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منھ لے کر رہ گئے ۱۲ .

الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج

تو اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو پھر جب

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ

تم (دشمنوں سے) مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز پڑھا کرو

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (١٠٣) وَلَا تَهِنُوْا

کیونکہ نماز تو ایمانداروں پر وقت معین کر کے فرض کی گئی ہے اور (مسلمانو) دشمنوں

فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ

کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہونچتی ہے تو جیسی تم کو

يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ج وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا

تکلیف پہونچتی ہے ان کو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے اور (تمکو یہ بھی تقویت ہے کہ) تم خدا سے

لَا يَرْجُوْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (١٠٤) ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ

وہ وہ اُمیدیں رکھتے ہو جو اُن کو (نصیب) نہیں اور خدا تو سب سے واقف اور حکمت والا ہے اے رسول

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ

ہم نے تمپر برحق کتاب اس لیے نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے

اَرٰىكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا (١٠٥) وَّ

اسی طرح لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو اور

اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (١٠٦) ج

(اپنی اُمت کیلئے) خدا سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط اِنَّ

اور (اے رسول) تم اُن (بدمعاشوں) کی طرف ہوکر (لوگوں سے) نہ لڑو جو اپنے ہی (لوگوں) سے

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (١٠٧) لا يَّسْتَخْفُوْنَ

دغابازی کرتے ہیں بیشک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز گنہگار ہو لوگوں سے

مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ

تو (اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ تو اسوقت بھی اُن کے

منزل

۱ے یہ جنگ بدر کے بعد کا قصہ ہے اس کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی، دیکھو صفحہ ۱۱۳

۲ے بنی ابیرق میں سے تین بھائی بشیر، مبشر، بشر منافق تھے ان تینوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی اور اُن کے کھانے کی چیزیں زرہ اور تلوار چورا لے گئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کے رکھ آئے قضا کار ایک دیندار لبید بن سہل بھی انکا رازدار تھا قتادہ نے ان سب کی حضرت رسول سے شکایت کی بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصلی چور اسی کو بنایا جب لبید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ ننگی تلوار لیے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا اے بنو ابیرق چوری کرو تم لوگ اور نام لگاؤ میرا حالانکہ تم لوگ پکے منافق ہو کہ خود رسول اللہ کی ہجو کیا کرتے ہو اور قریش کی طرف منسوب کرتے ہو اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دونگا جب لبید نے یہ کھری کھری سنائی تو یہ لوگ اُس سے دب گئے اور صلح کر لی اور الزام سے بری کر دیا اس کے بعد اُن لوگوں نے امداد اور حال کی یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہونچے جو ان کا ہم قبیلہ اور زباندان اور کلدراز تھا اس کو حضرت رسول کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا اُس نے آپ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا مقدمہ کر رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندانوں پر چوری کا الزام لگاتا ہے یہ سن کر آپ کو سخت رنج ہوا اور قتادہ کو بلا کر کچھ زبانی تنبیہ فرمائی، قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے اور حضرت کے غصہ ہونیکا کمال صدمہ ہوا اسکے چچا نے اُنکی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے اُس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور اُن لوگوں کی چوری کا بھنڈا پھوٹا اور قتادہ کی تشفی ہوئی ۱۲ - ۱۲

ع ۱۵ / ۴ / ۱۲

نصف



مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ط

ساتھ ساتھ ہی جب وہ لوگ راتوں کو (بیٹھ کر) اُن باتوں کے مشورے کرتے ہیں جنسے خدا راضی نہیں،

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

اور خدا تو انکی سب کرتوتوں کو (علم کے احاطہ میں) گھیرے ہوئے ہی (مسلمانو) خبردار ہو جاؤ بھلا دُنیا کی

جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ

(ذرا سی) زندگی میں تو تم ان کی طرف ہو کر لڑنے کھڑے ہو گئے (مگر یہ تو بتاؤ) پھر قیامت کے دن ان کا

اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ

طرفدار بن کر خدا سے کون لڑے گا یا کون اُن کا وکیل ہو گا

وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر ظلم کرے اُسکے بعد خدا

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ

سے اپنی مغفرت کی دعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا، اور

مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ط

جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس سے کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ

اور خدا تو (ہر چیز سے) واقف (اور) بڑی تدبیر والا ہے اور جو شخص کوئی

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ

خطا یا گناہ کرے پھر اُسے کسی بے قصور کے سر تھوپے تو اُس نے ایک بڑے

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

افترا اور صریح گناہ کو اپنے اوپر لاد لیا اور (اے رسول) اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم)

عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ

اور اسکی مہربانی نہ ہوتی تو اُن (بدمعاشوں) میں سے ایک گروہ[لہ] تمکو گمراہ کرنیکا ضرور

يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

قصد کرتا حالانکہ وہ لوگ بس آپ اپنے کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ

لہ اس سے اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ بنو ابیرق کی طرف سے وکیل بن کر قتادہ کے خلاف آپکے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اُس نے حضرت سے قتادہ پر کچھ خفگی کرا ہی دی ۱۲

۱۶ ع ۸ ۱۳

يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
لوگ تمھیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور خدا ہی نے تو (مہربانی کی کہ) تم پر اپنی کتاب اور
وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ
حکمت نازل کی اور جو باتیں تم نہ جانتے تھے تھیں سکھادیں اور تم پر تو خدا کا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ
بڑا فضل ہے، (اے رسول) ان کے راز کی[لہ] باتوں سے اکثر میں بھلائی (کا
مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
تو نام تک) نہیں، مگر (ہاں) جو شخص کسی کو صدقہ دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں
اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے (تو البتہ ایک بات ہے) اور جو شخص (محض) خدا کی
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کریگا تو ہم عنقریب ہی اُسے بڑا اچھا بدلہ
عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ
عطا فرمائیں گے اور جو شخص[ہ] راہ راست کے ظاہر ہونیکے بعد رسول سے
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
سرکشی کرے اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾
وہ پھر گیا ہے ہم بھی اُدھر ہی پھیر دینگے اور (آخر) اُسے جہنم میں جھونک دینگے اور وہ تو بہت ہی بُرا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا
ٹھکانا ہے خدا بیشک اسکو تو نہیں بخشتا کہ اسکا کوئی اور شریک بنایا جائے ہاں اُسکے سوا جو
دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
گناہ ہو۔ جس کو چاہے بخش دے اور (معاذ اللہ) جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ
وہ تو بس بھٹک کے بہت دور جا پڑا، یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر بس

لہ یہ بھی اسی قصہ کے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے جوان چوروں نے اپنی برائت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کیلیے کیا تھا ۱۲
ہ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قصہ بنو ابیرق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ حقیقۃ ابو طعمہ منافق کی کارستانی تھی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مکہ پہنچا اور مرتد ہوگیا چند دن کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی کہ دیوار اُس پر گر پڑی اور خود دب گیا صبح کو لوگوں نے جب مٹی ہٹائی تو بیچارا کسی طرح زندہ موجود تھا لوگوں نے چاہا کہ اسے مار ڈالیں مگر ایک شخص سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ لیکر آیا تھا اسکا مارنا مناسب نہیں تو لوگوں نے چھوڑ دیا مگر کہ سے شہر بدر کردیا آخر اس نے تاجروں کے ساتھ شام کا رُخ کیا، ایک منزل میں رات لوگوں کو غافل پاکر کچھ مال چرا لایا اور وہاں سے چلدیا مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا اسی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۔ ۱۲

ع ۳ ۱۷ ۱۴

ك جس طرح ہمارے ملک کے لوگ کالی سیتلا بھوانی کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ بتوں کی لات منات وغیرہ عورتوں کے سے نام رکھ کر انہی کی پرستش کرتے تھے اگر ہر قبیلہ کے لیے ایک جدا گانہ بت تھا مگر سب کے سب عورتوں ہی کے نام کے تھے

دُونِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا

عورتوں ہی کی پرستش کرتے ہیں (یعنی بتوں کو جو انکے خیال میں عورتیں ہیں) اور (درحقیقت) یہ لوگ سرکش شیطان

مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ

کی پرستش کرتے ہیں جس پر خدا نے لعنت کی ہے اور اس نے ابتدا ہی میں کہا تھا کہ (خداوندا) میں تیرے

عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

بندوں میں سے کچھ خاص لوگوں کو (اپنی طرف) ضرور لے لونگا اور پھر انھیں ضرور گمراہ کرونگا اور

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

انھیں (بری بری) امیدیں بھی ضرور دلاؤنگا اور یقیناً انھیں سکھا دونگا پھر وہ (بتوں کے واسطے)

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ

جانوروں کے کان ضرور چیر پھاڑ کرینگے اور البتہ ان سے کہدونگا پس پھر وہ (میری تعلیم کے موافق) خدا کی بنائی

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہوئی صورتوں کو ضرور بدل ڈالینگے اور (یہ یاد رہے کہ) جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا تو اس نے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ

کھلم کھلا سخت گھاٹا اٹھایا۔ شیطان ان سے اچھے اچھے وعدے بھی کرتا ہے اور (بری بری) امیدیں بھی

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ

دلاتا ہے اور شیطان انسے جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ بس نرا دھوکا (ہی دھوکا) ہے یہی تو وہ لوگ ہیں

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

جن کا ٹھکانا بس جہنم ہے اور وہاں سے بھاگنے کی جگہ بھی نہ پائینگے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے انھیں ہم عنقریب ہی (بہشت کے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہونچا دینگے جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہونگی

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ

اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہینگے (یہ ان سے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور

شیطان کے بھی ملکہ جو بھی کبھی کبھی بتوں کے اندر حلول کر جاتے تھے اس وجہ سے خدا نے ان کی پرستش کی نسبت شیطان کی طرف دی ہے چنانچہ ابتدائے اسلام میں ایک روز کچھ مشرکین ایک بت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ کچھ لوگ محمد اور اُن کے اصحاب یہاں آئے اور اُن لوگوں نے ہم کو عیب لگایا اور ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے بزرگ تھے جوں ہی مشرکوں نے یہ سنا وجد میں آکر سجدے کرنے لگے کہ محمد کہاں ہیں اور سنیں کہ ہمارے معبود انھیں کیا کہتے ہیں اس پر بھی انکو صبر نہ آیا اور بلا بھیجا جب آپ نے اور سنا تو سمجھے کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے مگر اس سوچ میں تھے کہ اس کا جواب کیونکر دیا جائے کہ ایک بندہ جن نے آکر عرض کی کہ آپ کچھ تردد نہ کریں۔ شیطان جب بت کے اندر آکر آواز دی تھی اس کا نام مسعر تھا میں نے اس کو مار ڈالا آپ مشرکوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں ان کو معقول جواب دوں دوسرے دن مشرکین نے قربانیاں کیں اور ایک ... آپ بھی تشریف لے گئے جوں ہی وہ سب بت کے نیچے کے پھل گر پڑے ان لوگوں نے ان کو کھا لیا اور بہت سی تعریفیں کیں اور سجدے کیے اور بولے ہمارے معبود تم نے جو کچھ کل کہا تھا آج بھی کہو اسکے بعد ایک بزرگ بت سے آواز آئی کہ میں نے مسعر کو مار ڈالا جو بڑی مکار اور گمراہ تھی اور اسی نے ہمارے پیغمبر پر

پرسوں ہی کے بعد قرآن نازل ہوا ہے لعنت کی ہے جب مشرکین نے یہ سنا تو کہنے لگے محمد ہم کو تو فریب دیتے ہی تھے ہمارے معبودوں کو بھی فریب دینے لگے اور اُس دن سے دین اسلام روز بروز ترقی کرنے لگا ۱۲

ك سر پر منت کی چوٹی رکھنا گودنا گودوانا بھی تغییر خلق اللہ میں داخل ہے ۱۲

مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ

خدا سے زیادہ (اپنی) بات میں سچا کون ہو گا نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام چل سکتا ہے) نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے

أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ ۙ وَلَا يَجِدْ

(کچھ حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام) جو برا کام کرے گا اُس کا بدلہ[1] دیا جائے گا اور

لَهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ

پھر خدا کے سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار اور جو شخص اچھے

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اچھے کام کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایماندار (بھی) ہو تو ایسے ہی

فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾

لوگ بہشت میں (بے کھٹکے) جا پہونچیں گے اور اُن پر تل بھر بھی ظلم نہ کیا جائے گا

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ

اور اُس شخص سے دین میں بہتر کون ہو گا جس نے خدا کے سامنے اپنا سر تسلیم جھکا دیا اور

مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَ

وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیم کے طریقہ پر چلتا ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور خدا

اتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي

نے ابراہیم کو تو اپنا خالص[2] دوست بنا لیا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور خدا ہی سب چیز کو (اپنی قدرت سے) گھیرے

شَيْءٍ مُحِيطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ

ہوئے ہے (اے رسول) یہ لوگ تم سے (یتیم) لڑکیوں (سے نکاح) کے بارے میں فتوے طلب کرتے ہیں

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي

تم (اُن سے) کہدو کہ خدا تمہیں اُن (سے نکاح کرنے) کی اجازت دیتا ہے اور جو حکم (مناہی کا) قرآن میں تمہیں

الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ

(پہلے) سنایا جا چکا ہے وہ حقیقۃً اُن یتیم لڑکیوں کے واسطے تھا جنھیں تم اُن کا معین کیا ہوا حق نہیں دیتے

منزل ۱

[1] جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہ جیسے ابو بکر بہت غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض کرنے لگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوا کسی کے واسطے نجات ہی نہیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی شخص برائی سے خالی نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص بیمار نہیں پڑتا، کیا کسی کو کوئی رنج نہیں ہوا کرتا، کیا کوئی مبتلائے بلا نہیں ہوتا۔ عرض کی کہ ہاں، آپ نے فرمایا یہی عمل بد کی سزا ہے تب صحاب کو اطمینان ہوا - ۱۲

[2] اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل کیونکر ہوئے ایک روایت میں ہے کہ خدا نے ایک فرشتے کی معرفت جو ایک خوبصورت جوان مرد کی صورت میں آیا تھا یہ خطاب فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آپ مہمانوں کے واسطے اپنے ایک مصری دوست کے پاس آٹا لانے گئے جب اُس نے انکار کیا تو آپ نے شرم کے مارے بوروں میں ریت بھر لی خدا نے اُسے آٹا بنا دیا اور حضرت سارہ کی زبان سے خدا کی نسبت خلیل کا لفظ نکلا، ایک روایت میں ہے کہ نمرود کی آگ میں پھینکنے کے وقت باوجود خواہش فرشتوں کی مدد نہ لی اور صرف خدا پر لو لگائے رہے اس وجہ سے اس خطاب سے سرفراز ہوئے، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اولاد کی قربانی دی اپنے کو آگ میں جھلوایا، مال کو مہمانوں کی خاطر داری میں صرف کیا اس وجہ سے یہ خطاب ملا، میں کہتا ہوں کہ ان تمام باتوں کو خدا نے پسند کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا کسی خاص امر کی تخصیص کی ضرورت نہیں واللہ اعلم ۱۲

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

نصف

لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ

اور چاہتے ہو (کہ یوں ہی) اُنسے نکاح کر لو اور ان کمزور ناتواں بچوں کے بارے میں حکم

مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

فرماتا ہے اور (وہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق کے بارے میں انصاف پر قائم رہو

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

اور (یقین رکھو کہ) جو کچھ تم نیکی کرو گے تو خدا اُس سے ضرور واقف کار ہے

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

اور اگر کوئی عورت سے اپنے شوہر کی زیادتی و بے توجہی سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ

تو میاں بی بی کے باہم کسی طرح ملاپ کر لینے میں دونوں (میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے

الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ

اور صلح تو (بہرحال) بہتر ہے اور بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے

اِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور اگر تم نیکی کرو اور (بد سلوکی سے) بچتے رہو تو خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے (وہی تم کو اجر دیگا)

خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

اور اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن) تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بی بیوں میں

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ

(پورا پورا) انصاف[۲] کر سکو (مگر) ایسا بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن مائل ہو جاؤ

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا

کہ (دوسری کو ادھڑ میں) لٹکی ہوئی[۳] (معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کر لو اور (زیادتی سے) بچے رہو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا

تو خدا یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر دونوں میاں بی بی ایک دوسرے سے (بذریعہ طلاق) جدا ہو جائیں

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

تو خدا اپنے وسیع خزانے سے (فراغبالی عطا فرما کر) دونوں کو (ایک دوسرے سے) بے نیاز کر دیگا اور خدا تو بڑی

بیویوں کے درمیان انصاف کرو

[۱] خویلہ نامی ایک عورت سلمہ بن رافع کی زوجہ تھی جب وہ بڑھیا ہوگئی تو اُس کے شوہر نے اُس کو طلاق دیکر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا خویلہ نے کہا تو مجھے طلاق نہ دے میں اپنی رات کی باری تجھے بخشے دیتی ہوں تو جہاں چاہے قیام کرے مگر اُس کے شوہر نے قبول نہ کیا تب وہ اس کی شکایت حضرت رسول کے پاس لے گئی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی

[۲] سب بی بیوں کو برابر روٹی کپڑا دینا یا ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سو رہنا فقط یہی نہیں بلکہ طبیعت کا ہر عورت کی طرف برابر رہنا مقصود ہے مگر چونکہ ایسا انصاف تو طاقت بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کر لی اور فرما دیا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے مگر ظاہری باتوں میں تو فرق نہ کرو ۱۲

[۳] یعنی کسی عورت پر ریجھ کے اس کی سوت کو ایسا نہ چھوڑ بیٹھو کہ وہ بیچ ادھڑ میں لٹکا کرے نہ تو اُسے مصرف میں لاؤ اور نہ چھیم چھا کرو اور ایسے [illegible] رہو کہ گویا وہ بیاہی نہیں گئی اور اپنے میکے سے اپنی سسرال ہی نہیں آئی۔ اسی وجہ سے حضرت رسول جب بیمار ہوتے تھے تو بھی آپ ایک بی بی کے گھر میں نہ رہتے تھے اور حضرت علیؑ کا قاعدہ تھا کہ جس بی بی کی باری ہوتی آپ اُس کے غیر کے گھر میں وضو بھی نہ کرتے تھے۔ معاذ بن جبل کی دو بی بیاں وبا سے مر گئیں تو اُنھوں نے قرعہ [illegible] ڈالا تھا کہ کس کو پہلے غسل دوں ۱۲

حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

گنجائش (اور) تدبیر والا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (خدا) عطا کی گئی تھی ان کو اور تم کو بھی اُس کی ہم نے

وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ

وصیت کی تھی کہ خدا (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو (یاد رکھو کہ)

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) اور خدا تو

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

(سب سے) بے پروا (اور ہمہ صفت) موصوف ہے اور جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سبھی)

الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ

خاص خدا کا ہے اور خدا ہی کارسازی کے لیے کافی ہے، لوگو اگر خدا چاہے تو تم کو (دُنیا

يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ

کے پردے سے) بالکل اٹھا لے اور (تمہارے بدلے) دوسروں کو لا (بسا) ئے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

خدا تو اس پر قادر و توانا ہے، جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ

ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

دُنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دُنیا اور آخرت دونوں کا اجر موجود ہے،

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور خدا تو (ہر شخص کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے، اے ایمان والو

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ

مضبوطی کے ساتھ انصاف[۱] پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی)

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ

خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابت داروں کے مضر (ہی کیوں) نہ ہو خواہ

ع ۱۹ ۸ ۱۶

[۱] اور اے شہادت میں یہ اہتمام اسلیے ہے کہ حق رسی کا دار و مدار شہادت ہی پر ہے اور اس کا چھپانا گویا حق کا تلف کرنا ہے، اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے ۱۲

قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ

تو (بیدلی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور دل سے تو

اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا

خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں اس (کفر و ایمان) کے بیچ ادھڑ میں پڑے جھول رہے ہیں نہ ان

إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

(مسلمانوں) کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور (اے رسول) جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے اسکی

فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

(ہدایت کی) تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے اے ایمان والو مومنین کو

تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ

أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریحی الزام اپنے اوپر قائم کر لو

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج

اس میں تو شک ہی نہیں کہ منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے اور

وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ

(اے رسول) تم وہاں کسی کو انکا حمایتی بھی نہ پاؤ گے مگر (ہاں) جن لوگوں نے (نفاق سے) توبہ کر لی

أَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ

اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لگے لپٹے رہے اور اپنے دین کو محض خدا کیواسطے نرا کھرا کر لیا

فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ

تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ (بہشت میں) ہونگے اور مومنین کو تو خدا عنقریب ہی بڑا (اچھا)

الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ

بدلا عطا فرمائیگا اگر تم نے خدا کا شکر کیا اور (سچے) ایمان لائے تو خدا تمہیں عذاب

إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

کر کے کیا کرے گا بلکہ خدا تو (خود شکر کرنے والوں کا) قدردان اور واقف کار ہے۔

منزل ١

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ

خدا (کسی کے) بانگ پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم[ف۵] (ظالم

إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ إِنْ تُبْدُوْا

کی برائیاں بیان کر سکتا ہے) اور خدا (سب کی) سنتا (اور ہر ایک کو) جانتا ہے اگر

خَيْرًا أَوْ تُخْفُوْهُ أَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ

کھلم کھلا نیکی کرتے ہو یا چھپا کر یا کسی کی برائی سے طرح دیتے ہو تو خدا بھی بڑا

كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

طرح دینے والا (اور) قادر ہے بیشک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں سے

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ

انکار کرتے ہیں اور خدا اور اسکے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا

اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ

چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض[ف۶] پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ

بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے

ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

درمیان ایک دوسری راہ نکالیں یہی لوگ حقیقتاً کافر ہیں

حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾

اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا

اور جو لوگ خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے اور انمیں سے کسی میں

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ ۗ

تفریق نہیں کی تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت جلد انکا اجر عطا فرمائے گا

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْئَلُكَ أَهْلُ

اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) اہل کتاب (یہود) جو تم سے

ف۵ کہ اس کی بددعا جائز ہے اور چونکہ لعنت بھی ایک قسم کی بددعا ہے کیونکہ اس سے مقصود خدا کی رحمت سے دور ہونا ہے پس یہ بھی مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہوگی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر غرض مسلم بھی ظلم کی وجہ سے بددعا کا مستحق ہوگا اور یہی انصاف وعدالت کا مقتضا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور پھر کھانا نہ کھلائے تو وہ بھی شکایت کرسکتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے ۱۲

ف۶ جسطرح یہودی کہ حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ اور حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے یا نصرانی کہ حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت رسول کو نہیں مانتے ۱۲

۲۱ ع ۱۱ ۱



الكتب ان تنزل عليهم كتبا من السماء

(یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک کتاب آسمان سے اتروا دو تو (تم اسکا خیال

فقد سالوا موسى اكبر من ذلك فقالوا

نہ کرو کیونکہ) یہ لوگ موسیٰ سے تو اس سے کہیں بڑھ (بڑھ) کے درخواست کر چکے ہیں چنانچہ کہنے لگے

ارنا الله جهرة فاخذتهم الصعقة بظلمهم

کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب انکو انکی شرارت کیوجہ سے بجلی نے لے ڈالا

ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم البينت

پھر (باوجودیکہ) ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح و روشن دلیلیں آچکی تھیں اسکے بعد بھی انہوں نے

فعفونا عن ذلك ج واتينا موسى سلطنا

بچھڑے کو (خدا) بنا لیا پھر ہم نے اس سے (بھی) درگذر کی اور موسیٰ کو ہم نے صریحی غلبہ عطا

مبينا ۝۵۳ ورفعنا فوقهم الطور بميثاقهم

کیا اور ہم نے ان کے عہد (و پیمان) کی وجہ سے ان (کے سر) پر (کوہ) طور کو لٹکا دیا

وقلنا لهم ادخلوا الباب سجدا وقلنا لهم

اور ہم نے ان سے کہا کہ (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے (یہ بھی)

لا تعدوا في السبت واخذنا منهم ميثاقا

کہا کہ تم ہفتہ کے دن (ہمارے حکم سے) تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے بہت مضبوط عہد

غليظا ۝۵۴ فبما نقضهم ميثاقهم وكفرهم

(و پیمان) لے لیا۔ پھر ان کے اپنے عہد توڑ ڈالنے اور احکام خدا سے

بايت الله وقتلهم الانبياء بغير حق و

انکار کرنے اور ناحق انبیا کے قتل کرنے اور اترا کر یہ کہنے کی وجہ سے

قولهم قلوبنا غلف ط بل طبع الله عليها

کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں) بلکہ خدا نے انکے کفر کی وجہ سے انکے

بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا ۝۵۵ وبكفرهم

دلوں پر مہر کر دی ہے تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور (نیز) انکے کافر ہونے اور

---

۵۱ یہودیوں کی تو گویا سرشت میں شرارت تھی ایک مرتبہ حضرت سے کہنے لگے کہ جس طرح توریت مختلف لوگوں کے نام سے اکبارگی نازل ہوئی ہے اسی طرح اگر قرآن ہم لوگوں کے نام سے نازل ہو اور وہ بھی اس طرح کہ ہم لوگ اس کو آتے ہوئے دیکھیں اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تم پیغمبر ہو، تو البتہ ہم ایمان لا سکتے ہیں یہ سوال اگرچہ کچھ معقول تھا مگر چونکہ ان لوگوں کو کٹ حجتی کے سوا کچھ اور منظور نہ تھا اس وجہ سے خدا نے اسے منظور نہ کیا اور اپنے رسول کی تشفی تسلی کے واسطے فرمایا کہ تم گھبراؤ نہیں موسیٰ سے تو اس سے کہیں زیادہ بے ڈھنگے سوالات کر گئے ہیں ۱۲۔

۵۲ ان سب کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے یعنی پہلے پارہ اول کے رکوع چھ و آٹھ۔ ۱۲۔



وَّقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ

مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ

مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ تو

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر انکے لیے (ایک دوسرا شخص عیسیٰ کے) مشابہ کر دیا گیا

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ

اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً وہ لوگ اس (کے حالات) کیطرف سے دھوکے میں (پڑے) ہوئے ہیں

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا

اس واقعہ کی خبر ہی نہیں مگر فقط اٹکل کے پیچھے (پڑے) ہیں اور عیسیٰ کو

قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ

ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ

خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے (اور جب عیسیٰ مہدی موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں گے تو)

الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ

اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اپنے ان کے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے[۵۲] اور خود

الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ

عیسیٰ قیامت کے دن انکے خلاف گواہی دینگے غرض یہودیوں کی (ان سب شرارتوں اور) گناہ کیوجہ

مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ

سے ہم نے ان پر وہ صاف ستھری چیزیں جو ان کے لیے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں

اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾

اور (نیز) ان کے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ

اور باوجود ممانعت سود کھا لینے اور ناحق زبردستی لوگوں کے

---

[۵۱] یہ قصہ قبل سے پہلے گذر چکا ہے دیکھو پارہ ۳ رکوع ۱۳ صفحہ ۵۹ آیت ۵۳۔

[۵۲] صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعود ظہور کریں گے تو حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور دجال قتل ہو جائیگا تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے، اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائیں گے اور دین اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ حضرت مہدی کی متابعت کریں گے اور دین محمدی کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کر دنیا سے رحلت کریں گے اور مومنین ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے یہ وہ زمانہ ہوگا کہ گائے، چیتا، بھیڑ، بھیڑیا ایک گھاٹ کا پانی پئیں گے لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہونچائے گا ۱۲۔

منزل

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ

مال کھانیکی وجہ سے اور انہیں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ہم نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن (اے رسول) انہیں سے لوگ علم (دین) میں بڑے مضبوط پایہ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ

پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تمپر نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب) تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور خدا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ

بہت بڑا اجر عطا فرمائینگے (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (بھی) تو اسیطرح

كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ

وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

(جس طرح) ابراہیم و اسمعیل و اسحق

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَ

و یعقوب و اولاد یعقوب و عیسی و ایوب و

يُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ

یونس و ہارون و سلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو

زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ

زبور ۵ عطا کی اور (تم کو بھی ویسا ہی رسول مقرر کیا جسطرح اور) بہت سے رسول (بھیجے) جنکا حال

مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ

ہمنے تمسے پہلے ہی بیان کر دیا اور بہت سے (ایسے) رسول (بھیجے) جنکا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا

٢٢ ع ١٠ ٢

۵ زبور میں صرف حمد و ثنا ہے ہی ہیں احکام نہیں عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا۔ حضرت داؤد کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ زبور کو لیکر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے اور ان کے پیچھے علما یہود اُن کے پیچھے اور لوگ اُن کے پیچھے جنات ان کے پیچھے صحرائی جانور کھڑے ہوتے اور پرند اُن کے سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے اور جس وقت آپ زبور پڑھتے تو سب کے سب بیہوش ہو جاتے حضرت رسول فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خدا علیؑ کو جبرئیل کی قوت آدم کا نور یوسف کا جمال اور داؤد کی آواز عطا فرمائیگا اور اہلبیت کا خطیب بنائیگا کہ لوگ اُن کی آواز سے بیہوش ہو جائیں گے ۔ ١٢



اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ

نے تو موسیٰ سے (بہت سی) باتیں بھی کیں اور (ہمنے) نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دینے والے اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالے

لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ط

پیغمبر (بھیجے) تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہجائے اور

وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ

خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے (یہ کفار نہیں مانتے نہ مانیں) مگر خدا تو اسپر گواہی دیتا ہے

بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ ج وَالْمَلٰٓئِکَۃُ

کہ جو کچھ تمپر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے (بلکہ) اسکی گواہی تو فرشتے تک

یَشْہَدُوْنَ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لئے کافی تھا بیشک جن لوگوں نے

کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا

کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکا وہ راہ راست سے بھٹک کے بہت

ضَلٰلًا بَعِیْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا

دور جا پڑے بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (اسپر ظلم (بھی) کرتے رہے

لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا ﴿١٦٨﴾ لا

نہ تو خدا ان کو بخشنے ہی کا اور نہ انھیں کسی طریقہ کی ہدایت ہی کرے گا مگر

اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ط وَکَانَ

(ہاں) جہنم کا راستہ (دکھادے گا) جسمیں یہ لوگ ہمیشہ (پڑے) رہیں گے اور

ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ﴿١٦٩﴾ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ

یہ تو خدا کے واسطے بہت ہی آسان بات ہے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے

جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا

پروردگار کی طرف سے رسول (محمد) دین حق کے ساتھ آچکے پس ایمان لاؤ (یہی)

خَیْرًا لَّکُمْ ط وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِیْ

تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر انکار کروگے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ زمین اور

ف گر نہ اس طرح کہ معاذ اللہ خدا اسکے مُنہ ہو اور وہ اس سے بولے بلکہ خدا کے بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسمیں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کردے اور وہ بات کرنے لگے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر طور پر گئے اور اُن کو پہاڑ کے نیچے کھڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنے کی درخواست کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کرکے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے غرض ہر طرف سے آواز سنی ۱۲۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

(کوئی دوسری بات) نہ کہو مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے) بلکہ خدا کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ (کن) تھے جسے خدا نے مریم کے پاس بھیجا تھا (کہ حاملہ ہو جا)

مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ

اور خدا کی طرف سے ایک روح تھے پس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا کے قائل ہو کر) نہ کہو (اس عقیدے سے)

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

باز رہو (اور) اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو خدا ہی تو بس اکیلا معبود ہے وہ اس (نقص) سے پاک

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

و پاکیزہ ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو (اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ

ہے سب اسی کا ہے اور خدا ہی کارسازی میں کافی ہے نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز

الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ

عار رکھ سکتے ہیں اور نہ (خدا کے) مقرب فرشتے

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

اور (یاد رہے) جو شخص اسکے بندے ہونے سے عار رکھیگا اور شیخی کرے گا

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو عنقریب ہی خدا ان سب کو اپنی طرف اٹھا لیگا (اور ہر ایک کو اسکے کام کی جزا سزا دیگا) پس

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور اچھے (اچھے) کام کئے ہیں تو انھیں انکا ثواب پورا (پورا) بھر دیگا

منزل

ع ۲۳ ۹ ۴

۱۵ کیونکہ جسمانی توالد و تناسل سے خدا کے لئے مجسم ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے ورنہ وہ مکان اور سمت کا محتاج اور متمکن ہو جائے گا اور حرکت و سکون سے خالی نہ ہو گا تو حادث ہو گا اور یہی سب خرابیاں ہیں (لہذا) توالد و تناسل میں کیا ہمیں اور اگر تعلیم و ارشاد کی وجہ سے بیٹا کہتے ہیں جیسے شاگرد کو روحانی بیٹا اور استاد کو روحانی باپ تو حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہیں ۲

۱۶ خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے سمجھنے سے پاک صاف ہونے کو اس طرح سمجھا دیا کہ اولاد اس لئے ہوتی ہے کہ باپ کو مدد پہنچائے اس میں باپ کا فائدہ ہے اور اولاد باپ کے ترکہ کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے خدا کسی حال میں بھی نہیں نہ اسکو مددگار کی ضرورت وہ تنہا کارساز ہے۔ نہ اس کی سلطنت کا کوئی شریک وحقدار پھر اولاد ہو تو کاہے کو اور کیوں ۲



مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور) زیادہ دیگا اور جو لوگ (اسکا بندہ ہونیمیں) عار سمجھتے تھے اور شیخی کرتے تھے

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۝۱۷۳ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

انھیں تو دردناک عذاب میں مبتلا کریگا اور لطف یہ ہے کہ وہ لوگ خدا کے سوا نہ اپنا

دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۷۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

سرپرست ہی پائینگے اور نہ مددگار اے لوگو اسمیں تو شک ہی نہیں کہ

جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا

تمھارے پاس تمھارے پروردگار کیطرف سے (دین حق کی) دلیل[1] آچکی اور ہم تمھارے پاس ایک چمکتا ہوا نور نازل

مُّبِيْنًا ۝۱۷۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

کرچکے ہیں پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے لگے لپٹے رہے تو

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ

خدا بھی انھیں عنقریب ہی اپنی رحمت و فضل (کے بیجزاں باغ) میں پہونچا دیگا اور انھیں اپنی

اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۱۷۶ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ

حضوری کا سیدھا رستہ دکھا دیگا (اے رسول) تم سے لوگ فتوے طلب کرتے ہیں تم

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

کہدو کہ کلالہ[2] (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو خود تمھیں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

کہ اسکے نہ کوئی لڑکا بالا ہو (نہ ماں باپ) اور اسکے (صرف) ایک بہن ہو تو اسکا ترکہ سے آدھا ہوگا

وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا

اور اگر یہ بہن مرجائے اور اسکے کوئی اولاد نہ ہو (نہ ماں باپ) تو اسکا وارث بس یہی بھائی ہوگا اور اگر دو

اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا

بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو انکو (بھائی کے) ترکہ سے دو تہائیاں ملیگی اور اگر (کسی کے ورثہ)

اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

بھائی بہن دونوں (ملے جلے) ہوں تو مرد کو عورت کے حصہ کا دوگنا ملے گا

[1] ایک صحیح حدیث میں ہے کہ برہان (دلیل) سے مراد حضرت رسول ہیں اور نور مبین (چمکتا ہوا نور) سے حضرت علی مراد ہیں ۔۱۲۔

[2] یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی کچھ بھی نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں تب ۔۱۲۔

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے خدا اپنے احکام بہت واضح کرکے بیان فرماتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مائدہ (خوان) مدینہ میں نازل ہوا اور اسکی ایکسو بیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں اُس) خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ

اے ایماندارو! (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے

لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي

چوپائے جانور ان کے سوا جو تم کو پڑھکر سنائے جائینگے حلال کردیے گئے مگر جب تم حالت

الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾

احرام میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا بیشک خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا

اے ایماندارو (دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری کرو اور نہ

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ

حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذر خدا کے لئے

اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ

نشان دیکر منیٰ میں لیجاتے ہیں) اور نہ خانہ کعبہ (کی طواف و زیارت) کا قصد کرنیوالوں کی جو اپنے

رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ

پروردگار کی خوشنودی و فضل (و کرم) کے جویاں ہیں اور جب تم (احرام سے) نکل جاؤ تو شکار کرسکتے ہو اور

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ

کسی قبیلہ کی یہ عداوت کہ تمہیں ان لوگوں نے خانہ کعبہ (میں جانے) سے روکا تھا اس جرم

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي

میں نہ پھنسوادے کہ تم انپر زیادتی کرنے لگو اور (تمہارا تو فرض یہ ہے کہ) نیکی اور پرہیزگاری

٢٤ ع ٦ ١٣

٥١ اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ ان کے بعض میں حلال حرام جانور کی تفصیل تکمیل دین کی خوشخبری وضو کی ترکیب۔ تیمم کا طریقہ عدل کا حکم۔ قرض دینے کا ثواب۔ یہود و نصاریٰ کی بے وفائی بنی اسرائیل کا قصہ ہابیل و قابیل کا واقعہ چور کی سزا۔ قصاص کا حکم کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت۔ علیؑ کی ولیعہدی کا واقعہ غدیر کا ذکر مستحق لعنت پر لعنت۔ قسم کا کفارہ شراب جوا پانسہ کی مناہی۔ حالت احرام میں شکار کا گناہ خوان کے اترنے کا قصہ۔ حضرت عیسیٰ کی معذرت وغیرہ وغیرہ

٥٢ حطم بن منذر کندی نے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی توحید اپنی نبوت نماز اور زکوٰۃ کی۔ بولا میں مشورہ کرلوں تو عرض کروں غرض چلا آیا اور ایمان نہ لایا طرفہ یہ کہ چلتے چلاتے کچھ صدقہ کے اونٹ بھی لوٹتا گیا دوسرے سال حضرت عمرہ کیواسطے مکہ کو چلے جب وادی تنعیم میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ حطم کندی انھیں اونٹوں کو سہرے سپٹے ڈالکر خانہ کعبہ کو چلا ہے اصحاب نے چاہا کہ اسکو قتل کرکے اونٹ کو چھین لیں آپنے منع کیا اصحاب نے عرض کی ہم ایام جاہلیت میں ایسا اکثر کیا کرتے تھے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسیکی مدد نہ کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ

اور خدا سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب والا ہے (لوگو)

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ

مرا ہوا جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس (جانور) پر (ذبح کیوقت) خدا کے سوا

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا (اور چوٹ کھاکر مرا ہوا) اور جو (کنوئیں وغیرہ میں)

وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ

گر کر مر جائے اور جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو اور جسکو درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے (تم مرنیکے قبل) ذبح

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ

کرلو اور جو (جانور) بتوں (کے تھان) پر (چڑھاکر) ذبح کیا جائے اور جسے تم (پانسے) کے تیروں سے باہم حصہ بانٹو

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

(غرض یہ سب چیزیں) تم پر حرام کی گئیں یہ گناہ کی بات ہے (مسلمانو) اب تو کفار تمہارے دین (کی طرف) سے

دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ

مایوس ہوگئے تو تم ان سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ

کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے (اس) دین

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اسلام کو پسند کیا پس جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣

اور گناہ کی طرف مائل بھی نہو (اور کوئی چیز کھالے) تو خدا بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

اے رسول تمسے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون (کون چیز) انکے لیے حلال کی گئی ہے تم (ان سے) کہدو کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں

منزل ٢ — الربع

جب حضرت رسول آخری حج سے فارغ ہوکر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں مقام جحفہ ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیداً یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور جو حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے پہونچا دو۔ آپ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبہ طولانی کے بعد حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (میں جسکا حاکم ہوں اسکا علی حاکم ہے۔ خدایا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے اسے دشمن رکھ اور جو اسکی مدد کرے اسکی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اسے ذلیل کر) اس کے بعد لوگوں نے مبارکباد دی چنانچہ حضرت عمر نے بھی کہا بخ بخ لک یا علی ہوگئے تم ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم۔ جب یہ سب ہوچکا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ٢ صفحہ ٢٥٩ سطر ٣ مطبوعہ مصر

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ

اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھار رکھے ہیں اور جو (طریقہ) خدا نے تمہیں بتائے ہیں انہیں کے

مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

مطابق تم نے ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو یہ شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو (بے تامل) کھالو

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور (جانور کو چھوڑتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (کیونکہ) اس میں تو

سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ

شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کر دی گئیں

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ

اور اہل کتاب کی (خشک چیزیں مثلاً گیہوں (وغیرہ) تمہارے لیے حلال ہیں اور تمہاری خشک چیزیں

حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ

گیہوں (وغیرہ) ان کے لیے حلال ہیں اور آزاد پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں میں کی

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا

آزاد پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے جب تم

آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ

ان کو ان کے مہر دیدو (اور) پاکدامنی کا ارادہ کرو نہ تو کھلم کھلا زنا کاری کا

وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ

اور نہ چوری چھپے سے آشنائی کا اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

تو اس کا سب کیا (دھرا) اکارت ہو گیا اور (لطف تو یہ ہے کہ) آخرت میں بھی وہی

الْخَاسِرِينَ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ

گھاٹے میں رہیگا اے ایماندارو جب تم نماز کے لیے

إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

آمادہ ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو

ع ١ ٥

سلف تاریخ وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کھانا سے مراد یہاں سوکھے میوے خشک چیزیں ہیں نہ چیزیں مراد نفس ہوسکیں کیونکہ یہ لوگ یعنی مشرک ہیں اور مشرکین کی نجاست کو خدا نے لفظ انما المشرکون نجس اور ادھر آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اجنبیت سمجھتے ہے عموماً کفار سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو غلہ میوہ وغیرہ یہ لوگ باہر سے تجارت کے واسطے لاتے اسے بھی نہ خریدتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور سمجھایا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر خشک چیزیں لینے میں اہل کتاب سے کچھ مضائقہ نہیں جیسی طرح اور کفار سے کچھ حرج نہیں

منزل ٢

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ

اور اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح

إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ

کرلیا کرو اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو تم طہارت (غسل) کر لو

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ

(ہاں) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ

مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا

نکل آئے یا عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تم کو پانی نہ

مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ

مل سکے تو پاک خاک سے تیمم کرو (یعنی دونوں ہاتھ مارکر) اس سے اپنے منہ

وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کردی) خدا تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ

مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

تم پر کسی طرح کی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ کردے اور تم پر

نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥ وَاذْكُرُوا

اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ اور جو احسانات

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ

خدا نے تم پر کئے ہیں انکو اور اس عہد (وپیمان) کو یاد کرو جسکا تم سے پکا اقرار لے چکا

بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ

ہے جب تم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے (احکام خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا اور خدا سے ڈرتے رہو

اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑦ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے اسرار سے بھی باخبر ہے اے ایماندارو

آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَ

خدا (کی خوشنودی) کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے تیار رہو

ف۱۵ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہئے یا دھونا۔ قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس انس بن مالک عکرمہ شعبی اور ابوجعفر محمد بن علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی طبری کا مذہب ہے اور اکثر علماء و مفسرین کا مذہب یہ ہے کہ دھونا واجب ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۸۰ سطر ۳۸ مطبوعہ مصر

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا

اور تمہیں کسی قبیلے کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم نا انصافی کرنے لگو

هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

(خبردار) بلکہ تم (ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور خدا سے ڈرو کیونکہ

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

جو کچھ تم کرتے ہو (اچھا یا برا) خدا اُسے ضرور جانتا ہے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

اچھے اچھے کام (بھی) کیے. خدا نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اُن کے لئے (آخرت میں) مغفرت اور

عَظِيْمٌ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

بڑا ثواب ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

وہ جہنمی ہیں اے ایمان دارو خدا نے جو

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ

احسانات تم پر کئے ہیں ان کو یاد کرو (خصوصاً) جس وقت ایک قبیلہ نے

يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے اُنکے ہاتھوں کو تم تک پہونچنے سے روک دیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ ع

اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ

اور اسمیں بھی شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی ایمان کا) عہد و پیمان لے لیا تھا

بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ

اور ہم (خدا) نے ان میں کے بارہ سردار (انپر) مقرر کیے اور خدا نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ

اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

میں تو یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اگر تم بھی پابندی سے نمازیں پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہو

منزل ٢

سلہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول خدا غطفان کی لڑائی میں بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ لوگ اپنے سردار دعثور سمیت قلعہ میں جا ٹھہرے اور آپ اپنے اصحاب و لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور مینھ سے تر شدہ کپڑوں کو خشک ہونے کے واسطے درخت پر ڈال دیا۔ ان لوگوں نے یہ حالت دیکھ کر حملہ کیا اور دعثور ننگی تلوار لئے ہوئے حضرت کے قریب آپہونچا اور بے ادبانہ کہنے لگا اسوقت آپ کو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا خدا اسیوقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور اس زور سے اسکے سینہ پر مارا کہ تلوار اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی آپ نے فوراً اسکی تلوار اٹھالی اور اس کے سر پر جا پہونچے اور فرمایا اب تو بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے وہ بولا بیشک آپکو کوئی نہیں روک سکتا آپنے اس سے درگذر کی یہ دیکھکر وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

سلہ جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے اسی طرح اس امت کے بھی بارہ سردار و امام ہیں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہولیں گے دنیا قائم رہے گی اور وہ بارہ امام ہیں

ع ٢ | ١٢ - ١٢ -

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ

اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرتے رہو اور خدا (کی خوشنودی) کے

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

واسطے لوگوں کو قرض حسنہ دیتے رہو تو میں بھی تمہارے گناہ تم سے ضرور دور کر دونگا

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اور تم کو بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہونچا دونگا جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں

فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو یقیناً وہ راہ

السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ

راست سے بھٹک گیا پس ہم نے اُن کی عہد شکنی کی وجہ سے اُنپر لعنت کی

وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

اور اُن کے دلوں کو (گویا) ہم نے خود سخت بنا دیا (کہ ہمارے) کلمات کو انکے اصلی معنوں سے بدلکر

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

دوسرے معانی میں استعمال کرتے ہیں اور جن جن باتوں کی انھیں نصیحت کیگئی تھی انمیں سے ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

اور (اے رسول) اب تو تم ان میں چند آدمیوں کے سوا ایک نہ ایک کی خیانت پر برابر مطلع ہوتے

مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

رہتے ہو تو تم اُن (کے قصور) کو معاف کر دو اور (اُن سے) درگذر کرو کیونکہ خدا احسان کرنیوالوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى

ضرور دوست رکھتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں اُنسے (بھی) ہم نے (ایمان کا)

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠

عہد (و پیمان) لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انھیں نصیحت کیگئی تھی انمیں سے ایک بڑا حصہ (رسالت محمدیؐ کا)

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

بھلا بیٹھے تو ہم نے بھی (اسکی سزا میں) قیامت تک ان میں باہم عداوت و دشمنی کی

ف جب فرعون ڈوب مرا اور بنی اسرائیل کو مصر کی سلطنت ملی تو حکم ہوا کہ ارض مقدس میں قوم عمالقہ سے لڑو تو تم کو ایسے ہزار شہر ملجائینگے کہ ہر ایک میں ایک ایک ہزار باغات ہیں غرض حضرت موسیٰ نے بارہ قبیلوں میں سے ہر قبیلہ کا ایک شخص کو سردار بنا کر کوچ کیا وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں جا رہے تھے کہ اُن میں سے ایک شخص عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی جسکا ٣ ہزار تین سو تین گز کا قد تھا اور بردا ہینے تین لاکھ تینتیس ہزار تینتیس گز کا اور ابر سے بھی اسکا سر و سینہ باہر نکلا رہتا۔ ابر سے پانی نچوڑ کر استعمال کرتا۔ سمندر سے مچھلی نکال کر آفتاب سے بھون لیتا۔ طوفان نوح کا پانی جو پہاڑوں سے بھی چار سو گز اونچا تھا اسکی پنڈلی تک آیا تھا اور اسکی عمر تین ہزار برس کی تھی غرض جب اُسنے ان لوگوں کو دیکھا تو باوجودیکہ یہ لوگ بھی ٨٠ گز کے تھے مگر ان کی پستی قد پر اس کو سخت تعجب ہوا اور اس نے ان لوگوں کو اپنے دامن میں رکھکر کمر میں باندھ لیا اور اپنی ماں کے پاس ڈالدیا جسکا نام عوق تھا۔ اور اسکی ایک ایک انگلی تیس گز کی تھی اور کہنے لگا دیکھو یہ لوگ ہم سے لڑنے آئے ہیں اسکی ماں نے کہا انکو مارو نہیں بلکہ چھوڑ دو کہ ہمارا حال اپنے لشکر سے بیان کریں اور انکے اوسان بگڑ جائیں۔ جب یہ لوگ مزرع میں گئے تو ایک ایک انار اتنا بڑا دیکھا کہ اسکے چھلکے میں ٥ آدمی سما سکیں خلاصہ یہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور سارا قصہ تفصیل سے بیان کر دیا حضرت موسیٰ نے اِن کو لڑنے کی ترغیب دی اور لشکر لیکر ہو بیچ گئے جب عوج نے سُنا تو پہاڑ کا ایک ٹکڑا اپنے سر پر لیکر سارے لشکر کو تباہ کر دینے کے ارادے سے چلا۔ خدا کی شان ایک جانور نے ہیرے کے ٹکڑے سے پتھر میں سوراخ کر دیا کہ وہ پتھر اُس کے (بقیہ صفحہ ١٧٢ پہ ملاحظہ ہو)

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا

بنیاد ڈالدی ؎۵ اور خدا انھیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتا دیگا کہ وہ کیا کیا

يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

کرتے تھے اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا پیغمبر (محمدؐ) آچکا جو

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

کتاب (خدا) کی ان باتوں میں سے جنھیں تم چھپایا کرتے تھے بہتیری تمھارے صاف صاف بیان کر دیگا

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

اور بہتیری سے عمداً درگزر کریگا تمھارے پاس تو خدا کیطرف سے ایک (چمکتا ہوا) نور

وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

اور صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) آچکی جو لوگ خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کو

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

تو اسکے ذریعہ سے راہ نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی

اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

روشنی میں لاتا ہے اور انھیں راہ راست پر پہونچا دیتا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح بس خدا ہیں وہ ضرور کافر ہو گئے

مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ

(اے رسولؐ) ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا مریم کے بیٹے مسیح اور اُن کی ماں کو

اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى

اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو مار ڈالنا چاہے تو کون ایسا ہے

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

جو خدا سے کچھ بھی زور چلا اور روک دے اور سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

درمیان میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا

(بقیہ صفحہ ۱۷۳)

گلے کا طوق ہو گیا اور کسیطرح نکل سکا حضرت موسیٰ یہ دیکھکر جوش میں بڑھے اور اچھل کر ایک عصا مارا اور باوجودیکہ حضرت موسیٰ خود ۴۰ گز کے تھے چالیس گز کا عصا تھا اور چالیس گز اچھلے اس پر بھی اُس کے ٹخنے تک پہنچے غرض وہ گرا اور بنی اسرائیل نے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس کے بعد حضرت موسیٰ نے ہر چند ہمت دلائی مگر بنی اسرائیل کی بزدلی نے آگے نہ بڑھنے دیا اور اپنے ملک کو واپس آگئے ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار برس تک دریائے نیل پر اسکے پاؤں کی ہڈی کا پل بنا رہا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

؎۵ یہ بھی قرآن کی ایک اعلیٰ درجے کی پیشین گوئی ہے جس کو تیرہ سو برس گذرنے پر بھی ہم اپنے زمانہ میں پاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ کل عیسائی اور دنیا کی تمام اقوام پر غالب ہیں مگر انگلستان فرانس روس اٹلی امریکہ اور آسٹریا سب ایک دوسرے کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

-۱۲- -۱۲- -۱۲- -۱۲-



كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ

تو ہر چیز پر قادر ہے اور یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں کہ ہم ہی

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم

خدا کے بیٹے اور اسکے چہیتے ہیں اے رسول اُن سے تم کہو کہ (اگر ایسا ہے) تو پھر تمہیں تمہارے

بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ

گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا یہ خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات سے ایک بشر ہو

لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ

خدا جسے چاہیگا بخشدیگا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا آسمان اور زمین

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور (سب کو) اسی طرف لوٹ کے جانا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

اے اہل کتاب جب پیغمبروں کی آمد میں بہت رکاوٹ ہوئی تو ہمارا رسول تمہارے پاس آیا جو

عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن

احکام خدا کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم کہیں یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نہ کوئی

بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ

خوشخبری دینے والا پیغمبر آیا نہ (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا آیا تو (اب تو) یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ (یقیناً) تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

(پیغمبر) آگیا اور خدا ہر چیز پر قادر ہے اے رسول اُنکو وہ وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ

کہا تھا کہ اے میری قوم جو نعمتیں خدا نے تم کو دی ہیں انکو یاد کرو اسلئے کہ اُسنے تمہیں لوگوں سے

فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم مَّا لَمْ

بہتیرے پیغمبر بنائے اور تم ہی لوگوں کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ نعمتیں دیں

يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠﴾ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا

جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی تو نہ دیں اے میری قوم (شام کی) اُس

سلہ یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہمیشہ کی ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روز کے سوا چھوئے گی بھی نہیں کیونکہ خدا نے حضرت یعقوب کو وحی کی تھی کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں ان کو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھونگا تاکہ آگ ان کے گناہوں کو جلائے اور وہ پاک ہو جائیں خدا نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمہاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوتی ہیں ۱۲

۳ ع ۸ ۷

سلہ چنانچہ اس نے ایک ہزار سات سو برس کے عرصہ میں ایک ہزار پیغمبر بھیجے ۱۲

سلہ یعنی تم میں سے بعض کو بادشاہ بنا دیا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ غلام بنے ہوئے تھے اور اب خدا نے انکو فرعون سے بڑے بڑے [illegible] جنمیں نہریں جاری تھیں بخشدیں [illegible] ۱۲



الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا

مقدس زمین میں جاؤ جہاں خدا نے تمہاری تقدیر میں (حکومت) لکھ دی ہے

تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾

اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرو (کیونکہ) اسمیں تو تم خود الٹا گھاٹا اٹھاؤ گے۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ

وہ لوگ کہنے لگے کہ اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے زبردست (سرکش) لوگ رہتے ہیں اور جب تک

نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا

وہ لوگ اسمیں سے نکل جائیں ہم تو اس میں کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے۔ ہاں اگر وہ لوگ خود اسمیں سے

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ

نکل جائیں تو البتہ ہم ضرور جائیں گے (مگر) دو آدمی (یوشع و کالب) جو (خدا کا) خوف رکھتے تھے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

(اور) جن پر خدا نے خاص اپنا فضل و کرم کیا تھا بیدھڑک بول اٹھے کہ (اے) ان پر حملہ کر کے (بیت المقدس کے) پھاٹک میں

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا

تو گھس پڑو پھر (دیکھو تو ایسے بودے ہیں کہ) ادھر تم پھاٹک میں گھسے اور (یہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور) تمہاری جیت ہوئی

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ

اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسا رکھو وہ کہنے لگے اے موسیٰ (چاہے جو کچھ ہو) جب تک

نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ

وہ لوگ اسمیں ہیں ہم تو اسمیں ہرگز (لاکھ برس) پاؤں نہ رکھیں گے ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا (جائے) اور

فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

دونوں (جاکے) لڑو ہم تو یہیں جمے بیٹھے ہیں (تب موسیٰ نے) عرض کی خدا وندا تو خوب واقف ہے کہ

اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ

اپنی ذات خاص اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا قابو نہیں بس اب ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے

الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ

درمیان جدائی ڈالدے (ہمارا انکا ساتھ نہیں ہو سکتا) خدا نے فرمایا (اچھا) تو ان کی سزا یہ ہے کہ انکو چالیس برس تک

ملے حضرت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھا میں برس حکومت فریدوں کے زمانہ میں گذری اور سو برس منوچہر کی سلطنت میں ١٢-١٣

النصف

سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ

وہاں کی حکومت نصیب ہوگی اور مدت دراز تک) یہ لوگ (مصر کے جنگل میں) سرگرداں رہینگے تو تم ان

عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

بدچلن بندوں پر افسوس نہ کرنا (اے رسولؐ) تم ان لوگوں سے آدم کے دو بیٹوں

نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ

(ہابیل قابیل) کا سچا قصہ بیان کرو کہ جب ان دونوں نے خدا کی درگاہ میں نیازیں چڑھائیں تو انمیں سے

مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ؕ قَالَ

ایک (ہابیلؑ) کی (نذر تو) قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی (نذر) نہ قبول ہوئی تو (مارے حسد کے ہابیل سے)

لَأَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ

کہنے لگا میں تو تجھے ضرور مار ڈالونگا اُسنے جواب دیا کہ (بھائی) (اسمیں اپنا کیا بس ہے) خدا تو صرف پرہیزگاروں کی

الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْ ۘ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ

(نذر) قبول کرتا ہے اگر تم میرے قتل کے ارادے سے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤ گے

لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۚ

(تو خیر بڑھاؤ) (مگر) میں تو تمہارے قتل کے خیال سے اپنا ہاتھ بڑھانیوالا نہیں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي

(کیونکہ) میں تو اس خدا سے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ضرور ڈرتا ہوں میں

أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ

تو ضرور یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور تیرے گناہ دونوں تیرے سر جائیں تو تو (اچھا خاصا)

مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾

جہنمی بن جائے اور ظالموں کی تو یہی سزا ہی ہے پھر تو

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ

اسکے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر اُسے بھڑکا ہی دیا آخر اُس (کمبخت) نے اُسکو مار ہی ڈالا

فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا

تو گھاٹا اٹھانے والوں سے ہوگیا (تب اُسے فکر ہوئی کہ لاش کو کیا کرے) تو خدا نے ایک کوے کو بھیجا

ع ٤ / ٧ / ٨ — ربع — نصف

ف ١ جس زمین میں بنی اسرائیل اس ہیر پھیر میں مبتلا ہوئے وہ صرف پندرہ کوس تھی اور تمام دن چلتے چلتے جب شام کو قیام کیا تو معلوم ہوا کہ ہم صبح کو جہاں سے چلے تھے پھر وہیں پہونچ گئے غرض وہ لوگ ہر چند کوشش کرتے رہے مگر اس چھوٹے سے ٹکڑے سے خدا کی نافرمانی کی سزا میں چالیس برس تک نکلنا نصیب نہ ہوا یہانتک کہ حضرت موسیٰ نے وہیں قضا کی ١٢

ف ٢ یہ دونوں حضرت آدم کے بیٹے تھے مگر قابیل بڑا تھا اور ہابیل چھوٹے حضرت آدم نے ہابیل کی پرہیزگاری و قابلیت کیوجہ سے انہی کو اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کا بتا دینا بھی سنکر قابیل کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑکی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا جانشینی کا تو مجھے حق ہے حضرت آدم نے قصہ چکانے کی غرض سے فرمادیا کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذریں چڑھاؤ جس کی نذر قبول ہوگی وہی مستحق سمجھا جائیگا غرض ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے ایک خوب موٹا تازہ بچہ بکری دودھ گھی پہاڑ پر جاکر رکھ آئے اور قابیل کھیتی کرتا تھا غصہ میں کچھ بالیاں سوکھی اور خراب لیکر رکھ آیا اسکے بعد آسمان سے حسب دستور آگ کا ایک شعلہ اترا اور ہابیل کی نذر کھا گیا اور قابیل کی نذر جوں کی توں پڑی رہ گئی قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا اور اس نے ہابیل کو مار ڈالا ١٢

منزل ۲

يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي
کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اُسے (قابیل کو) دکھادے کہ اُسے اپنے بھائی کی لاش
سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ
کیونکر چھپانی چاہیئے (یہ دیکھکر) وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز
أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ
ہوں کہ اس کوے کی برابری کرسکوں (بلا سے یہ بھی ہوتا) تو اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا
أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ مِنْ أَجْلِ
الغرض وہ (اپنی حرکت سے) بہت پچھتایا ف۵ اسی سبب سے تو ہم نے
ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ
بنی اسرائیل پر واجب کردیا تھا کہ جو شخص کسی کو
قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
نہ جان کے بدلے میں نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ ناحق)
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا
قتل کر ڈالے گا تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا
فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ
تو گویا اس نے سب لوگوں کو جلا لیا اور ان (بنی اسرائیل) کے پاس تو
رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ
ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے) روشن معجزے لیکر آچکے ہیں (مگر) پھر اسکے بعد بھی یقیناً انہیں سے بہتیرے
ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا جَزَاءُ
زمین میں زیادتیاں کرتے رہے جو لوگ خدا اور اُس کے رسول سے
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ
لڑتے بھڑتے ہیں (اور احکام کو نہیں مانتے ہیں) اور فساد پھیلانیکی غرض سے ملکوں (ملکوں)
فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا
دوڑتے پھرتے ہیں اُنکی سزا بس یہی ہے کہ (چن چن کر) یا تو مار ڈالے جائیں یا انھیں سولی دیدی جائے

ف۵ قابیل تو نذر نامنظور ہونیکی وجہ سے حسد کی آگ میں جل ہی رہا تھا اور اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو قتل کرے آخر جب حضرت آدم حج کی غرض سے مکہ گئے تو اسکو موقع ملا، ہابیل ایکدن جنگل میں سو رہے تھے کہ اسنے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے انکا سر کچل دیا، مارنے کو تو مارا مگر چونکہ یہ دنیا میں پہلی موت تھی اس وجہ سے اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے آخر اُسے مدتوں لادے لادے پھرا یہانتک کہ اسمیں سے بدبو پھیلی اور درندوں نے اسپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اسوقت خدا نے دو کوے بھیجے اور ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا۔ پھر اس نے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کر دفن کیا۔ تب قابیل نے بھی ایسا ہی کیا، جب حضرت آدم کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی اسی وجہ سے اسکے بعد سے اب تک زمین سے خون نہیں چوستی۔ بغرض حضرت آدم تو گریہ زاری میں مشغول ہوئے آخر خدا نے انکا نعم البدل حضرت شیث کو عطا کیا اور یوں انکا دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندۂ درگاہ ہوا اور لعنت کا مارا عدن پہونچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دنیا بھر کی بُری باتوں میں مشغول ہوا یہانتک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا اور جب طوفانِ نوح آیا تو اسکی تمام اولاد کا خاتمہ ہوگیا اور صرف حضرت شیث کی اولاد دنیا میں باقی رہی۔

مع ۵

ع ۵

أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ

یا اُن کے ہاتھ پاؤں ہیر پھیر کے (ایکطرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں

أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ

یا انھیں (اپنے وطن کی) سرزمین سے شہر بدرکر دیا جائے یہ رسوائی تو انکی دنیا میں ہوئی

فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾

اور پھر آخرت میں تو ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہئی ہے مگر (ہاں)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا

جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کرلی

عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾

تو (انکا گناہ بخشدیا جائے گا کیونکہ) سمجھ لو کہ خدا بےشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ

اے ایماندارو خدا سے ڈرتے رہو اور اسکے (تقرب کے) ذریعہ کی

الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

جستجو میں رہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم

کامیاب ہو جاؤ اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس

مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا

زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور بھی اسکے ساتھ ہو کہ روز قیامت

بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ

کے عذاب کا اُسے معاوضہ دیدیں (اور خود بچ جائیں) تب بھی) انکا یہ معاوضہ قبول کیا جائیگا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح جہنم کی

مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ

آگ سے نکل بھاگیں مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور اُن کے

منزل ٢

سلہ ہجرت کے چھٹے سال بنی عقبہ کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرت رسول کی خدمت میں آئے، آپ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں رہو جب تمھیں صحت ہو گی تو لشکر میں بھیجدیا جائیگا ان لوگوں نے آپ وہوا کی ناموافقت کا عذر کر کے رخصت ہونا چاہا۔ آپنے انکو جہاں صدقہ کے اونٹ چرائی پر تھے بھیجدیا یہ لوگ دوا میں اونٹوں کا پیشاب اور غذا میں اونٹنیوں کا دودھ پیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب بھلے چنگے ہوئے تو اونٹوں کے نگہبانوں میں سے تین آدمیوں کو بُری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے جب یہ خبر حضرت تک پہونچی تو حضرت علی کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب کو بھیجا وہ لوگ جنگل میں جا چھپے آخر حضرت علی نے انھیں گرفتار کیا اور آپکے سامنے لائے اُن ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

سلہ ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اسکی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد ائمہ اہلبیت ہیں اور یہی اقرب قیاس ہے۔

ع ٨ ٥ ٩



عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا

لئے تو دائمی عذاب ہے اور چور خواہ مرد ہو یا عورت

اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ

تم اُن کے کرتوت کی سزا میں انکا (داہنا) ہاتھ کاٹ ڈالو یہ (انکی

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ

سزا) خدا کی طرف سے ہے اور خدا (تو) بڑا زبردست حکمت والا ہے ہاں جو اپنے

بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ

گناہ کے بعد توبہ کرے اور اپنے چال چلن درست کرے تو بیشک خدا بھی اسکی توبہ قبول کرلیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے شخص) کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ

(غرض دنیا جہان) میں خاص خدا کی حکومت ہے جسے چاہے عذاب کرے اور

يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جسے چاہے معاف کردے اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے

قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

اے رسول جو لوگ کفر کی طرف لپک کے چلے جاتے ہیں

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

تم اُن کا غم نہ کھاؤ اُن میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے مُنہ سے

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ

(بے تکلف) کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل بے ایمان ہیں اور

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ

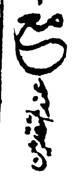
بعض یہودی ایسے ہیں کہ (جاسوسی کی غرض سے) جھوٹی باتیں بہت (شوق سے) سنتے ہیں

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ

تاکہ کفار کے دوسرے گروہ کو جو (ابھی تک) تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سنائیں یہ لوگ

حدِ سرقہ

ف اگر چوری کی قیمت دینا سے کم کی چوری کی ہو تو حسب تجویز حاکم شریعت کوئی دوسری سزا ہوگی اور اگر اس سے زیادہ ہو تو دہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائینگی ۔۱۲



منزل ٢

الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۚ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ

(توریت کے) الفاظ کی انکے اصلی معانی (معلوم ہونے) کے بعد بھی تحریف کرتے ہیں (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ

هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَ

(یہ توریت کا حکم ہے) اگر (محمد کیطرف سے بھی) تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اُسے مان لینا اور اگر یہ حکم تمکو نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا

مَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن تَمْلِكَ لَهُ مِنَ

اور (اے رسول) جسکو خدا خراب کرنا چاہتا ہے تو اسکے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں

اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن

چل سکتا یہ لوگ تو وہی ہیں جنکے دلوں کو خدانے (گناہوں سے پاک)

يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ

کرنیکا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) اُن کے لئے تو دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (٤١) سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ

میں بھی اُن کے لئے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کے بڑے (شوق سے) سننے والے

أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُم

اور بڑے ہی حرام خور ہیں تو (اے رسول) اگر یہ لوگ تمہارے پاس (کوئی معاملہ لیکر) آئیں تو (تمکو اختیار ہے) خواہ اُنکے

أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن

درمیان فیصلہ کردو یا اُن سے کنارہ کشی کرو اور اگر تم کنارہ کش رہوگے تو (کچھ خیال نہ کرو)

يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم

یہ لوگ تمہارا ہرگز کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ

بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (٤٢) وَ

کرو کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور جب خود اُن کے پاس

كَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا

توریت ہے اور اسمیں خدا کا حکم (موجود) ہے تو پھر تمہارے پاس فیصلہ کرانے کو

حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

کیوں آتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) اسکے بعد پھر (تمہارے حکم سے) پھر جاتے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ)

سلہ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے زنا محصنہ کیا مگر چونکہ یہ دونوں کے دونوں مالدار تھے اور علماء یہود کو انکی رعایت کرنی منظور تھی۔ اگرچہ توریت میں زنا محصنہ کی یہی سزا تھی مگر ان لوگوں نے سنگسار نہ کیا اور اس فکر میں ہوئے کہ اگر اہل اسلام کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو مان لینا چاہئے اس کی تو لگا لگی کے واسطے بنی نضیر و بنی قریظہ سے جنکے مسلمانوں سے صلح تھی سلسلہ جنبانی کی اور وہ دونوں زانی ذرا نیہ مدینہ میں بھیجے غرض جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے بھی یہی سنگساری کا حکم دیا یہ سنکر تو وہ لوگ گھبرائے یہانتک کہ وہ بولے کہ یہ حکم توریت کا نہیں ہے آخر ابن صوریا جو ان کے یہاں کا بہت بڑا عالم تھا ثالث قرار پایا۔ جب وہ آیا اور حضرت نے اس سے قسم دیکر پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ توریت کا یہی حکم ہے جو آپ نے فرمایا غرض وہ دونوں سنگسار کئے گئے اور علماء یہود کی کچھ بن نہ پڑی ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ۶ ۹ ۱۰

أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ

یہ لوگ ایماندار ہی نہیں ہیں بیشک ہم نے توریت نازل کی جسمیں (لوگوں کی)

فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ج يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ

ہدایت اور نور (ایمان ہے) اسی کے مطابق خدا کے فرمانبردار بندے (انبیاء بنی اسرائیل)

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علماء (یہود) بھی کتاب خدا سے

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

(حکم دیتے تھے) جسکے وہ محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس کے گواہ بھی تھے

شُهَدَآءَ ج فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَ

پس (اے مسلمانو) تم لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو (بلکہ مجھی) سے ڈرو اور میری

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی دولت جو درحقیقت بہت تھوڑی قیمت ہے) نہ لو اور (سمجھ لو کہ) جو شخص

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ

خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں اور

كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ

ہم نے توریت میں یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ

آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے

بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط

کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی) برابر کا بدلہ (زخم) ہے

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ

پھر جو (مظلوم ظالم کی خطا معاف کر دے تو یہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کی

يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں

قصاص

جابر نے حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا اور حور العین اسکی زوجہ ہوگی۔ اپنے قرض کو جو کسیکے ذمہ ہو معاف کردے قاتل سے درگذر کرے بعد ہر فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ ۱۲



وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ اٰثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا

اور ہم نے انھیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا اور وہ اس کتاب

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو ان کے سامنے (پہلے سے) موجود تھی اور ہم نے انکو انجیل (بھی) عطا کی

فِيهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

جس میں (لوگوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت تھی اور نور (ایمان) اور وہ اس کتاب توریت کی جو وقت

التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (٤٦) وَلْيَحْكُمْ

نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنے والی اور پرہیزگاروں کی ہدایت و نصیحت تھی اور

اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

اہل انجیل (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے (اسمیں) نازل کیا ہے اسکے مطابق حکم کرنا چاہیئے اور جو شخص

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (٤٧) وَاَنْزَلْنَآ

خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم پر

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

بھی برحق کتاب نازل کی کہ جو کتاب (اسکے پہلے سے) اسکے وقت میں موجود ہے اس کی

الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تصدیق کرتی ہے اور اسکی نگہبان (بھی) ہے تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اسکے مطابق تم بھی حکم دو

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا

اور جو حق بات خدا کیطرف سے آچکی ہے اس سے کترا کے ان لوگوں کی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور ہم نے

مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

تم میں سے ہر ایک کیواسطے (حسب مصلحت وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کر دیا اور اگر خدا چاہتا

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ

تو تم سب کو ایک ہی (شریعت کی) امت بنا دیتا مگر (مختلف شریعتوں سے) خدا کا مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہارا امتحان کرے پس تم

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

نیکیوں میں لپک کے آگے بڑھ جاؤ اور (یقین جانو کہ) تم سب کو خدا ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (تب) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے

سل۵ ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں کرتے خود اصلاح زباں کے مدعی پھر بد زباں کیوں ہو! ۱۲

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تمھیں بتادیگا اور (اے رسول ہم پھر کہتے ہیں کہ) جو احکام خدا نے نازل کئے ہیں تم اسکے مطابق فیصلہ کرو اور

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

انکی (بیجا) خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ تم انسے بچے رہو (ایسا نہو) کہ کسی حکم سے

عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ

جو خدا نے تمپر نازل کیا ہے تمکو یہ لوگ بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ تمھارے حکم سے منہ موڑیں تو سمجھ لو

اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ

کہ (گویا) خدا ہی کی مرضی ہے کہ انکے بعض گناہوں کی وجہ سے انھیں مصیبت میں پھنسا دے اور اسمیں تو

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ

شک نہیں کہ بہتیرے لوگ بدچلن ہیں کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت[۱] کے حکم کی (تم سے بھی) تمنا

يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ

رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والے لوگوں کے واسطے حکم میں خدا سے بہتر کون

يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ

ہوگا اے ایماندارو یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست

وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ

نہ بناؤ (کیونکہ) یہ لوگ تمھارے مخالف ہیں مگر باہم ایکدوسرے کے دوست ہیں اور (یاد رہے کہ)

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا پھر وہ بھی انھیں لوگوں میں ہو گیا بیشک خدا ظالم

يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ

لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا تو (اے رسولؐ) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

کی) بیماری ہے تم انھیں دیکھوگے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں (اور مسئی اسکی وجہ) بیان کرتے ہیں

نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ

کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ (کہیں ایسا نہو انکے نہ ملنے سے) زمانہ کی گردش میں مبتلا ہو جائیں تو عنقریب ہی خدا

ع ۷ ۱۱

وقف منزل

وقف لازم

وقف غفران

[۱] چونکہ عرب میں قرآن مجید کے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب ان کے لئے قرآن ہی ہے اس لئے اسلام کے قبل زمانہ کو زمانۂ جاہلیت کہتے ہیں

يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ

(مسلمانوں کی) فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کردیگا تب یہ لوگ اس بدگمانی پر جو اپنے

مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ (٥٢) وَيَقُولُ

جی میں چھپاتے تھے شرمائینگے اور مومنین (جب انکا نفاق ظاہر ہو جائیگا تو) کہیں گے کیا یہ

الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ

وہی لوگ ہیں جو سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہمسے) کہتے تھے کہ ہم ضرور

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

تمہارے ساتھ ہیں ان کا سارا کیا دھرا اکارت ہوا اور

فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ (٥٣) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن

سخت گھاٹے میں آگئے اے ایماندارو تم میں سے جو کوئی

يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ

اپنے دین سے پھر جائیگا تو (پھر جائے) (انہیں پھر جانے دو) عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر

بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ۙ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

کردیگا جنھیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ اسکو دوست رکھتے ہونگے ایمانداروں کے ساتھ

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

منکسر (اور) کافروں کے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں جہاد کریں گے

اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ

اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پروا نہ کرینگے یہ خدا کا فضل (و کرم) ہے

يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٥٤) إِنَّمَا

وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے (اے ایماندارو)

وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

تمہارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اسکا رسول اور وہ مومنین جو

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ

منزل ٢

٥ اگرچہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے اور بعض اقوال کے موافق حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوند عالم نے اس آیت میں بیان کئے ہیں اسکا سچا مصداق آپکے سوا اصحاب رسول میں دوسرا نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآب نے جنگ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور محاصرہ کو اٹھارہ روز گذر چکے تھے شیخین شکست کھا کر لوٹ آئے تھے اور حضرت علی کو سردار بنا کر بھیجا تب فتح ہوا تو اس وقت جو الفاظ آپ نے حضرت علیؑ کے حق میں ارشاد فرمائے تھے وہ اس آیت کی تفسیر ہیں اور صاحب ما ینطق عن الھویٰ نے اسی آیت کو ذرا سا تغیر دیکر دوسرے لفظوں میں فرما دیا گویا مقصود یہ تھا محض خدا ہی نے گواہی نہ دی بلکہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اور الفاظ حدیث یہ ہیں لاعطین الرایۃ غداً رجلاً کراراً غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ میں اپنے لشکر کا علم کل اس شخص کو دونگا جو کرار ہوگا اور بھاگنے والا نہ ہوگا خدا اور رسول کا وہ دوستدار اور خدا و رسول اسکے دوست اور اسکے ہاتھ پہ خدا اس قلعہ کو فتح کریگا اور اگرچہ اس تمنا میں بہت سے لوگ تھے مگر آپ نے حضرت علیؑ کو دیا فاعتبروا یا اولی الابصار ١٢ منہ یہ آیت بالاتفاق مفسرین شیعہ سنی موافق حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس سے تصریحی طور پر حضرت علیؑ کا بلافصل خلیفہ ہونا ثابت ہوا ہے تفصیل دیکھو [illegible] رسالہ [illegible] ١٢

رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ

دیتے ہیں اور جس شخص نے خدا اور رسول اور (ان مخلصین) ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا

اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

تو (خدا کے لشکر میں آگیا اور) اسمیں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر (ور) رہتا ہے اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

جن لوگوں (یہود و نصاریٰ) کو تم سے پہلے کتاب (خدا توریت و انجیل) دی جا چکی ہے

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

ان میں سے جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے انکو

قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا

خدا ہی سے ڈرتے رہو اور (انکی شرارت یہاں تک پہونچی کہ) جب تم (اذان دیکر) نماز کیواسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو

هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

تو یہ لوگ نماز کو ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ (لوگ کُل بے عقل ہیں اور) کچھ نہیں سمجھتے

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

(اے رسول اہل کتاب سے کہو کہ) آخر تم ہم میں سوا اسکے اور کیا عیب لگا سکتے ہو کہ ہم

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ

خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور جو ہم سے پہلے بھیجی گئی ایمان لائے ہیں

وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ میں تمھیں خدا کے نزدیک

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ

سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب بتادوں (اچھا لو سنو) جس پر خدا نے

اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ

لعنت کی ہو اور اسپر غضب ڈھایا ہو اور ان میں سے کسی کو (مسخ کرکے) بندر اور

ع ۸ ۶ ۱۲

سلہ مدینہ کا ایک نصرانی جب اذان میں اشہد ان محمدا رسول اللہ کو سنتا تو بیاختہ بول اٹھتا خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے ایک دن اسکا خادم بضرورت آگ لایا اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا اتفاق ایک چنگاری اڑ کر چھت پر پہونچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہوگیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فی النار ہوا ۱۲

سلہ ایک مرتبہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع چند یہودیوں کو ساتھ لیکر حضرت رسول کی خدمت میں آئے اور پوچھے کہ پیغمبران سلف میں سے کس کس پر آپ ایمان [illegible] آپ نے فرمایا کہ میں خدا اور قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیم و اسحاق و موسیٰ و عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں یہودیوں نے جوں ہی حضرت عیسیٰ کا نام سنا انکی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے کہ ہمارے خیال میں تمھارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

منزل [illegible]



الْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

(کسی کو) سور بنا دیا ہو اور اُسنے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی پرستش کی ہو پس یہ لوگ

وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ

درجے میں کہیں بدتر اور راہ راست سے بھٹک کے سب سے زیادہ دور جا پہونچے ہیں اور مسلمانو جب

قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا

یہ لوگ تمہارے پاس آجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمتو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ کفرہی کو ساتھ لیکر آئے تھے اور پھر نکلے

بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ

بھی تو ساتھ لیکر ہوئے اور جو (نفاق) وہ چھپائے ہوئے تھے خدا اُسے خوب جانتا ہے (اے رسول) تم

كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

ان میں سے بہتیروں کو دیکھوگے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کیطرف

وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا

دوڑ پڑتے ہیں، جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً بہت ہی برا ہے انکو

يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ

اللہ والے اور علما جھوٹ بولنے اور حرام خوری سے کیوں

وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَ

نہیں روکتے جو (درگذر) یہ لوگ کرتے رہے یقیناً بہت ہی بری ہے اور

قَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ

یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (بخیل ہو گیا) انھیں کے ہاتھ باندھ دیے جائیں

وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ

اور انکے (اس) کہنے پر (خدا کی) پھٹکار (برسے، خدا کا ہاتھ بندھنے کیوں لگا) بلکہ اسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں

كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ

جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو (کتاب) تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اسکا رشک حسد ان میں

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا

سے بہتیروں کی کفر و سرکشی کو بڑھا دے گا اور (گویا) ہمنے خود ان کے آپس میں

سلہ حضرت شعیب پر یہ وحی نازل ہوئی کہ میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر جنمیں سے چالیس ہزار بد ہیں اور ساٹھ ہزار نیک عذاب نازل کرونگا آپ نے عرض کی۔ خداوندا بد تو خیر مگر نیکوں پر کیوں عذاب ہوگا۔ حکم ہوا اے شعیب چونکہ ان لوگوں نے بدوں کی طرف سے غفلت کی نہ میری متابعت میں ان پر غصہ کیا نہ اُن سے نفرت کی نہ ان کو نصیحت کی بلکہ اُن کے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے اسو جہ سے ان کو اور جسارت ہوئی تھا

سلہ یہ یہودی ہجرت کے قبل مالدار تھے اور بعد ہجرت کے چونکہ وہ لوگ مارے حسد کے ایمان نہ لائے تو خدا نے بھی اسکے مال سے برکت اٹھالی تو وہ لوگ لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے اور کھسیانے ہو کر کہنے لگے کہ خدا بخیل ہو گیا ہے۔

بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ
روز قیامت تک عداوت اور کینے کی بنیاد ڈال دی

كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ
جب یہ لوگ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو خدا اسکو بجھا دیتا ہے اور یہ روئے زمین

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۶۴﴾
میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتٰبِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور (ہم سے) ڈرتے تو ہم ضرور اُن کے گناہوں سے

سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ
درگزر کرتے اور ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہونچا دیتے اور

أَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم
اگر یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) انکے پاس انکے پروردگار کی طرف سے

مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ
نازل کئے گئے تھے (انکے احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور (انکے) اوپر سے بھی (رزق برس پڑتا)

أَرْجُلِهِم ؕ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيرٌ
اور پاؤں کے نیچے سے بھی (اُبل آتا اور یہ خوب چین سے) کھاتے انمیں سے کچھ لوگ معتدل ہیں

مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿۶۶﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ
(مگر) انمیں کے بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں بُرا ہی کرتے ہیں اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کیطرف سے

مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ؕ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا
تم پر نازل کیا گیا ہے پہونچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے

بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ
اسکا کوئی پیغام ہی نہیں پہونچایا اور (تم ڈرو نہیں) خدا تمکو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیگا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿۶۷﴾ قُلْ
خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہونچاتا (اے رسول) تم کہہ دو

سلہ ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی اسی طرح سے ابن مردویہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ جناب رسالتمآب کے زمانہ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس اے رسول جو تم اس بات کا کہ علی تمام مومنین کے حاکم ہیں تمہارے پروردگار کیطرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہونچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اسکا کوئی پیغام ہی نہیں پہونچایا) دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سطر ۶

مجمع صریح یوں ہے کہ جناب رسالتمآب ایک عرصہ سے چاہتے تھے کہ علی ابن ابیطالب کو اپنا خلیفہ نامزد کردیں مگر کچھ اپنے ساتھیوں کی مخالفت کے خوف سے ایسا اقدام نہ کرتے تھے آخر خدا نے آخری حج کے بعد راستہ ہی میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا اب تو حضرت مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جسکا نام غدیر خم تھا ایک لاکھ اکیس ہزار کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا اور ہم لوگوں نے حضرت علی کو انکی خلافت و ولایت کی مبارکباد دی شعرا نے قصیدے نظم کئے چنانچہ حسان کا یہ شعر مشہور ہے فقال لہ قم یا علی فانني رضيتك من بعدي اماما وهاديا بعض لوگوں کو یہ دلیل کی خبر سنکر رنج ہوا ایک رسول کے پاس مباحثہ کرنے کو آئے اور خداوند پر بجلی گری اور لی الغا ... اور خدا نے ... کی خبر قرآن میں دیدی سأل سائل بعذاب واقع ۱۲

ع ۹ / ۱۰ / ۱۳

يَٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا

کہ اے اہل کتاب جبتک تم توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے پروردگار کیطرف سے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

تم پر نازل ہوئے ہیں ان (کے احکام) کو قائم نہ رکھو گے اسوقت تک تمہارا

رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

مذہب کچھ بھی نہیں اور (اے رسول) جو (کتاب) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کیطرف سے بھیجی گئی ہے

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى

(اسکا رشک و حسد) انمیں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کو اور بڑھا دیگا تو تم کافروں کی

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ

گروہ پر افسوس نہ کرنا اسمیں سلہ تو شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی

هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ

حکیمانہ خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی (غرض کچھ بھی ہوں) جو خدا اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ

روز آخرت پر ایمان لائے گا اور اچھے (اچھے) کام کرے گا اُن پر البتہ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے ہم نے بنی اسرائیل سے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا

عہد و پیمان لے لیا تھا اور ان کے پاس بہت رسول بھی بھیجے تھے (اسپر بھی) جب انکے پاس

جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

کوئی رسول انکی مرضی کے خلاف حکم لیکر آیا تو ان (کمبخت) لوگوں نے کسی کو

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا

جھٹلا دیا اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا اور سمجھ لیا کہ (اسمیں ہمارے لئے)

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ

کوئی خرابی نہ ہوگی بس (گویا) وہ لوگ (امر حق سے) اندھے اور بہرے بنگئے (مگر باوجود اسکے جب لوگوں نے توبہ کی)

سلہ یہ آیت بعینہ وہ بقرہ میں گذر چکی ہے وہاں اس کی تفصیل و تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے دیکھو پارہ اول مشرہ آیت ٦٢ سورہ بقرہ -١٣

منزل

عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَ

تو پھر خدا نے انکی توبہ قبول کر لی (مگر) پھر (اسپر بھی) ان میں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بن گئے اور

اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ تو دیکھتا ہے جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ

مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر ہیں حالانکہ مسیح نے خود یوں

الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ

کہہ دیا تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمہارا پالنے والا

رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

ہے کیونکہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اسپر خدا نے بہشت کو حرام

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

کر دیا ہے اور اسکا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا (تیسرا) ہے وہ

ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَ

وقف لازم

یقیناً کافر ہو گئے (یاد رکھو کہ) خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور

اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ

(خدا کے بارے میں) یہ لوگ جو کچھ بکا کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے (تو سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ ان میں

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ

سے (کافر کے) کافر رہ گئے انپر ضرور دردناک عذاب نازل ہوگا تو یہ لوگ خدا کی

اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

بارگاہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے اور اپنے (قصوروں کی) معافی کیوں نہیں مانگتے حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ

مہربان ہے مریم کے بیٹے مسیح تو بس ایک رسول ہیں اور

منزل ٢

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ط

ان کے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گذر چکے ہیں اور انکی ماں بھی (خدا کی) ایک سچی بندی تھیں

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

(اور آدمیوں کیطرح) یہ دونوں (کے دونوں بھی) کھانا کھاتے تھے (اے رسول) غور تو کرو کہ ہم اپنے احکام

الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ

اسنے کیسا صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو کہ (پھر الٹے) یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں (اے رسول تم)

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ

کہدو کہ کیا تم خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جسکو نہ تو نقصان ہی کا اختیار

لَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾

ہے اور نہ نفع کا اور خدا تو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ

(اے رسول) تم کہو کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور

الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ

نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں کی) نفسانی خواہشوں پر چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے

قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ

اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست سے (دور)

السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ

بھٹک گئے بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور

اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ

مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی یہ (لعنت انپر پڑی تو صرف)

مَرْيَمَ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

اسوجہ سے کہ (ایک تو) ان لوگوں نے نافرمانی کی اور پھر ہر معاملہ میں حد سے بڑھ جاتے تھے

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ط

اور کسی برے کام سے جسکو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اسپر باوجود نصیحت اڑے رہتے)

ع ١٠ / ١١ / ١٤

ف۵ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا ان پر حضرت داؤد نے لعنت کی اور بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہ کیا ان پر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی وہ سور بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے ورنہ انبیا اسکے مرتکب نہ ہوتے۔ ١٢

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا

جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی برا تھا (اے رسول) تم ان (یہودیوں) میں سے

مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا

بہتیروں کو دیکھوگے کہ کفار سے دوستی رکھتے ہیں جو سامان پہلے سے ان لوگوں نے خود

قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اپنے واسطے درست کیا ہے کسقدر برا ہے (جسکا نتیجہ یہ ہے) کہ (دنیا میں بھی) خدا اُن پر غضبناک ہوا

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا

اور (آخرت میں بھی) ہمیشہ عذاب ہی میں رہیں گے اور اگر یہ لوگ

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

خدا اور رسول پر اور جو کچھ انپر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے تو

اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

ہرگز (انکو) اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں کے بہتیرے تو بدچلن

فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً

ہیں (اے رسول) تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

بڑھکے یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور ایمانداروں کا دوستی میں سب سے بڑھکے قریب[1]

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ

ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں کیونکہ ان

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ

(نصاریٰ) میں سے یقینی بہت سے عالم اور عابد ہیں اور اس سبب سے (بھی) کہ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے

[1] یہ آیت حبشہ کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جب حضرت جعفر طیار وغیرہ ہجرت کرکے حبشہ پہونچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو سنا اور معجزات کو سماعت کرکے ایمان لائے اور جب حضرت جعفر نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی نے ستر علما ان کے ساتھ کئے اور جب وہ حضرت رسولؐ کے پاس پہونچے تو آپ نے انکے سامنے سورہ یٰسین کی تلاوت کی وہ علما رسنکر بہت روئے اور ایمان لائے اور کہنے لگے کہ قرآن کسقدر انجیل سے مشابہ ہے ۱۲

منزل ۲

الجزو ع السابع

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى

اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسول پر نازل کیا گیا ہے تو

اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ

ان کی آنکھوں سے بیساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہوجاتا ہے کیونکہ انھوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے اور عرض

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا

کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے ہم تو ایمان لا چکے تو (رسول کی) تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہمیں بھی لکھ رکھ اور

نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ

ہمکو کیا ہوگیا ہے کہ ہم خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آچکی ہے اس پر تو ایمان نہ لائیں اور (پھر) خدا سے یہ امید

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

رکھیں کہ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمیں (بہشت میں) پہونچا ہی دیگا تو خدا نے انھیں

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

انکے (صدق دل سے) عرض کرنے کے صلہ میں انھیں وہ (ہرے بھرے) باغات عطا فرمائے جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

جاری ہیں (اور) وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے اور (صدق دل سے) نیکی کرنے والوں کا یہی عوض ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی

الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ

ہیں ۱۱ع۹ اے ایماندارو جو پاک چیزیں خدا نے تمھارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو

مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ خدا حد سے بڑھ جانے والوں کو ہرگز

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠

دوست نہیں رکھتا اور جو حلال صاف ستھری چیزیں خدا نے تمھیں دی ہیں انکو (شوق سے) کھاؤ

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور جس خدا پر تم ایمان لائے ہو اس سے ڈرتے رہو

ع ۱۱ ۹ ۱

ؐ جب جناب رسالتمآب نے بالاعلان اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو عموماً قریش کے لوگ سخت برہم ہوئے کیونکہ اسلام سے ان کے آبائی دین میں خلل پڑتا تھا مگر حضرت رسول پر تو انکا دسترس نہ تھا کیونکہ آپ تو حضرت ابو طالب کی حمایت میں تھے اور آپ چونکہ وہاں کے رئیس تھے اس بنا پر کسی کی مجال نہ تھی کہ حضرت کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے لیکن اور لوگ جو آپ ایک دو دو کر کے حضرت کے دعظ و پند سے مسلمان ہوتے جاتے تھے انکو کفار قریش طرح طرح کی ایذائیں دینے لگے جب یہ نہ ہوسکا تو دوسرے قبیلوں کو ابھارا اور حضرت میں اسوقت اتنی تازہ مسلمانوں کی حفاظت کی قوت نہ تھی آخر آپنے ان لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے جاؤ اور سب کا قافلہ سالار اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیار کو بنا یا غرض حضرت جعفر ستر آدمیوں کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر حبشہ پہونچے جب کفار قریش نے یہ خبر سنی تو عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو تحفے دیکر نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ ان لوگوں کو وہاں سے نکال کر واپس کر دے جب یہ دونوں وہاں پہونچے اور تحفہ پیش کیا تو نجاشی نے قبول کیا تب عمرو عاص نے اپنا مطلب پیش کیا بادشاہ نے حضرت جعفر سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حضرت جعفر نے کہا اے بادشاہ آپ ان سے پوچھیں کہ کیا ہم انکے غلام ہیں؟ عمرو عاص نے کہا نہیں بلکہ آزاد و بزرگ ہیں تب جعفر نے پوچھا کہ کیا ہم انکے قرضدار ہیں جسکے یہ طالب ہیں اس نے کہا نہیں حضرت جعفر نے کہا کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں جسکے خون کا دعوی رکھتے ہیں کہا نہیں تب حضرت جعفر نے کہا کہ تم کو آخر ہم سے اب کیا مطلب ہے تم لوگوں نے ہمیں اذیت پہونچائی ہمنے تمھارا شہر چھوڑ دیا عمرو عاص نے کہا اے بادشاہ ان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں جاہلوں کو بگاڑ دیا اور ہماری

(بقیہ بصفحۂ آئندہ)

اوسط comparative | good middle } وسط most middle & best good ✓ | see 68:28 + 2:143

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

خدا تمہارے بیکار[۱] (بیکار) قسموں (کے کھانے) پر تو (خیر) گرفت نہ کریگا مگر بالقصد پکی قسم کھانے

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

(اور اس کے خلاف کرنے پر) تو ضرور تمہاری لے دے کریگا (لو سنو) اسکا جرمانہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

جیسا تم خود اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو، اسی قسم کا اوسط درجہ کا دس محتاجوں کو

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ

کھانا کھلانا یا انکو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ

جس سے یہ سب نہ ہوسکے تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ (تو) تمہاری قسموں کا جرمانہ ہے

اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

جب تم قسم کھاؤ (اور پوری نہ کرو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کا خیال رکھو خدا اپنے احکام کو

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تمہارے واسطے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو اے ایماندارو

اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

شراب[۲] اور جوا اور بت اور پاسے تو بس

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

ناپاک (برے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

فلاح پاؤ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب اور

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

جوے کی بدولت تم میں باہم عداوت و دشمنی ڈلوادے اور خدا کی یاد

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو

بقیہ صہ ۱۹۳ — ... مسلمانوں کو متفرق کر دیا اسے بادشاہ تو انھیں ہمارے حوالہ کر کہ ہم آپس میں اتفاق کریں جعفر طیار نے کہا کہ ہمنے ان کی اسلئے مخالفت کی کہ خدا نے ہم میں رسول بھیجا جو شرک ظلم، خونریزی، زنا کرنے، سود خوری اور سور کھانے کو منع کرتا ہے اور عدل احسان صلہ رحم نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا ہے بادشاہ نے کہا یہی حکم حضرت عیسیٰ کا ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اے جعفر تمھیں کچھ قرآن یاد بھی ہے آپنے فوراً سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی جب اس آیت تک پہونچے وهزى اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا تو نجاشی بہت رویا اور کہا قسم خدا کی یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر کہا! اے بادشاہ انھیں میرے حوالہ کردے یہ سننا تھا کہ بادشاہ نے عمرو عاص کو ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ اگر اب کوئی بات ان کے بارے میں تیری زبان سے نکلی تو مار ڈالوں گا عمرو عاص وہاں سے اپنا سا منہ لیکر مکہ میں واپس آئے اور لوگوں سے بیان کیا کہ جعفر حبشہ میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ ہے اسی قصہ کیطرف اشارہ کرکے یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲

[۱] ایک مرتبہ ابن مسعود، مقداد، ابوذر، سلمان، سالم، عثمان بن مظعون اور معقل بن مقرن وغیرہ نے ابن مظعون کے گھر میں باہم یہ مشورہ کیا کہ باقی عمر اسطرح گذاریں کہ دن کو روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں، سونا خوشبو لگانا اور عورتوں کو ترک کریں اور کمل اور کھال کے کپڑے پہنیں جب یہ خبر حضرت رسول کو پہونچی تو آپ نے منع کیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ صفوۃ

[۱] بیکار قسم کھانے کی مراد یہ ہے کہ آدمی ہر بات میں بغیر قصد و ارادہ کے واللہ باللہ کہے یا زبان قسم کھانے پر سبقت کرے اور نہ مواخذہ کرنیکا مطلب یہ ہے کہ نہ ایسی قسم کھانے پر عذاب ہوگا نہ کفارہ ۱۲۔ [۲] اس آیت میں خدا نے بت پرستی شراب جوا پاسہ وغیرہ کو ایک لفظ سے منع کیا ہے جسکے معنی رجس ناپاک اور گندے کے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں شراب سے بھی یہاں کوئی مخاص (باقی آئندہ)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ

اور خدا کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچے رہو

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

اسپر بھی اگر تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسول پر بس صاف صاف پیغام

الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پہونچا دینا فرض ہے (پھر کرو چاہے نہ کرو تم مختار ہو) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا

کئے اُن پر جو کچھ کھا (پی) چکے اسمیں کچھ گناہ نہیں جب انھوں نے پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ

اور اچھے (اچھے) کام کئے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور

اَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

نیکیاں کیں اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ایماندارو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہونچ سکتے ہیں

تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

خدا تمہارا ضرور امتحان کرے گا تاکہ خدا دیکھ لے کہ اُس سے بے دیکھے

يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰي بَعْدَ ذٰلِكَ

بھالے کون ڈرتا ہے پھر اسکے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اس کے لئے دردناک عذاب ہے اے ایماندارو جب تم حالت احرام

تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ

میں ہو تو شکار نہ مارو اور تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ

تو جس (جانور) کو مارا ہے چوپاؤں میں سے اسکا مثل تم میں سے جو دو منصف آدمی

منزل ۲

بقیہ گذشتہ قسم مراد نہیں بلکہ تاڑی، سیندھی وغیرہ سب داخل ہیں بھنگ گانجہ وغیرہ اگرچہ نجس نہیں مگر حرام یقیناً ہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ شراب خوار اگر بیمار ہو تو اسکی عیادت کو نہ جاؤ۔ اگر مرجائے تو اسکی نماز نہ پڑھو اگر محتاج ہو تو زکوۃ مت دو اور جو شخص اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دے گا تو گویا اس نے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈالا۔ اسی طرح جوے کی تمام قسمیں شطرنج ہو یا چوسر تاش ہو یا گنجیفہ سب حرام ہیں ۱۲ تتمہ صفحہ ہذا

ع ۱۲ — ۷ — ۲

ایک حدیث میں ہے کہ تقوے تین قسم کا ہے ۱۔ حرام کا ترک کرنا یہ عوام کا تقوی ہے ۲۔ حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا یہ تقوی خاص ہے ۳۔ شبہ کے خوف سے حلال چیزوں کا ترک کرنا یہ تقوی خاص الخاص ہے اور یہی تقوی کا اعلیٰ درجہ ہے ۱۲۔

ف جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل کے شکاری جانور حضرت کے پاس جمع ہوجاتے تھے اور اصحاب الصفہ کے خیموں میں اسطرح آجاتے کہ انکے ہاتھ اور نیزے آسانی سے ان تک پہونچ سکتے تھے، آخر ابوالیسر بن عمرو سے نہ رہا گیا اور اُسنے ایک جانور کا شکار کر ہی ڈالا جب اصحاب نے اسکو ملامت کی تو وہ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ

تجویز کردیں اسکا بدلہ (دینا) ہوگا (اور) کعبہ تک پہونچا کر قربانی کی جائے یا (اسکا) جرمانہ

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

(اسکی قیمت سے) محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اسکے برابر روزے رکھنا (یہ جرمانہ اسلئے ہے) تاکہ

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ

اپنے کیے کی سزا کا مزا چکھے جو ہو چکا اس سے تو خدا نے درگذر کی اور جو پھر ایسی حرکت

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

کرے گا تو خدا اسکی سزا دے گا اور خدا زبردست بدلہ لینے والا ہے

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ

تمہارے اور قافلے کے فائدے کے واسطے دریائی شکار اور اسکا کھانا (تو ہر حالت میں)

لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے واسطے جائز کر دیا ہے مگر خشکی کا شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

تم پر حرام ہے اور اس خدا سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم (مرنے کے بعد) اٹھائے جاؤ گے

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ

خدا نے کعبہ کو جو (اسکا) محترم گھر ہے اور حرمت دار مہینوں کو اور قربانی کو

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ

اور اس جانور کو جسکے گلے میں (قربانی کیواسطے) پٹے ڈال دیئے گئے ہوں لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ

یقیناً (سب) جانتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے جان رکھو کہ یقیناً خدا

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

بڑا سخت عذاب والا ہے اور (یہ بھی) کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

منزل ۲

حالت احرام میں شکار کا کفارہ

۵۷ احرام کی حالت میں تو خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے لیکن جب احرام کھول دے تو جائز ہے مگر حرم کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اسکا شکار کسی کے واسطے کبھی جائز نہیں ہے ۱۲

منزل ٢

ع ٧ ١٤ ٣

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

ہمارے رسول پر پیغام پہونچا دینے کے سوا (اور کچھ فرض) نہیں اور جو کچھ تم ظاہر بظاہر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَ

اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو، خدا سب جانتا ہے (اے رسول) کہدو کہ ناپاک (حرام) اور پاک

الطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

(حلال) برابر نہیں ہو سکتا، اگرچہ ناپاک کی کثرت تمھیں بھلی کیوں نہ معلوم ہو تو اے عقلمندو

يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب رہو اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

ایسی چیزوں کے بارے میں (رسول سے) نہ پوچھا کرو کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو تمھیں بری معلوم ہوں

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ

اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھوگے تو تم پر ظاہر کر دی جائیگی (مگر تم کو برا لگیگا جو

عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا

سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے درگذر کی اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے تم سے پہلے

قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا

بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں (اپنے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب تحمل نہ ہو سکا تو) اسکے

جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

منکر ہو گئے خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کن پھٹی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ (سانڈھ) نہ وصیلہ (جڑواں بچہ)

وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى

نہ حام (بڈھا سانڈھ) مگر کفار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ (موٹ) بہتان

اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا

باندھتے ہیں اور ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اور جب ان سے

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) خدا نے نازل فرمایا ہے اسکی طرف اور رسول کی طرف آؤ (اور جو کچھ کہیں سو مانو)

ف ۵ عرب کے کندہ ناتراش جاہل حضرت سے طرح طرح کے سوالات کیا کرتے کسی نے پوچھا اسوقت میری بی بی گھر میں کس طرح ہے کسی نے کچھ کسی نے کچھ یہانتک کہ کثرت سوال سے گھبرا کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور غصہ سے فرمایا، جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں اسپر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بول اٹھا میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ بن قیس دوسرے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں، اسکے بعد فرمایا خدا کی قسم بہشت و دوزخ میرے سامنے ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون بہشتی ہوگا اور کون جہنمی اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے، اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ

تو کہتے ہیں کہ ہمیں جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لیے کافی ہو گیا (یہ لوگ لکیر کے فقیر ہی رہینگے)

آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾

اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُمْ

اے ایمان والو تم اپنی خبر لو جب تم راہِ راست پر ہو تو کوئی گمراہ

مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ

ہوا کرے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتا تم سب کے سب کو خدا کی طرف لوٹ کے

جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا

جانا ہے۔ تب (اس وقت نیک بد) جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دے گا اے

الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ

ایمان والو جب تم میں سے کسی (کے سر) پر موت آ کھڑی ہو تو وصیت کے وقت

الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

تم (مومنوں) میں سے دو عادلوں کی گواہی ہونی ضرور ہے

أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي

اور اگر تم اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور (سفر ہی میں) تمکو موت کی مصیبت کا سامنا ہو تو

الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا

(بھی) دو گواہ غیر (مومن) ہی سہی (اور) اگر تمہیں شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے

مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ

بعد روک لو پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس (گواہی) کے عوض کچھ دام

لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ

نہیں لینگے اگرچہ (ہم جسکی گواہی دیتے ہیں ہمارا) عزیز ہی (کیوں نہ) ہو اور ہم خدا لگتی گواہی

شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ

نہ چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم بیشک گنہگار ہیں پھر اگر اس پر اطلاع

سلہ تمیم داری صحابی نے ابن بیدی اور ابی ماریہ نصرانی کے ساتھ بغرض تجارت سفر کیا اور اسکے پاس علاوہ اور اسباب کے سونے چاندی کے منقش ظروف اور ہار بھی تھے اتفاقاً راہ میں بیمار ہوا اور مرگیا اور تمام مال و اسباب ان دونوں کے حوالہ کر گیا کہ میرے وارثوں کو دیدیجیو ان دونوں نے مدینہ آکر سونے چاندی کے ظروف اور ہار نکال کر باقی اسباب اُن کے وارثوں کو دیدیا اور چونکہ ان وارثوں کو تمام اسباب کی فہرست معلوم تھی ان دونوں نصرانیوں سے یوں جرح شروع کی۔ کیا ہمارا مورث بہت دنوں تک بیمار رہا کہ اسکی بیماری میں بہت کچھ خرچ ہو گیا وہ بولے نہیں۔ تب پوچھا کیا اسکا اسباب چوری ہو گیا تھا نہیں تب پوچھا کیا تجارت کی تھی جس میں گھاٹا ہوا کہا نہیں پوچھا کہ پھر آخر فلانی چیزیں سونے کے ظروف وغیرہ کیا ہوئے وہ بولے ہم نہیں جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم نے پہونچا دیا آخر یہ مقدمہ حضرت رسول کے اجلاس میں پیش ہوا اور چونکہ ان دعویداروں کا کوئی گواہ نہ تھا اسوجہ سے آیت نظر بہ دن کر رہائی دیدی گئی ۱۲۔

منزل ۲

عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا

ہو جائے کہ وہ دونوں (دروغ حلفی سے) گناہ کے مستحق ہوگئے تو دوسرے دو آدمی ان لوگوں میں سے جن کا حق مارا گیا ہے

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ

اور (میت سے) زیادہ قرابت دار ہیں (ان کی تردید میں) ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر دونوں گواہ

بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ

خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی نسبت ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے (حق سے) کچھ

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

تجاوز نہیں کیا ایسا کیا ہو تو اس وقت بیشک ہم ظالم ہیں۔ یہ زیادہ تر قرین قیاس ہے کہ اس طرح یہ

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ

(آخرت کے ڈر سے) ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا (دنیا کی رسوائی کا) اندیشہ ہو کہ کہیں ہماری قسمیں دوسرے

بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا

فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں مسلمانو۔ خدا سے ڈرو اور (اس کے حکم) کان لگا کر سنو اور خدا

يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ

بدچلن لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچاتا (اس وقت کو یاد کرو) جس دن خدا (اپنے) پیغمبروں کو

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ

جمع کرکے پوچھے گا کہ تمہیں (تمہاری امت کی طرف سے تبلیغ احکام کا) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کرینگے کہ ہم تو (صرف ظاہری

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى

باتوں کے سوا کچھ نہیں جانتے تو تو خود بڑا غیب دان ہے (وہ وقت یاد کرو) جب خدا فرمائیگا کہ اے

ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ

مریم کے بیٹے عیسیٰ ہم نے جو احسانات تم پر اور تمہاری ماں پر کئے انہیں یاد کرو

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى

جب ہم نے روح القدس (جبرئیلؑ) سے تمہاری تائید کی کہ تم جھولے میں (پڑے پڑے) اور ادھیڑ ہوکر

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

(یکساں) باتیں کرنے لگے اور جب ہم نے تمہیں لکھنا اور عقل و دانائی کی باتیں

ع ۸ ۱۴ ۴

ف۵ جب مقدمہ کا ذکر گذشتہ صفحہ میں ہو چکا ہے کہ حضرت نے گواہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا کچھ عرصہ کے بعد پھر وارثوں نے ایک کٹورا سا ان کے پاس سے پایا اور دریافت سے معلوم ہوا کہ ان ہی دونوں نصرانیوں سے بیچا ہے تب ان نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیز ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھی مگر کوئی گواہ نہ تھا اس وجہ سے ظاہر نہ کیا تحت وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ہم لوگوں کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوا فہرست بھی تھی تب حضرت نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالہ کیا اسی قصہ کا آیت ۱۰۵ سے اسی آیت تک ذکر ہے اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان بھی ۱۲

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ

اور تورات و انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی

كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

صورت بنانے پھر اس پر (کچھ) دم کر دیتے تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ

بن جاتی تھی اور جب تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور

اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال کھڑا کرتے تھے اور جس وقت تم

عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بنی اسرائیل کے پاس معجزے لیکر آئے اور اس وقت میں نے انکو (تم پر دست درازی کرنے) سے روک دیا تو ان

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

میں سے بعض کفار کہنے لگے تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور جب میں نے حواریوں کو الہام

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے ہم ایمان لائے اور تو

وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں (وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے (عیسیٰ سے) عرض کی

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ

کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا آپ کا خدا ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت کا)

يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا

ایک خوان نازل فرمائے عیسیٰ نے کہا اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا سے

اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ

ڈرو اور ایسی فرمائش جسمیں امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے ہم تو (فقط یہ) چاہتے ہیں کہ

مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

اسمیں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے دلکو (آپکی رسالت کا) پورا پورا اطمینان ہوجائے اور یقین کرلیں کہ آپ نے ہم سے جو کچھ کہا

منزل ۲

ف حضرت عیسیٰ باوجودیکہ بال کے کپڑے پہنتے درخت کے پتے اور گھاس کی غذا کرتے نہ دنیا کی کوئی چیز اپنے پاس رکھتے۔ نہ رہنے کا کوئی گھر تھا۔ نہ لڑکے بالے تھے، رات کو جہاں جگہ پاتے سو رہتے اور فرماتے تھے کہ درخت کے پتے میری روزی ہیں صحرا کے گل بوٹے میرے باغ ہیں سردی میں آفتاب میرا لحاف ہے شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا میرے برابر کوئی غنی نہیں عمر بھر میں نہ کسیکو جھڑکا نہ کبھی منہ بر سے کبھی ہنکائی نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے نہ کبھی بدبو سے ناک بند کی نہ کبھی ترش روئی کی مگر پھر بھی خداوند عالم اپنی نعمتیں حضرت عیسیٰ سے گنواتا ہے اللہ اکبر ہم لوگوں کا معلوم نہیں کیا حشر ہوگا۔

۱۲ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۲

وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِينَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيسَى

اور ہم لوگ اسپر گواہ رہیں (تب) مریم کے بیٹے عیسیٰ نے بارگاہ خدا میں)

ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ

عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہمپر آسمان سے ایک خوان (نعمت) نازل

السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً

فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کے لئے ہمارے اگلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید قرار پائے (اور ہمارے حق میں)

مِنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ

تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے خدا نے فرمایا

اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

میں خوان تو تم پر ضرور نازل کروں گا (مگر یاد رہے کہ) پھر تم میں سے جو شخص اسکے بعد کافر ہوا تو میں

فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ

اسکو یقیناً ایسے سخت عذاب کی سزا دونگا کہ ساری خدائی میں کسی ایک پر بھی

الْعٰلَمِينَ ﴿۱۱۵﴾ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

ویسا (سخت) عذاب نہ کرونگا اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسیٰ سے) خدا فرمائیگا کیوں اے

ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ

مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہدیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا

مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ

بنا لو عیسیٰ عرض کرینگے سبحان اللہ میری تو یہ مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منھ سے

أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي ۚ بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ

نکالوں جسکا مجھے کوئی حق نہ ہو (اچھا) اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور

عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي

معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے ہاں البتہ میں تیرے

نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ

جی کی بات نہیں جانتا (کیونکہ) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے تو نے مجھے جو حکم

إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِي بِهِۦٓ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ

حکم دیا اسکے سوا تو میں نے انسے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا سب کا پالنے والا ہے

وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا

اور جب تک میں انمیں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر جب تو نے

تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ

مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی انکا نگہبان تھا اور تو تو ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ

گواہ (موجود) ہے تو اگر ان پر عذاب کریگا تو (تو مالک ہے) یہ تیرے بندے ہیں

وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾

اور اگر تو انھیں بخش دیگا (تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو زبردست حکمت والا ہے

قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ

خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو انکی سچائی (آج) کام آئیگی انکے لئے (ایسے بھرے) بہشت کے

جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ

وہ باغات ہیں جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾

خدا انسے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾

سارے آسمان و زمین اور جو کچھ انمیں ہے سب خدا ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے

سورة الانعام نزلت بمكة الا قل تعالوا الى اخر ثلث ايات نزلت بين مكة والمدينة وهي مائة وخمس وستون اية

سورہ انعام مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ایک سو پینسٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(میں) اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے سب آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور انمیں کی طرح طرح کی تاریکی اور

ربط

(بقیہ گذشتہ) آخر حضرت عیسیٰ نے لوگوں کی بارہا بشارت کر دی وہ کچھ دن جیسے آتا اور دوپہر ڈھلے غائب ہو جاتا تھے پھر حضرت عیسیٰ نے اسپر دل کو کر دکھوت سیرچہ کے کھانے سے منع کر دیا تب لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ جادو ہے آخر اسکی سزا میں خدا نے تین سو تینتیس آدمیوں کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھکر مزبلوں پر گوہ کھاتے پھرتے تھے اور تین روز تک زندہ رہکر مرگئے اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں عید کا دن قرار پایا۔١٢

سلہ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے بعض یہ ہیں خدا ہی کا خالق کل اشیا رہونا انکوں کے عوض تمیز قصے یہودیوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب حضرت رسول کو صبر کی فہمائش رسول کی کفار کے ایمان کی تمنا تھا تو تمست دکیر ڈھیل دیجاتی ہے خدا کے احکام کے تغیر کا الوہی حق ... خدا ہی ... ترتیب ہونا دینی امور میں میزان کا برابر ہونا قیامت میں کفار کی حسرت ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت بیہودہ بحث سے کنارہ کشی کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ حضرت ابراہیم کا طریقہ استدلال خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسکا کھانا فضول خرچی ... کی ممانعت ... ترتیب کی حرمت وغیرہ وغیرہ ١٢۔

١٦ ع ٥ ٦



الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①

روشنی بنائی پھر (باوجود اسکے کفار (اوروں کو) اپنے پروردگار کے برابر کرتے ہیں[1]

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ

وہ وہی خدا ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے مرنیکا) ایک وقت مقرر کر دیا

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ

اور (اگرچہ تم کو معلوم نہیں مگر) اسکے نزدیک (قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے، پھر (بھی) تم شک کرتے

اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

اور وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے وہی تمہارے ظاہر و باطن سے (بھی)

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

خبردار ہے اور وہی جو کچھ بھی تم کرتے ہو جانتا ہے اور (ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ) ان کے پاس

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ④

خدا کی آیات میں سے جب کوئی آیت آئی تو بس یہ لوگ ضرور اس سے منہ پھیر لیتے تھے

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

چنانچہ جب ان کے پاس (قرآن پر) حق آیا تو اسکو بھی جھٹلایا تو یہ لوگ جسکے ساتھ تمسخر

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

کر رہے ہیں اسکی حقیقت انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگی کیا انھیں سوجھتا نہیں کہ

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى

ہم نے انسے پہلے کتنے گروہ (کے گروہ) ہلاک کر ڈالے جنکو ہم نے روئے زمین میں وہ قوت قدرت

الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

عطا کی تھی جو ابھی تک تم کو نہیں دی اور ہم نے آسمان کو تو ان پر موسلادھار پانی برستا

عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ

چھوڑ دیا تھا اور ان کے (مکانات کے) نیچے بہتی ہوئی نہریں بنادی تھیں (مگر)

تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ

پھر بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مار ڈالا اور ان کے بعد

[1] اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیاء کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ چیزیں خود بخود ہو گئیں، دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں۔ تیسرے مشرکین کی جو بتوں کو خدا سمجھتے ہیں۔ ۱۲

بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا

ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا اور (اے رسول) اگر ہم کاغذ پر (لکھی لکھائی) کتاب

فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ

(بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر بھی کفار

كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا

(نہ مانتے اور) کہتے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور (یہ بھی) کہتے کہ اس (نبی) پر کوئی فرشتہ

أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ

کیوں نہیں نازل کیا گیا (جو ساتھ ساتھ رہتا) حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیج دیتے تو (ان کا) کام ہی تمام ہو جاتا

ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ

پھر انہیں مہلت بھی نہ دی جاتی اور اگر ہم فرشتہ کو نبی بناتے تو (آخر) اس کو بھی

رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدِ

مرد صورت بناتے اور جو شبہے یہ لوگ کر رہے ہیں وہی شبہے (گویا) ہم خود اپنے اوپر اس وقت بھی اوڑھا دیتے

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ

(اے رسول تم دل تنگ نہ ہو) تم سے پہلے (بھی) پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا گیا ہے بس جو لوگ ان سے مسخراپن کرتے تھے

سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ

ان کو اس عذاب نے جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے گھیر لیا (اے رسول ان سے) کہو کہ ذرا

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (انبیاء کے) جھٹلانے والوں کا کیا

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

(برا) انجام ہوا (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ (بھلا) جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے

وَالْأَرْضِ ۖ قُلْ لِلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ

کس کا ہے (وہ کیا جواب دیں گے) تم خود کہہ دو کہ خاص خدا کا ہے اُس نے اپنی ذات پر مہربانی لازم کر لی ہے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ

وہ تم سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کچھ شک نہیں ضرور جمع کرے گا (مگر) جن لوگوں نے

؏ ۱۰

سلہ نضر بن حارث وغیرہ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گستاخانہ کہنے لگے کہ جب تک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی نہ دیں کہ یہ کتاب تم آپ کے پاس سے لائے ہیں اور ایک فرشتہ ایسا پاس ہو جس سے یہ کھلا ہو کہ تم ... ... تب ہم آپ کی نبوت کے قائل ہوں اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲

سلہ ایک روز حضرت رسول کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگا کہ اے محمد تم نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتہ کو بھیجتا ہم لوگوں کے سے آدمی کو کیوں بھیجتا ... ... میں عرش کی صدا ... ان لوگوں کو دیکھتا ... آواز کو سنا جاتا ہے اسلئے جواب ... میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲



خَسِرُوٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا

آپ اپنا نقصان کیا وہ تو (قیامت پر) ایمان نہ لائینگے حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے کہ) جو کچھ رات

سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

کو اور دن کو (روئے زمین پر) رہتا (سہتا) ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور وہی (سبکی) سنتا (اور سب کچھ)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جانتا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے چھوڑکر دوسرے کو اپنا سرپرست بنالوں

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

اور وہی (سب کو) روزی دیتا ہے اور اسکو کوئی روزی نہیں دیتا (اے رسول) تم کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی کہ خبردار) مشرکین سے نہ ہو۔

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ

(اے رسول) تم کہو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو بیشک ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب سے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ

ڈرتا ہوں اسدن جس (کے سر) سے عذاب ٹل گیا تو (سمجھو کہ) خدا نے اس پر

رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

(بڑا) رحم کیا اور یہی تو صریحی کامیابی ہے اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

تکلیف پہونچائے تو اسکے سوا کوئی اسکا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر تمہیں کچھ

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

فائدہ پہونچائے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی اپنے تمام بندوں پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ

غالب ہے اور وہ واقفکار حکیم ہے (اے رسول) تم پوچھو کہ گواہی میں سب

شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ

سے بڑھکے کون چیز ہے (پھر) تم خود ہی کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے

له ایک مرتبہ کفار قریش نے جمع ہوکر حضرت سے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے مگر تم کہو تو ہم سب مل کر تمہارے واسطے اتنا مال جمع کردیں کہ تم اچھے خاصے امیر ہوجاؤ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آؤ۔ اسکے جواب میں خدا نے فرمایا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کردے تمہاری احتیاج نہیں۔۱۲



بَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اس لئے نازل کیا گیا تا کہ میں تمہیں اور جسے (اسکی) خبر پہنچے

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

اس کے ذریعہ سے ڈراؤں کیا تم یقیناً یہ گواہی دیسکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

معبود بھی ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو اسکی گواہی نہیں دیتا (تم دیا کرو) تم (انکو لئے) کہو کہ

وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ

وہ تو بس ایک ہی خدا ہے اور جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں تو انسے بیزار ہوں جن لوگوں کو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

ہمنے کتاب عطا فرمائی ہے (یہود و نصاریٰ) وہ تو جسطرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں اسیطرح اس نبی (محمد) کو بھی پہچانتے ہیں

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ

(مگر) جن لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اسکی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کے

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

ظالم کون ہوگا اور ظالموں کو ہرگز نجات نہ ہوگی اور (اسدن کو یاد کرو) جسدن ہم

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

ان سب کو جمع کرینگے پھر جن لوگوں نے شرک کیا انسے پوچھیں گے کہ جنکو تم (خدا کا) شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

خیال کرتے تھے کہاں ہیں پھر ان کی کوئی شرارت (باقی) نہ رہے گی بلکہ وہ تو یہ کہیں گے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ

قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے والا ہے ہم کسیکو اسکا شریک نہیں بناتے تھے (اے رسول بھلا)

كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

دیکھو تو یہ لوگ اپنے ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اور یہ لوگ (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازی

وقف لازم

ع ٢ ١٠ ٨

يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا

کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئی اور بعض اُن میں کے ایسے بھی ہیں جو تمہاری (باتوں کی) طرف کان لگائے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

رہتے ہیں اور (انکی ہٹ دھرمی اس حال کو پہنچ گئی ہے کہ گویا) ہمنے خود انکے دلوں پر پردے ڈالدیئے ہیں اور انکے کانوں میں بہرا پن

وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا

پیدا کر دیا ہے کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور اگر وہ ساری (خدائی کے) معجزے بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان لانیکے نہیں یہانتک کہ جب تمہارے

جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ

پھر بھی کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آنکلتے ہیں تو کفار (قرآن کو) یہ کہہ بیٹھتے ہیں (کہ بھلا اسمیں رکھا ہی کیا ہے) یہ تو اگلوں کی

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

کہانیوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں اور یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اس (کے سننے) سے روکتے ہیں اور خود تو

وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

الگ تھلگ رہتے ہی ہیں اور (ان باتوں سے) بس آپ ہی اپنے کو ہلاک کرتے ہیں اور (افسوس)

يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ

سمجھتے نہیں اور (اے رسول) اگر تم انکو اس وقت دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب جہنم (کے کنارے) پر لا کھڑے کیے جائینگے

فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ

تو اُسے دیکھکر کہیں گے اے کاش ہم (دنیا میں) پھر (دوبارہ) لوٹا دیئے جاتے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے

نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا

اور ہم مومنین سے ہوتے (مگر انکی آرزو پوری نہ ہوگی) بلکہ جو (بے ایمانی) پہلے سے چھپاتے تھے آج (اسکی حقیقت)

يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا

اُنپر کھل گئی۔ اور (ہم جانتے ہیں کہ) اگر یہ لوگ (دنیا میں) لوٹا بھی دیئے جائیں تو بھی جس چیز کی منا ہی کی گئی ہے

عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا

اُسے کریں (اور ضرور کریں) اور اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں اور کفار یہ بھی تو کہتے ہیں کہ ہماری اس

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى

دنیا وی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے (قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہے) ہم مرنیکے بعد اٹھائے بھی نہ جائینگے اور (اے رسول) اگر

سلہ ابوسفیان عتبہ اور شیبہ نے مسجد الحرام میں حضرت رسول کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر بن حارث کہنے لگا۔ جس طرح محمد اگلوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں میں بھی تمہارے سامنے ہو کر عجم کی تاریخ پڑھ سکتا ہوں۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

قیامت میں کفار کی حالت

منزل ٢

إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ

تم انکو اس وقت دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب کہ وہ (اپنے) پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائینگے (اور خدا ان سے) پوچھیگا کیا یہ (قیامت کا دن)

قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ

اب بھی صحیح نہیں ہے وہ (جواب میں) کہینگے کہ اپنے پروردگار کی قسم ہاں بالکل سچ ہے تو خدا فرمائیگا کہ تم جو (دنیا میں حق سے)

تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ

انکار کرتے تھے اسکی سزا میں عذاب (کے مزے) چکھو جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلایا وہ بڑے گھاٹے میں ہیں

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا

یہانتک کہ جب انکے سر پر قیامت ناگہاں آ پہنچے گی تو کہنے لگیں گے اے ہے افسوس

عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ

ہم نے تو اس میں بڑی کوتاہی کی (یہ کہنے جائینگے) اور اپنے گناہوں کا پشتارہ اپنی اپنی پیٹھ پر

ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ

لادے جائینگے دیکھو تو (یہ) کیا برا بوجھ ہے جسکو یہ لادے (لدے پھرتے) ہیں اور (یہ) دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ

تو کھیل تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں

لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ

کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی

لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ

بک بک تم کو صدمہ پہونچاتی ہے تو (تم کو سمجھنا چاہیئے کہ) یہ لوگ تم کو نہیں جھٹلاتے

وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ

بلکہ (یہ) ظالم (حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور دیکھو تم ہی پر انحصار نہیں) تم

كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا

سے پہلے بھی بہتیرے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے اپنے جھٹلائے جانے اور اذیت (و تکلیف)

وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ

پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی اور کیونکر نہ آتی خدا کی باتوں کا کوئی بدلنے والا

ع ١٠ ٣ ٩

النّصف

حضرت رسول کی خاطرداشت

منزل ۲

النصف

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ

نہیں ہے۔ اور پیغمبروں کے حالات تمہارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں، اگرچہ ان لوگوں کی

كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

روگردانی تم پر شاق ضرور ہے (لیکن) اگر تمہارا بس چلے تو

تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ

زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا دو

فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

پھر انھیں کوئی معجزہ لا دکھاؤ (تو یہ بھی کر دیکھو) اگر خدا چاہتا تو سب کو راہ راست پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ

(مگر وہ) امتحان کرتا ہی ہے پس دیکھو تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) ہونا (تمہارا کہنا) صرف وہی لوگ

یَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں اور مردوں کو خدا قیامت ہی میں اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائینگے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

اور کہتے ہیں کہ آخر اس نبی پر اسکے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتا

اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

تو تم (ان سے) کہدو کہ خدا معجزے کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر ان میں کے اکثر لوگ (خدا کی

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓىِٕرٍ

مصلحتوں کو) نہیں جانتے زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا اپنے دونوں پروں سے اڑنے والا

یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی

پرندہ ہے ان کی بھی تمہاری طرح جماعتیں ہیں (اور سب کے سب لوح محفوظ میں موجود ہیں) ہم نے

الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

کتاب (قرآن) میں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی ہے پھر سب کے سب (چرند ہوں یا پرند) اپنے پروردگار کے حضور

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ

جمع لائے جائینگے (اور جنلوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا گویا وہ (کفر کے گھٹا ٹوپ) اندھیرے میں گونگے بہرے (پڑے) ہیں

ف گونگا بہرا اگر اندھیرے میں پڑ جائے تو اسکے رو براہ ہونے کی کوئی امید نہیں۔ کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے اشارے کو دیکھ نہیں سکتا خود گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا۔ ۱۱



مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى

خدا جسے چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے اور جسے چاہے اُسے سیدھے ڈھرّے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

پر لگا دے (اے رسول اُن سے) پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سامنے خدا کا عذاب آ جائے

عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ

یا تمہارے سامنے قیامت ہی آ کھڑی موجود ہو تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ کہ خدا کے سوا کیا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے (دوسروں کو تو کیا) بلکہ اُسی کو پکارو گے پھر اگر وہ چاہے گا

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ ع

تو جس کے واسطے تم نے اُس کو پکارا ہے اُسے دفع کر دیگا اور (اس وقت) تم دوسرے معبودوں کو جنہیں تم (خدا کا) شریک سمجھتے تھے بھول

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

جاؤ گے اور (اے رسول) جو اُمتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم اُنکے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے ہیں پھر (جب نافرمانی کی) تو ہم نے

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ

انکو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں تو جب اُن (کے سر) پر

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے (کہ ہم عذاب دفع کر دیتے) مگر انکے دل تو سخت ہو گئے تھے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا

اور انکے کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا (پھر کیونکر گڑگڑاتے) پھر جس کی

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

انھیں نصیحت کی گئی تھی جب اسکو بھول گئے تو ہم نے انپر (ڈھیل دینے کے لئے) ہر طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے کھول دئے

حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

یہانتک کہ جو نعمتیں انکو دی گئی تھیں جب انکو پا کر خوش ہوئے تو ہم نے انھیں ناگہاں لے ڈالا تو اس وقت

مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ

وہ ناامید ہو کر رہ گئے پھر ظالم لوگوں کی جڑ[۱] کاٹ دی گئی

ع ۱۱ ۴ ۱۰

[۱] حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خداوند عالم کسیکو باوجود گناہ اور فسق و فجور کے نعمت اور فراغت عطا فرماتا ہے تو سمجھو ڈھیل دیرہا ہے اور اکبارگی گرفتار کریگا۔۱۲



وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور سارے جہان کے مالک خدا کا شکر ہے (کہ قصہ پاک ہوا) اے رسول ان سے پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو

اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

کہ اگر خدا تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں لے لے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

خدا کے سوا اور کون معبود ہے جو (پھر) تمھیں یہ نعمتیں (واپس) دے (اے رسول) دیکھو تو ہم کس کس طرح

الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ

اپنی دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی وہ لوگ منہ موڑے جاتے ہیں (اے رسول) اُن سے پوچھو کہ کیا تم یہ سمجھتے

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

کہ اگر تمھارے سر پر خدا کا عذاب بےخبری میں یا آشکارا آجائے تو کیا گنہگاروں کے سوا

اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ

اور لوگ بھی ہلاک کیے جائینگے (ہرگز نہیں) اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ

کہ (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دیں اور (بدوں کو عذاب جہنم سے) ڈرائیں پھر جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ

کام کیے تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

آیتوں کو جھٹلایا تو چونکہ بدکاری کرتے تھے (ہمارا) عذاب اُن کو لپٹ جائے گا

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ

(اے رسول) ان سے کہدو کہ میں تو یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (کہ ایمان لانے پر دیدونگا) اور نہ

الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى

میں غیب کے (کل حالات) جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس جو (خدا کیطرف سے) میرے

اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾

پاس وحی کیجاتی ہے اسیکا پابند ہوں (ان سے پوچھو تو کہ اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے

سلہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھا دے خطاب ہوا اے موسیٰ میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہوجا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ۱۲

سلہ اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت رسول کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا اور جو خدا کا حکم ہوتا تھا بلاکم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے اسوجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اُسے قبول مت کرو ۱۲

ع ۹ ۱۱

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ

اور اس قرآن کے ذریعہ سے تم اُن لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) اپنے خدا کے سامنے جمع کئے جائینگے

لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾

(اور یہ سمجھتے ہیں کہ) انکا خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنجائیں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَ

اور (اے رسولؐ) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے اسکی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں

الْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم

ان کو اپنے پاس سے نہ دھتکار دو نہ (ان کے حساب کتاب) کی جوابدہی تمھارے ذمہ ہے

مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ

اور نہ تمھارے حساب کتاب کی جوابدہی کچھ اُن کے ذمہ ہے تاکہ تم انہیں (اس خیال سے)

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ

دھتکار بتاؤ تو تم ظالموں (کے شمار) میں ہو جاؤگے اور اسی طرح ہم نے

فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ

بعض آدمیوں کو بعض سے آزمایا تاکہ وہ لوگ کہیں کہ ہائیں کیا یہ لوگ ہم میں سے ہیں

عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾

جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا ہے (یہ تو سمجھتے کہ) کیا خدا شکر گذاروں کو بھی نہیں جانتا

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ

اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تمھارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم

عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ

(تم پر خدا کی سلامتی) کہو تمھارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کرلی ہے بیشک تم میں سے

عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَ

جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اسکے بعد پھر توبہ کرلے اور اپنی حالت

أَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ

کی اصلاح کرے (تو خدا اسکا گناہ بخشدیگا کیونکہ) وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ہم (اپنی) آیتوں کو

سلہ دنیا کا سلسلہ یہی دستور چلا آتا ہے کہ دینِ حق کو پہلے بیچارے غربا ہی نے قبول کیا ہے حضرت رسول کے واسطے بھی یہی ہوا کہ اپنے اہلبیت کے علاوہ پہلے دیندار حضرت مقداد و عمار و سلمان اور ابو ذر وغیرہ تھے اور یہ بیچارے سب کے سب محتاج مفلس فقر و فاقہ میں مبتلا قریش کے اشراف امراء نے آپ سے کہا کہ آپ کی صحبت میں ہمیشہ ذلیل و مفلس لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور ہمیں اُن کے ساتھ بیٹھنے میں ننگ و عار ہے۔ آپ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تو ہم لوگ آپ کے پاس آکر دین کی باتیں اور قرآن کو سنیں مگر اصلی مطلب یہ تھا کہ ان کے وفادار اصحاب بھی ان سے کنارہ کش ہوجائیں اور ہم لوگ تو الگ ہی ہیں یہ تنہا رہجائیں خدا نے اس آیت سے رسولؐ کی تو یوں تشفی کی کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے باطن میں نہیں اسکے علاوہ تمہیں باطن سے کیا مطلب تم ظاہر کو باطن پر قیاس کرو اور کفار کا یوں جواب دیا کہ دنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں جو اصلی نعمت دین اسلام سے محروم ہے اسکی کوئی قدر نہیں ۱۲

الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ

یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے (اور وہ اسپر چلیں) (اے پیغمبر)

اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

تم کہدو کہ مجھے اسکی مناہی کیگئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں کی عبادت کروں جنکو تم پوجا

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

کرتے ہو (یہ بھی) کہدو کہ میں تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں گمراہ

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہونگا تم کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن

وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ

دلیل پر ہوں اور تم نے اسکو جھٹلا دیا (تو) تم جسکی جلدی کر رہے ہو (عذاب) وہ کچھ میرے پاس (اختیار میں) نہیں

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

حکومت تو بس صرف خدا ہی کیلئے ہے وہ (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ

(ان لوگوں سے) کہدو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار میں) ہوتا تو میرے اور

الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

تمہارے درمیان کا فیصلہ کب کا چکا گیا ہوتا اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے اور

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا

اسکے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور تری میں

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا

ہے اسکو (بھی) وہی جانتا ہے اور کوئی پتا بھی نہیں جھڑتا مگر وہ اسے ضرور جانتا ہے

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ

خدا کی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اور وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات کو نیند میں ایکطرح سے اٹھا لیتا ہے

خدا ہی کو غیب کا علم ہے

يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ

اور جو کچھ تو نے دن کو کیا ہے جانتا ہے پھر تمھیں دن کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (زندگی کی)

أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا

(وہ) میعاد جو (اسکے علم میں) معین ہے پوری کیجائے پھر (تو آخر) تم سب کو اسکی طرف لوٹنا ہے پھر جو کچھ تم

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَ

دنیا میں (بھلا یا برا) کرتے ہو تمھیں بتادیگا وہ اپنے بندوں پر غالب ہے وہ تم لوگوں پر

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ

نگہبان (فرشتے تعینات کرکے) بھیجتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو ہمارے

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ

فرستادہ (فرشتے) اسکو (دنیا سے) اٹھالیتے ہیں[۱] اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں ذرا بھی) کوتاہی نہیں کرتے پھر

رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ

یہ لوگ اپنے سچے مالک خدا کے پاس واپس بلالئے گئے آگاہ رہو کہ حکومت خاص اسیکے لئے ہے اور وہ سب سے

أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ

زیادہ حساب[۲] لینے والا ہے (اے رسول) ان سے پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے (گھٹا ٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ

جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعائیں مانگتے ہو کہ اگر وہ ہمیں (ابکی دفعہ) اس (بلا) سے

أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ

چھٹکارا دے تو ہم ضرور اسکے شکر گذار (بندے ہوکر) رہیں گے تم کہو ان (مصیبتوں) سے

يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾

اور ہر بلا سے خدا تمھیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اسپر بھی تم شرک کرتے ہی جاتے ہو

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

(اے رسول) تم کہدو وہی اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ (اگر چاہے تو) تم پر

مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ

عذاب تمھارے (سرکے) اوپر سے نازل کرے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے (اٹھا کھڑا کردے) یا ایک

ع ٥ ١٣ ٧

[۱] حضرت رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ شب معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اسکے سامنے رکھی ہے اسمیں وہ کچھ دیکھ رہا ہے اور وہ اسقدر ترشرو ہے کہ باوجودیکہ تمام فرشتے مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور ہنس پڑے مگر وہ اپنی حالت پر رہا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے وہ بولے ملک الموت جب سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہیں۔ میں اسکے قریب گیا اور پوچھا۔ اگر دو شخصوں کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو تم کیونکر انکی روحیں قبض کروگے کہنے لگا ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوئی ہے اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسیکی ہتھیلی یا دسترخوان کہ اسکے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اسمیں سے جو چیز چاہے اٹھالے اور جو چیز چاہے رکھدے ۔۱۲۔

[۲] حضرت علیؑ سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم اتنی مخلوقات کا حساب کیونکر ایک دفعہ لیگا آپنے فرمایا جس طرح وہ سب کو ایکدفعہ روزی دیتا ہے اسیطرح سبکا ایکدفعہ حساب بھی لیگا ۔۱۲

منزل ۲

شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ

گروہ کو دوسرے سے بھڑادے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھادے ذرا غور تو کرو

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ

ہم کس کس طرح اپنی آیتوں کو الٹ پلٹ کے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں اور اسی (قرآن) کو تمہاری قوم

بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾

نے جھٹلا دیا حالانکہ وہ برحق ہے (اے رسول) تم ان سے کہو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا

ہر خبر (کے پورا ہونے) کا ایک خاص وقت مقرر ہے اور عنقریب ہی تم جان لوگے اور جب تم ان

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو ان (کے پاس) سے ٹل جاؤ یہاں تک

حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ

کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں

الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ

شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ ہرگز

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

نہ بیٹھنا اور ایسے لوگوں (کے حساب کتاب) کی جوابدہی کچھ پرہیزگاروں پر

مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ

تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا (چاہئے) تاکہ یہ لوگ بھی پرہیزگار بنیں اور جن

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیاوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے

الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ

ایسے لوگوں کو چھوڑو اور (موقع موقع سے) قرآن کے ذریعہ سے ان کو نصیحت کرتے رہو (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص اپنی کرتوت کی

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ

بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ اس وقت) تو خدا کے سوا اس کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ سفارشی اور اگر

ف اس سے صاف واضح ہے کہ بری صحبت سے ہر شخص کو پرہیز کرنا چاہیئے اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہوا ہو اس وجہ سے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے سچ ہے

ف صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند ۱۲

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط أُولَٰٓئِكَ

وہ (اپنے گناہ کے عوض میں سارے (جہان کا) بدلہ بھی دے تو بھی ان سے ہرگز نہ لیا جائیگا یہ لوگ

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ج لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ

اپنی کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں انکو پینے کیلئے کھولتا ہوا گرم پانی (ملے گا)

وَّعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ أَنَدْعُوا

اور (انپر) دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے (اے رسول) انسے پوچھو (کہ) کیا ہم لوگ

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ

خدا کو چھوڑکر اُن (معبودوں) سے مناجات کریں جو نہ تو ہمیں نفع پہونچا سکتے ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں

أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ

اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا اسکے بعد الٹے پاؤں کفر کی طرف اس شخص کیطرح پھر جائیں

الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهُ أَصْحَابٌ

شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو درانحالیکہ وہ حیران و پریشان ہو (کہ کہاں جائے کیا کرے) اور اسکے کچھ رفیق

يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ إِنَّ هُدَى

ہوں کہ اُسے راہ راست کی طرف پکارتے رہ جائیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آؤ (اور وہ ایک نہ سنے) (اے رسول) تم کہدو

اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ط وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾

کہ ہدایت تو بس خدا کی ہدایت ہے اور ہمیں تو حکم ہی دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار (خدا) کے فرمانبردار بندے ہیں

وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ط وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ

اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو اور وہی تو وہ (خدا) ہے جسکے حضور میں تم سب کے سب

تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

حاضر کئے جاؤگے وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے ٹھیک ٹھیک بہتیرے آسمان و زمین

بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ﴿٧٣﴾ ط قَوْلُهُ الْحَقُّ ط

پیدا کئے اور جس دن (کسی چیز کو) کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے اُسکا قول سچا ہے

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ط عَالِمُ الْغَيْبِ وَ

اور جس دن صور پھونکا جاوے گا (اُس دن) خاص اسیکی بادشاہت ہوگی (وہی) غائب و حاضر (سب) کا

الشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (۷۴) وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

جاننے والا ہے اور وہی دانا واقف کار ہے (اور اس) وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے

لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَ

اپنے (منہ بولے) باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا (بناتے) ہو میں تو تمکو اور تمہاری قوم کو

قَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۷۵) وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ

کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور (جسطرح ہمنے ابراہیم کو دکھایا تھا کہ بت قابل پرستش نہیں) اسی طرح

مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ

ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا (انتظام) دکھاتے ہیں تاکہ وہ (ہماری

الْمُوقِنِينَ (۷۶) فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۚ

وحدانیت کا یقین کرنیوالوں میں ہو جائیں تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو ایک ستارہ کو دیکھا

قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ (۷۷)

تو دفعۃً بول اُٹھے (اچھا کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانیوالی چیز کو تو میں (خدا بنانا) پسند نہیں کرتا

فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ

پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو بول اٹھے (کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا

قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

تو کہنے لگے کہ اگر (کہیں) میرا (اصلی) پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں

الضَّالِّينَ (۷۸) فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا

ہو جاتا پھر جب آفتاب دمکتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے (کیا) یہی میرا خدا ہے

رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي

یہ تو سب سے بڑا (بھی) ہے پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم لوگ

بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ (۷۹) إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي

(خدا کا) شریک بناتے ہو اُن سے میں بیزار ہوں (یہ ہرگز خدا نہیں ہو سکتے) میں نے تو باطل سے کترا کر اسکی

فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ

طرف اپنا منہ کر لیا ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین پیدا کئے اور میں مشرکین سے

---

۵۱ اس سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آذر سچ مچ حضرت ابراہیم کا باپ تھا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ چونکہ حضرت ابراہیم کو اسنے پالا تھا، اس وجہ سے آپ اُسے باپ کہا کرتے۔ وہ آپکا چچا یا نانا تھا اور خدا نے بھی آپ کے قول کی حکایت کر دی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا اسی وجہ سے جو نسب نامے انجیل و توریت میں انبیا کے مذکور ہیں اس میں آذر کا نام نہیں بلکہ تارخ کا ہے۔ ۱۲۔

۵۲ اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ان چیزوں کو خدا کہنا بطور استفہام انکاری کے تھا اور چونکہ اسوقت کے مشرکین میں کوئی تارے کوئی چاند کوئی سورج کی خدائی کا قائل تھا اور آپ کو ان کا معقول کرنا دلیل سے خدائے یکتا کی خدائی ثابت کرنا منظور تھا سو جسے اس قسم کی تقریر کی اور سمجھا دیا کہ ان سب چیزوں میں علامت حدوث و امکان کی پائی جاتی ہے کیونکہ تغیر اور حرکت خاص ممکن کی شان سے ہے پس ان کے واسطے بھی کسی اور خالق کی ضرورت ہو جسمیں تغیر نہ پایا جاتا ہو نہ کسی کے مجبور ہو جیسے تارے وغیرہ اسکی حکومت محدود ہو جیسے نمرود وغیرہ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیم پہلے مشرک تھے بلکہ آپ نے مشرکین کے قول کو فرض کرکے پھر غلط ثابت کر دیا۔ ۱۲۔

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ

نہیں ہوں اور انکی قوم کے لوگ ان سے حجت کرنے لگے تو ابراہیم نے کہا تھا کیا تم مجھ سے

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

خدا کے بارے میں حجت کرتے ہو حالانکہ وہ یقینی میری ہدایت کر چکا اور تم جن بتوں کو اسکا شریک بناتے ہو

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ

میں انسے ڈرتا (و ڈرتا) نہیں (وہ میرا کچھ کر نہیں سکتے) مگر ہاں میرا خدا خود (کرنا) چاہے (تو البتہ کر سکتا ہے) میرا پروردگار

شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ

تو باعتبار علم کے سب پر حاوی ہے تو کیا اسپر بھی تم نصیحت نہیں مانتے اور جنھیں تم خدا کا شریک بناتے ہو

مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ

میں انسے کیوں ڈروں جب تم اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے خدا کا شریک ایسی چیز دل

يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ

کو بنایا ہے جنکی خدا نے کوئی سند تم پر نہیں نازل کی پھر اگر تم جانتے ہو تو (بھلا بتلاؤ تو سہی کہ ہم دونوں فریق میں

بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

امن قائم رکھنے کا زیادہ حقدار کون ہے جنلوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے

لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا انھیں لوگوں کیلئے امن (و اطمینان) ہے اور

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور یہ ہماری (سمجھائی بجھائی) دلیلیں ہیں جو ہمنے ابراہیم کو اپنی قوم

قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ

پر (غالب آنیکے لئے) عطا کی تھیں ہم جسکے مرتبے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا

عَلِيْمٌ ﴿۸۴﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

باخبر ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب (سا بیٹا پوتا) عطا کیا ہم نے سب کی ہدایت کی

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ

اور ان سے پہلے نوح کی (بھی) ہم ہی نے ہدایت کی اور ان ہی (ابراہیم) کی اولاد سے داؤد

ع ۹ ۱۲ ۱۵

حاشیہ: ایک مرتبہ نمرود نے یہ خواب دیکھا کہ میرے شہر کے کنارے سے ایک ستارہ طلوع ہوا اور اسکی روشنی سے چاند سورج کی روشنی پھیکی پڑ گئی نجومیوں نے یہ تعبیر بتائی کہ شہر بابل میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کریگا مگر ابھی تک اسکا حمل نہیں قرار پایا ہے یہ سنتے ہی اُسنے حکم دیا کہ عورتیں مردوں سے جدا کر دیجائیں اور دس دس عورتوں پر ایک ایک مرد نگہبانی کے لئے مقرر ہوا اور یہ بھی حکم ہوا کہ جو لڑکا پیدا ہو مار ڈالا جائے خدا کی شان اسی اثنا میں حضرت ابراہیم کا حمل قرار پایا اور ولادت کا وقت قریب آیا تو آپکی والدہ نمرود کے خوف سے شہر کے باہر ایک غار میں لیجا کر جنیں اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر غار کے دروازے کو ایک پتھر سے بند کر کے گھر چلی آئیں دوسرے روز جا کر دیکھا کہ آپ اپنی انگلیاں چوس رہے ہیں اور ایک سے دودھ اور دوسری سے شہد نکلتا ہے اسی سے آپ کی پرورش ہونے لگی الغرض خدا کی قدرت جتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں اتنا آپ ایک مہینہ میں بڑھتے تھے غرض تھوڑی سی مدت میں جب نمرود کا خوف جاتا رہا تو آپ غار سے نکلے جب آپ شہر میں آئے تو لوگ آپکو نمرود کے پاس لیگئے دیکھا کہ ایک بدصورت آدمی تخت پر بیٹھا ہے اور اسکے گرد بہت سے خوبصورت غلام اور کنیزیں صف باندھے کھڑی ہیں آپنے پوچھا یہ کون ہے اور وہ لوگ کون ہیں کسی نے کہا یہ خدا ہے اور وہ اسکی مخلوقات ہیں آپ بیساختہ بول اٹھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوروں کو اپنے سے بہتر پیدا کر سکے ۔ ۱۲

سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ط

سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون (سب کی ہم نے ہدایت کی)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ

اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں اور زکریا و یحییٰ و

عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

عیسیٰ و الیاس (سب کی ہدایت کی اور یہ) سب (خدا کے) نیک بندے ہیں اور اسمٰعیل

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى

والیسع و یونس و لوط (کی بھی ہدایت کی) اور سب کو سارے جہان پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ج

عطا کی اور (صرف انھیں کو نہیں بلکہ) انکے باپ دادا اور ان کی اولاد اور انکے بھائی بندوں میں سے

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٨﴾

(بہتیروں کو) اور ان کو منتخب کیا اور انھیں سیدھی راہ کی ہدایت کی (دیکھو)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

یہ خدا کی ہدایت ہے اور اپنے بندوں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے

عِبَادِهٖ ط وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٩﴾

اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا (دھرا) سب اکارت ہو جاتا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ج

یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (آسمانی) کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا

پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں تو (کچھ پرواہ نہیں) ہمنے تو اسکے لیے ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے

بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

جو (ان کی طرح) انکار کرنیوالے نہیں (یہ اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جنکی خدا نے ہدایت کی

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ط

پس تم بھی ان کی ہدایت کی پیروی کرو (اے رسول ان سے) کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کا طالب نہیں

سلہ ۵ باوجودیکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم میں بہت سی پشتوں کا فاصلہ تھا مگر صرف حضرت مریم کی وجہ سے خدا نے حضرت عیسیٰ کو حضرت ابراہیم کی اولاد میں شمار کیا ہے پھر ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے جو حضرات حسنین اور ان کی ذریت طاہرہ کے اولاد رسول ہونے میں تامل کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩١﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ

یہ تو سارے جہاں کے لئے صرف نصیحت ہے اور بس (۹۱) اور ان لوگوں (یہود) نے خدا کی جیسی

حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن

قدر کرنی چاہیے نہ کی اسلئے کہ ان لوگوں نے (یہود وہ ہی سے) یہ کہدیا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ

نازل ہی نہیں کیا (اے رسول) تم پوچھو تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰ لیکر آئے تھے کس نے نازل کی

نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ

جو لوگوں کے لئے روشنی اور (از سرتاپا) ہدایت (ہی ہدایت) تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ کر کے کاغذی اوراق بنا ڈالے

تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا

اس میں کا کچھ حصہ (جو تمہارے مطلب کا ہے وہ) تو ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے کو (خلاف مطلب سمجھ کر) چھپاتے ہو حالانکہ (اسی کتاب کے ذریعہ سے) تمہیں وہ باتیں

أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ

سکھائی گئیں جنھیں نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا (اے رسول وہ تو جواب دینگے نہیں) تمہیں کہدو کہ خدا نے (نازل فرمائی) اسکے

يَلْعَبُونَ ﴿٩٢﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ

بعد انہیں چھوڑ دو کہ (پڑے جھک مارا کریں) اپنی توتو میں میں میں کھیلتے پھریں (۹۲) اور یہ (قرآن) بھی وہ کتاب ہے جسے ہم نے بابرکت نازل کیا

الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ

اور اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو اسکے سامنے (پہلے سے) موجود ہے اور (اسواسطے نازل کیا ہے) تاکہ تم (اسکے ذریعہ سے) اہل مکہ

حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ

اور اسکے اطراف کے رہنے والوں کو (خوف خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اس پر (بے تامل) ایمان

بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٣﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

لاتے ہیں اور وہی اپنی اپنی نماز میں بھی پابندی کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ

خدا پر جھوٹ (موٹ) افترا کر کے کہے کہ ہمارے پاس (سلہ) وحی آئی ہے حالانکہ اس کے پاس

وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ

وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آئی یا وہ شخص (سلہ) دعوے کرے کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا ہے ویسا میں

منزل ۲ — ع ۱۰ — ۸ — ۱۶

سلہ جعلی پیغمبر کذاب جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرکے کہتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوتی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہوکر آتا ہے اور مجھے تعلیم کرتا ہے ۱۲ سلہ عبد اللہ ابن ابی سرح حضرت عثمان کا دودھ شریک بھائی حضرت رسول کی وحی کا کاتب تھا اور کبھی کبھی شرارت سے غفور رحیم کی جگہ علیم حکیم لکھدیا کرتا جب لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين الایہ نازل ہوئی تو اسکو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان سے رسول کے فرمانے کے قبل فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا آپ نے اس سے فرمایا اسکو بھی لکھ یہ بھی قرآن و وحی ہے اسنے لکھا تو سہی مگر شک میں پڑ گیا اور اپنے جی میں کہنے لگا اگر یہ سچے ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی ان کی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں غرض وہ مرتد ہوگیا اور اہل کتاب کے پاس جا کر کہنے لگا مجھے محمد کا حال معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے جی سے بنالیتے ہیں اور وحی کا دعوی کرتے ہیں اس ناشائستہ حرکت پر آپ نے اسکو مدینہ سے نکلوا دیا اور پھر چند حضرت عثمان نے سفارش کی تو گھر آنے نہ دیا آخر یہی شخص حضرت عثمان کی خلافت کے وقت مصر کا حاکم ہوا ۔ ۱۲



مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

بھی (ابھی) عنقریب نازل کئے دیتا ہوں اور (اے رسول) کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

پڑے ہیں اور فرشتے ان کی طرف (جان نکالنے کے واسطے) ہاتھ لپکا رہے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا

آج ہی تو تم کو رسوائی کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیونکہ تم

كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ

خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ جوڑا کرتے تھے اور اس کی آیتوں

اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

(کو سن کر ان) سے اکڑا کرتے تھے اور آخر تم ہمارے پاس اسیطرح تنہا آئے نا

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو (مال اولاد) ہم نے تم کو دیا تھا وہ سب

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

اپنے پس پشت چھوڑ آئے اور تمہارے اُن سفارش کرنیوالوں کو بھی نہیں دیکھتے جنکو

زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہاری (پرورش وغیرہ) میں (ہمارے) ساجھے دار ہیں اب تو تمہارے

وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ

باہمی تعلقات منقطع ہوگئے اور جو کچھ تم خیال کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہو گئے خدا ہی تو

فٰلِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

گٹھلی اور دانے کو شگافتہ (کرکے درخت روئیدہ) کرتا ہے وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

اور وہی زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے (لوگو) وہی تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

بہکے جا رہے ہو، اسی کے لئے صبح کی پو پھٹی اور اسی نے آرام کے لئے رات

---

۵۹ جب حضرت رسول نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین کے سامنے اس آیت کو پڑھا تو آپ نے پوچھا بیٹا! فرادیٰ سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا برہنہ حضرت فاطمہ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی مارے غیرت کے حضرت فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور بے اختیار رونے لگیں تو آپ نے دعا کی۔ خداوندا ان کو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھانا اور پھر اس خیال سے حضرت رسول نے ان کو اپنی عبا کا کفن دیا تھا۔ ۱۲

۱۱ ع ۴ ۱۷

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اور حساب کے لئے سورج اور چاند بنائے۔ یہ خدائے غالب دانا کے مقرر کردہ

الْعَلِيْمِ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا

(اصول) ہیں اور وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کئے تاکہ تم

بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکی میں ان سے راہ معلوم کرو جو لوگ واقفکار ہیں ان کے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

لئے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں اور وہ وہی خدا ہی جسنے تم لوگوں

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ

کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی پشت) اور سونپے کی جگہ (ماں کا پیٹ) مقرر ہے ہمنے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

سمجھدار لوگوں کیواسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں اور وہ وہی (قادر وتوانا) ہی

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ

جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اسکے ذریعہ سے ہر چیز کے کوئے نکالے

شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا

پھر ہم ہی نے اس سے ہری بھری ٹہنیاں نکالیں کہ اس سے باہم گتھے ہوئے دانے

مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے (منجر) سے لٹکتے ہوئے گچھے (پیدا کئے)

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

اور انگور اور زیتوں اور انار کے باغات جو باہم صورت میں

مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا جب پھلے اور پکے تو اس کے پھل

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾

کیطرف غور تو کرو بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لئے بہت سی (خدا کی) نشانیاں ہیں



وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهٗ

اور ان (کمبختوں) نے جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ جنات کو بھی خدا ہی نے پیدا کیا اور گھڑ

بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

ان لوگوں نے بے سمجھے بوجھے خدا کے لئے بیٹے بیٹیاں گڑھ ڈالیں جو جو باتیں یہ لوگ (اسکی شان میں)

يَصِفُوْنَ ﴿١٠١﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى

بیان کرتے ہیں اس سے وہ پاک و پاکیزہ اور برتر ہے سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے اُسکے

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ

کوئی لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب اسکو کوئی بی بی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو

كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف ہے (لوگو) وہی اللہ تمہارا

رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

پروردگار ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے تو اسیکی عبادت کرو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٣﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَ

اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے اسکو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور

هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ

وہ (لوگوں کی) نظروں کو خوب دیکھتا ہے اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ

تمہارے پاس تو سوجھانے والی چیزیں آ ہی چکیں پھر جو دیکھے (سمجھے) تو اپنے دم کے لئے

وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٥﴾

اور جو اندھا بنے تو (اسکا ضرر بھی) خود اسی پر ہے اور (اے رسول انسے کہدو کہ) میں تمہارا کچھ نگہبان تو

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ

نہیں ہوں اور ہم (اپنی) آیتیں یوں الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو) اور تاکہ لوگ یہ بھی اقرار کرلیں کہ تم نے (قرآن کو کسی سے)

لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

ساتھی پڑھا ہے اور تاکہ جو لوگ جانتے ہیں انکے لئے (قرآن کو) خوب واضح کرکے بیان کردیں جو حکم تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی

١٢ ع ٦ ١٨

لطیفہ: دیکھنے کی سب سے بڑی شرط ہے کہ جسم کثیف ہو اور خدا کثیف کیسا جسم ہی نہیں رکھتا نہ مثل رنگ کے غرض نہ اسکے لئے کوئی جہت ہے پھر اسکا دیکھنا کسطرح ممکن ہی نہیں نہ اس وقت نہ آخرت میں نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ انبیا نہ اولیا کیونکہ وہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں۔ ١٣٠

مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

کی طرف سے وحی کیجائے بس اسی پر چلو اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان لوگوں کا نگہبان بھی

حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا

بنایا نہیں ہے اور نہ تم ان کے ذمہ دار ہو اور یہ (مشرکین) جن کو اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر)

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ

عبادت کرتے ہیں انھیں تم برا نہ کہا کرو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے برا

عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

(بھلا) کہہ بیٹھینگے (اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے) طرح (پابند ہوتے ہیں کہ گویا) ہمنے خود ہر گروہ کے اعمال انکو سنوار کر اچھے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

کر دکھائے پھر انھیں تو (آخرکار) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے تب دنیا میں جو کچھ کرتے تھے

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

خدا انھیں بتا دیگا اور ان لوگوں نے خدا کی سخت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۗ قُلْ اِنَّمَا

انکے پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائینگے (اے رسول تم) کہہ دو کہ معجزے

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور تمہیں کیا معلوم بلکہ یقینی بات ہے کہ جب معجزہ بھی آئیگا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ

تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم ان کے دل اور انکی آنکھیں الٹ پلٹ دیں گے جس طرح

كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ

یہ لوگ قرآن پہلی مرتبہ ایمان نہیں لائے اور ہم انھیں انکی سرکشی کی حالت میں

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾

چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں۔

ع ١٢ ١٠ ١٩

ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسول سے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ موسیٰ نے پتھر سے چشمے نکالے عیسیٰ نے مردے زندہ کیے صالح نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، بھلا آپ بھی تو کچھ دکھائیے۔ آپ نے پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو وہ بولے کوہ صفا سونے کا ہو جائے آپنے پوچھا اگر ہو جائے تو ایمان لاؤگے وہ بولے ضرور اور اس پر سخت سے سخت قسمیں بھی کھائیں۔ یہ سنکر آپ دعا کرنا چاہتے ہی تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہونچایا کہ میں تمہاری دعا سے اس پہاڑ کو سونا بنا دونگا مگر یاد رہے کہ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہ لائے تو سخت سے سخت عذاب نازل کرکے ان کی بیخکنی کردونگا اب تم جس بات کو چاہو اختیار کرو۔ آپ نے ان کی حالت پر غور کرکے اس سے درگذر کی ١٢

منزل ۲

الجزء الثامن

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

اور (اے) رسول سچ تو یوں ہے کہ ہم اگر اُن کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور اُن سے مُردے بھی باتیں کرنے لگتے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ

اور تمام مخفی چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ اُنکے سامنے لا کھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے مگر جب

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ

اللہ چاہے، لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے اور (اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے دشمن ہیں) اُسی طرح (گویا

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ

ہم نے خود آزمائش کیلیے) شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا، وہ

الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی

غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

کرتے ہیں، اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے تو ان کو اور

يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا

انکی افترا پردازیوں کو چھوڑ دو، اور (یہ سرگوشیاں اسلیے تھیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا

لاتے اُن کے دل ان (کی شرارت) کی طرف مائل ہو جائیں، اور انھیں پسند کریں اور تاکہ جو جو افترا پردازیاں یہ لوگ خود

هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ

کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں، کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو ثالث

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ

تلاش کروں حالانکہ وہ وہی خدا ہے جس نے تمہارے پاس واضح کتاب نازل کی، اور جن لوگوں کو

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ

ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ یہ (قرآن بھی) تمہارے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَ

برحق نازل کیا گیا ہے، تو تم (کہیں) شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا اور

Manzil 2



تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

سچائی اور انصاف میں تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی کوئی اس کی باتوں کا

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۶﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ

بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے۔ اور (اے رسول) دنیا میں تو بہتیرے

مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بھٹکا دیں۔

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

یہ لوگ تو صرف اپنے خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَ

(تم کیا جانو) جو لوگ اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو (بھی) خدا ہی خوب جانتا ہے اور

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَمَا لَكُمْ

رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (وقت ذبح) خدا کا نام لیا گیا ہو اسی کو لے کھاؤ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے

اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ

کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے نہیں کھاتے ہو حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام کر دی

لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ

ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان کر دی ہیں مگر (ہاں) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو) اور

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

بہتیرے تو (خواہ مخواہ) اپنی نفسانی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے ہیں اور

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ

تمہارا پروردگار تو حد سے تجاوز کرنے والوں سے خوب واقف ہے (اے لوگو) ظاہری اور باطنی

وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ

گناہ (دونوں) کو (بالکل) چھوڑ دو جو لوگ گناہ کرتے ہیں انہیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی

ف۔ اے کفار مکہ مردار کھاتے اور جب انھیں کوئی شخص ناشائستہ حرکت پر کچھ کہتا تو وہ الٹے مسلمانوں ہی پر اعتراض کرتے کہ واہ تم لوگ جسے مار ڈالتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو خدا نے مارا ہو اسے نہیں کھاتے اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دے دیا ہے اگرچہ اس آیت میں خدا نے وجہ نہیں بیان کی کیونکہ خدا کا حکم ہی کافی ہے مگر بعض مصلحت تو بالکل واضح ہے کہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے سے شرک کی جڑ کٹتی ہے اور مردہ جانور کھانے سے طبی قاعدے کے موافق بہت سے نقصانات پیدا ہوتے ہیں ۱۲

مردہ جانور کھانا



بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢١﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

بدلا دیا جائے گا اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا نام نہ لیا گیا اس میں سے مت کھاؤ (کیونکہ)

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

یہ بیشک بدچلنی ہے اور شیاطین تو اپنے ہوا خواہوں کے دل میں وسوسہ

لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ

ڈالا ہی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے (بیکار بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر (کہیں) تم نے انکا

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢٢﴾ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ

کہنا مان لیا تو (سمجھ رکھو کہ) بے شبہہ تم بھی مشرک ہو۔ کیا جو شخص پہلے مردہ تھا پھر

وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن

ہم نے اسکو زندہ کیا اور اسکے لیے ایک نور بنایا جسکے ذریعہ سے وہ لوگوں میں (بے تکلف) چلتا پھرتا ہے اس شخص کا

مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ

سا ہو سکتا ہے جسکی یہ حالت ہو کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں (پھنسا ہوا) ہے (کہ) وہاں سے کسی طرح نکل نہیں

زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٣﴾ وَكَذَٰلِكَ

سکتا (جسطرح مومنوں کیواسطے ایمان آراستہ کیا گیا) اسیطرح کافروں کیواسطے انکے اعمال (بد) آراستہ کر دیئے گئے ہیں (کہ بھلا ہی بھلا نظر

جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا

آتا ہے) اور جسطرح کہ مکہ میں اسیطرح ہم نے ہر بستی میں اسکے قصورواروں کو سردار بنایا تاکہ ان میں مکاری کیا کریں،

فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٤﴾

اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری کرتے ہیں اپنی ہی حق میں (برا) کرتے ہیں اور سمجھتے (تک) نہیں

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ

اور جب ان کے پاس کوئی نشانی (نبی کی تصدیق کیلیے) آتی ہے تو کہتے ہیں جب تک ہمکو خود ویسی چیز (وحی وغیرہ)

مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ

نہ دیجائیگی جو پیغمبران خدا کو دی گئی ہے اسوقت تک تو ہم ایمان نہ لائینگے اور خدا جہاں (جس ولیس) اپنی پیغمبری

يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

قرار دیتا ہے اُس (کی قابلیت وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے جو لوگ (اس جرم کے) مجرم ہیں انکو عنقریب

ع ١١ ١٤ ١

سلہ ایک دفعہ ابوجہل نے حضرت رسول کے ساتھ بے ادبی کی اور حضرت امیر حمزہ شکار پر گئے تھے جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابوجہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا، اور حضرت حمزہ اسی وقت ایمان لائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو گویا نور والی زندہ حضرت حمزہ ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابوجہل اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار و ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی بہرحال شان نزول اسکی خاص موقع کے لیے ہو مگر عام مومنین وکفار اسکے مصداق ہوسکتے ہیں

وقف لازم

وقف منزل



صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا

ان کی مکاری کی سزا میں خدا کے یہاں بڑی ذلت اور سخت عذاب

يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۵﴾ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ

ہوگا۔ تو خدا جس شخص کو راہ راست دکھلانا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام

صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ

(کی وجہ) کیواسطے (صاف اور) کشادہ کر دیتا ہے اور جسکو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے اسکے

صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ

سینے کو تنگ دشوار گزار کر دیتا ہے گویا (قبول ایمان) اسکے لیے آسمان پر چڑھنا ہے۔ جو

كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا

لوگ ایمان نہیں لاتے خدا اُن پر برائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے

يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۶﴾ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۚ قَدْ

اور (اے رسول) یہ (اسلام) تمھارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے عبرت حاصل کرنے

فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۲۷﴾ لَهُمْ دَارُ

والوں کیواسطے ہم نے اپنی آیات تفصیلاً بیان کر دی ہیں اُنکے واسطے اُنکے پروردگار کے یہاں امن اور

السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۸﴾

چین کا گھر (بہشت) ہے اور دنیا میں جو کارگزاریاں انھوں نے کی ہیں اسکے عوض خدا اُنکا سرپرست ہوگا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم

اور (اے رسول اُن لوگوں کو وہ دن یاد دلاؤ) جس دن خدا سب کو جمع کریگا اور شیاطین سے فرمائیگا اے گروہ جنات تم نے تو بہتیرے

مِّنَ الْإِنسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا

آدمیوں کو بہکا بہکا کر اپنی جماعت بڑی کر لی اور آدمیوں سے جو لوگ (ان شیاطین کے) دوست تھے کہینگے اے ہمارے

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي

پالنے والے (دنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا اور (اپنی کرنی کی سزا پانیکو) جو وقت تم نے ہمارے لیے معین کیا تھا

أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا

اب ہم اپنی اس وقت (قیامت) میں پہونچ گئے خدا (اسکے جواب میں) فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور ہمیشہ رہیگے

ل جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض صحابہ نے اسکے مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اُسکے دل کو روشن منور کر دیتا ہے اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں کسی نے پوچھا اس کی پہچان کیا ہے فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا غرور کے گھر سے کنارہ کش رہنا اور مرنے سے پہلے موت کا مستعد رہنا نورانی قلب کی نشانی ہے ۱۲



إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَ

مگر جسے خدا (نجات دینی) چاہے (نجات دے) بے شک تیرا پروردگار حکمت والا واقف کار ہے۔ اور

كَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا

اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا اُن کے کرتوتوں کی بدولت سرپرست

يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ

بنائیں گے (پھر ہم پوچھیں گے کہ کیوں) اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ

نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان کریں اور تمہیں تمہارے اُس روز

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوا شَهِدْنَا عَلٰى أَنْفُسِنَا وَ

(قیامت) کے پیش آنے سے ڈرائیں وہ عرض کرینگے (بیشک آئے تھے) ہم خود اپنے اوپر آپ (اپنے خلاف) گواہی دیتے ہیں

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ

(دراصل) انکو دنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا اور ان لوگوں نے اپنے خلاف آپ گواہی دی

أَنَّهُمْ كَانُوا كٰفِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ أَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ

کہ بیشک یہ سب کے سب کافر تھے اور یہ (پیغمبروں کا بھیجنا صرف) اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں کو

مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا غٰفِلُونَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ

ظلم زبردستی سے وہاں کے باشندوں کے غفلت کی حالت میں ہلاک نہیں کیا کرتا اور جس نے

دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾

جیسا (بھلا یا برا) کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک کے درجات ہیں اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ

اور تمہارا پروردگار بے پرواہ رحم والا ہے، اگر چاہے تو تم سب کے سب کو (دنیا سے اٹھا) لے جائے

وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنْشَأَكُمْ

اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جس طرح آخر تمہیں دوسرے لوگوں کی

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ

اولاد سے پیدا کیا بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (ایک نہ ایک دن)

ع ١٥ / ٨ / ٢

ل آدمی میں اگرچہ ہر اچھی بری صفت موجود ہے مگر پھر بھی ہر نیکی شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف مائل کرنے کو بھیجا تو شیطان کو بدی کی طرف مائل کرنے کو تاکہ دونوں پلے برابر رہیں اور خدا پر کوئی الزام نہ آئے اور پھر اچھا برا ثابت ہو کر تا ضمیر اچھا بھی دے دیا

جن لوگوں نے شیطان کی تابعداری کی انکی اور شیطانوں کی بروز قیامت خدا زجر و توبیخ کرے گا تو شیطان یہ کہہ کر الگ ہو جائے گا کہ ہم نے تو کچھ ان پر زبردستی نہیں کی تھی مگر حضرت انسان سے کچھ بن نہ پڑے گا اور کہیں گے کہ واقعی شیاطین نے ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کی جماعت بڑھی ہے اور ہم گویا غلام بنے رہے اور ہمیں یہ فائدہ تھا کہ خواہش نفسانی اور دنیاوی لذتوں کی راہیں سکھیں غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد خدا سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔ ١٢ . ١٢

لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٥﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا

آنے والی ہے اور تم اُسکے لانے میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے (اے رسول تم اُنسے) کہو کہ اے میری قوم تم بجائے خود جو

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ

چاہو کر دیں (بھی بجائے خود) عمل کر رہا ہوں، پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ دار آخرت

لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

(بہشت) کس کے لیے ہے (تمہارے لیے یا ہمارے لیے اور ظالم لوگ تو ہرگز کامیاب نہونگے، اور یہ لوگ

مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ

خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں سے حصہ قرار دیتے ہیں اور اپنے خیال کے موافق کہتے ہیں

بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا

کہ یہ تو خدا کا (حصہ) ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا (یعنی جنکو ہم نے خدا کا شریک بنایا) پھر جو حصہ اُن کے

يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ

شریکوں کا ہے وہ تو خدا تک نہیں پہونچنے کا اور جو حصہ خدا کا ہے[1] وہ اُسکے شریکوں تک پہونچ جائے گا، یہ کیا ہی

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٧﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

بُرا حکم لگاتے ہیں، اور اسی طرح بہتیرے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنی بچوں کے مار ڈالنے[2] کو

قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا

اچھا کر دکھایا ہے تاکہ اُنھیں (ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے سچے دین کو اُن پر خلط ملط

عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ

کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ (ایسا کام) نہ کرتے تو تم (اے رسول) اُن کو اور اُنکی افترا پردازیوں کو

وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ

(خدا پر) چھوڑ دو، اور یہ لوگ اپنے خیال کے موافق کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور یہ

حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ

کھیتی اچھوتی ہے ان کو سوا اسکے جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا اور (اُنکا یہ بھی خیال ہے) کہ کچھ چارپائے ایسے

حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ

ہیں جنکی پیٹھ پر (سواری یا لادنا) حرام کیا گیا ہے اور کچھ چارپائے ایسے ہیں جنپر (وقت ذبح) خدا کا نام تک نہیں لیتے

منزل ٢

[1] عرب کے مشرکین زکوٰۃ کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں خط کھینچ کر خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ الگ کر دیتے اسی طرح چوپایوں میں بھی، لیکن اگر بعد کو معلوم ہوتا کہ خدا کے حصہ کا جانور مثلاً موٹا تازہ ہو گیا تو اُس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کے نیاز کی اچھی چیز کو خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصہ سے مہمانوں محتاجوں کو کھلاتے تھے اور بتوں کے حصے خاص بتخانے کے پجاریوں کے ہوتے اور اگر اتفاقاً خدا کے نیاز کی چیز بتوں کے حصے میں جا پڑتی تو اُسے نہ اُٹھاتے اور اگر بتوں کی چیز خدا کے حصے میں جا پڑتی تو اُسے فوراً اُٹھا لیتے ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کیں ہیں ۱۲

[2] عرب کے ایام جاہلیت کے بُرے عادات و اطوار کی تو کوئی حد نہیں، منجملہ اُن کے ایک یہ بھی تھا کہ اُن میں سے کسی کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اُسکی ملامت کرتے تھے اور وہ ننگ و عار کے مارے اُسے مار ڈالتا تھا یا زندہ در گور کر دیتا یا پجاریوں کے بہکانے سے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا اور اپنے خیال میں اُسے بہت اچھا کام سمجھتا ۱۲

عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا

(اور پھر یہ ڈھکوسلے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ سب) خدا پر افترا و بہتان ہے عنقریب خدا انکے افترا پردازیوں کی بہت جلد

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ

سزا دیگا اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ (وقت ذبح) ان جانوروں کے پیٹ میں ہو ۲ (جنھیں ہم نے بتوں کے نام

خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ

پر چھوڑا اور زندہ پیدا ہوا تو) صرف ہمارے مردوں کیلئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ

مرا ہوا ہو تو سبکے سب اس میں شریک ہیں، خدا عنقریب ان کی بات بنانے کی سزا دے گا

وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

بے شک وہ حکمت والا بڑا واقف کار ہے ۔ بے شک جن لوگوں نے اپنی اولاد کو

قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا

بے سمجھے بوجھے بیوقوفی سے مار ڈالا اور جو روزی خدا نے انھیں دی تھی اُسے خدا پر افترا

مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا

بہتان باندھ باندھ کے اپنے اوپر حرام کر ڈالا وہ سخت گھاٹے میں ہیں، یہ یقیناً راہ حق سے بھٹک گئے

كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ

اور ہدایت پانیوالے تھے بھی نہیں، اور وہ تو وہی خدا ہے جس نے بہتیرے باغ پیدا کئے (جنمیں مختلف اقسام

مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ

کے درخت ہیں کچھ تو انگور کیطرح ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے اور (کچھ) بے چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جسکے

الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

پھل (مزے میں) مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار، (بعض تو صورت رنگ مزے میں)

مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

ملتے جلتے اور (بعض) بے میل (لوگو) جب یہ چیزیں پھلیں تو اُن کا پھل کھاؤ ۔

اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق ۳ (زکوٰۃ) دیدو اور خبردار فضول خرچی ۴ نہ کرو

ع الربع ۱۱ ۱۴ ۲

۱ خلاصہ یہ ہے کہ بیاز بچہ جانوران لوگوں نے بتوں کے نام کے چھوڑ رکھے تھے ایک تو وہ جسے کوئی نہ کھاتا، دوسرے وہ کہ جس کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھا لادتے تیسرے وہ جو بتوں کے آگے بھینٹ چڑھاتے اور خدا کا نام نہ لیتے اور طرہ یہ کہ ان سب حرکتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے ۱۲

۲ بتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر کہیں بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اُسکے مستحق سمجھے جاتے عورتیں محروم کیونکہ بتخانوں اور شوالوں کی خدمت مرد ہی کیا کرتے اور یہ گویا اُس کی اُجرت تھی ۱۲۔

۳ اس سے زکوٰۃ واجبی مقصود نہیں ہے، بلکہ مستحق صدقہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے اور یہ آیت مکی ہے غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریبوں محتاجوں کو بھی اُس میں سے کچھ دیدو ۱۲

۴ ثابت بن قیس نے ایک سال پانچسو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دیدیے اور اپنے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگدست اور محتاج بن بیٹھا اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲۔ ۱۲



إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً

کیونکہ وہ (خدا) فضول خرچوں کو ہرگز الفت نہیں کرتا اور چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے (بڑے بڑے)

وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

اور کچھ زمین سے لگے ہو (چھوٹے چھوٹے) پیدا کئے خدا نے جو تمھیں روزی دی ہے اسمیں سے کھاؤ اور شیطان کے

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ

قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وہ تو یقیناً تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے (خدا نے نر و مادہ ملا کر) آٹھ (قسم کے)

مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

جوڑے[1] پیدا کئے بھیڑ سے (نر و مادہ) دو اور بکری سے (نر و مادہ) دو (اے رسول ان کافروں سے) پوچھو[2] تو

آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ

کہ خدا نے (ان دونوں بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس بچہ کو جو

عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

ان دونوں مادینوں کے پیٹ اندر لیے ہوئے ہیں، اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے

صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ

بتاؤ اور اونٹ کے (نر و مادہ) دو اور گائے کے (نر و مادہ) دو (اے رسول تم انسے)

اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ

پوچھو کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ

بچہ کو جو دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں کیا جو وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا

شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ

تم اس وقت موجود تھے پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے خدا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾ ع قُلْ لَا أَجِدُ

ہرگز ظالم قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہونچاتا (اے رسول) تم کہو کہ

الربع

ع ١٧ ٤ ٤

[1] ازواج کے معنی یا نو اقسام کے ہیں پھر کوئی وقت باقی نہیں رہتی، یا جوڑے کے اصلی معنی مراد ہوں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح بکری اپنے نر کا جوڑا ہے اسی طرح بکرا اپنی مادہ کا جوڑا ہے، پس ایک بکری یا بکرا کو بھی جوڑا کہہ سکتے ہیں، یا دو جوڑے سے مقصود یہ ہو کہ ایک جنگلی ایک شہری ۱۲

[2] تصریح دعوی کی خواہش اس وجہ سے کی گئی ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے جب ان سے پوچھا جائیگا تو خواہ مخواہ رک کر رہ جائیں گے اور کچھ کا کچھ کہنے لگیں گے اس کے علاوہ جب چند اشخاص سے پوچھا جائیگا تو دروغگو را حافظہ نباشد، کوئی کچھ کہے گا اور کوئی کچھ اور اختلاف میں ہمارا مطلب حاصل ۱۲



فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ

میں تو جو (قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اسکو کھائے حرام نہیں پاتا

يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

مگر جبکہ له وہ مردہ یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو تو بے شک یہ (چیزیں)

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

ناپاک (اور حرام) ہیں یا (وہ جانور) نافرمانی (کا باعث) ہو کہ وقت ذبح خدا کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ

پھر جو شخص (ہر طرح) بے بس ہو جائے (اور) نافرمان سرکش نہ ہو (اس حالت میں کھائے) تو البتہ تمہارا پروردگار بڑا

رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ

بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے یہودیوں پر تمام ناخن دار له جانور حرام کر دیے تھے

ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ

اور گائے اور بکری دونوں کی چربیاں بھی ان پر حرام کر دی تھیں

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ

مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو

بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

(چنانچہ) یہ ہم نے انکو انکی سرکشی کی سزا دی تھی اور اسمیں شک ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ

(اے رسول) پس اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ (اگرچہ) تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ

مگر اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے ٹلتا بھی نہیں۔ عنقریب مشرکین کہیں گے

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ

کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی چیز

اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

(اپنے اوپر) حرام کرتے اسی طرح (باتیں بنا بنا کے) جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

له حرمت کا انحصار خاص اُن چیزوں میں یا تو اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدید ہے اور انکے استعمال میں زیادہ گناہ ہے یا اس وجہ سے کہ یہاں خدا نے صرف چار پاؤں میں سے جو چیزیں حرام ہیں اُن کو ذکر کر دیا باقی حرام چیزیں دوسری جگہ مذکور ہیں، کیونکہ یہ سورہ بھی تو سورہ انعام ہے ۱۱

له جیسے شتر مرغ بطخ مرغابی وغیرہ پرندوں سے اونٹ، گھوڑا، گدھا وغیرہ چوپایوں سے ۱۱

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ

(پیغمبروں کو) جھٹلاتے رہے تھے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب (کے مزے) کو چکھا (اے رسول) تم کہو کہ کیا

هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ

تمہارے پاس کوئی دلیل ہے (اگر ہے) تو ہمارے (دکھانے کے) واسطے اسکو نکالو (دلیل تو کیا پیش کروگے) تم

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ

لوگ تو صرف اپنے خیال خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو (اے رسول) تم کہو کہ

الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾

(اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں) خدا تک پہونچانے والی دلیل خدا ہی کیلئے خاص ہے پھر اگر وہ چاہتا[1] تو تم سب کی ہدایت کرتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ

(اے رسول) تم کہدو کہ (اچھا) اپنے گواہوں کو لا حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ یہ چیزیں (جنھیں تم حرام بتاتے ہو) خدا

اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ

ہی نے حرام کر دی ہیں پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسول) کہیں تم اُن کے ساتھ گواہی نہ دینا اور

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾

دوسروں کو اپنے پروردگار کا ہمسر بناتے ہیں ان کی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا،

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا

(اے رسول) تم ان سے کہو کہ (بے ہیں) آؤ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں وہ تم کو پڑھکر سناؤں (وہ) یہ کہ

بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم

کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی

مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا

اولاد کو مار نہ ڈالنا (کیونکہ) ان کو اور (خواہ) تم کو رزق دینے والے تو ہم ہیں، اور بدکاریوں

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا

کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں[2] یا پوشیدہ اور کسی جان والے کو جس کے

---

[1] کفار کو جب مسلمانوں سے مباحثہ مناظرہ میں ہر طرح عاجز آتے تو مشیت خدا کی بحث نکال کھڑی کرتے اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے نہ ہمارے باپ دادا، خلاصہ اُن کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی و مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے اس فرق کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا اور اس آیت میں اچھی طرح سمجھا دیا کہ خدا کی مرضی تو وہی ہے جو اپنے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعے سے اوامر و نواہی کی صورت میں ظاہر کر دیا کہ یہ بری بات ہے اور یہ اچھی ہے اور جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا اور مشیت کے معنی ارادہ کے ہیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ اگر خدا یہ ارادہ کرتا کہ سب کے سب راہ راست پر آجائیں تو ضرور آجاتے، مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ارادے اور اختیار سے اچھی یا بری راہ اختیار کرے اور جزا یا سزا پائے غرض بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوتی بلکہ خود بندوں کی مشیت متعلق ہے ۱۲

ع ۶ / ۱۸ / ۵

[2] ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی عورت سے نکاح کرنا ہے اور پوشیدہ سے زنا ۱۲

منزل ٢

النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ

قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر کسی حق کے عوض میں یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمھیں

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ

حکم دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو، اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ،

اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا

لیکن اس طریقہ پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی حد کو پہونچ جائے اور

الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

انصاف کے ساتھ ناپ اور ؎ تول پوری کیا کرو ہم کسی شخص کو اُس کی طاقت سے بڑھکر

اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

تکلیف نہیں دیتے اور (چاہے کچھ ہو مگر) جب بات کہو ؎ تو انصاف سے اگرچہ وہ (جسکے تم خلاف کہو) تمھارا

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

عزیز ہی (کیوں نہ) ہو اور خدا کے عہد پیمان کو پورا کرو، یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ہے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٣﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

تاکہ تم عبرت حاصل کرو، اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ یہی میرا سیدھا ؎ راستہ ہے تو اسی پر

فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ

چلے جاؤ اور دوسرے راستوں پہ نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے رستہ سے (ہٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے،

سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٤﴾

یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو،

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

پھر ہم نے جو نیکی کرے اسپر اپنی نعمت پوری کرنے کے واسطے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی

وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ

اور اُسمیں ہر چیز کی تفصیل (بیان کردی) تھی اور (لوگوں کے لیے از سرتا پا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ

بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٥﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کریں اور یہ کتاب (قرآن) جسکو ہمنے (اب) نازل کیا ہے

؎ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحاب نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی **لا نکلف نفس الا وسعها** اور اسی وجہ سے شریعت نے یہ بتا دیا ہے کہ خریدار یہ قصد کرے کہ میں دام زیادہ دوں اور چیز کم لوں اور بیچنے والا قصد کرے کہ میں دام کم لوں چیز زیادہ دوں کیونکہ فریقین جب یہ قصد کریں گے تو ہرگز کسی کو کم نہ پڑے گا مگر اب تو وہ زمانہ ہے کہ اسکا اُلٹا ہوتا ہے

؎ کیونکہ بے انصافی کی زبان سے گونگی زبان بہتر ہے

زمان بیہودہ نشستہ بگوشہ صُمٌّ بُکْمٌ
بہ ازکسی کہ نباشد زبانش اندر حکم

؎ خدا کا سیدھا رستہ تو وہی ہے جس کو اپنے پیارے اور سچے پیغمبر کی زبانی تمام خلائق کو بتا دیا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهلبیتی ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض میں تم لوگوں میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان کا دامن تھامے رہوگے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہوگے ایک قرآن دوسرے اہلبیت یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں اب ہر شخص بجائے خود انصاف دیکھے اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہلبیت کے اقوال اعمال، افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور یہی ایک کسوٹی ہے ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

١٩
ع
٦

مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ

برکت والی (کتاب) ہے تو تم لوگ اسکی پیروی کرو اور (خدا سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اور اے مشرکین

تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ

یہ کتاب ہم نے اسلیے نازل کی کہ تم کہیں) یہ کہو کہ ہم سے پہلے کتاب خدا تو بس صرف دو ہی گروہوں (یہود

قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ

و نصاریٰ) پر نازل ہوئی تھی (اگرچہ ہم تو اُن کے پڑھنے (پڑھانے) سے بے خبر تھے ، یا یہ کہنے لگو

تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى

کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر راہ راست

مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل

وَّرَحْمَةٌ ج فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

(کتاب خدا) اور ہدایت اور رحمت آچکی تو جو شخص خدا کے آیات کو جھٹلائے اور اس سے منہ پھیر

وَصَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ

لے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو لوگ ہماری لہ آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم اُن کے منہ پھیرنے کے

عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

بدلے میں عنقریب ہی بُرے عذاب کی سزا دیں گے ، (اے رسول) کیا یہ لوگ صرف

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ

اسی کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے

رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِيْ

پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں (جب) آخر کیونکر سمجھا یا جائے) حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض

بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

نشانیاں آ جائینگی تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط قُلِ

ہوگا تو اب اس کا ایمان لانا اسکو کچھ بھی مفید نہ ہوگا ، اے رسول تم (ان سے) کہدو کہ (اچھا ابھی ٹہرو)

لہ بعض آیات سے مراد [illegible] اور بعض میں عذاب بیان کیا ہے اور ان [illegible] کوئی خرابی نہیں [illegible] مقصود آیات سے شاید قرب قیامت دابۃ الارض یا آفتاب کا مغرب سے نکلنا ہو چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ دابۃ الارض کوہ صفا کے نزدیک سے نکلے گا اور اسکے پاس حضرت سلیمان کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا [illegible] انگوٹھی سے [illegible] کے چہرے پر نشان [illegible] تو [illegible] نورانی ہو جائیگا اور یہ لکھا نظر آئیگا [illegible] اور کافر [illegible] عصا سے نشان [illegible] تو اسکے چہرے پر لکھا [illegible] اس وقت مومنوں کی خوشی اور [illegible] صدمہ کی کوئی حد نہ ہوگی اور [illegible] آفتاب مغرب سے نکلنے [illegible] ہوگی جب توبہ [illegible] بند ہو جائیگا اور اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہوگا

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا

تم (بھی) انتظار کرو ہم بھی یقیناً انتظار کرتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ

دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ

ڈالا اور کئی فریق ؎ بن گئے تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں انکا معاملہ

اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

تو صرف خدا کے حوالہ ہے پھر جو کچھ وہ (دنیا میں نیک یا بد) کیا کرتے تھے وہ انھیں بتا دے گا

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ

(اسکی رحمت تو دیکھو) جو شخص ؎ نیکی کریگا تو اسکو اس کا دس گنا ثواب عطا ہوگا اور جو شخص

جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا

بدی کریگا تو اسکی سزا اس کو بس اتنی ہی دیجائے گی اور وہ لوگ (کسی طرح)

يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

ستائے نجائیں گے (اے رسول) تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

راہ یعنی ایک مضبوط دین ابراہیمؑ کے مذہب کی ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ

اور مشرکین سے نہ تھے (اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میری نماز میری

نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

عبادت میرا جینا میرا مرنا سب خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

اور اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہوں

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ تمام چیزوں کا

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ

مالک ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے اسکا (وبال) اسی پر ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے

؎ جب ہی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی امت کے اکہتر فرقے تھے، ان میں سے ایک ناجی باقی ناری، اور حضرت عیسیٰ کی امت کے بہتر فرقے تھے، ان میں سے ایک ناجی باقی ناری، اور ہماری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک ناجی باقی ناری اور ناجی فرقے کی پہچان بھی بتا دی کہ قرآن و اہلبیتؑ کی پیروی کا حکم دیدیا ۱۲

؎ ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے [illegible] الحسنۃ حبنا اہل البیت و السیئۃ بغضنا [illegible] ۱۲

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے تب تو

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

تم لوگ جن باتوں میں باہم جھگڑتے تھے وہ (سب) تمھیں بتا دیگا، اور وہی تو وہ (خدا) ہے

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ

جس نے تمھیں زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

بلند کئے تاکہ جو (نعمت) تمھیں دی ہے اُسی میں تمھارا امتحان کرے اس میں تو شک ہی نہیں کہ

سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

تمھارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا ثَمَانَ اٰيَاتٍ ... وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ اعراف آٹھ آیہ کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اس میں دوسو چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(میں) اُس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے !

الٓمٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

المص (اے رسول) یہ کتاب خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کیگئی ہے تاکہ تم اُسکے ذریعہ سے

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

(لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمانداروں کیلئے نصیحت کا باعث ہو پس تمھارے دل میں اُسکی وجہ سے کوئی تنگی نہ پیدا ہو،

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

(لوگو) جو تمھارے پروردگار کیطرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اسکی پیروی کرو اور اُسکے سوا دوسرے (فرضی)

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی نہ کرو تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو اور کیا تمھیں خبر نہیں کہ

اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ

ایسی بہتیری بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت) آپہونچا کہ وہ لوگ یا تو رات کو گہری نیند

خلاصہ

سلہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور چونکہ اس سورہ میں اُسکا واقعہ بھی مذکور ہے اس وجہ سے اعراف نام رکھا گیا، اس سورہ میں بھی خدا نے اخلاقی تمدنی بہت سی باتیں تعلیم فرمائی ہیں میں چند کو ذکر کرتا ہوں (۱) قرآن کا آسمانی کتاب ہونا اور (۲) اسکی متابعت کا حکم (۳) میزان کیا ہے (۴) حضرت آدم کا قصہ اُسکے اخلاقی نتائج (۵) بنی آدم کی نصیحت (۶) فضول خرچی کی ممانعت (۷) قیامت پل بھر آگے پیچھے نہ ہوگی (۸) کفار کی اخیر حالت (۹) خدائی تکلیف قوت سے باہر نہیں ہوتی (۱۰) اہل بہشت کی شکرگزاری (۱۱) اعراف کا ذکر (۱۲) جہنمی لوگوں کی تمنا (۱۳) دعا کا حکم (۱۴) حضرت نوح کا قصہ اور اُسکے فوائد (۱۵) حضرت ہود کا قصہ اور اُسکے نتائج (۱۶) حضرت صالح کا قصہ اور اُسکے اغراض (۱۷) حضرت لوط کا قصہ (۱۸) اغلام کی مذمت (۱۹) حضرت شعیب کا قصہ (۲۰) ناپ تول میں کمی کی ممانعت (۲۱) رہزنی کی برائی (۲۲) قصہ شعیب کے اخلاقی نتیجے (۲۳) حضرت موسےٰ کا قصہ اور اُسکے اخلاقی نتیجے (۲۴) حضرت ہارون کی خلافت (۲۵) عدم رویت خدا (۲۶) خدا کا تکلم (۲۷) سامری کا قصہ (۲۸) حضرت رسول کی مدح و ثنا (۲۹) ازل میں حضرت علیؑ کی ولایت (۳۰) بلعم باعور کا قصہ (۳۱) تہتر فرقوں میں ناجی کون ہے (۳۲) خدا کے سوا کسی کو قیامت کی خبر نہیں (۳۳) انسانی فطرت (۳۴) مشرکین عرب کی حالت، (۳۵) نماز جماعت کا حکم وغیرہ ۱۲

۲۰ ع ۱۱ ۷

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ اسکے معنی ان الله المقتدر الصادق کے ہیں یعنی میں سچا قادر خدا ہوں، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی اُمیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ المص سے خدا کی کیا مراد ہے اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے آپنے فرمایا کہ یہ بدولت ہو تو ان مقطعات کو کیا جانے ایک معمولی بات یہ ہے کہ الف کا ایک، لام کے تیس، میم کے چالیس، صاد کے نوّے ایک سو اکسٹھ ہوئے یہ اشارہ اس طرف ہے کہ تمھارا یعنی (بنی اُمیہ کی) حکومت سالا ھ تک رہیگی، یہ پیشین گوئی ایسی سچی نکلی کہ سالا ھ میں مسودہ کوفہ میں داخل ہوا اور ان کی سلطنت نابود ہو گئی ۱۲

منزل ٢

دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا

نیند سو رہے تھے یا دن کو قیلولہ (لوٹ پوٹ) کر رہی تھے تب جب ہمارا عذاب اُنپر آ پڑا تو اُنسے سوائے اسکے اور

ظٰلِمِيْنَ ⑤ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

کچھ کہتے بن نہ پڑا کہ ہم بیشک ظالم تھے پھر ہم تو ضرور اُن لوگوں سے جنکی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کرینگے

لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ⑥ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ

اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم ان سے حقیقت حال خوب سمجھ بوجھ کے (ذرا ذرا) دھرائینگے

وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ⑦ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ٍۨالْحَقُّ ۚ

اور ہم (کچھ) غائب تو تھے نہیں اور اُس دن (اعمال کا) تولا جانا ١ بالکل ٹھیک ہے

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧

پھر تو جن کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں گے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

اور جن کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہونگے تو اُنھیں لوگوں نے ہماری آیات سے نافرمانی کرنے کی

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ

وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا اور (اے بنی آدم) ہم نے یقینا تم کو زمین میں

مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ

قدرت و اقتدار دیا اور اُس میں تمھارے لیے اسباب زندگی مہیا کیے (مگر)

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ۧ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ

تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو حالانکہ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ہمنے تم (تمھارے باپ آدم) کو پیدا کیا پھر تمھاری

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک پڑے

اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪ قَالَ مَا مَنَعَكَ

مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنیوالوں میں (شامل) نہوا خدا نے (شیطان سے) فرمایا جب میں نے

اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ

تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا کہنے لگا میں اُس سے افضل ہوں (کیونکہ) تونے

ع ١٠ ٨

١ اعمال کے تولے جانے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر تا دیتا ہے اسیطرح خداوند عالم عدل و انصاف کے ساتھ حکم دیگا کہ اس میں ذرا سی کمی زیادتی نہ ہوگی اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا کہ کیا اعمال تولے جائیں گے تو آپنے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں اسکے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اسکو ہوتی ہے جو اسکی گرانی و سبکی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں اُسنے پوچھا کہ پھر فاما من ثقلت موازینہ کے کیا معنی ہیں آپنے فرمایا اس سے مطلب یہ ہے کہ جسکے اچھے اعمال غالب ہوں ١٢ المیزان

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا

مجھے آگ (جو لطیف عنصر ہے) سے پیدا کیا اور اسکو مٹی (جیسی کثیف عنصر) سے پیدا کیا خدا نے فرمایا (تجھکو یہ غرور ہے)

فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ

تو بہشت سے نیچے اتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے تو یہاں سے (باہر) نکل بیشک تو ذلیل

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

لوگوں میں ہے کہنے لگا تو (خیر) ہمیں اس دن تک کی (موت سے) مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کئے

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ

جائینگے فرمایا (اچھا منظور) تجھے ضرور مہلت دی گئی کہنے لگا چونکہ تونے میری راہ ماری تو میں

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ

بھی تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کے (گمراہ کرنے کیلیے) تاک میں بیٹھوں تو سہی پھر ان کے آگے

مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ

سے اور انکے پیچھے سے اور انکے داہنے سے اور انکے بائیں سے (غرض ہر طرف سے)

وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

ان پر آ پڑونگا (اور انکو بہکاؤنگا) اور تو ان میں سے بہتیروں کو شکر گزار نہیں پائے گا،

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ

خدا نے فرمایا یہاں سے برے حال میں راندہ ہو کر نکل (دور ہو) جا اور ان لوگوں میں سے جو تیرا

مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ

کہا مانے گا تو میں یقیناً تم (اور ان) سب سے جہنم کو بھر دونگا اور (آدم سے کہا) اے آدم تم

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

اور تمہاری بی بی (دونوں) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو)

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

مگر (خبردار) اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

نقصان کرو گے پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ (ڈالا) کہ (نافرمانی کی وجہ سے)

ؔ شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کرنے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہو کہ اس نے صرف علت مادی کا خیال کیا اور علتوں کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا حالانکہ اس کو سب سے پہلے علت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا کہ خدا نے فرمایا تھا "خلقت بیدی" میں نے اپنے [ہاتھوں سے] ت قدرت سے بنایا ہے اسلیے ... علت غائی پر نظر ڈالی ... خدا نے فرمایا تھا انی جاعل فی الارض خلیفہ میں اپنا جانشین زمین پر بنانے والا ہوں جس کو خود خدا نے جانشین قرار دیا ہو اس سے بڑھ کر دوسرا کون ہو سکتا ہے غرض شیطان اگر ان باتوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا اور ہمیشہ کے لیے راندہ نہ ہو جاتا۔ اسکے علاوہ خود مادہ کے بارے میں بھی اسنے غلطی کی کیونکہ چند اعتبارات سے (۱) ... خاک بہتر ہے آگ سے ... خاک امین ہے کیونکہ جو چیز اس میں ... اور خدا اس میں باقی رہیگی ... آگ سرکش ہے اور خاک متواضع ... خاک ... کو قبول کرتی ہے اور آگ مٹا دیتی ہے ... غرض شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس عالم میں سب سے پہلے جھگڑے اور قیاس کی بنیاد اسی نے ڈالی ۱۲

ؔ آخرت کی باتیں یعنی بھلا دونگا کہ بہشت دوزخ حساب اور جزا وغیرہ کوئی چیز نہیں ۱۲

ؔ یعنی دنیاوی امور کو ان کے سامنے آراستہ کرکے دکھاؤں گا ۱۲

ؔ یعنی ان کے اعمال نیک کی طرف سے بہکاؤں گا اور ناز و غرور کراؤں گا کہ وہ بیکار ہو جائیں

ؔ یعنی ان کے برے اعمال کو ان کی نظروں میں بھلا کر دکھاؤنگا ۱۲

ؔ اسکی تفصیلی توجیہ پارہ اول میں گزر چکی ہے دیکھو سورۂ ۲ آیت ۳۵ ۔ ۱۲

لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا

ان کے ستر ۵۱ کی چیزیں جو ان (کی نظر) سے (بہشتی لباس کی وجہ سے) پوشیدہ تھیں کھول ڈالے

نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ

کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تم دونوں کو درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اسلیے منع کیا ہے

تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

(کہ مبادا) تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہ جاؤ اور

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰهُمَا

ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً تمہارا خیرخواہ ہوں غرض مردود نے ۵۲ ان دونوں کو اس (دھوکے) سے کھانے کی

بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

طرف مائل کیا غرض جونہی ان دونوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور) ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں اور بہشت کے پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے تب ان کے

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں ہم نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس (جانے) سے

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ

منع نہیں کیا تھا؟ اور (کیا) یہ نہ جتا دیا تھا کہ شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا

مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ

دشمن ہے یہ دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے پالنے والے ہمنے اپنا آپ نقصان کیا

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائیگا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں رہینگے

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ

حکم ہوا تم (میاں بی بی شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اترو تم میں سے ایک ایک کا دشمن ہے اور

فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان ہے

منزل ٢

۵۱ اس قصہ کے اخلاقی نتیجے امور ذیل ہیں۔ (۱) آدمی کا ساری خدائی مخلوق حتیٰ کہ فرشتوں سے بہتر ہونا (۲) نبی عصمت کا عقلی یا ارادی عصمت سے کم ہونا (۳) حسد و تکبر کی برائی (۴) اپنی جماعت سے علیحدگی اور دوسرے کی برائی سے نفع خواہی کی سواہر نگی جماعت شیوہ (۵) خلقی صفت نسب وغیرہ پر ناز کرنے کی برائی (۶) منافع کے خواہشمند کا پست ہونا (۷) برے آغاز کا برا انجام (۸) تصویر دارکے بھی داعی حق کا ساقط نہ ہونا (۹) مجرم کے ضد کرنے پر سزا کی زیادتی (۱۰) بدی کے پیرو کا بالی کی طرح انجام خراب ہونا (۱۱) حقیقی دوست کا مشکل سے بہم پہونچنا (۱۲) بے جانچے کسی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی (۱۳) دشمن کی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی (۱۴) ناصح کے خلاف کرنے میں زک اٹھانا (۱۵) دشمن کی جھوٹی قسموں پر اعتماد نہ کرنا (۱۶) بداخلاقی پر توبہ و ندامت کا مفید ہونا (۱۷) ندامت سے پھر اصلی رتبہ حاصل ہونا (۱۸) کبھی ذاتی عداوت کا موروثی عداوت ہو جانا (۱۹) دشمن کی لگاوٹ پر نہ اترانا ہے۔

بر تواضع ہای دشمن تکیہ کم کن اے پسر

پائے قصر بلند پایا افگنہ بود از زرا

۵۲ دھوکے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے کبھی کسی کو جھوٹی قسم کھاتے نہیں دیکھا تھا نہ سنا تھا (جس سے) باور کر لیا کہ اتنی بڑی قسم خدا کی کوئی جھوٹی کیونکر کھائے گا۔ ۱۲

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا

خدا نے (یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین ہی میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم

تُخْرَجُونَ ﴿۲۵﴾ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

(زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لیے پوشاک نازل کی جو تمہارے

لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ

ستر کو چھپاتی ہے اور زینت کے کپڑے اور (جو) اس کے علاوہ پرہیزگاری کا لباس[۱] (ہے) اور ہے

التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

سب (لباسوں) سے بہتر ہے یہ (لباس بھی) خدا کی قدرت کی نشانیوں سے ہے تاکہ

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿۲۶﴾ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اے اولاد آدم (ہوشیار رہو) کہیں تمہیں شیطان نہ

الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

بہکا دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ (آدم وحوا) کو بہشت سے نکلوا (چھوڑا)

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ

اسی نے ان دونوں سے (بہشتی) پوشاک اتروائی تاکہ ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں دکھا دے وہ

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ

اور اس کا قبیلہ ضرور تمہیں اس طرح دیکھتا رہتا ہے کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتے

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ

ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق قرار دیا ہے جو

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۷﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا

ایمان نہیں رکھتے اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے

وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ

اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا اور خدا نے (بھی) یہی حکم دیا ہے (اے رسول)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى

تم (صاف) کہہ دو کہ خدا ہرگز برے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم لوگ خدا پر

ع ۲ (۱۵) ۹

[۱] اس سے کوئی خاص کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا بلکہ باطنی صفت اور کمال باطن استعارۃً ہے کیونکہ جس طرح ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب دور ہو اخلاقیاں دور ہوتی ہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ لباس سے مراد وہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مال و متاع اور لباس تقوی سے صفت حیا کیونکہ صاحب حیا کا ستر ظاہر نہیں ہوتا اگرچہ برہنہ ہو اور بے حیا کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے اگرچہ کپڑے بھی پہنے ہو ۱۲

[۲] اسلام کے قبل عرب کے لوگ اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں ان میں طواف مناسب نہیں، مرد ننگے ہو کر اور عورتیں چمڑے کی ایک لنگوٹی باندھ کر طواف کرتی تھیں، چنانچہ قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کے مشہور شعر کا ترجمہ یہ ہے "آج کچھ بالکل پردہ فاش ہو جاتا ہے اور جو چھپا رہتا ہے اسے میں حلال نہیں جانتی اور اس سے طواف کو صحیح نہیں سمجھتی" مقصود یہ ہے کہ تمام اعضا کھول کر طواف کرنا چاہیے الغرض جب اسلام آیا اور اس کی روک تھام ہوئی تو کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا یوں ہی کرتے آئے ہیں اور خدا نے یہی حکم دیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ -

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟

(افترا کر کے) وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے (اے رسول تم کہدو کہ) میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

اور (یہ بھی فرمایا ہے کہ) ہر نماز کے وقت اپنے اپنے منہ (قبلہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور اسی کے لیے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾

نری کھری عبادت کر کے اسی سے دعا مانگو جس طرح تم نے تمہیں شروع (شروع) پیدا کیا تھا اسی طرح پھر (دوبارہ) زندہ

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ

کیے جاؤ گے اسی نے ایک فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا سرپرست بنا لیا اور باوجود

اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْۤ

اس کے گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں اے اولاد آدم ہر نماز

اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا

کے وقت ؎۱ بن سنور کے نکھر جایا کرو اور کھاؤ اور پیو اور

وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

فضول خرچی نہ کرو (کیونکہ) خدا فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ

(اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے کی صاف ستھری

وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں تم خود کہدو کہ یہ سب

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے خاص ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ

ایمان لائے تھے ہم یوں ہی آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں (اے رسول

؎۱ امام حسن علیہ السلام جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس کپڑے زیب تن فرماتے اور اگر کوئی پوچھتا تو فرماتے تھے کہ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ خدا جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے اسلیے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں اور اس آیت کی تلاوت فرماتے

ع ۶ ۱۰

نصف الحزب

؎۲ شبعراع: جب حضرت رسول کو دنیا اور اہل دنیا سے علیحدگی کا حکم ہوا اور آپ نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آواز آئی جو بہت کھاتے بہت سوتے بہت ہنستے ہیں ۱۲

إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

تم (صاف) کہدو کہ ہمارے پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں

مَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ

یا باطنی، اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم کسی

تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ

کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی، اور یہ

تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ

بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان ۵۱ باندھو اور ہر گروہ (کے ناپید ہونے) کا ایک

أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

خاص وقت ہے پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں

وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۴﴾ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ

اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں، اے اولاد آدم جب تم میں کے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس

رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ

آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان کریں تو (انکی اطاعت کرنا کیونکہ) جو شخص پرہیزگاری

اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۵﴾

اور نیک کام کریگا تو ایسے لوگوں پر نہ تو (قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، اور ان سے سرتابی کر بیٹھے

أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۶﴾

وہی لوگ جہنمی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے تو جو شخص خدا

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ

پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے

كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ

بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا پھر تو وہ لوگ ہیں جنھیں ان (کی تقدیر) کا لکھا

۵۱ اسی آیت کے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، دو خصلتوں سے بچو کیونکہ انہیں جو پڑا ہلاک ہوا ایک تو اپنی رائے سے فتوے دینا دوسرے ایسی فرمانبرداری کرنا جسے جانتا نہ ہو ۱۲

منزل ٢

الْكِتٰبِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ

حصہ (رزق وغیرہ) ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس آ کر ان کی قبض روح

قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

کریں گے تو (ان سے) پوچھیں گے کہ جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں تو

اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

وہ (کفار) جواب دیں گے کہ وہ سب کے سب ہمیں چھوڑ کر غیبت میں ہیں اور اپنے خلاف آپ گواہی

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ

دیں گے کہ وہ بے شک کافر تھے (تب خدا ان سے) فرمائے گا کہ جو لوگ جن و

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

انس کے تم سے پہلے چل بسے ہیں انہیں میں مل جل کر تم بھی جہنم داخل ہو جاؤ (اور

فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى

اہل جہنم کا یہ حال ہوگا کہ) جب اس میں ایک گروہ داخل ہوگا تو اپنے ساتھی دوسرے گروہ پر لعنت کریگا

اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

یہاں تک کہ جب سب کے سب اس میں پہنچ جائیں گے تو ان میں کی پچھلی جماعت اپنے سے پہلی جماعت کے واسطے دعا

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا

کریگی کہ پروردگار انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو ان پر جہنم کا دوگنا عذاب فرما (اس پر

مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا

خدا فرمائیگا کہ ہر ایک کے واسطے دوگنا ؎ عذاب ہے لیکن (تم پر تف ہے) تم جانتے

تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا

نہیں اور ان میں سے پہلی جماعت پچھلی جماعت کی طرف مخاطب ہو کر کہے گی کہ اب تو تم کو

كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

ہم پر کوئی فضیلت نہ رہی پس (ہماری طرح) تم بھی اپنی کرتوت کی بدولت

بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

عذاب (کے مزے) چکھو بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو

ع ٨

؎ اگلے لوگوں پر دوگنا عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ ان لوگوں نے ایک تو گناہ کیا دوسرے نمونہ قائم کر کے دوسروں کو بہکا گئے اور پچھلوں پر اس وجہ سے کہ ایک تو گناہ کیا دوسرے ان لوگوں کے انجام اور سزاؤں سے نہ متنبہ ہوئے نہ عبرت حاصل کی ۱۲



بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

جھٹلایا اور اُن سے سرتابی کی نہ اُن کیلیے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے له

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ

اور نہ وہ بہشت ہی میں داخل ہونے پائینگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں له ہو کر نکل جائے

فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝٤٠

(یعنی جس طرح یہ محال ہے اسیطرح انکا بہشت میں داخل ہونا محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ

اُن کیلیے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور اُن کے اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا بھی، اور

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ

کیے، اور ہم تو کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے ہی نہیں یہی لوگ

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٤٢

جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت ہی میں رہا (رہا) کریں گے، اور

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ

(ان لوگوں کے دل میں جو کچھ (بغض و کینہ) ہوگا وہ سب ہم نکال (باہر کر) دینگے اُن (کے محلوں)

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

کے نیچے نہریں جاری ہونگی، اور کہتے ہوں گے شکر ہے اُس خدا کا جس نے

هَدٰىنَا لِھٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ

ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہونچایا، اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہونچاتا تو ہم کسی طرح

هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ

یہاں نہ پہونچ سکتے بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر دین حق لے کر آئے تھے اور

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

اُن لوگوں سے ہانک پکار کر کہدیا جائیگا کہ یہ وہ بہشت ہے جن کے تم اپنی کارگزاریوں

له یعنی جس طرح مومنین کے اعمال اور ان کی دعاؤں کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اسی طرح اُن کے واسطے نہیں کھولے بلکہ لوٹا دیے جاتے ہیں

له مطلب یہ ہے کہ جس طرح محال ہے کہ نہ اونٹ سکڑے اور نہ سوئی کا ناکہ بڑھے اور پھر اونٹ ناکہ میں سما جائے اسی طرح کفار کا بہشت میں جانا بھی محال ہے ۱۲۔

اہل بہشت کی شکر گزاری

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

کی جزا میں وارث و مالک بنائے گئے ہو، اور جنتی لوگ جہنم والوں سے پکار کر کہیں گے

أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا

ہم نے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پا لیا تو کیا تم

حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا

نے بھی جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا یا نہیں، اہل جہنم کہیں گے

نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ

کہ ہاں (پایا) تب ایک منادی سلہ ان کے درمیان ندا کریگا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت

عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن

ہے جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور اس میں

سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ

(خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا چاہتے تھے، اور وہ روز آخرت سے انکار کرتے

كَافِرُونَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ

تھے اور بہشت و دوزخ کے درمیان میں ایک حد فاصل ہے اور کچھ لوگ اعراف سلہ پر

رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا

ہونگے جو ہر شخص کو (بہشتی ہو یا جہنمی) اُن کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور وہ جنت والوں کو

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا

آواز دینگے کہ تم پر سلام ہو یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخل جنت نہیں ہوئے ہیں مگر

وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ

وہ تمنا ضرور رکھتے ہیں، اور جب ان کی نگاہیں ہٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی

تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ

تو انکی خراب حالت دیکھ کر خدا سے عرض کرینگے) اے ہمارے پروردگار ہمیں

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ

ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا، اور اعراف والے کچھ (جہنمی) لوگوں کو

منزل ۲

سلہ ابن مردویہ نے جو اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں روایت کی ہے کہ اس آیت میں مؤذن سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں دیکھو کشف الغمہ ۱۲

سلہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے اور اسمیں وہ لوگ رہیں گے جن کے اچھے برے اعمال کا پلہ برابر ہے ان کے واسطے نہ کوئی ایسا چین ہے نہ ایسی تکلیف اور اس کے درمیان ایک بلند مقام ہے جسکو بعض روایت میں پہاڑ بعض میں ٹیلا اور بعض میں دیوار سے تعبیر کی گئی ہے اس بلند مقام پر خدا کے کچھ خاص بندے اس غرض سے جا کھڑے ہونگے کہ اگر ابھی کچھ لوگ جہنم یا اعراف کے قابل سفارش ہوں تو ان کی شفاعت کی جائے اور ان میں خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ جنتی جہنمی میں ہر شخص کو پیشانی دیکھ کر پہچان لیں گے اور جس کو چاہیں گے اعراف یا جہنم سے نکال کے جنت میں لے آئیں گے کن بلا کے بارے میں خدا نے تو فرمایا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ

چنانچہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں ابن عباس سے روایت ہے کہ اعراف پر عباس، حمزہ اور علی ابن ابی طالب ہونگے اور اپنے دوستوں کو ان کے چہروں کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو انکے چہرے کی سیاہی سے پہچان لیں گے، دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی قلمی و تفسیر ثعلبی ۱۲ - ۱۲

ع ۵ ۸ ۱۲



رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى

جنہیں اُن کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے، آواز دیں گے اور کہیں گے اب نہ تو تمہارا جتھا ہی

عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

تمہارے کام آیا اور نہ تمہاری شیخی بازی ہی (سود مند ہوئی) جو تم (دنیا میں) کمایا کرتے تھے،

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ

کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان پر خدا (اپنی) رحمت نہ کریگا (دیکھو آج

بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ

وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ بےتکلف) بہشت میں چلے جاؤ نہ تو تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم کسی طرح

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

آزردہ خاطر ہوگے، اور دوزخ والے اہل بہشت کو (بہ لجاجت)

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ

آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

(نعمتیں) خدا نے تمہیں دی ہیں اُن میں سے کچھ (دے ڈالو تو اہل بہشت جواب میں) کہیں گے کہ خدا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ

نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام کر دیا ہے، جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل[1] تماشا بنا لیا تھا اور

لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

دنیا کی (چند روزہ) زندگی نے اُن کو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج (قیامت میں) ہم انہیں

نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا

(قصداً) بھول جائیں گے جس طرح یہ لوگ (ہماری) آج کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے حالانکہ ہم نے اُن کے پاس (رسول کی معرفت) کتاب

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

بھی بھیجدی جسے ہر طرح سمجھ بوجھ کے تفصیل دار بیان کر دیا ہے (اور وہ) ایمان دار لوگوں

[1] جس طرح مشرکین عرب عید کے دن خانۂ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دن بھر کھیل کود میں بسر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ ۱۲۔

منزل ۲

لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا

کے لیے ہدایت و رحمت ہے کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے منتظر

تَاۡوِيۡلَهٗ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ

ہیں (حالانکہ) جس دن اُسکے انجام کا (وقت) آ جائیگا تو جو لوگ (اسکو پہلے سے بھولے

نَسُوۡهُ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا

بیٹھے تھے (بیساختہ) بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسول حق لیکر

بِالۡحَـقِّ ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُوۡا لَنَاۤ

آئے تھے تو کیا (اس وقت) ہماری بھی سفارش کرنیوالے ہیں جو ہماری سفارش کریں

اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ قَدۡ

یا ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیے جائیں تو جو جو کام ہم کرتے تھے اُسکو چھوڑ کر دوسرے کام کریں

خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا

بیشک ان لوگوں نے سخت گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ

يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ

سب غائب (غلط) ہو گئیں، بے شک تمہارا پروردگار وہ خدا ہی ہے جس نے صرف

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کر دیا پھر عرش ۵ کے بنانے

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ

پر آمادہ ہوا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا) رات دن کو پیچھے پیچھے

يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ

تیزی سے ڈھونڈھتی پھرتی ہے اور اسی نے آفتاب و مہتاب اور ستاروں کو

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَـهُ الۡخَـلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ

پیدا کیا کہ یہ سب کے سب اسی کے حکم کے تابعدار ہیں دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بالکل اسی کے لیے ہے

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ

وہ خدا جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا برکت والا ہے (لوگو) اپنے پروردگار سے

۵ عرش ہی کو قدیم فلاسفہ آسمان نہم اور فلک الافلاک کہتے ہیں جو کل آسمانوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے ۱۲

ع ۶ ۱۳

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾

گڑگڑا کے اور چپکے چپکے دعا[۱] کرو وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ

اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے پھرو اور (عذاب کے) خوف سے اور

ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

(رحمت کی) آس لگا کے خدا سے دعائیں مانگو (کیونکہ) نیکی کرنے والوں سے خدا کی رحمت یقیناً

مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

قریب ہے، اور وہی تو وہ (خدا) ہے جو اپنی رحمت (ابر) سے پہلے خوشخبری دینے

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ

والی ہواؤں کو بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب ہوا ئیں (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

کو لے اڑیں تو ہم نے اُن کو کسی شہر کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مرچکا تھا ہانکا دیا

بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ

پھر ہم نے اُس سے پانی برسایا پھر ہم نے اُس سے ہر طرح کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یوں ہی

نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ

(قیامت کے دن زمین سے) مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم لوگ نصیحت و عبرت حاصل کرو اور عمدہ

الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ

زمین اُس کے پروردگار کے حکم سے اُس کا سبزہ (اچھا ہی) ہے اور جو زمین بُری ہے

خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ

اس کی پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے ہم یوں اپنی آیتوں کو اُلٹ پھیر کر

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا

شکر گزار لوگوں کے واسطے بیان کرتے ہیں، بے شک ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے

اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو،

---

[۱] ف ۵۵ مقصود یہ ہے کہ دعا ضرور کرو مگر فقط زبان ہی سے نہیں دل سے گڑگڑا کے اور بلند آواز سے نہیں چپکے سے تاکہ ریا سے بچے رہو اور ایسی دعا بھی نہ کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو جیسے انبیاء کا مرتبہ یا آسمان پر جانے کی تمنا کرنا، اور اصل مطلب تو یہ ہے کہ بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا اُس سے ایک طرح کی بے پروائی اور استغنا پایا جاتا ہے تو تسلیم و رضا سے قطع نظر کرکے شان عبودیت کے منافی ہے ۱۲

ع ۷ ۵ ۱۴

مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور میں تمہاری نسبت (قیامت کے) بڑے (خوفناک)

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهٖٓ إِنَّا

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (تو) اُن کی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو یقینا

لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

دیکھتے ہیں کہ تم کھلم کھلا گمراہی میں (پڑے) ہو (تب نوح نے) کہا اے میری قوم مجھ

بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

میں گمراہی (وغیرہ) تو کچھ نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کی طرف سے رسول ہوں، تم تک

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ

اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں اور تمہارے لیے تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور خدا کیطرف

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ

سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہیں

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے)

وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ

ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے، اس پر بھی لوگوں نے اُنکو

فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

جھٹلایا تب ہم نے اُن کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور باقی جتنے لوگوں نے

أَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو ڈبو مارا، یہ سب کے سب یقینا اندھے

قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ

لوگ تھے، اور ہم نے (قوم) عاد[۵] کیطرف اُنکے بھائی ہود کو (رسول بناکر بھیجا) تو اُنھوں نے

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ

(اپنی لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

منزل ۲

سلہ حضرت نوح کا نام عبدالغفار یا عبدالملک یا عبدالاعلی تھا اور چونکہ پانسو برس تک خدا کے خوف سے روتے رہے اسوجہ سے لقب (نوحہ کرنیوالا) کہتے ہیں آپ حضرت آدم کی وفات سے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور آپ کے قبل وہی تعلیم ادریس تھا کرتے اور آپکو آدم ثانی اور شیخ الانبیا بھی کہتے ہیں آپ نے دو ہزار برس زندگی کی ان میں سے ساڑھے برس قبل نبوت اور نو سو پچاس برس بعد نبوت تعلیم ہدایت میں گزارے اور سو برس کشتی کی تیاری اور طوفان میں پانسو برس طوفان کے بعد شہروں کے آباد کرنے لوگوں کے بسانے میں صرف ہوئے اس طولانی عمر میں آپ نے مکان بنایا، ایک جھونپڑی تیار کرلی وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا اپنی قوم کے ہاتھ سے باوجودیکہ ساڑھے نو سو برس تک ایسے مصائب اٹھائے کہ الحفیظ و الامان، جب آپ لوگوں کو سمجھاتے تو وہ آپ کو اس قدر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے بعض اوقات اتنے پتھر مارتے تھے کہ آپ پتھروں کے نیچے دب جاتے تھے رات کو حضرت جبرئیل آکر نکالتے تھے اور اپنے پروں کو ان کے زخموں پر ملتے تھے کہ سب زخم اچھے ہو جاتے صبح کو آپ پھر لوگوں کی فہمائش کرتے تھے جب نو سو برس سے بیشتر گزر گئے پھر دعا کی تیار ہوئے

ع ۸ / ۱۵

تھم پانی برسا اور آپ سمجھتے تھے کہ ایمان لاتے تو سب بلا دفع ہو جاتی مگر ایمان نہ لاتا تھا، لائے آپ فرماتے

تھے کر دنیا، کیا ایسی جگہ ہے جیسے دھوپ سے سایہ میں آجانا یا جیسے ایک دروازے سے آنا اور دوسرے سے نکل جانا ۱۲ سلہ ۵ اس قصہ سے احلاق نتیجے یہ ہیں (۱) لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنا (۲) دولت کی شان متکبر ہے (۳) خدا کے فیاض بندوں کے عشق کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے (۴) نبوت سے انکار کا باعث صرف وہم و قیاس ہوتا ہے نہ عقلی دلیل (۵) ذرا سے واسطے کی فرمانبرداری نقوے کی محنت ۱۲

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو (تو) انکی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم

مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا

تو بے شک تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تم کو

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ

جھوٹا سمجھتے ہیں، ہود نے[1] کہا اے میری قوم مجھ میں تو حماقت

بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں،

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾

میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے پیغامات پہونچاتا ہوں اور میں تمہارا امین خیر خواہ ہوں

أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ

کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس تمہیں میں کے ایک مرد (آدمی) کے

رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ

ذریعہ سے آیا کہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوح

خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

کے بعد خلیفہ (وجانشین) بنایا اور تمہاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کردی،

بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾

تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ، تو وہ لوگ

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا

کہنے لگے، کیا تم ہمارے پاس اسلیئے آئے ہو کہ صرف خدا کی تو عبادت کریں اور جنکو

كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ

ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ بیٹھیں، پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم ہم کو

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ، ہود نے جواب دیا کہ (بس سمجھ لو) کہ تمہارے پروردگار

[1] حضرت ہود سام کی اولاد سے حضرت نوح کی آٹھویں پشت میں ہیں آپکا شجرہ یوں ہے ہود بن عبداللہ بن رباح بن خلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح آپکی نبوت کی پیشین گوئی حضرت نوح کر گئے تھے آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے قوم عاد کی اسوقت خوب بنی ہوئی تھی زمانہ موافق تھا اس دولت ساری دنیا میں انکے برابر کوئی قوم نہ تھی اور یہ لوگ بہت بلند قد جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے اور ایک مدت کی پوجا میں مشغول رہتے تھے، حضرت ہود نے ہر چند فہمائش کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی، اور جب ان کی شرارت حد سے زیادہ گذری تو پہلے پانی بند ہوا اور ۳ برس تک قطرہ نہ برسا، جب اسپر بھی ان لوگوں نے دعا نہ کی تو خدا نے ایک سیاہ بادل بھیجا کہ وہ اوپر چھا گیا اور یہ لوگ یہ سمجھکر کہ اب اس میں سے پانی برسے گا سب اس کے نیچے جمع ہوگئے پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا ایک سخت آندھی چلی جس میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں اور آٹھ روز برابر چلتی رہی اور وہ بھی اس شدت کی کہ بوجھ سے لدے ہوئے اونٹ کو اڑا لے جاتی اور اٹھا کے زمین پر دے مارتی حتی کہ ایک بڑھیا ایک سرنگ میں گھس گئی تھی اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا غرضکہ چہارشنبہ کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے چہارشنبہ کی شام تک رہی اور ساری قوم کو ہلاک کر کے چھوڑا اور ایک متنفس باقی نہ رہا

[2] اور حضرت ہود اپنے چند ساتھیوں کو لیکر پہلے ہی چلے گئے تھے اس قصہ سے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو پہلے قصہ میں مذکور ہوئے

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ

کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا کیا تم مجھ سے چند (بتوں کے) فرضی

اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ

ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (خواہ مخواہ) گھڑ لیے

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

ہیں حالانکہ خدا نے انکے لیے کوئی سند نہیں نازل فرمائی پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو میں بھی

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

تمہارے ساتھ منتظر ہوں آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے انکی جڑ کاٹ دی

بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ

اور وہ لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں، اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف انکے

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

بھائی صالح کو[1] (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح و روشن دلیل

رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

آ ہی چکی یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اسکو چھوڑ دو کہ خدا

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

کی زمین میں جہاں چاہے چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ

دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے، اور وہ وقت یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

کے بعد (زمین میں) خلیفہ (و جانشین) بنایا اور تمہیں زمین میں اس طرح بسایا کہ

موضح

[1] حضرت صالح حضرت ہود کے بعد آئے تھے اور آپ حضرت نوح کی نویں پشت میں ہیں صالح بن عبید بن آصف بن ماسخ بن عبید بن حاذر بن ثمود بن عامر بن سام بن نوح اور چونکہ آپ اور آپکی قوم ثمود کی اولاد سے تھی اسوجہ سے انکو قوم ثمود کہتے ہیں، یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح بہت مالدار تھے اور جب حضرت صالح انکی ہدایت کے واسطے نبی بنا کر آئے تھے تو سولہ برس کے تھے آخر سمجھاتے سمجھاتے ایکسو بیس برس کے ہو گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا اور یہ لوگ پہاڑ کے ایک ٹکڑے کی پرستش کرتے اور ہر سال اسپر قربانی چڑھاتے تھے جب بہت انکو منع کیا تو وہ کہنے لگے اگر اسی پتھر سے ایک اونٹنی مع بچہ کے نکال دو تو ہم ایمان لائیں گے آپ نے دعا کی اور جوان کی تمنا تھی پوری ہوئی اور یہ لوگ پھر ایمان نہ لائے، اس وقت خدا کا حکم ہوا کہ اس شہر کا کل پانی ایک روز اونٹنی پیا کرے اور ایک روز تم اپنے مصرف میں لاؤ غرض یہی قاعدہ مقرر ہوا اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تھی اس روز اتنا دودھ دیتی تھی کہ سب کے سب سیراب ہو جاتے تھے، اسپر بھی ان لوگوں کو صبر نہ آیا اور مشورہ کر کے ایک شخص کو جس کا نام قدار تھا جو مال کی طمع دیکر اسکے پاؤں کٹوا دیئے اور پھر سب نے ملکر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور چھوٹے بڑے سب نے ایک ہو کے اس کا گوشت کھایا اور اسکے بچے نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ اپنا سر بلند کر کے فریاد کی اور پہاڑ میں چلا گیا حضرت صالح نے بچہ کی بہت تلاش کی اور کہا کہ اگر ۳ روز کے اندر تم توبہ کر لو تو تمہاری نجات ہو جاوے مگر ان لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر چوتھے دن رات کے وقت ایک شدید چیخ جبرئیل کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے اور زلزلہ ہو گیا اور انکے دل دہل گئے باخوف پاش ہو گئے مرگئے اس کے بعد آسمان سے آگ نازل ہوئی اور سب جل کر خاک ہو گئے اکثر قصہ علیے الخلافۃ ہیں یہی بھی قریب قریب یہی ہیں جو حضرت نوح کے قصہ میں بیان ہو چکے ۱۲

تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَّتَنْحِتُونَ

تم ہموار زمین میں (بڑے بڑے) محل اٹھاتے ہو اور پہاڑوں کو تراش

الْجِبَالَ بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا

(تراش) کے گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور روئے زمین

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

میں فساد نہ کرتے پھرنا تو اس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

بچارے غریبوں سے اُن میں سے جو ایمان لائے تھے کہا کیا تمہیں

لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ

معلوم ہے کہ صالح (حقیقۃً) اپنے پروردگار کے بھیجے رسول ہیں

مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

ان بچاروں نے جواب دیا کہ جن باتوں کا وہ پیغام لائے ہیں ہمارا تو اس پر ایمان ہے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

تب جن لوگوں کو (اپنی دولت دنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو اسے نہیں

كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ

مانتے غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی

رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

کی اور (صالح سے) کہنے لگے اگر تم سچے رسول ہو تو جس (عذاب) سے ہم

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

لوگوں کو ڈراتے تھے اب لاؤ، تب اُنہیں زلزلے نے آ پکڑا اور وہ لوگ زانو پر

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

سر کیے (جس طرح تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اُس کے بعد صالح اُن سے پھر گئے اور

يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

اُن سے مخاطب ہو کر کہا کہ میری قوم (!) میں نے تو اپنے پروردگار کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا اور تمہاری

سلہ قوم کے لوگ ... حضرت صالح کا اُن سے خطاب ... طبیعت بشری کا تقاضا ... جو تم سے تمہارے پروردگار کا وعدہ ... خدا کی طرف سے ... تفسیر ثعلبی ...

دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا

خیر خواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر افسوس (تم خیر خواہ (سمجھانیوالے) کو اپنا دوست ہی نہیں سمجھتے اور

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

لوط کو (ہمنے رسول بنا کر بھیجا تھا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (افسوس) تم ایسی بدکاری (اغلام) کرتے ہو کہ تم

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری ۵۲ نہیں کی تھی (ہاں) تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

واسطے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو (حالانکہ اسکی ضرورت نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

بیہودہ صرف کرنے والے (کہ نطفہ کو ضایع کرتے ہو غیر) اسکی قوم کا اسکے سوا اور کچھ جواب ہی

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

نہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو

اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

پاک صاف بننا چاہتے ہیں (تب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو تو نجات دی مگر (صرف ایک)

امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا

انکی بی بی کو کہ وہ (اپنی بداعمالی سے) پیچھے رہ جانیوالوں میں تھی اور ہم نے اُن لوگوں پر (پتھر کا)

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

مینہ برسایا پس ذرا غور تو کرو کہ گنہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا ، اور

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

(ہم نے) مدین (والوں کے) پاس اُن کے بھائی شعیب کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

(اُن لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اُسکے سوا کوئی دوسرا تمھارا معبود

غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

نہیں (اور) تمھارے پاس تو تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح و روشن معجزہ (بھی) لا چکا

منزل ۲

۵۱ حضرت لوط حضرت ابراہیم سے خالہ زاد بھائی تھے اور انہی کی حقیقی بہن حضرت سارہ زوجہ اولی حضرت ابراہیم کی تھیں حضرت لوط اہل موتفکات بستی ہی کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور اُن سے پانچ شہر آباد تھے جن میں سب سے بڑا سدوم تھا یہ لوگ مصر و شام کے درمیان شاہراہ پر آباد تھے اور حد درجہ کے بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے آخر شیطان نے اُنکے کان میں پھونکا کہ جو مسافر تمھارے پاس آئے اُس سے اغلام کرو تو ان کی آمد و رفت بند ہو جائیگی، غرض یہ لوگ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اس کے ایسے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو بھی چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اُسے رسوا کرتے اسوقت اُنکی فہمایش کے واسطے خدا نے حضرت لوط کو بھیجا آپ نے تیس برس تک ان کی ہدایت کی اور سمجھایا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، مگر ان لوگوں نے نہ مانا اور خدا کے غضب میں پڑے کہ حضرت جبرئیل ان کے شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے اُلٹ کے زمین پر پھینک دیا کہ سب کے سب ہلاک ہو گئے اور جو لوگ اس شہر سے باہر تھے اُن پر پتھر کا مینہ برسا اور وہ یوں ہلاک ہوئے ۱۲

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

۵۲ اسکی بدکاری کیوجہ سے بس یہی بات کافی ہے کہ جو لوگ اس کے مرتکب ہوں انکی سزا شریعت نے یہ قرار دی ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرنا چاہیے یا اُن پر دیوار گرا دی جائے کہ دب کر مر جائیں یا بلندی سے گرا دیے جائیں، اور جب وہ مر جائیں تب تو ان کی لاش تہہ میں نہیں رہتی بلکہ قوم لوط کے ساتھ پہونچا دی جاتی ہے اور اس کا حشر انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا ۱۲



فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا

تو ناپ اور تول پوری کیا کرو، اور لوگوں کو ان کی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

دیا کرو، اور زمین میں اُس کی اصلاح و دُرستی کے بعد

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

فساد نہ کرتے پھرو، اگر تم سچے ایماندار ہو تو یہی تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا

حق میں بہتر ہے، اور تم لوگ جو راستوں پر (بیٹھکر)

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ

جو خدا پر ایمان لایا ہے اُسکو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا

اور اُس کی راہ میں (خواہ مخواہ) کجی ڈھونڈھ نکالتے ہو، اب نہ

عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ

بیٹھا کرو اور اُس کو تو یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا ہی نے تمکو بڑھایا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور ذرا غور تو کرو کہ (آخر) فساد پھیلانے والوں کا انجام کار کیا ہوا،

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ

اور جن باتوں کا میں پیغام لے کر آیا ہوں اگر تم میں سے ایک گروہ نے اُنکو مان لیا

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

اور ایک گروہ نے نہیں مانا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم صبر سے بیٹھے

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ

(دیکھتے) رہو یہاں تک کہ خدا (خود) ہمارے درمیان فیصلہ کردے، وہ

خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

منزل

سلہ حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہیں شعیب بن اسمٰعیل بن یشجر بن مدین بن حضرت ابراہیم ان کی قوم مدین ہی کے خاندان سے تھی اور اسکی بستی کا نام بھی مدین تھا اور اس میں کل چالیس گھر تھے اور ایکہ کے لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے متعلق تھی مدین والوں میں منجملہ اور بری باتوں کے دو باتیں بہت بری تھیں جس میں قریب قریب ہر شخص مبتلا تھا، ایک رہزنی، دوسرے ناپ تول میں زیادہ لینا کم دینا، غرض ان کی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے اور آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے پہلے ان میں غضب سے سخت گرمی پیدا کردی کہ وہ لوگ سرد ابوں میں بھی چین سے نہ رہ سکتے تھے اس کے بعد ایک خنک اور سرد ابر آیا جس کے نیچے وہ سب کے سب جمع ہو گئے اور اس نے سارے شہر کو گھیر لیا پھر ایک چیخ کی آواز آئی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی، سب ہلاک ہو گئے، آپ کے معجزات میں سے یہ تھا کہ جب آپ پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے تو پہاڑ کی چوٹی زمین سے آ لگتی اور آپ چڑھ جاتے، بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا اور حضرت موسیٰ سے قبل آپ کے پاس ایسے معجزات ظاہر ہوتے تھے، واللہ اعلم۔ ۱۲۔

منزل ۲

الجزء التاسع ۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تو ان کی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمت دنیا پر) بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

شعیب ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

باہر کر دیں گے مگر جبکہ تم بھی ہمارے اسی مذہب وملت میں لوٹ کر آجاؤ (تو خیر)

كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ

شعیب نے کہا کیا ہم اگرچہ تمہارے مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں (تب بھی لوٹ جائیں معاذ اللہ) جب تمہارے باطل دین سے

عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

خدا نے ہمیں نجات دی اس کے بعد بھی اب اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تب تو ہم نے خدا پر بڑا جھوٹا بہتان باندھا

وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اور ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں، مگر ہاں جب ہمارا پروردگار

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ

اللہ چاہے تو (البتہ مضائقہ نہیں، ہمارا پروردگار تو (اپنے) علم سے تمام (عالم کی) چیز کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ

ہی پر بھروسہ کر لیا اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو

خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اور ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں سے)

مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا

کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ تم سخت

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

گھاٹے میں رہو گے، غرض ان لوگوں کو زلزلہ نے لے ڈالا بس تو وہ

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا

ف ۱ اس قصے کے اخلاقی نتیجے حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ عبادت کی ترغیب توحید کی تحریض ۳۔ ناپ تول میں خیانت نہ کرنا ۴۔ مفسدہ پردازی سے بچنا ۵۔ رہزنی سے بچنا ۶۔ اپنے جتھے پر نہ اترانا ۷۔ حق بات میں آپس کی پھوٹ سے نہ ڈرنا ۸۔ مصیبت کے وقت خدا پر بھروسا کرنا ۹۔ نادان کے بہکانے میں نہ آنا ۱۰۔ ہٹ دھرموں پر پچھتانے اور ترس کھانے کا بیجا ہونا ۱۲

قصہ شعیب علیہ السلام

معانقہ ۴ عند المتقدمین



كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا

وہ (ایسے مرمٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ

وہی لوگ گھاٹے میں رہے، تب شعیب ان لوگوں کے سر سے ٹل گئے اور

يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

(ان سے مخاطب ہو کر) کہا اے میری قوم میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک پہنچا دیئے اور

لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَ

تمہاری خیر خواہی کی تھی پھر اب میں کافروں پر کیونکر افسوس کروں اور ہم نے

مَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا

کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) تنگی اور

بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ

مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں پھر ہم نے

بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّ

تکلیف کی جگہ آرام کو بدل دیا یہاں تک کہ وہ لوگ بڑھ نکلے اور کہنے لگے کہ

قَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم

اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ داداؤں کو بھی پہنچ چکا ہے تب ہم نے (اس

بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ

بر ہنکنے کی سزا میں) اچانک انکو (عذاب میں) گرفتار کیا اور وہ بالکل بے خبر تھے اور اگر ان بستیوں

الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ

کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم

(کے دروازے) کو کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ

ان کے کرتوتوں کی بدولت انکو (عذاب میں) گرفتار کیا تو کیا (ان) بستیوں کے رہنے والے اس بات

ع ۱۱ ۹ ۱

ف [illegible]
ان کی تنبیہ
عابد و دنیا
ہی میں ہو
جائے اور
قیامت میں
جب وہ بات
سامنے آئیں
تو نرے کھوٹے
بدلے ہوں ۱۲

أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَ

سے بےخوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے جبکہ وہ پڑے بےخبر سوتے ہوں یا

أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى

ان بستیوں والے اس سے بےخوف ہیں کہ ان پر دن دہاڑے ہمارا عذاب آپہونچے جبکہ وہ

وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ

کھیل کود میں مشغول ہوں تو کیا یہ لوگ خدا کی تدبیر سے ڈھیٹ ہوگئے ہیں تو یاد رہے کہ

مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ

خدا کے داؤ سے صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھتے ہیں کیا جو لوگ اہل زمین

لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا

کے بعد زمین کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں انھیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں

أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ

کی بدولت انکو مصیبت میں پھنسا دیتے (اگرچہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ گویا) ان کے دلوں پر ہم خود مہر

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرَىٰ

کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں (اے رسول) یہ چند بستیاں ہیں جنکے حالات ہم تم سے

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ

بیان کرتے ہیں اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ان کے پیغمبر انکے پاس بہت واضح و روشن معجزے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا

لے کر آئے مگر یہ لوگ جسکو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر بھلا کاہے کو

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ

ایمان لانے والے تھے، خدا یوں کافروں کے دلوں پر علامت مقرر کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان

الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۖ

نہ لائیں گے) اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد[1] ٹھیک نہ پایا اور ہم نے

وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

ان میں سے اکثروں کو بدکار ہی پایا پھر ہم نے (ان پیغمبران مذکورین کے بعد) موسیٰ کو

ع ١٢ / ٢

[1] عہد جو لوگوں نے خوف و ضرر کو دیکھ کر کیا تھا کہ اگر یہ ہم سے دفع ہوگئی تو ہم ایمان لائینگے۔

مِنۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ
(رسول بناکر) بھیجا فرعون[1] اور اسکے سرداروں کے پاس معجزے عطا کرکے

مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا‌ ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
تو ان لوگوں نے ان معجزات کیساتھ (بڑی بڑی) شرارتیں کیں پس ذرا غور تو کرو کہ آخر

الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ
فسادیوں کا انجام کیا ہوا اور موسیٰ نے (فرعون سے) کہا اے فرعون میں

رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيۡقٌ عَلٰٓى اَنۡ
یقیناً پروردگار عالم کا رسول ہوں، مجھ پر واجب ہے کہ خدا پر

لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ
سچ کے سوا (ایک حرف بھی جھوٹ) نہ کہوں میں یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ
کیطرف سے واضح دروشن معجزہ لے کر آیا ہوں تو تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ کردے

اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ
فرعون کہنے لگا اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اُسے دکھاؤ

الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ
(یہ کہنے ہی) موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی پس وہ یکایک (اچھا خاصا)

مُّبِيۡنٌ ۖ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾
ظاہر اژدہا ہو گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں چمکتا ہے

قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر

عَلِيۡمٌ ۙ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ‌ ۚ فَمَاذَا
ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کردے تو اب تم لوگ اسکے

تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَاَرۡسِلۡ
بارے میں کیا صلاح دیتے ہو (آخر) سب نے متفق اللفظ کہا کہ (اے فرعون) انکو اور انکے بھائی ہارون کو چندے مقید رکھیے

تفسیر

[1] فرعون جسکا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا، ریان حضرت یوسف کے زمانہ میں بادشاہ مصر تھا اور چونکہ حضرت یوسف غریب گئے تھے اسی وجہ سے یہ فرعون (ولید) بنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے پنجہ سے بنی اسرائیل کو چھڑانے کیواسطے حضرت موسیٰ مصر میں بھیجے گئے۔ فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدا کی شان اسکو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی، اسکی خوراک اکثر منقے تھے اس نے سات شہر بنائے تھے اور سب کے گرد نیستان تھے اور ان میں شیر چھوڑ دئیے تھے تاکہ حضرت موسیٰ سے محفوظ رہے مگر جب حضرت موسیٰ اونی ٹوپی کر لمبے اور بالوں کی ایک رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود ڈر کر بھاگے جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہونچے خود بخود کھل گیا، جب فرعون کے دروازے پر پہونچے تو دربانوں نے نہ جانے دیا لیکن ان کمبختوں نے کہا کہ خدا کو دوسرا آدمی نہیں ملتا تھا کہ اس نے تم کو بھیجا یہ سن آپ کو غصہ آیا اور ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اندر چلے اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتا یہاں تک کہ فرعون کے پاس پہونچے تو اس نے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ آپ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا

(بقیہ صفحہ آئندہ)

ع ۱۳ / ۹ / ۳

فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ

اور (اطراف کے) شہروں میں ہرکاروں کو بھیجئے کہ تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر کے آپ کے

عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا

دربار میں حاضر کریں غرض جادوگر سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہم (موسیٰ سے)

لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ

جیت جائیں تو ہم کو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیئے، فرعون نے کہا (ہاں انعام ہی نہیں) بلکہ

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ

پھر تو تم ہمارے دربار کے مقربین سے ہوگے اور مقررہ وقت پر سب جمع ہوئے تو وہ بولے کہ اے موسیٰ یا تو تمہیں

وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا

(اپنے منتر) پھینکو یا ہم ہی (اپنے اپنے منتر) پھینکیں موسیٰ نے کہا (اچھا پہلے) تم ہی پھینک کر اپنا حوصلہ نکال لو

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

تب جوں ہی ان لوگوں نے (اپنی رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کر دی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں)

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

لوگوں کو ڈرا دیا اور انہوں نے بڑا (بھاری) جادو دکھایا اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ (تم بھی)

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ج فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾

(کیا ہوا) تم بھی اپنی چھڑی ڈال دو، دیکھا (کیا) دیکھتے ہیں کہ وہ چھڑی ان کے بنائے ہوئے (جھوٹے سانپوں) کو ایک ایک کر کے نگل رہی

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا

ہے۔ القصہ حق بات تو (جم کے) بیٹھی اور انکی ساری کارستانی ملیامیٹ ہو گئی پس فرعون اور اسکے طرفدار

هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

سب اس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل و رسوا ہو کے پلٹے اور جادوگر سب (موسیٰ کے سامنے)

سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ

سجدہ میں گر پڑے اور (عاجزی سے) بولے ہم سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے جو

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

موسیٰ و ہارون کا پروردگار ہے، فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری اجازت سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہ وہ ایک عظیم الشان اژدہا بنکر منہ کھولے فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اسکے پیٹ کے اندر آگ شعلہ زن ہے اور دانت اسکے ساکھی خوف سے بھاگے اور فرعون کو تو دست آنے لگے اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کے مرگئے اسوقت فرعون کے منہ سے بیساختہ نکلا خدا کے واسطے اسکو اٹھالو، آپنے اٹھالیا پھر جیسا تھا ویسا عصا بنگیا ۱۲

سلے بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے ان سب کے استاد چار شخص تھے سادور، غادور، خطط، مصفی اور ان چاروں کا بھی ایک استاد تھا جسکا نام شمعون تھا، جب ان لوگوں نے مصر میں آتے ہی یہ سن لیا تھا کہ حضرت موسیٰ کے سوتے وقت بھی عصا اژدہا بنکر ان کی حفاظت کرتا ہے اسی وقت انکی ہمت پست ہو گئی تھی کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی تمام خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا ۱۲

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي

قبل اس کے ایمان لے آئے یقیناً یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں

الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

پھیلا رکھی ہے تاکہ اسکے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کر دیں تمہیں عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائیگا

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ

میں تو یقیناً تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا ڈالوں گا پھر تم

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

سب کے سب کو سولی پر لٹکا دوں گا جادوگر کہنے لگے ہم کو تو (آخر ایک روز) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ

اور تو ہم سے اسکے سوا اور کس بات کی عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم انپر ایمان لے آئے

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَ

(اور اب ہماری یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے پروردگار ہمپر صبر (کا مینہ) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ

اور فرعون کی قوم کے چند سردار (بولے فرعون سے) کہا کیا آپ موسیٰ اور اسکی قوم کو (انکی حالت پر) یونہی چھوڑ دیںگے

لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ

کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کی پرستش کو چھوڑ بیٹھیں

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ

فرعون کہنے لگا (کچھ ڈر نہیں) ہم ابھی سے ان کے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور انکی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کے واسطے زندہ

اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

رکھتے ہیں اور ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں (یہ سنکر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ (بھائیو)

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ

خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو ساری زمین تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے

يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ

بندوں میں سے جسکو چاہے اسکا وارث (و مالک) بنا دے اور خاتمہ بخیر تو بس

لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا

پرہیزگاروں ہی کا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے کے قبل ہی سے اور

وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ

تمہارے آنے کے بعد بھی ہم کو (برابر) تکلیف پہونچ رہی ہے (آخر ہم کہاں تک صبر کریں) موسیٰ نے کہا عنقریب ہی

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ

تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور تمہیں (اس کا) جانشین بنائے گا پھر

كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ

دیکھے گا کہ تم کیسا کام کرتے ہو اور بیشک ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں کے

بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣٠﴾

قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار (کے عذاب) میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں

فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِنْ

تو جب انھیں کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے کہ یہ تو ہمارے لئے سزاوار ہی ہے

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ

اور جب انھیں کوئی مصیبت پہونچتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے

أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

دیکھو ان کی بدشگونی تو خدا کے ہاں (لکھی جا چکی) تھی مگر بہتیرے لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ

جانتے ہیں اور (فرعون کے لوگ موسیٰ سے اکبر تبہ) کہنے لگے کہ تم ہم پر جادو کرنے کے لئے چاہے

لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ فَأَرْسَلْنَا

جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم تو تم پر کسی طرح ایمان نہیں لائینگے تب ہم نے ان پر (پانی کے)

عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون (کا عذاب)

وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا

بھیجا کہ سب جدا جدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں تھیں اس پر بھی وہ لوگ تکبر ہی کرتے رہے



لَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ

جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے (کوہ طور پر) آئے اور انکا پروردگار اُنسے ہمکلام ہوا تو موسیٰ

رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ

نے عرض کی خدایا تو مجھے اپنی (ایک) جھلک دکھلا دے کہ میں تجھے دیکھوں خدا نے فرمایا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے

انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ

مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں پس اگر (پہاڑ) اپنی جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ

تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ

عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے (ورنہ نہیں) پھر جب اُنکے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اسکو چکنا چور کر دیا

خَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے خداوندا تو (دیکھنے دکھانے سے) پاک و پاکیزہ ہے

تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ

میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں خدا نے فرمایا اے

يٰمُوسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۫

موسیٰ میں نے تم کو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہمکلامی (کا درجہ دے کر) برگزیدہ کیا ہے

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا

تب جو (کتاب توریت) ہم نے تم کو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گذار رہو اور ہم نے

لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ

(توریت کی) تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ

بیان لکھ دیا تھا تو (اے موسیٰ) تم اسے مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم

قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ

کو حکم دو کہ اسمیں کی اچھی باتوں پر عمل کریں اور میں بہت جلد تمہیں بدکرداروں

الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ

کا گھر دکھا دونگا (کہ کیسے اجڑتے ہیں) جو لوگ (خدا کی) زمین پر ناحق اکڑتے

سلہ خدا کے کلام کرنے کا معاذ اللہ یہ مطلب نہیں کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے چنانچہ حضرت موسیٰ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی ۱۲

يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط وَإِنْ يَرَوْا

پھرتے ہیں انکو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دونگا اور (میں کیا پھیر دونگا خود) انکا دل ایسا سخت ہے کہ

كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ط وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ

اگر (دنیا جہان کے) سارے معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی یہ ان پر ایمان نہیں لائینگے اور اگر سیدھا رستہ دیکھ بھی پائیں تو

لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ج وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ

بھی یہی راہ نہ بنائینگے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے تو جھٹ پٹ اس کو اپنا طریقہ

يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ط ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

بنا لیں گے یہ کج روی اس سبب سے ہوئی کہ انلوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت

عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ

کرتے رہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کے حضوری کو جھٹلایا

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾

ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوگیا ان کو بس ان ہی اعمال کی جزا یا سزا دیجائیگی جو وہ کرتے تھے

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

اور موسیٰ کی قوم نے (کوہ طور پر) انکے جانے کے بعد اپنے زیوروں کو (گلا کر) ایک بچھڑے کی مورت بنائی

جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ ط أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ

(یعنی) ایک جسم جسمیں گائے کی سی آواز تھی (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو انسے بات ہی

سَبِيلًا م اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا

کر سکتا اور نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کر سکتا ہے (خلاصہ) انلوگوں نے اسے (اپنا معبود) بنالیا اور آپ اپنے اوپر ظلم کرتے

سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا لا

تھے اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا تب

قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ

کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمپر رحم نہیں کریگا اور ہمارا قصور نہ معاف کریگا تو ہم یقینی

مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ

گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوجائینگے اور جب موسیٰ پلٹ کر اپنی قوم کی طرف آئے

منزل ٢

ع ٦ ١٧ ٧

ف ۵ سامری نے حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم تلے کی زمین دیکھی تھی کہ وہ جی جاتی ہے اور ہلنے لگتی ہے تو اسکو اٹھا رکھا تھا اور شیطان کے مشورے سے اسنے مورت کے خول میں رکھدی تو وہ بولنے لگی اور اس کی کھال پر رونگٹیں اور بال نکل آئے اور اس ذریعہ سے بنی اسرائیل کو اپنے قبضہ میں کر لیا کہ جس طرح درخت سے خدا کی آواز آتی تھی اسی طرح اس سے بھی آتی ہے ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ یہی خدا ہے ۱۲۔

ف ۶ اس بنا پر کہ ہمارے عمل ضائع کیونکر ہو سکتے ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ

تو (یہ حالت دیکھ کر) رنج وغصہ میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے میرے بعد بہت بُری حرکت کی

بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ

تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم (میرے آنے) میں کسقدر جلدی کر بیٹھے اور (توریت کی) تختیوں کو پھینکدیا

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ

اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اسپر ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے

اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ

میں کیا کرتا قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور (میرا کہنا نہ مانا بلکہ) قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوایئے اور مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَ

قرار دیجئے (تب) موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور

اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾

ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے بڑھکے رحم کرنے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ

بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو (اپنا معبود) بنالیا انپر عنقریب ہی انکے پروردگار کیطرف

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَ

سے عذاب نازل ہوگا اور دنیاوی زندگی میں ذلت (اسکے علاوہ) اور ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا

بہتان باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے بُرے

السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ

کام کئے پھر اسکے بعد توبہ کرلی اور ایمان لائے تو بیشک تمھارا

رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا

پروردگار توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور

ع ١٨ / ٤

لہ چونکہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپ سے باہر ہوگئے اور جھنجھلا کے تختیاں پھینک دیں اور حضرت ہارون کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے کہنا نہ مانا تھا تو تم علیحدہ کیوں نہ ہوگئے کہ اُن پر عذاب نازل ہوجاتا اور تمھارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا اور چونکہ حضرت ہارون بھی معصوم تھے مگر بنی اسرائیل ان کے علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چنداں ناراض نہیں ہیں اسوجہ سے اس بدنما دھبے کے مٹانے کے واسطے آپ نے بال پکڑے تاکہ اور لوگوں پر بھی اُن کی بے قصوری ثابت ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ١٢-٣-١٢

سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ج

جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو (تورات کی) تختیوں کو (زمین سے) اٹھالیا

وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ

اور توریت کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ

ہدایت اور رحمت ہے اور موسیٰ نے اپنی قوم سے لہ ہمارا وعدہ پورا کرنے کو

سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ج فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ

(کوہ طور پر لیجانے کے واسطے) ستر آدمیوں کو چُنا پھر جب انکو زلزلہ نے آ پکڑا تو حضرت

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن

موسیٰ نے عرض کی پروردگارا اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک

قَبْلُ وَإِيَّايَ ط أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ج

کرڈالتا۔ کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی کرنی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے

إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ط تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ

یہ تو صرف تیری آزمائش تھی تو جسے چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے

وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ط أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اور جسکو چاہے ہدایت کرے، تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر

وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ

اور ہم پر رحم کر اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے اور تو ہی

لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ

اس دنیا (فانی) اور آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے ہم

إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ط قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ

تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں خدا نے فرمایا جسکو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھکر) اپنا

مَنْ أَشَاءُ ج وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط

عذاب پہونچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

لہ حضرت موسیٰ جب توریت لینے کو کوہ طور پر آئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے چن کر ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے۔ جب باتیں ہوئیں اور یہ لوگ طور پر سن رہے تھے تو کہنے لگے ہم نے سنا تو ضرور مگر جب تک ہم لوگ خدا کو دیکھ نہ لیں کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اسی نے بات کی، آپ نے ہر چند سمجھایا کہ وہ دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کاہے کو ماننے والے تھے آخر اس گستاخی کی سزا اور اُن کو اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا دیکھنے کی چیز نہیں، اُنکے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور یہ سب کے سب مر گئے آخر حضرت موسیٰ کے گڑگڑانے اور دعا سے پھر زندہ ہوئے

-۱۴ -۱۲ -۱۲

فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ

میں تو اُسے بہت جلد خاص اُن لوگوں کیلئے لکھ دونگا (جو بری باتوں سے) بچتے رہیں گے اور

وَالَّذِينَ هُمْ بِآيٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِينَ

زکوۃ دیا کرینگے اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھا کرینگے (یعنی) جو لوگ ہمارے نبی اُمی[1]

يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهٗ

پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں جس (کی بشارت) کو اپنے ہاں

مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ[2]

توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (وہ نبی) جو

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

اور جو پاک و پاکیزہ چیزیں ہیں تو انپر حلال اور ناپاک گندی چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ

اور وہ (سخت احکام کا) بوجھ جو انکی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو انپر (پڑے ہوئے) تھے ان سے ہٹا

عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ

دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمد) پر ایمان لائے اور اسکی عزت کی اور اسکی مدد کی اور

وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمُ

اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اسکے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ اپنی دلی

الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ

مرادیں پاسکینگے (اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ لوگو میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا

إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ

(پیغمبر) ہوں جسکے لئے خاص سارے آسمان و زمین کی بادشاہت (حکومت) ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَ

اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو) خدا اور اسکے رسول

منزل ۲

[1] امی کے معنی مادر زاد کے ہیں اور ان پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں۔ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرت رسول کے واسطے ہنر تھا کہ دوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کئے وحی الہام اور علم لدنی کے ذریعہ سے علوم اولین و آخرین پر حاوی اور لکھنا پڑھنا سب کچھ جانتے تھے -۱۲-

[2] چنانچہ توریت کی یہ عبارت ہے۔ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویاخذ الشملة وسیلد اثنا عشر وا أُخرة لامة عظیمة (احمد تبسم کرنے والا جہاد کرنے والا اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائیگا اور قریب ہے کہ اس سے بارہ بزرگ پیدا ہوں اور میں اسکو ایک عظیم الشان امت کیواسطے تاخیر کرونگا) اس سے صاف واضح ہے کہ حضرت کے جانشین بارہ ہونگے اور وہ بھی غیر نہیں بلکہ آپ کی نسل سے اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہو سکتی ہے دیکھو توریت بشارات مثلیہ مترجمہ عربی ۱۲-

ع ۱۹ / ۶ / ۹

منزل ۲

رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

نبی امی پر ایمان لاؤ جو (خود بھی) خدا پر اور اس کی باتوں پر (دل سے)

وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ

ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو تاکہ تم ہدایت پاؤ اور موسیٰ کی قوم

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں)

بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

انصاف بھی کرتے ہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کے ایک ایک قطعہ کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ

اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

بنا دیئے اور جب موسیٰ کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو ہم نے ان کے پاس وحی

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ

بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا) کہ اس پتھر سے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

(پانی کے) بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ایسے صاف الگ (الگ کر) ہر ایک قبیلے نے اپنا

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا

اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور اُن پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

من و سلویٰ (سی نعمت) نازل کی (لوگو جو) پاک پاکیزہ چیزیں تمھیں دی ہیں انھیں

مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

(شوق سے) کھاؤ (پیو) اور ان لوگوں نے (نافرمانی کر کے) کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ

بگاڑتے ہیں اور جب اُن سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور

الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ

اس کے میووں میں سے جہاں تمہارا جی چاہے (شوق سے) کھاؤ (پیو) اور (منہ سے) حطة کہتے

بنی اسرائیل کیلئے پتھر سے پانی کا نکلنا

منزل ۲

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٓـَٔتِكُمْ ؕ

اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں بخشدیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور نیکی کرنے والوں کو ہم کچھ زیادہ ہی دینگے تو ظالموں نے جو بات اُن سے

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا

کہی گئی تھی اُسے بدل کر کچھ اور کہنا شروع کیا تو ہم نے اُن کی

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۶۲﴾

شرارتوں کی بدولت ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا

ع ۵ ، ۲۰ ، ۱۰

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ

اور (اے رسول) ان سے ذرا اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو دریا کے کنارے

الْبَحْرِ ۘ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ

وقف لازم

واقع تھا جب لوگ (انکے بزرگ) شنبہ کے دن زیادتی کرنے لگے کہ جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ

تب تو مچھلیاں سمٹ کر انکے سامنے پانی پر ابھر کے آجاتیں اور جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا

لَا تَأْتِيهِمْ ۛ كَذَٰلِكَ ۛ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا

مع ۶ — عند المتاخرین

تو مچھلیاں انکے پاس ہی نہ پھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اسوجہ سے ہم بھی انکی یوں ہی آزمائش

يَفْسُقُونَ ﴿۱۶۳﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ

النصف

کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے ایک جماعت نے (انکو نیکی سے جو شنبہ کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنہیں

قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ؕ

خدا ہلاک کرنا یا سخت عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انھیں (بیفائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو

قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۶۴﴾

وہ کہنے لگے کہ فقط اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنے کو الزام سے بچانے کیلئے) اور اسلئے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِۦٓ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ

پھر جب وہ لوگ جس چیز کی انھیں نصیحت کی گئی تھی اُسے بھول گئے تو ہم نے انکو تو نجات دیدی جو بُرے کام سے

یہ سب واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں دیکھو پارہ اول رکوع چھٹا ۱۲



عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ

لوگوں کو روکتے تھے اور جو لوگ ظالم تھے ان کو ان کی بدچلنی کی وجہ سے بڑے

بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ

عذاب میں گرفتار کیا پھر جب بات کی انھیں ممانعت کی گئی تھی جب انلوگوں نے اسمیں

مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿١٦٦﴾

سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے [1] بندر بن جاؤ (اور وہ بن گئے)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ

اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ) جب تمھارے پروردگار نے ہانک پکار کے (بنی اسرائیل کو) کہہ دیا تھا کہ وہ قیامت تک اپر ایسے حاکم کو

الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ

مسلط رکھیگا جو انھیں بری بری [2] تکلیفیں دیتا رہے (کیونکہ) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تمھارا پروردگار بہت جلد

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ

عذاب کرنیوالا ہے اور اسمیں شک بھی نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے اور ہم نے ان کو

فِى الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ

روئے زمین میں گروہ گروہ تتر بتر کر دیا، ان میں کے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ

دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

اور طرح کے (بدکار) ہیں اور ہم نے انھیں سکھ اور دکھ (دونوں طرح) سے آزمایا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

تاکہ وہ (شرارت سے) باز آئیں پھر اُن کے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب (خدا توریت)

خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا

کے (تو) وارث بنے (مگر لوگوں کے کہنے سے) احکام خدا کو بدل کر اسکے عوض اس (ناپاک) کمینی دنیا کے سامان

الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَاِنْ يَّاْتِهِمْ

لے لیتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخشدیے جائینگے اور جو لوگ ان پر طعن کرتے ہیں اگر انکے پاس بھی

عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ

ویسا ہی (دوسرا) سامان آجائے تو لے یہ بھی (نہ چھوڑیں اور) لے ہی لیں کیا انسے کتاب (خدا توریت) کا عہد و پیمان

[1] اسکی تفصیل دیکھو پارہ اول رکوع ۸ آیت ۶۵ صفحہ ۱۵ میں ۱۲

[2] کیسی سچی پیشین گوئی ہے کہ اتنا زمانہ دراز گذرنے پر بھی آجتک یہ لوگ کہیں کے بادشاہ نہیں اور باوجود اس وسعت کے چپہ بھر زمین کے یہ لوگ مالک نہیں اب سے چند برس پیشتر ان کی حالت کوئی جاکے ایران میں دیکھتا تو اس کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا

نہیں لیا گیا تھا کہ خدا پر سچ کے سوا (جھوٹ کبھی) نہیں کہیں گے اور

الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ

جو کچھ اس کتاب میں ہے اُسے انھوں نے (اچھی طرح) پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو ان ہی

لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِينَ

لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور جو لوگ

يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا

کتاب (خدا) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں (انھیں اسکا ثواب ضرور ملیگا کیونکہ)

لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿۱۷۰﴾ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے اور (اے رسول ان کو یاد دلاؤ) جب ہم نے ان (کے سروں) پر

فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ

پہاڑ کو اس طرح لٹکا دیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ لوگ سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا (اب گرا)

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ

(اور ہمنے انکو حکم دیا کہ) جو کچھ ہم نے تمھیں عطا کیا ہے اُسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے یاد رکھو

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۷۱﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي

تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمھارے پروردگار نے آدم کی

آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ

اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر نکال کر) انکی اولاد سے خود ان کے مقابلہ میں اقرار کرالیا (پوچھا)

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ

کہ کیا میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے ہاں ہم اس کے گواہ ہیں

أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا

(یہ ہمنے اسلئے کہا کہ ایسا نہ ہو) کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل

غَافِلِينَ ﴿۱۷۲﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن

بے خبر تھے یا یہ کہہ بیٹھو کہ (ہم کیا کریں) ہمارے تو باپ دادا ہی نے پہلے شرک کیا تھا اور

سلہ یہ اقرار عہد الست کا ہے جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے محض اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسول کی رسالت اور حضرت علی کی امارت و ولایت کا بھی اور وہ بھی محض انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی، چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید یا تفسیر میں وارد ہوئی۔ قال رسول اللہ لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال عزوجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلیٰ وقال اللہ تعالیٰ انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم۔

(ترجمہ) حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علی کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اس کی فضیلت سے انکار نہ کرتے۔ علی امیر المومنین اسوقت کہلائے جب آدم کا جسد روح درست نہ ہوا تھا چنانچہ خدا فرماتا ہے و اذ اخذ الآیۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں تب خدا نے فرمایا کہ میں تمھارا پروردگار ہوں اور محمد تمھارے نبی ہیں اور علی تمھارے امیر ہیں دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۱۴ دیلمی ۱۲

ع ۹ ۲۱ ۱۱

مع

قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ أَفَتُهْلِكُنَا

ہم تو ان کی اولاد تھے (کہ) انکے بعد (دنیا میں آئے) تو کیا ہمیں انلوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ

کرے گا جو پہلے ہی باطل کرچکے اور ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں

وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي

اور تاکہ وہ لوگ (اپنی غلطی سے) باز آئیں اور (اے رسول ﷺ) انلوگوں کو اس شخص کا حال پڑھکر سنا دو

آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ

جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ اُن سے نکل بھاگا تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑا اور

فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا

آخر کار وہ گمراہ ہوگیا اور اگر ہم چاہتے تو ہم اُسے انھیں آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کردیتے

وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ

مگر وہ تو خود ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن بیٹھا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ

تو اس کی مثل اس کتے کی مثل ہے کہ اگر اس کو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے

أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

اور اسکو چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے، یہ مثل اُن لوگوں کی ہے جنھوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے رسول) یہ قصے اُن لوگوں سے بیان کردو تاکہ یہ لوگ

يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۷۶﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا

خود بھی غور کریں، جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ان کی بھی کیا

بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۷۷﴾ مَن يَهْدِ

بری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے رہے راہ پر بس وہی

اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ

شخص ہے جس کی خدا ہدایت کرے۔ اور جسکو گمراہی میں چھوڑ دے تو وہی لوگ

منزل ۲

۵ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اسکو اسم اعظم یاد تھا اور جب وہ اُس اسم کے ذریعہ سے دعا کرتا تھا تو اسکی دعا قبول ہو جاتی تھی ۱۲ فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا تو بلعم باعور سے فرمائش کی کہ تم دعا کرو کہ موسیٰ اور اس کے ساتھی ہمارے قبضہ میں آجائیں یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اُس نے ہر چند کوشش کی گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا۔ جب اُس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا ٹھہر والے ہو تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسول اور مومنین پر بددعا کرے آخر اس نے نہ مانا یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اسکی زبان سے نکل گیا اور اسکا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا کندہ بنا۔ ۱۲

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

گھاٹے میں ہیں اور گویا ہم نے (خود) بہتیرے جنات اور آدمیوں کو

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ

جہنم ہی کے واسطے پیدا کیا، اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے سمجھتے ہی نہیں

بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ

اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور ان کے کان

اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ

بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ

بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ

ان سے بھی کہیں گئے گذرے ہوئے یہی لوگ (امور حق سے) بالکل بے خبر ہیں اور اچھے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ

(اچھے) نام خدا ہی کے خاص ہیں تو اسے انھیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا

ناموں میں کفر کرتے ہیں انھیں (انکے حال پر) چھوڑ دو اور وہ بہت جلد اپنے کرتوت

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ

کی سزا پائینگے اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے

وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

ہم انھیں بہت جلد اس طرح آہستہ آہستہ (جہنم میں) لیجائیں گے کہ انھیں خبر بھی نہ ہوگی

وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا

اور میں انھیں (دنیا میں) ڈھیل دونگا بیشک میری تدبیر بہت (پختہ اور) مضبوط ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی

بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ

خیال نہ کیا کہ آخر انکے رفیق (محمد) کو کچھ جنون تو ہے نہیں وہ تو بس کھلم کھلا (عذاب خدا سے)

ع ۲۲ ۱۰ ۱۲

ف۱ ناموں میں کفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جن ناموں کی خبر نیت نے خدا کے واسطے اجازت نہیں دی ہے ان کیساتھ خدا کو پکارنا جیسے عرب کے لوگ خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجوہ اور نصاریٰ ابو المسیح اور حکما علت اولیٰ کہتے تھے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کرکے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات وغیرہ ۱۲

ف۲ زادان نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے بہتر جہنمی اور ایک جنتی۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے ومن خلقنا الآیۃ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں۔ دیکھو کتاب علامہ ابن مردویہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مُّبِينٌ ﴿۱۸۴﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ

ڈرانے والے ہیں کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کی حکومت

وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ

اور خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اس بات میں

عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ

کہ شاید ان کی موت قریب آگئی ہو پھر اتنا سمجھانے کے

حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۵﴾ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا

بعد (بھلا) کس بات پر ایمان لائیںگے جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسکا

هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۶﴾

کوئی راہ پر نہیں اور انھیں انکی سرکشی (و شرارت) میں چھوڑ دے گا کہ سرگرداں رہیں

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ

(اے رسول) تم سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ کہیں اسکا ٹھکانا بھی ہے تم کہدو

إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا

کہ اسکا علم بس فقط میرے پروردگار ہی کو ہے وہی اسکے وقت معین پر اس کو

هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ

ظاہر کر دے گا وہ سارے آسمان و زمین میں ایک کٹھن وقت ہوگا وہ

إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ

تمہارے پاس بس اچانک آجائے گی تم سے لوگ اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم اسکے بڑے واقف ہو

إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

تم (صاف) کہدو کہ اسکا علم بس خدا ہی کو ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۷﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا

جانتے (اے رسول) تم کہدو کہ میں خود اپنا آپ تو اختیار رکھتا ہی نہیں نہ نفع کا نہ ضرر کا

ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ

مگر بس وہی جو خدا چاہے اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو

قیامت کا حال خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں

منزل ۲



لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ ۚ

تو یقیناً میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾

میں تو صرف ایماندار لوگوں کو (عذاب سے) ڈرانیوالا اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا ہوں

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ

وہ خدا ہی تو ہے جسنے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا اور اس (کی بیبی ہوئی مٹی) سے

مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ

اسکا جوڑا بھی بنا ڈالا تاکہ اسکے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بی بی سے ہمبستری کرتا ہے

حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ

تو بی بی ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اُسے لیئے لیئے چلتی پھرتی ہے پھر جب (زیادہ دن ہونیسے) بوجھل ہو جاتی ہے

رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿١٨٩﴾

تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار خدا سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو ہمیں نیک (فرزند عطا فرمائے تو ہم ضرور تیرے شکر گذار ہونگے)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا

پھر جب خدا نے انکو (فرزند) صالح عطا فرما دیا تو جو (اولاد) خدا نے انھیں عطا کیا تھا لگے اسمیں خدا کا شریک[۱] بنانے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا

تو خدا (کی شان) شرک سے بہت اونچی ہے کیا وہ لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں

یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود (خدا کے) پیدا کیئے ہوئے ہیں اور نہ وہ انکی مدد کی

لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ

قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم انھیں

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ

ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی تو یہ تمھاری پیروی نہیں کرنے کے تمھارے واسطے

عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾

برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ یا تم چپ چاپ بیٹھے رہو

منزل

مع عند المتاخرین ٢٣ ع ٧ ١٤

[۱] اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدم سے ہے مگر پھر اُنکی اولاد کا بیان شروع کر دیا ہے اور یہ حالت بھی انکی اولاد ہی کی ہے، اسیوجہ سے خدا نے فتعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے اور اسکے قبل تثنیہ کے صیغہ میں عام میاں بی بی کی حالت بیان کی ہے مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں یعنی خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر میاں یا مدار میاں نے عطا کیا ہے ہاں اگر یہ مطلب نہ ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو شاید کچھ مضایقہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔ ١٢۔

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ

بیشک وہ لوگ جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے)

أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ

بندے ہیں بھلا تم انھیں پکار کے تو دیکھو تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری کچھ

صَادِقِينَ ﴿۱۹۴﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ

سن لیں کیا اُن کے ایسے پاؤں بھی ہیں جن سے چل سکیں یا

لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ

انھیں ایسے ہاتھ بھی ہیں جن سے کسی چیز کو پکڑ سکیں یا انھیں ایسی آنکھیں بھی ہیں جن سے دیکھ

بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا

سکیں یا اُن کے ایسے کان ہیں جنسے سن سکیں (اے رسول ان لوگوں سے) [1] کہدو کہ تم اپنے

شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿۱۹۵﴾ إِنَّ

بنائے ہوئے شریکوں کو بلاؤ پھر سب ملکر مجھے داؤں چلاؤ پھر مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھو تو میرا کیا

وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

بنا سکتے ہو) بیشک میرا مالک تمہارا تو بس خدا ہی جسنے کتاب (قرآن) کو نازل فرمایا اور وہی (اپنے) نیک

الصَّالِحِينَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ

بندوں کا حامی ہے اور وہ لوگ (بت) جنھیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد کو) پکارتے ہو

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿۱۹۷﴾

نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ

اور اگر تو انھیں ہدایت کی طرف بلائے گا بھی تو یہ سن ہی نہیں سکتے اور

يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ

تو سمجھتا ہے کہ وہ تجھے (آنکھیں کھولے) دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں (اے رسول)

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿۱۹۹﴾

تم درگذر نا اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو

[1] جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کی مذمت مت کرو ایسا نہ ہو کہ اُن کی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آجائے اسوقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲-۱۲-۱۲

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

اور اگر شیطان کی طرف سے تمھاری (امت کے) دل میں کسی طرح کا دغدغہ پیدا ہو تو تم خدا سے پناہ مانگو

بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا

(کیونکہ) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے) بے شک جو لوگ

إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا

پرہیزگار ہیں جب کبھی انھیں شیطان کا خیال چھو بھی گیا تو چونک پڑتے ہیں

فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ

پھر فوراً اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اُن کافروں کے بھائی بند شیطان اُن کو (دم بدم پکڑ کے)

فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ

گمراہی کیطرف کھینچے جاتے ہیں پھر کسی طرح کی کوتاہی (بھی) نہیں کرتے اور جب تم اُن کے

قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰٓ

پاس کوئی (خاص) معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اسے کیوں نہیں بنالیا (اے رسول) تم کہدو کہ

إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى

میں تو بس اسی وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کیطرف سے میرے پاس آتی ہے یہ (قرآن) تمھارے پروردگار

وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ

کیطرف سے (حقیقت کی) دلیلیں ہیں اور ایماندار لوگوں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے لوگو جب قرآن پڑھا جا

فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾

تو کان لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَ

اور اپنے پروردگار کو اپنے جی (ہی جی) میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت

دُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَ

چیخ کے نہیں دھیمی آواز سے صبح و شام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے)

لَا تَكُن مِّنَ الْغَٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ

بالکل غافل نہ ہو جاؤ بیشک جو لوگ (فرشتے وغیرہ) تمھارے پروردگار کے

السجدة

۱ احادیث سے ثابت ہے کہ جب مسلم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورہ پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اُسے توجہ سے سنے اور چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اسکے سامنے [illegible] کے بجائے [illegible] کرنا چاہیے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے ۱۲

۲ اس آیت کا سجدہ سنت ہے ۱۲

لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُونَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُونَ ﴿۲۰۶﴾

باز نہیں آتے ہیں اور وہ اسکی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اسیکا سجدہ کرتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ انفال مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ

(اے رسول) تم سے لوگ انفال (یعنی مال غنیمت) کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہدو کہ انفال مخصوص خدا اور

الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪

رسول کے واسطے ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾

اور اگر تم سچے) ایماندار ہو تو خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

سچے ایماندار تو بس وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ہل جاتے ہیں

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ

اور جب انکے سامنے اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں

اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

اور وہ لوگ بس اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں نماز کو پابندی سے

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ

ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں دیا ہے اسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ تو

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

سچے ایماندار ہیں انہی کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں

وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ

اور بخشش اور عزت و آبرو کے ساتھ روزی ہے (یہ مال غنیمت کا جھگڑا ویسا ہی ہے) جیسے تمہارے

منزل ۲

ع ۱۸ / ۱ | ۲۴ | ۱۴ ربع الثلثہ

سلہ اس سورہ میں بھی خاص نصیحت سے امور اخلاق و تمدنی ارشاد فرمائے ہیں جیسے انفال کا فیصلہ جنگ بدر کا قصہ ... تو بہ ... ہجرت کا واقعہ قرآن کا معاملہ اور ... غنیمت کا حکم ... کے معاملات، مصالحت ... کے ... نہیں چھپانا کفار کی مذمت بدلی کی ... صلح ہو سے صلح کر لو وغیرہ وغیرہ

سلہ انفال نفل کی جمع ہے اور نفل کے لغوی معنی زیادتی اور فضل کے ہیں اور عرفاً مال غنیمت کو کہتے ہیں اس میں مناسبت یہ ہے کہ یہ بھی خدا کا ایک فضل ہے اور شرعاً انفال چند چیزوں کو کہتے ہیں (۱) جو مال بغیر لڑائی کے مل جائے (۲) وہ زمین جس کے باشندے بغیر لڑائی کے جلا وطن ہو گئے ہوں (۳) جو زمین بغیر لڑے بھڑے خوشی سے مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے جیسے بحرین کی ... (۴) جنگل ... مالک مر جائیں مسلمان ہوں یا کفار (۵) نیستان ... وغیرہ ... جو کسی ملک نہیں (۶) پہاڑوں کے نیچے کی زمین (۷) بادشاہوں کے خاص سامان جو خاص ... (۸) ... وغیرہ

سلہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جنگ بدر میں نازل ہوئی کیونکہ کفار نے راہ فرار اختیار کی اور مال غنیمت اور قیدی جمع ہو گئے تو جنگ تمام ہوئی ... معاذ وغیرہ حضرت کے ... جماعت ... حضرت علی وغیرہ ... قتل کر رہے تھے اور ایک ... مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول ... ان کی بعد لڑنے والوں میں بعض کو یہ خیال ہوا کہ مال غنیمت کل ہمارا ہونا چاہیئے اور جمع کرنے والوں کو الگ یہی فکر تھی حتی کہ آپس میں ... باتیں ... ہونے لگیں ... آیت نازل ہوئی اور ان کو سمجھا دیا گیا کہ یہ محض خدا اور رسول کا ہے جس کو چاہیں دیں ۱۲ - ۱۴ - ۲ -

مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

پروردگار نے تمہیں بالکل ٹھیک (مصلحت سے) تمہارے گھر سے (جنگ بدر میں) نکالا تھا اور مومنین کا ایک گروہ

لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا

(اس سے) ناخوش تھا کہ وہ (لوگ) حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات میں

تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶

جھگڑتے تھے اور (سہلے کرنے لگے) گویا وہ (زبردستی) موت کے منہ میں ڈھکیلے جا رہے ہیں اور اسے (اپنی آنکھوں سے)

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا

دیکھ رہے ہیں اور (یہ وہ وقت تھا) جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے لئے

لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ

ضروری ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ کمزور جماعت تمہارے ہاتھ لگے (تاکہ بغیر لڑے بھڑے مال غنیمت ہاتھ آ جائے)

لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ

اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت (قائم) کرے اور

يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے تاکہ حق کو (حق) ثابت کر دے اور باطل کو

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ

ملیامیٹ کر دے اگرچہ گنہگار (کفار اس سے) ناخوش ہی کیوں نہ ہوں (یہ وہ وقت تھا) جب

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ

تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری سن لی اور جواب دیا کہ میں تمہاری لگاتار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ

ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا اور (یہ امداد غیبی) خدا نے صرف تمہارے خوشی خاطر کے لئے

اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ

کی تھی اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور (یاد رکھو) مدد خدا کے سوا کسی اور

اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰

کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی بیشک خدا غالب اور حکمت والا ہے

ع ۱۰ ۱۵

سبب کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم گئے اور مارے گئے یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے اور اسکا قصہ یوں ہے کہ کفار قریش کا ایک قافلہ جسکے سردار ابوسفیان اور عمرو عاص وغیرہ تھے شام سے تجارت کا مال لیکر آرہا تھا یہ خبر حضرت رسول کو پہنچی اور جہاد کا حکم ہوا تو آپ تین سو تیرہ آدمیوں کا چھوٹا سا لشکر لے کے ان کی طرف چلے یہ خبر ابوسفیان کو معلوم ہوئی اور اس نے مکہ سے قریش کو امداد کے لئے بلا بھیجا وہاں یہ خبر پہنچتے ہی ایک اچھا خاصہ ہنگامہ ہو گیا اور ابوجہل نے منادی کرا دی قریش کو ایسی ہیبت کبھی نہ پڑی تھی تم سے کوئی ایسا آدمی نہیں جسکا مال اس قافلہ میں نہ ہو غرض بڑے ساز و سامان سے ایک بڑا لشکر روانہ ہو گیا اور ابوسفیان اپنی چالاکی سے مشہور راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ سے مکہ کو چلدیا اسلامی لشکر میں خبر ہو گئی آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کچھ لوگ اپنی قلت سے بہت گھبرائے چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ کی رائے نہ تھی مگر حضرت سعد بن معاذ و مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ بے دھڑک چلے چلیں غرض جنگ کی ٹھہری کیونکہ خدا وعدہ کر چکا تھا قریش کے کچھ غلام نہر سے پانی لینے آئے انکو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا ان سے انکی تعداد کا پتہ چلا کہ قریب ہزار کے ہیں اور ان کے علاوہ چار سو گھوڑے بھی تھے اور مسلمانوں کے پاس کل دو گھوڑے تھے حضرت عمار یاسر جاسوس بنکر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ اس کثرت پر بھی بہت خائف اور ترساں ہیں چنانچہ عتبہ کی رائے پھر جانے کی تھی مگر ابوجہل نے اسکو غیرت دلائی اور سب سے پہلے عتبہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید مقابلہ کو نکلے ادھر سے بھی تین جوان انصار سے نکلے تو کفار نے کہا کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ غرض انصار پھر گئے اور حضرت رسول نے عتبہ کے مقابلہ میں حضرت عبیدہ کو اور شیبہ کے مقابلہ میں حضرت حمزہ کو اور ولید کے مقابلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا سب سے پہلے حضرت علی نے ولید کو واصل جہنم کیا پھر شیبہ اور حمزہ میں کشتی ہوئی اور دونوں زمین پر گرے کہ حضرت علی نے ایک ہی وار میں شیبہ کا کام تمام کیا، عتبہ اور عبیدہ دونوں زخمی ہو کر گر پڑے مگر دونوں کو ایک دوسرے پر فوقیت نہ ہوئی تھی کہ حضرت علی نے عتبہ کو بھی جہنم کی راہ دکھائی حضرت عبیدہ نے تھوڑا سا عرصہ پایا تھا کہ حضرت رسول کے پاس اٹھا کر لائے گئے تو آپ نے فرمایا تم سب شہیدوں میں پہلے شہید ہو اور بہشت کی خوشخبری دی غرض اسکے بعد جنگ ہونے لگی اور خدا نے فرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ ۱۲

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ يُنَزِّلُ

یہ وہ وقت تھا جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کے لئے تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا اور

عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ

تم پر آسمان سے پانی [5] برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک و پاکیزہ کردے۔ اور تم

عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

سے شیطان کی گندگی دفع کردے اور تمہارے دل مضبوط کردے اور پانی سے (بالو جم جائے)

وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى

اور تمہارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے (اے رسول یہ وہ وقت تھا جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے

الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط

فرما رہا تھا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

میں بہت جلد کافروں کے دلوں میں (تمہارا رعب) ڈال دوں گا

فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ

(بس پھر کیا ہے اب) تو ان کفار کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور کو چٹیلی

كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج

کردو یہ (سزا) اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کی مخالفت کی

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور جو شخص (بھی) خدا اور اسکے رسول کی مخالفت کریگا تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت

الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

عذاب کرنے والا ہے (کافرو! دنیا میں تو) لو بھی اس (سزا) کا مزا چکھو اور پھر آخرت میں تو کافروں کے

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ

واسطے جہنم کا عذاب ہی ہے اے ایماندارو جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

مقابلہ ہو تو (خبردار) ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرنا اور (یاد رہے)

منزل ۲

[5] چونکہ ابوجہل نے چالاکی سے تالاب کنارے پہلے ہی سے خیمے ڈال دیے تھے اور مسلمان بڑی گہری ریت میں تھے کہ چلنے میں تھکے تھکے ان کے پاؤں دھنس جاتے تھے اسوجہ سے ان لوگوں کو سخت تردد تھا تو خدا نے ان کے رفع تردد کے واسطے ان پر نیند غالب کر دی تو شیطان نے ان میں سے اکثروں کو محتلم کر دیا اسکے جواب میں خدا نے خوب پانی برسایا کہ ریت بھی جم گئی اور ان لوگوں کو پانی کا بھی آرام ہوا اور کفار کی سخت زمین کیچڑ ہو گئی پھر انکی قلت پر رحم کھا کر ان کی مدد کو فرشتے بھیجے۔ پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار اگرچہ اس کا حکم ہی کفار کی تباہی کیلئے کافی تھا مگر یہ مسلمانوں کا دل بڑھانے کی ایک ظاہری تدبیر تھی۔ چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی مشرک کا مقابل ہوتا تو کوڑے کی آواز سننا اور پھر ساتھ ہی اس کے مشرک کو زمین پر پڑا ہوا پاتا اور کوڑے کا نشان اسکے سر پر موجود، اور جناب امیر فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں کے کشتوں میں یہ فرق تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم کا نشان موجود رہتا اور انکے نہیں، خود مشرکین کا بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے لئے ہوئے گھوڑوں پر سوار شملے لٹکائے ہوا میں زمین سے بے لگاؤ کھڑے اور جسپر کوڑا مارتے فوراً مر جاتا تھا یہ دیکھ کر ہمارے حواس بجا نہ رہے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے ۔۔۔

وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ

اس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے کترائے یا کسی جماعت کے پاس (جا کر) موقع پائے (اور) جو

أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ

شخص بھی اُس دن اِن کفار کی طرف اپنی پیٹھ پھیرے گا وہ یقینی (ہر پھر کے) خدا کے غضب میں

وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ

آگیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے اور (مسلمانو) ان کفار کو تم

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ

نے خود قتل کیا نہیں بلکہ ان کو تو خود خدا نے قتل کیا اور (اے رسول) جب تم نے تیر مارا

اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ

تو تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا نے تیر مارا اور تاکہ اپنی طرف سے مومنین پر خوب احسان کرے

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ

بیشک خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے یہ تو یہ اور خدا تو کافروں کی مکاری کا

كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ

کمزور کر دینے والا ہے (کافرو) اگر تم یہ چاہتے تھے کہ (حق کی) فتح ہو تو (مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے

الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَعُودُوا

سامنے موجود ہوئی (رہا عذر باقی نہیں) اور اگر تم (اب بھی) مخالفت اسلام سے باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم

نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ

ایسی ہی پھر شرارت کرو گے تو (اب بھی) ہم بھی پلٹ پڑیں گے (اور تمہیں شکست دیں گے) اور تمہاری جماعت اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو مگر کچھ

كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا

کام نہ آئے گی اور خدا تو یقینی مومنین کے ساتھ ہے اے ایماندارو

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا

خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا

منہ نہ موڑو جب تم سن رہے ہو اور ان لوگوں کے ایسے

ع ٩ — ٢ — ١٦

ملہ کفار قریش جب مکہ سے رخصت ہونے لگے تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کے دعا کی تھی کہ خدا وند ان دونوں لشکروں میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ اور سچا دین رکھتا ہو اُسی کی مدد کرنا [illegible] ... [illegible] حضرت رسول [illegible] ... دل ٹھنڈا ہوا [illegible] لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے [illegible] آدمی کام آئے اور کفار کی طرف سے ستر آدمی قتل ہوئے جنہیں [illegible] آدمی صرف حضرت علیؑ کے مقتول تھے اور ستر آدمی قید ہوئے منجملہ اُن کے حضرت عباس [illegible] حضرت عقیل بھی تھے [illegible] ... آپ کو [illegible] قیدیوں [illegible] حضرت خدیجہ کی بیٹی زینب کا شوہر [illegible] تھا زینب نے اپنے شوہر کی رہائی کے لئے وہ زیورات [illegible] حضرت خدیجہ نے جہیز میں دیئے تھے آپ کے پاس بھیجے جب ان زیورات پر آنحضرتؐ کی نظر پڑی آبدیدہ ہو گئے [illegible] سب مسلمانوں سے کہہ کر وہ زیورات زینب کو دے [illegible] شوہر کو [illegible] کر دیا۔

كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

نہ ہو جاؤ جو (منہ سے تو) کہتے تھے کہ ہم سُن رہے ہیں حالانکہ وہ سُنتے (سناتے خاک) نہ تھے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ

اس میں شک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے

الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا

گونگے (کفار) ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور اگر خدا ان میں نیکی (کی بو بھی) دیکھتا تو ضرور ان میں

لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

سُننے کی قابلیت عطا کرتا مگر یہ ایسے بد سرشت ہیں کہ اگر ان میں سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

کر بھاگتے اے ایماندارو جب تم کو (ہمارا) رسول (محمد) ایسے کام کے لئے بلائے جو تمہاری روحانی زندگی

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

کا باعث ہو تو تم خدا اور رسول کا حکم دل سے قبول کر لو اور جان لو کہ خدا (وہ قادر مطلق ہے کہ)

يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

آدمی اور اسکے دل (ارادے) کے درمیان اسطرح آجاتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ تم سب کے سب اسکے سامنے حاضر کئے جاؤ گے

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو خاص انھیں لوگوں پر نہیں پڑے گا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا

مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

(بلکہ تم سب کے سب اس میں پڑ جاؤ گے) اور یقین جانو کہ خدا بڑا سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ

کرنے والا ہے (مسلمانو) وہ وقت یاد کرو جب تم سرزمین (مکہ) میں بہت کم اور

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ

بالکل بے بس تھے اس سے سہمے جاتے تھے کہ کہیں لوگ تم کو اچک لے جائیں

فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ

تو خدا نے تم کو (مدینہ میں) پناہ دی اور خاص اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاک

منزل ۲

سلہ اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے جو زندگی ... [illegible]

الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکرگزاری کرو اے ایمانداروں

اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ

نہ تو خدا اور رسول کی (امانت میں) خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

حالانکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو اور یقین جانو کہ تمھارے مال اور تمھاری

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اولاد تمھاری آزمائش کی چیزیں ہیں (کہ جو انکی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے وہ دیندار ہے) اور یقیناً خدا کے ہاں بڑی مزدوری ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ

اے ایماندارو اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھارے واسطے امتیاز پیدا

فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

کر دے گا اور تمھاری طرف سے تمھارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمھیں بخش دیگا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ

اور خدا بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب کفار تم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ

سے فریب کر رہے تھے تاکہ تم کو قید کرلیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمھیں

يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ

(گھر سے) نکال باہر کریں وہ تو یہ تدبیر کر رہے تھے اور خدا بھی (انکے خلاف) تدبیر کر رہا تھا اور

الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

خدا تو سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے اور جب اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ

جاتی ہیں تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم نے سُنا تو لیکن اگر ہم چاہیں تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم بھی کہہ سکتے ہیں

اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ

یہ تو بس اگلوں ہی کے قصے ہیں اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے دعائیں

ع ۳ ۹ ۱۷

[margin notes:] جب یہودان بنی قریظہ کے محاصرہ کو اکیس دن گذر گئے تو تنگ آ کر لوگوں نے کہلا بھیجا کہ جسطرح آپنے بنی نضیر سے صلح کی ہم سے بھی صلح کر لیجیے تو ہم لوگ یہاں سے نکل کر شام میں چلے جائیں آپنے جواب دیا کہ میں صلح تو نکرونگا مگر تم لوگ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر نکلو تو جو مناسب ہو گا کیا جائیگا یہودیوں نے ابو لبابہ انصاری کو بلا بھیجا انھوں نے گلے کیطرف اشارہ کیا یعنی اگر اترے تو مارڈالے جاؤگے، ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر یہ آیت نازل ہوئی، ابو لبابہ کے قدم نہیں اُٹھتے رسول کے پاس پہونچے تو آیت نازل ہونیکا حال معلوم ہوا پھر کیا تھا روتے ہوئے مسجد رسول میں پہونچے اور اپنے کو ایک ستون سے باندھکر قسم کھائی کہ جبتک میری توبہ نہ قبول ہوگی نہ کھاؤنگا نہ پیونگا یہانتک کہ مرجاؤں آخر جب متواتر سات روز یوں ہی گذرے تو بیہوش ہوکر گر پڑے خدا نے توبہ قبول کی، اُن کے پاس خبر آئی تو بولے جبتک خود رسول مجھے آکر نہ کھولیں گے میں نہ مانونگا، آخر رسول اللہ نے خود آکر کھولا۔ ابتک وہ ستون مسجد میں موجود ہے اور اُسپر استوانہ ابو لبابہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۲۔

ؔ مطلب یہ ہے کہ سہ چیز است کہ مرد را از راہ می برد مال و فرزند و اندوہ نہ عاقل آنکہ ازیں غافل نباشد۔

ؔ جب انصار مکہ جا کر مسلمان ہوگئے اور آپ سے نصرت کا وعدہ کر گئے تو کفار قریش کو خوف پیدا ہوا اور انتقامی جوش نے دارالندوہ میں جو قصی بن کلاب کا بنایا ہوا ایک بڑا مکان اور عام پنچایت گھر تھا تمام قبائل کو اکٹھا کر دیا اور شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت میں شامل شریک تھا غرض ابو البختری نے کہا کہ محمد کو ایک تنگ مکان میں قید کرکے دروازہ بند کر دو اور بس صدیق کھانا ایک سوراخ سے دیتے رہو یہاں تک کہ مر جائے۔ ہشام بن عمرو بولا اسکو ایک اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر کر دیا جائے یہ دونوں رائیں ناپسند ہوئیں۔ ابوجہل نے کہا میری رائے یہ ہے کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک شخص لیا جائے اور یہ تمام اشخاص ملکر اسکو قتل کر دیں۔ تاکہ محمد کا خون تمام قبائل پر تقسیم ہوجائے اور بنی ہاشم کو خون بہا لینے کے سوا کوئی چارہ نہو کیونکہ یہ لوگ تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کرسکتے اور ادھر تو یہ مشورہ ہو رہا تھا ادھر خدا نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے تمام کارروائیوں کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ تم علی کو اپنی جگہ سلاکر

بقیہ بصفحہ ۲۹۷

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۶) شہر سے باہر نکل جاؤ آپ نے تمام مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر سے آج کی شب باہر نہ نکلے غرض آپ حضرت علی کو اپنی جگہ سلا کر باہر نکلے حضرت علی کا قصہ صہ ۲۹ میں دیکھو تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر کو دیکھا انکو اپنے ساتھ لے لیا۔ آگے بڑھ کے پھر لوگ سے آ پہنچے ایک مٹھی خاک کی ان کی طرف پھینکی کہ کوئی ان میں سے آپ کو دیکھ نہ سکا اور پھر آپ شہر سے باہر ہو کر غار ثور میں جا کر چھپ رہے اور فوراً مکڑی نے جالا تن دیا۔ مشرکین رات بھر محاصرہ کئے رہے صبح کو تلواریں کھینچے اندر گھسے تو حضرت علی کو پایا پوچھا محمد کہاں ہیں فرمایا میں ان کا نگہبان تو ہوں نہیں غرض وہ اپنا سا منہ لئے باہر نکلے اور نشان قدم کو دیکھتے اس غار تک پہنچے ابوکرز جو نشان قدم کا استاد تھا کہنے لگا یہاں تک تو محمد ضرور آئے ہیں اسکے بعد خدا زمین میں چلے گئے یا آسمان پر غرض وہ لوگ واپس ہو اور آپ تین دن کے بعد مدینہ روانہ ہوئے۔ ۱۲ صفحہ ہذا

له نضر بن حارث تجارت کی غرض سے ایران گیا تھا اور وہاں سے رستم و سہراب کا قصہ خرید کر عربی میں ترجمہ کیا اور یہاں آ کر کہنے لگا دیکھو قرآن کی طرح ہم نے بھی باتوں کے قصے گڑھے ہیں عثمان بن حسین نے کہا اے خدا سے ڈر محمد حق پر ہیں وہ بولا میں بھی حق پر ہوں عثمان نے کہا محمد لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں وہ بولا میں بھی کہتا ہوں مگر اسکے ساتھ ھؤلاء بنات اللہ بھی کہتا ہوں جب حضرت کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ کے اسکو کفر کا اور کہنے لگا خداوندا اگر محمد کا دین سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل کر اسوقت یہ آیت نازل ہوئی آخر یہ کمبخت جنگ بدر میں واصل جہنم ہوا۔ ۱۲

منزل ٢

كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ

کہ خداوندا اگر یہ (دین اسلام) حق ہے اور تیری طرف سے (آیا) ہے تو ہم پر

عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ

آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر کوئی اور درد ناک عذاب ہی نازل

أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ

فرما حالانکہ جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو خدا ان پر عذاب نہیں

فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

کرے گا اور ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور خدا ان پر

يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ

عذاب نازل فرمائے اور جب یہ لوگ لوگوں کو مسجد الحرام (خانہ کعبہ کی عبادت) سے

وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا

روکتے ہیں تو پھر ان کے لئے کون سی بات باقی ہے کہ ان پر عذاب نہ نازل کرے اور یہ لوگ تو

كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

خانہ کعبہ کے متولی بھی نہیں (پھر کیوں روکتے ہیں) اسکے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ

مگر ان کافروں میں سے بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ

اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو (اے کافرو)

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾

جب تم کفر کیا کرتے تھے تو اس کی سزا میں (پڑے) عذاب کے مزے چکھو

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

اس میں شک نہیں کہ یہ کفار اپنے مال محض اسواسطے خرچ کرتے ہیں کہ

لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا

لوگوں کو راہ خدا سے روک دیں تو یہ لوگ اسے عنقریب ہی خرچ کریں گے

له علامہ ابن حجر نے اس آیت کریمہ کو فضائل اہلبیت میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اس مطلب کا اشارہ حضرت رسول خدا نے اہلبیت کی طرف خود بھی کیا ہے کہ جس طرح رسول اللہ اہل زمین کے امان کے باعث تھے اسی طرح آپ کے اہلبیت بھی انکے امان کے ذریعہ ہیں اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث یہ ہے کہ جسطرح ستارے آسمان والوں کے امان ہیں اسیطرح میرے اہلبیت زمین والوں کے امان ہیں دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی مکی ۱۷ - ۱۴ - ۱۲ - ۱۵ - ۱۴ - ۱۲



ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ط

پھر اسکے بعد ان کی حسرت کا باعث ہوگا پھر آخر یہ لوگ ہار جائیں گے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (قیامت میں) سب کے سب جہنم کی طرف ہانکے جائینگے

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ

تاکہ خدا پاک کو ناپاک سے جدا کر دے اور ناپاک لوگوں کو ایک

بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ

دوسرے پر رکھ کے ڈھیر بنائے پھر سب کو جہنم میں جھونک

فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ

دے یہی لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں (اے رسول) تم

ع ٩ ٤ ١٨

لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ

کافروں سے کہدو کہ اگر وہ لوگ (اب بھی اپنی شرارتوں سے) باز رہیں تو انکے

سَلَفَ ج وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ

پچھلے قصور معاف کر دیے جائیں اور اگر پھر کہیں پلٹے تو یقیناً اگلوں کے طریقے گذر چکے (جو

الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ

سزا ہوئی وہی انکی بھی ہوگی) مسلمانو ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ کوئی فساد (باقی)

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا

نہ رہے اور (بالکل ساری خدائی میں) خدا کا دین ہی دین ہو جائے پھر اگر یہ لوگ (فساد سے)

فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

باز آئیں تو خدا ان کی کارروائیوں کو خوب دیکھ رہا ہے اور اگر سرتابی کریں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَ

تو مسلمانو سمجھ لو کہ خدا یقیناً تمہارا مالک ہے اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور

نِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

کیا اچھا مددگار ہے

منزل ٢

الجزء العاشر ١٠

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال لڑکر) لو تو اُس میں کا پانچواں حصّہ مخصوص خدا اور

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

رسول اور (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں [3] اور مسکینوں اور

وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا

پردیسیوں کا ہے اگر تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لاچکے ہو جو ہم نے اپنے

عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ط

خاص بندے (محمد) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن [4] مسلمانوں اور کافروں کی دو جماعتیں باہم گتھم گتھا ہو گئی تھیں

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے یہ وہ وقت تھا جب تم (میدان جنگ میں مدینہ کے) قریب کے ناکے پر تھے اور

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

وہ کفار بعید کے ناکہ پر اور (قافلہ کے) سوار تم سے نشیب میں تھے

مِنْكُمْ ط وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِيْعٰدِ لا

اور اگر تم ایک دوسرے سے (وقت کی تقرری کا) وعدہ کر لیتے تو اور وقت پر گڑبڑ کر دیتے

وَلٰكِنْ لِّيَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ

مگر خدا نے تو تم لوگوں کو اچانک اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات ہونی تھی وہ پوری کر دکھائے تاکہ

مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ

جو شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ (حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ ہدایت کی حجت تمام

بَيِّنَةٍ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

ہونے کے بعد زندہ رہے اور خدا یقینی سننے والا خبردار ہے (یہ وہ وقت تھا) جب

اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ط وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

خدا نے تمہیں خواب میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا اور اگر اُن کو تمہیں زیادہ کر کے

لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

دکھلاتا تو تم یقیناً ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے

---

[1] مال غنیمت کے علاوہ اور بھی چند چیزوں پر خمس واجب ہے، ١۔ کان سونے چاندی وغیرہ کی ٢۔ دفینہ اگر کسی کو مل جائے ٣۔ جو چیز دریا سے نکالی جائے ٤۔ پیشہ یا تجارت یا زراعت کے نفع میں سے لڑکے بالے کے سال بھر کے خرچ کے بعد جو بچ رہے ٥۔ جب اہل کتاب مسلمان سے زمین خرید ے ٦۔ جو حرام مال حلال مال سے مل جائے اور باہم تمیز نہ ہو۔ ١٢

[2] انسانوں میں یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ مر جائے مگر جانوروں میں یتیم وہ ہے جس کی ماں مر جائے۔ ١٢

[3] یعنی جنگ بدر روز جمعہ ١٧ رمضان سنہ ٢ھ

[4] بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا حصّہ تو رسول کا ہے اور اسکے بعد امام کا اور رسول کا حصّہ تو اُن کے قرابتدار وں کا اور یتیم و مسکین اور پردیسی میں بھی شرط ہے کہ رسول کا قرابتدار ہو تو حاصل یہ ہوا کہ خمس کے تمام حصّے رسول اور اُن کی اولاد کے لئے خاص ہیں اسی وجہ سے خدا نے غیر سید کی زکوٰۃ سادات پر حرام کر دی کیونکہ وہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور صدقہ اولاد رسول کیلئے ایک ذلیل کام ہے، الغرض خدا و رسول کو تو سادات کی عزت کا یہ خیال ہے اور اس زمانہ میں بھیک مانگنا صدقہ لینا سادات کا ایک اعلیٰ غرض قرار پا گیا ہے حالانکہ رسول نے یہ سفارش فرمائی تھی اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی۔ میری اولاد کی تعظیم و اکرام کرو، نیکوں کی خدا کی خوشی کے واسطے اور بدوں کی میری خاطر سے افسوس کہ اُن کی اب حالت پر کیا کہیئے مگر انہیں سید کہتے شرم آتی ہے۔ ١٢

سَلَّمَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ

اس (بدنامی) سے بچا لیا اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات سے واقف ہے (یہ وقت تھا)

اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ

جب تم لوگوں نے مڈبھیڑ کی تو خدا نے تمہاری آنکھوں میں کفار کو بہت کم کرکے دکھلایا اور انکی آنکھوں میں

اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ط وَاِلَى

تم کو تھوڑا کر دیا تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے اور کل باتوں کا

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

دار و مدار تو خدا ہی پر ہے اے ایماندارو جب تم کسی

لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

فوج سے مڈبھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو اور خدا کو بہت یاد کرتے

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور خدا کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ

آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ تم ہمت ہار دوگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی اور جنگ کی تکلیف کو)

اصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

جھیل جاؤ (کیونکہ) خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے اور ان لوگوں کے ایسے

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ

نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنے گھروں سے نکل

النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ

کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ لوگ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

کرتے ہیں خدا اس پر (ہر طرح سے) احاطہ کئے ہوئے ہے اور جب شیطان نے انکی کارستانیوں کو

اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونک دیا کہ لوگوں میں آج کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آ سکے

ع ٥ ٧ ١

تفسیر

۴۳ کیونکہ اگر پہلے ہی مسلمان انکو زیادہ معلوم ہوتے تو راہ فرار اختیار کرتے اور جنگ نہ ہونے پاتی اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے اور خدا کس کے ساتھ ہے

۴۸ چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بنکر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے لوگوں کو لڑائی پر ابھار رہا تھا لیکن فرشتوں کا لشکر دیکھ کر بھاگا جب یہ لوگ مدینہ آئے تو سراقہ کی مذمت کی اُس نے قسم کھائی کہ میں تمہارے ساتھ نہ تھا اور لوگوں نے بھی کہا کہ وہ مدینہ سے باہر نہیں گیا مگر ان کو یقین نہ ہوا جب مسلمان ہوئے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا۔ ۱۲-۱۳-۱۴-



وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ

اور میں تمہارا مددگار ہوں ہی پھر جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو اپنے

عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ

اُلٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہنے لگا کہ میں تو تم سے ناوہ الگ ہوں میں تو وہ

مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ

چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نہیں سوجھتی۔ میں تو خدا سے ڈرتا ہوں اور خدا بہت سخت

الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ

عذاب والا ہے (یہ وہ وقت تھا) جب منافقین اور جن لوگوں کے دل

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن

میں (کفر کا) مرض ہے کہتے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (کہ اترتے پھرتے ہیں)

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ

حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے (وہ غالب رہتا ہے کیونکہ) خدا تو یقیناً غالب (اور) حکمت والا ہے اور کاش (اے رسول)

تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ

تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکال لیتے تھے اور ان کے رخ اور پشت پر (کوڑے)

وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾

مارتے جاتے تھے اور (کہتے جاتے تھے کہ) عذاب جہنم کے مزے چکھو

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

یہ سزا اس کی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا کرایا ہے اور خدا بندوں پر ہرگز

لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن

ظلم نہیں کیا کرتا (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان کے لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی

قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ

آیتوں سے انکار کرتے تھے تو خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں لے ڈالا

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ

بیشک خدا زبردست اور بہت سخت عذاب دینے والا ہے یہ سزا اس وجہ سے (دی گئی)

ع ۶ ۴ ۲

منافقین کا بیان

ے قیس بن ولید حارث بن ربیعہ عتبہ بن امیہ عاص بن شیبہ وغیرہ مکہ میں مسلمان ہو گئے مگر ان کے خیالات درست نہ ہونے پائے تھے کہ رسول نے ہجرت کی توان کے بزرگوں نے انہیں قید کیا اتنے میں بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہو لئے اور ارادہ یہ تھا کہ جو فریق زبردست ہوگا اس کی طرف ہو لیں گے جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے ان بیچاروں کو ان کے دین نے فریفتہ کر رکھا ہے ابھی توان کا وارا نیارا ہوا جاتا ہے اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

کہ جب کوئی نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے تو وہ تا وقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی حالت (نہ) بدلیں

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾

خدا کبھی اُسے نہیں بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی سُنتا) اور سب کچھ جانتا ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذَّبُوْا

(ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور اپنے پروردگار کی آیتوں

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ

کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ

قوم کو ڈبا مارا (اور یہ) سب کے سب ظالم تھے اسمیں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

جانوروں[۵۵] میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اس کے) پھر ایمان نہیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

لاتے (اے رسول) جن لوگوں[۵۶] سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر وہ لوگ اپنے عہد کو

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا

ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور پھر (خدا سے) نہیں ڈرتے تو اگر وہ لڑائی میں

تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ

تمہارے ہتھے چڑھ جائیں (ایسی سخت گوشمالی دو کہ) انکے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی تتر بتر کردو جو ان

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

کے پشت پر ہیں تاکہ یہ عبرت حاصل کریں اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت (عہد شکنی) کا

خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

خوف ہو تو تم بھی برابر ان کا عہد انھیں کی طرف پھینک مارو (عہد شکن کیا تم عہد شکنی کرو) خدا ہرگز

الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا اور کفار یہ نہ خیال کریں کہ وہ (مسلمانوں سے) ...

ع ۱۰ ۷ ۳

منزل ۲

[۵۵] اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا اور ایک جگہ فرماتا ہے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا یہ لوگ گویا جانور بلکہ انسے بھی بڑھے گذرے ہیں کیونکہ جانوروں کو تو عقل ہی نہیں کہ اس سے کام لیں ان کو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے۔ ۱۲

[۵۶] بنی قریظہ یہودیوں نے رسول سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت نہ کرینگے مگر بدر میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی جب باز پرس ہوئی تو کہنے لگے ہم بھول گئے تھے، پھر جنگ خندق میں ابوسفیان کا ساتھ دیا ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا۔ ۱۲

منزل ۲

سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُم

آگے بڑھ نکلے (کیونکہ) وہ ہرگز (مسلمانوں کو) ہرا نہیں سکتے اور (مسلمانو ان کفار کے مقابلہ کے) واسطے

مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ

جہاں تک تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑوں سے (لڑائی کا سامان) مہیا کرو

تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ

اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اسکے سوا دوسرے لوگوں

مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ

پر بھی اپنی دھاک بٹھا لوگے جنہیں تم نہیں جانتے ہو مگر خدا تو اُن کو جانتا ہے

وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ

اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ تم پورا پورا بھر پاؤگے اور

وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ

تم پر کسی طرح ظلم نہیں کیا جائیگا اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اسکی طرف

لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

مائل ہو اور خدا پر بھروسا رکھو (کیونکہ وہ) بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے

وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ

اور اگر وہ لوگ تمہیں فریب دینا چاہتے ہیں تو (کچھ پروا نہیں) خدا تو تمہارے واسطے یقینی کافی ہے

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ وَ

(اے رسول) وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے اپنی خاص مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی اور

أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ

اسی نے اُن مسلمانوں کے دلوں میں باہم ایسی الفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے

جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ

سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی تھا جس نے ان میں

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

باہم الفت پیدا کی بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے اے رسول تم کو بس

ف ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللہ انا وحدی لا شریک لی محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی و ذلک قولہ ہوالذی ایدک بنصرہ و بالمومنین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے اسکی علی سے مدد کی اور یہی مطلب ہوالذی ایدک الایہ کا ہے دیکھو درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۱۹۹ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر اور یہی روایت ابن عدی و ابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے اور کتاب ینابیع المودۃ میں بھی مذکور ہے

۴۲

اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَيُّهَا

خدا کو اور جو مومنین تمھارے تابع فرماں ہیں کافی ہیں ۔ اے رسول تم

النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ

مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو (وہ گھبرائیں نہیں خدا اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ) اگر

مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ

تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہونگے تو دو سو (کافروں) پر غالب آجائیں گے

وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو ہونگے تو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے اس

كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ

سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں اب خدا نے تم سے (اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف

اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ

کردی اور دیکھ لیا کہ تم میں یقیناً کمزوری ہے تو اگر تم لوگوں میں سے

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ

ثابت قدم رہنے والے سو ہونگے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر

يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

تم لوگوں میں سے (ایسے) ایک ہزار ہونگے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہینگے

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ

اور (جنگ کی تکلیفوں کو) صبر کرنے والوں کا خدا ساتھی ہے کوئی نبی جب تک کہ روئے زمین

لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ

پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اسکے یہاں قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں تم لوگ تو

عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ

دنیا کے ساز و سامان کے خواہاں ہو اور خدا (تمھارے لیے) آخرت (کی بھلائی) کا خواہاں ہے اور

اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

خدا زبردست حکمت والا ہے اور اگر خدا کی طرف سے پہلے ہی (اسکی معافی کا) حکم نہ آچکا ہوتا تو

ع ٨ ٦ ٤

ملا عبدالرزاق محدث حنبلی نے اپنی کتاب عزیز الدین میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی دیکھو کشف الغمہ ١٢

جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں رسول نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابوبکر نے کہا یہ لوگ آپکی قوم سے ہیں اور رشتہ دار ہیں ان کو فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے حضرت حمزہ نے کہا یہ لوگ مشرکوں کے پیشوا ہیں انھوں نے آپ کو شہر بدر کیا ہے ان پر رحم مناسب نہیں حکم دیجئے کہ سب کی گردن ماری جائے عباس کو میرے حوالے کرو عقیل کو علی کے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح جوش بیان۔ سعد بن معاذ نے کہا ان سب کو ایک گڑھے میں ڈالکر اوپر سے کوڑا رکھکر آگ لگا دیجئے حضرت رسول نے فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا یہ لوگ فدیہ دیں یا اسلام قبول کریں یا قتل کیے جائیں۔ مگر کچھ اصحاب نے فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا اور کسی کو قتل نہ کیا دوسرے روز حضرت رسول کو دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر نے سبب پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تمھاری اور تمھارے ساتھیوں کی طمع میں فدیہ لینے سے عذاب اتنا قریب تھا جیسے یہ درخت اسی بنا پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی

لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا

تم نے جو بدر کے قیدیوں کو چھوڑ دینے کے بدلہ فدیہ لیا تھا اسکی سزا میں تم پر بڑا عذاب نازل ہو کر رہتا تو

مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

خیر جو ہو سو ہوا) اب تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا ہے اُسے کھاؤ (وہ تمہارے لیے حلال طیب ہے اور خدا سے ڈرتے رہو

رَحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ

بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے رسول جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں اُن سے

مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا

کہدو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو (جو مال) تم سے

يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

چھین لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر تمہیں عطا فرمائیگا اور تمہیں بخش بھی دیگا اور

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ

خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے فریب کرنا چاہتے ہیں تو

خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں) خدا نے ان پر تمہیں قابو دیدیا اور خدا تو

حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

بڑا واقفکار حکمت والا ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اپنے اپنے

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ

جان مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو)

آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ

جگہ دی اور (ہر طرح) انکی خبر گیری کی یہی لوگ ایک دوسرے کے (باہم) سرپرست و دوست ہیں

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ

اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو اُن کی سرپرستی سے

مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ

کچھ سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور (ہاں) مگر دینی امر میں تم سے مدد کے

منزل ۲

۵۱ تمام قیدیوں سے چالیس چالیس اوقیہ سونے کا لیا اور حضرت عباس سے سو اوقیہ اور ایک اوقیہ چاندی تین اوقیہ سونے کا۔ بوتلب کفار قریش کے ساتھ جب حضرت عباس بھی مکہ سے چلے تو سونے کے چالیس اوقیہ اپنے پاس رکھ لئے تھے اور باقی مال کی اپنی بی بی سے وصیت کر آئے تھے غرض وہ سو اوقیہ تو مال غنیمت میں گئے جب فدیہ دینے کی باری آئی تو حضرت عقیل اور نوفل بن حرث بن عبدالمطلب کا فدیہ بھی اُن ہی سے مانگا گیا حضرت عباس نے کہا اے محمد میں تو مسلمان ہو چکا تھا۔ یہ کفار مجھے زبردستی لے آئے آپنے فرمایا کچھ ہو آپکے دل کا حال تو خدا جانتا ہے فدیہ دینا ہوگا عباس نے کہا اچھا تو بیس اوقیہ مسلمانوں نے لے لئے ہیں ان ہی کو فدیہ سمجھو آپنے فرمایا وہ تو مال غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں ہو سکتا عباس بولے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اس بڑھاپے میں دردانے دروازے بھیک مانگے آپنے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی بی بی کے سپرد کر آئے تھے۔ عباس بولے میں تو اس کام کو بہت پوشیدہ کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم نہیں تمہیں کیونکر معلوم ہوا آپنے فرمایا مجھے خدا نے بتایا یہ سنکر حضرت عباس کو آپکی سچائی کا یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے پھر مکہ سے مال لاکر فدیہ ادا کیا۔ ۵۲ چونکہ فدیہ لینے پر عتاب آیا تھا اس وجہ سے بعض صحابہ کو اسکا حصہ لینے میں تامل ہوا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲ ۵۳ ایکمرتبہ کہیں سے مال آیا تو حضرت رسول نے حضرت عباس سے فرمایا اے چچا جان آپ جتنا جی چاہے لیجئے یہ وہ وعدہ ہے جو خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمہارے دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا کریگا ۱۲۔ ۵۴ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو مہاجرین و انصار میں باہم ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوئے جب یہ آیہ اولوالارحام نازل ہوا تو یہ وراثت موقوف ہوئی ۱۲۔

ع ۵ ۹ ۵

ــــ۵ سیاست اور اسکے قبل کی آیت بھی مہاجرین و انصار کی تعریف میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں شک بھی نہیں کہ انمیں کے اکثر ایسے ہی تھے اور بعض تو اولیاء رحمان میں سے تھے مگر پھر بھی ایسے بھی تھے جو رسول اللہ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور آل رسول سے بری طرح پیش آئے اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ چار یا پانچ کے سوا کوئی ایمان پر نہ رہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اپنی جان مال اور عزت کی کچھ بھی پروا نہ کر کے اہلبیت کا ساتھ دینے والے چار پانچ تھے ورنہ بہت سے لوگ اصحاب رسول سے خوش صفات اور صاحب ایمان تھے مگر آبرو یا جان و مال یا اولاد کے خوف سے کچھ بول نہ سکتے تھے اور جب موقع خالی پاتے تو بولتے بھی تھے واللہ اعلم ۱۲

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ

خواہاں ہو تو تم پر (ان کی) مدد کرنی لازم و واجب ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں (نہیں) جنہیں

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا (سب کچھ) دیکھ رہا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا

اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں اگر تم (اس طرح)

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾

ورنہ کروگے تو روے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد ہوگا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لڑے

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ

بھڑے اور جن لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کی) جگہ دی اور (انکی) ہر طرح خبر گیری کی

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

یہی لوگ سچے ایماندار ہیں انھیں کے واسطے مغفرت اور عزت و آبرو

كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا

والی روزی ہے اور جن لوگوں نے (صلح حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے

وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا

ساتھ مل کر جہاد کیا وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور صاحبان قرابت

الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ

خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی نسبت اور وں کے زیادہ حقدار ہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں ایکسو انتیس ۱۲۹ آیتیں ہیں

سورۂ انفال ختم

سورۂ انفال ۸ — اس سورہ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں (۱) حضرت علیؑ کی فضیلت (۲) مشرکین سے بیزاری (۳) جو مشرکین عہد نہ توڑیں تم بھی باقی رکھو (۴) مشرکین تم سے پناہ مانگیں تو دو (۵) سب مومنین بھائی بھائی ہیں (۶) کفار کے پیشواؤں سے لڑو (۷) خانہ کعبہ کی آبادی مشرک کا کام نہیں (۸) حضرت علی عباس طلحہ کے مناظرے کا فیصلہ (۹) جنگ حنین کا قصہ (۱۰) عزور کی برائی (۱۱) مشرک نجس العین ہیں (۱۲) حضرت مہدی کی نسبت پیشین گوئی (۱۳) زکوۃ نہ دینے کی مذمت (۱۴) ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں (۱۵) حرمت کے چار مہینے ہیں (۱۶) جنگ تبوک کا قصہ (۱۷) غار ثور کی حالت (۱۸) حضرت علی کی نیابت (۱۹) خوارج کی نسبت پیشین گوئی (۲۰) منافقین کے تذکرے (۲۱) مومنین باہم دوست ہیں (۲۲) خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے (۲۳) ثعلبہ بن حاطب کا قصہ (۲۴) منافقین ہرگز نہ بخشے جائینگے (۲۵) عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ (۲۶) صحرائی کے کافر ہیں (۲۷) بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں (۲۸) سابقین اولین (۲۹) دس وغیرہ کا قصہ (۳۰) مسجد ضرار کا قصہ (۳۱) مسجد قبا کی مدح (۳۲) مومنین کی جانیں خدا نے خریدلی ہیں (۳۳) کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ (۳۴) صادقین کون ہیں (۳۵) علم دین سیکھنے کا حکم (۳۶) رسول کی مدح و ثنا وغیرہ ۱۲

الربع ۱۰ — ۶

منزل ۲

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(اے مسلمانو) جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد وپیمان کیا تھا اب خدا اور اسکے رسول کیطرف سے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ① فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

ان سے (اکدم) بیزاری ہے تو (اے مشرکو) بس تم چار مہینے (ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب) تو بے خطر ہو کر زمین میں

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

سیر و سیاحت کرلو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ بھی

مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ② وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کرکے رہیگا اور خدا اور اسکے رسول کی طرف سے حج اکبر

اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ

کے دن (تمام) لوگوں کو منادی کیجاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ

بیزار (اور الگ) ہے تو (مشرکو) اگر تم لوگوں نے (اب بھی) توبہ کی تو تمھارے حق میں یہی

لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى

بہتر ہے اور اگر تم لوگوں نے (اس سے بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو ہرگز عاجز

اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ③ اِلَّا

نہیں کر سکتے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو مگر (ہاں)

الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ

جن مشرکوں سے تم نے عہد وپیمان کیا تھا پھر ان لوگوں نے کبھی کچھ تم سے (وفا

يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا

عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمھارے مقابلہ میں کسی کی مدد کی ہو تو ان کے

فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

عہد وپیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کردو خدا پرہیزگاروں

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ④ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ

کو یقیناً دوست رکھتا ہے پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گذر جائیں

سـ۵۱ بعض احادیث میں آیا کہ چونکہ بسم اللہ میں امان و رحمت ہے اور اس سورہ میں کفار پر غضب لعنت کی آیتیں ہیں اسوجہ سے اسمیں بسم اللہ نہیں ہے اور لکھنا چاہئے - ۱۲

سـ۵۲ حضرت رسول نے اس سورہ کے شروع کی دس آیتیں حضرت ابوبکر کو دیں اور کچھ آدمیوں کو ساتھ کرکے حکم دیا کہ مکہ میں جاکر کفار و مشرکین کے مجمع عام میں پڑھکر سنا دو حضرت ابوبکر روانہ ہوئے اسکے بعد حضرت جبرئیل یہ حکم خدا لیکر آئے کہ یہ ہر شخص کا کام نہیں اسکے لئے یا تو تم خود جاؤ یا جو شخص تم سے ہو اسکو بھیجو آپ نے فوراً حضرت علی کو اپنے ناقہ پر سوار کرکے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ان آیتوں کو ابوبکر سے لیکر تم خود پڑھکر سنا دو اور ابوبکر کو واپس کردو حضرت ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا فرمایا نہیں بلکہ ایسا حکم آیا حضرت علی روانہ ہوئے اور مکہ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہوکر فرمایا لوگو میں رسول خدا کا رسول ہوں اسکے بعد بیت حیاکی سے وہ آیتیں پڑھ دیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صـ۲۰۹ مطبوعہ مصر اور اسکے تمام علمای سنی بالاتفاق قائل ہیں اور کسیکو اختلاف نہیں حتا کہ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی تو ریختا جناب امیر کی مدح میں لکھتے ہیں - ولا کان معزولا عداۃ براءۃ ولا فی صلوۃ امرھما موخرا - اور تفسیر معالم التنزیل و در منثور مسند امام احمد ابن حنبل اور تفسیر کو ہی ترمذی نسائی دارقطنی بیہقی وغیرہ میں یہ روایت مندرج ہے - ۱۲

سـ۵۳ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب جمعہ کے دن حج ہو تو حج اکبر کہتے ہیں مگر شریعت میں اسکی کوئی اصلیت نہیں بلکہ یہ حج اکبر کہ ... کیونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں اور چونکہ اس سال تمام مشرکین اور چند مسلمانوں نے حج کیا تھا اور بڑا مجمع تھا اسوجہ سے حج اکبر کہا کیونکہ اگلے سال کے بعد مشرکین نے حج کرنا چھوڑ دیا - ۱۲

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ

تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کردو اور

خُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ

ان کو گرفتار کرلو اور انکو قید کرو اور ہر گھات کی جگہ میں اُن کی

مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

تاک میں بیٹھے رہو۔ پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز آئیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے

فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَ

تو اُن کی راہ چھوڑ دو (اُن سے تعرض نہ کرو) بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ

(اے رسول) اگر مشرکین میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کے

حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ

وہ خدا کا کلام سُن لے پھر اُسے اس کی امن کی جگہ واپس پہونچا دو یہ اس وجہ سے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

کہ یہ لوگ نادان ہیں (جب) مشرکین نے خود عہد شکنی کی تو ان کا کوئی عہد و پیمان خدا کے

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ

نزدیک اور اسکے رسول کے نزدیک کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے خانہ کعبہ

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا

کے پاس معاہدہ کیا تھا تو وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں

لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷

تو تم بھی اُن سے (اپنا عہد) قائم رکھو بیشک خدا (بدعہدی سے) پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا

(انکا عہد) کیونکر (رہ سکتا ہے) جبکہ انکی حالت یہ ہے کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا

وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ

لحاظ کریں گے اور نہ اپنے قول و قرار کا یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی (جمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ ان کے دل نہیں



ع ۱ / ۶ / ۷

^۱ سبحان اللہ کیسا رحم و کرم ہے اور کیسی اچھی تعلیم ہے کہ اگر مشرک بھی تم سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دو اور حفاظت سے اس کے گھر تک پہونچا دو تاکہ تم کو کوئی خائن دغاباز نہ کہے ۱۲

وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور ان میں کے بہتیرے تو بدچلن ہیں اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی

ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

سی قیمت (دنیاوی فائدے) حاصل کر کے (لوگوں کو) اس کی راہ سے روک دیا بیشک یہ لوگ جو

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا

کچھ بھی کرتے تھے بہت ہی برا ہے یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں تو رشتہ ناتہ ہی کا لحاظ کرتے

وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ

ہیں اور نہ قول و قرار کا اور (واقعی) یہی لوگ زیادتی کرتے ہیں تو اگر (اب بھی شرک سے)

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ

توبہ کریں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی

فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو واقفکار لوگوں کے واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا

اور اگر یہ لوگ عہد کر چکنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو

فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ

طعنہ دیں تو تم کفر کے سربرآوردہ لوگوں سے خوب لڑائی کرو [1] ان کی قسموں کا ہرگز

لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا

کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارت سے) باز آئیں (مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے کیوں

اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ

نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو نکال باہر کرنا اپنے دل میں ٹھان لیا تھا اور تم سے

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

پہلے پہل چھیڑ بھی انھوں ہی نے شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو اگر تم سچے ایماندار ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ

خدا اس کا کہیں بڑھ کر حقدار ہے کہ اس سے ڈرو (بے خوف و خطر) لڑو خدا ان کو

منزل ۲

[1] ابن عباس سے مروی ہے کہ ائمہ کفر سے ابوسفیان، حارث، سہل، عکرمہ مراد ہیں اور حذیفہ سے روایت ہے کہ یہ گروہ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور ان سے ایک ولی خدا لڑے گا اسی بنا پر جنگ جمل میں حضرت علی نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تم ناکثین بیعت کے توڑنے والوں اہل جمل اور قاسطین عدول کرنے والوں اہل صفین اور مارقین خوارج اہل نہروان سے جنگ کرو گے

- ۱۱



اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

ہاتھوں اُن کی سزا کریگا اور انھیں رسوا کریگا اور تمھیں انپر فتح عطا کرے گا

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ⑭ وَيُذْهِبْ

اور ایماندار لوگوں کے کلیجے ٹھنڈے کریگا اور ان مومنین کے دل کی کدورتیں

غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ

جو (کفار سے) بھری ہیں دفع کردے گا اور خدا جس کی چاہیے توبہ قبول کرے اور

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑮ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا

خدا بڑا واقفکار (اور) حکمت والا ہے کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یوں ہی) چھوڑ دیے جاؤ گے

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں سے (راہِ خدا میں)

وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا

جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اسکے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا

الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑯ ع ١٠ ٢ ٨

رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ

مشرکین کا یہ کام نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا خود اقرار کرتے ہیں تو

شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ

خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ⑰

کرایا سب اکارت ہوا اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

خدا کی مسجدوں کو بس صرف وہی شخص (جاکر) آباد کر سکتا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ

ایمان لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور

سلہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عباس جنگ بدر میں مقید ہو کر آئے تو اہل مومنین نے دوسرے قیدیوں کی اور حضرت علی نے حضرت عباس کی سرزنش کی کہ تم نے قطع رحم کیا اور اپنے بھتیجے سے یہاں لڑنے آئے اس پر حضرت عباس بولے تم ہماری برائیوں کو گنتے ہو اور نیکیوں کو خیال نہیں کرتے آپ نے پوچھا نیکیاں کیا ہیں کہنے لگے ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے حاجیوں کو پانی پلاتے قیدیوں کو رہا کرتے ہیں اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾

کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی آبادی کو اس شخص کے

كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي

ہمسر بنا دیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا

جہاد کیا۔ خدا کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم

يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور (خدا کے لئے)

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ

ہجرت اختیار کی اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں

وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ

جہاد کیا وہ لوگ خدا کے نزدیک درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں اور یہی لوگ

هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ

(اعلیٰ درجے پر) فائز ہونے والے ہیں ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور خوشنودی

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ

اور ایسے (ہرے بھرے) باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی عیش ہے

مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ

(وآرام) ہوگا اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے بیشک خدا کے

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ

پاس تو بڑا (عظیم) اجر (و ثواب) ہے اے ایماندارو اگر تمہارے (ماں) باپ اور تمہارے (بہن)

وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى

بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیتے ہوں تو تم ان کو (اپنا) خیر خواہ نہ سمجھو

منزل ٢

ف ١ ایک دن حضرت عباس اور حضرت طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے اور ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ رہا تھا۔ طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ خانہ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے گویا میں اسکا مالک ہوں حضرت عباس بولے میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں ... اتنے میں حضرت علی کا گذر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام عالم سے پہلے رسول کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ایمان لایا خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ حتیٰ کہ یہ تینوں جھگڑتے ہوئے حضرت رسول کی خدمت میں پہونچے اور فیصلے کے خواستگار ہوئے اسوقت یہ آیت اجعلتم سے اجر عظیم تک نازل ہوئی اور خدا نے جتا دیا کہ حضرت علی سب سے افضل ہیں دیکھو تفسیر منثور جلد ٣ صفحہ ٢١٩ سطر ١ اور اس روایت کو اور بہت سے لوگوں نے مثل واحدی وغیرہ کے نقل کیا ہے - ١٢

۵ یہ حکم اگرچہ ابتدا میں مسلمانوں پر بہت شاق ہو لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی اور آخر ہی ہوا چند ہی روز مسلمان ثابت قدم رہے اور تھوڑے دنوں تک تکلیف اٹھائی کہ پھر گروہ کے گروہ کفار مسلمان ہو گئے ۱۲ ۶ مکہ اور طائف کے درمیان ایک میدان کا نام حنین ہے

الایمان ط ومن یتولھم منکم فاولئک

اور تم میں جو شخص ان سے الفت رکھے گا تو یہی لوگ

ھم الظلمون ﴿۲۳﴾ قل ان کان اباؤکم وابناؤکم

ظالم ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ تمھارے باپ دادا اور تمھارے بیٹے اور

واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال

تمھارے بھائی بند اور تمھاری بی بیاں اور تمھارے کنبہ والے اور وہ مال جو تم نے

اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن

کمائے رکھے چھوڑے ہیں اور وہ تجارت کہ جسکے مندا پڑ جانے کا تمھیں اندیشہ ہے اور وہ

ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد

مکانات جنھیں تم پسند کرتے ہو اگر تمھیں خدا سے اسکے رسول سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے

فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ط

سے زیادہ عزیز ہیں تو تم ذرا ٹھہرو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (عذاب) موجود کرے

واللہ لا یھدی القوم الفسقین ﴿۲۴﴾ لقد

اور خدا نافرمان لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا (مسلمانو) خدا نے تمھاری

نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ لا ویوم حنین

بہتیرے مقامات پر (غیبی) امداد کی اور (خاص کر) جنگ حنین ۶ کے دن جب

اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا

تمھیں اپنی کثرت (تعداد) نے مغرور کر دیا تھا پھر وہ کثرت تمھیں کچھ بھی کام نہ آئی

وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم

اور (تم ایسے گھبرائے کہ) زمین باوجود اس وسعت کے تم پر تنگ ہو گئی تم

ولیتم مدبرین ﴿۲۵﴾ ثم انزل اللہ سکینتہ

پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے تب خدا نے اپنے رسول پر اور مومنین پر

علی رسولہ وعلی المؤمنین وانزل جنودا

اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (رسول کی خاطر سے) فرشتوں کے لشکر بھیجے جنھیں

فتح مکہ کے بعد حضرت رسول کو یہ خبر ملی کہ ہوازن و ثقیف کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑینگے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں آپ نے بھی دس ہزار مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے مسلمانوں کو ساتھ لیکر ان پر چڑھائی کی کفار کی طرف عورتوں بچوں اسباب کے علاوہ لڑنے والے ۴ ہزار آدمی تھے ان کا سردار مالک بن عوف نضری تھا۔ حضرت ابوبکر کو اپنی کثرت کفار کی کثرت پر بڑا غرہ تھا کہ یہاں تو ہماری فتح یقینی ہے مگر غرہ تھا توکل کے خلاف خدا کو برا معلوم ہوا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جب دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا تو کفار کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمان لوٹ میں مشغول ہوئے اسیر کفار کو غیرت آئی ایک نے دوسرے کو کہا جاتے کہاں ہو تمھاری عورتوں کو مسلمان قید کر رہے ہیں اور پھر کبھی نہ چھوڑینگے یہ کہکر سب ایکبارگی لوٹ پڑے مسلمان لوٹ میں مشغول تھے اچانک جو انہوں نے حملہ کر دیا تو گھبرا اٹھے سمجھے سب بھاگ کھڑے ہوئے صرف دس آدمی حضرت رسول کے پاس رہ گئے تھے حضرت علی عباس ابوسفیان نوفل فضل بن عباس ربیعہ عبداللہ بن زبیر عتبہ معتب پسران ابولہب ایمن حضرت علی حضرت رسول کے آگے علم لئے جہاد کر رہے تھے اور فضل و عباس داہنے بائیں تھے۔ رسول بھاگنے والوں کو بہتیرا پکارا۔ رہے مگر کسی نے ایک نہ سنی حضرت عباس جو ایک بہت بلند آواز آدمی تھے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور حکم رسول سے پکارنا شروع کی اے خدا کے بندو اے بیعت رضوان کرنیوالے سورہ بقر کے اصحاب کہاں جاتے ہو رسول یہاں تنہا ہیں پلٹو۔ پھر دیا ان نے پکار کر بیعت کا خیال کرو غرض یہ آواز پہنچتے ہی سب کے سب پلٹے اور دوبارہ کفار پر۔ اور جب حضرت رسول نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی اور اپنے مدعا کی فرشتے بھی مدد کو آموجود ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور چھ ہزار عورتیں بچے اور مرد قیدی بنائے ۲۴ ہزار اونٹ چار ہزار گائیں اور ۴۰ ہزار سے زیادہ بکریاں دستے غنیمت میں ہاتھ آئے ۔ ۱۲-۱۱

لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ
تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور کفار پر عذاب نازل فرمایا اور کافروں

جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ
کی یہی سزا ہے پھر اسکے بعد خدا جس کی چاہے

ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾
توبہ قبول کرلے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ
اے ایماندارو مشرکین تو نرے نجس ہیں تو اب وہ

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَ
اس سال کے بعد مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کے پاس پھر نہ پھٹکنے پائیں اور

إِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ
اگر تم (ان کے جدا ہونے میں) فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو تو عنقریب ہی خدا تم کو اگر چاہیگا تو

فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾
اپنے فضل و کرم سے غنی کردے گا بیشک خدا بڑا واقف کار حکمت والا ہے

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ

الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
روز آخرت پر اور نہ خدا اور اسکے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام

يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں ان لوگوں سے لڑے جاؤ

حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾
یہانتک کہ وہ لوگ ذلیل ہو کر (اپنے) ہاتھ سے جزیہ دیں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى
یہود تو کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاری کہتے ہیں کہ

منزل

سلہ اس جنگ کے بعد کچھ لوگ حضرت رسول کی خدمت میں آکر مسلمان ہوگئے تو آپ سے عرض کی کہ آپ سب لوگوں سے افضل و بہتر اور نیک ہیں ہماری عورتیں بچے و شاہیں آئے ہیں انھیں رہا فرمایئے آپنے پوچھا کیا تم اپنا مال بھی چاہتے ہو عرض کی نہیں آپنے سفارش کی اور تمام مجاہدین سے انکے بال بچے واپس کرادیے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ سلہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین کتے سور کیطرح نجس العین ہیں اور یہی امام حسن کا بھی قول ہے دیکھو تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ و تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۹ مطبوعہ مصر اور امام فخرالدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت مشرکین کے نجس العین ہونیکی نص صریح ہے اور اسپر صاف دلالت کرتی ہے کہ مشرکین نجس ہیں اور مسلمان نجس نہیں ہیں مگر کچھ لوگوں کا خیال اسکے برعکس ہے کہ مشرک تو طاہر ہے اور مسلمان حالت جنابت وحدث میں نجس ہے اور مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہے اور مسلمانوں کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے اور یہ ایک بہت ہی عجیب و غریب بات ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ مطبوعہ مصر ۱۲ سلہ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مشرکین کو صرف مسجد میں جانے سے روکا ہے اور چونکہ وہ نجس ہیں بلکہ جس طرح یہاں بولا جاتا ہے کہ دیکھو یہ نجس ہے اسکے پاس نہ پھٹکنا اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف ہاتھ نہ لگانا بلکہ تمام معاملات کی ممانعت مطلق سے تعبیر بیان کی ۱۲ سلہ جب مشرکین کی نجاست اور مسجد حرام میں انکی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان گھبرائے اور حضرت سے عرض کی جب وہ لوگ حج میں نہ آئینگے اور غلہ نہ لائینگے تو ہماری تجارت جاتی رہیگی اور ہم تنگی میں پڑینگے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۴
۱۰

الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ

مسیح (عیسےٰ) خدا کے بیٹے ہیں یہ تو اُن کی بات ہے اور (وہ بھی خود) اُن ہی کے منہ سے

يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ

یہ لوگ بھی اُن ہی کافروں کی سی باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے (گذر چکے) ہیں

قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ

خدا ان کو قتل (نہس نہس) کرے (دیکھو تو) کہاں (سے کہاں) بہکتے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے

وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ

خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں کو اور اپنے زاہدوں کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو اپنا

مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ

پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انھیں سوا اسکے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ خدائے یکتا کی عبادت کریں

لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ

اسکے سوا (اور) کوئی قابل پرستش نہیں جن چیزوں کو یہ لوگ اسکا شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک پاکیزہ ہے یہ لوگ

أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا

چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اس کے سوا کچھ ماننا ہی نہیں

أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِي

کہ اپنے نور کو پورا کر ہی کے رہے اگرچہ کفار برا مانا کریں وہی تو (وہ خدا) ہے

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے) بھیجا تاکہ اس کو

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَا أَيُّهَا

تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ اے ایماندارو

الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

اسمیں شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ کے) بہتیرے عالم زاہد لوگوں کے

لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ

مال ناحق (ناحق) چکھ چلتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے

له اس زمانہ کے بہتیرے مسلمانوں کی حالت بھی یہی ہے کہ خدا اور رسول اور ان کے خلفاء کو چھوڑ کر خدا جانے کس کس کو پوجتے ہیں اُن کو اس آیت سے نصیحت حاصل کرنا چاہیئے ۱۲

له یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدی ہیں جو اولاد حضرت فاطمہ سے ہونگے اور ایسی ہی روایت ہے تفسیر کبیر اور در منثور وغیرہ میں سعید ابن منصور و ابن منذر اور بیہقی نے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید و ابو الشیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ اسوقت ہوگا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہیگا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اسوقت بکری بھیڑیے سے نڈر ہوگی اور گائے شیر سے بے خوف اور انسان سانپ سے مطمئن نہ چوہے کو بلی کاٹنے کی مجال ہوگی اور نہ زمانہ میں جزیہ مقرر ہوگا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائے گی سور مار ڈالے جائینگے یہ وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ سطر ۲۵ و ۳۱ و تفسیر کبیر وغیرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخر الزمان حضرت مہدی ظہور فرمائیں گے ۱۲



عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی[۵]

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ

جمع کرتے جاتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى

تو (اے رسول) ان کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن وہ (سونا چاندی) جہنم

عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے اُن کی پیشانیاں اور

وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

اون کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائیگا) یہ وہ ہے جسے

لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

تم نے اپنے لئے (دنیا میں) جمع کر کے رکھا تھا تو (اب) اپنے جمع کئے کا مزہ چکھو

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے)

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

خدا کے نزدیک خدا کی کتاب (لوح محفوظ) میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے

مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۵

ان میں سے چار مہینے (ادب و) حرمت کے ہیں یہی دین سیدھی راہ ہے

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اوپر (کشت و خون کر کے) ظلم نہ کرو اور مشرکین جس طرح تم سے

كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا

سب کے سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو اور یہ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ

کہ خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا

[۵] اس میں اگرچہ زکوٰۃ کی تصریح نہیں ہے مگر بظاہر مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذمت ان لوگوں کی ہے جو مال تو جمع کریں اور زکوٰۃ و خمس وغیرہ اسکی مدت میں ... میں ایک آیت قبل میں گذر چکی ہے دیکھو حاشیہ آیت ۱۷۹ سورۂ آل عمران - ۱۲

[۵۲] قمری مہینے ترتیب کے مطابق ہوتے ہیں وہی مہینہ کبھی گرمی میں کبھی جاڑے میں مشرکین جب حرمت کے مہینے لڑائی کے دنوں میں آ جاتے تو انھیں آگے پیچھے کر دیتے اسی کی اس آیت میں ممانعت ہے - ۱۲

فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا

بھی کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں

يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا

ایک برس تو اسی ایک مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور (دوسرے) سال اسی مہینہ کو حرام کہتے ہیں

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ

تاکہ خدا نے جو (چار مہینے) حرام کئے ہیں گنتی ہی پوری کر لیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کر لیں

زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

انکی بُری بُری کارستانیاں انھیں بھلی کر دکھائی گئیں ہیں اور خدا کافر لوگوں کو

الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا اے [1] ایمان دارو

مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو

اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ

تو تم لدھڑ ہو کے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو کیا تم آخرت کے بہ

الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

نسبت دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو پسند کرتے ہو تو (سمجھ لو کہ) دنیاوی زندگی کا ساز و سامان

فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ

آخرت کے (عیش و آرام کے) مقابلہ میں بہت ہی تھوڑا ہے اگر (اب بھی) تم نہ نکلو گے تو

عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

خدا تم پر دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور (خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمھارے بدلے

وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾

کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو گے تو (کچھ پروا نہیں خدا مددگار ہے) اس نے تو رسول

---

[1] جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے مال تجارت لیکر مدینہ میں آئے ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرت کے مقابلہ کے واسطے بھیجا ہے اور وہ حمص تک آ پہونچا ہے یہ سنتے ہی آپ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کے لئے بلا بھیجا مگر چونکہ اسوقت گرمی کی شدت تھی کی پریشانی مسافت کی دوری، اپنی قلت مدمقابل کی کثرت تھی میوے کی تیاری کا وقت تھا ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کیواسطے یہ آیت نازل ہوئی -١٢

ع ٥ ٨ ١١

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي

کی اسوقت مدد کی جب سکو کفار (کہ) نے (گھر سے) نکال باہر کیا (اسوقت صرف دو آدمی تھے ان) دو میں

الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ

(رسول) تھے جب دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو (اس کی گریہ زاری پر) سمجھا رہے تھے کہ غم نہ کرو خدا

اللَّهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَ

یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے)

أَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ

ایسے لشکر سے ان کی مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا نے کافروں

كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ

کی بات نیچی کر دکھائی اور خدا ہی کا بول بالا ہے

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۰﴾ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا

اور خدا تو غالب حکمت والا ہے (مسلمانو) تم ہلکے پھلکے (ہتھے) ہو یا بھاری بھر کم (مسلح)

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ

(بہر حال جب تم کو حکم دیا جائے فوراً) چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد

اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾

کرو اگر تم (کچھ جانتے ہو تو سمجھ لو کہ) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا

(اے رسول) اگر سر دست فائدہ اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً

لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ

یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی مشقت طولانی ہو گئی

وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

اور (اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو گے تو) یہ لوگ خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

ضرور تم لوگوں کے ساتھ چل کھڑے ہوتے (یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جان آپ ہلاک کئے ڈالتے ہیں اور خدا

منزل ۲

سلہ جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپ کے قتل کا حتمی ارادہ کر لیا تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علی کو رکھ کر حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر غیر آباد کیا اور ... ایک غار میں جا چھپے یہ کوئی غار نہیں ہے بلکہ جبل ثور پر مکہ معظمہ سے داہنی طرف دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے اسکی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کی طرح اندر سے خالی ایک گول پتھر ہے اسی میں ایک طرف سوراخ دروازہ بھی تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا اسی مختصر دروازے سے حضرت رسول و حضرت ابوبکر اسکے اندر پہونچے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ ایک لیٹ کر اور دوسرا بیٹھ سکے اور خدا نے فوراً اسکے دروازے پر ببول کا کانٹے دار درخت اگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا۔ کبوتر نے انڈے بھی دے دیے جس سے کفار کو کسی طرح آپ کے اندر ہونے کا وہم بھی نہ ہو سکا۔ اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے اندر میں دوسرا اور بڑا دروازہ بھی بنا لیا جس سے لوگ آتے جاتے ہیں غرض عامر بن فہیرہ ابی کو سفندوں کو وہاں مکہ سے چرانے لاتا اور دودھ ان کا دودھ پی لیتے اسی طرح تین روز گذرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا تو حضرت علی سواریاں اور راہ کا کھانا لے کر حاضر ہوئے اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ دیکھو در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۰

۔۔ ۱۲

سلہ درمیان میں مثال کے طور ہجرت کے قصہ کا بیان آگیا تھا پھر جنگ تبوک ہی کا تذکرہ ہے

فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا
بھی کفر ہی کی زیادتی ہے کہ اُن کی بدولت کفار (اور) بھٹک جاتے ہیں
يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا
ایک برس تو اسی ایک مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور (دوسرے) سال اسی مہینہ کو حرام کہتے ہیں
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ
تاکہ خدا نے جو (چار مہینے) حرام کئے ہیں انکی گنتی تو پوری کرلیں (اور) خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرلیں
زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
انکی بُری بُری کارستانیاں انھیں بھلی کر دکھائی گئیں ہیں اور خدا کافر لوگوں کو
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا اے [١] ایمان دارو
مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو
اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ
تو تم لدھڑ ہوکے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو کیا تم آخرت کے بہ
الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
نسبت دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو پسند کرتے ہو تو (سمجھ رکھو کہ) دنیاوی زندگی کا ساز وسامان
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ
آخرت کے (عیش وآرام کے) مقابلہ میں بہت ہی تھوڑا ہے اگر (اب بھی) تم نہ نکلو گے تو
عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
خدا تم پر دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور (خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمہارے بدلے
وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾
کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اُسکا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے
إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
اگر تم اس رسول کی مدد نہ کروگے تو (کچھ پروا نہیں خدا مددگار ہے) اس نے تو رسول

ع ٥ ٨ ١١

[١] جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال تجار ترک شام سے مال تجارت لیکر مدینہ میں آئے ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرت کے مقابلہ کے واسطے جمع کیا ہے اور وہ حمص تک آ پہونچا ہے یہ سنتے ہی آپ نے صحابہ کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کیلئے بلا بھیجا مگر چونکہ اسوقت سخت گرمی کی شدت قحط کی پریشانی مسافت بھی دور کی اپنی قلت مقابل کی کثرت تھی میوے کی تیاری کا وقت تھا ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کیواسطے یہ آیت نازل ہوئی ۔١٢

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي

کی اسوقت مدد کی جب اسکو کفار (کہ) نے (گھر سے) نکال باہر کیا (اسوقت صرف دو آدمی تھے ایک) دوسرے

الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ

(رسول) تھے جب دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو (انکی گریہ زاری پر) سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں خدا

اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ

یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے انپر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے)

اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ

ایسے لشکر سے ان کی مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا نے کافروں

كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ

کی بات نیچی کر دکھائی اور خدا ہی کا بول بالا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا

اور خدا تو غالب حکمت والا ہے (مسلمانو) تم ہلکے پھلکے (ہتھے) ہو یا بھاری بھرکم (مسلح)

وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ

(بہرحال جب تم کو حکم دیا جائے فوراً) چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

کرو اگر تم (کچھ جانتے ہو تو سمجھ لو کہ) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا

(اے رسول) اگر سر دست فائدہ اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً

لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ

یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی مشقت طولانی ہو گئی

وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

اور (اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو گے تو) یہ لوگ خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

ضرور تم لوگوں کے ساتھ چل کھڑے ہوتے (یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جان آپ ہلاک کئے ڈالتے ہیں اور خدا

منزل ٢

۵١ جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپکے قتل کا قصد کیا تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علی کو رکھ حضرت ابوبکر کو ساتھ لیکر باہر آئے اور مکہ سے نکلکر ایک غار میں جا چھپے یہ کوئی گڑھا نہیں ہے بلکہ جبل ثور جو مکہ معظمہ سے جنوب کی طرف دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے اسکی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کیطرح اندر سے خالی ایک گول سی چیز ہے اسی میں ایکطرف سوراخ تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا اسی مختصر دروازہ سے حضرت رسول و حضرت ابوبکر اسکے اندر پہونچے اندر اسکے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ دو آدمی لیٹ یا بیٹھ سکتے ہیں اور خدا نے فوراً ہی اسکے دروازے پر ببول کا ایک درخت اگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا۔ کبوتر نے انڈے بچے دیدیے جس سے کفار کو کسی طرح آپکے اندر ہونے کا وہم بھی نہ ہو سکا۔ اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے اس میں دوسرا بڑا دروازہ بھی بنا لیا جس سے لوگ آتے جاتے ہیں غرض عامر بن فہیرا اپنی بکریوں کو دہاں لیکر چرانے لاتا اور دونوں ان کا دودھ پی لیتے اسی طرح تین روز گذرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا تو حضرت علی سواریاں اور زاد راہ لیکر حاضر ہوئے اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لیکر مدینہ روانہ ہوئے دیکھو در منثور جلد ٢ صفحہ ٢٤٠ ١٦ - ١٢

۵٢ درمیان میں مثال کے طور ہجرت کے قصہ کا بیان آگیا تھا پھر جنگ تبوک ہی کا تذکرہ ہے

إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ

تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بیشک جھوٹے ہیں (اے رسول) خدا تمہیں درگزر فرمائے تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی)

اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا

اجازت ہی کیوں دی تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر سچ بولنے والے (الگ) ظاہر ہو جاتے

وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

اور تم جھوٹوں کو الگ معلوم کر لیتے اے رسول جو لوگ (دل سے) خدا اور روز آخرت

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا

پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد (نہ) کرنے کی اجازت مانگنے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾

کے نہیں (بلکہ وہ خود جائیں گے) اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

پیچھے رہ جانے کی اجازت تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ

نہیں رکھتے اور ان کے دل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں تو وہ اپنے شک

رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ

میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں (کہ کیا کریں کیا نہ کریں) اور اگر یہ لوگ (گھر سے) نکلنے کی ٹھان

لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ

لیتے تو کچھ نہ کچھ سامان تو کرتے مگر (بات یہ ہے کہ) خدا نے ان کے ساتھ بھیجنے کو

فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

ناپسند کیا تو ان کو کاہل بنا دیا اور (گویا) ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے (جھک مارتے) رہو

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ

اگر یہ لوگ تم میں (مل کر) نکلتے بھی تو بس تم میں فساد ہی کو بڑھا دیتے اور

لَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ

تمہارے حق میں فتنہ انگیزی کی غرض سے تمہارے درمیان (ادھر ادھر) گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور

ع ٥ ٦ ١٢

تبوک

چونکہ منافقین کی دلی تمنا یہ تھی کہ رسول سفر تبوک میں ہلاک ہو جائیں اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں بنانے لگے جب حضرت رسولؐ روانہ ہوئے تو یہ لوگ کہنے لگے کہ تبوک تو یہاں سے بہت دور سرحد روم کے قریب ہے جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے مدینہ خالی ہو جائے گا تو ہم لوگ حملہ کر کے ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنا لیں گے خدا نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا آپ نے کہا پھر کیا تدبیر کی جائے حکم ہوا وہاں جنگ کی نوبت نہ آئے گی صلح ہو جائے گی تم اپنا نائب علی کو کر کے چلے جاؤ اور اہلبیت و محراب و منبر کو ان کے سپرد کر دو۔ غرض آپ جب یہ تدبیر کر کے روانہ ہوئے تو ان کو دوسرا تو کچھ نہ ہاتھ آیا کہنے لگے چونکہ رسول علی سے ناراض تھے اس وجہ سے جنگ میں نہ لے گئے اور مدینہ تنہا چھوڑ گئے جب حضرت علی نے یہ جملہ سنا تو بہت شاق ہوا بعد مسلح ہو کر مدینے سے حضرت کے پاس پہونچے آپ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا۔ عرض کی منافقین کے طعنے نے مجبور کیا۔ آپ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے بھی وزیر اور خلیفہ ہو، تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ مجھ سے تم کو وہ نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ۱۲



سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾

تم میں سے ان کے جاسوس بھی ہیں (جو تمہاری اسے بیان کرتے ہیں) اور خدا شریروں کو خوب جانتا ہے

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ

(اے رسول) انہیں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی فساد ڈالنا چاہا تھا اور تمہاری

الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ

بہت سی باتیں الٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آپہونچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا

هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

اور انکو ناگوار ہوتا ہی رہا اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف کہتے ہیں کہ

ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا

مجھے تو (رہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے بلا میں نہ پھنسایئے (اے رسول) آگاہ ہو کہ یہ لوگ خود بلا میں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ

(اوندھے منہ) گر پڑے اور جہنم تو کافروں کو یقیناً گھیرے ہوئے ہی ہے

تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ

تم کو کوئی فائدہ پہونچا تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑی

مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ

تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اسی وجہ سے) ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا

قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ

اور (یہ کہکر) خوش (تمہارے پاس سے اٹھ کر) واپس لوٹتے ہیں (اے رسول) تم کہدو

يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ

کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی مگر وہی جو خدا نے ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ

اور ایمانداروں کو چاہئے بھی کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں (اے رسول) تم (منافقوں سے) کہہ دو

تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ

کہ تم تو ہمارے واسطے (فتح یا شہادت) دو بھلائیوں میں سے ایک کے خواہ مخواہ منتظر ہی ہو

سے ۵ کہ جنگ احد میں کہا گیا جنگ خندق میں یہ آواز لگادی یا اہل یثرب لا مقام لکم فارجعوا ۔ ۱۲

سے ۶ ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد فتح و ظفر اور مصیبت سے شکست و بلا ۔ ۱۲

نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ

اور ہم تمھارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر (خاص) اپنے ہاں سے کوئی عذاب

مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ

نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی

مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

تمھارے ساتھ (ساتھ) انتظار کرتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے

لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾

خرچ کرو یا مجبوری سے تمھاری خیرات تو کبھی قبول نہیں کیجائیگی تم تو یقیناً بدکار لوگ ہو

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ

اور اُن کی خیرات کے قبول کیے جانے میں اور کوئی وجہ مانع نہیں

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ

مگر یہی کہ ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا

آتے بھی ہیں تو الکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ

بددلی سے (اے رسول) تم کو نہ تو ان کے مال تعجب میں ڈالیں

لَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

(اور نہ) اُنکی اولاد (کیونکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ انکو انہی (مال) کی وجہ سے دنیا کی (چند روزہ)

بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ

زندگی (ہی) میں مبتلائے عذاب کرے اور جب اُن کی جانیں نکلیں تب بھی وہ

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ

کافر (کے کافر ہی) رہیں اور (مسلمانوں) یہ لوگ تو خدا کی قسمیں کھائینگے کہ وہ تم میں ہی

وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾

کے ہیں حالانکہ وہ لوگ تم میں کے نہیں ہیں مگر ہیں یہ لوگ بزدلے کہ

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا (چھپنے کے لئے) غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پا جائیں

لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

تو اسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں (اے رسول) ان میں سے کچھ تو ایسے بھی

يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا

ہیں جو تمہیں خیرات (کی تقسیم) میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں پھر اگر ان میں سے ان کو

رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾

(معقول مقدار) دے دیا گیا تو خوش ہو گئے اور اگر (ان کی مرضی کے موافق) ان میں سے انہیں کچھ نہیں دیا گیا تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

اور جو کچھ خدا نے اور اس کے رسول نے ان کو عطا فرمایا تھا اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے

قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے کافی ہے (اس وقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل (و کرم)

وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا

سے اور اس کا رسول دے ہی گا ہم تو یقیناً اللہ ہی کی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں (تو ان کا کیا کہنا تھا)

الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ

خیرات تو بس (خاص) فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور اس (زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ

اور جن کی تالیف قلب کی گئی ہے (ان کا) اور (جن کی) گردنوں میں (غلامی کا) پھندا (پڑا) ہے (ان کا)

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ

اور قرضداروں کا (جو خود سے ادا نہیں کر سکتے) اور خدا کی راہ (جہاد) میں اور پردیسیوں کی

السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

کفالت میں (خرچ کرنا چاہئے) یہ (حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں اور خدا تو (بڑا) واقف کار

حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ

حکمت والا ہے اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (ہمارے) رسول کو ستاتے ہیں

منزل ٢

سلہ بخاری نسائی ابن منذر، ابن جریر، ابن ابی حاتم ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ہرقوص بن زہیر ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپ کے سامنے آکر گستاخانہ کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجیے انصاف آپ نے فرمایا تجھ پر وائے اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر بولے اجازت ہو تو ابھی اس کی گردن مار دوں، آپ نے فرمایا نہیں اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص ان کے ساتھ اپنی نماز و روزہ کو ذلیل سمجھتا ہے یہ مارقین ہیں۔ یہ لوگ دین سے اس طرح علیحدہ ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے پھر ان کے اور حالات بیان کرکے فرمایا ان کا سردار ایک سیاہ فام مرد ہوگا جس کی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی۔ یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسکو خود رسول اللہ سے سنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علی نے ان لوگوں کو نہروان میں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ سطر ۶ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

ع ١٤ ٧ ١٣



وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ

اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان ہیں) اے رسول تم کہدو کہ کان تو ہیں مگر تمہاری بھلائی (سننے) کے کان ہیں

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ

کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں اور تم میں سے

لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

جو لوگ ایمان لائے ان کے لئے رحمت اور جو لوگ رسول خدا کو

رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ

ستاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے (مسلمانو) یہ لوگ تمہارے سامنے

بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ

خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں حالانکہ اگر یہ لوگ

أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

سچے ایماندار ہیں تو خدا اور اسکا رسول کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اسکو راضی رکھیں

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس شخص نے خدا اور اسکے رسول کی مخالفت کی

فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

تو اسمیں شک ہی نہیں کہ اسکے لئے جہنم کی آگ (تیار رکھی) ہے جسمیں وہ ہمیشہ (جلا بھنا) کریگا یہی

الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن

تو بڑی رسوائی ہے منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں (ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر

تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

(رسول کی معرفت) کوئی سورہ نازل ہو جائے جو ان کو جو کچھ ان منافقین کے دل میں ہے بتا دے

قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

(اے رسول) تم کہدو کہ (اچھا) تم مسخرا پن کئے جاؤ جس سے تم ڈرتے ہو خدا اسے ضرور ظاہر کردیگا

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی تو ضرور یوں ہی کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت (دل لگی)

سلہ عبداللہ بن نوفل منافق جو باتیں حضرت رسول سے گفتگو کرتے ہیں ان کے سامنے انکو نقل کرتا خدا نے آپ کو اسکی خبر دیدی اور اسکا پتہ بھی بتادیا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے اسکے سر پر گھنے بال ہیں بڑی بڑی آنکھیں ہیں آپ نے اسے بلاکر پوچھا تو ایسا کرتا ہے؟ اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا خیر میں اسکو تسلیم کئے لیتا ہوں [illegible] بات مان لیا [illegible] ہوں وہ اپنے لوگوں میں واپس آکر کہنے لگا محمد کے بڑے بڑے کان ہیں جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ سب انہوں نے سن لیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

منزل ۲

وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ

بازی کر رہے تھے تم کہو کہ ہاں کیا تم خدا سے اور اسکی آیتوں سے اور اُس کے

كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ

رسول سے ہنسی کر رہے تھے اب باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم

كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن

ایمان لانے کے بعد کافر ہو بیٹھے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگذر بھی کریں تاہم

طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ

کچھ لوگوں کو سزا ضرور دیں گے اس وجہ سے کہ یہ لوگ

كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ

قصور وار ضرور ہیں منافق مرد اور منافق عورتیں

بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ

ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں کہ (لوگوں کو) برے کام کا تو حکم کرتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ

اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہ خدا میں خرچ کرنے سے)

أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

بند رکھتے ہیں (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انہیں بھلا دیا بیشک

هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ

منافقین بدچلن ہیں منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

اور کافروں سے خدا نے جہنم کی آگ کا وعدہ تو کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں

فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ

رہیں گے اور یہی اُن کے لئے کافی ہے اور خدا نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے

عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

لئے دائمی عذاب ہے (منافقو تمہاری تو) ان کی مثال ہے جو تم سے پہلے تھے

ع ۸ ۱۴

وقف لازم

منافقین کے حالات



كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًاؕ

وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں (بھی) کہیں بڑھ کر تھے

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ

تو وہ اپنے حصہ سے بھی بہرہ یاب ہو چکے تو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصہ سے فائدہ

كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ

اٹھا چکے ہیں اسی طرح تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا لیا

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْاؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

اور جس طرح وہ باطل میں گھسے رہے اسی طرح تم بھی گھسے رہے یہ وہ لوگ ہیں

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

جن کا سب کیا دھرا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا اور

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ

یہی لوگ گھاٹے میں ہیں کیا ان منافقوں کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَ

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور

قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِؕ

ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے

اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح (و روشن) معجزے لیکر آئے تو (وہ مبتلائے عذاب ہوئے) اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اور ایماندار مرد اور

وقف لازم

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ

ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں لوگوں کو اچھے کام

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ

کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے

---

۵۱ ترمذی اور نسائی میں روایت ہے کہ حضرت رسول نے جناب امیر سے فرمایا کہ اے علی تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرت رسول کے زمانہ میں مومن و منافق کو حضرت علی کی محبت سے پہچانتے تھے۔ ۱۲

مومنین باہم دوست ہیں

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ

پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور اسکے رسول کی فرمانبرداری

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا بیشک خدا

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

غالب حکمت والا ہے خدا نے ایماندار مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ایماندار عورتوں سے (بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کرلیا ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے (بہشت) عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا

عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ

(بھی) وعدہ فرمایا ہے (اور خدا کی خوشنودی ان سب سے بالاتر ہے یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

تو بڑی (اعلیٰ درجہ کی) کامیابی ہے ؎ اے رسول کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ

منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ

انکا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے یہ منافقین خدا کی قسمیں کھاتے ہیں

بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

کہ (کوئی بُری بات) نہیں کہی حالانکہ اُن لوگوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا

وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ

اور اسپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے اُسے ٹھان بیٹھے

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اور ان لوگوں نے (مسلمانوں سے) صرف اس وجہ سے عداوت کی کہ اپنے فضل و کرم سے خدا نے اور اسکے رسول

ع ۹ / ۶ / ۱۵

؎ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جناب عمرت(؟) کے بعد باہم یہ مشورہ کیا تھا کہ فلاں پہاڑ کی گھاٹی میں بیٹھکر رسول اللہ کو قتل کریں مگر جبرئیل نے آپ کو خبر دی اور حضرت عمار یاسر نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور آپکے پاس آئے تو کہنے لگے ہم لوگ تو دل لگی کرتے تھے - ۱۲

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ

دولتمند بنا دیا ہے تو ان کے لئے اسی میں خیر ہے کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کر لیں

وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِى

اور اگر یہ نہ مانیں گے تو خدا ان پر دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ

نازل فرمائے گا اور تمام دنیا میں ان کا نہ کوئی

وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ

حامی ہوگا نہ مددگار اور ان (منافقین) میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا سے قول و قرار

لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ

کر چکے تھے کہ اگر ہمیں اپنے فضل (و کرم) سے (کچھ مال) دیگا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

اور نیکوکار بندے ہو جائینگے تو جب خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے انھیں عطا فرمایا

بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

تو لگے اس میں بخل کرنے اور کترا کر منہ پھیرنے، پھر ان سے ان کے خمیازہ میں

نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک ان کے دلمیں (گویا خود) نفاق ڈالدیا اسوجہ سے

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

ان لوگوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اسوجہ سے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ

کیا وہ لوگ اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے راز (دلی بھید) اور انکی سرگوشی سب کچھ جانتا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ

اور یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے، جو لوگ دل کھول کر خیرات

الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ

کرنے والے مومنین پر (ریاکاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی

شانِ نزول: ثعلبہ بن حاطب انصاری نے جو نماز عابد و زاہد تھا بسبب تنگدستی و فاقہ سے تنگ آکر حضرت رسول سے عرض کی آپ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے مال عطا فرمائے آپ نے فرمایا حق شکر گزاری [illegible] ... کیا ہر گز تمہیں [illegible] دولت [illegible] تنگی نہ [illegible] ... غرض آپ نے انکی خواہش کے موافق دعا کی پھر کیا تھا۔ دعا مستجاب ہوئی۔ دولت دن دونی رات چوگنی بڑھنے لگی اتنے جوڑ بکریاں پالی تھیں ان میں اسقدر افزائش ہوئی کہ [illegible] ... نماز جمعہ بھی غائب ہو گئی کچھ دنوں بعد آپنے دو شخصوں کو اس کی زکوٰۃ کی تحصیل کو بھیجا اور ایک خط بھی لکھ دیا ... خط دیا۔ زکوٰۃ کی آیت پڑھی وہ بولا یہ [illegible] جزیہ ما [illegible] ... ابھی تو دوسرا دروازہ دیکھو جبتک کچھ غور کرتا ہوں یہ لوگ پھر پلٹ کر آئے اس نے پھر وہی جواب دیا، آخر یہ لوگ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی آپ نے فرمایا وائے ہو ثعلبہ پر اور ایک شخص کو بھیجا کہ یہ آیت ثعلبہ کے سامنے جاکر پڑھو جب اس نے سنا تو گھبرایا تو حضرت کے پاس آیا اور عرض کی آپ جسطرح فرمائیں زکوٰۃ دینے کو حاضر ہوں اور آپ کو اختیار ہے جسطرح چاہیں خرچ کریں آپنے فرمایا تونے زکوٰۃ کو جزیہ کہا اب میں تیری زکوٰۃ نہ لونگا اسی اثنا میں آپنے وفات پائی اسکے بعد ثعلبہ حضرت ابوبکر سے زکوٰۃ لینے کا خواستگار ہوا انھوں نے بھی انکار کیا پھر حضرت عمر کے زمانہ میں مستدعی ہوا انھوں نے بھی انکار کیا مگر حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں لے لیا۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

مزدوری یا تے (جیسی کا) الزام[۱] لگاتے ہیں پھر اُن سے مسخرا پن کرتے

مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

تو خدا بھی ان سے تمسخر کرے گا اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

(اے رسول) خواہ تم ان (منافقوں) کیلئے مغفرت کی دعا مانگو یا انکے لئے مغفرت کی دعا نہ مانگو اگر

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

تم ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت کی دعا مانگو گے تو بھی خدا انکو ہرگز نہ بخشے گا یہ (سزا)

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی

اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور خدا

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا (جنگ تبوک میں) رسول خدا کے

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ

پیچھے رہ جانیوالے اپنی جگہ بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے اور اپنے

يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِيْلِ

مال اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنا انکو مکروہ معلوم ہوا

اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ

اور کہنے لگے (اس) گرمی میں (گھر سے) نہ نکلو (اے رسول) تم کہدو کہ جہنم کی

جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾

آگ (جسمیں تم جلوگے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے اگر وہ کچھ سمجھیں جو

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ

کچھ وہ کیا کرتے تھے اس کے بدلے انھیں چاہئیے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ

بہت روئیں تو (اے رسول) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف

منزل ٩

[۱] منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی تھے کہ کوئی گرفت کا موقع ملے مومنین جو صدقات آپ کے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ منافقین بطور ہنسی اڑاتے زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ ناحق کی شیخی بگھارتا ہے۔ ۱۲

ع ١٠ / ٨ / ١٦ اور خواہ مخواہ پانچوں سواروں میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۲

[۲] ستر سے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں ہیں۔

إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ

(جہاد سے صحیح سالم) واپس لائے پھر تم سے (جہاد کے واسطے نکلنے کی) اجازت مانگیں تو

فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا

تم صاف کہدو کہ تم میرے ساتھ (جہاد کے واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤگے اور نہ ہرگز دشمن سے

مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ

میرے ساتھ لڑنے پاؤگے جب تم نے پہلی مرتبہ (گھر میں) بیٹھ رہنا

أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَ

پسند کیا تو (اب بھی) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو اور

لَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا

(اے رسول) ان منافقین میں سے جو مر جائیں تو نہ کبھی کسی پر نماز جنازہ [1] پڑھنا اور نہ

تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

اسکی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا ان لوگوں نے یقیناً خدا اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا

وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ

اور بدکاری ہی کی حالت میں مر (بھی) گئے اور ان کے مال اور ان کی اولاد

أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

(کی کثرت) تمہیں تعجب (حیرت) میں نہ ڈالے (کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ

أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

دنیا میں بھی ان کے مال و اولاد کی بدولت انکو عذاب میں مبتلا کرے اور انکی جان نکلنے لگے

أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنزِلَتْ

تو اسوقت بھی یہ کافر (کے کافر ہی) رہیں اور جب کوئی سورہ اس بارے میں

سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ

نازل ہوا کہ خدا کو مانو اور اسکے رسول کے ساتھ جہاد کرو

رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ

تو جو ان میں سے دولت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں [2] اور

[1] عبداللہ ابن ابی جو منافقین کا سردار تھا جب بیمار ہوا تو حضرت رسول (ص) کی عیادت کو تشریف لے گئے اس نے عرض کی آپ مجھ اپنا ایک کرتا مجھے کفن کے واسطے عنایت فرمایئے اور جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے پر نماز پڑھیے آپ نے کرتا تو دے دیا مگر جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیل نے آپ کا دامن پکڑ کے پیچھے کو کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا میں جانتا تھا کہ اس سے اسکو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا مگر اور لوگ اس کے ذریعہ سے اسلام لائیں گے چنانچہ منافقین نے ساتھ آپ کے رحم و کرم کی حالت دیکھ کر خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔

[2] یہ قبیلہ اسد اور غطفان کا ذکر ہے جو جنگ تبوک سے ...



وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا

کہتے ہیں کہ ہمیں (یہیں) چھوڑ دیجیے کہ ہم بھی (گھر) بیٹھنے والوں کیساتھ (بیٹھے) رہیں

بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى

یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والوں (عورتوں بچوں بیماروں) کیساتھ بیٹھے رہیں اور گویا

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ

ان کے دل پر مہر کر دی گئی ہے تو یہ کچھ نہیں سمجھتے مگر رسول اور جو لوگ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان لوگوں نے اپنے اپنے مال اور اپنی اپنی

اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز وَ

جانوں سے جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (ہر طرح کی) بھلائیاں ہیں اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں خدا نے ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (ہرے بھرے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

باغ تیار کر رکھے ہیں جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور یہ) اسمیں ہمیشہ

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ

رہینگے یہی تو بڑی کامیابی ہے اور (تمھارے پاس) کچھ حیلہ کرنے والے

الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ

گنوار دیہاتی (بھی) آ موجود ہوئے تاکہ انکو بھی (پیچھے رہ جانے کی) اجازت

لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

دیجائے اور جن لوگوں نے خدا اور اُس کے رسول سے جھوٹ کہا تھا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

(آگے تک نہیں) ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی ان پر دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى

آ پہونچے گا (اے رسول جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو کمزوروں پر کچھ گناہ ہے

۵۱ یہ قبیلہ بنی غفار کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرنے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو بنی طے کے لوگ ہمارے مال مویشی لوٹ لیجائیں گے -۱۲

ع ۹ ۱۱ ۱۴



الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

نہ بیماروں پر اور نہ اُن لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ

خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ خدا اور اسکے رسول کی خیر خواہی کریں

رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ

نیکی کرنے والوں پر (الزام کی) کوئی سبیل نہیں

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ

اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُنھیں لوگوں پر کوئی

اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ

الزام ہے جو تمھارے پاس آئے کہ تم اُن کے لیے

مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

سواری بہم پہونچا دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس (تو کوئی)

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

سواری) موجود نہیں کہ تم کو اسپر سوار کروں تو وہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور (حسرت و

مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى

افسوس سے) اس غم میں کہ انکو خرچ میسر نہ آیا انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی) سبیل تو صرف

الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ

اُنھیں لوگوں پر ہے جنھوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانے کی)

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ

اجازت چاہی اور انکو پیچھے رہ جانے والے (عورتوں بچوں) کیساتھ رہنا پسند آیا

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

اور خدا نے ان کے دلوں پر (گویا) مہر کردی ہے تو یہ لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

کچھ نہیں جانتے

شان نزول

جنگ تبوک کہ جب تمام مسلمانوں کو منادی کر دی گئی اور تاکید حکم رسول کا پہونچا تو انصار کے سات آدمی معقل بن یسار صخر بن خنساء عبداللہ بن کعب سالم بن عمیر عبداللہ بن مغفل۔ علبہ بن زید اور ابو عتبہ روتے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم لوگوں کے پاس سواریاں نہیں اور نہ زاد راہ ہم کیونکر چلیں اگر ہمیں دونوں چیزیں مل جائینگی تو ہم لبیک چشم حاضر ہیں حضرت نے عذر کیا کہ اب میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں ہی صرف ایک ابن عمیر کو سواری عطا کی باقی لوگ مجبوراً واپس ہوئے ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس جنگ میں حضرت کیساتھ بیس ہزار سوار تھے اور دس ہزار پیادے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ط

جب لہ تم انکے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین) تم سے (طرح طرح کی) معذرت کرینگے

قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

(اے رسول) تم کہدو کہ باتیں نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ) ہمیں تو خدا نے

مِنْ اَخْبَارِكُمْ ط وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ

تمہارے حالات سے آگاہ کردیا ہے عنقریب خدا اور اُس کا رسول تمہاری کارستانی کو

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

ملاحظہ فرمائینگے پھر تم ظاہرو باطن کے جاننے والے (خدا) کی حضوری میں لوٹا دیے جاؤ گے تو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے (ذرا ذرا) بتادے گا جب تم اُن کے پاس (جہاد سے) واپس

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ط فَاَعْرِضُوْا

آؤ گے تو تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے درگذر کرو تو تم اُن کی طرف

عَنْهُمْ ط اِنَّهُمْ رِجْسٌ ز وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ج جَزَآءً

سے منہ پھیر لو بیشک یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ)

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا

سزا ہے اُس کی جو یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم

عَنْهُمْ ج فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے

عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ

ہرگز کبھی راضی نہیں ہوگا (یہ) عرب کے گنوار لہ دیہاتی کفر و نفاق میں

كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ

بڑے سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے اپنے

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

رسول پر نازل فرمائی ہے اس کے احکام نہ جانیں اور خدا تو بڑا دانا حکیم ہے

منزل ۲

الجزء الحادی عشر

لہ یعنی ان منافقین کا ذکر ہے جو جنگ تبوک سے جان چرا کے بیٹھ رہے تھے اور اب جب مسلمان صحیح سلامت واپس آگئے تو حیلے بہانے بنانے لگے یہ تقریبا اسی آدمی تھے جیسے جد بن قیس معتب بن قشیر وغیرہ

لہ مدینہ کے گرد جو صحرا نشین عرب تھے مثل بنی تمیم یعنی اسد اور غطفان کے تھے یہ اُن کا حال ہے ۱۲

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ

اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اُسے تاوان سمجھتے ہیں

يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ

اور تمہارے حق میں (زمانہ کی) گردشوں کے منتظر ہیں انھیں پر (زمانہ کی) بُری گردش پڑے اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ

خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی ہیں جو خدا اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ

آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے خدا کی (بارگاہ میں) نزدیکی

عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ

اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں آگاہ رہو واقعی یہ (خیرات) ضرور

لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ان کے تقرب کا باعث ہے خدا انھیں بہت جلد اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور مہاجرین لـه و انصار میں سے (ایمان کی طرف)

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ

سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیک نیتی سے (قبول ایمان میں) اُن کا

بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ

ساتھ دیا خدا اُن سے راضی اور وہ خدا سے خوش اور

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اُن کے واسطے خدا نے (وہ ہرے بھرے) باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں اور

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ

ہمیشہ ابد الآباد تک اُن میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے اور (مسلمانو) تمہارے اطراف کے

مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ

گنوار دیہاتیوں میں سے بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق ہیں)

لـه جب حضرت رسول کو کفار مکہ نے بہت ستایا تو آپ اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ مدینہ میں جا بسے اسی کا نام ہجرت ہے اور اسی سے ہجری سنہ کی ابتدا ہوئی ہے اور جو پہلے ہی مسلمان گھر اپنے چھوڑ رسول کے ساتھ چلے گئے مہاجر کہلائے اور ان پر دیسیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے خبر لی وہ انصار کہلائے ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے مگر سب کی نہیں ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علی سے پہلے کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا چنانچہ خود حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت رسول دو شنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو میں ایمان لایا اسکے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک شعر تحریر فرمایا تھا۔

سبقتکم الی الاسلام طرا، غلاما ما بلغت اوان حلمی +

میں تمام اہل اسلام سے پہلے اس وقت ایمان لایا جب سن بلوغ کو بھی نہ پہونچا تھا اسپر اہل اسلام کا اتفاق ہے کوئی اسکا مخالف نہیں دیکھو مدخور رضی الغیہ - فصول مہمہ ثعلبی صواعق محرقہ وغیرہ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علی ہی ہیں ۱۲-۱۲-

منزل ۲ — نصف — ع ۱۰ — ۱ — ربع



مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ

جو نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے رسول) تم ان کو نہیں جانتے (مگر) ہم ان کو (خوب) جانتے ہیں

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ

عنقریب ہم (دنیا ہی میں) ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے عذاب

عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ

کی طرف لوٹائے جائیں گے اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا

خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ

مگر ان لوگوں نے بھلے کام کو اور کچھ برے کام کو ملا جلا (کر گول مال کر) دیا قریب ہے کہ خدا ان کی

اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

توبہ قبول کرے (کیونکہ) خدا تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو (اور) اسکی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کردو

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ

اور ان کے واسطے دعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان (کا باعث) ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور خدا تو (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ

اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی خیرات (بھی) لیتا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا

اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے اور (اے رسول) تم کہہ دو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کئے جاؤ

فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ

ابھی تو خدا اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے کاموں کو دیکھیں گے

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و باطن کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے

۱۵ جنگ تبوک میں مومنین میں سے کئی بھلے لوگ نہ گئے تھے جب آپ واپس آئے اور شہر سے باہر والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں تو ابو لبابہ وغیرہ بہت پچھتائے اور مسجد رسول کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک خود رسول اللہ نہ کھولیں گے یوں ہی بندھے رہیں گے جب آپ نماز کو تشریف لائے تو یہ حالت معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئے گا میں بھی نہ کھولوں گا غرض جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے کھولا تو وہ لوگ دوڑتے ہوئے اپنے گھر گئے اور اپنی جمع پونجی اٹھا لائے کہ حضرت اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا اب آپ اس کو خیرات کر دیجئے آپ نے فرمایا بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ۱۲

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخَرُونَ

تب وہ جو کچھ بھی تم کرتے تھے تمہیں بتا دے گا اور کچھ اور لوگ ہیں

مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ

جو حکم خدا کے امیدوار رکھے گئے ہیں (اسکو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر

عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا

مہربانی کرے اور خدا (تو) بڑا واقف کار حکمت والا ہے اور (وہ لوگ بھی منافق ہیں)

مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

جنہوں نے لہ مسلمانوں کے نقصان پہونچانے اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے

وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ

اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے کے واسطے مسجد بنا کھڑی کی ہے جو خدا اور اسکے رسول سے پہلے لڑ چکا ہے

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ

(اور لطف تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ اور ارادہ ہی نہیں کیا

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ

اور خدا خود گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں (اے رسول) تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا وہ

أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن

مسجد ۲لہ جسکی بنیاد اول روز سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ ضرور اسکی زیادہ حقدار ہے کہ

تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ

تم اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

اور خدا (بھی) پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے کیا جس شخص نے

عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ

خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد ڈالی ہو وہ زیادہ اچھا ہے یا وہ شخص

أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ

جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اس بودے کرارے کے لب پر رکھی ہو جس میں دراڑ پڑ چکی ہو اور گرا ہی چاہتا ہو

لہ قبیلہ خزرج کا ایک شریف آدمی توریت و انجیل سے خوب واقف ابو عامر مدینہ میں رہا کرتا تھا اور لوگوں سے بڑا ہو حضرت رسول کی بنائیاں کرتا اور صاف بیان کرتا جب آپ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو حسد کرتا کرتے حسد کا یہ اسکی آگ میں جلنے لگا کیونکہ اسکی رونق جاتی رہی یہاں تک کہ رشک کے مارے جنگ بدر کے بعد مدینہ سے بھاگ کر کفار کے پاس جا ملا اور احد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکر اسلام پر اسی نے تیر مارا جنگ حنین میں بھی شریک ہوا جب کچھ نہ بن پڑا تو ہرقل بادشاہ روم کے پاس آپ کے خلاف بھڑکانے کو چلا گیا اور منافقوں کو لکھا کر تم لوگ مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنا دو کہ جس وقت میں مدینہ میں آؤں تو علوم کے دینی فوائد میں مشغول ہو جاؤں اور اسکی غرض کچھ اور تھی۔ غرض ثعلبہ بن حاطب وغیرہ بارہ منافقوں نے ایک مسجد جھٹ پٹ تیار کی جب حضرت رسول جنگ تبوک کو جانے لگے تو ان منافقوں نے آپ سے اس میں نماز پڑھنے کی تمنا کی آپ نے واپسی کا وعدہ کیا جب واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھا دو اور جلا کر یہاں ایک مزبلہ بنا دو اور حکم کی تعمیل ہوئی کیونکہ ان کا عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہونچانا اور اپنے لئے ایک چھوٹا سا قلعہ۔ اسکو لوگ مسجد ضرار کہتے تھے ۱۱

۲لہ یہ مسجد قبا کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس فاصلہ پر ہے اسی کو ذو قبلتین اور مسجد اسلام بھی کہتے ہیں۔ (باقی صفحہ آئندہ)

منزل ۲

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

پھر وہ اُسے لے دے کے جہنم کی آگ میں بھٹ پڑے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ

یہ (عمارت کی) بنیاد جو ان لوگوں نے قائم کی اسکے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکا کرے گی

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

یہاں تک کہ ان کے پرخچے اڑ جائیں اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے

ع ۱۳ ۱۱ ۲

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات

اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

پر خرید کر لیے ہیں کہ (ان کی قیمت) اُن کے لیے بہشت ہے (اسیوجہ سے) یہ لوگ خدا کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ

لڑتے ہیں تو (کفار کو) مارتے ہیں اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں (یہ) پکا وعدہ ہے (جسکا پورا کرنا) خدا پر لازم ہے

حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى

اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا) ہے کہ اپنے عہد کا پورا

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ

خدا سے بڑھ کر اور کون ہے تم تو (اپنی خرید) فروخت سے جو تم نے خدا سے

بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

کی ہے خوشیاں مناؤ یہی تو بڑی کامیابی ہے

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ

(یہ لوگ) توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (اُسکی راہ میں) سفر کرنیوالے

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

اور بُرے کام سے روکنے والے اور خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کے نگاہ رکھنے والے ہیں

بقیہ صفحہ گزشتہ

کیونکہ اسی مسجد میں تبدیل قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی جب حضرت مکہ سے ہجرت کرکے آئے تو یہیں چودہ روز ٹھہرے اور انھیں دنوں میں اسکی نیو ڈالی گئی تھی آپ نے سب سے پہلے جس مسجد میں نماز پڑھی وہ یہی ہے آپ کو اس سے اتنی محبت تھی کہ جبتک زندہ رہے ہر ہفتہ مدینہ سے آکر اس میں ایکمرتبہ نماز پڑھتے تھے یہ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اس میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے کیونکہ رسول کی یہ سنت تھی ۱۲ - ۱۳۰۱۲ -



وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ

اور (اے رسول ان) مومنین کو (بہشت کی) خوشخبری دیدو۔ نبی اور مومنین پر جب ظاہر ہو چکا

آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا

کہ مشرکین جہنمی ہیں تو اس کے بعد مناسب نہیں کہ ان کے لیے مغفرت

أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ

کی دعائیں مانگیں اگرچہ وہ مشرکین ان کے قرابت دار ہی

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ

(کیوں نہ) ہوں اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا

لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا

صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انھوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا پھر جب

تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ یقیناً خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے بیشک ابراہیم

لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ

یقیناً بڑے دردمند بردبار تھے خدا کی یہ شان نہیں کہ[1] کسی قوم کو جب

إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ان کو ہدایت کر چکا ہو اسکے بعد انھیں گمراہ کر دے حتی کہ وہ انھیں ان چیزوں کو بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت

وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

خدا ہی کے لئے خاص ہے وہی (جسے چاہے) جلاتا ہے اور (جسے چاہے) مارتا ہے اور تم لوگوں کا خدا کے

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى

سوا نہ کوئی سرپرست ہے نہ مددگار البتہ خدا نے نبی اور ان مہاجرین و انصار پر

النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

بڑا فضل کیا جنھوں نے تنگدستی کے وقت میں رسول کا ساتھ دیا

[1] جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی تو کچھ مومنین گھبرائے ہوئے حضرت رسول کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے تو مشرکین کے واسطے بہت دعا کی ہے ہمارا کیا حال ہوگا اسوقت ان کی تشفی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ - ۱۲ -

فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ

اور وہ بھی اسکے بعد کہ قریب تھا کہ اُن میں سے بعض لوگوں کے دل ڈگمگا

فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ

جائیں پھر خدا نے ان پر (بھی) فضل کیا اس میں شک نہیں کہ وہ ان لوگوں پر بڑا

رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ

ترس کھانے والا مہربان ہے اور ان تینوں لہ پر بھی فضل کیا جو (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے

إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

(اور ان پر سختی کی گئی) یہاں تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی

عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ

جانیں (تک) ان پر تنگ ہو گئیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ

إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

کی جگہ نہیں پھر خدا نے ان کو توبہ کی توفیق دی تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بیشک خدا

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایماندارو خدا سے ڈرو

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

اور سچوں لہ کے ساتھ ہو جاؤ مدینہ کے رہنے والوں اور اُن کے

وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن

گردونواح دیہاتیوں کو یہ جائز نہ تھا کہ رسول خدا کا ساتھ

رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ

چھوڑ دیں اور نہ یہ (جائز تھا) کہ رسول کی جان سے بے پروا ہو کر اپنی جانوں کے بچانے کی فکر کریں

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ

یہ حکم اس سبب سے تھا کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں جو تکلیف پیاس کی یا کُلفت

وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا

یا بھوک کی شدت کی پہونچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفار کے

منزل ۲

ع ۸ ۱۴ ۳

لہ قبیلہ اوس و خزرج کے نامی گرامی کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیع تینوں حضرات بھی جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے جب پیچھے رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی تو حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپ نے مومنوں سے فرمایا کہ ان سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنی چھوڑ دی اور ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ذرا جنگل میں ڈالا اور گریہ و زاری شروع کی پچاس دن یہی حالت میں رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مومنوں نے ان کو قبول توبہ کی خوشخبری دی ۱۲۔

لہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد علی ابن ابیطالب ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر ۱۲۔

يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا

غیظ و غضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے کچھ یہ لوگ حاصل کرتے ہیں

كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

تو بس انکے عوض میں (ان کے نامۂ عمل میں) ایک نیک کام لکھ دیا جائے گا بیشک خدا نیکی

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَ

کرنے والوں کا اجر (ثواب) برباد نہیں کرتا اور یہ لوگ (خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال

لَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ

نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے مگر فوراً (انکے نامۂ عمل میں) انکے نام لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا

اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

ان کی کارگزاریوں کا انہیں اچھے سے اچھا بدلا عطا فرمائے اور یہ (بھی) مناسب نہیں کہ مومنین

لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ

کل کے کل (اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے)

طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ

کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین[۱۵] حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو

إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَا أَيُّهَا

اُن کو (عذاب آخرت سے) ڈرائے تاکہ یہ لوگ ڈریں اے ایماندارو

الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ

کفار میں سے جو لوگ تمہارے آس پاس کے ہیں اُن سے لڑو اور (اس طرح لڑنا)

وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ

چاہئے کہ وہ لوگ تم میں کرارا پن محسوس کریں اور جان رکھو کہ بے شبہ خدا

الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ

پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور جب کوئی سورہ نازل کیا گیا تو اُن منافقین

يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ

میں سے ایک (دوسرے سے) پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورہ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا تو جو لوگ

ع ۱۵ ۴

الربع

[۱۵] اسی بنا پر فقہ و اجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر ایک مرد و عورت پر فرض ہے اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم دین کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے تم پر مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے ۔ تحصیل علم کے فضائل میں سیکڑوں حدیثیں ہیں ان میں بعض کو ہم نے ... نیسری مؤلفہ حقیر ۱۲-۱۲

منزل ٢

آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾

ایمان لاچکے ہیں ان کا تو اس سورہ نے ایمان بڑھایا اور وہ (اسکی) خوشیاں منا تے ہیں

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا

مگر جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے تو ان کی (پہلی) خباثت پر اس سورہ نے

إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ

ایک خباثت اور بڑھادی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے کیا یہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے

أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی

لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ

نہ تو یہ لوگ توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں اور جب کوئی سورہ نازل

سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ

کیا گیا تو اس میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا (اور یہ کہکر کہ) تم کو کوئی مسلمان دیکھتا

أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ

نہیں ہے پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ) کیا پلٹیں گے (گویا) خدا نے انکے دلوں کو پلٹ دیا ہے اس

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ

سبب سے کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں لوگو تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسول تمہارے پاس آچکا

أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

(جسکی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اسپر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور بے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٢٨﴾

ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے اے رسول اگر پھر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

تو تم کہدو کہ میرے لیے خدا کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میرا اسی پر بھروسا رکھتا ہے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾ ع

وہی عرش (ایسے) بزرگ (مخلوق کا) مالک ہے

کفار کی خباثت

رسول کی صفت

ع ١٦ ٧ ٥

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ نزلت الا فا کنت فی شک ثلث آیات او ثلثین وهي مائة وتسع آيات

سورہ یونس مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۤرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ① اَكَانَ

الٓر۔ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سرتاپا) حکمت سے مملو ہے کیا

لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ

لوگوں کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا کہ ہم نے انہیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ

اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ

(بے ایمان) لوگوں کو ڈراؤ اور ایمان داروں کو اس کی خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے

قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

ان کے پروردگار کی بارگاہ میں بلند درجہ ہے (مگر) کفار (ان آیتوں کو سن کر) کہنے لگے کہ

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ② اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

یہ (شخص) تو یقیناً صریحی جادوگر ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

خدا ہے جس نے سارے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش کو

عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ

بلند کیا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے (اس کے سامنے) کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا) مگر

بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا

اس کی اجازت کے بعد وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو تو کیا

تَذَكَّرُوْنَ ③ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

تم اب بھی غور نہیں کرتے تم سب کو (آخر) اسی کی طرف لوٹنا ہے خدا کا وعدہ

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ

سچا ہے وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر (مرنے کے بعد) وہی دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ

مضامین

اس سورہ کے بعض اخلاقی و کلامی نتیجے ... حضرت علی کی حدیث ... منازل بہشت کی ... انسان کی حالت ... کی فرمائش ... انسان کا معبودی ... دنیا کی مثل ... قیامت میں ... معبود ... رہنما ... کی پیروی نہ کرو ... خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے ... شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں دنیا کے تمام خزانے ... قرآن ... امراض کی شفا ہے ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے ... خدا کی کوئی اولاد نہیں ہر بات کی دلیل ضرور ہے حضرت نوح و موسیٰ کا قصہ ... فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا مشرکوں کے شک کا جواب قوم یونس کا قصہ وغیرہ

۵ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے انکو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا فرمائے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے ان کی کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا

أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝٤ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا وہی وہ (خدائے قادر) ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ

آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب کو روشن بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ

تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو خدا نے اسے

ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝٥

حکمت و مصلحت سے بنایا ہے وہ (اپنی) آیتوں کو واقف کار لوگوں کے لئے تفصیل وار بیان کرتا ہے

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ

اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ رات دن کے الٹ پھیر میں اور جو کچھ خدا نے

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝٦

آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (اسمیں) پرہیزگاروں کے واسطے بہتیری نشانیاں ہیں

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ

اسمیں بھی شک نہیں کہ جن لوگوں کو (قیامت میں) ہماری (بارگاہ کی) حضوری کا کھٹکا نہیں اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی

الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا

سے نہال ہو گئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے

غَافِلُونَ ۝٧ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا

غافل ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کی کرتوت کی بدولت

يَكْسِبُونَ ۝٨ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جہنم ہے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے

منزل ۳

ف سبعہ سیارہ تو ظاہر ہے کہ شمس قمر زہرہ مشتری مریخ زحل عطارد کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان میں ہے اور آٹھویں آسمان کے خربوزہ کی قاش کے سے بارہ ٹکڑوں کے نام برج ہیں۔ حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ عطارد دس روز زہرہ پانچ روز مریخ پینتالیس روز مشتری ڈیڑھ برس زحل دو برس اور چاند دو روز اور آٹھ گھنٹے رہتا ہے اور ہر مہینہ کے اخیر کی دو راتیں ۲۹۔۳۰ یا ۲۸۔۲۹ کاٹ لی ہیں باقی ۲۸ میں منازل کی ہیں کیونکہ ہر مہینہ کی ۲۸ منزلیں ہیں۔ شرطین۔ بطین۔ ثریا۔ دبران۔ ہقعہ۔ ہنعہ۔ ذراع۔ نثرہ۔ طرف۔ جبہہ۔ زبرہ۔ صرفہ۔ عوا۔ سماک۔ غفر۔ زبانا۔ اکلیل۔ قلب۔ شولہ۔ نعائم۔ بلدہ۔ ذابح۔ سعد بلع۔ سعد سعود۔ سعد اخبیہ۔ فرع المقدم۔ فرع المؤخر۔ بطن الحوت۔ اور چاند ہر منزل میں ایک روز رہتا ہے اور اٹھائیس روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور چونکہ اور سیاروں کی آمد و رفت سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش سے تمام خلائق کو علاقہ ہے اسی وجہ سے ان ہی دونوں کو بیان کیا ۱۲

يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۚ تَجْرِي مِنْ

(یقیناً) ان کا پروردگار ان کے ایمان کے سبب سے منزل مقصود تک پہونچا دے گا کہ آرام

تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٩﴾ دَعْوَاهُمْ

و آسائش کے باغوں میں (رہیں گے اور) انکے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان باغوں میں

فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ

ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا اے خدا تو پاک و پاکیزہ ہے اور ان میں انکی باہمی خیر صلاح

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾

سلام سے ہوگی اور ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ سب[1] تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

اور جس طرح لوگ اپنی بھلائی کے لئے جلدی کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اگر خدا ان کی (شرارتوں کی

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ

سزا میں) برائی میں جلدی کر بیٹھتا تو ان کی موت اُن کے پاس کب کی آچکی ہوتی مگر ہم تو

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾

ان لوگوں کو جنھیں (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں پڑے سرگرداں رہیں

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ

اور انسان کو جب کوئی نقصان چھو بھی گیا تو اپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا ہو یا کھڑا

قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ

(غرض ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اُس سے اُسکی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ)

كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ

کھسک جاتا ہے کہ گویا اُس نے تکلیف کے (دفع کرنے کے) لئے جو اسکو پہونچی تھی ہمکو پکارا ہی نہ تھا جو لوگ

لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

زیادتی کرتے ہیں ان کی کارستانیاں یوں ہی انھیں اچھی کر دکھائی گئی ہیں اور تم سے

الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ

پہلی امت والوں کو جب انھوں نے شرارت کی تو ہم نے انہیں ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ انکے (وقت کے)

جنتیوں کی تعریف

ع ١٠

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کے آخر میں وہ الحمد للہ رب العالمین کہیں گے اور اسکے بعد پھر کچھ نہ بولیں گے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب اُن کے سامنے کوئی نعمت آئے گی تو تعجب سے سبحان اللہ کہیں گے اور جب اس نعمت کو پائیں گے تو الحمد للہ رب العالمین کہیں گے ۱۲۔

انسان کی حالت

کفار کی تبدیلی کی فرمائش اور جواب

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ

رسول واضح و روشن معجزات لے کر آ چکے تھے اور وہ لوگ ایمان (نہ لانا تھا) نہ لائے ہم گنہگاروں

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ

لوگوں کی یوں ہی سزا کیا کرتے ہیں پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین

فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

میں (اُن کا) جانشین بنایا تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ

اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ

حضوری کا کھٹکا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اسکے علاوہ کوئی (دوسرا) قرآن لاؤ یا اسکو بدل ڈالو

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ

(اے رسول) تم کہدو کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اسے اپنے جی سے بدل ڈالوں میں

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ

تو بس اسی کا پابند ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے میں تو اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں

رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

تو بڑے (کٹھن کے) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے رسول) کہدو کہ اگر خدا چاہتا تو میں

عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ

نہ تمہارے سامنے اسکو پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا کیونکہ میں تو (آخر) تم میں اس سے پہلے

عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ

مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی وحی کا نام بھی نہ لیا) تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تو جو

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ

شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اسکی آیتوں کو جھٹلانے اس سے بڑھکر اور ظالم کون ہوگا

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن

(اس میں) شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار کامیاب نہیں ہوا کرتے یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر

دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ اُن کو نقصان ہی پہونچا سکتی ہے نہ نفع اور کہتے ہیں کہ

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِندَ اللّٰهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ

خدا کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی ہوں گے (اے رسول) تم (ان سے) کہو لہ تو کیا تم خدا کو ایسی

اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ

چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں (کہیں) پاتا ہے اور نہ زمین میں

سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ⑱ وَمَا كَانَ النَّاسُ

یہ لوگ جس چیز کو اُس کا شریک بناتے ہیں اُس سے وہ پاک صاف اور برتر ہے اور سب لوگ

إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

تو (پہلے) ایک ہی اُمت تھے اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات

مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ⑲

(قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو چکی ہوتی جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اس کا فیصلہ انکے درمیان (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ

اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر کوئی معجزہ (ہماری ہی خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا

فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانتَظِرُوا ۚ إِنِّي مَعَكُم

تو (اے رسول) تم کہہ دو کہ غیب (دانی) تو صرف خدا کے واسطے خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور تمہارے

مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ⑳ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً

ساتھ میں (بھی) یقیناً انتظار کرنے والوں میں ہوں اور لوگوں کو جو تکلیف پہونچی اُسکے بعد جب

مِّن بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي

ہم نے اپنی رحمت کا ذائقہ چکھا دیا تو یکایک ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں

آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ

حیلہ بازی شروع کر دی (اے رسول) تم کہدو کہ تدبیر میں خدا سب سے زیادہ تیز ہے تم جو حیلہ سازی کرتے ہو

مَا تَمْكُرُونَ ㉑ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ

وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھتے جاتے ہیں وہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں

[illegible]

[illegible]

لہ مطلب یہ ہے کہ اُن کو یوں قائل کرو کہ بھلا جو چیز موجود ہی نہیں تو وہ کسی کی سفارش! نفع نقصان کیا کر سکتی ہے

عہ ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط میں مبتلا رہے ہمیشہ فاقہ سے رہا کرتے یہاں تک کہ لیوں پر جان آ گئی تب انہوں نے پیغمبر کی تدبیر سے خدا نے رحم کیا اور باران رحمت برسا اور جب ان لوگوں کے پیٹ بھر گئے تو پھر لگے حضرت رسول اور حضرت رسول کو ستانے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی

ع ٢ / ١٠ / ٤

١٣

الْبَحْرِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ

کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان لوگوں کو (لے کر) باد

بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ

موافق کی مدد سے لے کر چلتی اور وہ لوگ اس (کی رفتار) سے خوش ہوتے ہیں یکایک (کشتی پر)

عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ

ہوا کا ایک جھونکا آ پڑا اور (آنا تھا کہ) ہر طرف سے اس پر لہریں (بڑھی چلی) آ رہی ہیں

وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان نہ بچے گی) تو اپنے عقیدہ کو اسی کے واسطے

لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ

خالص کرکے خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو ہم کو اس (مصیبت) سے نجات دے تو

مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ

ہم ضرور بالضرور شکر گزار ہوں گے پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ لوگ زمین پر قدم رکھتے ہی

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا

فوراً ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو تمہاری سرکشی (کا وبال) تو تمہاری ہی جان پر ہے

بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ

(یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر ہماری (ہی) طرف تم کو لوٹ کر

إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾

آنا ہے تو (اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ

دنیاوی زندگی کی مثل تو بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ

پھر زمین کے ساگ پات جن کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں اسکے ساتھ مل جل کر

وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا

نکلے یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار کر لیا

منزل ۳

دنیا کی مثال

وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ

اور (طرح طرح) آراستہ ہو گئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لینگے)

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ

یکایک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو آ پہونچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا

لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

بنا دیا کہ گویا کل اس میں کچھ تھا ہی نہیں جو لوگ غور و فکر کیا کرتے ہیں ان کے واسطے

لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ

ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت)

السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

ہے جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی اُن کے لئے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور

زِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا

کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح) اُن کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ (انھیں) ذلت

ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ہوگی یہی لوگ جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ

کریں گے اور جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں تو گناہ کی سزا اُس کے

سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ

برابر ہے اور اُن پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی خدا (کے عذاب) سے

اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوگا (ان کے منہ ایسے کالے ہونگے کہ) گویا انکے چہرے شب دیجور

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

کے ٹکڑوں سے ڈھک دیئے گئے ہیں یہی لوگ جہنمی ہیں کہ

ہائے ہائے واقعی دنیا ایسی ہی چیز ہے کل کچھ تھا اور آج کچھ کسی اگلے شاعر نے اپنی پرانی زبان میں کیا خوب کہا ہے کرتے تھے جو کہ دولت دنیا پہ ناز و ناز باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا ناز و ناز کچھ دن کی ہے بہار نہ غنچہ ہے اور نہ پھول جاتا رہے گا بلبل شیدا کا ناز و ناز

منزل ۳

النصف

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (اے رسول اس دن سے ڈراؤ) جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ

مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے (بنائے ہوئے خدا کے) شریک ذرا اپنی جگہ ٹھہرو

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا

پھر ہم باہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو

تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

ہماری پرستش کرتے نہ تھے تو (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کیواسطے خدا ہی کافی ہے

إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو

ہم کو تمہاری پرستش کی کچھ خبر ہی نہ تھی (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے

كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ

پہلے (دنیا میں) کیا ہے جانچ لے گا اور وہ سب کے سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ

میں لوٹا کر لائے جائیں گے اور (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے ان کے پاس سے چل چلتے ہو جائینگے

ع ۱۰

النصف

مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ

اے رسول تم (ان سے ذرا) پوچھو تو کہ تمہیں آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (تمہارے) کان

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور (تمہاری) آنکھوں کا کون مالک ہے اور کون شخص مردے سے زندہ کو نکالتا ہے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے اور ہر امر کا بندوبست کون کرتا ہے

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ

تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا (اے رسول) تم کہو تو کیا تم اس پر بھی (اس سے) نہیں ڈرتے ہو پھر

اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ

وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے پھر حق بات کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے



فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

پھر تم کہاں پھرے چلے جارہے ہو یوں تمہارے پروردگار کی بات بدچلن لوگوں پر

عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ

ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے (اے رسول ان سے) پوچھو تو

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کہ تم نے جن لوگوں کو (خدا کا) شریک بنایا ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر

يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

(مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کرے (تو تم ہی) کہو کہ خدا ہی پہلی بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

تو کدھر تم الٹے چلے جاتے ہو (اے رسول ان سے) کہو تو کہ تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے

يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ

جو تمہیں (دین) حق کی راہ دکھا سکے تم ہی کہہ دو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو شخص

يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ

(دین) حق کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص (دوسرے کی ہدایت تو درکنار)

اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا

خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ نہیں پاتا تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو اور

يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ

ان میں کے اکثر لوگ تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں (حالانکہ) گمان یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی کام

الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا

نہیں آسکتا بیشک وہ لوگ جو کچھ (بھی) کر رہے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے اور یہ

كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ

(یہ تو) جو (کتابیں) پہلے کی (اسکے سامنے موجود ہیں اسکی تصدیق اور (ان) کتابوں کی تفصیل ہے

له اس سے واضح ہوا کہ عالم جاہل پر امامت میں مقدم ہوگا اور عالم کے رہتے جاہل کا پیشوا ہونا ہرگز شرعاً عقلاً کسی طرح جائز نہیں اسی بنا پر امام محمد باقر نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ سوا حق کی ہدایت کرنے والے محمد و آل محمد ہیں اور ہدایت میں دوسرے کے محتاج وہ قریش ہیں جو اہلبیت کے مخالف ہیں ۔ ہادی میں اور ضال میں ہے فرق بیشمار + ہادی نہ مثل ضال کے ہوئے گلزار نہار + ہادی نکلتا ہے ضلالت سے ضال کو اور ضال ہے کہ سب ہوں تباہ

۵۲ اس زمانہ کے بہتیرے لوگ بھی بس اٹکل کے مرید ہو رہے ہیں ان باپ کا جو مذہب ہے صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں مگر لکیر کے فقیر بے اختیار کیے چلے جاتے ہیں اور تحقیق سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ہیں ۱۲

منزل ٣

الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ

اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکو رسول نے خود جھوٹ موٹ بنا لیا ہے (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) تو تم اگر

وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

(اپنے دعوی میں) سچے ہو تو (بھلا) ایک ہی سورہ اسکے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جسکو تمہیں

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

(مدد کے واسطے) بلاتے بن پڑے بلا لو (یہ لوگ لاتے تو کیا) بلکہ (الٹے) جسکے جاننے پر انکا دسترس نہ تھا

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

اسکو جھٹلانے لگے حالانکہ ابھی تک انکے ذہن میں اسکے معانی نہیں آئے اسی طرح ان لوگوں نے بھی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے تب ذرا غور تو کرو کہ (ان) ظالموں کا کیسا (برا)

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ

انجام ہوا اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائینگے اور بعض ایسے

مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾

ہیں جو ایمان لائیں ہی گے نہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار فسادیوں کو خوب جانتا ہے

ع ٤ ١٠ ٩

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ

اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم کہدو کہ ہمارے لیے ہماری کارگزاری ہے اور تمہارے لئے تمہاری کارستانی

اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾

جو کچھ میں کرتا ہوں اسکے تم ذمہ دار نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری باتوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا وہ تمہاری سن لینگے ہرگز نہیں اگرچہ

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

یہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو اور بعض ان میں ایسے ہیں جو تمہاری طرف

أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾

(ٹکٹکی باندھے) دیکھتے ہیں تو (کیا وہ ایمان لانے والے ہیں ہرگز نہیں) اگرچہ انھیں کچھ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھا دو گے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ

خدا تو ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن

(اپنی کرتوت سے) ظلم کیا کرتے ہیں اور جس دن خدا اُن لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا

لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ

یہ لوگ (سمجھیں گے کہ دُنیا میں) بس گھڑی دن بھر ٹھہرے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا

جن لوگوں نے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے میں ہیں اور ہدایت یافتہ

مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ

نہ تھے اے رسول ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے بعض خواہ تمھیں دکھا دیں

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ

یا تم کو (پہلے ہی دُنیا سے) اُٹھا لیں پھر (آخر) تو اُن سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی ہے پھر جو کچھ

عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا

یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے اور ہر اُمت کا خاص (ایک) رسول ہوا ہے پھر

جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ

جب ان کا رسول (ہماری بارگاہ میں) آئیگا تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور

لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

انپر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا

(عذاب کا وعدہ) کب پورا ہوگا (اے رسول) تم کہدو کہ میں خود اپنے واسطے نہ نقصان پر قادر ہوں

نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ

نہ نفع پر مگر جو خدا چاہے ہر اُمت (کے رہنے) کا (اسکے علم میں) ایک وقت مقرر ہے جب

خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر

کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں



أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾

اُن کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا

(اے رسول) تم کہدو کہ بھلا تم سمجھتے ہو کہ اگر اسکا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آجائے تو تم کیا کروگے؟ پھر

مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ

گنہگار لوگ (آخر) کاہے کی جلدی مچا رہے ہیں پھر کیا جب (تم پر) آچکے گا تب

ءَامَنْتُمْ بِهِ ۚ ءَآلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾

اسپر ایمان لاؤگے (اہا) کیا اب (ایمان لائے) حالانکہ تم تو اس کی جلدی مچایا کرتے تھے

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ

پھر (قیامت کے دن) ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ

(دنیا میں) جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (آخرت میں) ویسا ہی بدلا دیا جائیگا (اے رسول) تم سے لوگ[1] پوچھتے

أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ

ہیں کیا (جو کچھ تم کہتے ہو) وہ سب ٹھیک ہے تم کہدو ہاں (ہاں) اپنے پروردگار کی قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو)

بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي

ہرا نہیں سکتے اور اس دنیا میں جس جس نے (ہماری نافرمانی کرکے) ظلم کیا ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے

الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

جو زمین میں ہیں اُسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے ضرور فدیہ دے نکلے اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے

رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ

تو اظہار[2] ندامت کریں گے (اور ان میں باہم انصاف کے ساتھ حکم کیا جائے گا اور ذرا بھر

لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

(ذرہ برابر) ظلم نہ کیا جائے گا آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

خدا ہی کا ہے آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر

ع ١٣ — ٥ — ١٠

[1] حیی بن اخطب مدینہ کا رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا جب اس نے رسول کے حالات سنے تو آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور جب اس نے قرآن کو سنا تو کہنے لگا تم جو پڑھتے ہو حق ہے یا کھیل ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ١٢

[2] اسروا کے معنی چھپانے ظاہر کرنے دونوں کے ہیں اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ چھپانا کیا بھی ہے مگر یہ چسپاں نہیں اس وجہ سے میں نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کئے ١٢

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾

نہیں جانتے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) آ چکی

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ

اور جو (امراض شرک وغیرہ) دل میں ہیں ان کی دوا اور ایمانداروں کے لئے ہدایت

لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

اور رحمت (اے رسول) تم کہدو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (و کرم) اور اس کی رحمت سے تم کو ملا ہے تو

فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

ان لوگوں کو اس پر خوش ہونا چاہئے اور جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں اس سے کہیں بہتر ہے (اے رسول) تم کہدو

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ

کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے تم پر جو روزی نازل کی تو اب اس میں سے بعض کو حرام

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَی اللّٰهِ

بعض کو حلال بنانے لگے (اے رسول) تم کہدو کہ کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم خدا پر

تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی

بہتان باندھتے ہو اور جو لوگ خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا کرتے ہیں

اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

وہ روز قیامت کو کیا خیال کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا صاحب

عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾

فضل (و کرم) ہے مگر ان میں سے بہتیرے شکر گزار نہیں ہیں

وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ

اور (اے رسول) تم (چاہے) کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت کرتے ہو

قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ

اور (لوگو) تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہمہ وقت) جب تم

قرآن قلبی امراض کی شفا ہے

مومنین کو خدا کے فضل پر خوشیاں منانا چاہئے

شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ

اس کام میں مشغول ہوتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے

رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں اور نہ

السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِي

آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے چھوٹی ہے اور نہ اس سے بڑی چیز مگر وہ

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ

روشن کتاب (لوح محفوظ) میں ضرور ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستان خدا پر (قیامت میں)

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور

كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(خدا سے) ڈرتے تھے ان ہی لوگوں کے واسطے دُنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت

وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ

میں (بھی) خوشخبری ہے خدا کی باتوں میں ادل بدل نہیں ہوا کرتا

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

یہی تو بڑی کامیابی ہے اور (اے رسول) ان (کفار) کی باتوں کا رنج نہ کیا کرو

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾

اس میں تو شک نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا ہی کے لئے ہے وہی سب کی سنتا جانتا ہے

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

آگاہ رہو بیشک جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (غرض سب کے سب) خدا ہی کے

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ

شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ

پر بھی نہیں چلتے بلکہ وہ تو صرف اپنی اٹکل پر چلتے ہیں اور وہ صرف وہمی

ف۵ بعض احادیث میں ہے اولیاء خدا وہ ہیں جن کی خاموشی ذکر نظر عبرت گویائی حکمت اور رفتار برکت ہے اگر انکی موت کا معین وقت نہ ہوتا تو عذاب کے خوف اور ثواب کے شوق میں انکی روح ان کے بدن سے نکل جاتی وہ فرائض کے پابند سنتوں کے عامل حرام سے پرہیزگار دنیا سے بے رغبت خدا کی اچھی چیزوں کے راغب ہیں حلال روزی حاصل کرتے ہیں فخر کے پاس نہیں جاتے ان کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں خوف کی بیخوابی سے ان کی آنکھوں سے پانی ٹپکتا ہے اور عبرت سے ان کے چہرے زرد ہیں بھوک سے ان کی آنکھیں خشک ہو گئی ہیں پیاس سے ان کے لب سوکھ کر سیاہ ہو گئے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنکے رتبے کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے ۱۲

ف۶ ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی بشارت سچے خواب ہیں خود دیکھے یا کوئی دوسرا اور آخرت کی بشارت بہشت ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ

وہ خیالی باتیں کیا کرتے ہیں وہ وہی (خدائے قادر و توانا) ہے جس نے تمہارے نفع کے واسطے رات کو

لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

بنایا تاکہ تم اس میں چین کرو اور دن کو (بنایا) کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو اس میں شک

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

نہیں جو لوگ سن لیتے ہیں انکے لئے بہت سی (قدرت کی) نشانیاں ہیں لوگوں نے تو کہدیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی

(یہ محض لغو ہے وہ تمام نقائص) سے پاک و پاکیزہ ہے وہ (ہر طرح) بے پروا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ

جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے (جو کچھ تم کہتے ہو) اسکی کوئی دلیل له تو تمہارے پاس ہے نہیں

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ

کیا تم خدا پر (یوں ہی) بے جانے بوجھے جھوٹ بولا کرتے ہو (اے رسول) تم کہدو کہ بیشک

الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ؕ

جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پہ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ

(یہ) دُنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں پھر تو آخر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تب اُن کے

الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور (اے رسول)

اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ

تم اُن کے سامنے نوح کا حال پڑھ دو جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَ تَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ

اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق و گراں گزرتا ہے

اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ

تو میں صرف خدا ہی پر بھروسا رکھتا ہوں تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا کام ٹھیک کرلو

له اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضرور ہونا چاہئے فقط یہ سمجھ کر کہ باپ دادا اس مذہب پر تھے اگر یہ مذہب اچھا نہ ہوتا تو کیوں اختیار کرتے یا اس مذہب میں بہت بڑے بڑے مولوی ہیں ایسے ڈھنگ تو بغیر سوچے سمجھے پسند کرنے والے نہیں کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہئے کیونکہ سب سے بڑا مولوی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی استاد تھا بلکہ خود سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے ۱۲

رکوع ۱۰

حضرت نوح کا قصہ

منزل ٢

ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ

پھر تمہاری بات تم (میں سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمہارا جی چاہے) میرے ساتھ کر گزرو

وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ

اور مجھے (دم مارنے کی بھی) مہلت نہ دو پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت سے) منہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری

اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

تو مانگی نہ تھی میری مزدوری تو صرف خدا ہی پر ہے اور (اسی کی طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ

کہ میں اسکے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں اسپر بھی ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور

مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا

جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے (انکو) نجات دی اور انکو (انکا) جانشین بنایا اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو مارا پھر ذرا غور تو کرو کہ جو (عذاب سے) ڈرائے جا چکے تھے

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى

ان کا کیا (خراب) انجام ہوا پھر ہم نے نوح کے بعد اور رسولوں کو انکی قوم کے

قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

پاس بھیجا تو وہ پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اسپر بھی جس چیز کو یہ

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى

لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے (اسپر ایمان (نہ لانا تھا) نہ لائے ہم یوں ہی حد سے گزر جانے والوں کے دلوں

قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

پر (گویا خود) مہر کر دیتے ہیں پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰ و ہارون کو

مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

اپنی نشانیاں (معجزے) لے کر فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کے پاس بھیجا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا

تو وہ لوگ اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی قصوروار پھر جب

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا

ان کے پاس ہماری طرف سے حق بات (معجزے) پہونچ گئی تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ

کھلم کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا جب (دین) حق تمہارے پاس آیا تو اس کے بارے

لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾

میں کہتے ہو کہ کیا یہ جادو ہے اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا

وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) کیا تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے

وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ

اپنے باپ دادا کو پایا ہے تم ہمیں اس سے بہکا دو اور ساری روئے زمین میں بس تم ہی دونوں کی بڑائی ہو جاوے اور ہم لوگ تو

لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ

تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں اور فرعون نے حکم دیا کہ ہمارے حضور میں تمام

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ

کھلاڑی (واقف کار) جادوگر کو لے آؤ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آموجود ہوئے تو موسیٰ نے

مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا

ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ پھینکنا ہو پھینکو پھر جب وہ لوگ (رسیوں کو سانپ بنا کر) ڈال چکے

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو موسیٰ نے کہا جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو (وہ تو سب) جادو ہے تو شک ہی نہیں کہ خدا اُسے

سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

فوراً ملیا میٹ کر دے گا (کیونکہ) خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت سے ثابت کر دکھاتا ہے اگرچہ گنہگاروں کو ناگوار ہو

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

الغرض موسیٰ پر ان کی قوم کی نسل سے چند آدمیوں کے سوا فرعون اور اس کے سرداروں

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بقیہ

ع ۸ ۱۲ ۱۳



عَلٰی خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِہِمۡ اَنۡ

کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈال دیں کوئی ایمان نہ

یَّفۡتِنَہُمۡ ؕ وَاِنَّ فِرۡعَوۡنَ لَعَالٍ فِی الۡاَرۡضِ ۚ

لایا اور اسمیں شک نہیں کہ فرعون روے زمین میں بہت بڑھا چڑھا تھا

وَاِنَّہٗ لَمِنَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوۡسٰی

اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ یقیناً زیادتی کرنے والوں میں سے تھا اور موسیٰ نے کہا

یٰقَوۡمِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ فَعَلَیۡہِ تَوَکَّلُوۡۤا

اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) خدا پر ایمان لاچکے تو اگر تم فرمانبردار ہو تو بس

اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوۡا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡنَا ۚ

اسی پر بھروسا کرو اسپر اُن لوگوں نے عرض کی ہم نے تو خدا ہی پر بھروسا کر لیا ہے

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَۃً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ

(اور دعا کی ہے کہ) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں ظالم لوگوں کا (ذریعہ) امتحان نہ بنا اور

نَجِّنَا بِرَحۡمَتِکَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ

اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے اور

اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَاَخِیۡہِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا

ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی (ہارون) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے (رہنے سہنے کے

بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً وَّاَقِیۡمُوا

لئے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں [۵] قرار دے لو اور پابندی سے نماز

الصَّلٰوۃَ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوۡسٰی

پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دیدو اور موسیٰ نے عرض کی

رَبَّنَاۤ اِنَّکَ اٰتَیۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَہٗ زِیۡنَۃً وَّ

اے ہمارے پالنے والے تو نے فرعون اور اُسکے سرداروں کو دنیوی زندگی میں (بڑی) آرائش

اَمۡوَالًا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوۡا عَنۡ

اور دولت دے رکھی ہے (کیا تو نے یہ سامان اسلئے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے رستہ سے لوگوں کو

---

[۵] ابن عساکر نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسول نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ و ہارون کو حکم دیا تھا کہ اپنے اور اپنی قوم کے لئے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں بنا لو اور اے موسیٰ تمہاری مسجد میں ہارون اور اُن کی اولاد کے سوا کوئی جنب ہوکر شب باش ہو نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری اس مسجد میں تمام اُمت میں سے علی اور اُس کی اولاد کے سوا کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ اسمیں جنب ہوکر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۳۱۲ سطر ۳۴ - ۳۵

سَبِيْلِكَ ج رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

بھکائیں پروردگار! تو ان کے مال لہ (دولت) کو غارت کر دے اور ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

دلوں پر سختی کر (کیونکہ) جب تک یہ لوگ تکلیف دہ عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ

الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا

لائیں گے (خدا نے) فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کی گئی تو تم دونو ثابت قدم رہو

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَ

اور نادانوں کی راہ پر نہ چلو اور

جٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اُس پار کر دیا پھر فرعون اور اُس کے

وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ

لشکر لہ نے سرکشی کی اور شرارت سے اُن کا پیچھا لیا یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ

تو کہنے لگا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں میں بھی اس پر ایمان لاتا ہوں

بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبردار بندوں سے ہوں اب (مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے)

وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾

حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانی کر چکا اور تو تو فسادیوں میں سے تھا

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ

تو ہم آج تیری روح کو تو نہیں (مگر) تیرے بدن کو (تہ نشین ہونے سے) بچا لیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے

اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾

عبرت (کا باعث) ہو اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بے خبر ہیں

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) بہت اچھی جگہ بسایا اور

ع ٩ / ١٠ / ١٤

حاشیہ

لہ مصر سے حبشہ تک کل پہاڑ جن میں سونے چاندی کی کان تھی اور فرعون ہی کے زیر حکومت تھی، سو وجہ سے قبطی لوگ بیت المال ہو گئے تھے اور دولت ہی اُنکی ضلالت و گمراہی کا باعث تھی اسی بنا پر حضرت موسیٰ نے جوش دینی میں اُن کے مال کی تباہی کی بد دعا کی تھی ۱۲

لہ فرعون کا لشکر جو حضرت موسیٰ اور اُنکی قوم کا پیچھا کیے جا رہا تھا سو لاکھ تھا اور سب گھوڑوں پر سوار اور سر پر خود رکھے ہوئے تھے اور حضرت اپنی مٹھی بھر فوج کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون آگے آگے تھے جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹا اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لئے ہر ایک کے واسطے جداگانہ راہ بنائی گئی اور ہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ جانے لگا یہ خیال کر کے بولے اے موسیٰ ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں تو خدا نے درمیان پانی کے دیواروں میں جالیاں بنا دیں کہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے جب فرعون دریا کے کنارے پہونچا تو دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جا پہونچا آخر جبرئیل ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھے پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو نہ روک سکا جب سارا لشکر دریا کے اندر تو پانی ایک ہو گیا اور سب کے سب ڈوب مرے ۱۲

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى

انھیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں کے پاس جب تک علم (ع) آچکا

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا اسمیں تو شک ہی نہیں کہ جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ رہے ہیں

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ

قیامت کے دن تمھارا پروردگار اسمیں فیصلہ کر دے گا پس جو (قرآن) ہم نے تمھاری طرف نازل

فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ

کیا ہے اگر اسکے بارے میں تم کو ل۵ کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے سے کتاب (خدا)

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

پڑھا کرتے ہیں اُن سے پوچھ دیکھو تمھارے پاس یقیناً تمھارے پروردگار کی طرف سے برحق کتاب آچکی

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ

تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں سے ہونا اور نہ ہرگز اُن لوگوں سے ہونا

مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی گھاٹا اٹھانے والوں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

سے ہو جاؤ گے (اے رسول) اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں تمھارے پروردگار کی باتیں

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ

پوری اُتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وہ لوگ جب تک دردناک عذاب دیکھ (نہ) لینگے ایمان

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ

نہ لائینگے اگرچہ ان کے سامنے ساری (خدائی کے) معجزے آموجود ہوں کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی

اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ

کہ ایمان قبول کرتی تو اسکو اسکا ایمان فائدہ مند ہوتا ہاں یونس کی قوم جب

اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

(عذاب دیکھ کر) ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں اُنسے رسوائی کا عذاب

ل۵ اس آیت میں اگرچہ خطاب خود حضرت رسول کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیونکہ اس وقت کے مشرکین طعن سے کہا کرتے تھے کہ آخر یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے تو اسپر یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کی تسلی اور اُن لوگوں کا جواب دونوں بات ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئی اس وجہ سے رسول کی طرف خطاب کیا گیا ۱۲

الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

نفع کر دیا اور ہم نے انھیں ایک مدت تک ساچین کرنے دیا اور (اے پیغمبر) اگر تیرا پروردگار چاہتا

لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ

تو جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں پر زبردستی

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ

کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایماندار ہو جائیں حالانکہ کسی شخص کو یہ اختیار

لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ

نہیں کہ بغیر اذن خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصول دین میں) عقل سے کام نہیں لیتے

الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا

ان ہی لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ ذرا دیکھو تو سہی

مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ

کہ آسمانوں اور زمین میں (خدا کی نشانیاں کیا) کیا کچھ ہیں (مگر سچ تو یہ ہے) کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے

وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ

ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں تو یہ لوگ بھی انھیں سزاؤں کے

اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

منتظر ہیں جو ان سے قبل والوں پر گزر چکی ہیں (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

اچھا تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ یقیناً انتظار کرتا ہوں پھر (نزول عذاب کے وقت)

نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو (عذاب سے) نکال بچا لیتے ہیں یوں ہی ہم پر

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ

لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو بھی بچا لیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے

كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ

میں شک میں پڑے ہو تو (میں بھی تم سے صاف کہہ دیتا ہوں کہ) خدا کے سوا تم جن لوگوں

تفسیر

۵ے حضرت یونس بن متی شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والوں کو تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہو کر آئے تھے اور ان کی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے تینتیس برس تک آپ نے ہدایت کی مگر روبیل کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ روبیل جو حکیم عالم اور آپ کا مصاحب تھا دوسرا ... جو عابد اور جنگل کی لکڑیاں توڑ کر بسر کرتا تھا آخر آپ نے بد دعا کی حکم ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہونے پر بہت مصر ہوئے تو حکم ہوا شوال کی ۱۵ چہار شنبہ کے دن عذاب نازل ہوگا روبیل نے ہر چند خواہش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپ نے ... کے کہنے سے شہر میں منادی کرا دی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود ... کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشہ میں جا بیٹھے وعدہ عذاب کے منتظر تھے یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر قوم کو آواز دی اے قوم غافل بیٹھے ہو اور تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا اور یونس پر ایمان لاؤ اور خدا سے گریہ و زاری کرکے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور بوڑھوں کو جوانوں سے جدا کرکے سب گریہ و زاری میں مشغول ہوئے آخر وقت معین پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا دوسرے دن یونس یہ خیال کرکے

(باقی صفحہ آئندہ)

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ

کی پرستش کرتے ہو میں تو ان کی پرستش نہیں کرتے کا مگر (ہاں) میں اس خدا کی عبادت کرتا ہوں

الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۴

جو تمہیں (اپنی قدرت سے دنیا سے) اٹھالے گا اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومن ہوں

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اور (مجھے) یہ بھی (حکم ہے) کہ تو (باطل سے) کترا کے اپنا رخ دین کی طرف قائم رکھ اور مشرکین

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۵ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہونچا سکتی ہے

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا

نہ نقصان ہی پہونچا سکتی ہے تو اگر تم نے (کہیں ایسا) کیا تو اس وقت تم بھی

مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۶ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

ظالموں میں (شمار) ہوگے اور (یاد رکھو کہ) اگر خدا کی طرف سے تمہیں کوئی برائی چھو بھی گئی تو پھر

كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ

اسکے سوا کوئی اسکا دفع کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ

لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ

کرے تو پھر اسکے فضل (وکرم) کا پلٹنے والا بھی کوئی نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے فائدہ پہونچائے

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۰۷ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ

اور وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

سے تمہارے پاس حق (قرآن) آچکا پھر جو شخص سیدھی راہ پر چلے گا تو وہ صرف اپنے ہی دم کے لئے

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا

ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئیگا اور میں کچھ

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝۱۰۸ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں اور (اے رسول) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی پیروی کرو اور صبر کرو

بقیہ صفحہ گذشتہ

کہ اب وہ تو تباہ ہوگئے ہوں گے شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور کچھ عذاب نہ آیا اس وقت یہ خیال کرکے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی شہر کی راہ سے پھر کے دریا کی طرف چلے گئے اور تو حال شہر میں آیا تو سرو میل نہ کہا کیوں میری راہ سے صحیح نکلی یا تیری وہ بھلا تیری حضرت یونس وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور ۴۰ روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپ کی تصدیق کی اور آپ خوش و خرم اپنی قوم میں رہنے لگے ۱۱



۱۱ ع ۶ ۱۶

حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

یہاں تک کہ خدا (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ فرمائے اور وہ تو تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے

سُوْرَةُ هُوْدٍ نَزَلَتْ بِمَکَّةَ غَیْرَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	طَرَفَیِ النَّهَارِ وَهِیَ مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اٰیَةً
سورۂ ہود مکہ میں نازل ہوا	(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اسکی ایک سو تیئس آیتیں ہیں

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ

الرٰ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جسکی آیتیں ایک واقف کار حکیم کی طرف سے (دلائل سے) خوب مستحکم کر دی گئیں

حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ

پھر تفصیل وار بیان کر دی گئی ہیں یہ کہ خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تو اسی کی طرف سے تمہیں

نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا

(عذاب سے) ڈرانے والا اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا (رسول) ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر

اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ

اسکی بارگاہ میں (گناہوں سے) توبہ کرو وہی تمہیں ایک مقرر مدت تک اچھے لطف کے فائدے اٹھانے دیگا اور

یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ

وہی ہر صاحب بزرگی کو اسکی بزرگی (کی داد) عطا فرمائے گا اور اگر تم نے (اسکے حکم سے) منہ موڑا تو

اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ

مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے (خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے (یاد رکھو) تم سب کو (آخرکار) خدا ہی کی طرف

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ

لوٹنا ہے اور وہ ہر چیز پر (اچھی طرح) قادر ہے (اے رسول) دیکھو یہ کفار (تمہاری عداوت میں)

صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ط اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ

اپنے سینوں کو گویا دوہرا کیے ڈالتے ہیں تاکہ خدا سے (اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں (مگر) دیکھو جب یہ لوگ اپنے کپڑے

ثِیَابَهُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ج

خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی تو) خدا (ان کی باتوں کو) جانتا ہے جو چھپا کر کرتے ہیں اور کھلم کھلا کرتے ہیں

اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

اس میں شک نہیں کہ وہ سینوں کے بھید تک کو خوب جانتا ہے

سلہ اہل مکہ کے بعض اخلاق ناموسی تمدنی نتیجے ہے کہ خدا کا رازق ہونا آسمان زمین چھ روز میں پیدا ہوئے انسانی حالت حضرت رسول کی فرمائش قرآن کی حقیقت کی دلیل عمل کا انجام اسکو کون جھٹلا سکتا ہے خدا کی لعنت مومن کا فر کی تشبیہ حضرت نوح کا قصہ نافرمان کی ہلاکت خاندان سے خروج قوم ہود کا قصہ استغفار کے فوائد حضرت صالح کا قصہ حضرت اسحاق کی پیدائش حضرت لوط کا قصہ حضرت شعیب کا قصہ امام آخر الزماں کی نسبت پیشینگوئی حضرت موسیٰ کا قصہ قیامت میں دو قسم کے لوگ ہوں گے ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ

سلہ عبداللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ صاحب حضرت علی بن ابی طالب

۱۲-۱۳-۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ

نہ ہو اور خدا اُن کے ٹھکانے اور (مرنے کے بعد) انکے سونپے جانے کی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

سب کچھ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اور وہ تو وہی (قادر مطلق) ہے جسنے آسمانوں و زمین

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى

کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اسوقت) اس کا عرش (فلک نہم) پانی پر تھا

الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ

(اسنے آسمان و زمین اس غرض سے بنایا) تاکہ تمکو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگذاری والا کون ہے اور

اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ

(اے رسول) اگر تم (ان سے) کہوگے کہ مرنے کے بعد تم سب کے سب دوبارہ (قبروں سے) اٹھائے جاؤگے تو کافر لوگ

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا

ضرور کہہ بیٹھیں گے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ

ان پر عذاب کرنے میں دیر بھی کریں تو یہ لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے

مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا

کہ (ہائیں) عذاب کو کون سی چیز روک رہی ہے سُن رکھو جس دن ان پر عذاب آ پڑے تو پھر انکے ٹالے

عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸

نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں پھر اسکو ہم اس سے چھین لیں

مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ

تو (اسوقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے (اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے) اور اگر ہم

ع ۸

ہر جاندار کی روزی اللہ کے ذمہ ہے

آسمان و زمین چھ دنوں میں پیدا کئے گئے

انسان کی حالت

بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ

تکلیف کے بعد جو اسے پہونچی تھی راحت و آرام کا ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب تو

عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

سب سختیاں مجھ سے دفع ہو گئیں اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا (جلدی) خوش ہو جانے والا شیخی باز ہے مگر جن لوگوں نے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

صبر کیا اور اچھے اچھے کام کئے (وہ ایسے نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جنکے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی

كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

(کھری) مزدوری ہے تو جو چیزیں تمہارے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت)

وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگدل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ

عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ

ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا (ان کی تصدیق کے لئے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ تم تو صرف (عذاب سے)

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

ڈرانے والے ہو (تمہیں انکا خیال نہ کرنا چاہیئے) اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص (تم)

قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا

نے اس (قرآن کو) اپنی طرف سے گڑھ لیا ہے تو تم ان سے صاف صاف کہدو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو

مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

(زیادہ نہیں) ایسے دس سورتے اپنی طرف سے گڑھ کے لے آؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تمہیں بلاتے بن پڑے

صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ

مدد کیواسطے بلا لو۔ پس اگر وہ تمہاری نہ سنیں تو تم سمجھ لو کہ یہ (قرآن) صرف

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

خدا کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اب بھی

مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

اسلام لاؤ گے (یا نہیں) نیکی کرنیوالوں میں سے جو شخص دنیا کی زندگی اور اسکی رونق کا طالب ہو تو

له عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جبرئیل عرفہ کی شام کو حضرت علی کی خلافت کا حکم لیکر نازل ہوئے یہ سن کر آپ مخالفین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے باوجود اسکے کچھ لوگوں کو مشورہ کیلئے بلایا اور معاملہ ان کے سامنے بھی رکھا مگر کچھ باتیں نہیں ہوئیں کہ آپ رونے لگے جبرئیل نے کہا آپ خدا کے حکم سے رنجیدہ ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میرا خدا جانتا ہے کہ جنگ میں نے جہاد کا حکم نہ دیا فرشتوں کو مدد کے واسطے نازل نہ کیا اس وقت تک یہ لوگ مجھ پر ایمان نہ لائے پھر یہ لوگ حضرت علی کی خلافت کو بھلا کیونکر مانیں گے جبرئیل واپس گئے اور یہ آیت لیکر نازل ہوئے اسی سے واضح ہو رہا ثابت ہے کہ علی کی خلافت کا حکم کئی مرتبہ نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اسکا وقت خدا نے معین نہیں کیا تھا اسوجہ سے حضرت اصل موقعہ کے منتظر تھے آخر جب یا ایہا الرسول بلغ اتری عتاب کیساتھ نازل ہوا تو آپ نے غدیر خم میں اس فرض کو ادا کیا۔

سلے یہ قرآن کی حقیت کی بہت واضح دلیل ہے کیونکہ عرب کی سرزمین پر ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا مگر باوجود اسکے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورہ بھی نہ بنا سکے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ یہ ہر شخص بنا تو سکتا تھا تو بھی غلط کیونکہ اگر وہ دنیا دار تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی اور اگر دیندار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا۔ اسکے علاوہ اگر کوئی ایسا ہوتا تو بھلا کفار مکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے ایک سورہ بنوا نہ لاتے۔

زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا

ہم انہیں ان کی کارگذاریوں کا بدلہ دنیا ہی میں پورا پورا بھر دیتے ہیں اور وہ اس میں

لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ

گھاٹے میں نہیں رہیں گے مگر (ہاں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا

جہنم کی آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ دنیا میں ان لوگوں نے کیا وہ سب اکارت ہو گیا

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى

اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے سب ملیامیٹ ہو گیا تو کیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ

دلیل روشن پر ہو اور اس کے پیچھے ہی پیچھے ان ہی کا ایک گواہ ہو اور اس کے قبل

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ

موسیٰ کی کتاب (توریت) جو (لوگوں کے لئے) پیشوا اور رحمت تھی اس کی تصدیق کرتی ہو وہ بہتر ہے یا کوئی دوسرا) یہی

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ

لوگ سچے ایمان لانے والے ہیں اور تمام فرقوں میں سے جو شخص اس کا انکار کرے تو

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ

اس کا ٹھکانا بس آتش (جہنم) ہے تو تم کہیں اس کی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا بے شک

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا ایسے لوگ

يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ

اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کئے جائیں گے اور گواہ ۲ اظہار کریں گے کہ یہی وہ

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ (بہتان) باندھا سن رکھو کہ ظالموں پر

ف۱ ابن ابی حاتم اور ابو نعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ منبر پر فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نہ نازل ہوا ہو یہ سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے سورہ ہود کی یہ آیت افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه نہیں پڑھی ہے تو علی بینة سے مراد حضرت رسول ہیں اور یتلوہ شاهد منه سے میں مقصود ہوں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۶ مطبوعہ مصر، اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابو ہریرہ سے کتاب الغارات میں منہال سے یہ روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور ان کے علاوہ حافظ ابو نعیم کے حلیۃ الاولیا میں بہت سے لوگوں نے اہلسنت کے علماء میں نقل و بیان کی ہے ۱۲۔

ف۲ کراماً کاتبین یا پیغمبر یا ہر زمانہ کے ائمہ معصومین یا ہر شخص کے اعضاء۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ظالموں پر خدا کی لعنت

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

خدا کی پھٹکار ہے جو خدا کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾

اسمیں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا

یہ لوگ روئے زمین میں نہ خدا کو ہرا سکتے ہیں اور نہ خدا کے سوا

وقف لازم

كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ

انکا کوئی سرپرست ہوگا ان کا عذاب دونا کر دیا

لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ

جائے گا یہ لوگ (حسد کے مارے) نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے نہ

مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

دیکھ سکتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کچھ اپنا آپ ہی

اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾

گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں سب انھیں چھوڑ کے) ہرن

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾

ہوگئیں اس میں شک نہیں کہ (چار و) ناچار یہی لوگ آخرت میں بڑے گھاٹا اٹھانے والے ہونگے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا

بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے اور اپنے پروردگار

مومن و کافر کی تشبیہ

اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی لوگ جنتی ہیں کہ یہ بہشت میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ

رہیں گے (کافر و مسلمان) دونوں فریق کی مثل اندھے اور

الْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کی سی ہے کیا یہ دونوں مثل میں برابر ہو سکتے ہیں

منزل ۳

ع ۱۶ — ۲ ۲

مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا

تو کیا تم لوگ غور نہیں کرتے اور ہم نے نوح کو ضرور ان کی قوم کے پاس بھیجا (اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا

اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا

کہ) میں تو تمہارا (عذاب خدا سے) صریحی دھمکانے والا ہوں (اور) یہ سمجھاتا ہوں کہ تم

اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾

خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تم پر ایک دردناک دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ

تو ان کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں اپنا ہی سا ایک آدمی

اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ

سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ

رذیل لوگ (اور وہ بھی بے سوچے سمجھے سرسری نظر میں) اور ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی

فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں (نوح نے) کہا ! اے میری قوم

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ

کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

اس نے اپنی سرکار سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے اور وہ تمہیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اس کو

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَیٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَیْهِ

(زبردستی) تمہارے گلے منڈھ سکتا ہوں اور تم ہو کہ اس کو ناپسند کئے چلے جاؤ اور میری قوم میں تم سے اس کا

مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ

کچھ مال کا طالب نہیں میری مزدوری تو بس خدا کے ذمہ ہے اور میں تو (تمہارے کہنے سے) ان لوگوں کو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّیْۤ

جو ایمان لا چکے ہیں نکال نہیں سکتا (کیونکہ) یہ لوگ بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے مگر میں تو

نصف

رکوع

ف ۵ چونکہ حضرت نوح پر ایمان لانے والے دنیا کو بے اعتبار سمجھ کر اسکی طرف توجہ نہ کرتے اور فقر و فاقہ میں اپنی بسر کرتے اور خدا کی یاد میں مشغول رہتے اس وجہ سے کفار انہیں رذیل کہا کرتے تھے بلکہ کبھی یہ بھی کہتے کہ تم ان رذیلوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمہارے پاس آیا جایا کریں انہی کے جواب میں حضرت نوح نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا۔

حضرت نوحؑ کا قصہ

أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى

دیکھتا ہوں کہ تم ہی لوگ (ناحق) جہالت کرتے ہو اور اے میری قوم اگر میں ان (بیچارے غریبوں) کو

مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ

نکال دوں تو خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) میری مدد کون کریگا تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے اور

أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب دان ہوں

وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِىٓ

اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمھاری نظروں میں ذلیل ہیں

أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

اُنھیں میں یہ نہیں کہتا کہ خدا اُن کیساتھ ہرگز بھلائی نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے دلوں کی بات

فِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا۟

خدا ہی خوب جانتا ہے اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی یقینی ظالم ہوں وہ لوگ کہنے لگے

يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اے نوح تم ہم سے یقیناً جھگڑے اور بہت جھگڑ چکے پھر اگر تم سچے ہو تو جس

إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم

(عذاب کی) تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو نوح نے کہا اگر چاہیگا تو بس خدا ہی تم پر عذاب

بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ

لائیگا اور تم لوگ کسیطرح اُسے ہرا نہیں سکتے اور اگر میں چاہوں کہ تمھاری کتنی ہی خیر خواہی کروں

نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ

اگر خدا کو تمھارا بہکانا منظور ہے تو میری خیر خواہی کچھ بھی تمھارے کام نہیں

يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾

آ سکتی وہی تمھارا پروردگار ہے اور اسی کیطرف تم کو لوٹ جانا ہے

أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَعَلَىَّ

(اے رسول کیا (کفار مکہ بھی) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس (تم) نے گھڑ لیا ہے تم کہدو کہ اگر میں نے اسکو گھڑ لیا ہے تو [illegible]

اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوْحِیَ اِلٰی

گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو (گناہ کرکے) مجرم ہوتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں ۵۰ اور نوح کے

نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ

پاس یہ وحی بھیج دی گئی تھی کہ جو ایمان لا چکا (وہ لا چکا) ان کے سوا کوئی شخص تمہاری قوم سے ہرگز ایمان نہ

اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ

لائے گا تو تم خواہ ان کی کارستانیوں کا رنج نہ کھاؤ اور (ایک کشتی) ہمارے

الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ

روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَ

سفارش نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ ضرور ڈبو دیے جائیں گے تو نوح کشتی بنانے لگے اور

كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ

جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ان سے تمسخر کرتے نوح (نے) کہا

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ؕ

کہنے کہ اگر اس وقت تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو اسی طرح ہم (تم پر) ایک وقت ہنسیں گے

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ

اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو (دنیا میں) اسے رسوا کر دے اور

وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا

کس پر (قیامت میں) دائمی عذاب نازل ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا

وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ

اور تنور جوش مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا (اے نوح) ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ کا) جوڑا یعنی دو دو

اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ

اور جس (کی) ہلاکت کا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اس کے سوا اپنے سب گھر والے

وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَ

اور جو لوگ ایمان لائے ہوں ان سب کو کشتی میں سوار کر لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی تھوڑے ہی لوگ لائے تھے اور

منزل ۳

ع ۳ ۱۱ ۳

۵۱ حضرت نوح کی کشتی بارہ سو گز لمبی آٹھ سو گز چوڑی اسی گز اونچی تھی اور اسکے تین درجے تھے۔ نیچے کے درجے میں چوپائے بیچ میں پرند اور اوپر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں اسمیں موجود تھیں۔ غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوح نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور سب آدمیوں کو جو آپ پر ایمان لائے تھے لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا۔ آفتاب کو گہن لگا، آسمان سے موسلادھار پانی کی چادریں گرنے لگیں پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے اور تمام پانی پانی ہو گیا اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ۱۲

۵۲ جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی اور یہیں سے طوفان کی ابتدا ہوئی تھی جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ گویا مسجد کوفہ ہی میں تھا۔ ۱۲

۵۳ حام سام یافث یہ تینوں بیٹے تھے اور تین انکی بی بیاں اور ایک خود حضرت کی بی بی جو ایماندار تھیں اور یہ کل آٹھ ہوئے اور بہتر آدمی امت کے اسی ہوئے اسی سے تو حضرت فرماتے ہیں وما امن معه الا قليل ۱۲

قَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٰىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ

نوح نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا (خدا ہی کے نام سے اسکا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے) کشتی میں سوار ہو جاؤ

إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ

بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور کشتی ہے کہ پہاڑوں کی سی (اونچی) لہروں میں

فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادٰى نُوحُ ۨابْنَهُ وَكَانَ

ان لوگوں کو لئے ہوئے چلی جا رہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے [سلہ] کو جو اُن سے الگ تھلگ ایک گوشہ

فِي مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ

میں تھا آواز دی اے میرے فرزند (آ) ہماری کشتی میں سوار ہولے اور کافروں کے ساتھ نہ

الْكٰفِرِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِي

رہ وہ بولا (مجھے معاف کیجئے) میں ابھی تو کسی پہاڑ کا سہارا پکڑتا ہوں جو مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے

مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللَّهِ إِلَّا

بچا لیگا نوح نے (اس سے) کہا (اے کمبخت) آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی

مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

جس پر رحم فرمائیگا اور (یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ) یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ

الْمُغْرَقِينَ ﴿٤٣﴾ وَقِيلَ يٰاَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ

ڈوب کر رہ گیا اور (جب خدا کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے

وَيٰسَمَاءُ اَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

اور اے آسمان (برسنے سے) تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور (لوگوں کا) کام تمام کر دیا گیا

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور ہر چہار طرف پکار دیا گیا کہ ظالم لوگوں کو (خدا کی رحمت سے)

الظّٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ

دوری ہو اور (جس وقت نوح کا بیٹا غرق ہو رہا تھا تو) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی اے میرے پروردگار اس میں شک نہیں کہ

ابْنِي مِنْ اَهْلِي ۚ وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ

میرا بیٹا میرے اہل میں شامل ہے (اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لونگا) اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے

الربع

سلہ اس کا نام کنعان تھا اور اس کی ماں کا نام واعلہ تھا دونوں کشتی پر نہیں سوار ہوئے اور پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچے اس کے علاوہ حضرت نوح کے تین صاحبزادے اور تھے، حام، سام اور یافث جن کی اولاد سے ساری دنیا ہے کیونکہ جب حضرت نوح کشتی سے اترے تھے تو کوہ جودی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہ گئے اور اسکا نام سوق الثمانین (اسی آدمی کا بازار) رکھا۔ خدا کی شان چند دن کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا جس سے اولاد نوح کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے اپنی بیبیوں سمیت رہ گئے ان ہی سے دنیا پھیلی اسی وجہ سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں ۱۲۔

أَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ

اور تو سارے جہان کے حاکموں سے بڑا حاکم ہے (تو میرے بیٹے کو نجات دے) خدا نے فرمایا اے نوح تم یہ کیا کہتے ہو وہ ہرگز

أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ

تمہارے اہل میں شامل نہیں وہ بیشک بدچلن ہے تو (دیکھو) جسکا تمہیں علم نہیں ہے

مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ

مجھ سے اس کے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ نادانوں کی سی

الْجٰهِلِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ

باتیں نہ کیا کرو نوح نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تجھی سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي

کا مجھے علم نہ ہو میں اسکی درخواست کروں اور اگر تو مجھے (میرے قصور نہ بخشی دیگا اور مجھ پر رحم نہ

أَكُنْ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ

کھائیگا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤنگا (جب طوفان جاتا رہا) تو حکم دیا گیا اے نوح ہماری طرف سے

مِنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ

سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں انہیں پر (کچھ لوگوں

وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾

اور تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں ہم تھوڑے ہی دن بہرہ ور کرینگے پھر ہماری طرف سے ان کو دردناک عذاب پہونچیگا

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ

(اے رسول) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جنکو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعے پہونچاتے ہیں (جو) اس کے قبل

تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ

نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ہی (جانتی تھی) تو تم صبر کرو

إِنَّ الْعٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ

اس میں شک نہیں کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیزگاروں ہی کے واسطے ہیں اور (ہم نے) قوم عاد کے پاس انکے بھائی ہود

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ

کو پیغمبر بنا کر بھیجا (انھوں نے اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

منزل ۳

ف۵ چونکہ کنعان ظاہری طور پر باایمان تھا اور حضرت نوح اسکے باطن کے حال سے واقف نہ تھے اور خدا نے ان کے گھر کے لوگوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا اس وجہ سے آپ اسکے ڈوبنے پر بے چین ہوگئے اور خدا کی بارگاہ میں گویا محبت کا شکوہ کیا گرچونکہ خدا فرما چکا تھا کہ کفر سے کافروں کی سفارش نہ کرنا اس وجہ سے ایسا جواب ملا خلاصہ اس سوال و جواب کے دو نتیجے بہت عمدہ نکلے ایک تو یہ کہ عمدہ خاندان کچھ کام نہیں آتا۔ اپنی حالت اچھی ہونی چاہیئے۔ چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود پیمبرزادگی قدرش نیفزود دوسرے یہ کہ انسان نافرمانی کی بدولت خاندان سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور اسی بنا پر والدین کی نافرمانی عاق ہونے کا باعث ہوتی ہے

۹ مع عند المتاخرین ۱۱-۱۲-۱۴

ع ۱۴ ۴



إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ يَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ

تم بس نرے افترا پرداز ہو اے میری قوم میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ مزدوری نہیں

عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِى فَطَرَنِىٓ ۚ

مانگتا میری مزدوری تو بس اس شخص کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَٰقَوْمِ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ

تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور اے میری قوم! اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر

تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ يُرْسِلِ ٱلسَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَ

اسی کی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تو وہ تم پر موسلا دھار مینہ آسمان سے برسائیگا (خشک سالی نہ ہوگی)

يَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا۟ مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾

اور تمھاری قوت میں اور قوت بڑھا دیگا[۱] اور مجرم بنکر اس سے منہ نہ موڑو

قَالُوا۟ يَٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِىٓ

وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لیکر تو آئے نہیں اور ہم تمھارے کہنے سے اپنے

ءَالِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾

خداؤں کو تو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں

إِن نَّقُولُ إِلَّا ٱعْتَرَىٰكَ بَعْضُ ءَالِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ۗ

ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں مجنون بنا دیا ہے (اسی وجہ سے تم) بہکی بہکی باتیں کرتے ہو

قَالَ إِنِّىٓ أُشْهِدُ ٱللَّهَ وَٱشْهَدُوٓا۟ أَنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا

ہود نے جواب دیا بیشک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا (دوسروں کو)

تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِۦ ۖ فَكِيدُونِى جَمِيعًا ثُمَّ

اس کا شریک بناتے ہو اس سے میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے (دم مارنے کی)

لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى ٱللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُم ۚ

مہلت بھی نہ دو (تو بھی مجھے پروا نہیں کیونکہ) میں نے تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھا ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے

مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى

اور روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار

[۱] ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے ایک فرزند کی تمنا کی آپ نے فرمایا خدا سے استغفار کر چنانچہ اسنے روزانہ سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدانے اُسے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ شدہ شدہ یہ خبر معاویہ کو پہونچی تو اسنے اس شخص سے کہا کہ تونے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے یہ کہاں سے اخذ کیا اتفاقاً ایک روز امام حسن معاویہ کے پاس تشریف لیگئے تو وہ پوچھ بیٹھا۔ آپنے فرمایا کیا تونے ہود کے قصہ میں یزدکم قوۃ الی قوتکم نہیں پڑھا ہے؟ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

(انصاف کی) سیدھی راہ پر ہے۔ پھر بھی اگر تم اسکے حکم سے منہ پھیرے رہو تو جو حکم دیکر میں تمہارے پاس

مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا

بھیجا گیا تھا وہ تو میں یقیناً پہونچا چکا اور میرا پروردگار تمہاری نادانی پر تمہیں ہلاک کرکے) تمہارے سوا

غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ

دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار

شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ

ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہونچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ اسکے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ

ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دیا اور ان سب کو سخت عذاب سے

عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ

بچالیا (اے رسول) یہ حالات قوم عاد کے ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾

اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہیگی)

اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ

دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار کیا دیکھو ہود کی قوم عاد

هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ

(ہماری بارگاہ سے) دھتکاری پڑی ہے اور (ہم نے) قوم ثمود کے پاس انکے بھائی صالح کو (پیغمبر بناکر بھیجا) تو انھوں نے

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

(اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ

زمین (کی مٹی) سے پیدا کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اس سے مغفرت کی دعا مانگو

ف۵ یہ چار ہزار آدمی تھے جنکو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکل جانے کا حکم دیدیا تھا اور یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہے ۱۲

ف۶ [illegible] تفصیل کے لیے سورۂ اعراف [illegible] رکوع دیکھو ۱۲

ع ۵ ۱۱ ۵

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا

پھر اسکی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے) قریب (اور سب کی سنتا) اور دعا قبول کرتا ہے

يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ

وہ لوگ کہنے لگے اے صالح اسکے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو کیا اب تم

اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا

جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے اسکی پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اسکی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں کہ اسنے ہمیں متحیر کر دیا ہے صالح نے جواب دیا اے میری قوم

كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

بھلا دیکھو تو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف فَمَا

(بارگاہ) سے رحمت (نبوت) عطا کی ہو اسپر بھی اگر میں اسکی نافرمانی کروں تو خدا (کے عذاب سے مجھے بچانے میں) میری مدد کون کریگا

تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

پھر تم سوا نقصان کے میرا کچھ بڑھا تو دوگے نہیں اے میری قوم یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی ہے

لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک معجزہ ہے تو اس کو (اسکے حال پر) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) کھائے

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا (ورنہ) پھر تمہیں فوراً ہی (خدا کا) عذاب آ پکڑے گا اسپر بھی ان لوگوں نے

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ

اسکی کونچیں کاٹ (کر مار) ڈالیں تو صالح نے کہا تین دن تک (اور) اپنے گھر میں چین اڑا لو یہی (خدا کا)

غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ

وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ

کو جو انکے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ

اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار زبردست غالب ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا اُن

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

کو ایک سخت چنگھاڑ نے آ ڈالا تو وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ

اور ایسے مٹے کہ گویا اُن میں کبھی بسے ہی نہ تھے تو دیکھو قوم ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی

أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ

(اور سن رکھو) سن رکھو کہ قوم ثمود (اس کی بارگاہ سے) دھتکاری ہوئی ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے

بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ

پاس خوشخبری لیکر آئے اور انھوں نے (ابراہیم کو) سلام کیا اور ابراہیم نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم بلا توقف

بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ

ایک بچھڑے کا بھنا ہوا (گوشت) لے آئے (اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑھتے

إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا

تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں اُن سے ڈر گئے (اسکو وہ فرشتے سمجھے) اور کہنے لگے

لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ

آپ ڈریے نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف (انکی سزا کیلئے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم کی بی بی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ

وہ (یہ خبر سنکر) ہنس پڑیں تو ہم نے انھیں فرشتوں کے ذریعے اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے

يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَ

بعد یعقوب کی وہ کہنے لگی اے ہے کیا میں اب بچہ جنونگی میں تو بڑھیا ہوں

هَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا

اور یہ میرے میاں (بھی) بوڑھے ہیں یہ تو ایک بڑی تعجب خیز بات ہے وہ فرشتے بولے

أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(کیا) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت

منزل ۳

۵ ان کا قصہ بھی سورۂ اعراف میں بہ تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔

۶ چونکہ یہ فرشتے نوجوان حسین لڑکے کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیم سے کہا اے خلیل کیا تم مہمان نہیں چاہتے یہ سنتے ہی آپ نے ان کو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کیواسطے آئے مگر گھر میں کھانا کہاں آپ نے فرمایا اے سارہ ایسے حسین اور نیک اور خوش خلق مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کے لئے جلدی کھانا تیار کرو حضرت سارہ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں ہے گھر میں ایک بچھڑا پالا ہے جسے بہت پیار کرتی ہوں اگر کہئے تو اسے ذبح کرائے گوشت بھون دوں غرض گوشت تیار ہوا اور آپ لیکر مہمانوں کے پاس آئے مگر جب دیکھا کہ لگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈر گئے کیونکہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس برے ارادے سے آتا تو اس کا کھانا نہ کھاتا مگر جب انہوں نے ۸ فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپ کو اطمینان ہوا

ع ۸

۷ ۔ بشارت ۔ خوشخبری

۸ جو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تو خدا نے اہلبیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس سے قبل اس آیت میں خطاب حضرت سارہ کیطرف ہے جو واحد مونث حاضر کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر جمع مذکر حاضر کی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مخاطب بھی ابراہیم ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ درج کر دی گئی ہے۔

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا

اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) ہمیں شک نہیں کہ وہ قابل حمد (و ثنا) بزرگ ہے پھر جب

ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ

ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد کی) خوشخبری بھی آ پہنچی تو

يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ

ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے (یعنی ہم سے) سفارش کرنے لگے بیشک ابراہیم بڑے بردبار نرم دل

مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ

(اور ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (ہم نے کہا) اے ابراہیم اس بات میں بحث مت کرو

جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾

(اس لئے کہ) تمہارے پروردگار کا حکم آ چکا اور اس میں شک نہیں کہ ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور ان کے سبب تنگدل ہو گئے

وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ

اور کہنے لگے کہ (آج کا دن) سخت مصیبت کا دن ہے اور لوط کی قوم کے لوگ (بدفعلی کا ارادہ کر کے) ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے

إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے لوط نے (جب ان کو آتے دیکھا تو) کہا اے میری قوم

هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا

یہ میری قوم کی بیٹیاں (موجود) ہیں ان سے نکاح کر لو یہ تمہارے لئے (جائز اور) زیادہ پاک ہیں تو خدا سے ڈرو

تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿٧٨﴾

اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں ہے

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ

ان (کمبختوں) نے جواب دیا کہ تم کو تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے (اور

إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً

جو ہم چاہتے ہیں اسے تم خوب جانتے ہو لوط نے کہا اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی

---

۱ یہ حضرت ابراہیم کا انتہائی رحم و کرم تھا کہ آپ قوم لوط کے بارے میں تاخیر عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے مگر جب خدا نے اس سے منع کر دیا تو چپ ہو رہے۔ ۱۲

۲ ان کے پانچ شہر آباد تھے۔ سدوم، عاصور، دادمان، زانیم، صعدا۔ ان پانچوں شہروں میں سب کفار ہی رہتے تھے مگر صعدا میں کچھ مومنین بھی تھے اور حضرت لوط سدوم میں رہتے اور زراعت کرتے تھے چنانچہ جب فرشتے پہونچے تو آپ کھیت ہی میں تھے۔ ۱۲

۳ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فقط برگزیدۂ خدا یا نبی یا معصوم ہونا دشمن کے دفعیہ کے لئے کافی نہیں ہے جب تک ظاہری سامان نہ ہو۔ اسی بنا پر حضرت لوط نے یہ تمنا کی۔ ۱۲

اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا

یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا وہ فرشتے بولے اے لوط ہم تمہارے

رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ

پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پا سکتے تو تم کچھ رات رہے

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا

اپنے لڑکے بالوں سمیت نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر

امْرَاَتَکَ ط اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ط اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

تمہاری بی بی کہ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑے گی ان کے (عذاب کے) وعدے کا

الصُّبْحُ ط اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

وقت صبح ہے کیا صبح کچھ دور ہے پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا

جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً

تو ہم نے اس (بستی) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر

مِّنْ سِجِّیْلٍ لا مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّکَ ط

پتھر کی تہ بہ تہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے

وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰی مَدْیَنَ

اور وہ بستی (ان) ظالموں (کفار مکہ) سے کچھ دور نہیں اور ہم نے مدین والوں کے پاس

اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ

ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ط وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ

اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو

اِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ

میں تو تم کو آسودہ حال دیکھتا ہوں (پھر گھٹانے کی کیا ضرورت ہے) اور میں تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب سے

یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ

ڈرتا ہوں جو (سب کو) گھیر لیگا اور اے میری قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ

حاشیہ:

۱۔ کیونکہ حضرت لوط اپنے لڑکے بالوں کو لے کر باہر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہونچی۔ ان کی بی بی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم اسی وقت ایک پتھر اس کے سر پر بھی گرا اور وہ ہیں ٹھنڈی ہو گئی اور اس پر عذاب اس وجہ سے ہوا کہ یہی کافرہ تھی اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو اس نے خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑتے ہوئے آئے تھے اور حضرت لوط نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور جس سے بات کرتا ہوتا تھا تو گھر کی کھڑکی سے بات کرتے۔ اسی پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے ان کو مطمئن کیا۔ ۲-۱۲

منزل

ع ۱۵

بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور روئے زمین میں

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ

فساد نہ پھیلاتے پھرو اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ تمہارے واسطے

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾

کہیں اچھا ہے اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا

وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو) تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن (بتوں)

يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ

کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں

إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ

تم ہی تو بس ایک بردبار اور سمجھدار (رہ گئے) ہو شعیب نے کہا اے میری قوم

إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ

اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے (حلال) روزی

رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا

کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری طرح حرام کھانے لگوں) اور میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں

أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا

تمہارے برخلاف آپ اسکو کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور)

اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا اور کسی سے ہو ہی نہیں سکتی اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا

وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي

اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم میری ضد کہیں تم سے ایسا جرم نہ کرا دے

أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ

جیسی مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوئی تھی ویسی ہی

ف صباغی نے جو علمائے اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں فصول مہمہ میں ایک طولانی حدیث امام آخر الزماں کے ظہور کے علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اسکے آخر میں لکھے ہیں کہ اسوقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا لے کر کھڑا ہوگا اور خالص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہوں گے تو سب سے پہلے وہ اسی آیت بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین ۵ وما انا علیکم بحفیظ ۵ کی تلاوت کرے گا اور کہے گا میں بقیہ خدا اور اسکا خلیفہ اور حجت ہوں تم پر اسوقت سے تمام لوگ یا بقیۃ اللہ کہہ کر اس کی طرف خطاب کریں گے - ١٢ - ١٢



هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾

مصیبت تم پر بھی آ پڑے اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو (کچھ ایسا) تم سے دور نہیں (ان ہی کے حال سے) عبرت حاصل کرو

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار

رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا

بڑا مہربان اور محبت والا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں

مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا

سے اکثر تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہمیں تو لگتا ہی نہیں کہ ہم تمہیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمہارا

رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ز وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تم کو (کب کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آ سکتے

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

شعیب نے کہا اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا دباؤ تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے کہ تم کو اسکا یہ خیال ہے

اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور خدا کو تم لوگوں نے اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال پر

مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) کرو میں بھی (بجائے خود) کچھ

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

کرتا ہوں عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اس کو

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

(لوگوں کی نظروں میں) رسوا کر دیگا اور (یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ) کون جھوٹا ہے تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ

انتظار کرتا ہوں اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہونچا تو ہم نے شعیب اور ان لوگوں کو جو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ

انکے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو



ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۹۴﴾

ایک چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر تو وہ سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا

اور وہ ایسے مر مٹے کہ گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے سن رکھو کہ جس طرح ثمود (خدا کی بارگاہ سے)

بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا

دھتکارے گئے اسی طرح اہل مدین کی بھی دھتکار ہوئی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور

ع ۱۲ ۸

وَسُلْطٰنٍ مُبِينٍ ﴿۹۶﴾ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ

روشن دلیل (دے کر فرعون اور اسکے امرا کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو

حضرت موسیٰ کا قصہ

فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿۹۷﴾

لوگوں نے فرعون ہی کا حکم مان لیا اور موسیٰ کی ایک نہ سنی حالانکہ فرعون کا حکم کچھ ٹھیک سمجھا ہوا نہ تھا

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَ

قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں لیجا جھونک دیگا اور

بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿۹۸﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هٰذِهِ

یہ لوگ کسقدر برے گھاٹ اتارے گئے اور (اس دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے پیچھے

لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿۹۹﴾

لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) کیا برا انعام ہے جو انھیں ملا

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرٰى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا

(اے رسول) یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض تو (اسوقت تک)

قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوا

قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہوگیا اور ہم نے کسی طرح ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے

أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِي

آپ اپنے اوپر نافرمانی کر کے ظلم کیا پھر جب تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم آ پہونچا

يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ

تو انکے وہ معبود ہی کچھ کام آئے جنھیں خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے

۵ ان کا قصہ بھی تفصیلاً سورہ اعراف پارہ نہم میں گذر چکا ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذَٰلِكَ

اور ان معبودوں نے ہلاک کرنیکے سوا کچھ فائدہ ہی نہ پہونچایا بلکہ ان ہی کی پرستش کی بدولت عذاب آیا اور

أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ

اے رسول بستیوں کے لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار غضب میں پکڑتا ہے تو اسکی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے

إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

بیشک اسکی پکڑ تو بڑی دردناک (اور) سخت ہوتی ہے اسمیں تو شک نہیں کہ اس میں

لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ

اس شخص کیواسطے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے یہ وہ روز ہوگا

لَهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهُ

کہ سارے (جہان کے) لوگ جمع کیے جائینگے اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) سب حاضر کیے

إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ

جائینگے اور ہم بس ایک معین مدت تک اسمیں دیر کر رہے ہیں جسدن وہ آپہونچیگا تو بغیر حکم خدا

إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ﴿١٠٥﴾ فَأَمَّا

کوئی شخص بات بھی تو نہیں کر سکیگا[1] پھر کچھ لوگ انمیں سے بدبخت ہونگے اور کچھ نیک بخت تو

الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَ

جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہونگے اور اسی میں ان کی ہائے واے

شَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ

اور چیخ پکار ہوگی، وہ لوگ جب تک آسمان اور زمین ہے ہمیشہ اسی میں

وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

رہیں گے مگر جب تمہارا پروردگار (نجات دینا) چاہے) بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے

لِمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

کرہی کے رہتا ہے اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت میں ہوں گے

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ

(اور جب تک آسمان و زمین (باقی ہیں) وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے

منزل ٣

[1] اسی مطلب کو سورہ نبا پارہ ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے ولا یتکلمون الا من اذن له الرحمن یہ ایک وقت کا حال ہے اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسیکو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی چنانچہ سورہ مرسلات میں فرماتا ہے هذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لهم فیعتذرون ۱۲

[2] اسکا یا تو یہ مطلب ہے کہ چونکہ عرب کے محاورات میں آسمان و زمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے اسوجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے موافق یوں فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا یہ نہیں کہ جبتک دنیا کے آسمان و زمین ہیں کیونکہ یہ دونوں تو قیامت میں فنا ہوجائیں گے یا یہ مطلب ہے کہ اس سے دنیا کے آسمان زمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان و زمین اور یہ ظاہر ہے کہ وہ بہشت و دوزخ کیساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا لله الواحد القهار جسدن زمین آسمان بدل کر دوسرے بنائے جائینگے، واللہ اعلم ۱۲



إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ

مگر جب تیرا پروردگار چاہے (سزا دیکر آخر میں جنت میں لیجاوے) یہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی

فِي مِرْيَةٍ مِمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا

تو یہ لوگ (خدا کے علاوہ) جنکی پرستش کرتے ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا یہ لوگ تو بس ایسی عبادت کرتے ہیں

كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ

جیسی ان سے پہلے انکے باپ دادا کرتے تھے اور ہم ضرور (قیامت کے دن) ان کو (عذاب کا) پورا

نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

پورا حصہ بلا کم و کاست دیں گے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی

الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

تو اسمیں (بھی) جھگڑے ڈالے گئے اور اگر تمہارے پروردگار کیطرف سے (عذاب کی تاخیر کا) حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا

مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ

تو انکے درمیان (کب کا) فیصلہ یقیناً ہوگیا ہوتا اور یہ لوگ (کفار مکہ بھی) اس (قرآن) کیطرف سے بہت

مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَإِنَّ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

گہرے شک میں پڑے ہیں اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار انکی کارستانیوں کا

أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ

بدلہ بھرپور دیگا (کیونکہ) جو انکی کرتوتیں ہیں اس سے وہ خوب واقف ہے تو اے رسول جیسا

كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ

تمہیں حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جنھوں نے تمہارے ساتھ (کفر سے) توبہ کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو اور سرکشی نہ کرو

إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى

(کیونکہ) تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اسے وہ یقیناً دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے)

الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ

اپنے اوپر ظلم کیا ہے انکی طرف مائل نہ ہونا ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ لپٹ جائے گی اور خدا کے

دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

سوا اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں تو پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کریگا اور اے رسول

۹ ع ۱۴ ۹

ف حضرت رسول سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں ظلم کرنیوالے اور ان کے مددگار اور جن لوگوں نے ان کے واسطے دوات میں صوف ڈالا یا قلم سے کھینچا ہو ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔ ۱۲

ظالم کی اعانت ظلم ہے

منزل ۳

پانچوں وقت کی نماز کا وجوب

أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ

دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات گئے نماز[۵] پڑھا کرو (کیونکہ)

إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کر دیتی ہیں اور (ہماری) یاد کرنیوالوں کے لئے یہ

لِلذّٰكِرِينَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ

(باتیں) نصیحت و عبرت ہیں اور (اے رسول) تم صبر کرو کیونکہ خدا نیکی کرنے والوں

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ

کا اجر برباد نہیں کرتا پھر جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے عقل والے

مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

کیوں نہ ہوئے جو (لوگوں کو) روئے زمین پر فساد پھیلانے سے روکا کرتے (ایسے لوگ

فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

تھے تو) مگر بہت تھوڑے سے اور یہ انھیں لوگوں سے تھے جنکو ہم نے (عذاب سے) بچا لیا

وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ ان ہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو انھیں دیگئی تھی

مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

اور یہ لوگ مجرم تھے ہی اور تمھارا پروردگار ایسا (بے انصاف) کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو

بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ

زبردستی اجاڑ دیتا اور وہاں کے لوگ نیک چلن ہوں اور اگر تمھارا

لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ

پروردگار چاہتا تو بیشک تمام لوگوں کو ایک ہی (قسم کی) امت بنا دیتا (مگر اسکو نہ چاہا اسی

مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذٰلِكَ

سے) لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کریں گے مگر جسپر تمھارا پروردگار رحم فرمائے اور

خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ

اسی لئے تو اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا اور اسی وجہ سے تو تمھارے پروردگار کا حکم قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم

[۵] اس سے پانچوں وقت کی نمازوں کا وجوب نکل آیا کیونکہ دونوں کناروں سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب و عشاء ۱۲۔



جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾

یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں سے بھر دیں گے

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ

اور (اے رسول) پیغمبران سلف کے حالات میں سے ہم ان تمام قصوں کو تم سے بیان

مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ

کئے دیتے ہیں جن سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کر دیں گے اور ان ہی قصوں میں تمہارے

وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَقُل

پاس حق (قرآن) اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی بھی آگئی اور (اے رسول)

لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہو کہ تم بجائے خود عمل کرو ہم بھی کچھ (بجائے خود)

إِنَّا عَامِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٢٢﴾

کرتے ہیں اور (نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو ہم (بھی) منتظر ہیں

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

اور سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم خاص خدا ہی کو ہے اور اسی کی طرف

يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ

ہر کام پھر پھر کر لوٹتا ہے، تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا رکھو

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٢٣﴾

اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اُس سے خدا بے خبر نہیں۔

ع ۱۰ ۱۲ ۱۰

سُورَةُ يُوسُفَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْحِجْرِ وَهِيَ مِائَةٌ وَإِحْدَىٰ عَشَرَةَ آيَةً

سورہ یوسف مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ایک سو گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ

الرٰ۔ یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم نے اس کتاب (قرآن) کو

قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ② نَحْنُ نَقُصُّ

عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) ہم تم پر یہ قرآن نازل کر کے

عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

تم سے ایک نہایت عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

اگرچہ تم اس سے پہلے (اس سے) بالکل بے خبر

الْغٰفِلِيْنَ ③ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ

تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے بابا!

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

میں نے گیارہ ستاروں اور سورج چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے

رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں یعقوب نے کہا اے بیٹا (دیکھو خبردار)

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ

کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دہرانا (ورنہ) وہ لوگ تمہارے لئے مکاری کی تدبیر کرنے لگیں

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤ وَ

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور (جو تم نے دیکھا ہے)

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کریگا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اٰلِ

سکھائے گا اور جس طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور

يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓي اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ

اسحٰق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥

نعمت پوری کریگا بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے (اے رسول)

منزل ۳

ے۱ اور قصوں سے اس قصہ کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں حتیٰ کہ بعض لوگوں نے تین سو وجہیں بیان کی ہیں مگر خیال میں اس قصہ کے سب سے اچھا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اور قصوں میں اخلاق و ناموس کے جزئی نتیجے نکلتے ہیں اور یہ قصہ اخلاق و ناموس کے کلیات کا حاوی ہے واللہ اعلم ۱۲

ے۲ حضرت یوسف نے یہ خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا۔ دریا موجیں مارتا ہے۔ مچھلیاں طرح طرح کی زبان میں تسبیح کرتی ہیں میں ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا ہوں۔ میرے گرد ہرے ہرے درخت ہیں نہریں جاری ہیں اور مجھے ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہو گئیں زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لا کے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے اتر کر میرے سامنے سجدہ کیا۔ نور عظیم کی تعبیر سلطنت ہے نورانی پوشاک سے نبوت یا مصر کی حکومت، سورج سے حضرت یعقوب چاند سے حضرت یوسف کی خالہ جنہوں نے پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے، گیارہ ستاروں سے گیارہ بھائی مراد ہیں یہ خواب حضرت یوسف نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا اور اگرچہ حضرت یوسف نے صرف حضرت یعقوب سے بیان کیا تھا مگر اس وقت ان کی بھاوج کہیں بیٹھی تھی اس نے سنا اور اپنے شوہر سے کہا پھر تمام مشہور ہو گیا۔

نصف

ع ۱ ۶ ۱۱

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾

یوسف اور انکے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والے (یہود کیلئے تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا

کہ جب (یوسف کے بھائیوں نے) کہا کہ باوجودیکہ ہماری بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اسکا حقیقی بھائی ابن یامین ہمارے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨﴾

والد کے نزدیک بہت زیادہ پیارے ہیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی میں پڑے ہیں

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ

(خیر تو اب مناسب) یہ ہے کہ یا تو یوسف کو مار ڈالو یا (کم از کم اسکو کسی جگہ (جنگل) پھینک آؤ تو البتہ تمہارے

وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾

والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہوجائیگی اور اسکے بعد تم سب کے سب (باپ کی توجہ سے) بھلے آدمی ہوجاؤگے

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ

انمیں سے ایک کہنے والا بولا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہی تو اسکو

فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

کسی اندھے کنوئیں میں (لے جاکر) ڈال دو کوئی راہگیر اُسے نکال کر لیجائے گا

إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا

اور تمہارا (مطلب حاصل ہوجائیگا) سب نے (یعقوب سے) کہا اباجان آخر اسکی کیا وجہ ہے

تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ

کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم لوگ تو اسکے خیرخواہ ہیں آپ

مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾

اسکو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ذرا جنگل کے پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم لوگ تو اسکے نگہبان ہیں ہی

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

یعقوب نے کہا تمہارا اسکو لیجانا مجھے سخت صدمہ پہونچاتا ہی اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾

کہ تم سب کے سب اس سے بیخبر ہوجاؤ اور (مبادا) اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے

فوائد

ف ۱ چونکہ علماء یہود نے مسلمانوں سے آل یعقوب کے مصر میں آنیکا سبب پوچھا تھا اس سبب سے خدا نے پورا قصہ بیان کردیا اسکے علاوہ حضرت رسول کی تشفی بھی مقصود تھی کہ جب یوسف کو انکے بھائیوں نے اتنا ستایا تو تم کو تمہاری امت کا ستانا کیا بعید ہے

ف ۲ اس بیانکا نتیجہ ظاہری انتظام میں اولاد کی راحت رسانی ہوتی ہے، مگر غیبی انتظام نے یوسف کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ۱۲

ف ۳ پہلے حضرت یعقوب نے لیا بنت لیان بن خویل سے نکاح کیا تھا ان سے چھ بیٹے ہوئے یہودا روبیل شمعون۔ لاوی۔ زبالون یشجر۔ پھر آپ نے راحیل سے نعقد کیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام دینا تھا اور ۲ بیٹے ابن یامین اور یوسف اور چونکہ حضرت یوسف کی ماں آپ کی کم سنی میں مرگئی تھیں اسیوجہ سے اُن کی خالہ لیا نے انکو پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے۔ لیا کی ایک کنیز زلفا تھی اس سے دو بیٹے تھے جاد اور اشر اور راحیل کی بھی ایک کنیز تھی اس سے بھی دو بیٹے تھے دان اور نفتالی غرض بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوب کی اولاد تھی ۱۲۔

ف ۴ جسدن انلوگوں نے حضرت یعقوب سے اسکی خواہش کی تھی اسی شب کو حضرت یعقوب نے خواب میں دیکھا کہ دس بھیڑیے یوسف پر حملہ کررہے ہیں اور ان میں کا بڑا بھیڑیا روکتا ہے اتنے میں زمین شق ہوئی اور یوسف اس کے اندر چلا گیا، اسیوجہ سے حضرت یعقوب نے یہ جواب دیا۔ ۱۲

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ

وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی) اگر اسکو بھیڑیا کھا جائے تو ہم لوگ

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ

یقیناً بڑے کھانا اٹھانیوالے (نکمے) ٹھہرینگے غرض یوسفؑ کو جب لوگ لیگئے (اور اس پر اتفاق

يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ج وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

کرلیا کہ اسکو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں اور (آخر یہ لوگ کر گذرے تو) ہمنے یوسف کے پاس وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

کہ تم (گھبراؤ) نہیں ہم عنقریب تمھیں بڑے مرتبہ پر پہونچا دینگے تب تم انکے اس فعل سے متنبہ کروگے جب انھیں کچھ دھیان

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ

بھی نہوگا) اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس (بناوٹ سے) روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے ابا

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ

ہم لوگ تو جا کر دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا

مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ج وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

اتنے میں بھیڑیا آکر اسے کھا گیا اور ہم لوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ

کو تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں اور یہ لوگ یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ (ظلم) کا

بِدَمٍ كَذِبٍ ط قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ

خون بھی (لگا کے) لائے تھے یعقوبؑ نے کہا (بھیڑیئے نے نہیں کھایا) بلکہ تمھارے دل نے تمھارے

اَمْرًا ط فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى

بچاؤ کے لئے ایک بات گڑھی (ورنہ کرتا پھٹا ہوا ضرور ہوتا) پھر صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان

مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

کرتے ہو اسپر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور (خدا کی شان دیکھو) ایک قافلہ (وہاں) آ کر اترا تو لوگوں نے اپنے سقے

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ط قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا

کو (پانی بھرنے) بھیجا غرض سقے نے (اپنا ڈول) ڈالا ہی تھا کہ یوسف اسمیں بیٹھے اور اسنے کھینچا تو (خوش ہو کے) چلا اٹھا

---

۵ یہ سفر حالانکہ بہت مختصر سا تھا مگر اس پر بھی حضرت یعقوب نے ہر چیز کا سامان ساتھ کر دیا مگر حضرت یعقوب کے ادھر کے ہی دہیے سامان بیکار ہو گئے اور ان بھائیوں نے طرح طرح کی مصیبت میں مبتلا کیا تھا حتی کہ ان کے سامنے صراحی کی صراحی انڈیلدی اور یہ پیاس سے تڑپتے رہے جاتا مارے کپڑے اتارلئے اور یہ اس بیکسی کی حالت میں جس کسی کے پاس طلب رحم کو جاتے وہ آزار پہونچاتا ۱۲

۶ بڑا موثر شاک وحسد کا ۔ ان لوگوں نے تو یہ چاہا تھا کہ حضرت یوسف اسی اندھے کنوئیں میں گھٹ کر مر جائیں مگر نظام غیب نے اسے ایسا کیا کہ وہی خواب کی تعبیر کا ظاہر ہونیکا ذریعہ ہو گیا ۱۲

[illegible]

غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسف کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے خدا

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ

اس سے خوب واقف تھا (جب یوسف کے بھائیوں کو خبر لگی تو آ پہونچے اور انکو اپنا غلام بتایا) اور انہوں نے یوسف کو گنتی کے

مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

چند درہم بہت تھوڑے دام پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو یوسف سے بیزار ہو ہی رہے تھے (یوسف کو لیکر مصر پہونچے

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ

اور وہاں اُسے بڑے نفع سے بیچ ڈالا) اور مصر کے لوگوں میں سے (عزیز مصر) جسنے انکو خریدا تھا اپنی بی بی (زلیخا) سے کہنے لگا

اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ

اسکو عزت آبرو سے رکھو عجب نہیں یہ ہمیں کچھ نفع پہونچائے یا (شاید) اُس کو اپنا بیٹا ہی

وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ؗ

بنا ڈالیں اور یوں ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں (جگہ دے کر) قابض بنایا

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ

اور غرض یہ تھی کہ ہم اُسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے

غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾

کام پہ (ہر طرح) غالب و قادر ہے مگر بہتیرے لوگ (اس کو) نہیں جانتے

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہونچے تو ہم نے ان کو حکم (نبوت) اور علم عطا کیا اور

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ

نیکو کاروں کو ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے

فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

(زلیخا) اُسنے بے (ناجائز) مطلب حاصل کرنیکے لئے خود اُنسے آرزو کی اور سب دروازے بند کردیے اور

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْٓ

(یوسف سے) کہنے لگی لو آؤ یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارے میاں)

ع ۲ (۱۴) ۱۲

لے یہ بادشاہ مصر کا خزانچی تھا اس کا نام قطفیر اور توریت میں بوطیفار لکھا ہوا ہے بعض سابق تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور اس نے فقط جی بہلانے کو زلیخا سے شادی کر لی تھی اور مشہور یہ ہے کہ یہ نامرد تھا ۱۲

ے اکثر یہود حضرت رسول سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے اسکا یہ جواب ہے ۱۲

أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

میرے مالک ہیں انھوں نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے (میں ایسا ظلم کیونکر کرسکتا ہوں) بیشک ایسا ظلم کرنیوالے فلاح نہیں

هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ

پا نے زلیخا نے تو انکے ساتھ (برا) ارادہ کرہی لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے

كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ

(ہم نے اسکو یوں بچایا) تاکہ ہم اس سے برائی اور بدکاری کو دور رکھیں بیشک وہ

عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

ہمارے خالص بندوں میں سے تھا اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے اور زلیخا نے پیچھے سے

قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ

انکا کرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا اور دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا

مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ

زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو شخص تمھاری بی بی کیسا تھ برا ارادہ کرے اسکی سزا اسکے سوا کیا ہے کہ یا تو

أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ۚ

قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مبتلا کردیا جائے یوسف نے کہا اسی نے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ

اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ پیتے بچے) نے گواہی دی کہ اگر انکا کرتا آگے

قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾

سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ

اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور

هُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن

وہ سچے پھر جب عزیز مصر نے انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے)

دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾

کہنے لگا یہ تم ہی لوگوں کے چلتر ہیں اسمیں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں

ف کیونکہ یہ پہلے ہی سے کچھ اس کی سن گن پاچکا تھا اور اسی ٹوہ میں آیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں ۱۲

ف زلیخا کا ماموں یا خالہ زاد بھائی ۴ مہینے کا بچہ ہوتے ہیں تھا اسکا نام حلیما تھا اور حضرت یوسف کے بادشاہ ہونے کے بعد یہی آپ کا وزیر ہوا ۔ ۱۲ ۔



يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ

اور یوسف سے کہا) اے یوسف اسکو جانے دو اور (عورت سے کہا کہ) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ

إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ

بے شک تو ہی از سر تا پا خطاوار ہے اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ

امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا

عزیز (مصر) کی بی بی اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کی آرزومند ہے بیشک غلام نے

حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ

اسے الفت میں لبھا لیا ہے ہم لوگ تو یقیناً اُسے صریحی غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں تو جب زلیخا نے

بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ

ان کے طعنے سُنے تو اس نے ان عورتوں کو بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس آراستہ کی

مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ

اور سب کے ہاتھ میں ایک ایک چھری (مانند تیغ) دی (اور کہدیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ ایک قاش اسکو دیدینا)

اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ

اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے سے نکل جاؤ تو جب اُن عورتوں نے اُسے دیکھا تو اسکو بڑا حسین پایا تو سب نے

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ

(بیخودی میں) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشا للہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو نہ ہو بس

هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي

ایک معزز فرشتہ ہے (تب زلیخا اُن عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جس کے بدولت تم

لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ

سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور ہاں بیشک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی خود ہی آرزومند تھی

فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ

مگر یہ بچا رہا اور جس کام کا میں حکم دیتی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو ضرور قید بھی کیا جائے گا

وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

اور ذلیل بھی ہوگا (یہ سب باتیں سنکر یوسف نے میری بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے جو باتیں

ع ٩ ٣ ١٣

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ چالیس عورتیں تھیں اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسف کو دیکھ کر بیہوش ہو کر مر گئیں۔ ١٢

أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي

کی یہ عورتیں مجھ سے خواہش رکھتی ہیں اسکی نسبت قیدخانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان عورتوں

كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٣﴾

کے فریب مجھ سے دفع نہ فرمائیگا تو (مبادا) میں انکی طرف مائل ہو جاؤں اور جاہلوں میں شمار کیا جاؤں

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ

تو اُن کے پروردگار نے انکی سُن لی اور اُن سے ان عورتوں کے مکر کو دفع کر دیا اسمیں شک نہیں کہ

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا

وہ بڑا سننے والا (اور) جاننے والا ہے پھر (عزیز مصر اور اسکے رفیقوں نے) باوجودیکہ (یوسف کی پاکدامنی کی)

الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ

نشانیاں دیکھ لی تھیں اسکے بعد بھی انکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کیلئے اُن کو قید ہی کر دیں اور یوسف کے

السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ

ساتھ اور بھی دو جوان آدمی (قیدخانہ میں) داخل ہوئے (چند دنوں کے بعد) ان میں سے ایک نے کہا کہ (میں نے خواب) دیکھا ہے کہ

خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي

میں شراب (بنانے کیلئے انگور) نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب) دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر

خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ

روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے ہیں (یوسف) ہمکو اسکی تعبیر بتا دیجئے کیونکہ ہم تم کو

مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ

نیکوکاروں سے سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں (قیدخانہ سے) دیا جاتا ہے وہ آنے

إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا

بھی نہ پائیگا کہ میں اسکے تمہارے پاس آنے سے قبل ہی تمکو اسکی تعبیر بتا دونگا یہ (تعبیر خواب بھی) ان

عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ

ان باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے۔ میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں جو

بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ

خدا پر ایمان نہیں لاتے اور وہ روز آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں تو اپنے باپ دادا

منزل ۳

ع ۶

۵۱ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جسکا نام یونان تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جسکا نام مجبلہ تھا یہ دونوں طیوشقلو کے زہر دینے کے شبہہ میں قید ہوئے تھے ۱۲

۵۲ یہ مہلت حضرت یوسف نے اس لئے لی تھی کہ پہلے اپنا فرض منصبی ہدایت و نصیحت ادا کرلیں اس کے بعد تعبیر بتائیں ۱۲



مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ

ابراہیم واسحاق ویعقوب کے مذہب کے پیرو ہوں ہمیں مناسب نہیں

لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اسکا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ اسکا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

اے میرے قید خانے کے دونوں رفیقو! (ذرا غور تو کرو کہ) بھلا جدا جدا معبود اچھے یا خدائے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً

یکتا زبردست (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس اُن چند ناموں ہی کی

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گڑھ لیا ہے خدا نے تو انکے لیے کوئی دلیل

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ

نہیں نازل کی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے خاص ہے اُسنے تو حکم دیا ہے کہ اسکے سوا کسیکی عبادت نہ کرو

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾

یہی سیدھا دین ہے مگر (افسوس) بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اے میرے قید خانہ کے دونوں رفیقو!

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ

(اچھا اب تعبیر سنو) تم میں سے ایک (جس نے انگور دیکھا رہا ہو کر اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام کرے گا اور

اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

دوسرا (جس نے روٹیاں سر پر دیکھی ہیں) تو سولی دیا جائیگا اور چڑیاں اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیگی

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ؕ وَقَالَ

جس امر کو تم دونوں دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے اور) فیصلہ شدہ ہو چکا ہے اور اُن دونوں

لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫

میں سے جسکی نسبت یوسف نے سمجھا تھا کہ وہ رہا ہو جائیگا اُس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا

ا؎ چنانچہ تین روز کے بعد بادشاہی پیادے آئے اور ساقی کو اسکی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سولی دی گئی ۱۲

منزل ٣

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

(کہ میں بیجرم قید ہوں) تو شیطان نے اُسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف قید خانہ میں

بِضْعَ سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ

کئی برس رہے اور (اسی اثنا میں) بادشاہ نے (خواب دیکھا اور) کہا میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی

ع ٥ ١٥

سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ

تازی گائیں ہیں انکو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں)

وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن

اور پھر سات سوکھی بالیاں اے (میرے دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی آتی

كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا

ہو تو مجھے اس خواب کے بارے میں حکم لگاؤ۔ اُن لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو (کچھ) خواب پریشاں

نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِي

(سا) ہے اور ہم لوگ ایسے خواب (پریشاں) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں اور جس نے اُن

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ

دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی) اور اسکو ایک زمانہ کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا بول اُٹھا کہ مجھے (قید خانہ تک)

فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ

جانے دیجئے تو میں اسکی تعبیر لا کے دیتا ہوں (غرض وہ گیا اور یوسف سے کہنے لگا) اے یوسف اے بڑے سچے (یوسف)

بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ

ذرا ہمیں یہ تو بتایئے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں

خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اور سات بالیاں ہیں ہری کچہ اور پھر (سات) سوکھی (تو اسکی تعبیر کیا ہے) تو میں لوگوں کے پاس لیکر جاؤں

يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا

(اور بیان کروں) تاکہ انکو بھی (تمہاری قدر) معلوم ہوجائے۔ یوسف نے کہا (اسکی تعبیر یہ ہے) کہ تم لوگ متواتر سات برس

فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

کاشتکاری کرتے رہوگے تو جو (فصل) تم کاٹو اس (کے دانہ) کو بالیوں ہی میں رہنے دینا (نکالنا نہیں) مگر تھوڑا (بہت) جو

ف۵ سات برس تک حضرت یوسف قید خانہ میں رہے ۱۲

ف۶ اسکا نام ریان تھا اور اس کا لقب بھی فرعون تھا کیونکہ اس زمانہ میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت موسیٰ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا ۱۲



تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ

خود کھاؤ اسکے بعد بڑے سخت (خشک سالی کے) سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان ساتوں سال

يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾

کے واسطے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا سب کھا جائیں گے مگر قدر قلیل جو تم (بیج کیواسطے) بچا رکھوگے (بس)

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ

پھر اسکے بعد ایک ایسا سال آئیگا جسمیں لوگوں کے لئے خوب مینہ برسیگا (اور انگور بھی خوب پھلے گا) اور لوگ اس

فِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا

سال (انھیں) عرق کے لئے نچوڑینگے (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے

ع ۷
۶
۱۶

جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا

حضور میں تو لے کر آؤ پھر جب (شاہی) چوبدار حسب حکم لینے یوسف کے پاس آیا تو یوسف نے کہا کہ تم اپنے سرکار کیطرف پلٹ جاؤ اور انسے پوچھو

بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي

کہ (آپ کو) کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنھوں نے (مجھے دیکھ کر) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کیا انمیں

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ

انکا طالب تھا یا وہ (میری) اسمیں شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی انکے مکروں سے خوب واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے (ان عورتوں کو

يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا

طلب کیا اور) پوچھا کہ جس وقت تم لوگوں نے یوسف سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی خود اسنے تمنا کی تھی تو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی سب کہنے لگیں

عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ

حاشا اللہ ہم نے یوسف میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی (تب) عزیز (مصر) کی بی بی (زلیخا) بول اٹھی

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ

اب تو ٹھیک ٹھیک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا (اصل بات یہ ہے کہ) میں نے خود اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی

وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ

تمنا کی تھی اور بیشک وہ یقیناً سچا ہے (یہ واقعہ جو بادشاہ نے یوسف سے بیان کیا یوسف نے کہا) یہ (قصہ) میں نے اسلئے چھیڑا

أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

تاکہ (آپ کے) بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اسکی امانت میں خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنیوالوں کی مکاری ہرگز چلنے نہیں دیتا

حضرت یوسف کی پاکدامنی کی گواہی

ـــه کلام کی پختگی سے حضرت یوسف کی لیاقت و قابلیت ثابت ہوئی ہے ہیں۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد - عیب و ہنرش نہفتہ باشد جب حضرت یوسف کو یہ افسری ملی اس وقت آپ کا سن ۳۲ برس کا تھا اور جب آپ ۴۰ برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپ کی حسن تدبیر پر کامل

الجزء الثالث عشر

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

اور (یوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (گناہ سے) بے شک نہیں کہتا ہوں کیونکہ (میں بھی بشر ہوں اور) نفس (انسانی) برائی کیطرف ابھارتا ہی رہتا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ

مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے (اور گناہ سے بچائے) اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور بادشاہ

الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا

نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ تو میں ان کو اپنی ذاتی کام کیلئے خاص کرونگا۔ پھر جب اس نے یوسف سے باتیں کیں

کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾

تو (یوسف کی اعلیٰ قابلیت ثابت ہوئی اور) اسنے حکم دیا [۱] کہ تم آج (سے) ہماری سرکار میں یقیناً با وقار (اور) معتبر ہو۔ یوسف نے

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ

کہا (جب آپ نے میری قدر دانی کی ہے تو) مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کیجئے کیونکہ میں (ان کی) امانتدار نگہبان (اور اس کے حساب کتاب سے بھی) واقف ہوں

عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ

(غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے) اور ہم نے یوسف کو یوں ملک (مصر) پر قابض

یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ

بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں۔ اور ہم

نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ

نیکوکاروں کے اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری

الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾

کرتے رہے ان کیلئے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے (اور چونکہ کنعان میں بھی قحط تھا اس وجہ سے) یوسف کے

وَجَآءَ اِخۡوَۃُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ

(سوتیلے) بھائی (غلہ خریدنے کو مصر میں) آئے [۲] اور یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ

وَہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ

انکو نہ پہچان سکے اور جب یوسف نے ان (کے غلہ) کا سامان درست کر دیا (اور وہ رخصت ہونے) تو یوسف نے (ان سے) کہا

قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ

کہ (اب کی آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو) میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ

اطمینان ہوگیا تو اُسنے اپنا جڑاؤ تاج آپکے سر پر رکھا اور شاہی خلعت پہنایا اور اپنی خاص تلوار حمائل کی اور اپنے تخت پر بٹھایا اور تمام ارکین سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپکے سپرد کرکے خود دستبردار ہوا اور حضرت یوسف کو یوں سلطنت ملی اور اُسی وقت نبی بھی ہوئے اور ایک سو بیس برس کے سن میں انتقال فرمایا ۱۲

[۲] جب ارزانی کے ۷ برس گزر گئے اور گرانی شروع ہوئی اور حضرت یوسف نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال روپے کے عوض اور دوسرے سال زیورات و جواہرات تیسرے سال چوپایوں جانوروں چوتھے سال غلاموں، لونڈیوں اور پانچویں سال گھروں، درختوں اور اثاث البیت چھٹے سال کھیتوں نہروں کے عوض غلہ دیا اور جب ان لوگوں کے ملک میں کوئی چیز باقی نہیں رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول کرکے غلہ دیا غرض اس تمام ملک میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو حضرت یوسف کا غلام یا لونڈی نہ ہو یوں خدا نے حضرت یوسف سے غلامی کا دھبہ مٹایا اور تمام

ع ۸

ملک کو آپکا غلام بنا دیا ۱۲ [۲] چونکہ حضرت یوسف نے ارزانی کے زمانے میں آئندہ کے قحط کے خیال سے بہت وافر غلہ جمع کر لیا تھا اور جب قحط کا زمانہ آیا تو اس طرح فروخت کرنا شروع کیا کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے تاکہ لوگ جمع یا تجارت نہ کرنے لگیں یہ خبر تمام اطراف و جوانب میں مشہور ہوئی، تو کنعان سے حضرت یوسف کے بھائی بھی غلہ لینے آئے ۱۲



أَنِّيٓ أُوفِي ٱلۡكَيۡلَ وَأَنَا۠ خَيۡرُ ٱلۡمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن

ہیں یقیناً ناپ بھی پوری دیتا ہوں، اور میں بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں [1] پس اگر تم اُسکو

لَّمۡ تَأۡتُونِي بِهِۦ فَلَا كَيۡلَ لَكُمۡ عِندِي وَلَا

میرے پاس نہ لاؤگے تو تمہارے لیے نہ میرے پاس کچھ (غلہ وغیرہ) ہوگا، نہ تم لوگ میرے قریب ہی چڑھنے

تَقۡرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُواْ سَنُرَٰوِدُ عَنۡهُ أَبَاهُ وَإِنَّا

پاؤگے، وہ لوگ کہنے لگے ہم اُسکے والد سے اُسکے بارہ میں جاتے ہی درخواست کرینگے اور ہم

لَفَٰعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتۡيَٰنِهِ ٱجۡعَلُواْ بِضَٰعَتَهُمۡ

ضرور اس کام کو کرینگے، اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان کی (جمع) پونجی اُن کے بوروں

فِي رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَعۡرِفُونَهَآ إِذَا ٱنقَلَبُوٓاْ

میں (چپکے سے) رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل (و عیال) کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی

إِلَىٰٓ أَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوٓاْ

پونجی کو پہچان لیں (اور اس طمع میں) شاید پھر پلٹ کر آئیں، غرض جب یہ لوگ اپنے والد کے

إِلَىٰٓ أَبِيهِمۡ قَالُواْ يَٰٓأَبَانَا مُنِعَ مِنَّا ٱلۡكَيۡلُ فَأَرۡسِلۡ

پاس پلٹ کے آئے تو سب نے ملکے عرض کی کہ اے ابا ہمیں (آیندہ) غلہ ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ

مَعَنَآ أَخَانَا نَكۡتَلۡ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ

ہمارے بھائی (ابن یامین) کو بھیج دیجیے تاکہ ہم (پھر) غلہ لائیں اور ہم اسکی پوری حفاظت کرینگے، یعقوب نے کہا

هَلۡ ءَامَنُكُمۡ عَلَيۡهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمۡ عَلَىٰٓ أَخِيهِ

میں اُسکے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا، مگر ویسا ہی جیسا اس سے پہلے اسکے ماں جائے بھائی کے بارے میں

مِن قَبۡلُ ۖ فَٱللَّهُ خَيۡرٌ حَٰفِظٗا ۖ وَهُوَ أَرۡحَمُ

کیا تھا تو خدا اُس کا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے، اور وہی سب سے زیادہ

ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَٰعَهُمۡ وَجَدُواْ

رحم کرنے والا ہے، اور جب اُن لوگوں نے اپنا اپنا اسباب کھولا تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ (بعینہ)

بِضَٰعَتَهُمۡ رُدَّتۡ إِلَيۡهِمۡ ۖ قَالُواْ يَٰٓأَبَانَا مَا نَبۡغِي ۖ

واپس کر دی گئی ہے تو (اپنے باپ سے) کہنے لگے اے ابا ہمیں (اور) کیا چاہیے (دیکھیے)

[1] یعنی چاہے کتنے ہی مہمان آئیں میں اکتاتا نہیں ہوں ۱۲

[2] حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا بادشاہ کو یہ معلوم کیونکر ہوا کہ تمہارا ایک بھائی اور ہے، تو وہ کہنے لگے جب ہم وہاں پہنچے تو بادشاہ نے ہم پر جاسوسی کا شبہہ کیا جب ہم نے اپنا پورا حال بیان کیا تو بادشاہ نے کہا اب کی اپنے بھائی کو بھی لیتے آنا تاکہ تمہارا سچ جھوٹ ظاہر ہو ورنہ تم کو غلہ نہ ملے گا ۱۲



هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ

یہ ہماری (جمع) پونجی تک تو ہمیں واپس بھی کر دی گئی اور (غلہ مفت ملا اب ابن یامین کو جانے دیجئے تو) ہم اپنے اہل و عیال

نَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ

کے واسطے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں اور ایک بار شتر غلہ اور بڑھوا لائیں گے یہ (جو اب کی دفعہ

يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

لائے ہیں) تھوڑا سا غلہ ہے، یعقوب نے کہا جب تک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کرو گے کہ تم اسکو

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ

ضرور مجھ تک (صحیح و سالم) لے آؤ گے، مگر ہاں جب تم خود گھر جاؤ (تو مجبوری ہے ورنہ) میں تو تمہارے ساتھ ہرگز

بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا

اسکو نہ بھیجونگا، پھر جب اُن لوگوں نے اُن کے سامنے عہد کر لیا، تو یعقوب نے کہا کہ ہم لوگ جو کہہ

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ

رہے ہیں خدا اُس کا ضامن ہے، اور یعقوب نے (نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے) کہا اے فرزندو (دیکھو خبردار)

بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ

سب کے سب ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہ کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ

اور میں تم سے (اُس بلا کو جو) خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا حکم تو (در اصل) خدا ہی کے

اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

واسطے ہے، میں نے اُسی پر بھروسہ کیا ہے، اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ

بھروسہ رکھنا چاہیے [1] اور جب یہ سب بھائی جس طرح اُنکے والد نے حکم دیا تھا اُسی طرح

اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

(مصر میں) داخل ہوئے مگر جو حکم خدا کی طرف سے آنیکو تھا اُسے یعقوب کچھ بھی ٹال نہیں سکتے تھے مگر (ہاں)

اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ

یعقوب کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے بھی یوں پورا کر لیا کیونکہ اُس میں تو

[1] ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے ایک خط بھی بادشاہ مصر کے نام لکھا تھا اور ایک عمامہ جو حضرت ابراہیم کے ترکہ میں ملا تھا ابن یامین اور یہودا کی معرفت تحفہ کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو شہر کے دروازے تک پہونچانے آئے تھے اور اس وقت حضرت یوسف کو یاد کر کے بہت روئے تھے کیونکہ اُن کو بھی یہاں تک پہونچانے آئے تھے ۱۲



لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

شک نہیں کہ اُسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا، مگر بہتیرے لوگ (اس سے بھی) واقف

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى

نہیں، اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو یوسف نے اپنی حقیقی بھائی کو اپنے پاس (بغل میں)

اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ

جگہ دی اور (چپکے سے) اُس (ابن یامین) سے کہدیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں تو جو کچھ (بدسلوکیاں)

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

یہ لوگ تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں اُسکا کچھ رنج نہ کرو، پھر جب یوسف نے اُنکا سازوسامان (سفر غلہ وغیرہ)

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

درست کرا دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا کٹورا (یوسف کے اشارے سے) رکھوا دیا، پھر ایک منادی للکار کے بولا

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ

کہ اے قافلے والو (ہو نہ ہو) یقیناً تمہیں لوگ ضرور چور ہو[۱]، (یہ سن کر) یہ لوگ پکارنے والوں کی

اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ

طرف پھر پڑے اور کہنے لگے (آخر) تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے اُن لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اُس کا ضامن ہوں کہ جو شخص اُس کو لا حاضر کرے گا اُس کو

وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

ایک بار شتر (غلہ انعام) ملیگا (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ (تمہارے) ملک میں ہم

لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے تھے، اور ہم لوگ کچھ چور تو ہیں نہیں،

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا

تب وہ ملازمین بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہوگی، یہ لوگ (بے دھڑک) بول

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ط

اُٹھے کہ اُسکی سزا یہ ہے کہ جس کے بورے میں وہ پیالہ نکلے تو وہی خود اُس کا بدلہ[۲] ہے (تو وہ مال کے

ع ۸ ۱۱ ۲

[۱] اس سے یہ شبہہ نہ ہونا چاہیے کہ حضرت یوسف کے آدمیوں نے اُنپر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالے کے چور ہو بلکہ اُن کو صرف اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسف کو چرایا تھا ۱۲

[۲] کیونکہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا ۱۲



كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ

بدلہ میں غلام بنا لیا جائے) ہم لوگ تو (اپنے یہاں) ظالموں (چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں، غرض یوسف نے اپنے

قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ

بھائی کے تھیلے کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں کے تھیلوں سے (تلاشی) شروع کی اسکے بعد (آخر میں) اُس

اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

پیالہ کو یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے سے برآمد کیا یوسف کو بھائی کے روکنے کی ہم نے یوں تدبیر بتائی اور نہ

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ

بادشاہ (مصر) کے قانون کے موافق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر ہاں جب خدا چاہے، ہم

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

جسے چاہتے ہیں اُسکے درجے بلند کر دیتے ہیں، اور (دنیا میں) ہر صاحب علم سے بڑھ کر ایک اور عالم ہے

قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ

(غرض بن یامین روک لیے گئے تو) یہ لوگ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی تو (کون تعجب ہے) اسکے ایک بھائی (یوسف) نے

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

چوری کر چکا ہی تو یوسف نے (اسکا کچھ جواب نہ دیا) اسکو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور انپر ظاہر ہونے نہ دیا (مگر) یہ کہا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

کہ تم لوگ بڑے خانہ خراب (برے آدمی) ہو اور جو (اپنے بھائی کی چوری کا) حال بیان کرتے ہو اس سے خدا خوب واقف ہے

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ

(اسپر) اُن لوگوں نے کہا اے عزیز اس (بن یامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں (اور اسکو بہت چاہتے ہیں) تو آپ

اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

اسکے عوض ہم میں سے کسی کو لے لیجئے (اور اسکو چھوڑ دیجئے) کیونکہ ہم آپ کو بہت نیکو کار (بزرگ) سمجھتے ہیں،

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا

یوسف نے کہا معاذ اللہ (یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ) ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو

مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا

پکڑ لیں (اگر ہم ایسا کریں) تو ہم ضرور بڑے بے انصاف ٹھہرے پھر جب

ل حضرت یوسف کو انکی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا، حضرت یعقوب جب یوسف کی جدائی گوارا نہ کر سکے اور پھوپھی کے پاس سے لینے گئے تو انکو بھی یوسف کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا آخر جب حضرت یعقوب کا اصرار رہا تو پھوپھی نے ایک حیلہ یہ کیا کہ وہ کمربند جو حضرت اسحاق کے ترکہ سے ان کو ملا تھا حضرت یوسف کی کمر میں باندھ دیا گویا ان کو چور بنایا، اور چونکہ اس زمانے میں چور ہی مال کے عوض لے لیا جاتا تھا اس بنا پر حضرت یوسف کو یوں اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا اسی کی طرف اشارہ کرکے ان کے بھائیوں نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسف نے خفا ہو کر اس وجہ سے کہا کہ انکی وجہ سے حضرت یعقوب کو فراق یوسف کی مصیبت جھیلنی پڑی اور گھر برباد ہوا، اسکے علاوہ پیغمبر زادگی کا دعوے اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار ۱۲

۹ ع ۱۱ ۳



اسْتَيْـَٔسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيرُهُمْ

یوسف کی طرف سے مایوس ہوگئے تو باہم مشورہ کرنے کیلیے الگ کھڑے ہوئے تو جو شخص اُن سب میں بڑا تھا (یہودا)

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا

کہنے لگا (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں سے خدا کا عہد کرالیا تھا، اور اس سے

مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ

پہلے تم لوگ یوسف کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو، تو (بھائی)

فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ

جب تک میرے والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خود خدا مجھے کوئی حکم (نہ) دے میں اس سرزمین

يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾ ارْجِعُوا

سے ہرگز نہ ٹلوں گا اور خدا سب حکم دینے والوں سے کہیں بہتر ہے، تم لوگ اپنے والد

إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا

کے پاس پلٹ کے جاؤ اور (اُن سے جاکر) عرض کرو کہ ابا آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم لوگوں

شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾

نے تو اپنی دانست کے مطابق (اُس کے لے آنیکا) عہد کیا تھا اور ہم کچھ (راز) غیبی (آفت) کے نگہبان تو تھے نہیں

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا

اور آپ اس بستی (مصر) کے لوگوں سے جسمیں ہم لوگ تھے دریافت کرلیجیے اور اس قافلے سے بھی جسمیں ہم آئے ہیں (پوچھ لیجیے)

فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور ہم یقیناً بالکل سچے ہیں (غرض جب اُن لوگوں نے جاکر بیان کیا تو) یعقوب نے کہا (اُس نے چوری نہیں کی) بلکہ یہ بات

أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن

تم نے اپنے دل سے گڑھ لی ہے تو (خیر) صبر (اور خدا کا) شکر، خدا سے تو (مجھے) اُمید ہے کہ میرے

يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾

سب (لڑکوں) کو میرے پاس پہونچا دے بے شک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے،

وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ

اور یعقوب نے اُن لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور (رو کر) کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر

۱؎ مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ خود چور ہی چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہوسکتا تھا ۱۲۔

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

اور (بعد رونے کے) اُن کی آنکھیں صدمہ سے سفید ہو گئیں، وہ تو بڑے رنج کے ضابط تھے، (یہ دیکھ کر

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ

اُن کے بیٹے) کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ یوسف کو یاد ہی کرتے رہیے گا یہاں تک کہ بیمار ہو

حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ

جائیے گا، یا جان ہی دیدیجیے گا، یعقوب نے کہا (میں تم سے کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنی

اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

بیقراری و رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا

تم نہیں جانتے ہو، اے میرے فرزندو (ایک بار اور پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اُسکے

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ

بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈھ کے لے آؤ اور خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کیونکہ

اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ

خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی نا اُمید نہیں ہوا کرتا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا

پھر جب یہ لوگ (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے ۱۵ تو (بہت گڑگڑا کر) عرض کی کہ اے عزیز ہم کو

الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

اور ہمارے (سارے) کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ

ہم کو (اسکے عوض) پورا غلہ دلوا دیجیے اور (قیمت ہی پر نہیں ہم کو (اپنا) صدقہ خیرات دیجیے ایسا

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ

تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا) کہا تمھیں کچھ معلوم ہے

عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ

کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اُس کے بھائی کے ساتھ کیسا کیا

منزل ۳

۱۵ اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا، اے عزیز ہم اہلبیت نبوت ہمیشہ بلا میں گرفتار رہتے ہیں کیونکہ رنج و خوشی میں خدا ہمارا امتحان کرتا ہے، ادھر چند برس سے اور زیادہ مصیبت پر مصیبت کا سامنا ہے پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے سرور دل فرزند یوسف کو اُسکے بھائی صبح کے وقت سیر تماشے کی غرض سے لے گئے اور شام کو روتے پیٹتے اسکا کرتا خون آلودہ کرکے لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ اُسے بھیڑیے نے پھاڑ کھایا یہ سنکر دنیا میری نظروں میں سیاہ ہو گئی اور اُسکے فراق میں اس قدر رویا کہ بینائی جاتی رہی اسکے بعد اُسکے چھوٹے بھائی ابن یامین سے میرا دل بہلتا تھا کہ پہلی دفعہ مصر سے واپس آکر لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے اُسے بلایا ہے اور بغیر اُسکے لیگئے غلہ نہ ملے گا تب میں نے مجبوراً اُسے تمھارے پاس جانے دیا، ابھی جو یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے اُسنے چوری کی اور بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہلبیت نبوت چوری نہیں کرتے غرض تم نے جو اُسے قید کر لیا ہے اُس سے میری مصیبت اور زیادہ ہو گئی اب ہم پر رحم کرو اور احسان کرکے اُسکو رہائی دو اور غلہ بھی پورا دو فقط راقم یعقوب اسرائیل، بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ، یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسف کو تاب ضبط نہ رہی تنہائی میں جا کر خوب روئے پھر منہ دھو کر باہر آئے اور بھائیوں سے باتیں کرنے لگے جوں ہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت بیان شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا اور پھر اندر جا کر خوب روئے، اسی طرح ۳ مرتبہ ایسا ہی کیا، آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کھل پڑے اور اپنے کو ظاہر کر دیا ۱۲ - ۱۲ -

جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ

سلوک کیے (اس پر وہ لوگ چونکے اور) کہنے لگے (ہائیں) کیا تم ہی یوسف ہو یوسف نے کہا ہاں

اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ

میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک خدا نے ہم پر اپنا فضل (و کرم) کیا اس میں شک نہیں کہ جو شخص

مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

(اُس سے) ڈرتا ہے (اور مصیبت میں) صبر کرے تو خدا ہرگز (ایسے) نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ

کرتا، وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمھیں خدا نے یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے

عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ

اور بیشک ہم ہی یقیناً (از سر تا پا) خطاوار تھے، یوسف نے کہا اب آج سے تم پر کچھ

عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ

الزام نہیں، خدا تمھارے گناہ معاف فرمائے وہ سب سے زیادہ

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ

رحیم ہے، یہ میرا کرتہ لیجاؤ اور اس کو ابا جان کے چہرے پر

عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ

ڈال دینا کہ وہ پھر بینا ہوجائیں گے، اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے کر میرے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ

پاس چلے آؤ، اور جوں ہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوب) نے کہہ دیا

اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسف کی بو معلوم ہو رہی ہے

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ

وہ لوگ (کنبہ والے پوتے وغیرہ) کہنے لگے آپ یقیناً اپنے پرانے خیال (محبت) میں پڑے ہیں پھر (یوسف کی) خوش خبری

اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ

دینے والا آیا اور اُن کے کرتے کو اُن کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوب فوراً پھر دوبارہ

منزل ۳

ف ۱ یہ وہی کرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیم کو حضرت جبرئیل نے بہشت سے لاکر پہنایا تھا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا اور جب کنوئیں میں گرے تو حضرت جبرئیل نے کھولکر اُسے پہنا دیا اُس کرتے کی خاصیت یہ تھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا اسی وجہ سے حضرت یعقوب فوراً بینا ہو گئے غرض جب فرزندان یعقوب اُسے لے کر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہونچے تو بحکم خدا صبا نے اسکی خوشبو دس منزل سے حضرت یعقوب کے دماغ تک پہونچائی اور جب ہی سے بشارت کو باد صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں ۱۲

ع ۱۰ ۱۴ ۴

الربع

بَصِيرًا ۚ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ

آنکھ والے ہو گئے (تب یعقوب نے بیٹوں سے کہا) کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں

اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا

تم نہیں جانتے، اُن لوگوں نے عرض کی اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی خدا کی بارگاہ میں) ہمارے واسطے

ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ

دعا مانگئے ہم بیشک از سرتا پا گنہگار ہیں یعقوب نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دعا کرونگا

رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ

بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے، (غرض جب پھر یہ لوگ (مع یعقوب کے) چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے

يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ

آئے تو جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور (اُن سے) کہا

إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى

اب انشاءاللہ بڑے اطمینان سے مصر میں چلیے (غرض پہونچکر) یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا، اور

الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا

یہ سب کے سب یوسف کی تعظیم کے واسطے اُن کے سامنے سجدہ میں گر پڑے (اُسوقت) یوسف نے کہا اے ابا

تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي

یہ تعبیر ہے میرے اُس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اُسے سچ کر دکھایا،

حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ

بیشک اُس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اُس نے مجھے قید خانے سے نکالا

السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن

اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اسکے بعد

نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي

آپ لوگوں کو گانوں سے (شہر میں) لے آیا (اور مجھ سے ملا دیا)، بے شک میرا پروردگار جو کچھ کرنا

لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

چاہتا ہے اُس کی تدبیر خوب جانتا ہے، بے شک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے

سلہ جب سابق عزیز مصر جس کا نام قطفیر اور زلیخا کا شوہر تھا مرگیا تو قحط کے زمانے میں زلیخا بہت محتاج ہوگئی یہاں تک کہ بھیک مانگنے لگی لوگوں نے اس سے کہا تو حضرت یوسف کے سامنے کیوں نہیں جاتی، وہ بولی حیا مانع ہے، جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو ایک دن بر سر راہ کھڑی ہوئی جب حضرت یوسف کی سواری ادھر سے گزری تو بیساختہ اسکی زبان سے نکلا "پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنا دیا اور غلاموں کو فرمانبرداری کی وجہ سے بادشاہ" جب حضرت یوسف نے سنا تو پوچھا کیا تو ہی زلیخا ہے، وہ بولی ہاں، آپ نے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے، وہ بولی اب جب میں بڑھیا ہوگئی تو تم مجھ سے میری حاجت پوچھتے ہو، یہ سن کر حضرت یوسف اُسے اپنے محل میں لے گئے، اور پوچھا تم نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا، وہ بولی ہاں، مگر اب تم مجھے ملامت نہ کرو، آپ نے جب وجہ پوچھی تو کہا، ایک تو یہ کہ تم سا حسین خدا نے پیدا ہی نہیں کیا، دوسرے مصر میں مجھ سا کوئی خوبصورت نہ تھا، تیسرے میرا شوہر نامرد تھا، آپ نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے، وہ بولی دعا کرو خدا پھر مجھے جوان بنا دے، غرض وہ پھر جوان ہوئی اور آپ نے اسی سے نکاح کیا، تو وہ باکرہ تھی اُس سے حضرت یوسف کو تین اولادیں ہوئیں ایک میشا، دوسرے افرائیم جو حضرت یوشع وصی موسیٰ کے دادا تھے، تیسری بیٹی رحیمہ جو حضرت ایوب کی زوجہ تھیں ۱۲۰ ۱۴



رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ

(اسکے بعد یوسف نے دعا کی) پروردگار تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی باتوں کی تعبیر بھی

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ

سکھائی ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

میرا مالک سرپرست ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھا لے

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ

اور مجھے نیکوکاروں میں شامل فرما ، (اے رسول) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

جسے ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجتے ہیں (اور تمہیں معلوم ہوتا ہے نہ) جب یوسف کے بھائی باہم اپنے

اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَآ اَكْثَرُ

کام کا مشورہ کر رہے تھے اور (ہلاک کی) تدبیریں کر رہے تھے تم انکے پاس موجود نہ تھے ، اور کتنا ہی

النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْــَٔـلُهُمْ

چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کوئی

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع

صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے نصیحت (ہی نصیحت) ہے

ع ۱۱ ۵

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور آسمانوں اور زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن

يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا

رات) گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے ہیں اور اکثر

يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر تو ایمان نہیں لاتے مگر شرک کیے جاتے ہیں ، تو

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ

کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب آ پڑے جو ان پر چھا جائے

اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

یا اُن پر اچانک قیامت ہی آجائے، اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو (اے رسول) ان سے کہہ دو

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ

کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو لہ (دونوں)

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ

مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

نہیں ہوں، اور (اے رسول) تم سے پہلے بھی ہم گانوں ہی کے رہنے والے کچھ مردوں کو

رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ

(پیغمبر بنا کر) بھیجا کیے ہیں کہ ہم ان پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ لوگ

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

ان کا انجام کیا ہوا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کے لیے آخرت کا گھر (دنیا سے)

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓي اِذَا

یقیناً بدرجہا بہتر ہے، کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے (پیغمبران ماسلف نے تبلیغ رسالت) یہانتک

اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

کی کہ جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہو گئے اور اُن لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے گئے

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

تو اُن کے پاس ہماری (خاص) مدد آپہونچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ

(کے سر) سے ٹالا نہیں جاتا، اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصوں میں عقلمندوں کے

قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا

واسطے (اچھی خاصی) عبرت (و نصیحت) ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے

لہ یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اس کا منکر نہیں ہے کہ رسول نے جناب امیر کو بچپن ہی میں اپنی پرورش و پرداخت میں لیا تھا اور ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ جب حضرت رسول خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والے بھی یہی تھے، جب آیہ انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اس وقت بھی آپ ہی نے سب پر سبقت کی پھر اسلام کو عروج ہوا اور جہاد کا حکم ہوا اس وقت بھی تکلیف و آرام میں آپ کے سوا دوسرا ساتھ دینے والا نہ تھا ان تمام باتوں سے صاف واضح ہے کہ رسول کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اس آیت میں بھی اتبعنی کا مصداق آپ کے سوا کوئی اور نہیں اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے صیغہ واحد فرمایا ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے تو والذین اتبعونی فرماتا ۱۲

يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

جدا خواہ مخواہ (گڑھ لی جائے بلکہ (جو آسمانی کتابیں) اسکے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ہر چیز کی تفصیل اور ایمانداروں کے واسطے (از سرتا پا) ہدایت و رحمت ہے،

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْاٰيَةَ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْاٰيَةَ فَاِنَّهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَتَا ثُمَّ الرَّحْمٰنِ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ رعد مکہ میں نازل ہوا، اور اس کی تینتالیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحیم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

المر ۝ یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

نازل کیا گیا ہے، بالکل ٹھیک ہے، مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے،

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ

خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اٹھا کھڑا کر دیا

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ

پھر عرش کے بنانے پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا،

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

کہ ہر ایک وقت مقرر تک چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ

اور اسی غرض سے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار بیان کرتا ہے

الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ

اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا

اَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ

بنائے، اور اس نے ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے)

ع ۱۲ / ۷ / ۶

سلہ اس سورہ کے بعض اخلاقی مدنی نتیجے یہ ہیں: (۱) قرآن کی حقیقت (۲) ہر شے کا خالق خدا ہی ہے (۳) قدرت خدا میں غور و فکر کرنے کا حکم (۴) ہر قوم کا ایک ہادی ہے (۵) خدا ہر چیز کو جانتا ہے (۶) آدمیوں کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں (۷) خدا کسی کی نعمت بلاوجہ نہیں چھینتا (۸) ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے حتی کہ گرج بھی (۹) حق و باطل کی مثل (۱۰) مومنین کی صفت (۱۱) کفار کی صفت (۱۲) خدا کی یاد تسلی بخش ہے (۱۳) خدا کے وعدے سچے ہیں (۱۴) طوبیٰ کا ذکر (۱۵) اگلے پیغمبروں کی بھی متعدد بیبیاں تھیں (۱۶) حضرت علی کی فضیلت ۱۲

سلہ ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد ان اللہ المحی الممیت الرزاق ہے یعنی میں ہوں خدا جلانے والا، مارنے والا، رزق دینے والا۔ واللہ اعلم ۱۲

منزل ۳

اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

دہی رات (کے پردے) سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ

انکے لیے اسمیں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں، اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم

وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ

ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے درخت بعض کی ایک جڑ اور دو شاخیں اور

غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَنُفَضِّلُ

بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں، اور پھلوں میں بعض کو

بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک جو لوگ عقل والے ہیں انکے لیے اس میں (قدرت خدا کی)

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ

بہتیری نشانیاں ہیں اور اگر تمہیں (کسی بات پر) تعجب ہوتا ہی تو ان کفار کا یہ قول تعجب کی بات ہے

قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ

کہ جب ہم (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر دوبارہ) ایک نئے جنم میں آئیں گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ

یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جنکی گردنوں میں

فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

(قیامت کے دن) طوق پڑے ہونگے اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

خٰلِدُوْنَ ⑤ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

اور (اے رسول) یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب) کی جلدی مچا رہی ہیں

الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ

حالانکہ ان کے پہلے (بہت سے لوگوں کی) سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں شک

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ

نہیں کہ تمہارا پروردگار باوجود ان کی شرارت کے لوگوں پر بڑا بخشش (کرم) والا ہے

سلہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کو کہتے ہوئے سنا، دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور لے علی تو اور میں ایک درخت سے ہوں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وجنات وزرع ...... الخ دیکھو تفسیر ثعلبی فاتحہ سابعہ، غالباً یہ اشارہ اسی حدیث کیطرف ہے جسمیں آپنے فرمایا ہے انا وعلی من نور واحد

وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اور کہیں بھی شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً بہت سخت عذاب والا ہے اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص

كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ

(محمد) پر اسکے پروردگار کیطرف سے کوئی نشانی (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں نازل کیجاتی (اے رسول) تم

اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

تو صرف (خوف خدا سے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت کرنیوالا ہے

كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَ

ہر مادہ جو کچھ پیٹ میں لیے ہوئے ہے اسکو خدا ہی جانتا ہے اور بچہ دانوں کا گھٹنا بڑھنا (بھی وہی جانتا ہے)

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور ہر چیز اسکے نزدیک ایک اندازے سے ہے (وہی) باطن و ظاہر کا جاننے والا (سب سے) بڑا

الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ

(اور) عالیشان ہے، تم لوگوں میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور جو شخص ہانک پکار کے

وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ ۢ

بولے، اور جو شخص رات (کی تاریکی) میں چھپا بیٹھا ہو، اور جو شخص دن دھاڑے

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

چلا جا رہا ہو (اس کے نزدیک) سب برابر ہیں (آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اسکے آگے

خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اسکے پیچھے اسکے نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں کہ اسکی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہیں جو (نعمت) کسی قوم

يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ

کو حاصل ہو جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا، اور

اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

جب خدا کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کا کوئی ٹلنے والا نہیں اور نہ اس کا اسکے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ

کوئی والی (وسرپرست ہے) وہ وہی تو ہے جو تمہیں ڈرانے اور لالچ دینے کے

ابن مردویہ، ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔ نازل ہوا تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا انا منذر یعنی میں ڈرانیوالا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون بعدی اے علیؑ تم ہی ہدایت کرنے والے ہو، اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائینگے اور اسی روایت کو باختلاف الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیاء الدین مختار نے ابن عباس سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوتی بلکہ دوازدہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک ہدایت کرنے والا ہے اور رسول نے اسکو منحصر کر دیا ذات علیؑ میں تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی حضرت علی ہوں گے یا ان کی اولاد ۱۲ - ۱۲

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ

واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور

يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ

گرج لہ اور فرشتے اسکے خوف سے اس کی حمد و ثنا کی تسبیح کیا کرتے ہیں

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ

وہی (آسمان سے) بجلیوں کو بھیجتا ہے پھر اسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

اور یہ لوگ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

(مصیبت کے وقت) اسی کا (پکارنا) ٹھیک پکارنا ہے اور جو لوگ اسکے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ

وہ تو انکی کچھ سنتے (تک) نہیں مگر جس طرح کوئی شخص (بغیر انگلیاں ملائے) اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی

اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ

کیطرف پھیلائے تاکہ پانی اسکے منہ میں پہونچ جائے حالانکہ وہ کسی طرح پہونچنے والا نہیں اور (اسی طرح)

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ

کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی بھٹکا کرتی) ہے اور آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات سے)

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ

جو کوئی بھی ہے خوشی یا زبردستی سب اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں اور (اسی طرح) انکے

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

سائے بھی صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں) (اے رسول) تم پوچھو کہ (آخر) آسمان اور زمین کا پروردگار

وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

کون ہے (یہ کیا جواب دیں گے) تم خود کہہ دو کہ اللہ ہی (یہ بھی کہہ دو) کہ کیا تم نے اسکے سوا دوسرے

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ

کارساز بنا رکھے ہیں جو اپنے لیے آپ نہ تو نفع پر قابو رکھتے ہیں نہ

السجدة ۲

لہ تسبیح کے معنی ہیں خدا کو ہر برائی سے پاکیزہ سمجھنا اور کہنا یہ زبان سے ہوتی ہے کبھی دل سے کبھی اعضا کے اشارے سے کبھی صرف ظاہری حالت سے یعنی ہر مخلوق کی ظاہری حالت خود زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ اس کا خالق ہر برائی سے پاک ہے اسی بنا پر خدا نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے ان من شئ الا یسبح بحمدہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اسے ہر برائی سے پاک نہ سمجھتی ہو اور گرج بھی اسکے مخلوقات سے ہے پھر اس کا تسبیح کرنا کچھ تعجب خیز نہیں ہو سکتا ۱۲



لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ

ضرر (یہ بھی تو) پوچھو کہ بھلا (کہیں) اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں)

اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

یا (کہیں) اندھیرا اور اُجالا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) ان لوگوں نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا لیے

شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ

ہیں کیا انھوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کے سبب مخلوقات اُن پر مشتبہ ہو گئی ہے

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑯

اور اُنکی خدائی کے قائل ہو گئے) کہہ دو کہ خدا ہی ہر چیز کا[1] پیدا کرنے والا ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا

اُسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنے اپنے اندازے سے نالے بہ نکلے۔ پھر پانی کے

فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ

ریلے پر (جوش کھا کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین) آ گیا اور اُس چیز (دھات) سے بھی جسے یہ لوگ

عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ

زیور یا کوئی اسباب بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں اُسی طرح پھین آ جاتا ہے

مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ

(پھر الگ ہو جاتا ہے) یوں حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے (کہ پانی حق کی مثال اور پھین باطل کی)

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ

غرض پھین تو خشک ہو کر غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے (پانی) وہ

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

زمین میں ٹھہرا رہتا ہے یوں خدا (لوگوں کے سمجھانے کے واسطے) مثلیں بیان

اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ⑰ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ

فرماتا ہے، جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا اُن کے لیے تو (بہتری ہی)

الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ

بہتری ہے اور جن لوگوں نے اُس کا کہنا نہ مانا قیامت میں اُنکی یہ حالت ہوگی کہ اگر انھیں

[1] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے کیونکہ کوئی شخص کام کو چیز نہیں کہہ سکتا اور اگر ایسی ہی تعمیم کی جائے گی تو خدا کو بھی چیز میں داخل ماننا پڑے گا اور خدا اپنا بھی خالق ہو جائے گا، حالانکہ یہ محال ہے۔ ۱۲

وقف النبی علیہ السلام



مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ

روئے زمین کے سب خزانے بلکہ اُسکے ساتھ اُتنا اور ملجائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اُسکو (بخوشی)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۵ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

دیدالیں (مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہیں) یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور آخر اُن کا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

ٹھکانا جہنم ہی اور وہ (کیا) بُری جگہ ہی (اے رسول) بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ

پروردگار کی طرف سے تمپر نازل ہوا ہی بالکل ٹھیک ہے کبھی اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہی جو مطلق اندھا ہے

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ

(ہرگز نہیں سکتے تو) بس کچھ سمجھدار ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں کہ خدا سے جو عہد کیا ہے

لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ

پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جن (تعلقات) کے قائم رکھنے کا خدا

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

نے حکم دیا انھیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (قیامت کے دن)

وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا

بُری طرح حساب لیے جانے سے خوف کھاتے ہیں اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

حاصل کرنے کی غرض سے (جو مصیبت اُنپر پڑی اُسے) جھیل گئے اور پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

انھیں روزی دی تھی اسمیں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور یہ لوگ بُرائی کو بھی

السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکے لیے آخرت کی خوبی مخصوص ہی (یعنی) ہمیشہ رہنے

یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ

کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور اُن کے باپ داداؤں اور اُن کی بی بیوں

ع ۱۱ ۲ ۸ — النصف

لے علامہ ابن مردویہ نے جو اہلسنت کے ایک بڑے عالم ہیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس شخص سے علی بن ابی طالب مراد ہیں واللہ اعلم ۱۲



وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ

اور اُنکی اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہوں وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے) ہر دروازے سے اُنکے پاس

كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

آئینگے اور سلام علیکم (کے بعد کہینگے) (کہ دنیا میں) تم نے صبر کیا (یہ اُسی کا صلہ ہے دیکھو) تو آخرت کا گھر

الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

کیسا اچھا ہے اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اُنکو قطع کرتے

يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ

ہیں اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ

لعنت ہے اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بُرا گھر (جہنم) ہے اور خدا ہی

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

جس کیلیے چاہتا ہے روزی کو بڑھا دیتا ہے اور (جسکیلیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اور یہ لوگ دُنیا کی

الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

ع ٣ ٨ ٩

(چند روزہ) زندگی پر بہت نہال ہو رہے ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی (نعیم) آخرت کے مقابلے میں بالکل بے حقیقت چیز ہے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (شخص یعنی تم) پر (ہماری خواہش کے موافق) کوئی معجزہ اُسکے پروردگار

رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ

کیطرف سے کیوں نہیں نازل ہوتا تم (ان سے) کہدو کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ چھوڑ دیتا ہے اور جو

اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ

اسکی طرف رجوع کرے اُسے اپنی طرف (پہونچنے کی) راہ دکھاتا ہے (یہ) وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایمان قبول کیا اور

بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾

اُن کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اُن کے واسطے (بہشت میں) طوبیٰ [1] اور خوشحالی

حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ

اور اچھا انجام ہے (اے رسول جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تم کو اُس اُمت میں بھیجا ہے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ

جس سے پہلے اور بھی بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم اُن کے سامنے جو قرآن ہم نے وحی کے ذریعے سے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ

تمہارے پاس بھیجا ہے انہیں پڑھ کر سُنا دو اور یہ لوگ (کچھ تمہارے ہی نہیں بلکہ سرے سے) خدا ہی کے منکر ہیں تم کہدو کہ وہی

رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

میرا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اُسی پر بھروسہ کئے ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے ،

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی نازل ہوتا) جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اسکی وجہ سے زمین

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ

کی مسافت طے کیجاتی اور اسکی برکت سے مُردے بول اُٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے والے نہ تھے) بلکہ (سچ یوں ہے کہ) سب کام

جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ

کا اختیار خدا ہی کو ہے تو کیا ابھی تک ایمانداروں کو چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو سب

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

لوگوں کی ہدایت کر دیتا اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن پر اُن کے

كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ

کرتوت کی سزا میں کوئی (نہ کوئی) مصیبت پڑتی ہی رہے گی یا (اُن پر نہ پڑی) تو اُنکے

قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ

گھروں کے آس پاس (غرض نازل ہوگی (ضرور) یہاں تک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ) پورا ہو کر

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

رہے اور اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف وعدہ نہیں کرتا اور (اے رسول) تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبروں

ع ۴ ۵ ۱۰

[1] ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جسکی جڑ علی ابن ابی طالب کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث میں فرقد سنجی سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سعی کرو اور لغو نہ سمجھو اور میری بات سُنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہاں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائی تو تم میری عبادت کرو اور مجھی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو حضرت عیسیٰ نے عرض کی خدایا میں کون کتاب مضبوطی سے پکڑے رہوں حکم ہوا کہ انجیل کو مضبوطی سے لیے رہو اور سریانیہ والوں کے سامنے اسکو بیان کرو اور اُنکو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں حی، قیوم، بدیع، دائم ہوں کبھی فنا نہ ہونگا تو خدا اور اُسکے رسول نبی اُمی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ اور اُس کی تصدیق کرو اور اُس نبی کی متابعت کرو جو اونٹ پر ہوگا بدن پر بال کے کپڑے ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے ہوگا، اُس کی آنکھیں بڑی بڑی ہونگی اور دونوں بھویں ملی ہوں گی صاحب نسل ہوگا اُس کی نسل اُس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہ ہوگا، اُس عورت کے واسطے خدا نے ایک موتی کا محل بنایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اُس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج اُس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہوگا اور اُسکے دو بیٹے ہونگے حسن و حسین جو شہید ہونگے جو شخص اُس نبی کے زمانے میں موجود ہو اور اُسکی باتیں سُنے اُسکے لیے طوبیٰ ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کی طوبیٰ کیا ہے حکم ہوا یہ بہشت کا ایک درخت ہے جس کو میں نے اپنی قدرت سے بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اسے قائم رکھا ہے اُس کی جڑ رضوان میں ہے اور اُس کا پانی تسنیم سے ہے، دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد چہارم صفحہ ۵۹ سطر ۲۵ و ۲۹ تا ۳۷ مطبوعہ مصر ۱۲۰۱۲۰۱۲

مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ

کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو میں نے (چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخرکار) ہم نے انھیں لے ڈالا، پھر

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ

(تو کیا پوچھنا ہے کہ) ہمارا عذاب کیسا تھا، تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر

نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۗ قُلْ سَمُّوهُمْ

رکھتا ہے (ان کو یوں ہی چھوڑ دیگا ہرگز نہیں) اور ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہرا لیے (اے رسول)

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ

تم ان سے کہدو کہ تم آخر ان کے نام تو بتاؤ[1] یا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جنکو وہ جانتا تک نہیں

مِنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ

کہ وہ زمین میں (کدھر بستے) ہیں یا (نری اوپری) باتیں بناتے ہو بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کافروں کو انکی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں

وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

اور وہ (گویا) راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی ہدایت کرنیوالا

مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

نہیں۔ ان لوگوں کے واسطے دنیاوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو

الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٣٤﴾

یقینی بہت سخت کھلنے والا ہی ہے اور (پھر) خدا (کے غضب) سے ان کو کوئی بچانیوالا (بھی) نہیں،

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ

جس باغ (بہشت) کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اسکی صفت یہ ہے کہ اسکے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى

جاری ہوں گی، اس کے میوے سدا بہار اور ایسی ہی اسکی چھاؤں بھی یہ انجام ہے ان لوگوں کا

الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ

جو (دنیا میں) پرہیزگار تھے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے، اور (اے رسول) جن لوگوں کو

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ

ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو (احکام) تمہارے پاس نازل کئے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں اور

---

[1] یہ نام اس واسطے خدا نے پوچھے ہیں تاکہ وہ لوگ انہی پر غور کر کے اس کی توحید کے قائل ہوں، کیونکہ جب وہ کوئی چیز ہی نہیں پھر ان کا کوئی نام کیا بتائے گا ۱۲

[2] بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ

بعض فرقے اُنکی بعض باتوں سے انکار کرتے ہیں تم (اُنسے) کہدو کہ تم مانو نہ مانو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا ہی کی

اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

عبادت کروں اور کسیکو اُسکا شریک نہ بناؤں میں (سب کو) اُسکی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کر اُسی کی طرف جانا ہے ،

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اور یونہی ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) کا فرمان نازل فرمایا اور (اے رسول) اگر کہیں تم نے اسکے بعد

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ

کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اُنکی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی تو (یاد رکھو) پھر خدا کی طرف سے

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

نہ کوئی تمہارا سرپرست ہوگا نہ کوئی بچانے والا ۔ اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا

پیغمبر بھیجے اور ہم نے اُن کو بیبیاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی) اور کسی پیغمبر کی یہ مجال

كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن کے بغیر لا دکھائے

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَ

ہر ایک وقت (موعود) کیلیے (ہمارے یہاں) ایک (قسم کی) تحریر (ہوتی) ہی پھر اس میں سے خدا جسکو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی اور جسکو

عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

چاہتا ہی باقی رکھتا ہی ۵۲ اور اُسکے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ موجود) ہی اور (اے رسول) جو وعدے (عذاب وغیرہ کی) ہم اُن کفار سے

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ

کرتے ہیں چاہے اُنمیں سے بعض تمہارے سامنے پورے کر دکھائیں یا تمہیں اس سے پہلے اٹھالیں ہر حال تم پر تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا

عَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ

فرض ہی اور اُنکے حساب لینا ہمارا کام ہی، کیا ان لوگوں نے یہ بات نہ دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے) اسکے تمام

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ

اطراف سے (سواد کفر میں) گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا جو (چاہتا ہی) حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی

ع ۵ ۶

۵۱ مشرکین اور یہود حضرت رسول پر طعن کیا کرتے تھے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اسقدر بی بیاں نہ کرتے اور اس زمانے کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں اُن کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی، مطلب یہ ہی کہ رسول کی بی بی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی، چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی مثلاً حضرت داؤد کی سو بی بیاں تھیں اور حضرت سلیمان کی تین سو، ازیں قبیل اور پیغمبروں کی بھی، دیکھو توریت ۱۲

۵۲ مطلب یہ ہی کہ اسکی مرضی جو چاہے کرے جسکو چاہے باقی رکھے اور جس کو چاہے رد و بدل کرے ۱۲

[1] اکثر مفسرین اسکے قائل ہیں کہ شخص سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں چنانچہ ثعلبی نے زین الفتی میں ذکر کیا ہے اور ثعلبی نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں اور

لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤١ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ

ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں ان لوگوں نے بھی پیغمبروں

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ

کی مخالفت میں بڑی بڑی تدبیریں کی تو (خاک نہ ہو سکا کیونکہ) سب تدبیریں تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں، جو شخص جو کچھ کرتا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝٤٢ وَ

اُسے خوب جانتا ہے اور عنقریب کفار کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ آخرت کی خوبی کسکے لیے ہے، اور (اے رسول) کافر

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم (ان سے) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی)

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝٤٣

گواہی کیواسطے خدا اور وہ شخص [1] جسکے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ الْاٰيَتَيْنِ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا الْاٰيَةَ ثُمَّ الْاَنْبِيَاءِ وَهِيَ اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۂ ابراہیم مکہ میں نازل ہوا، اور اس میں باون ۵۲ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ

الر (اے رسول یہ قرآن وہ) کتاب ہے جسکو ہم نے تمہارے پاس اسلیئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو انکے پروردگار کے حکم سے

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ

(کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ، غرض اسکی راہ پر لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوار

الْحَمِيْدِ ۝١ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

حمد ہے، وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اُسی کا

فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ

ہے، اور (آخرت میں) کافروں کیلیے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا) ہے افسوسناک ہے

شَدِيْدِۨ ۝٢ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

وہ کفار جو دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے

منزل ۳

اسی وجہ سے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے سلونی قبل ان تفقدونی. مجھ سے میرے مرنے کے قبل جو چاہو پوچھ دیکھو قرآن کی نیابندی، اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب اُنسے پوچھا کہ من عندہ علم الکتاب سے عبداللہ بن سلام مراد ہیں تو کہنے لگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے، یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے، اس سے بالاتر یہ ہے، ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نازل نہیں ہوئی دیکھو تفسیر سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۹ سطر ۲۰ تا ۲۲ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۶ ۱۲

[2] اس سورہ کے بعض خلاصے نتیجے یہ ہیں (۱) قرآن خدا کی کتاب ہے (۲) کفار کی شناخت (۳) ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے (۴) بنی اسرائیل کا حال (۵) شکرِ نعمت اور کفران سے نعمت کی زیادتی (۶) ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا (۷) خدا مغفرت کی طرف بلاتا ہے (۸) ایمانداروں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے (۹) ہر سرکش منہ کی کھائے گا (۱۰) کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ، (۱۱) کلمۂ طیبہ کی تشبیہ (۱۲) کلمۂ کفر کی تشبیہ (۱۳) مومنوں کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے (۱۴) نعمت ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ (۱۵) خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا (۱۶) حضرت ابراہیم کی دعا (۱۷) مکہ میں حضرت اسمعیل کی سکونت اور مکہ کی آبادی (۱۸) کفار کے اعمال سے خدا بیخبر نہیں (۱۹) قیامت کا ذکر (۲۰) خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا وغیرہ ۱۲

منزل ٣

عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ③ وَمَآ

کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ بڑے پلے درجہ کی گمراہی میں ہیں اور ہم نے جو کبھی کوئی

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ

پیغمبر بھیجا تو اسکو اسکی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ انکے سامنے (ہمارے احکام)

لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

بیان کر سکے تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا

بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ

(اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

اور ان کو خدا کے (وہ) دن یاد دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اس میں شک نہیں کہ اس میں تمام صبر و شکر کرنیوالوں

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا

کیلئے (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور (وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

خدا نے جو احسانات تم پر کیے ہیں ان کو یاد کرو جب اس نے تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ

کہ وہ تمکو بہت برے برے دکھ دیتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ

تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ⑥ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ

بڑی (سخت) آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد رکھو) جب تمہارے پروردگار نے تمہیں جتلا دیا کہ اگر (میرا)

ع ١ / ٦ / ١٢

لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ⑦

شکر کروگے تو میں یقیناً تمہیر (نعمت کی) زیادتی لے کرونگا اور اگر کہیں تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

اور موسیٰ نے (اپنی قوم سے) کہدیا تھا کہ اگر تم اور (تمھارے ساتھ) جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب (ملکر بھی خدا کی) ناشکری

جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑧ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

کرو تو خدا کو ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ وہ تو بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد ہے کیا تمھارے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَ

تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور (دوسرے لوگ) جو اُن

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ

کے بعد ہوئے (کیونکر یہ ہوتی) اُن کو تو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں اُن کے پاس اُنکے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ

(وقت کے) پیغمبر معجزے لیکر آئے (اور سمجھانے لگے) تو اُن لوگوں نے اُن پیغمبروں کے ہاتھوں کو اُن کے منھ پر

وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ

اُلٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو (حکم لیکر) تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اسکو نہیں مانتے اور جس (دین)

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ⑨ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي

کیطرف تم ہم کو بلاتے ہو تو بڑے گہرے شک میں پڑے ہیں (تب) اُن کے پیغمبروں نے (اُن سے) کہا، کیا تم

اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ

کو خدا کے بارے میں شک ہے جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا (اور) وہ تم کو اپنی طرف بلاتا بھی ہے تو

لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

اسلیے کہ تمھارے گناہ معاف کرے اور ایک وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں چین سے) رہنے دے،

مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ

وہ لوگ بول اُٹھے کہ تم بھی بس ہمارے ہی سے آدمی ہو (اچھا اب سمجھے) تم یہ چاہتے ہو کہ جن معبودوں

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا

کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تم ہم کو اُن سے باز رکھو (اچھا اگر تم سچے ہو تو) کوئی [illegible]

ل اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم نعمت اسلام کا شکر کروگے تو ایمان کی نعمت ملیگی

مع
۶
عند المتقدمین

اور اگر اسپر شکر کروگے تو مقام وصل تک پہونچوگے اور اگر اسپر شکر کروگے تو مقام [illegible] تک پہونچوگے ۱۲ قطوبی

الثلثة

منزل ۳

الثلثۃ

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ

صاف کھلا ہوا (ایسا کہ جو معجزہ) ہمیں دکھلاؤ۔ انکے پیغمبروں نے انکے جواب میں کہا کہ اسمیں شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جسپر چاہتا ہے اپنا فضل (و کرم) کرتا ہے (اور رسالت عطا فرماتا ہے)

مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

اور ہمارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ بے حکم خدا (تمہاری فرمائش کے موافق) ہم کوئی معجزہ تمہارے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

سامنے لاسکیں اور خدا ہی پر سب ایمانداروں کو پورا بھروسا رکھنا چاہیے

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ

اور ہمیں (آخر) کیا ہوا کہ ہم اسپر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ہمیں (نجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں، اور

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

جو جو اذیتیں تم نے ہمیں پہنچائیں (انپر ہم نے صبر کیا) اور آئندہ بھی صبر کرینگے اور توکل کرنیوالوں کو خدا ہی

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

پر توکل لـہ کرنا چاہیے، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے

ع ۲ ۳ ۱۴

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ

کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اپنی سرزمین سے ضرور نکال باہر کردینگے یہاں تک کہ تم پھر ہمارے مذہب کیطرف پلٹ آؤ

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

تو انکے پروردگار نے انکی طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کردینگے

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ

اور انکی ہلاکت کے بعد ضرور تمہیں کو اس سرزمین میں بسائیں گے یہ (وعدہ) محض

لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا

اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں (اعمال کی جوابدہی میں) کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کھائے

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ

ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا مانگی (آخر وہ پوری ہوئی) اور ہر ایک سرکش عداوت رکھنے والا ہلاک ہوا (یہ تو دنیا کی سزا تھی)

لـہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول نے جبرئیل سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے جبرئیل نے عرض کی اس امر کا یقین کرنا کہ مخلوق نہ ضرر پہونچا سکتا ہے نہ نفع کچھ دے سکتا ہے، نہ روک سکتا ہے اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا جب کوئی اس حد تک پہونچ جائے گا تو خدا کے سوا نہ کسی سے امید رکھے گا نہ ڈرے گا اور نہ طمع رکھے گا ۱۲

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ

اور اسکے پیچھے ہی پیچھے جہنم ہے اور (اسمیں) اُسے پیپ لہو بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائیگا (زبردستی) اُسے گھونٹ گھونٹ

يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا

کر کے پینا پڑیگا اور اُسے حلق سے بآسانی نہ اُتار سکے گا اور (وہ مصیبت ہوگی کہ) اُسے ہر طرف سے تو گویا موت آتی ہوئی

هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مارے نہ مر سکے گا اور پھر اُسکے پیچھے عذاب سخت ہوگا

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہو بیٹھے اُنکی مثل ایسی ہے کہ اُنکی کارستانیاں گویا راکھ (کا ایک ڈھیر) ہے

اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ

جسے اندھڑ کے روز ہوا کا بڑے زور کا جھونکا اُڑائے گا جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا کرایا اسمیں

مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

کچھ بھی اُن کے قابو میں نہ ہوگا یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی نے سارے آسمان و زمین ضرور مصلحت سے پیدا کیے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ

اگر وہ چاہے تو سب کو مٹا کر ایک نئی خلقت (کی بستی) لا بسائے اور یہ

مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

خدا پر کچھ بھی دشوار نہیں اور (قیامت کے دن) لوگ سب کے سب خدا کے سامنے نکل کھڑے ہونگے

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا

تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے بڑی عزت رکھنے والوں سے (اُس وقت) کہیں گے کہ ہم تو بس تمہارے

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ

قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے آڑے آسکتے ہو، وہ جواب

اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ

دینگے [illegible] کاش خدا ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے

منزل ٣

ع ٩ ١٥

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾

اب ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے لیے برابر ہیں (کیونکہ عذاب سے) ہمیں تو اب چھٹکارا نہیں

وَقَالَ الشَّيْطَٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ

اور جب (لوگوں کا) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے تم سے

وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ

سچا وعدہ کیا تھا (وہ تو پورا ہو گیا) اور میں نے بھی وعدہ تو کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّآ أَن

مجھے کچھ تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (برے کاموں کیطرف) بلایا

دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوٓا

اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو اب تم مجھے برا (بھلا) نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے

أَنفُسَكُم ۖ مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ

نفس کو برا کہو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو

إِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ

میں تو اس سے پہلے ہی سے بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا) شریک بنایا بے شک

الظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ

جو لوگ نافرمان ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور جن لوگوں نے (صدق دل سے) ایمان

ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن

قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے وہ (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ

نہریں جاری ہوں گی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اُس میں رہیں گے وہاں ان کی دعا

تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ

کا تحفہ سلام ہوگا (اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمہ توحید) کی

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا

کیسی (اچھی) مثال بیان کی ہے کہ (اچھی بات) گویا ایک پاکیزہ درخت ہے کہ اس کی جڑ [illegible]

ف ایک حدیث میں حضرت [illegible] درخت کی جڑ میں ہوں اور علی اس کی ڈالی اور ائمہ اس کی شاخیں اور [illegible] علم اسکے پھل اور مومنین شیعہ اسکے پتے ہیں

ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۤءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ

مضبوط ہے اور اسکی ٹہنیاں آسمان میں (لگی) ہوں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمہ وقت پھلا

بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ

(پھولا) رہتا ہو، اور خدا لوگوں کے واسطے (اسلیے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

نصیحت و عبرت حاصل کریں، اور گندی بات (جیسے کلمہ شرک) کی مثال گویا

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ

ایک گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہی) کہ زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ پھینکا جائے

مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(کیونکہ) اسکو کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں جو لوگ پکی بات (کلمہ توحید) پر (صدق دل سے) ایمان لا چکے ان کو خدا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ

دنیا کی زندگی میں (بھی) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا،

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ ﴿۲۷﴾ ع

(اور جنھیں سوال جواب میں کوئی دقت نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا

(اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جنھوں نے میرے احسان کے بدلے ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ

کو ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا کہ سب کے سب جہنم واصل ہونگے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا

الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ

ہے، اور یہ لوگ دوسروں کو خدا کا ہمسر بنانے لگے تاکہ (لوگوں کو) اسکی راہ سے بہکا دیں،

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ (خیر چندے تو) چین کر لو آخر تو تمہیں دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے (اے رسول) میرے وہ بندے جو ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

لا چکے ان سے کہہ دو کہ پابندی سے نماز پڑھا کریں اور جو کچھ ہم نے انھیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں)

منزل ۳

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

چھپا کر و کھلا کر اُس دن (قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ تو (خرید) فروخت ہی (کام آئیگی) نہ دوستی محبت

فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

خرچ کیا کریں خدا ہی ایسا (قادر و توانا) ہے جس نے سات آسمان و زمین پیدا کر ڈالے

وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس کے ذریعے سے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی

مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

کیواسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کیے اور تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر دیں تاکہ

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾

اُسکے حکم سے دریا میں چلیں، اور تمہارے واسطے ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ

اور سورج ۵۱ اور چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور رات و دن کو

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَآتَاكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ

تمہارے قبضہ میں کر دیا (کہ ہمیشہ حاضر باش رہتے ہیں) اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ تمنے اُس سے مانگا

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ

اسمیں سے بقدر مناسب تمہیں دیا اور اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو گن نہیں سکتے مگر اس میں تو شک نہیں کہ انسان

لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ

بڑا بے انصاف ناشکرا ہے، اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگارا

هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ

اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچائے کہ بتوں کی

الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ

پرستش کرنے لگیں، اے میرے پالنے والے انہیں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے لوگوں کو گمراہ ۵۲ بنا چھوڑا

النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي

تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جسنے میری نافرمانی کی (تو تجھے اختیار ہے)

---

۵۱ کشتی، ندی، سورج، چاند، رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے کہ ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئیں ہیں اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۱۲

۵۲ چونکہ بت گمراہی کا ذریعہ ہوتے ہیں اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی ۱۲

ع ۵/۷ ۱۷

ف۱ حضرت ابراہیم شام میں رہتے تھے، جب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہ بانجھ تھیں سوت کا لڑکا ہوتے ہی رشک و حسد کی آگ بھڑک اٹھی، آخر جب ان دونوں میں کسی طرح نہ بنی، حضرت ابراہیم ہاجرہ و اسمٰعیل کو لیے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ کے

فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن

تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (۳۶) اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ) کے پاس ایک

ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

بے کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی کچھ اولاد کو (لاکر) بسایا ہے ف۱ تاکہ

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ

اے ہمارے پالنے والے یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو

النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ

انکی طرف مائل کر (تاکہ وہ یہاں آکر آباد ہوں) اور انھیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَ

تاکہ یہ لوگ (تیرا) شکر کریں اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو

مَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ

(سب سے) خوب واقف ہے اور خدا سے تو کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں

وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى

اور نہ آسمان میں اُس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا ف۲ آنے پر

الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾

اسمٰعیل و اسحٰق (سے دو فرزند) عطا کئے، اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ

اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے اور اے میرے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

پالنے والے میری دعا قبول فرما (۴۰) اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجھکو اور میرے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ

ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو تو بخشدے (۴۱) اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ) کیا

اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ

کرتے ہیں اُس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا اور انہیں فوراً عذاب نہ کرنے کی، صرف

بیابان میں آئے جب کہ وہاں بالکل اور بیابان اور پہاڑ کے سوا کچھ خاک نہ تھا، اور چونکہ سارہ سے بھی جلد واپس آنے کا وعدہ کر لیا تھا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے، اور ہاجرہ نے ایک درخت پر چادر ڈال کر اپنے ننھے سے بچے کو چھاؤں میں رکھا، مگر جب بچے کو پیاس لگی اور پانی کی کوشش میں تھا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان کئی مرتبہ ادھر ادھر دوڑیں اور پانی نہ ملا تو خدا کی قدرت اُس بچے کی پیاس تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹا جسے آب زمزم کہتے ہیں، غرض پانی نکل آیا تو پرندے جمع ہونے لگے، یہ دیکھ کر قبیلہ جرہم کے لوگ ہاجرہ کے پاس آئے اور ان کی کیفیت و حالت معلوم کر کے وہاں رہنے کی اجازت چاہی، اور حضرت ابراہیم دوبارہ ان کو دیکھنے آئے تو ہاجرہ نے اجازت لے کر اُن کو سکونت کی اجازت دی، یوں وہ جنگل اور چٹیل میدان آباد ہوا ہے جیسے کہ ع

ہر کجا چشمہ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

جب حضرت اسمٰعیل جوان ہوئے تو دونوں باپ بیٹے نے مل کر خانہ کعبہ اس جگہ بنایا جہاں خدا نے حضرت آدم کے واسطے ایک قبہ نازل کیا تھا، اور طوفان نوح کے وقت اٹھا لیا گیا تھا جب سے اس کو بیت عتیق (پرانا گھر) کہتے ہیں غرض یوں خدا کا گھر دوبارہ بنا ۱۱

ع ۶

ف۲ کیونکہ حضرت ابراہیم کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحٰق کو حضرت اسمٰعیل حضرت اسحٰق سے تیرہ برس بڑے تھے ۱۲ . ۱۲

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ

یہ وجہ ہے کہ اُس دن تک کی مہلت دیتا ہے جبدن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے (خوف کے مارے) پتھرا جائینگے (اور) اپنے اپنے

مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ

سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہو کر) اُنکی طرف اُنکی نظرے نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں)

وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ

اور اُن کے دل ہوا ہو رہے ہیں، اور (اے رسول) لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ (جسدن) اُنپر عذاب نازل ہوگا

الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا

تو جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کرینگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہم کو تھوڑی سی

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

مہلت اور دیجیے (ابکی بار) ہم تیرے بلانے پر (ضرور) اُٹھ کھڑے ہونگے اور سب رسولوں کی پیروی

الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم

کریں گے (تو اُن کو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو اسکے پہلے (اسپر) قسمیں کھایا کرتے تھے کہ

مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ

تم کو کسی طرح کا زوال نہیں، اور (کیا تم وہ لوگ نہیں کہ) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) آپ اپنے

ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا

اوپر ظلم کیا انھیں کے گھروں میں تم بھی رہے حالانکہ تمپر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیسا

بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا

(برتاؤ) کیا اور ہم نے (تمھارے سمجھانے کیواسطے) مثلیں بھی بیان کر دی تھیں اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے

مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۖ وَإِن كَانَ

(اور کبھی باز نہ آئے) حالانکہ اُنکی سب چالیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ اُنکی مکاریاں (ایسی غضب کی)

مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ

تھیں کہ اُن سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (مگر سب ہیچ تھیں) تو تم یہ خیال (بھی) نہ کرنا کہ خدا

اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ کرے گا، اس میں شک نہیں کہ خدا (سب سے) زبردست

منزل ۳

ف ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جا کر ابراہیم کے خدا کو دیکھونگا لوگوں نے ہرچند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اسپر جانا آسان نہیں مگر وہ کاہے کو سنتا تھا اُس نے تین برس میں ایک بہت اونچا محل بنوایا جب اسپر چڑھا تو آسمان اُتنا ہی اور نظر پڑا جتنا زمین سے معلوم ہوتا تھا اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دبکر مر گئے تو وہ اور غصہ ہوا اور کہنے لگا ابراہیم کے خدا نے میرا محل گرا دیا اب میں اُس سے آسمان پر جا کر جنگ کرونگا غرض اُس نے چار گدھ پالے، اور ایک دن ایک صندوق کے چار کونوں پر چاروں کو باندھ کر ان کے سامنے اوپر گوشت لٹکا دیا اور خود مع وزیر کے صندوق میں بیٹھا غرض وہ گدھ گوشت کی طمع میں صندوق لیکر اُڑے اور ایک شب روز اُڑنے کے بعد پھر اوپر دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور دکھائی دیا اور جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر ایک شب روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی اُس وقت نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا تو گدھوں نے نیچے کا رخ کیا



ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ

بدلہ لینے والا ہے (مگر کب) جس دن یہ زمین ۱۵ بدل کر دوسری زمین کر دی جائے گی ۔

الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل جائینگے) اور سب لوگ یکتا زبردست خدا کے روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل

الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

کھڑے ہوں گے ۔ اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں

فِي الْاَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ

جکڑے ہوئے ہوں گے ۔ اُن کے (بدن کے) کپڑے قطران کے ہوں گے

وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ

اور اُن کے چہروں کو آگ (ہر طرف سے) ڈھانکے ہوگی تاکہ خدا ہر شخص کو اُسکے

كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

کیے کا بدلہ دے (اچھا تو اچھا برا تو برا) بے شک خدا بہت جلد حساب

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا

لینے والا ہے ۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے ایک قسم کی اطلاع ہے تاکہ لوگ اس کے ذریعے سے

بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

عذاب خدا سے ڈرائے جائیں اور تاکہ یہ بھی یقین جان لیں کہ بس وہی (خدا) ایک

وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت وعبرت حاصل کریں ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ... وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں ہیں اور چھ (۶) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے !

الۤرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾

الرا ۔ یہ کتاب (خدا) اور واضح و روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں ۔

۱۵ اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اسکے بعد نہ یہ زمین ہوگی نہ یہ آسمان، بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا، مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہونگے بعض میں ہے کہ چاندی کی سے سفید نہریں ہوں گی بعض میں ہے کہ زمین چاندی کی سی اور آسمان سونے کا ہوگا بعض میں ہے کہ ایسی ہی زمین ہوگی یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی اور پستی نہ ہوگی، بعض میں ہے کہ یہ زمین روٹی کی ہوگی کہ مومنین اگر چاہیں تو کھا سکیں، اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ جنت ہوگی اور دریاؤں کی جگہ جہنم ازیں قبیل اور اختلافات بھی ہیں ۱۲

ع ۱۱ ۱۹

۱۵۲ اس سورہ سے کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں (۱) قرآن کی حقیت (۲) موت کے وقت معین ہے (۳) آسمان کے منافع (۴) حضرت آدم کا قصہ (۵) جہنم کے طبقے (۶) اہل جنت کی صفت (۷) حضرت ابراہیم کے مہمان (۸) قوم لوط کا قصہ (۹) قوم شعیب کا قصہ (۱۰) قوم صالح کا قصہ (۱۱) مال کی بے وقعتی (۱۲) مومنین کے لیے ہمیشہ خدا ہر طرح کافی ہے ۱۲

منزل

الجزء الرابع عشر ۱۴

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ②

(ایک دن وہ بھی آنیوالا ہے کہ) جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہینگے کہ کاش (ہم بھی) مسلمان ہوتے

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ

(اے رسول) انھیں انکی حالت پر رہنے دو کہ کھا (پی) لیں اور (دنیا کے چند روز) چین کرلیں اور (دراز کی) تمنائیں[1] انھیں

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ③ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

کھیل تماشے میں لگائے رہیں عنقریب ہی (اسکا نتیجہ) انھیں معلوم ہوجائیگا اور ہم نے کبھی کوئی بستی تباہ نہیں کی

اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ④ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

مگر یہ کہ اُس (کی تباہی) کیلئے (پہلے ہی سے) سمجھی بوجھی ہوئی میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی۔ کوئی اُمت اپنے وقت سے نہ آگے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ⑤ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا

بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے (اے رسول کفار مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص (جس کو یہ سودا ہے)

الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ⑥

کہ اسپر وحی وکتاب نازل ہوئی ہے تو تو (اچھا خاصا) سڑی ہے اگر تو اپنے دعوے میں

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لاکھڑا کرتا (حالانکہ) ہم فرشتوں کو (کھلم کھلا

الصّٰدِقِيْنَ ⑦ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا

بس عذاب کیساتھ) فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں اور (اگر فرشتے نازل ہوجائیں تو)

بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ⑧ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

پھر ان کو (جان بچانیکی) مہلت[2] بھی نہ ملے۔ بیشک ہم ہی نے قرآن[3] نازل کیا اور ہم ہی تو

الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اس کے نگہبان بھی ہیں۔ اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی امتوں میں (اور بھی

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ⑩ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

بہت سے) رسول بھیجے اور (انکی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہ آیا

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ

مگر ان لوگوں نے اسکی ہنسی ضرور اڑائی۔ ہم (گویا خود) اسیطرح اس (گمراہی) کو (ان)

---

[1] اسیوجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ میں تمہاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کردیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے دوسرے آرزوؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے ۱۲۔

[2] مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لیکر آیا کرتے ہیں اور پھر جب عذاب آگیا تو مہلت کیسی ۱۲

[3] ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے جسکو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اسکی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسکو ضائع و برباد ہونے نہ دینگے لیکن اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اسمیں کسی قسم کا کوئی تغیر تبدل نہیں کرسکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہوگئے کم سے کم اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب اس میں بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر فرد کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کی کثرت سے روزانہ سیکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کیے جاتے ہیں دوسرے ذکر سے مراد جناب رسالتماب ہیں تب مطلب یہ ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا انکو محفوظ رکھیگا اور اس لفظ ذکر سے خدا نے حضرت رسول کو دوسرے مقام پر بھی یاد کیا ہے قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم آيات الله الآية ۱۲۔

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ⑫ لَا يُؤْمِنُونَ بِهٖ وَ

گنہگاروں کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہ لائینگے اور یہ کچھ اُن کی ہی

قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

بات نہیں) اگلوں کی روش بھی (ایسے ہی) رہا کی ہے اور اگر ہم (اپنی قدرت سے) آسمان کا ایک

بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ⑭ لَقَالُوا إِنَّمَا

دروازہ بھی کھولدیں اور یہ لوگ دن دھلے اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تب بھی

سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ⑮

یہی کہینگے کہ ہو نہو ہماری آنکھیں (نظر بندی سے) متوالی کر دی گئیں یا نہیں تو ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ⑯

اور ہم ہی نے آسمان میں ؎۱ برج بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے اُن کو (ستاروں سے) آراستہ کیا

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ⑰ إِلَّا مَنِ

اور ہر شیطان مردود (کی آمد و رفت) سے انھیں محفوظ رکھا مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ⑱ وَالْأَرْضَ

کسی بات پر) کان لگائے۔ تو شہاب ؎۲ دہکتا ہوا شعلہ اسکے (کھدیڑنے کو) پیچھے پڑ جاتا ہے اور

مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا

زمین کو بھی اپنے مخلوقات کے رہنے سہنے کو ہم ہی نے پھیلایا اور اسمیں ؎۳ کیطرح پہاڑوں کے لنگر ڈالدیئے

مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ⑲ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

اور ہم نے اس میں ہر قسم کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے انھیں تمھارے واسطے

مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ⑳ وَإِن

زندگی کے ساز و سامان بنا دیئے اور ان جانوروں کے لئے بھی) جنھیں تم روزی نہیں دیتے

مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ

اور ہمارے یہاں تو ہر چیز کے (بیشمار) خزانے (بھرے) پڑے ہیں اور ہم (اسمیں سے) ایک

إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ㉑ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ

جچی تلی مقدار بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی نے وہ ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے ؎۴ بھرے ہوئے ہیں

ع ۱۵

تفسیر

؎۱ آٹھواں آسمان جسے شریعت میں کرسی کہتے ہیں اس کی خربزہ کی سی قاشوں کے سے بارہ ٹکڑے برابر کے ہیں انھیں کو برج کہتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب تو ایک مہینہ رہتا ہے اور ماہتاب ایک ہی مہینہ میں سب برجوں کو طے کرتا اور ہر برج میں ڈھائی دن رہتا ہے۔ ۱۲

؎۲ کبھی کبھی رات کو جو ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے اُسے شہاب کہتے ہیں خدا کی انتظام یوں واقع ہوا ہے کہ پہلے انتظام دنیا کے متعلق خدا کے جو احکام نازل ہوتے تو شیاطین چھپ چھپ کے آمد و رفت سے آسمان پر تھی ان باتوں کو سن کر کاہنوں سے بیان کر دیتے اور وہ لوگ پیشینگوئی کے طور پر لوگوں سے بیان کرتے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد شیاطین کی آمد و رفت چوتھے آسمان تک بند کردی گئی اور جب حضرت رسول کی ولادت ہوئی تو کل آسمانوں سے منقطع کر دی گئی مگر پھر بھی آسمان کے قریب قریب جاتے اور کچھ باتیں چوری چھپے سن لینے تو انکی تنبیہ کے لئے شہاب پھینکا جاتا اور وہ لوگ مار کر نکالدیئے جاتے ہیں یہ باتیں اگرچہ نئے خیال والوں کے لئے مضحکہ کا باعث ہوں مگر سچ یہ ہے کہ یہ باتیں انسانی معمولی عقل سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں۔ جب خدا نے بیان کر دیا ہے تو ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے چپکے مان لینا چاہیے ۱۲

؎۳ زمین کا تین چوتھائی حصہ تو آب ہے جسے سمندر کہتے ہیں اور ایک چوتھائی پانی کے اوپر اسی وجہ سے اسکا نام ربع مسکون ہے

؎۴ آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے اور اوپر جاکر قدرتی سے منجمد ہو کر ابر کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر جب اسمیں زیادہ ٹھنڈک پہونچنے سے ٹھوس کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے اور چونکہ ہوا ہی بھاپ کو اوپر لیجاتی اور اڑ اڑا کے اسے بھرتی ہے اسوجہ سے فرمایا کہ ہوا ہی بادلوں کو پانی سے باردار کر دیتی ہے۔ ۱۲

منزل ۳

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ

پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے تم لوگوں کو وہ پانی پلایا اور تم لوگوں نے تو

لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ

پھر اسکو جمع کرکے نہیں رکھا تھا اور اسمیں شک نہیں کہ ہم ہی (لوگوں) کو جلاتے ہیں اور ہم ہی مار ڈالتے ہیں

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ

اور پھر ہم ہی (سب کے) والی وارث ہیں اور بیشک ہم نے تم میں سے ان لوگوں کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ہو گذرے اور ہم نے انکو بھی جان لیا جو بعد کو آنیوالے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ہے

يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو ان سب کو (قیامت میں قبروں سے) اٹھائیگا ۔ بیشک وہ حکمت والا واقف کار ہے اور بیشک ہم ہی نے

ع ۲ ۱۰ ۲

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

آدمی کو (خمیر دی ہوئی) سڑی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا کیا

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ

اور ہم ہی نے جنات کو آدمی سے (بھی) پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ

اور (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ

خمیر دی ہوئی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھن کھن بولنے لگے پیدا کرنیوالا ہوں تو جس وقت میں اسکو ہر طرح سے درست کرچکوں

نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور اسمیں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ

غرض فرشتے تو سب کے سب سربسجود ہو گئے مگر ابلیس (ملعون)

اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

کہ اس نے سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا (اس پر) خدا نے فرمایا او شیطان

شیطان اور انسان کی دیرینہ کشمکش

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ

آخر تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہ ہوا وہ (ڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا تو ہوں نہیں

لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ

کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر بیٹھوں جسے تو نے سڑی ہوئی کھنکھن بولنے والی مٹی سے

حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾

پیدا کیا ہے خدا نے فرمایا (نہیں تو) تو بہشت سے نکل جا (دور ہو) کہ بیشک تو مردود ہے

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾

اور یقینا تجھ پر روز جزا تک پھٹکار برسا کرے گی شیطان نے کہا کہ اے میرے پروردگار

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾

خیر تو مجھے اس دن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے خدا نے

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾ إِلَىٰ يَوْمِ

فرمایا وقت[1] مقرر کے دن تک کی تجھے مہلت دی گئی شیطان نے

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي

کہا اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا میں بھی انکے لئے دنیا میں (ساز و) سامان کو عمدہ کر

لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾

دکھاؤں گا اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا مگر ان میں سے تیرے

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا

نرے کھرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئیں گے) خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی[2] ہے

صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ

کہ مجھ تک (پہونچتی) ہے جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کسی طرح کی حکومت

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾

نہ ہوگی مگر ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے (اس پر تیرا زور چل جائے گا) اور

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

(ہاں یہ بھی) یاد رہے کہ ان سب کے واسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے جس کے سات دروازے ہونگے

تفسیر

[1] اس سے بھی صاف واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے خدا نے ہاں نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک کی مہلت دی گئی اور اگر قیامت تک مہلت دینا منظور ہوتا تو صرف اچھا یا ہاں کہہ دینا کافی ہوتا اسکی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر میں دیکھو۔

[2] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اس میں علاوہ بھونڈے معنے ہونے کے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا جملہ محذوف ماننا پڑے گا جیسا کہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اصل اس کی یوں ہوگی ھذا صراط علی حق علی ان اراعیه حالانکہ محذوف ماننا اور وہ بھی جملہ کا ہر عبارت کے لئے عیب ہے خصوصا قرآن کے واسطے تو کسیطرح جائز ہی نہ ہوگا اسکے علاوہ اس صورت میں خدا پر لحاظ و خیال کرنے کا وجوب ثابت ہوگا حالانکہ اہلسنت کسی چیز کو خدا پر واجب نہیں کہتے ان ہی خرابیوں پر نظر کر کے بعض قاری نے ھذا صراط علی مستقیم پڑھا ہے اور اسکو بھی بیضاوی نے ذکر کیا ہے، اس بنا پر علی فعیل کے وزن پر بلند کے معنی میں ہوگا اور آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بلند رستہ سیدھا ہے حالانکہ یہ توجیہ بھی صحیح نہیں کیونکہ راستہ کی خوبی سیدھا ہونا ہے نہ بلند ہونا اسکے علاوہ بلندی ایک نسبتی اور اضافی چیز ہے پستی ہو تو بلندی ہو اور جب پستی بلندی دونوں آ گئی تو راستہ سیدھا ہو ہی نہیں سکتا اور جب یہ دونوں صورتیں صحیح نہ رہیں تو اب تیسری قراءۃ ھذا صراط علی مستقیم کی صحت میں کوئی شبہہ باقی نہیں رہتا اور اس میں نہ کوئی لفظی خرابی لازم آتی ہے نہ معنوی اور اسکا مطلب یہ ہوگا کہ یہ علی کی راہ سیدھی راہ ہے اور اسمیں خدا کیطرف سے حضرت علی کے نام کی تصریح اور اعلان عام ہے کہ حضرت ہی کا دین سیدھا اور مستقیم ہے اور ان ہی کے پیرو سیدھے جنت میں پہونچیں گے اور یہ آپکا شرف عظیم اور فخر جسیم ہے اور یہی تفاسیر اہلبیت کا بھی منشا ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے کہ جو حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یوں ہی پڑھتے اور کہتے تھے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ علی بن ابیطالب کی راہ ہے اور اسکا دین سیدھا دین اور راستہ ہے پس ان ہی کی پیروی کرو اور اسی کو تھامے رہو کیونکہ اس میں

سلہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ میں آپکے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ آپ نے فرمایا وہ زیادہ محبوب ہے اور تم زیادہ عزیز ہو۔ گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹا رہے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں لوٹے دار کٹورے رکھے ہیں اور تم حسن حسین فاطمہ عقیل اور جعفر بہشت میں ہو اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہونگے اس وقت آپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول نے تمام اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیر کو چھوڑ دیا تو آپنے حضرت رسول سے عرض کی یا رسول اللہ حبیبی نے دیکھا کہ آپنے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو ناامیدی اور یاس کی وجہ سے میری روح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر کسی خفگی کی وجہ سے ہے تو معاف فرمائیے۔ آپنے فرمایا اے علی قسم ہے اس خدا کی جسنے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں نے تمہیں صرف اپنے واسطے چھوڑا تھا تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ کے نزدیک ہارون اور تم میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کی میں آپکا کس چیز میں وارث ہونگا آپنے فرمایا جن چیزوں میں انبیا کے وارث ہوتے ہیں۔ پھر پوچھا آخر انبیا کے وارث کن چیزوں کے ہوتے ہیں فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے اور تم میرے ساتھ بہشت میں قصر میں جنت میں فاطمہ کیساتھ

منزل ۴ — ع ۳ (۱۹) ۳

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

ہر دروازے (میں جانے) کے لئے ان گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہونگی اور پرہیزگار تو

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَ

(بہشت کے) باغوں اور چشموں میں یقیناً ہونگے (داخلہ کے وقت فرشتے کہینگے کہ) ان میں سلامتی اطمینان سے چلے چلو

نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ

اور (دنیا کی تکلیفوں سے) جو کچھ ان کے دل میں رنج تھا اسکو بھی ہم نکال دیں گے اور یہ باہم

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا

ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اسطرح بیٹھے ہونگے جیسے بھائی بھائی انکو بہشت میں تکلیف چھوئے گی بھی تو

هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا

نہیں اور نہ کبھی انہیں سے نکالے جائینگے (اے رسول) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ بیشک میں

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ

بڑا بخشنے والا مہربان ہوں مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا

الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾

دردناک عذاب ہے اور ان کو ابراہیم کے مہمان کا حال سنا دو کہ جب یہ

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ

ابراہیم کے پاس آئے تو (پہلے) انھوں نے سلام کیا ابراہیم نے (جواب سلام کے بعد) کہا ہم کو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے

وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

انھوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجئے (کیونکہ) ہم تو آپ کو ایک دانا (و بینا) فرزند کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں ابراہیم

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

نے کہا (بیٹے کے ہونے کی) کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو پھر اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو

فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ

وہ فرشتے بولے ہم نے آپ کو بالکل ٹھیک خوشخبری دی ہے تو آپ (بارگاہ خداوندی سے) ناامید نہ ہوں

الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾

ابراہیم نے کہا گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید سلہ ہو

رہوگے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ سب باہم خدا کے بارے میں دوست ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہوگا دیکھو در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۲۔ سلہ مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں بلکہ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے تعجب ہوتا ہے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا

(پھر) ابراہیم نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے فرشتو! تمہیں آخر کیا مہم درپیش ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہم تو

أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ

ایک گنہگار قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کیلئے) بھیجے گئے ہیں مگر لوط کے لڑکے بالے کہ ہم اُن سب کو ضرور بچالیں گے

إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا

مگر ان کی بی بی[۱] کہ جسے ہم نے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور (اپنے لڑکے بالوں کے) پیچھے (عذاب میں) رہ جائے گی

لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾

غرض جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے بال بچوں کے پاس آئے تو لوط نے کہا تم تو (کچھ) اجنبی لوگ

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ

(معلوم) ہوتے ہو فرشتوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لیکر آئے ہیں جس کے بارے میں

بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَ

آپ کی قوم کے لوگ شک کرتے تھے (کہ آئے نہ آئے) اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا قطعی حکم لیکر آئے ہیں) اور ہم بالکل

إِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ

سچ کہتے ہیں بس تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لیکر نکل جائیے اور آپ سب کے پیچھے رہئے گا

اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَ

اور ان لوگوں میں سے کوئی مڑ کے پیچھے نہ دیکھے اور جدھر (جانے) کا حکم دیا گیا ہے (شام) ادھر (سیدھے) چلے جاؤ

امْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ

اور ہم نے لوط کے پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ بس صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ

الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ

کاٹ ڈالی جائے گی اور (یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں کی خبر سن کر) بڑی خوشی

أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ

خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے لوط نے (اُن سے) کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تو تم (انھیں ستاکر) مجھے

ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

رسوا بدنام نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو وہ لوگ کہنے لگے

ع ۲۶

[۱] اس سے واضح ہوا کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بی بی ہی کیوں نہ ہو اسی بنا پر تو امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہو۔

منزل ۴

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ

کیوں جی ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے) کی مناہی نہیں کر دی تھی لوط نے کہا اگر تم کو ایسا ہی کرنا

بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ

ہے تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر لو) اے رسول تمہاری جان کی قسم یہ لوگ (قوم لوط) اپنی مستی

سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

میں مدہوش ہو رہے تھے (لوط کی سنتے کا ہے کو) غرض سورج نکلتے نکلتے ان کو (بڑے زوروں کی) چنگھاڑنے نے آ لیا

مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ

پھر ہم نے (اس بستی) کو الٹ کر اسکے اوپر کے طبقہ کو اسکے نیچے کا طبقہ بنا دیا اور اسکے اوپر اُن پر

اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ

کھرنجے کے پتھر برسا دیئے اسمیں شک نہیں کہ اہمیں (اصلی بات کے) تاڑ جانے والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ

ہیں اور وہ الٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے رستہ پر ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ اسمیں ایمانداروں کے

مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ

واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور ایکہ کے رہنے والے (قوم شعیب قوم لوط کی طرح)

كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

بڑے سرکش تھے۔ تو ان سے بھی ہم نے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور یہ دونوں بستیاں (قوم لوط و شعیب کی) ایک کھلی

وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ

ہوئی شاہ راہ پر (ابھی تک موجود) ہیں اور (اسی طرح) حجر کے رہنے والوں (قوم صالح) نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا

الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

اور (باوجودیکہ ہم نے انھیں اپنی نشانیاں دیں (مگر) پھر بھی وہ لوگ اُن سے روگردانی کرتے رہے اور

مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

بہت دلجمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے آخر

اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ

ان کو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑی (زوروں کی) چنگھاڑنے نے آ لیا پھر جو کچھ

ربع ۱۹ ع ۵ ۵

ا توسم کے اصلی معنی تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں مگر ہم نے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کر کے پہچاننے والے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے والے کے لئے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں اور اس کی تفسیر میں جناب امیر سے روایت ہے کہ اکمل متوسم حضرت رسول تھے اور پھر میں ہوں اور میرے بعد ائمہ معصومین متوسم ہیں اور اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصر ظہور کریں گے تو ہر شخص کو اس علامت کی وجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ نیک ہے یا بد ۱۲ ۲ ایکہ کے معنی بن کے ہیں یہ لوگ مدین میں رہتے تھے اور چونکہ ان کے قریب ایک بہت بڑا بن تھا اسوجہ سے بن والے بھی کہلاتے ہیں ان کی شرارت پر حضرت شعیب ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے ان کا تفصیلی قصہ سورہ اعراف میں گذر چکا ہے ۱۲۔ ۳ قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ سب آس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے سرراہ اب بھی دکھائی دیتی ہیں اگرچہ وہ تباہ ہو گئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں۔ ۴ حجر اس بستی کا نام ہے جسمیں حضرت صالح کی قوم ثمود رہتی تھی یہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے انکا قصہ بھی سورہ ہود میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔

أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا

وہ اپنی حفاظت کی تدبیریں کیا کرتے تھے (عذاب الٰہی سے بچانے میں) کچھ بھی کام نہ آئیں اور ہم نے آسمانوں اور زمین

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے حکمت و مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے اور قیامت یقیناً ضرور آنیوالی ہے

وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾

تو تم (اے رسول) اُن کافروں سے شایستہ عنوان کیساتھ درگذر کرو اسمیں شک نہیں کہ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ

تمھارا پروردگار بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا دانا (و بینا) ہے اور ہمنے تمکو سبع مثانی [1] (سورہ حمد)

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا

اور قرآن عظیم عطا کیا ہے اور ہم نے جو ان کفار میں سے کچھ لوگوں کو (دنیا کی

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا

مال و دولت سے) نہال کر دیا ہے تم اسکی طرف ہرگز نظر بھی نہ اٹھانا اور نہ ان (کی بیدینی) پر کچھ افسوس کرنا

مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

اور ایماندار وں سے اگرچہ غریب ہوں جھک کر [2] ملا کرو اور کہدو کہ میں تو (عذاب خدا سے)

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾

صریحی طور سے ڈرانیوالا ہوں (اے رسول ہم ان کفار پر اسیطرح عذاب نازل کریں گے) جسطرح ہمنے انلوگوں پر نازل کیا

كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا

جنھوں نے قرآن کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا [3] (بعض کو مانا اور بعض کو نہیں) تو اے رسول) تمھارے ہی پروردگار کی

الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾

(اپنی) قسم کہ ہم اُنسے جو کچھ یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے (بہت سختی سے) ضرور بازپرس کریں گے پس

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ

جس کا تمھیں حکم دیا گیا ہے اُسے واضح کر کے سنا دو اور مشرکین کی طرف سے منہ پھیر لو

عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ

جو لوگ تمھاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسرے پروردگار کو (شریک)

منزل ۳

الربع

[1] سبع مثانی سورہ حمد کا نام ہے سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسکی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اسوجہ سے کہ یہ دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں اور ایک دفعہ مدینہ میں نازل ہوا یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے سورہ حمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورہ مراد ہیں۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نسا۔ مائدہ انعام۔ اعراف انفال واللہ اعلم ۱۲

[2] واخفض جناحک کے لفظی معنی اپنے بازو جھکاؤ کے ہیں مگر ہم نے محاورہ کے موافق یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲

[3] ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں قرآن کے ان مطالب کو جو ان کتابوں کے مطابق تھے مانتے تھے اور جو مخالف تھے انھیں نہیں مانتے تھے ۱۲

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

ٹھہراتے ہیں ہم تمہاری طرف سے انکے لئے کافی ہیں تو عنقریب ہی انھیں معلوم ہو جائے گا تمہیں

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

ان کفار (و منافقین) کی باتوں سے دل تنگ ہوتے ہو ہم اس کو ضرور جانتے ہیں

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾

تو تم اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) سے اسکی تسبیح کرو اور (اسکی بارگاہ میں) سجدہ کرنیوالوں میں ہو جاؤ

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

اور جب تک تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورہ (۱) نحل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہونچا تو (اے کافرو بے فائدہ) تم اسکی جلدی نہ مچاؤ جس چیز کو یہ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ

لوگ شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک و پاکیزہ اور برتر ہے وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں

اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا

سے جس کے پاس چاہتا ہے وحی دیکر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کردو

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرتے رہو اسی نے سارے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

مصلحت و حکمت سے پیدا کئے تو یہ لوگ جسکو اسکا شریک بناتے ہیں اس سے وہ کہیں برتر ہے

مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ج

اسنے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (رحم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا اسی نے چارپایوں کو

منزل ٣

(۱) حضرت رسول جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کفار ان کی ہنسی اڑاتے جب حضرت نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی تو ان لوگوں نے کہا ہم تھوڑا انتظار کرتے ہیں اگر تم باز آئے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرت نے اسیر اپنا دروازہ بند کر لیا اور غمگین گھر میں بیٹھ کر ۶

ع ٢٠

خدا نے اس کا عوض یہ کیا کہ ان ہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کیا اور یوں حضرت کی کفایت کی یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر بانی فساد پانچ آدمی تھے ۔ (۱) ولید بن مغیرہ اسکے پاؤں میں راستہ چلتے تیر کی پیکان الجھی اور اس سے اسقدر خون جاری ہوا کہ فی النار ہو گیا (۲) عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا گڑ کر ورم ہو گیا اور اسی میں مرا (۳) اسود بن المطلب اندھا ہو کر مر گیا (۴) اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا (۵) حرث بن طلاطلۃ الخزاعی کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا ۱۲ - (۲) اس سورہ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا انسان کی فطرت خدا کی مختلف قدرتیں اور اسکے احسانات کفار کی حالت پرہیزگار اور انکی جزا ائمہ معصومین کی فضیلت اپنی توحید انسان کی عمر کی تقسیم قیامت کا آجانا پیغمبر کی امت کا گواہ ہونا قسم توڑنے کی مذمت نسخ کا حکم اسلام جسمیں طریقہ ابراہیم کی پیروی کا حکم - لوگوں کی تکالیف سے دل تنگ نہ ہو وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۔ ۱۲ - ح



لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ⑤ وَلَكُمْ

بھی پیدا کیا (کہ) تمہارے لئے اُن (کی کھال اور اُون) سے جڑاول (کا سامان) ہے اور (اسکے علاوہ) اور بھی فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو

فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ⑥ وَ

تم کھاتے ہو اور جب تم انہیں شام (کو جنگل) سے لاتے ہو اور جب صبح سویرے چرانے لیجاتے ہو تو ان کی وجہ سے

تَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا

تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک بغیر بڑی جان کھپی کے پہونچ نہ سکتے تھے وہاں تک یہ

بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ⑦

چوپائے تمہارے بوجھ بھی اٹھائے لئے پھرتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ

شفیق مہربان ہے اور (اسی نے) گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم اُن پر سوار ہو

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ⑧ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ

اور (اسمیں) زینت (بھی) ہے (اسکے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا کریگا جن کو تم نہیں جانتے ہو

وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ⑨ ع

اور (خشک و تر میں) سیدھی (راہ کی ہدایت) تو خدا ہی کے ذمہ ہے[1] اور بعض رستے ٹیڑھے ہیں اور اگر

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ

خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہونچا دیتا وہ وہی (خدا) ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا

وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ⑩ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ

جسمیں سے تم پیتے ہو اور اس سے درخت شاداب ہوتے ہیں جنمیں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے ہو

وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ

اسی پانی سے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور خرمے اور انگور

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ⑪

اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے اسمیں شک نہیں کہ اسمیں غور کرنیوالوں کیواسطے

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ

(قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اسی نے تمہارے واسطے رات کو اور دن کو اور

خدا کی نعمتیں اور احسانات

[1] مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے اسکی ہدایت خدا کے ذمہ ہے باقی راستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے راستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں جیسے مذہب حق کے علاوہ اور مذاہب۔

منزل ۴

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

سورج اور چاند کو (تمہارا) تابع بنا دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے (تمہارے)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ

زیرِ فرمان ہیں کچھ شک ہی نہیں کہ اسمیں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں

فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً

ہیں اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں

لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا

کچھ شک نہیں کہ اسمیں بھی عبرت و نصیحت حاصل کرنیوالوں کے واسطے قدرتِ خدا کی بہت بڑی نشانی ہے اور

مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

(وہی وہ خدا) ہے جس نے دریا کو (بھی) تمہارے قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اسمیں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ

وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

اور اسمیں سے زیور (کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو کشتیوں کو

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِی

دیکھتا ہے کہ (آمد و رفت میں) دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آتی جاتی ہیں اور (دریا کو تمہارے تابع اسلئے) کر دیا کہ

الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّ

تم لوگ اسکے فضل (نفع تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کو

سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ

گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر کہیں جھک جائے (اور تمہارے قدم نہ جمیں) اور (اسی نے) ندیاں اور رستے (بنائے)

هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱٦﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ

تاکہ تم (اپنی اپنی) منزل مقصود تک پہونچو اسکے علاوہ رستوں میں) اور بہت سی نشانیاں (پیدا کیں) اور بہت سے لوگ ستارہ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ

(بھی) راہ معلوم کرتے ہیں تو کیا جو (خدا تمام) مخلوقات کو پیدا کرتا ہے وہ ان بتوں کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات)

اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ

بھی) نہیں سمجھتے اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اس کثرت سے ہیں کہ) تم نہیں گن سکتے ہو بیشک خدا بڑا بخشنے والا



رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا

مہربان ہے (کہ تمہاری نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہے) اور جو کچھ تم چھپایا کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کیا کرتے ہو

تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

(غرض) خدا سب کچھ جانتا ہے اور (یہ کفار) جو خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو (حاجت کے وقت)

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ

پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ) وہ خود (دوسروں کے) بنائے ہوئے مردے

غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾

بے جان ہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب قیامت ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے (پھر کیا

ع ١٢ — ٢ — ٨

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

کام آئیں گے) تمہارا پروردگار یکتا خدا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان

قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ

نہیں رکھتے ان کے دل ہی (اس قسم کے ہیں کہ ہر بات کا) انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور ہیں

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ

یہ لوگ جو کچھ چھپایا کرتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں (غرض سب کچھ) خدا ضرور جانتا ہے وہ

لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا

ہرگز تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے

أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾

پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ (اجی کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ

(ان کو بکنے دو) تاکہ قیامت کے دن اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ اور جن لوگوں کو

أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ

انھوں نے بے سمجھے بوجھے گمراہ کیا ہے ان کے (گناہوں کے) بوجھ بھی انہی کو اٹھانے پڑیں گے ذرا دیکھو تو

مَا يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں بیشک جو لوگ ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی مکاریاں کی تھیں

ع ١٣ — ٣ — ٩

سلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے دین میں پہلے پہل رخنہ ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر کے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو اُن کے پیرو بنے اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ بدعت کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کیونکہ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے ۔ ١٢ ۔

فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ

تو خدا (کا حکم) ان (کے خیالات) کی عمارت کی جڑ بنیاد کی طرف سے آ پہنچا (بس پھر کیا تھا) ان (خیالی عمارت) کی

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

چھت ان پر اُن کے اوپر سے دھم سے گر پڑی (اور سب خیالات ہوا ہو گئے) اور جدھر سے ان پر عذاب آ پہنچا

حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ

اسکی انکو خبر تک[له] نہ تھی (پھر اسی پر اکتفا نہیں) اسکے بعد قیامت کے دن خدا ان کو رسوا کرے گا

وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ

اور فرمائے گا کہ (اب بتاؤ) جسکو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا اور جسکے بارے میں تم [illegible] سے جھگڑتے تھے

فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ

کہاں ہیں (ادھر تو کچھ جواب بنیگے نہیں مگر) جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی

وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتے اُن کی روح قبض کرنے لگتے ہیں

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ص فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

(اور) یہ لوگ کفر کر کے) آپ اپنے اوپر ستم ڈھاتے رہے تو اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور

سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

کہتے ہیں کہ) ہم تو (اپنے خیال میں) کوئی برائی نہیں کرتے تھے (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تمہاری

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

کرتوتیں تھیں خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے (اچھا تو لو) جہنم کے دروازوں میں جا داخل ہو اور اسی میں ہمیشہ

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ

رہو گے غرض تکبر کرنے والوں کا بھی کیا برا ٹھکانا ہے اور جب پرہیزگاروں سے

اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ

پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں سب سے اچھا

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ

جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے اس دنیا میں (بھی) بھلائی (رہی بھلائی) ہے اور آخرت کا

[له] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے نمرود کا محل مراد ہے جو اُس نے خدا کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنایا تھا اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا۔ پھر آخر چشم زدن میں ہوا ہو گیا۔

الآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾

گھر تو (انکے لئے) اچھا ہی ہے اور پرہیزگاروں کا بھی (آخرت کا) گھر کیسا عمدہ ہے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ

وہ سدا بہار (رہنے بسنے) باغ ہیں جنمیں (بے تکلف) جا پہونچینگے اُن کے نیچے (سے) نہریں جاری

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۚ

ہونگی اور یہ لوگ جو چاہیں گے انکے لئے مہیا ہے یوں خدا پرہیزگاروں (کو اُن کے کیے) کی

كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ

جزا عطا فرماتا ہے (یہ) وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں

تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے اُن سے (نہایت تپاک سے) کہتے ہیں سلام علیکم

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ

جو نیکیاں دنیا میں تم کرتے تھے انکے صلے میں جنت میں (بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول) کیا یہ (اہل مکہ) اسی بات

تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے (قبض روح کو) آ ہی جائیں یا (انکے ہلاک کرنیکو) تمھارے پروردگار کا عذاب ہی

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ

آ پہونچے جو لوگ اُن سے پہلے ہوگزرے ہیں وہ بھی باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

بلکہ وہ لوگ خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے پھر جو جو کرتوتیں اُن کی تھیں

يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا ج وَحَاقَ

ان کی سزا میں بُرے نتیجے ان کو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس نے انھیں

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

(چاروں طرف سے) آگھیرا اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ

نہ ہم ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی عبادت کرتے اور

ع ٤ / ٩ / ١٠



وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ط

نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم بغیر اُس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر بیٹھتے

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ج فَهَلْ

جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں وہ بھی ایسے (حیلہ حوالہ کی) باتیں کر چکے ہیں تو (کہا کریں)

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا

پیغمبروں پر تو اسکے سوا احکام کو صاف صاف پہونچادیں اور کچھ بھی نہیں اور ہم نے تو ہر

فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا

امت میں ایک (نہ ایک) رسول اس بات کے لئے ضرور بھیجا کہ لوگو خدا کی عبادت کرو

الطَّاغُوْتَ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ

اور بتوں (کی عبادت) سے بچے رہو، غرض اُن میں سے بعض کی تو خدا نے ہدایت کی اور

مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ط فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

بعض (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روے زمین پر چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾

دیکھو تو کہ (پیغمبران خدا کے) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (اے رسول) اگر تم کو

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

ان لوگوں کے راہ راست پر لانے کا ہوکا ہے (تو بے فائدہ ہے) کیونکہ خدا تو ہرگز اس شخص کی ہدایت

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

نہیں کریگا جسکو (نااہل ہونیکی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ انکا کوئی مددگار ہے (کہ عذاب سے بچائے)

نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ط

اور یہ کفار خدا کی جتنی قسمیں انکے امکان میں تھیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص مرجاتا ہے پھر خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں

لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ط بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

کریگا (اے رسول تم کہدو کہ) ہاں (ضرور ایسا کریگا) (یہ اپنے) وعدہ (کی وفا) لازمی و ضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ

جانتے ہیں (دوبارہ زندہ کرنا اسلئے ضروری ہے) کہ جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں انھیں

يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ

ان کے سامنے صاف واضح کردے گا اور تاکہ کفار یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ (دنیا میں) جھوٹے تھے

كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ

جب ہم کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اسکے بارے میں بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہدیتے ہیں کہ ہو جا

أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

بس فوراً ہو جاتی ہے (تو پھر مُردوں کا جلانا بھی کوئی بات ہی) اور جن لوگوں نے (کفار کے ظلم پر ظلم سہنے کے بعد خدا

فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

کی خوشی کے لئے (گھر بار چھوڑا) ہجرت کی ہم اُن کو ضرور دنیا میں بھی اچھی جگہ بٹھائیں گے اور آخرت کی جزا

حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ جنھوں نے (خدا کی راہ میں سختیوں پر) صبر کیا اور

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا

اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (آخرت کا ثواب جانتے ہوتے) اور (اے رسول) تم سے پہلے

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کئے جن کیطرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے کہو کہ) اگر تم خود نہیں

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾

جانتے ہو تو اہل ذکر[1] (عالموں سے) پوچھو اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو روشن دلیلوں اور کتابوں

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

کے ساتھ اور تمہارے پاس قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کے لئے نازل کئے گئے ہیں

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾

تم ان سے صاف صاف بیان کردو تاکہ وہ لوگ خود سے کچھ غور و فکر کریں تو کیا جو لوگ

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ

بڑی بڑی مکاریاں (شرک وغیرہ) کرتے تھے انکو اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے (اور مطلق خوف نہیں) کہ خدا انھیں

اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے اُن پر عذاب آ پہونچے کہ اس کی اُن کو خبر بھی نہ ہو

منزل

ع ۵ ٦ ۱۱

النصف

سلہ قرآن میں جابجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسول کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم ایات اللہ الآیہ اور اس آیت میں بھی ذکر سے حضرت رسولؐ مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہلبیت ائمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر معاویہ بن عمار ذہبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں دیکھو فصول مہمہ اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجودیکہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور حج وغیرہ کرتے ہیں مگر منافق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ایسے شخص پر نفاق کیونکر داخل ہوا آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اسکو برا کہتا ہے اور اسکا امام وہ شخص ہے جسکو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون سے ذکر فرمایا ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔

منزل ٣

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

بھی نہ ہو یا اُن کے چلتے پھرتے (خدا کا عذاب) انھیں گرفتار کرلے تو وہ لوگ اُسے

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ

زیر نہیں کرسکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے ہوں تو (اسی حالت میں) پھر پکڑ کرے اسمیں تو شک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

نہیں کہ تمھارا پروردگار بڑا شفیق رحم والا ہے کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کوئی ایسی

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ

چیز نہیں دیکھی جس کا سایہ (کبھی) داہنی طرف اور کبھی بائیں

الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَلِلّٰهِ

طرف پلٹا کرتا ہے کہ (گویا) خدا کے سامنے سر بسجود ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے

يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ

ہیں جتنی چیزیں (چاند سورج وغیرہ) آسمانوں میں ہیں اور جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سربسجود ہیں

وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُوْنَ

اور فرشتے (تو ہیں ہی) اور وہ حکم خدا سے سرکشی نہیں کرتے اور اپنے پروردگار

رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ۩

سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجا لاتے ہیں

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ

اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ معبود تو بس وہی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِي

یکتا خدا ہے تو صرف مجھی سے ڈرتے رہو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ

غرض سب کچھ اسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری ہمیشہ اسی کی لازم ہے تو کیا تم

اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ

لوگ خدا کے سوا (کسی اور سے بھی) ڈرتے ہو اور جتنی نعمتیں تمھارے ساتھ ہیں (سب) اسی کی طرف سے ہیں پھر

سلہ حضرت رسول فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کیے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں برابر سجدہ میں ہیں اور خوف خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں آنسو آنکھوں سے جاری ہیں جب قیامت آئے گی تو سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے

سجدہ ٣

ع ٦ ١٠ ١٢

خدایا جو تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے ادا نہ ہوا ١٢



إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ

جب تم کو تکلیف پہونچتی ہے تو تم اسی کے آگے فریاد کرنے لگتے ہو پھر جب وہ تم سے

الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کا شریک ٹھہراتے ہیں

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾

تاکہ جو نعمتیں ہم نے ان کو دی ہیں انکی ناشکری کریں تو (خیر) دنیا میں چند روز چین کر لو پھر تو عنقریب تمہیں

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ

معلوم ہو جائیگا اور ہمنے جو روزی انکو دی ہے اسمیں سے یہ لوگ ان چیزوں کا حصہ بھی قرار دیتے ہیں جنکی حقیقت کو نہیں جانتے

تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ

تو خدا کی (اپنی) قسم جو افترا پردازیاں تم کرتے تھے (قیامت میں) انکی بازپرس تم سے ضرور کیجائے گی اور

لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا

یہ لوگ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں سبحان اللہ وہ ایسے پاک ہے اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب (و دلپسند) ہیں اور

بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ

جب ان میں سے کسی کو لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیجاتی ہے تو رنج کے مارے اسکا منہ کالا پڑجاتا ہے

هُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا

اور وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے (اور) جس چیز کی اسکو خوشخبری دیگئی ہے اسکی عار سے اپنی قوم کے لوگوں سے

بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي

چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا اسکو ذلت اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اس کو

التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ

زمین میں گاڑ دے دیکھو تو یہ لوگ کسقدر برا حکم لگاتے ہیں بری (مثل) باتیں تو انہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ

لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور خدا کی شان کے لائق تو اعلیٰ

الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

صفتیں ہیں (الوہیت ربوبیت) اور وہی تو غالب (اور) حکیم ہے اور اگر کہیں خدا اپنے بندوں کی

ع ۱۰ ۱۴

سلہ مطلب یہ کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونے کے وقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ ۱۲

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ

نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی ایک جاندار کو باقی نہ چھوڑتا

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ

گروہ تو ایک مقرر وقت تک ان سب کو مہلت دیتا ہے پھر جب

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

ان کا (وہ) وقت آ پہونچے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ

اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے ان کو خدا کے واسطے قرار دیتے ہیں اور اپنی ہی زبان

الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ

سے جھوٹے دعوے بھی کرتے ہیں کہ آخرت میں بھی انہیں کے لئے بھلائی ہے (بھلائی تو نہیں مگر) ہاں

النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ

ان کے لئے جہنم کی آگ ضرور ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے اسمیں جھونکے جائیں گے (اے رسول) خدا کی (اپنی) قسم

اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

تم سے پہلے امتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ

تو وہی (شیطان) آج بھی ان لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے حالانکہ انکے واسطے دردناک عذاب ہے

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو اسی لئے نازل کی تاکہ جن باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑا کئے ہیں

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

ان کو تم صاف صاف بیان کر دو اور (علاوہ اس کے) یہ کتاب ایمانداروں کے لئے تو از سرتا پا ہدایت

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور رحمت ہے اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا تو اسکے ذریعہ سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے بعد



بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾

زندہ (شاداب) کیا کچھ شک نہیں کہ اسمیں جو لوگ سنتے ہیں انکے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ

اور اسمیں شک نہیں کہ چوپایوں میں بھی تمھارے لئے عبرت (کی بات) ہے کہ اُن کے پیٹ میں جو کچھ ملا

بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا

ہوا گوبر اور خون ہے جو کچھ بھرا ہے، اسمیں سے ہم تم کو خالص دودھ ؎۱ پلاتے ہیں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے اور اسی طرح خرمے اور انگور کے پھل سے (ہم تم کو شیرہ پلاتے

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ

ہیں) جسکی (کبھی تو) تم شراب بنا لیا کرتے ہو اور (کبھی) اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اسمیں شک نہیں کہ اسمیں بھی سمجھدار

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ

لوگوں کے لئے (قدرت خدا کی) بڑی نشانی ہے اور (اے رسول) تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ

دل میں یہ بات ڈالدی کہ تو پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں

مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ

(اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا پھر ہر طرح کے پھلوں (کے بور سے)

الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ

(ان کا عرق) چوس پھر اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے ساتھ چلی جا

مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ

مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جسکے مختلف رنگ ہوتے ہیں اسمیں لوگوں

لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(کی بیماریوں) کی شفا (بھی) ہے اسمیں شک نہیں کہ اسمیں غور و فکر کرنیوالوں کے واسطے (قدرت خدا کی) ؎۲ بہت بڑی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

نشانی ہے اور خدا ہی نے تمکو پیدا کیا پھر وہی تم کو (دنیا سے) اٹھا لیگا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ذلیل

اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ

زندگی (سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیے جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد (ایسے سٹریلے ہو گئے کہ) کچھ نہیں جان سکتے

بعد حاشیہ

؎۱ یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانوروں کے پیٹ سے جسمیں خدا جانے کیا الا بلا بھری ہے خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے سبحان اللہ۔

از خون سرخ شیر سفید آورد برون
وز خار ہائے خشک گل تر کند پدید

؎۲ منجملہ عجائبات قدرت کے شہد کی مکھی بھی ہے کیونکہ اسمیں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جسے دیکھکر بڑے بڑوں کی عقل دنگ ہو جاتی ہے اسکے خانوں کو دیکھو کہ ٹھیک مسدس اور تمام زاویے اسکے برابر ہوتے ہیں کہیں سے کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی اسیوجہ سے تمام خانے یکے بعد دیگرے بنتے چلے جاتے ہیں اور اگر وہ کوئی شکل بناتی تو خانوں کے برابر یک دوسرے سے متصل بنانا محال تھا یہ ریاضی اصول خدا کے سوا کس نے بتائی اس کے علاوہ اصول تمدن دیکھو کہ ان میں ایک ملکہ ہوتی ہے جسے یعسوب کہتے ہیں اور اسکے سر پر تاج ہوتا ہے اور سب مکھیاں اسکی تابع ہوتی ہیں حتی کہ پہاڑی لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیوں میں شہد کی مکھی کا چھتا بھی دیتے ہیں وہ لوگ چھتے میں سے پہچان کر ملکہ کو پکڑ کر بیٹی کے ساتھ کر دیتے ہیں، تمام مکھیاں خود بخود اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں بلکہ انڈے بچے برابر نہیں دیتی بلکہ صرف ایک مرتبہ اور اسکے بعد مرجاتی ہے اور اسکا بچہ اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اگر یہ مرجائے یا گم ہو جائے تو تمام مکھیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں یہ مکھیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنیوالی کچھ پہرہ دار کچھ محافظ کہ بہار کے موسم میں شہد جمع کرتی ہیں اور موسم خزاں کے واسطے ذخیرہ کر رکھتی ہیں غرض ایک اچھی خاصی سلطنت ہے آخر یہ باتیں انھیں خدا نے نہیں بتائیں تو اور کس نے بتائیں؟ ۱۲

منزل ۳

ع ۹ ۵ ۱۵

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ

بیشک خدا (سب کچھ) جانتا اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر

عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا

رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے وہ لوگ اپنی روزی

بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

میں سے اُن لوگوں کو جن پر انکا دسترس ہے (لونڈی غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ)

فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ

اس مال میں تو سب کے سب (مالک غلام وغیرہ) برابر ہیں تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمت کے منکر ہیں اور خدا

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ

ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہی بیاں تم ہی میں سے (تمہاری سی آدمی) بنائیں اور اسی نے تمہارے

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ

واسطے تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں پاک و پاکیزہ

مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ

روزی کھانے کو دی تو کیا یہ لوگ بالکل باطل (شیطان بت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور

اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

خدا کی نعمت (وحدانیت وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش

اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَ

کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں سے ان کو رزق دینے کا کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں

الْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوا

اور نہ قدرت حاصل کر سکتے ہیں تو تم (دنیا کے لوگوں پر قیاس کرکے

لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾

خدا کی مثالیں نہ گڑھو بیشک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ

ایک مثل خدا نے بیان فرمائی کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا

سلہ مطلب یہ ہے کہ روزی جو خدا کی دی ہوئی ہے سب اسمیں برابر ہیں کیونکہ کیسے ہی کو بھی نوکر چاکر لونڈی غلام کو دے دلا کر اپنا ذاتی خرچ قریب قریب اتنا ہی پڑتا ہے جتنا ایک مفلس کو اس پر بھی لوگ اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ لونڈی یا غلام ہمارے برابر ہو جائے یا ہم اس کر سے ذلیل ہو جائیں اپنی دولت نہیں دیتے۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کے بندے اس کے پیدا کئے ہوئے یا اس کے بندوں کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بت اُسکے برابر ہو جائیں ۱۲



شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ

اور ایک شخص وہ ہے کہ ہم نے اسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ

سے چھپا کے دکھا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) الحمد للہ

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

(کہ وہ بھی اسکے مقر ہیں) مگر ان کے بہتیرے (اتنا بھی) نہیں جانتے اور خدا ایک دوسری مثل بیان فرماتا ہے



رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ

دو آدمی ہیں کہ ایک ان میں سے بالکل گونگا اس پر غلام جو کچھ بھی (بات وغیرہ کی) قدرت نہیں رکھتا

وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ

اور (اس وجہ سے) وہ اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے کہ اسکو جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ

کیا ایسا غلام اور وہ شخص جو (لوگوں کو) عدل و میانہ روی کا حکم کرتا ہے اور وہ خود بھی ٹھیک

عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

سیدھی راہ پر قائم ہے (دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں) اور سارے آسمان و زمین کی

ع ۱۶

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ

غیب کی باتیں خدا ہی کے لیے مخصوص ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا

اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾

بلکہ اس سے بھی جلد تر بیشک خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور خدا ہی نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل ناسمجھ

شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ

تھے اور تم کو کان دیے اور آنکھیں (عطا کیں) دل (عنایت کیے)

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ

تاکہ تم شکر کرو کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف غور نہیں کیا جو

فِي جَوِّ السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي

آسمان کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے (اُڑتے رہتے ہیں) انکو تو بس خدا ہی (گرنے سے) روکتا ہے بیشک

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم

اسمیں بھی (قدرت خدا کی) ایمانداروں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں اور خدا ہی نے تمہارے گھروں کو

مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ

تمہارا ٹھکانا قرار دیا اور اسی نے تمہارے واسطے چوپایوں کی کھالوں سے

الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

تمہارے لیے (ہلکے پھلکے) ڈیرے (خیمے) بنائے جنھیں تم ہلکا پاکر اپنے سفر اور حضر

إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

میں کام میں لاتے ہو اور ان چارپایوں کی اون اور روؤں اور بالوں سے

أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا

ایک وقت خاص (قیامت) تک کے لیے تمہارے بہت سے اسباب اور کارآمد چیزیں (بنائیں) اور خدا ہی نے

خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ

تمہارے آرام کیلئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سایے بنائے اسی نے تمہارے (چھپنے بیٹھنے کے) واسطے پہاڑوں میں گھر

لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ

(غار وغیرہ بنائے) اور اسی نے تمہارے لیے کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی) گرمی سے محفوظ رکھیں اور لوہے کے کرتے جو تمہیں

كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾

ہتھیاروں کی زد سے بچائیں یوں خدا اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اسکی فرمانبرداری کرو اس پر بھی اگر

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ

یہ لوگ (ایمان سے) منہ پھیریں تو تمہارا فرض صرف احکام کا صاف صاف پہونچا دینا ہے (بس) یہ لوگ

نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾

خدا کی نعمتوں سلہ کو پہچانتے ہیں پھر (دیدہ و دانستہ) ان سے مکر جاتے ہیں اور انہیں کے بہتیرے ناشکرے

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ

ہیں اور جس دن ہم ہر ایک امت میں سے ایک پیغمبر کو گواہ (بنا کر) قبروں سے اٹھا کھڑا کرینگے پھر

سلہ بظاہر اس سے مراد جناب رسالتمآب اور ان کے اوصیا ہیں۔

ع ۱۱ ۷ ۱۷



لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾

کافروں کو نہ (بات کرنے کی) اجازت دی جائیگی اور نہ انکا عذر ہی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے (دنیا میں)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ

شرارتیں کی تھیں جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ اُن کے عذاب ہی میں تخفیف

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

کی جائے گی اور نہ اُن کو مہلت ہی دیجائے گی اور جن لوگوں نے دنیا میں خدا کا دوسروں کو شریک

شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

ٹھہرایا تھا جب وہ اپنے اُن شریکوں کو (قیامت میں) دیکھیں گے تو بول اٹھینگے کہ اے ہمارے پروردگار

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ

یہی تو ہمارے وہ شریک ہیں جنھیں ہم اُن صاحبوں کے وقت تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے تو وہ شریک

الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ

انکیں کیطرف بات کو پھینک ماریں گے کہ تم تو نرے جھوٹے ہو اور اس دن خدا کے سامنے

يَوْمَئِذِ ِنالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

سرنگوں ہوجائینگے اور جو افترا پردازیاں دنیا میں کیا کرتے تھے اُنسے غائب (غلط) ہوجائینگی

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

ان کی مفسدہ پردازیوں کی پاداش میں اُنکے لئے ہم عذاب پر عذاب

يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ

بڑھاتے جائیں گے اور وہ دن یاد کرو جس دن ہم ہر ایک گروہ میں سے انھیں میں کا

شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

ایک گواہ اُن کے مقابل لاکھڑا کریں گے اور (اے رسول) تم کو ان

شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

لوگوں پر (انکے) مقابل گواہ بنا کر لاکھڑا کریں گے اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) نازل کی

الثلثۃ ۱۴م

سلہ اس کی تفصیل دیکھو سورہ بقرہ شروع پارہ دوم میں صفحہ ۳۳ میں ۔۱۲

منزل ۳

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

جس میں ہر چیز کا (شافی) بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے (سراپا) ہدایت اور رحمت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

اور خوشخبری ہے اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف[۵] اور (لوگوں کے ساتھ

الْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى

نیکی کرنے اور قربت داروں کو (کچھ) دینے کا حکم کرتا ہے اور بدکاری اور

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ

تم نصیحت حاصل کرو اور جب تم لوگ باہم قول و قرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ

اور قسموں کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو حالانکہ

جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

تم تو اس کو اپنا ضامن بنا چکے ہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ

ضرور جانتا ہے اور تم لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس عورت کے ایسے نہ ہو

غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ

جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ

آپس میں اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے

اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ

(خواہ مخواہ) بڑھ جائے اس سے بس خدا تم کو آزماتا ہے (کہ تم کس کی پالائش کرتے ہو)

لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ

اور جن باتوں میں تم دنیا میں جھگڑتے تھے قیامت کے دن خدا خود تم سے صاف صاف

ع ۱۲ / ۶ / ۱۸

سلہ یہ آیت اسقدر جامع و مانع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت اس سے ظاہر ہوتی ہے کوئی بات اس سے نہیں چھوٹی حتیٰ کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوئی ہوتی تو بھی دعوے سے کہہ سکتے تھے کہ انہ تبیان لکل شئی اس میں ہر چیز کا بیان ہے اسی بنا پر عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ایکبارگی آپ نے اپنی آنکھیں بند کیں پھر آہستہ نیچی کرنے لگے اور داہنے بائیں اسطرح دیکھتے جاتے تھے جیسے کوئی کسی کی بات سنتا ہے میں نے عرض کی میں اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کبھی اسطرح آپکو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت سے میرے تمام شبہات رفع ہوئے اور صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔ ۱۲



تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

بیان کردے گا اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک ہی (قسم کی) گروہ بنا دیتا

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

گروہ تو جسکو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

ہدایت کرتا ہے اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اسکی باز پرس تم سے ضرور کیجائے گی

وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ

اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم

قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا

جمنے کے بعد (اسلام سے) اکھڑ جائیں اور (پھر آخر کار قیامت میں) تمہیں لوگوں کو

صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ

خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے

عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

واسطے بڑا (سخت) عذاب ہو اور خدا کے عہد و پیمان کے بدلے تھوڑی قیمت (دنیوی نفع) نہ لو

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اگر تم جانتے (بوجھتے) ہو تو (سمجھ لو کہ) جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس سے کہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ

بہتر ہے (کیونکہ مال دنیا سے) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائے گا اور جو (اجر)

اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا

خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور جن لوگوں نے دنیا میں صبر کیا تھا ان کو

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

(قیامت میں) انکے کاموں کا ہم اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا کریں گے مرد ہو

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ

یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایماندار بھی ہو

۹۵ ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی مخالفت کی ہے اور اس کی مذمت بیان کی ہے کیونکہ اسلام سے قبل عرب والوں کا یہ گویا عام شغلہ تھا کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اس کو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا اسی کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو لوگ فوراً اسلام سے الگ ہو جاتے اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے کیونکہ اتنی محنت کرکے اسلام کو ترقی دیے اور ذرا سی بدعہدی میں سارا گھر بنا بنایا بگڑ جاتا ہے

منزل ۳

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

تو ہم اُسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی)

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا

جو کچھ وہ کرتے تھے اسکا اچھے سے اچھا اجر (وثواب) عطا فرمائیں گے اور جب تم

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ طلب

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ

کر لیا کرو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایماندار ہیں اور اپنے پروردگار پر

اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ

بھروسا رکھتے ہیں اُن پر اسکا قابو نہیں چلتا اُسکا قابو چلتا ہے

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ

تو بس اُن ہی لوگوں پر جو اسکو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اس کو

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ

(خدا کا) شریک بناتے ہیں اور (اے رسول) ہم جب ایک آیت کے بدلے دوسری آیت نازل کرتے

وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ

ہیں تو حالانکہ خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس (کی مصلحتوں) سے خوب واقف ہے (مگر) یہ لوگ (تمکو) کہنے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ

لگتے ہیں کہ تم تو بس (بالکل) مفتری ہو بلکہ خود انمیں کے بہتیرے (مصالح کو) نہیں جانتے (اے رسول) تم (صاف) کہدو کہ اس (قرآن)

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ

کو روح القدس (جبرئیل) نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق نازل کیا ہے تاکہ جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ایمان لا چکے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے (از سرتاپا) ہدایت و خوشخبری ہے

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ

اور (اے رسول) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ کفار (تمہاری نسبت) کہا کرتے ہیں کہ ان کو (قرآن) کوئی آدمی

[illegible]

۵ اسکا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیادار خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و خوشی سے بسر نہیں کرتا بلکہ دینداری ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر فراغبالی ہے تو خدا کا شکر اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے ۱۲

ع ۱۳ ۱۱ ۱۹

لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ

قرآن سکھا دیا کرتا ہے (حالانکہ بالکل غلط ہے کیونکہ) جس شخص کیطرف یہ لوگ نسبت دیتے ہیں اسکی زبان تو

وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ

عجمی ہے اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا

جو لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی ان کو منزل مقصود

يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا

تک نہیں پہونچائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے جھوٹ بہتان تو

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بس وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں

بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾

رکھتے اور حقیقت امر یہ ہے کہ) یہی لوگ جھوٹے ہیں

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا

اس شخص کے سوا جو (کلمہ کفر پڑھنے) مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان کیطرف سے

مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

مطمئن ہو جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے بلکہ

وَلَٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ

خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر) کفر کرے تو اُن پر خدا کا

غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾

غضب ہے اور اُن کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

یہ اسوجہ سے کہ ان لوگوں نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت پر

عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

ترجیح دی اور اس وجہ سے کہ خدا کافروں کو ہرگز منزل مقصود

ف ابن عامر حضرمی کا ایک غلام ابو فکیہ رومی تھا اور وہ خوب علم کا شغل کرتا اور رات دن انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور شب کو حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا تب کچھ [illegible] کہ ابو فکیہ محمد کو قرآن سکھلاتا ہے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو لا نہیں سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان اچھی طرح سمجھتا بھی نہیں کیونکر قرآن تعلیم کر سکتا ہے ۱۲۔

ف کفار عرب جب رسول کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے اور ہر طرح عاجز ہوئے تو لگے بیچارے غریب صحابہ کو اذیت و تکلیف پہونچانے ان کی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمار اور انکے ماں باپ یاسر و سمیہ وغیرہ کو مار پیٹ کی دھمکی سے کافر بنا چھوڑیں حتی کہ ان بدبختوں نے حضرت عمار کے ماں باپ دونوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عمار کو مارنا شروع کیا یہانتک کہ جب قریب بہ ہلاکت پہونچے تو مجبور ہو کر جو کلمہ دشمن کہلانا چاہتے تھے کہہ دیا لوگوں نے حضرت رسول سے کہا کہ عمار کافر ہوگئے اور حضرت عمار روتے ہوئے آپکے پاس پہونچے آپنے فرمایا عمار کے گوشت و پوست میں ایمان پیوست ہوگیا ہے اور آپ نے خود اپنے ہاتھ سے عمار کے آنسو پونچھے اور فرمایا عمار تم مطمئن رہو اگر دشمن پھر وہ کلمہ کہلائیں تو کہہ دو ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ہے ۱۲۔

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ

تک نہیں پہونچایا کرتا یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور اُن کے

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ

کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر کر دی ہے کہ ایمان نہ لائینگے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

اور یہی لوگ (اس سرے سے) بے خبر ہیں کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

میں بھی یقیناً گھاٹا اٹھانے والے ہیں پھر اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ

ان لوگوں کو جنہوں نے مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر

جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

(خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور (تکلیفوں پر) صبر کیا اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ

ان سب باتوں کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور (اُس دن کو یاد) کرو جس دن

تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے کیا تھا

مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ

اسکا پورا پورا بدلہ ملے گا اور اُن پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائے گا خدا نے ایک گاؤں ؎۱

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

کی مثل بیان فرمائی جس کے رہنے والے ہر طرح کے چین و اطمینان میں تھے

يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

ہر طرف سے بافراغت اُن کی روزی ان کے پاس چلی آتی تھی پھر اُن لوگوں نے

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ

خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت انکو مزہ چکھا دیا

؎۱ اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت الدار تھے اور ان کے قریب ایک نہر تھی جسکا نام ثروان تھا [illegible]

ع ١٠ — ١٤ — ٢٠

الْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ

کہ بھوک اور خوف کو اوڑھنا (بچھونا) بنادیا اور انھیں لوگوں میں کا ایک

رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

رسول بھی ان کے پاس آیا تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا پھر عذاب (خدا نے انھیں) لے ڈالا

وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

اور وہ ظالم تھے ہی تو خدا نے جو تمھیں حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اسکو (شوق سے) کھاؤ

حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ

اور اگر تم خدا ہی کی پرستش (کا دعویٰ) کرتے ہو تو اسی کی نعمت کا

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

شکر ادا کیا کرو تم پر اس نے مردار اور خون اور سور کا

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ

گوشت اور وہ جانور جس پر (ذبح کے وقت) خدا کے سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا ہے

بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ

پھر جو شخص (مارے) بھوک کے مجبور ہو اور نہ خدا سے سرتابی کرنے والا ہو اور حد (ضرورت) سے بڑھنے والا

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

اور حرام کھائے) تو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمھاری زبان پر آئے (بے سمجھے بوجھے)

أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ

نہ کہہ بیٹھا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اس کی بدولت

لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا پر

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾

جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى

(دنیا میں) فائدہ تو ذرا سا ہے اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے اور

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ

یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جو تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں

قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور ہم نے تو (اسکی وجہ سے) ان پر کچھ ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

اوپر ستم توڑتے رہے پھر اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

کر بیٹھے اس کے بعد (صدق دل سے) توبہ کر لی اور اپنے کو درست

اَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

کر لیا تو (اے رسول) اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اسکے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَ

اس میں شک ہی نہیں کہ ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا خدا کے فرمانبردار بندے اور باطل سے کترا کے چلنے والے تھے

لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ

اور مشرکین سے (ہرگز) نہ تھے اس کی نعمتوں کے شکر گذار

اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

ان کو خدا نے منتخب کر لیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ کی انھیں ہدایت کی تھی

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اور ہم نے انھیں دنیا میں بھی (ہر طرح کی) بہتری عطا کی تھی اور وہ آخرت میں بھی

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ

یقیناً نیکو کاروں سے ہونگے (اے رسول) پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیم

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

کے طریقہ کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ

(اے رسول) ہفتہ کے دن (سنیچر) کی تعظیم تو بس انھیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی (یہود و نصاریٰ) اسکے بارے میں اختلاف کرتے

---

۱۵ ع ۲۱

سلہ مسلمانوں نے جو جمعہ کا دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ اسپر اعتراض کرتے کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیے اس کا خدا نے جواب دے دیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیم کے بعد معظم قرار پایا تھا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں ۱۲

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس امر میں وہ جھگڑا

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ

کرتے تھے قیامت کے دن فیصلہ کردے گا (اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے

إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ

پروردگار کی راہ پر حکمت اور اچھی اچھی نصیحت کے

الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي

ذریعہ سے بلاؤ اور بحث و مباحثہ کرو بھی تو ایسے طریقہ سے جو (لوگوں کے

هِيَ أَحْسَنُ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ

نزدیک) سب سے اچھا ہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے

ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قف وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

ان کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ

اور اگر (مخالفین کے ساتھ) سختی کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو جیسی سختی ان لوگوں نے تم پر

بِهِ ط وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِينَ ﴿١٢٦﴾

کی تھی اور اگر تم صبر کرو تو صبر صبر کرنے والوں کے واسطے بہتر ہے

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ

اور (اے رسول) تم صبر ہی کرو اور خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے اور ان مخالفین

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

حال پر تم رنج نہ کرو اور جو مکاریاں یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم تنگ دل نہ ہو

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہیں

هُمْ مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾ ع

خدا ان کا ساتھی ہے

١٦ ع ٩ ٢٢

منزل ٤

١٥

الجزء الخامس عشر

سورۃ بنی اسرائیل نزلت بمکۃ الا وان کادوا لیفتنونک	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	تمان آیات ثم یونس و ھی مائۃ واحدی عشرۃ آیۃ
بنی اسرائیل کا سورہ مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اسکی ایک سو گیارہ آیتیں ہیں

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام

الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ

(خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جسکے گرد ہم نے ہر قسم کی برکت مہیا کر رکھی ہے

لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ وَ

تاکہ ہم اسکو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں سلہ ہمیں شک نہیں کہ (وہ سب کچھ) سنتا (اور) دیکھتا ہے

اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ

اور ہم نے موسے کو کتاب (توریت) عطا کی اور اس کو بنی اسرائیل کی

اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ﴿۲﴾ ذُرِّیَّۃَ

رہنما قرار دیا (اور حکم دیدیا) کہ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ

مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ﴿۳﴾

کشتی میں سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوح بڑا شکرگزار بندہ تھا

وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ

اور ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب (توریت) میں صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ روئے

فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴﴾

زمین پر دو مرتبہ سلہ ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ

پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا وقت آ پہونچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت نصر) اور اسکی فوج

اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ

کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنے والے تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے (اور خوب قتل و غارت کیا)

کَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ

اور خدا (کے عذاب) کا وعدہ پورا ہو کر رہا پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان پر غلبہ دے کر تمہارے

سلہ اس آیت میں تصریحاً خدا نے حضرت رسول کی معراج کو بیان فرمایا ہے، اگرچہ بعض لوگوں نے مسجد اقصےٰ سے بیت المقدس مراد لی ہے مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجد اقصیٰ سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے بہرحال یہ تمامی اہل اسلام کا متفق علیہ اعتقاد ہے کہ آپ کو معراج ہوئی اور بدنی، نہ فقط روحی نہیں اور اس کا منکر کافر ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی، بعض ستر ربیع الاول کہتے ہیں بعض ٢٧ رجب بعض ١٧ رمضان، بعض ٢١ رمضان اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایک مرتبہ ہوئی کہ دو مرتبہ اس میں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام کے حجرہ سے ہوئی یا ام ہانی کے گھر سے خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے اور سچے نبی نے خبر دی ہے اسے دل سے مانیں اور عقلی ڈھکوسلوں کے پیچھے نہ پڑیں، اول تو ہماری عقل ہی کیا اور فلسفیوں کے اقوال پر نظر جاتی ہے تو ان میں خود باہم اختلاف، پھر کس پر اعتبار ہو اور کس پر نہ ہو اسکے علاوہ خود انہیں کی عقلی دلیلوں سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے، پھر یہ بھی باتیں یوں کیوں کہے ١٢

سلہ پہلی دفعہ ارمیا پیغمبر کا حکم نہ ماننا اور اشعیا پیغمبر کا قتل کرنا، دوسری دفعہ حضرت زکریا و یحییٰ کو شہید کرنا، اور حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا

١٢ - ١٢

١٢

عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ

دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمھاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا

اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وقف

بنا دیا، اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے فائدے کے لیے اچھے کام کرو گے

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اور اگر تم برے کام کرو گے تو (بھی) اپنے ہی لیے پھر جب دوسرے وقت کا وعدہ آ پہونچا (تو ہم نے طیطوس

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

رومی کو تم پر مسلط کر دیا) تا کہ وہ لوگ (مارتے مارتے) تمھارے چہرے بگاڑ دیں (کہ پہچانے نہ جاؤ) اور جس طرح پہلی دفعہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى

مسجد بیت المقدس میں گھس گئے تھے اسی طرح پھر گھس پڑیں اور جس چیز پر قابو پائیں خوب اچھی طرح برباد کر دیں

رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

(اب بھی اگر تم چین سے رہو تو) امید ہے کہ تمھارا پروردگار تم پر ترس کھائے اور اگر (کہیں) وہی (شرارت) کرو گے تو ہم بھی پھر پیٹیں گے اور

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ہم نے تو کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا ہی رکھا ہے، اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن

يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اُس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے اچھے کام

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾

کرتے ہیں اُن کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کے لیے بہت بڑا اجر اور ثواب (موجود) ہے

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

اور یہ بھی کہ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اُن کے لیے ہم نے دردناک

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ

عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی کبھی (عاجز ہو کر اپنے حق میں) برائی (عذاب وغیرہ کی دعا) اس طرح مانگتا

بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ

(ہے) جس طرح اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی تو بڑا جلد باز ہے اور ہم نے رات

ع ۱۰

۱؎ ان دونوں فسادوں میں جن کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے شدید اختلاف ہے کہ اس سے مراد و مقصود خدا کا کیا ہے مشہور تو یہ ہے کہ پہلے سے اشارہ بخت نصر کی طرف ہے اور دوسرے سے طیطوس رومی کی ان دونوں نے یکے بعد دیگرے یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور ان کا دارا الحکومت بیت المقدس جو ان کے پرستش کی جگہ تھی وہ بھی مسمار کر دی گئی ایک روایت میں ہے کہ پہلے سے اشارہ جالوت اور دوسرے سے بخت نصر کی طرف ہے واللہ اعلم ۱۲

وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ

اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا پھر ہم نے رات کی نشانی (چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج)

النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا

کو روشن بنایا (کہ سب چیزیں دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم

عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ⑫

برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو (سمجھو) اور ہم نے ہر چیز کو خوب اچھی طرح تفصیل سے بیان کر دیا ہے،

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ

اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ عمل کو اُس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ اس کی قسمت اُس کے ساتھ رہے) اور

لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ⑬ اِقْرَاْ

قیامت کے دن ہم اُس کے سامنے نکال کے رکھ دینگے کہ وہ اسکو ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائے گا،

كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ⑭

(اور ہم اُس سے کہیں گے کہ) اپنا نامۂ عمل پڑھ لے اور آج اپنا حساب لینے کے لیے تو آپ ہی کافی ہے[۵۱]

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

جو شخص راہ براہ ہوتا ہے تو بس اپنے فائدے کے لیے راہ پر آتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اُسنے

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ

بھٹک کر اپنا آپ بگاڑا اور کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ اپنے سر نہیں لے گا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮ وَاِذَآ

اور ہم تو جب تک رسول کو بھیجکر اتمام حجت نہ کر لیں کسی پر عذاب نہیں کیا کرتے اور ہم کو جب

اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا

کسی بستی کا ویران کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوش حالوں کو (طاعت کا) حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ

فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ⑯ وَكَمْ

اُس میں نافرمانیاں کرنے لگے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہوگئی اُسوقت ہم نے اسے اچھی طرح تباہ و برباد کر دیا، اور

اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى

نوح کے بعد سے (اسوقت تک) ہم نے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا، اور (اے رسول) تمھارا

---

۵۱ کیونکہ اُس دن تو ہر شخص کے تمام اعمال بھلے برے جو کچھ اُس نے دنیا میں کیے ہیں لکھے ہوئے اُس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہونگے پھر دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کیا رہی وہ خود فیصلہ کریگا کہ اس کو کیا بدلہ ملنا چاہیے ۱۲

۵۲ ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام نہ قبول کرو، میری پیروی کرو میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لے لوں گا اُسی کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ

پروردگار (اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لیے کافی ہے (اور گواہ شاہد کی ضرورت نہیں) اور

كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ

جو شخص دُنیا کا خواہاں ہو، تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی دُنیا میں سر دست

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

اُسے عطا کرتے ہیں (مگر) پھر ہم نے اُسکے لیے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھی ہے کہ وہ اُس میں بُری حالت سے

مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

راندا ہوا داخل ہوگا، اور جو شخص آخرت کا متمنی ہو اور اُسکے لیے خوب جیسی چاہیے کوشش بھی کی،

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾

اور وہ ایمان دار بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش مقبول ہوگی، (اے رسول)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ

اِن کو اور اُن کو (غرض سب کو) ہم ہی تمھارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں اور

مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا

تمھارے پروردگار کی بخشش تو (عام ہے) کسی پر بند نہیں (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ہم نے بعض لوگوں کو

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ

بعض پر کیسی فضیلت دی ہے اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی

تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

فضیلت بھی تو کہیں بڑھ کر ہے اور دیکھو کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اس کا) شریک نہ بنانا ورنہ تم

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

بُرے حال میں ذلیل رسوا بیٹھے کے بیٹھے رہ جاؤ گے اور تمھارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اُسکے سوا

اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ

بڑھاپے کو پہونچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو (خبردار) اُن کے جواب میں اُف تک نہ کہنا،

بعض بعض سے فضل ہیں

ع ١٢ ٢

والدین کے جواب میں اُف تک نہ کہو

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ

اور نہ جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سننا ہو) تو بہت ادب سے کہا کرو [سلہ] اور اُن کے سامنے

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (اُن کے حق میں) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ط

اُن دونوں نے میرے چھٹپنے میں میری پرورش کی ہو اسی طرح تو بھی اُنپر رحم فرما تمہارے دلکی بات تمہارا پروردگار

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

خوب جانتا ہو اگر تم (واقعی) نیک ہو گئے (اور بھولے سے اُنکی خطا کی ہو تو وہ تم کو بخشدیگا) کیونکہ وہ تو توبہ

غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ

کرنیوالوں کا بڑا بخشنے والا ہو، اور قرابت داروں [سلہ] اور محتاج اور پردیسی کو اُن کا حق

وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ

دیدو اور (خبردار) فضول خرچی مت کیا کرو، کیونکہ فضول خرچی کرنیوالے

كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری

كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ

کرنے والا ہی، اور تم کو اپنے پروردگار کے فضل و کرم کے انتظار میں جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً)

رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَ

اِن (غریبوں) سے منھ موڑنا پڑے تو نرمی سے اُن کو سمجھا دو، اور اپنے ہاتھ کو

لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا

نہ تو گردن سے بندھا ہوا (بہت تنگ) کرلو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل

كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ

کھولدو کہ سب کچھ دے ڈالو اور آخر تم کو ملامت زدہ حسرتناک بیٹھنا پڑے اسمیں شک نہیں کہ

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط اِنَّهٗ كَانَ

تمہارا پروردگار جسکے لیے چاہتا ہو روزی کو فراخ کردیتا ہو اور جسکی روزی چاہتا ہو تنگ رکھتا ہو اسمیں شک نہیں

[سلہ] اس کی تفسیر میں وارد ہو کہ تیز نظر سے آنکھ بھر کر اُن کی طرف نہ دیکھو اُن کی آواز پر اپنی آواز اُن کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو اُن کے آگے نہ چلو اُن کا نام لے کر نہ پکارو اُن کے آگے نہ بیٹھو، ایسا کام نہ کرو جس سے اُن کو کوئی گالی دے اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں تو ہدایت و ایمان کی دعا کرو ١٢

[سلہ] ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہی، بولا ہاں آپنے پوچھا کیا تو نے سورۂ بنی اسرائیل میں وآت ذاالقربی حقہ نہیں پڑھا ہی اُس نے عرض کی یقیناً آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جن کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہو پھر بزاز ابو یعلی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حضرت فاطمہؑ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی ہی، دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۴ صفحہ ١٠٦ سطر ١٩، و صفحہ ١٧٧ سطر ١٥ مطبوعۂ مصر اور یہی روایت معارج النبوۃ میں بھی ہے ١٢

بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

کہ وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے، اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی

خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ

اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تم کو (سب کو) تو ہم ہی روزی دیتے ہیں، بے شک اولاد

قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى

کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے، اور (دیکھو) زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا کیونکہ

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا

بے شک وہ بڑی بےحیائی کا کام ہے اور بہت برا چلن ہے، اور جس جان کا مارنا

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ

خدا نے حرام کر دیا ہے اسکو قتل نہ کرنا، مگر جائز طور پر (بفتوائے شرع) اور جو شخص ناحق مارا جائے

مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ

تو ہم نے اسکے وارث کو (قاتل پر قصاص کا) قابو دیا ہے تو اُسے چاہیے کہ قتل

فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا

(خون کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد دیا جائیگا (کہ قتل ہی کرے یا معاف کرے) اور یتیم

مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ

جب تک جوانی کو پہونچے اسکے مال کے قریب بھی نہ جانا، مگر ہاں اسطرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ

اور عہد کو پورا کرو کیونکہ (قیامت میں) عہد کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی،

اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

اور جب ناپ تول کر دینا ہو تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو اور (جب تول کر دینا ہو تو) بالکل ٹھیک ترازو سے

الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ

تولا کرو (معاملہ میں) یہی (طریقہ) بہتر ہے اور انجام (بھی اس کا) اچھا ہے اور جس چیز کا تمہیں

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ

یقین نہ ہو (خواہ مخواہ) اسکے پیچھے نہ پڑا کرو (کیونکہ) کان اور آنکھ اور

منزل ۴

الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا

دل ان سب کی (قیامت کے دن) یقیناً باز پرس ہوتی ہے اور (دیکھو)

تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ

زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تو (اپنے اس دھماکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالیگا

الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ

اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہونچ سکے گا (اے رسول) ان سب

كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّا

باتوں میں سے جو بات بُری ہے وہ تمھارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے یہ بات تو حکمت

أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ

کی ان باتوں میں سے ہے جو تمھارے پروردگار نے تمھارے پاس وحی بھیجی اور خدا کے

إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾

ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

(اے مشرکین مکہ) کیا تمھارے پروردگار نے تمھیں چن چن کر بیٹے دیے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں

إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ

(یعنی فرشتے) اس میں شک نہیں کہ تم بڑی (سخت) بات کہتے ہو اور ہم نے

صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

تو اسی قرآن میں طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ کسی طرح سمجھیں مگر اس سے تو

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ

ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے رسول ان سے) تم کہدو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا یہ لوگ کہتے ہیں

إِذًا لَابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَانَهُ

اور معبود بھی ہوتے تو اب تک ان[۱] معبودوں نے مالک عرش تک (کی رسائی) کی کوئی نہ کوئی راہ نکالی ہوتی

وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ

جو جو بیہودہ باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ ان سے بہت بڑھ کے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے

ع ۴

[۱] مطلب یہ ہو کہ جس طرح یہ مشہور ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش و کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑ مرتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا کے ہوتے ایک خدا ہمیشہ برتر ہی سے اسے کہا جاتا خدا کہلاتا اور دوسرا مجبور چپکا بیٹھا دیکھا کرتا ۱۲-۱۲

اَلسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اسکی تسبیح کرتے سلہ ہیں اور

مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

(سارے جہان میں) کوئی چیز ایسی نہیں جو اُسکی حمد (و ثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ اُنکی تسبیح نہیں

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ

سمجھتے اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا بُردبار (اور) بخشنے والا ہے اور جب تم قرآن پڑھتے

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ہو تو ہم تمہارے اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں ، اور (گویا) ہم خود اُن کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا

غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور (گویا) ہم اُنکے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں (کہ نہ

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى

سُن سکیں) جب تم قرآن میں اپنے پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار اُلٹے پاؤں نفرت کرکے

اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

(تمہارے پاس سے) بھاگ کھڑے ہوتے ہیں جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ یہ غور سے

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ

سنتے ہیں ہم تو خوب جانتے ہیں اور جب یہ لوگ باہم کان میں بات کرتے ہیں تو اُس وقت یہ ظالم (ایمانداروں

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک (دیوانے) آدمی کے پیچھے پڑے ہو جسپر کسی نے جادو کر دیا ہے ،

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

(اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ (کمبخت) تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں تو (اسی وجہ سے) اسکے گمراہ ہوئے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کہ اب (حق کی) راہ کسی طرح پا ہی نہیں سکتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں رہ جائیں گے

الربع

سلہ
سبح ہے اور
اصل سبح ہو ے

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست
کہ ہر برگے بہ تسبیحش زبانیست

رُباعی

ہر گُل کے ورق میں رنگ و بُو تیری ہے،
بلبل کو چمن میں گفتگو تیری ہے،
ہر ذرہ ہے تر زبان ثنا میں تیری
ہر شئی کو جہاں میں آرزو تیری ہے

۱۲



وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ

اور ریزہ ریزہ (ہوجائیں گے) توکیا از سر نو پیدا کر کے اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ

كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

تم (مرنیکے بعد) چاہے پتھر بنجاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اُسکا زندہ

فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ

ہونا دشوار ہو تم بھی ضرور زندہ ہوگے) تو یہ لوگ عنقریب ہی تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کریگا تم کہدو

الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ

کہ وہی (خدا) جسنے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا (جب تم کچھ نہ تھے) اس پر یہ لوگ تمہارے سامنے سر مٹکا مٹکا کے

رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ

اور کہیں گے (اچھا اگر ہوگا) تو آخر کب، تم کہدو کہ بہت جلد عنقریب ہی ہوگا

قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

جسدن تمہیں خدا (اسرافیل کے ذریعہ سے) بلائیگا تو اُسکی حمد و ثنا کرتے ہوئے اُسکی تعمیل کرو گے

وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ

(اور قبر سے نکل پڑو گے) اور تم خیال کرو گے کہ (مرنیکے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے (اے رسول) میرے (سچے) بندوں

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ

(مومنوں) سے کہدو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقے سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ شیطان تو (ایسی ہی) باتوں سے فساد

بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾

ڈلواتا ہے، اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ

تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے اگر چاہیگا تم پر رحم کریگا اور اگر چاہیگا تم پر عذاب کرے گا، اور

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ

(اے رسول) ہم نے تم کو کچھ ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے، اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ

زمین میں ہیں (سب کو) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہم نے یقیناً بعض ۱؎ پیغمبروں کو بعض پر

ع ۱۲ ۵

۱؎ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ہمارے رسول ان چاروں سے بھی افضل ہیں ۱۲

بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے

النَّبِيِّنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ

فضیلت دی اور ہم ہی نے داؤد کو زبور عطا کی (اے رسول) تم اُن سے کہدو کہ خدا

ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ

کے سوا اور جن لوگوں کو معبود سمجھتے ہو اُنکو (وقت پڑے) پکار تو دیکھو کہ وہ نہ تو تمہے

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تمہاری تکلیف ہی دفع کر سکتے ہیں اور نہ اُسکو بدل سکتے ہیں یہ لوگ جن کی مشرکین

يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ

(اپنا خدا سمجھکر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کی قربت کے ذریعے ڈھونڈھتے پھرتے

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ

ہیں کہ (دیکھیں) اُنمیں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور اُسکی رحمت کی امید رکھتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک

عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں ہے مگر روز قیامت

اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا

سے پہلے ہم اُسے تباہ و برباد کر چھوڑینگے یا (نافرمانی کی سزا میں) اُس پر سخت سے سخت

عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

عذاب کریں گے (اور) یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی جا چکی ہے

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

اور ہمیں معجزات کے بھیجنے سے بجز اسکے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ اگلوں نے انہیں

الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ

جھٹلایا اور ہم نے قوم ثمود کو (معجزے سے) اونٹنی عطا کی جو (ہماری قدرت کی) دکھانے والی تھی تو ان لوگوں نے اس پر ظلم کیا

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ

(یہانتک کہ اُسکو مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے

رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ

کہدیا تھا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے (کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے) اور ہم نے جو خواب تم کو دکھلایا

لہ یہ اُن لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچ مچ خدا ہوتے تو پھر اُنکی خدا کے تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈھتے ۱۲

سلہ ابن جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسین علیہ السلام اور ابن عباس اور حضرت عائشہ سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسول نے دیکھا تھا کہ بنی اُمیہ میرے منبر پر اسطرح اُچک رہے ہیں جسطرح بندر اُچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھنے ہی حضرت ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اسکے بعد عمر بھر کبھی نہ ہنسے اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اُس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمان کا وزیر تھا اور حضرت رسول نے اپنی حیات میں اس کی شرارت و بدباطنی کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اس کو وزغ ملعون رسول کہا کرتے

دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ مصر ۱۲

اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ

تھا، تو لوگوں کے (ایمان) کی آزمائش کا ذریعہ ٹھہرایا تھا اور (ایسے ہی) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے

وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝٦٠ وَاِذْ

اور ہم باوجود ان لوگوں کو (طرح طرح سے) ڈراتے ہیں مگر (یہ ڈرانا) ان کی سخت سرکشی ہی بڑھاتا ہے گیا۔ اور جب ہم نے

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ

فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس، وہ (غرور سے) کہنے لگا

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝٦١ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا

کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تونے مٹی سے پیدا کیا ہے اور (شوخی سے) بولا کہ دیکھ تو

الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

یہی وہ شخص ہے جسکو تونے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٢ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تو میں (دعوے سے یہ کہتا ہوں) کہ تھوڑے سے (قلیل) کے سوا اسکی نسل کی جڑ کاٹتا رہونگا۔ خدا نے فرمایا (چل)

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝٦٣ وَ

دور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کریگا تو (یاد رکھ کہ) تم سب کی سزا جہنم ہے اور (وہ) بھی پوری سزا ہے اور

اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

ان میں سے جسکو بہکا سکے اپنی (چکنی چپڑی) باتوں سے بہکا اور اپنے چیلوں کے (لشکر) سوار

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ

اور پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد سلہ میں ان کے

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝٦٤

ساتھ ساجھا کرے اور ان سے (خوب جھوٹے) وعدے کر۔ اور شیطان تو ان سے جو وعدے کرتا ہے دھوکے (کی ٹٹی) کے سوا کچھ نہیں

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

بیشک جو میرے (خاص) بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں (چل سکتا) اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی

وَكِيْلًا ۝٦٥ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ

ہے۔ (لوگو) تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے

منزل ٤ — ع ٨

سلہ اولاد میں شیطان کے شریک ہونیکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بے زنا کی اور اس سے اولاد ہوئی تو چونکہ شیطانی حرکت تھی اسلیے گویا شیطان بھی شریک ہوگیا یا یہ مطلب ہو کہ حرام مال سے لونڈی خرید کرے اور اس سے اولاد ہو ١٢

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (۶۶) وَ

تاکہ تم اُسکے فضل و کرم (معاش) کی تلاش کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے، اور جب

اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ

سمندر میں کبھی تمکو کوئی تکلیف پہونچے تو جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے غائب (غلاً) ہو گئے،

اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ

مگر بس وہی (ایک خدا یاد رہتا ہے) اسپر بھی جب خدا نے تم کو چھٹکارا دیکر خشکی تک پہونچا دیا تو پھر تم اُس سے منھ موڑ بیٹھے اور

الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا (۶۷) اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ

انسان بڑا ہی ناشکرا ہے تو کیا تم کو اسکا بھی اطمینان ہوگیا کہ وہ تمھیں خشکی کی طرف (لیجا کر)

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

(قارون کیطرح) زمین میں دھنسا دے یا تم پر (قوم لوط کیطرح) پتھروں کا مینھ برسا دے پھر (اس وقت) تم کسی کو

لَكُمْ وَكِيْلًا (۶۸) اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ

اپنا کارساز نہ پاؤ گے، یا تم کو اس کا بھی اطمینان ہو گیا ہے کہ خدا پھر تم کو دوبارہ اُسی

فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ

سمندر میں لیجائیگا اُسکے بعد ہوا کا ایک ایسا جھونکا جو (جہاز کے) پرخچے اوڑا دے تم پر بھیجے

الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

پھر تمھیں تمھارے کفر کی سزا میں ڈوبا مارے پھر تم کسی کو (ایسا حمایتی) نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا

عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا (۶۹) وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ

کرے (اور تمھیں چھڑا لے) اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور

حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

تری میں اُن کو (جانوروں کشتیوں کے ذریعہ) لئے لئے پھرے اور انھیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں، اور

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (۷۰) ع ۱۰

اپنے بہتیرے مخلوقات پر اُن کو اچھی خاصی فضیلت دی،

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ

اُس دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو اُن کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے، تو جس کا

سلہ ابن مردویہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامهم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یدعی کل قوم بامام زمانهم وکتاب ربهم وسنة نبيهم کہ ہر قوم اپنے زمانے کے امام، اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا دیکھو تفسیر دُرِ منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مطبوعہ مصر اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے اور اس بنا پر اس وقت امام عصر کا موجود رہنا بھی ضروری ہوا ۱۲۔

أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَٰبَهُمْ

نامۂ عمل اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں گے

وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِى هَٰذِهِۦٓ

اور اُنپر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو شخص اس (دُنیا) میں (جان بوجھکر) ۱ے اندھا بنا رہا

أَعْمَىٰ فَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور (نجات کے) راستے سے بہت دور بھٹکا ہوا

وَإِن كَادُوا۟ لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ ٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ

اور (اے رسول) ہمنے جو (قرآن) تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا اگرچہ یہ لوگ تو تمہیں اُس سے بہکانے

إِلَيْكَ لِتَفْتَرِىَ عَلَيْنَا غَيْرَهُۥ ۖ وَإِذًا لَّٱتَّخَذُوكَ

ہی لگے تھے تاکہ تم قرآن کے علاوہ کچھ (دوسری) باتوں کا افترا باندھو ۲ے اور جب تم یہ کرگزرتے

خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ

اس وقت یہ لوگ تم کو اپنا سچا دوست بنا لیتے، اور اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رکھتے تو ضرور تم بھی

إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَٰكَ ضِعْفَ

ذرا (ذہور) جھکنے ہی لگتے اور (اگر تم ایسا کرتے تو) اُسوقت ہم تم کو زندگی میں بھی اور مرنے پر

ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

بھی دوہرے دوہرے (عذاب) کا مزہ چکھا دیتے اور پھر تم کو ہمارے مقابلے میں

عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِن كَادُوا۟ لَيَسْتَفِزُّونَكَ

کوئی مددگار بھی نہ ملتا، اور یہ لوگ تو تمہیں (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ

مِنَ ٱلْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ

کرنے ہی لگے تھے تاکہ تمکو وہاں سے (شام کی طرف) نکال باہر کریں ۳ے اور ایسا ہوتا تو تمہارے پیچھے یہ

خِلَٰفَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا

لوگ چند روز کے سوا ٹھہرنے بھی نہ پاتے، تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں

قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾

انکا برابر یہی دستور رہا ہے اور جو دستور ہمارا (ٹھہرا ہوا) ہے اس میں تم تغیر تبدل نہ پاؤ گے

ع ۸

ف ۱ مطلب یہ ہے جو شخص دنیا میں سمجھ اور عقل رکھکر اوس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اُسے نجات کا رستہ نہ سوجھ پڑے گا ۱۲

ف ۲ فتح مکہ کے روز جب آپ نے خانہ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفار قریش نے بہت عاجزی سے کہا کہ ایک بُت جو کہ مروہ پر ہے اُسے چھوڑ دیجیے اور نہ توڑ ڈالیے آپ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا اگر پھر توڑ ڈالنے کا حکم دے دیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ف ۳ کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں رہے، اگر آپ بھی شام میں جاکر رہیں تو ہم لوگ آپ پر ایمان لائیں، اسلئے بعد آپ نے شام کا قصد کیا تھا، مگر خدا نے منع کیا تھا ۱۲

ف ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول کو ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے چلنے تو خدا کا یہ حکم ہوا، غرض آپ نے یہ دعا کی اور خدا نے آپ کے قول فرمایا اور یوں فتح کر دکھایا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور بتوں سے پاک کیا، چنانچہ

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

(اے رسول) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر، عصر، مغرب، عشا) پڑھا کرو، اور

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾

نماز صبح (بھی)، کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات دونوں کے فرشتوں کی) گواہی ہوتی ہے

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰى أَنْ

اور رات کے خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو یہ سنت تمہاری (خاص فضیلت) ہے قریب ہے کہ (قیامت کے دن)

يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي

خدا تم کو مقام محمود تک پہونچائے اور یہ دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہونچا اچھی طرح

مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ

پہونچا، اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے

اجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾ وَ

خاص اپنی بارگاہ سے ایک حکومت عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہونچے اور

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ

(اے رسول) کہدو کہ (دین) حق آگیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوا اسمیں شک نہیں کہ باطل

كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ

مٹنے والا ہی تھا اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے (سراسر)

شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِينَ

شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا

إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ

ہی نہیں، اور جب ہم نے آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اُسنے (ہم سے) منہ پھیرا

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوسًا ﴿٨٣﴾

اور پہلو تہی کرنے لگا، اور جب اُسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا،

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۖ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ

(اے رسول) تم کہدو کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کارگزاری کرتا ہے پھر تم میں سے جو شخص

ثمر

اس وقت کے واقعہ کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری سے یوں بیان کیا ہے کہ جب ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ داخل ہوئے تو خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت جو خانہ کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں کے پوجنے کیواسطے نصب تھے حضرت رسول نے ان کے گرانے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب بت گرائے گئے آخر ایک بہت بڑا بت جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا باقی رہ گیا جب اُسکو آپنے دیکھا تو حضرت علی سے فرمایا تم میرے شانے پر چڑھو یا میں تمہارے شانے پر چڑھوں اور اس کو گراؤں، حضرت علی نے عرض کی آپ میرے شانے پر سوار ہوں، غرض رسول اللہ حضرت علی کے شانے پر چڑھے تو حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت نبوت کا بار بہت گراں گزرا اور مجھ سے یہ بھی نہیں ممکن تھا کہ آپکو حرکت دے سکوں تب آپ اتر گئے اور مجھے اپنے شانے پر سوار کیا، غرض جب میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اس قدر بلند پایا کہ اگر چاہتا تو آسمان کو چھو لیتا، سچ ہے

علی بدوش نبی شد بچشم دوز عیاں شدہ ہست نور علی نور

آخر میں نے ہبل کو اکھاڑ کر زمین پر پھینکا اور حضرت رسول نے فرمایا جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا اُس کے بعد میں آپکے شانے سے کود پڑا تو مجھے ذرا بھی کوئی تکلیف نہوئی،

منزل ۴

ع ۷ ۹

بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

بالکل ٹھیک سیدھی راہ پر ہے تمہارا پروردگار (اُس سے) خوب واقف ہے، اور (اے رسول) تم سے لوگ

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ

روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم (اُنکے جواب میں) کہدو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی ہے)

مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ

اور تمکو بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے (اسکی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اور (اے رسول) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن)

بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا

ہمنے تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے (دُنیا سے) اُٹھا لیجائیں پھر تم اپنے واسطے ہمارے مقابلے میں

وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ

کوئی مددگار نہ پاؤگے مگر یہ صرف تمہارے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اُسنے ایسا کیا) اسمیں شک نہیں کہ اسکا تمپر

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ

بڑا فضل و کرم ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اگر (ساری دنیا جہان کے) آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے

الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ

ہوں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو (غیر ممکن) اسکے برابر

بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾

نہیں لا سکتے اگرچہ (اس کوشش میں) ایک کا ایک مددگار بھی بنے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

اور ہمنے تو لوگوں (کے سمجھانے) کیواسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں الٹ پلٹ کے

مَثَلٍ ؗ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ

بیان کردیں اُسپر بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کیے نہیں رہتے اور (اے رسول کفار) تم سے کہا کہ

نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

جبتک تم ہمارے واسطے زمین سے (چشمہ) نہ بہا نکالوگے ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائینگے

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اُس میں تم بیچ بیچ میں

ف۸۵ مکے کے کفار قریش نے حضرت رسول کے مبعوث ہونے کے بعد نضر بن حارث ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینے کے یہودیوں کے پاس حضرت کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا اُن پر یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبر آخرالزماں کے ظہور کا زمانہ قریب ہے اور جو باتیں تم لوگ اُس کی بیان کرتے ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص پیغمبر ہے، تم لوگ اُس کا یوں امتحان کرو کہ اُس سے پوچھو کہ سابق زمانے میں جو چند جوان گم ہوگئے تھے اُن کا قصہ کیا ہے اور روح کیا چیز ہے اگر وہ روح کی حقیقت بھی بتادے تو جھوٹا سمجھنا ورنہ وہ ضرور سچا پیغمبر ہے، غرض وہ لوگ مکے واپس گئے اور مشورہ کرکے آپ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا، میں کل جواب دونگا، آخر جوانوں کے باب میں یہ جواب ملا ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایتنا عجبا جو سورۂ کہف میں مذکور ہے اور روح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا

نہریں جاری کر کے دکھا دو یا جیسا تم گمان رکھتے تھے ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے (ٹکڑے)

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

کر کے گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (اپنے قول کی تصدیق میں ہمارے سامنے) گواہی

قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ

میں لاکھڑا کرو یا تمہارے (رہنے کے) لیے کوئی طلائی محل سرا ہو، یا تم

تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۚ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ

آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب نہ نازل کرو گے کہ ہم اُسے خود

تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي

پڑھ بھی لیں اُس وقت تک ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھنے کے بھی قائل نہ ہونگے (اے رسول) تم کہدو کہ سبحان اللہ

هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

میں ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا آخر اور کیا ہوں (جو یہ بیہودہ باتیں کرتے ہو) اور جب لوگوں کے پاس ہدایت

أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا

آ چکی تو اُن کو ایمان لانے سے اسکے سوا اور کسی چیز نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا

أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي

نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اگر زمین پر فرشتے

الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا

(بسے ہوئے) ہوتے کہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم اُن لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو

عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ

رسول بنا کر نازل کرتے (اے رسول) تم کہدو کہ ہمارے تمہارے درمیان گواہی

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

کے واسطے بس خدا کافی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف

بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن

اور دیکھ رہا ہے، اور خدا جسکی ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو

ع ۱۰ ۹ ۱۰

النصف

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ

گمراہی میں چھوڑ دے تو (یاد رکھو کہ) پھر اس کے سوا کسی کو اُس کا سرپرست نہ پاؤ گے

نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ

اور قیامت کے دن ہم اُن لوگوں کو منہ کے بل اوندھے اندھے اور گونگے اور بہرے

بُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ

قبروں سے اُٹھائیں گے اُنکا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب کبھی بجھنے کو ہوگی تو ہم اُن لوگوں پر

سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

(اُسے) اور بھڑکا دینگے یہ سزا اُنکی اس وجہ سے ہے کہ اُن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور

قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا پھر ہم از سرِ نو

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ

پیدا کر کے اُٹھائے جائیں گے، کیا اُن لوگوں نے اسپر بھی نہیں غور کیا کہ وہ خدا جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

سارے آسمان اور زمین بنائے اسپر بھی (ضرور) قادر ہے کہ اُنکے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ

اور اُس نے اُن (کی موت) کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں اسپر بھی یہ ظالم

اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ

انکار کیے بغیر نہ رہے (اے رسول) تم کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار

رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ

میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (انکو) بند رکھتے اور آدمی بڑا ہی

الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ

تنگدل ہے اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو کھلے ہوئے نو [1] معجزے

اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ

عطا کیے تو (اے رسول) بنی اسرائیل سے (یہی) پوچھ دیکھو کہ جب موسیٰ اُن کے پاس آئے

النّصف

[1] ایک روایت میں ہے کہ وہ نو معجزے یہ تھے:- عصا، یدِ بیضا، قحط، طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی اسکی تفصیل دیکھو پارۂ نہم سورۂ اعراف صفحہ ۲۶۴ ۱۲

ع ۱۱



فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

تو فرعون نے اُن سے کہا کہ اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو کر کے دیوانہ بنا دیا ہے

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ

موسیٰ نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار نے

وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ

نازل کیے (اور وہ بھی لوگوں کی) سوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

تم پر شامت آئی ہے پھر فرعون نے یہ ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو (سر) زمین (مصر) سے نکال باہر کرے

فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اُسکے ساتھ تھے سب کو ڈبو مارا ۔ اور اُسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل

لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

سے کہا کہ (اب تم ہی) اس ملک میں (خوب آرام سے) رہو سہو پھر جب آخرت کا

الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ

وعدہ آ پہونچیگا تو ہم تم سب کو سمیٹ کرلے آئیں گے اور (اے رسول) ہمنے اس قرآن کو بالکل ٹھیک نازل کیا

بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وقف لازم

اور بالکل ٹھیک[1] نازل ہوا اور تمکو تو ہمنے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانیوالا (رسول) بناکر بھیجا ہے

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ

اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کرکے اسلیئے نازل کیا کہ تم لوگوں کے سامنے (حسب ضرورت) مہلت دے دے کر

وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ

اسکو پڑھ دیا کرو اور (اسی وجہ سے) ہمنے اسکو رفتہ رفتہ نازل کیا تم کہدو کہ خواہ تم اسپر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ

اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں کو اسکے قبل ہی (آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا گیا ہو انکے سامنے جب یہ پڑھا جاتا ہے

یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ

تو ٹھڈیوں سے (منھ کے بل) سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار (ہر عیب سے)

[1] مطلب یہ ہے اس میں جتنی باتیں ہیں سب ٹھیک اور مطابق واقع ہیں اور خدا ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور جس طرح خدا نے نازل کیا اسی طرح رسول کے پاس بلا کم و کاست پہونچا راہ میں کسی قسم کی کمی یا خرابی واقع نہیں ہوئی ۱۲

منزل ۴

رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ

پاک ہے (کہ) بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور یہ لوگ (سجدے کے لیے) منہ کے بل گر پڑتے

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ

ہیں اور روتے جاتے ہیں اور یہ (قرآن) انکی خاکساری کو بڑھاتا جاتا ہے (اے رسول) تم (انسے) کہدو کہ

السجدة ۴

ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ

(تمکو اختیار ہے) خواہ اسے اللہ (کہکر) پکارو یا رحمٰن (کہکر) پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو اسکے تو

الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

سب نام اچھے (سے اچھے) ہیں اور (اے رسول) نہ تو اپنی نماز بہت چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے سے

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

بلکہ اسکے درمیان ایک وسط طریقہ اختیار کرلو اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف اسی خدا کو (سزاوار) ہے

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اسکا کوئی ساجھے دار ہے اور نہ

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

اسے کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اسکا سرپرست ہو اور اسی کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو

ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ عدا واصبر نفسك	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	الاية ثم البحل وهي مائة وعشرة ايات
سورہ کہف ۱۸ مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اس کی ایک سو دس آیتیں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾ سكتة قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا

اسمیں کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ) ہر طرح سے سیدھا تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے کافروں پر نازل ہونیوالا ہے

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

اس سے لوگوں کو ڈرائے، اور جن مومنین نے اچھے اچھے کام کیے ہیں ان کو اس بات کی خوش خبری دے

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ

کہ ان کے لیے بہت اچھا اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وہ ہمیشہ (بالطمینان تمام)

---

۱۸ اس سورہ کے بعض امور تمدنی و اخلاقی یہ ہیں، حمد قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کی کوئی اولاد نہیں، اصحاب کہف کا قصہ، ہر کام کہو اسکے ان شاء اللہ ضرور کہو، صبر کی تلقین، جنت و نار کی کیفیت، مومن و کافر کی بحث، زندگانی دنیا کی مثال، نامہ اعمال کا ذکر، کفار کی حسرت، حضرت آدم و ابلیس کا قصہ، ذوالقرنین کا قصہ، سد سکندری، قیامت کا تذکرہ، کلمات خدا کی انتہا نہیں (دیکھو) ۱۲

أَبَدًا ③ وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ④

رہیں گے اور جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے ان کو (عذاب سے) ڈرائے

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً

نہ تو انہی کو اسکی کچھ خبر ہے اور نہ ان کے باپ داداؤں ہی کو تھی (یہ) بڑی سخت بات ہے جو

تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ⑤

ان کے منہ سے نکلتی ہے یہ لوگ جھوٹ کے سوا (کچھ اور) بولتے ہی نہیں، تو

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا

(اے رسول) اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی

بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ⑥ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ

جان دے ڈالوگے، جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اُسے اُسکی زینت (رونق)

زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ⑦ وَإِنَّا

قرار دی تاکہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے اچھے چلن کا ہے اور (پھر) ہم

لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ⑧ أَمْ حَسِبْتَ

(ایک نہ ایک دن) جو کچھ بھی اس پر ہے (سب کو نابود کر کے) چٹیل میدان بنا دیں گے (اے رسول) کیا تم یہ خیال کرتے ہو

أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا

کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب

عَجَبًا ⑨ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

(نشانی) تھے کہ ایک بارگی کچھ جوان غار میں آ پہنچے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں

آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا

اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی

رَشَدًا ⑩ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ

عنایت کر، تب ہم نے کئی برس تک غار میں ان کے کانوں پر پردے ڈال دیے

سِنِينَ عَدَدًا ⑪ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ

(انہیں سلا دیا) پھر ہم نے انہیں جگایا تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کس کو

یہ سات آدمی تھے اور اُن کے نام یہ تھے:- تملیخا، مکسلمینا، سارنیونس، تلیخا، مرطونس، بینونس، دو ینونس اور جس شہر میں یہ لوگ رہتے تھے اس کا نام افسوس تھا اور اُن کا بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا اور جو پرستش نہ کرتا اسے مار ڈالتا اور شہر کے دروازے پر بھی دربان معین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدہ کرے اور یہ لوگ ایمان اور یکتا خدا کی عبادت کرنے والے تھے جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کو پوجیں تو آخر ایک دن شکار کے بہانے نکلے سے باہر نکلے آبادی سے دور پہنچے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام کشفطیط تھا ان لوگوں نے اس کو ہدایت کر کے اپنا ساتھی بنانا چاہا مگر وہ ان کے کہنے میں نہ آیا، غرض ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑا اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا ۱۲

أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

(غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہے (اے رسول اب) ہم اُن کا حال تم سے بالکل

نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَ

ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں، وہ چند جوان تھے کہ اپنے (سچے) پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے

زِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ

اُنکی سوجھ بوجھ اور زیادہ کر دی اور ہم نے اُنکے دلوں پر (صبر و استقلال کی) گرہ لگا دی (کہ جب دقیانوس

قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن

بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اٹھ کھڑے ہوئے (اور بے تامل) کہنے لگے ہمارا پروردگار تو بس سارے آسمان و زمین کا مالک ہے

نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

ہم تو اُسکے سوا کسی معبود کی ہرگز عبادت نہ کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم نے عقل سے دور بات کہی،

هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَّوْلَا

(افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں کہ جنھوں نے خدا کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنا لیے ہیں (پھر)

يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ

یہ لوگ ان (کے معبود ہونے) کی کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا (پھر باہم کہنے لگے کہ) جب تم نے ان لوگوں

وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ

سے اور خدا کے سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں اُنسے کنارہ کشی کر لی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو

لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم

تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر وسیع کر دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لیے آسانی کے سامان

مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن

مہیا کرے گا (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے) کہ جب سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ اُن کے غار سے

كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ

داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کترا جاتا ہے

ع ۱۲ ۱۳

سلہ غرض جب یہ لوگ اس بہانے سے نکلے، تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اس نے چند سواروں کو ساتھ اُن کا پیچھا کیا جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا چھپے اور بے ساختہ انکی زبان سے نکلا "حسبنا الله ونعم الوکیل" غرض اُن کا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے ان پر نیند کو غالب کر دیا کہ سب سو گئے اور کتا غار کے باہر کے دونوں پاؤں پھیلا کر چوکھٹ پر (رہا)، چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انھیں اصحاب کہف کہتے ہیں، آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہونچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور اُن کا حال دیکھ کر آ، داریوس نے اندر جا کر ہرچند لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اس کو بھی چونکہ اُنکی نجات منظور تھی کہنے لگا وہ لوگ خوف کے سب کے سب مر گئے یہ سن کر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دہانہ کو بند کر دو، داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور نسب اور بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی اسی وجہ سے ان کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں، کیونکہ رقیم کے معنی تختی کے ہیں ۱۲

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ

اور وہ لوگ (مزے سے) غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں (لیٹے) ہیں یہ خدا

آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَ

(کی قدرت) کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے جسکو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور

مَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾

جس کو گمراہ کرے تو پھر تم اس کا کوئی سرپرست راہ نما ہرگز نہ پاؤ گے

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

اور تو ان کو سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سو رہے ہیں اور ہم کبھی داہنی طرف

الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ

اور کبھی بائیں طرف انکی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور ان کا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے

ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ

چوکھٹ پر ڈٹا بیٹھا ہے (ان کی یہ حالت ہے کہ) اگر کہیں تو ان کو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں

مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ

ضرور بھاگ کھڑا ہو اور تیرے دل میں دہشت سما جائے اور (جس طرح اپنی قدرت سے انکو سلایا) اسی طرح

بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

(اپنی قدرت سے) انکو (جگا) اٹھایا تاکہ آپس میں کچھ پوچھ گچھ کریں (غرض) ان میں کا ایک بولنے والا بول اٹھا کہ

كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا

بھئی آخر اس غار میں تم کتنی مدت ٹھہرے کہنے لگے (اجی ٹھہرے کیا بس) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (اس کے بعد) کہنے لگے

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ

کہ جتنی دیر تم غار میں ٹھہرے انکو تمہارا پروردگار ہی (کچھ تم سے) بہتر جانتا ہے (اچھا) تو اب اپنے میں سے کسی کو

هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا

اپنا یہ روپیہ دیکر شہر کی طرف بھیجو تو وہ (جاکر) دیکھ بھال لے کہ وہاں کا کونسا کھانا بہت اچھا ہے، پھر

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

اس میں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے واسطے لے آئے اور اسے چاہیے کہ وہ آہستہ چپکے سے آ جائے اور کسی کو

منزل

۱ غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کا بے کو اٹھتے، تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنا میں دنیا کا زمانہ بھی ہو گیا وہ مرا اور اس کے بعد کئی بادشاہ ہوئے جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا متحیر ہوئے کہ کیونکر نکلیں تو ان میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں یہ عرض کی کہ میں نے ایک مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کر کے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اس نے نہ لی خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا اس کی نسل بڑھی اور کئی مویشی ہوئے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کے صحرا میں پہونچا دیا اور کہا کہ یہ کل تیرا مال ہے، وہ بولا تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اس پر قبضہ کیا، بس خداوندا اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھول دے اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا

ع ۲ ۵ ۱۴

۱۲

بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ

تمہاری خبر نہ ہونے دے انہیں شک نہیں کہ اگر ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہوگئی تو بس پھر تمکو سنگسار ہی کر دینگے یا

أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾

پھر تم کو اپنے دین کی طرف پھیر کر لے جائیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہو گے ،

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ

اور ہم نے یوں اُنکی قوم کے لوگوں کو انکی حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا کا وعدہ

حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ

یقیناً سچا ہے اور یہ (بھی سمجھ لیں) کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں اب (اطلاع ہونیکے بعد) اُنکے بارے

بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ

میں آپس میں جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار) پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنادو ، انکا پروردگار

أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

انکے حال سے خوب واقف ہے اور انکے بارے میں جن (مومنین) کی رائے غالب ہی اُنھوں نے کہا کہ ہم تو ان

عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ

(کے غار) پر ایک مسجد بنائیں گے قریب ہے کہ لوگ (نصارائے نجران) کہیں گے کہ وہ تین آدمی تھے چوتھا اُن کا کتا

وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا

(قطعی) ہے اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ وہ پانچ آدمی تھے چھٹا انکا کتا ہے (یہ سب) غیب میں

بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ

اٹکل لگاتے ہیں ، اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں اور آٹھواں اُن کا کتا ہے (اے رسول)

قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۵

تم کہدو کہ اُن کا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان (کی گنتی) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں

فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ

تو (اے رسول) تم (ان لوگوں سے) اصحاب کہف کے بارے میں سرسری گفتگو کے سوا (زیادہ) نہ جھگڑو اور انکے بارے میں

فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي

ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھو بھی نہیں اور کسی کام کی نسبت نہ کہا کرو کہ میں اس کو

لے عجب تہائی دروازہ کھل گیا ، تو دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی پس وہ واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دو بارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وہ پھر لوٹ چلی گئی غرض اسی طرح جب وہ تیسری بار آئی تو بہت بیقراری اور مجبوری سے راضی ہوگئی ، جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی میں نے سبب پوچھا تو بولی خدا سے ڈرتی ہوں ، یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو غلہ دے کر رخصت کیا خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لیے تھا تو تو اس کا دروازہ کھول دے ، اس کے ساتھ وہ تہائی دروازہ کھل گیا ، تب تیسرے نے کہا کہ میرے والدین بوڑھے تھے میں ایک شب ان کے واسطے دودھ لے گیا تو دیکھا وہ سوتے ہیں ، میں نے تکلیف کے خیال سے ان کو نہ جگایا اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا ، اور اپنے بچوں کو فرزندوں کی بربادی کا بھی کچھ خیال نہ کیا ، خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو دروازہ کھول دے اسی وقت ، دروازہ کھل گیا اور غار میں روشنی ہوئی ، اس کے بعد باہم مشورہ ہوا کہ ایک شخص شہر میں جاکر کچھ کھانے کو لائے ، مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو اور بس خیال میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم سوئے ، غرض تملیخا دس درہم لے کر شہر میں آئے شہر کو دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے اللہ ایک دن میں اس شہر کا حال اس قدر متغیر ہوگیا ، ۱۲ - ۱۲

۳ ع ۵ ۱۵

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذۡكُرۡ

کل کر دونگا مگر انشاء اللہ کہہ کر اور اگر (انشاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو

رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَقُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ

(جب یاد آئے) اپنے پروردگار کو یاد کر لو (انشاء اللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے

رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوۡا فِىۡ

ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو رہنمائی میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو اور اصحاب کہف[ملہ] اپنے

كَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿۲۵﴾

غار میں نو اوپر تین سو برس رہے (اے رسول اگر وہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں) تو

قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ

تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے بخوبی واقف ہے سارے آسمان اور زمین کا

الۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ

غیب اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا اور کیسا سننے والا ہے اسکے سوا ان لوگوں کا

وَّلِىٍّ ۚ وَّلَا يُشۡرِكُ فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ

کوئی سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا اور (اے رسول) جو کتاب تمہارے پروردگار

اِلَيۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ

کی طرف سے وحی کے ذریعہ سے نازل ہوئی ہے اسکو پڑھا کرو اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور

لَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ

تم اسکے سوا کہیں ہرگز پناہ کی جگہ (بھی) نہ پاؤگے اور (اے رسول) جو لوگ اپنے پروردگار کی

مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ

صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں ہیں

يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِيۡدُ

ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں

زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ

زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جسکے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے

ملہ تملیخا جب بازار میں آئے تو نہ وہ کسی کو پہچانتے تھے نہ انکو کوئی۔ دوسرا عجب نانبائی کی دکان پر پہنچا اور اس کو دقیانوسی درم دیئے تو نانبائی نے کہا تجھے خزانہ کہاں پایا، وہ بولے کہیں نہیں، یہ سنکر کچھ لوگ جمع ہوگئے اور ان کو قاضی کے پاس لے گئے جس کا نام نسطوس تھا، قاضی نے درہموں کا حال پوچھا تو یہ بولے میں اپنے باپ کے گھر سے فلاں روز نے گیا تھا، یہ سن کر وہ متحیر ہوا، آخر لوگ انکو بادشاہ کے پاس لے چلے تو یہ ڈرنے لگے کہ مجھے دقیانوس کے پاس نہ لیجاؤ وہ مجھے مار ڈالیگا، لوگوں نے پوچھا دقیانوس کون؟ کہنے لگے شہر کا بادشاہ، لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہوا ہے اس کو تو مدت ہوئی جہنم واصل ہوا، اب اس کا پتہ کہاں، اب تو فلاں شخص بادشاہ ہے جو دیندار اور حضرت عیسیٰ کے دین کا پابند ہے، غرض اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا تو بادشاہ نے علماء کو بلایا اور تملیخا کے ساتھ غار کے پاس آیا تو تختی پر ان لوگوں کے نام دیکھے تملیخا اندر گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا حال بیان کیا، ان لوگوں نے یہ سن کر سجدے میں یہ دعا کی، خداوندا ہم پر پھر نیند کو غالب کر، غرض وہ لوگ پھر سو رہے، بادشاہ کچھ دیر بعد خود اندر گیا تو ان کو سوتا پایا، بادشاہ کے ساتھیوں نے انکی تعداد میں اختلاف کیا، جس نے جو دیکھا وہ بیان کیا، الغرض وہ سوتے رہے اور یہ حضرت رسول کے زمانے میں بھی تھے اور کہ سو رہے ہیں تو اب رجعت کے وقت جب امام آخر الزمان ظہور فرمائیں گے اس وقت جاگیں گے اور حضرت کا ساتھ دیں گے واللہ اعلم ۱۲



عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾
اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اُس کا کام لے سر اسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ
اور (اے رسول) تم کہدو کہ سچی بات (کلمۂ توحید) تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہو چکی) ہے بس جو چاہے مانے اور

مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا
جو چاہے نہ مانے (مگر) ہمنے ظالموں کے لیے وہ آگ (دہکاکے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۗ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا
انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ لوگ دوہائی دیں گے تو ان کی فریاد رسی کھولتے ہوئے

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۗ بِئْسَ الشَّرَابُ ۗ وَسَآءَتْ
پانی سے کی جائے گی جو مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہوگا (اور) وہ منہ کو بھون ڈالے گا کیا بُرا پانی ہے اور

مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
(جہنم بھی) کیا بری جگہ ہے، اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ اُولٰٓئِكَ
تو ہم ہرگز اچھے کام والے کے اجر کو اکارت نہیں کرتے، یہ وہی لوگ ہیں جن کے

لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
رہنے سہنے کے) لیے سدا بہار (بہشت کے) باغات ہیں ان کے (مکانات کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ
وہ ان باغات میں کنگنے ہوئے کندن کے کنگن سے سنوارے جائیں گے اور انہیں

ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ
باریک ریشم (کریپ) اور دبیز ریشم (بانات) کے دھانی جوڑے پہنائے جائیں گے اور تختوں

فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۗ نِعْمَ الثَّوَابُ ۗ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾
پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی آسائش کی) کیسی اچھی جگہ ہے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا
اور (اے رسول) ان لوگوں سے ان دو شخصوں کی مثل بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور

النّصف ١٥ (حاشیہ)

لے ترجمہ: پریشان ہی رہا کرتے تھے، حضرت سلمان جو نہایت معزز و مقرب بارگاہ صحابی تھے اُن کے پاس ایک اونی چادر تھی اُسی سے سب کام لیتے، ضرورت کے وقت اُسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اُسی کو اوڑھتے بھی، ایک دن یہی چادر اوڑھے ہوئے آپ کے پاس بیٹھے تھے گرمی کے دن تھے، پسینے سے چادر تر تھی، اتنے میں عیینہ بن حصن بیوی آپ سے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمان کی چادر کی بو بری معلوم ہوئی، بےساختہ بول اٹھا جب ہم آئیں کریں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ١٢

لے جن شہروں کا طریقہ اور کنگن وغیرہ خاص عورتوں کے زیور شمار کیے جاتے ہیں وہاں کے لوگ کبھی ایسے مضامین پر تعجب کرتے ہیں لیکن انکو طوق اور کنگن سے کیا واسطہ حالانکہ تعجب صرف رسم و رواج کی وجہ سے ہے ورنہ حقیقتاً کوئی استبعاد نہیں کیونکہ ایک قسم کا رواج دوسرے شہر میں بدل جاتا ہے پھر کیا ضرور ہے کہ دنیا کا رواج آخرت میں باقی رہے اسکے علاوہ اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے چاندی کے کڑے وغیرہ پہنتے ہیں بہر حال یہ اعتراض ہرگز قابل التفات نہیں ١٢ - ١٢ - ١٢

ع ٩ ١٦



جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

کے دو باغ دے رکھے تھے اور ہم نے اُن کے چوگرد خرمے کے درخت لگا دیے تھے اور اُن دونوں باغوں

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ط ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ

کے درمیان کھیتی بھی لگا دی ہے، وہ دونوں باغ خوب پھل لائے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں

لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّ

کی، اور ہم نے اُن دونوں باغوں کے درمیان نہر بھی جاری کر دی ہے اور اُسے

كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ج فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَنَا

پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو اُس سے باتیں کر رہا تھا، بول اُٹھا کہ میں تو تجھ سے

اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ

مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں (بھی) بڑھ کر ہوں اور (یہ باتیں کرتا ہوا) اپنے باغ میں بھی جا پہونچا حالانکہ

وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ

اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کر رہا تھا (غرض) وہ کہہ بیٹھا کہ مجھے تو اس کا گمان نہیں

هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ لا وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ

ہوتا کہ کبھی بھی یہ باغ اُجڑ جائے اور میں تو یہ بھی نہیں خیال کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور (بالفرض ہوئی بھی تو)

رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

جب میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو یقیناً اس سے کہیں اچھی جگہ پاؤں گا،

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ

اُس کا ساتھی جو اُس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تو اُس پروردگار کا منکر ہے جس نے (پہلے)

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ

تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) کی

رَجُلًا ط ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ

بنا دیا، لیکن ہم (تو یہ کہتے ہیں کہ) وہی خدا میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو

اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ

شریک نہیں بناتا اور جب تو اپنے باغ میں گیا تو (یہ) کیوں نہ کہا کہ (ماشاءاللہ) جو خدا ہی کے چاہے سے

ملہ اسی بنا پر انس بن مالک رض روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو، اور ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہے تو اُس کو نظر نہیں لگتی ۱۲



اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ

ہوا ہے (میرا کچھ بھی نہیں کیونکہ) بغیر خدا (کی مدد) کے (کسی میں) کچھ سکت نہیں اگر تُو مال اور اولاد کی رو سے

مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ

تو مجھے کم سمجھتا ہے، تو عنقریب ہی میرا پروردگار مجھے وہ باغ عطا فرمائے گا جو تیرے

جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ

باغ سے کہیں بہتر ہو گا اور تیرے باغ پر کوئی ایسی آفت آسمان سے نازل کرے کہ

صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ

(خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفاچٹ میدان ہو جائے یا اُس کا پانی نیچے اُتر (کے خشک) ہو جائے پھر تو

لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى

تو اُس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اُس کے (باغ کے) پھل (آفت میں) گھیر لیے گئے تو وہ اُس

مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ

مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا (افسوس سے) ہاتھ ملنے لگا اور باغ کی یہ حالت تھی کہ اپنی چھتریوں پر اوندھا گرا ہوا تھا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ

تو کہنے لگا کاش میں اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا اور خدا کے سوا اُس کا کوئی جتھا

يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾

بھی نہ تھا کہ اُس کی مدد کرتا، اور نہ وہ بدلا لے سکتا تھا

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ

اسی جگہ سے (ثابت ہو گیا کہ) سرپرستی خاص خدا ہی کی ہے جو سچا ہے وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے

عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر ہے اور (اے رسول) ان سے دنیا کی زندگی کی مثل بھی بیان کر دو (کہ) اُس کی حالت

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

اُس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی اُس میں مل جل گئی

فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

اور (خوب پھلی پھولی) پھر آخر ریزہ ریزہ (بھوسہ) ہو گئی کہ اس کو ہوائیں اُڑاتی پھرتی ہیں اور خدا

ع ٥ ١٣ ١٧

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ

ہر چیز پر قادر ہے (لہٰذا) مال اور اولاد (اس ذرا سی) دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ

ثواب کے لحاظ سے کہیں زیادہ اچھی ہیں اور تمنا و آرزو کی راہ سے بھی (بہتر ہیں) اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم پہاڑوں کو

تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ

چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (پہاڑوں سے خالی) دیکھو گے اور ہم ان سب لوگوں کو اکٹھا کر لیں گے تو ان میں سے

اَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے قطار قطار پیش کیے جائیں گے اور (ہم فرمائیں گے) جس

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح آج تم ہمارے پاس آ پہنچے لیکن تم یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے (واسطے)

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

جیسا کہ پہلے سے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور (لوگوں کے اعمال کی) کتاب (سامنے) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ

دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہے (دیکھ دیکھ کر) ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے

هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا

کہ نہ چھوٹی ہی بات کو بے قلمبند کیے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو

اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ

اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے اور تیرا پروردگار

رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کرے گا اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ

تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا (یہ ابلیس) جنات سے تھا تو اپنے پروردگار

ع ٦ ١٨

ف ۱ ایک حدیث میں حضرت رسول سے منقول ہے کہ میری امت کے لوگ دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جنہیں مال کے حاصل کرنے کی کوئی پروا نہیں ہے اور ... لوگ ہیں جن کے بارے میں خوف و لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون فرمایا ہے دوسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقہ سے حاصل کرتے ہیں حلال ہی میں خرچ کرتے ہیں ... حساب دینا ہوگا پھر اگر مناقشہ کیا جائے تو عذاب ہو ... معاف کیا جائے تو بہشت ہو، تیسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں، حلال حرام کی تمیز کیے بغیر جمع کرتے ہیں اور واجبی حقوق ادا نہیں کرتے، ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل میں دنیا کی محبت ہے اور آخر میں ان کا جہنم ہے ۱۲

ف ۲ جیسے نیک اولاد، راہ راست دکھانے والی کتابیں، پل، کنواں، تالاب، سڑک اور مہمان سرا وغیرہ ۱۲

عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اُس کو اور اُسکی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ

حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں ظالموں (نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا دوست بنایا یہ اُن) کا

بَدَلًا ۞۵۰ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

کیا بُرا عوض ہے میں نے نہ تو آسمان زمین کے پیدا کرنے کے وقت اُن کو (مدد کیلئے) بلایا تھا اور نہ خود اُن کے

لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۞۵۱

پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا (گیا گذرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا ،

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

اور (اُس دن سے ڈرو) جس دن خدا فرمائیگا کہ اب تم جن لوگوں کو میرا شریک خیال کرتے تھے اُنکو (مدد کیلئے) پکارو

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

تو وہ لوگ اُن کو پکارینگے مگر وہ لوگ اُنکی کچھ نہ سنیں گے ، اور ہم اُن دونوں کے بیچ میں ہلاکت

مَّوْبِقًا ۞۵۲ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

آڑ بنا دینگے ، اور گنہگار لوگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ اُس میں جھونکے

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۞۵۳ وَلَقَدْ

جائیں گے اور اُس سے گریز کی راہ نہ پائیں گے ، اور ہم نے تو اس قرآن

صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ

میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں پھیر بدل کر بیان

مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۞۵۴ وَمَا

کردی ہیں ، مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے ، اور جب

مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

لوگوں کے پاس ہدایت آچکی تو (پھر) ان کو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ

کی دعا مانگنے سے اسکے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی رِیت رسم اُنکو بھی پیش آئی ،

ع ۴ ۱۹

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ

یا ہمارا عذاب اُن کے سامنے سے (موجود) ہو اور ہم تو پیمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ج وَ

(اچھوں کو نجات کی) خوشخبری سنائیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں ، اور جو لوگ کافر

يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کا سہارا پکڑ کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اُس کی بدولت حق کو

بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَمَا اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾

(اُس کی جگہ سے) اُکھاڑ پھینکیں اور اُن لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے یہ لوگ ڈرائے گئے ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ

اور اُس سے بڑھکر اور کون ظالم ہوگا جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ اُن سے روگردانی کرے

عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ط اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى

اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اُس کے ہاتھوں نے کیے ہیں بھول بیٹھے (گویا) ہم نے خود اُن کے دلوں پر

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ (حق بات کو) نہ سمجھ سکیں اور (گویا) اُن کے کانوں میں گرانی پیدا

وَقْرًا ط وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا

کر دی ہے (کہ سُن نہ سکیں) اور اگر تم اُن کو راہ راست کی طرف بلاؤ بھی تو یہ ہرگز کبھی رو براہ ہونیوالے

اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ط لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ

نہیں ہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر ان کے کرتوتوں کی سزا میں

بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ

دھر پکڑ کرتا تو فوراً (دنیا ہی میں) ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر اُن کے لیے تو ایک میعاد (مقرر) ہے

لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى

جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائینگے اور یہ بستیاں جنھیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو جب ان لوگوں نے سرکشی

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ج وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾

کی تو ہم نے اُنھیں ہلاک کر مارا اور ہم نے اُنکی ہلاکت کی میعاد مقرر کر دی تھی اور (اے رسول)

ع ٨ ٦ ٢٠

منزل

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ

(وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ ۵۱ (خضر کی ملاقات کو چلے تو) اپنے جوان (وصی یوشع) ۵۲ سے بولے کہ جب تک میں دونوں دریاؤں کے

الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا

ملنے کی جگہ نہ پہونچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤنگا خواہ (اگر ملاقات نہ ہوئی) برسوں یونہی چلا جاؤنگا، پھر جب دونوں اُن

نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہونچے تو اپنی (بھُنی ہوئی) مچھلی چھوڑ چلے تو اُسنے دریا میں سُرنگ بنا کر اپنی راہ لی،

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ

پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان (وصی) سے کہا (ابی ہمارا) ناشتہ تو ہمیں دو ہمارے (آج کی)

لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ

اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہو گئی (یوشع نے) کہا کیا آپ نے یہ دیکھا بھی ؟ کہ جب

اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ

ہم لوگ (دریا کے کنارے) اُس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (اُسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا، اور

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَ

مجھے آپ سے اُس کا ذکر کرنا شیطان ہی نے بھُلا دیا، اور مچھلی

اتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ

نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی، موسیٰ نے کہا وہی تو وہ (جگہ) ہے

مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

جسکی ہم جستجو میں تھے، پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے دیکھتے اُلٹے پاؤں پھرے

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً

تو (جہاں مچھلی چھوڑی تھی) دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ (خضر ۵۳) کو پایا جسکو ہمنے اپنی بارگاہ

مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

سے رحمت (ولایت) کا حصہ عطا کیا تھا اور ہم نے اُسے علم لدنی (اپنے خاص علم) میں سے کچھ سکھایا تھا،

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ

موسیٰ نے اُن (خضر) سے کہا کیا (آپکی اجازت ہو کر) میں اس غرض سے آپکے ساتھ ساتھ رہوں کہ جو رہنمائی کا علم آپ کو

---

۵۱ جب حضرت موسیٰ کو توریت عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنیکا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لائے اور برسر منبر ان دونوں باتوں کو بیان بھی کیا اُس وقت آپکے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدانے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں بنایا حضرت موسیٰ اگرچہ اولوالعزم پیغمبروں میں تھے لیکن بندگی کی شان ہمیشہ تواضع و انکسار چاہتی ہے، اگرچہ یہ خیال بلحاظ سے ہان بُرا نہ تھا مگر یہ بھی تکبر کا شائبہ پایا جاتا تھا اور

جنکے رتبے ہیں سوا اُن کو سوا مشکل ہے

خدا کے مقرب بندوں کی چھوٹی چھوٹی فروگزاشتیں بھی سخت سے سخت مواخذوں اور عتاب کی باعث ہوتی ہیں اسی کو ترک اولیٰ کہتے ہیں، غرض یہ خیال آتے ہی جبرئیل کو حکم ہوا جاؤ موسیٰ سے کہو کہ سفر کریں اور دریائے روم و فارس کے ملنے کی جگہ ہمارے ایک بندے سے ملاقات کریں اور اُس سے کچھ علم سیکھیں، اُن کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ جہاں تمہارا ناشتہ کی بھونی مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی جائے، غرض حضرت موسیٰ اپنے وصی حضرت یوشع کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، باقی قصہ قرآن میں دیکھو ۱۲

۵۲ حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف ۱۲

۵۳ حضرت خضر فریدوں بادشاہ کے زمانے میں ایک بادشاہ کے بیٹے تھے آپکا سلسلۂ نسب یوں ہے بلیا بن ملکان بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح ۱۲

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ

(خدا کی طرف سے) سکھلایا گیا ہے مجھے بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا (میں سمجھتا ہوں کہ) آپ میرے ساتھ صبر

مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ

نہ کر سکیں گے اور (سچ تو یہ ہے) جو چیز آپ کے علمی احاطہ سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر

بِهِ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا

کر سکتے ہیں، موسیٰ نے کہا (آپ اطمینان رکھئے) اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے ضابط آدمی پائیں گے

وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي

میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرونگا خضر نے کہا (اچھا) تو اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک

فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ

میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھیے گا

ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ

غرض یہ دونوں (مل کر) چل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (ایک بار) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو

خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ

خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے کہا (آپ نے تو غضب کیا) کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو ڈبو دیجئے

جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن

یہ تو آپ نے بڑی عجیب بات کی ہے خضر نے کہا کیا میں نے آپ سے (پہلے ہی) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ

تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا

ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا) آپ میری فروگذاشت پر گرفت نہ کیجیے

نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانطَلَقَا

اور مجھ سے اس معاملے میں زیادہ سختی نہ کیجیے (خیر وہ ہو گیا) پھر دونوں کے دونوں آگے چلے، یہاں تک

حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا

کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس بندہ خدا نے اس کو جان سے مار ڈالا موسیٰ نے کہا معاذ اللہ کیا

زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا (اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بدلے میں نہیں یہ تو آپ نے ایک عجیب حرکت کی

لہ جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشع بھی آگے پیچھے ساتھ تھے ۱۲

ع ۹ ۱۱ ۲۱

الجزو السادس عشر ۱۶

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

خضر نے کہا کیوں میں نے آپ سے (پہلے) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہیں صبر کر سکیں گے

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ ۢ بَعْدَهَا

موسیٰ نے کہا (خیر جو ہوا سو ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ

فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾

مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا بیشک آپ میری طرف سے معذرت (کی حد کو) پہونچ گئے

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣ اسْتَطْعَمَاۤ

غرض یہ (سب ہو ہوا کر پھر) دونوں کے دونوں آگے چلے یہانتک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہونچے تو وہاں کے لوگوں سے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا

کچھ کھانے کو مانگا تو ان لوگوں نے دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا

يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ

کہ گرا ہی چاہتی تھی تو خضر نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا (اس پر) موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو

لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ

ان لوگوں سے) اسکی مزدوری لے سکتے تھے تاکہ کھانے کا سہارا ہوتا خضر نے کہا بس یہیں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے

بَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

اب جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی آپ کو ان کی اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں (لیجیے سنیے)

صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

وہ کشتی (جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا) تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے گذارا کرتے تھے

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ

میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں (کیونکہ) انکے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ (آ رہا) تھا کہ تمام کشتیاں

مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ

زبردستی بیگار میں پکڑ لیتا تھا اور وہ جو لڑکا تھا (جس کو میں نے مار ڈالا)

فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

تو اس کے ماں باپ دونوں سچے ایماندار ہیں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر) انکو بھی اپنے

ف۱ حضرت موسیٰ اپنی ظاہری شریعت کے اسقدر پابند اور اسقدر اسمیں مستغرق تھے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے۔

ف۲ کسی نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ فرعون نے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں سے کون سی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی - آپ نے فرمایا حضرت خضر کا ھذا فراق بینی و بینک کہنا -۱۲

[illegible]

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا

سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے چاہا کہ ہم اسکو مار ڈالیں اور) انکا پروردگار اسکے بدلے میں (ایسا فرزند)

مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ

عطا فرمائے جو اس سے پاک نفسی اور پاک قرابت میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے کھڑا کر دیا)

لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ

تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا

كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

خزانہ (گڑا ہوا) تھا اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہونچیں تو تمہارے پروردگار کی مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ

اور میں نے (جو کچھ کیا ہے) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم سے) یہ حقیقت ہے اُن واقعات کی

عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ

جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور (اے رسول) تم سے لوگ ذوالقرنین کا حال (امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں

قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي

تم (ان کے جواب میں) کہدو کہ میں بھی تمہیں اسکا کچھ حال بتلائے دیتا ہوں (خدا فرماتا ہے کہ) بیشک ہم نے انکو

الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ

روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے اُسے ہر چیز کے ساز و سامان دے رکھے تھے وہ

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

ایک سامان (سفر) کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ پہونچا تو آفتاب اُن کو ایسا

تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ

دکھائی دیا کہ (گویا) وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم کو بھی آباد پایا

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ

ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تم کو اختیار ہے) خواہ (ان کے کفر کی وجہ سے) انکی سزا کرو (کہ ایمان لائیں) یا ان کے

ضمیمہ

۱ اسمیں اختلاف ہے کہ خزانہ کیا تھا بعض کا قول ہے کہ وہ سونے اور چاندی کی کتابیں تھیں۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ وہ علوم کی کتابیں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ انا جسکو موت کا یقین ہوگا وہ کبھی خنداں نہ ہوگا اور جسکو حساب کا یقین ہوگا اسکا دل کبھی خوش نہوگا اور جسکو قضا و قدر کا یقین ہوگا وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کریگا واللہ اعلم۔

۲ انکا نام عیاش یا عبداللہ تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں۔ یہ روم کے شاہنشاہ تھے اسمیں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ انھوں نے ایکبار ظاہر ہوکر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے آپ کے سر کی داہنی طرف ایسی سخت وار کی کہ آپ شہید ہوگئے اور پانسو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے ایکدفعہ بائیں طرف ضربت لگی اور پھر پانسو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہوکے آئے اور دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہوگئے تھے اور مشرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپ کا نام ذوالقرنین ہوا دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمان دوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود اور ایک بخت نصر ۱۲

۳ انکو ناسک کہتے تھے یہ لوگ بڑے قدآور سرخ بال اور کرنجی آنکھ والے تھے انکا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھا۔

ع ۱۲ / ۱۰ / ۱



تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ

ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو (کہ خود ایمان قبول کریں) ذوالقرنین نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم

نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨٧﴾

اسکی فوراً سزا کردینگے آخر پھر تو وہ (قیامت میں) اپنے پروردگار کے سامنے لوٹا کر لایا ہی جائیگا اور وہ بڑی سے بری سزا

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ

دے ہی گا اور جو شخص ایمان قبول کریگا اور اچھے اچھے کام کریگا تو (ویسا ہی) اسکے لئے اچھے سے اچھا بدلہ ہے

وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾

اور ہم بہت جلد اُسے اپنے کاموں میں سے آسان کام (کرنے) کو کہینگے پھر اُسنے ایک دوسری راہ اختیار کی

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ

یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے طلوع ہونیکی جگہ پہونچا تو آفتاب ایسا ہی دکھائی دیا کہ (گویا) کچھ لوگوں

قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ

کے سر پر اسطرح طلوع کررہا ہے جنکے لئے ہمنے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں بنایا تھا اور تھا بھی ایسا ہی

وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾

اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہم کو اس سے پوری واقفیت تھی غرض اُسنے پھر ایک (اور) راہ اختیار کی

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا

یہانتک کہ جب چلتے چلتے روم میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے) دیواروں کے بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دیواروں

قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا

کے اس طرف ایک قوم کو آباد پایا جو بات کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی اُنلوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض کی

يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ

کہ ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے ادھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے (جو) ملک میں فساد پھیلاتے

فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ

رہتے ہیں تو اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپ کے پاس چندہ جمع کریں

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ

کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پروردگار نے خرچ

ف ۱ یعنی یہ لوگ اسقدر وحشی تھے کہ انھیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سہارا نہ تھا گھاس انکی غذا تھی۔ جانوروں کیطرح بسر اوقات تھی دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔ ۱۲۔ ف ۲ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد دو گروہ ہیں بعض انکو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں، بہرحال یہ لوگ تین قسم کے تھے ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر اور دوسرا ایسے چوڑے کہ بکی لمبان چوڑان برابر تیسرے بڑے کہ انکا ایک کان اوڑھنا اور ایک بچھونا ہوتا اور ان کی تعداد چار لاکھ تھی اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جبتک اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنے والے دیکھ لیتا یہ اسقدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کو بھی اپنے سامنے کوئی ہستی نہ تھی گھاس سے آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے جب وہ لوگ اپنے حملہ کرتے تو سب کا ناس کردیتے۔ ۱۲

رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ (تمہارے چندہ سے) کہیں بہتر ہے (اس کی ضرورت نہیں) تم فقط مجھے قوت (بدنی) سے مدد دو میں تمہارے

بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا

اور انکے درمیان ایک روک بنا دوں (اچھا تو) مجھے لوہے کی سلیں لا دو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی دیوار بنائی) یہانتک کہ

سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

دونوں پہاڑوں کے درمیان (دیوار کو بلند کر کے انکے) برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اسکے گرد آگ لگا کر دھونکو یہانتک کہ جب اسکو دھونکتے

جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا

دھونکتے (لال انگارا) بنا دیا تو کہا کہ اب ہم کو تانبا دو کہ اسکو پگھلا کر اس پر ڈال دیں (غرض) وہ ایسی

اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

مضبوط دیوار بنی کہ نہ تو یاجوج ماجوج اسپر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے

قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي

ذوالقرنین نے (دیوار کو دیکھ کر) کہا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے مگر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت)

جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

آ پہنچیگا تو اسے ڈھا کر ہموار کر دیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے اور ہم اُس دن (انھیں انکی حالت پر)

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ

چھوڑ دیں گے کہ ایک دوسرے میں (گھس کر دریا کی) لہروں کی طرح گڈ مڈ ہو جائیں اور صور پھونکا جائے گا

فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ

تو ہم سب کو اکٹھا کریں گے اور اسی دن جہنم کو ہم ان کافروں کے سامنے کھلم کھلا پیش کر دینگے

عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ

جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں تھیں

عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ أَفَحَسِبَ

اور (رسولوں سے دشمنی کی وجہ سے سچی بات) کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي

اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا سرپرست

ف۱ مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑے گی اور سب آپس میں گڈ مڈ ہو جائیں گے غرض یاجوج و ماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے اس کی تفصیل دیکھو سورہ انبیاء میں ۱۲۔

ف۲ یہیں قصہ کے اخلاقی و تمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں ۱ نظیر ہے ہجرت جناب امیر کی ۲ امام عصر کی غیبت کی نظیر ہے ۳ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ۴ سیاحت مدن کا خدا کی طرف سے عطا ہونا ۵ دنیا وار اسباب سے ۶ حکمت ناموس کی مدد سے تمدن کی پختگی ۷ سیاحت کی عمدگی ۸ ظلم کی برائی ۹ مظلوم رعایا کی مدد بادشاہ حال پر واجب ہونا ۱۰ بے طمع خدمت پروری کرنا ۱۱ خلائق کا عجیب و غریب ہونا ۱۲ سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخیل ہونا ۱۳ بادشاہ کو اپنے ارادہ میں پکا ہونا ۱۴ اچھی بات پر رغبت سے مدد ہونا ۱۵ قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ ۱۲۔

ع ۱۹ ۱۱ ۲



اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ

بنالیں (اور کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی اچھا سنو) ہمنے کافروں کی مہمانداری کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے رسول) تم کہدو

هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ

کہ کیا ہم اُن لوگوں کا پتہ بتا دیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں (رہے) وہ لوگ (ہیں)

سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

جن کی دنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت ہوگئی اور وہ اس خام خیال میں ہیں کہ

یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ

وہ یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے

رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ

اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونےسے انکار کیا تو انکا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم اُسکے لئے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

قیامت کے دن میزان حساب بھی قائم نہ کریں گے اور سیدھے جہنم میں جھونک دینگے یہ جہنم اُن (کی کرتوتوں) کا بدلہ ہے کہ انھوں

وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

نے کفر اختیار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

اچھے اچھے کام کئے اُنکی مہمانداری کےلئے فردوس (بریں) کے باغات ہوں گے جن میں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی ہلنے کی بھی خواہش نہ کریں گے (اے رسول اُن لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) واسطے سمندر (کا پانی) ہی سیاہی بن جائے تو قبل اسکے کہ میرے

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ

پروردگار کی باتیں ختم ہوں سمندر ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اسکی مدد کو لائیں (اے

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

رسول) کہدو کہ میں بھی تمہارا ہی ایسا ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے

سلہ ابوطفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں، اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج سے تھا۔

سلہ ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار یاسر ہیں۔ واللہ اعلم -۱۲-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

تو جو شخص آرزومند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اُسے اچھے کام کرنے چاہئیں

وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ اِلَّا السَّجْدَةَ اَوْ اِلَّا فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمَا	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾	خَلْفٌ اٰيَةً الْمَدِيْنَةِ تِمْتَاطِهِ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی ننانوے آیتیں ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾

کہیعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو (اُس نے) اپنے بندے زکریا کے ساتھ کی تھی

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ

کہ جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا (اور) عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں

الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ

اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا (سفید ہو گیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے) بعد اپنے وارثوں سے

مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ

سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین کو برباد کریں) اور میری بی بی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے بس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ

ایک جانشین (فرزند) عطا فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ

اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا (خدا نے فرمایا) ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام

ٍۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ

یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس کا ہمنام نہیں پیدا کیا زکریا نے عرض کی یا الٰہی

رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا

(بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ ہے کہ میری بی بی تو بانجھ ہے

نجم ۵ دیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا و سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے اسی وجہ ریا کو شرک خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے ۱۲

ع ۹ ۱۲ ۳

سورۂ مریم

۱ اس سورہ میں خدا نے اخلاقی و تمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں ۱ حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ اور ان کی فضیلت ۲ حضرت مریم و عیسیٰ کا قصہ ۳ مرتبہ اسکے اخلاقی و تمدنی نتیجے ۴ حضرت ابراہیم و موسیٰ و اسمٰعیل و ادریس کے تذکرے اور ان کے فضائل ۵ بہشت کا ذکر ۵ ابی ابن خلف کا ذکر ۶ ہر شخص جہنم پر ہو کے گزرے گا ۷ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۹ باقی رہ جانے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہت اچھی ہیں ۱۰ عاص بن وائل کا خیال اور جواب ۱۱ پرہیزگار گنہگار کی تشبیہ ۱۲ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ ۱۲

۳ کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بی بی اٹھاسی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی ۱۲

۶ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اس سن میں لڑکا عطا کیا اور پھر نام بھی خود ہی تجویز کر دیا اور وہ بھی بہت اچھا اور پیارا نام جس کے معنی ہیں جیتا جاگتا ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۱۲ - ۱۲

وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ

اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں (خدا نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ

تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ بات ہم پر (کچھ دشوار نہیں) آسان ہے اور (تم اپنے کو تو خیال کرو کہ) اس سے

قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً

پہلے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے زکریا نے عرض کی الٰہی میرے لئے کوئی علامت مقرر کر دے

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾

حکم ہوا تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم تین رات (دن) برابر لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ

پھر زکریا (اپنے عبادت کے حجرے سے اپنی قوم کے پاس (ہدایت دینے کے لئے) نکلے تو ان سے اشارہ کیا

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

کہ تم لوگ صبح و شام (برابر اس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے ان سے کہا اے یحییٰ کتاب (توریت) مضبوطی کیساتھ لو

وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً

اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے نبوت اور رحم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی

وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا

اور وہ (خود بھی) پرہیزگار اور اپنے ماں باپ کے حق میں سعادت مند تھے اور سرکش نافرمان نہ تھے

عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَ

اور (ہماری طرف سے) انپر (ہر طرح) سلام ہے جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے اور جس دن

يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ

(دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور (اے رسول) قرآن میں مریم کا (بھی) تذکرہ کرو کہ جب

انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب طرف والے مکان میں (غسل کیواسطے) جا بیٹھیں پھر انہوں نے ان لوگوں کے

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ

سامنے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (جبرئیل) کو انکے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی

---

۱۵ حضرت یحییٰ کا حال امام حسین کے حال سے کسقدر مشابہ ہے مدت حمل کسیکا چھ ماہ نہ ہونا آخر وقت یہ سب باتیں یکساں ہیں اسی وجہ سے سفر کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰ کو یاد فرماتے تھے حضرت یحییٰ خدا کے مخصوص بندوں میں بھی ایک خاص خصوصیت رکھتے تھے ۸ برس کے سن میں توریت حفظ کیا دسویں برس تمام احکام سے واقف ہوئے خدا کے خوف کی تو یہ حالت تھی کہ خشک روٹی کبھی کبھی کھالیتے ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور اسقدر روتے تھے کہ رخساروں کا گوشت گل کر دانت نمایاں ہوگئے تھے اور شفقت مادری نے نمدے کے دو ٹکڑے رکھدیے تھے مگر وہ بھی رہنے نہ پائے حضرت زکریا نے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک دفعہ اتفاقاً سن لیا تھا تو روتے ہوئے آہ و نالہ کرتے صحرا میں نکل گئے ماں باپ بھی تلاش میں نکلے تو تین روز کے بعد ایک پہاڑ پر سجدے میں بیہوش پایا اور وہاں پر کی مٹی آنسو سے کیچڑ ہو گئی تھی جب ماں نے چہرہ کو پاک کرنا شروع کیا تو سمجھے کہ عزرائیل ہے فرمایا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں بس اتنا ٹھہر جا کہ ان کی ملاقات کر لوں تب ماں نے رو کر کہا کہ بیٹا میں تیری ماں ہوں یہ سنکر آنکھ کھولی اور پھر صحرا کیطرف بھاگنا چاہا مگر ماں باپ سمجھا کر گھر لائے مگر پھر شادی نہیں کی آپکی شہادت کا سبب ہوا کہ اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی اور اسکے پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی جب خوب جوان ہوئی [illegible] لڑکی کے ذریعہ تعلق بڑھانا چاہی کہ جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے رائے پوچھی تو آپنے فرمایا وہ تم پر حرام ہے [illegible] اس لڑکی کو آراستہ کر کے اسکے سامنے پیش کیا اب بادشاہ نے اسکی [illegible] تو اُسنے کہا اسکا مہر یحییٰ کا سر ہے بادشاہ نے [illegible] قتل کا حکم دیا [illegible] آپ شہید ہوئے [illegible]

ع ۵ | ۱۵

لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ

کی صورت بنکر انکے سامنے آکھڑا ہوا وہ اسکو دیکھ کر گھبرائیں اور کہنے لگیں اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے

إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ

خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبرئیل نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام بر فرشتہ ہوں

لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي

تاکہ تم کو پاکیزہ لڑکا عطا کروں مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ

غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ

کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں جبرئیل نے کہا تم نے کہا ٹھیک

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ

(مگر) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ اسکو (پیدا کرکے) لوگوں کے واسطے

وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ

اپنی قدرت کی نشانی قرار دیں اور اپنی خاص رحمت (کا ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے غرض لڑکے کیساتھ وہ آپ ہی

فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ

حاملہ ہوگئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دور کے مکان میں چلی گئیں پھر (جب جننے کا وقت قریب آیا) تو

إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا

درد زہ انکو ایک کھجور کے (سوکھے) درخت کی جڑ میں لے آیا (اور بیکسی میں شرم سے) کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے

وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي

مرجاتی اور (ناپید ہوکر) بالکل بھولی بسری ہوجاتی تب جبرئیل نے مریم کے پائین کی طرف سے آواز دی کہ تم کڑھو نہیں

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّي إِلَيْكِ

دیکھو تو تمہارے پروردگار نے تمہارے (قریب ہی) نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور خرمے کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي

ہلاؤ تم پر پکے پکے تازہ خرمے جھڑ پڑیں گے پھر (شوق سے خرمے) کھاؤ اور چشمہ کا پانی پیو

وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا

اور (لڑکے سے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے پوچھے)

الربع

دین و دنیا کی نعمتوں سے کامیاب ہونا (٤) رشتہ داروں کی مدد کرنا (٥) معجزہ کا ثبوت (٦) حیا کی عمدگی (٧) شرم والی موت سے بدتر ہے (٨) لڑکی کی نبوت (٩) حضرت اسمٰعیل کے بچپن میں ایمان لانے کا ثبوت (١٠) چپ کا روزہ (١١) گناہ کا حجت (١٢) سعادتمندی کی عمدگی (١٣) افراط و تفریط کی برائی (١٤) زنا کے ثبوت کا مشکل ہونا (١٥) ظاہری شہادت پر [illegible]

[illegible]

فَقُولِيٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

تو تم (اشارہ سے) کہدینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزہ کی نذر کی تھی تو میں آج ہرگز

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا

کسی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم اسکے لڑکے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ لوگ کہنے

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ

کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقیناً بہت بُرا کام کیا اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾

بُرا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تو نے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے کیطرف اشارہ

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لوگ بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات کریں (اسپر وہ بچہ

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ

(با قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ میں بیشک خدا کا بندہ ہوں مجھ کو اسی نے کتاب انجیل عطا فرمائی ہے اور مجھکو نبی

نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ

بنایا اور میں (چاہے) کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَ

زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار (بنایا) اور الحمد للہ مجھ کو

لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ

سرکش نافرمان نہیں بنایا اور خدا کیطرف سے، جس دن میں پیدا ہوا ہوں اور جسدن

وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى

مرونگا مجھ پر سلام ہے اور جسدن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا یہ ہے مریم کے بیٹے

ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

عیسیٰ کا سچا قصہ، قصہ جس میں یہ لوگ خواہ مخواہ شک کیا کرتے ہیں

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا

خدا کے لئے یہ کسیطرح سزاوار نہیں کہ وہ کسیکو بیٹا بنائے وہ پاک و پاکیزہ ہے جب

ECC 9:92

ف ۱ ہارون ان کے زمانہ میں ایک شخص کا نام تھا جو نہایت درجہ کا بدکار در زانی مشہور تھا چونکہ آپ کو بغیر شوہر کے لڑکا پیدا ہوا تھا اس وجہ سے بنی اسرائیل نے آپ کو متہم کیا اور ایسے بُرے آدمی کی بہن کہا۔ ۱۲

ف ۲ کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصرانی خدا کا بیٹا حالانکہ یہ دونوں غلط ہے وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے۔

17

80



قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ وَ

وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسکو کہدیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور اسمیں تو شک ہی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ

کہ خدا (ہی) میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو سب کے سب اسکی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ

رستہ ہے (اور یہی دین عیسیٰ لیکر آئے تھے) پھر (کافروں کے) فرقوں نے باہم اختلاف کیا

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور) حاضر ہونے سے خرابی ہے

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہونگے کیا کچھ سنتے دیکھتے ہونگے مگر آج تو

الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

نافرمان لوگ کھلم کھلا گمراہی میں ہیں۔ اور اے رسول) تم انکو حسرت (وافسوس) کے دن سے ڈراؤ

وقف لازم

اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا

جب (قطعی) فیصلہ کر دیا جائیگا اور (اسوقت تو) یہ لوگ غفلت میں (پڑے ہیں) اور ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا

نہیں لاتے۔ اسمیں شک نہیں کہ (ایکدن) زمین کے اور جو کچھ اسپر ہے اسکے ہم ہی وارث ہونگے (اور سب نیست و نابود

وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ ﴿٤١﴾

ع ٢ / ٢٥ / ٥

ہو جائینگے) اور سب کے سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے اور (اے رسول) قرآن میں ابراہیم کا (بھی) تذکرہ کرو

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤٢﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

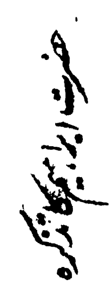
اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے جب انھوں نے اپنے (چچا اور منہ بولے) باپ سے کہا کہ اے ابا

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ

آپ کیوں ایسی چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سنتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ کچھ آپ کے کام

شَيْئًا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ

ہی آسکتا ہے۔ اے میرے ابا یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا



فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ

تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو (دین کی) سیدھی راہ دکھا دونگا۔ ابا آپ شیطان

الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

کی پرستش نہ کیجئے (کیونکہ) شیطان یقیناً خدا کا نافرمان (بندہ) ہے

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اے ابا میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے آپ پر (کوئی) عذاب نازل ہو

فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ

تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔ (آزر نے) کہا کہ ابراہیم! کیا تو میرے

اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

معبودوں کو نہیں مانتا ہے۔ اگر تو (ان باتوں سے) باز نہ آئیگا تو میں تجھے سنگسار کر دونگا اور تو

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ

ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جا۔ ابراہیم نے کہا (اچھا تو) میرا سلام لیجئے (اور) میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے بخشش کی دعا

رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

کرونگا کیونکہ بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے اور میں آپ لوگوں سے (بھی) اور جن کو آپ لوگ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

خدا کے سوا پکارا کرتے ہیں (ان سے بھی) کنارہ کرتا ہوں اور اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرونگا امید ہے کہ

بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ

میں اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ رہونگا۔ غرض جب ابراہیم نے انلوگوں کو اور جنکی یہ لوگ خدا کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا

سوا پرستش کیا کرتے تھے چھوڑ دیا تو ہم نے انکو اسحاق اور یعقوب (سی اولاد) عطا فرمائی اور سب کو

جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ

نبوت کے درجے پر فائز کیا۔ اور ان سب کو اپنی رحمت سے بہت سی چیزیں عنایت فرمائیں اور ان کا

لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى

ذکر جمیل بلند کیا۔ اور کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کرو

علیہ السلام آپ کو وعدہ کی سچائی کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ تو جب تک نہ آئیگا میں یہاں سے نہ جاؤنگا

إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٢﴾ وَنَادَيْنٰهُ

بیشک وہ (ہمارا برگزیدہ بندہ) اور صاحب کتاب و شریعت نبی تھا اور ہم نے ان کو (کوہ)

مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٣﴾ وَوَهَبْنَا

طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور انھیں راز و نیاز کی باتیں کرنے کیلئے اپنے قریب بلایا اور ہم نے

لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُونَ نَبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَاذْكُرْ فِي

انھیں اپنی خاص مہربانی سے ان کے بھائی ہارون کو (انکا وزیر) نبی کرکے عنایت فرمایا (اے رسول) قرآن

الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ

میں اسمٰعیل کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ وعدہ کے سچے تھے اور بھیجے ہوئے

كَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٥﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ

پیغمبر تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید

وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴿٥٦﴾ وَاذْكُرْ فِي

کیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے اور (اے رسول) قرآن میں

الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٥٧﴾ وَّ

ادریس کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے اور) نبی تھے اور ہم نے ان کو بہت

رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٨﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ

اونچی جگہ (بہشت میں) بلند کر (کے پہونچا) دیا یہ انبیاء لوگ جنھیں خدا نے اپنی

عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ

نعمت دی آدم کی اولاد سے ہیں۔ اور انکی نسل سے جنھیں ہم نے (طوفان کے وقت)

حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَّمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآئِيلَ

نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کرلیا تھا اور ابراہیم و یعقوب کی اولاد سے ہیں

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيٰتُ

اور ان لوگوں میں سے ہیں جنکی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا جب انکے سامنے خدا کی

الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٩﴾ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ

نازل کی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ میں زار و قطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے پھر ان کے بعد کچھ

السجدة

ایک برس تک وہیں رہے پھر آیا اور آپ وہاں سے نکلے اور اللہ کے خشنود رہے باوجودیکہ اس زمانہ میں سختی سے صحیفے نازل ہوئے ۔ حضرت ادریس حضرت نوح کے پردادا تھے ۔ آپ ہی فن کتابت، علم نجوم حساب ہیئت کے موجد ہیں ۔ آپ ہی کے زمانہ میں قوم کی شرارت سے بیس برس تک پانی نہ برسا تھا ۔ ہمیشہ روزہ رکھتے اور بقدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوتی ۔ ملک الموت بحکم خدا آپ کی زیارت کو آئے تو آپ نے فرمایا میری روح قبض کرو تاکہ اس کی سختی معلوم کروں ۔ ملک الموت نے روح قبض کی پھر داخل بدن کردیا اسوقت آپ نے فرمایا تم مجھ کو آسمان پر لے چلو اور دوزخ و بہشت کی سیر کرادو ۔ غرض آسمان پر گئے اور دوزخ پر سے ہوکر بہشت میں پہنچے جب سیر کرچکے تو ملک الموت نے کہا آپ چلئے میں آپ کو جہاں سے لایا ہوں وہاں پہنچا دوں اسپر خدا کا

حکم ہوا ملک الموت کو کہ انھیں یہیں رہنے دو کیونکہ دنیا کی تکلیف موت کی سختی اٹھا چکے دوزخ پر سے گزر چکے یہی مطلب ہے قول خدا رفعناه مکانا علیا کا

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ

ناخلف (نا لائق) جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں کھو دیں اور نفسانی خواہشوں کے چیلے بن بیٹھے عنقریب

يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٦٠﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہی یہ لوگ (اپنی) گمراہی (کے خمیازے) سے جا ملیں گے مگر ہاں جسنے توبہ کر لیا اور اچھے اچھے کام کئے

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦١﴾

تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (وہ)

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ

سدا بہار باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر لیا ہے

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦٢﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

بیشک اسکا وعدہ آ کر رہنے والا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بیہودہ بات سنیں ہی گے نہیں

اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٣﴾

مگر (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی آواز آئیگی) اور وہاں انکا کھانا صبح و شام (حسب وقت جا بجا) انکے لئے (تیار) رہیگا

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ

یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا ہم اسے اسکا وارث بنائیں گے

تَقِيًّا ﴿٦٤﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ

اور (اے رسول) ہم لوگ (فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم بغیر (دنیا میں) نہیں نازل ہوتے جو کچھ ہمارے

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ انکے درمیان میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار کچھ

نَسِيًّا ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

بھولنے والا نہیں ہے۔ سارے آسمان و زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو دونوں کے درمیان ہیں تو تم اسکی عبادت

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٦﴾ وَ

کرو اور اسکی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تمہارے علم میں اسکا کوئی ہمنام بھی ہے اور (بعض) آدمی (اُبی بن خلف)

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٧﴾

تعجب سے کہا کرتے ہیں کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا

منزل ۴

ف۱ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں اور ایک روایت حضرت رسول سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد میری ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہوں گے اور جناب امیر سے منقول ہے کہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے واسطے بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں گے اور نامی گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور شہرت کی غرض سے لباس پہنیں گے

ف۲ جب کفار قریش نے حضرت رسول سے اصحاب کہف ذوالقرنین و روح کا سوال کیا تھا اور آپ نے وحی کے انتظار میں جواب نہ دیا اس پر کفار کو دیر ہوئی تو طعنہ زنی کرنے لگے کہ خدا نے محمد کو چھوڑ دیا اس سے آپ دل تنگ ہوئے اور جب حضرت جبرئیل وحی لیکر آئے تو آپ نے وجہ دیر کی پوچھی تو یہ جواب ملا

ع ۱۵

ف۳ ابی بن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لا کر حضرت کے سامنے اسے مل کر اڑا دی اور کہا کہ یہ ہڈی پھر زندہ ہوگی اسکا بیان ہوا ہے

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَ

کیا ویسا آدمی اسکو نہیں یاد کرتا کہ اسکو ہم نے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تھا تو وہ

لَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ

(اے رسول) تمہارے پروردگار کی (اپنی) قسم ہم ان کو اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے پھر

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ

ان کو جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل حاضر کرینگے پھر ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو الگ

مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

نکال لیں گے (جو) سب سے زیادہ رحمان کی ساتھ سرکشی کرتے تھے پھر جو

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ

لوگ جہنم میں جلائے جانے کے زیادہ سزاوار ہیں ہم ان سے خوب واقف ہیں اور

إِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا

تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے اسکو (پل صراط سے پار ہونا) یہ تمہارے پروردگار پر

مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ

حتمی اور لازمی وعدہ ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل

فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

اسی میں چھوڑ دیں گے اور جب ہماری واضح آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جن

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ

لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے مومنوں سے پوچھتے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ (ہم تم) دونوں فریقوں میں سے

مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن

مرتبہ میں کون زیادہ بہتر ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے حالانکہ ہمنے انسے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک
کیا

قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَن كَانَ

کر چھوڑا جو ان سے ساز و سامان اور ظاہری نمود میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھیں (اے رسول) کہدو کہ جو شخص

فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا

گمراہی میں پڑا ہے خدا اسکو ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جس چیز کو (اپنی آنکھوں سے)

جہنم پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا

رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ط

دیکھ لیں گے جن کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُندًا ﴿۷۵﴾

اُس وقت انھیں معلوم ہو جائے گا کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور لشکر (جتھے) میں کون کمزور بے کس

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبَاقِيَاتُ

اور جو لوگ راہ راست پر ہیں خدا اُن کی ہدایت اور زیادہ کرتا جاتا ہے اور باقی رہ جانے والی

الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

نیکیاں تمھارے پروردگار کے نزدیک ثواب کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں بھلے رسول کیا تم

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿۷۷﴾

نے اس شخص پر بھی نظر کی جسنے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ اگر قیامت ہوئی تو بھی مجھے مال و اولاد ضرور ملے گی

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ط

کیا اسے غیب کا حال معلوم ہو گیا ہے یا اس نے خدا سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے - ہرگز نہیں جو

سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾

کچھ یہ بکتا ہے (سب) ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے اور زیادہ عذاب بڑھاتے ہیں

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوا مِن

اور جو (مال و اولاد کی نسبت) بک رہا ہے ہم ہی اسکے مالک ہو بیٹھیں گے اور یہ ہمارے پاس تنہا یکہ و تنہا آئیگا اور ان لوگوں نے

دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ط سَيَكْفُرُونَ

نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی عزت کی باعث ہوں ہرگز نہیں (بلکہ)

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا

وہ معبود خود ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور (الٹے) ان کے دشمن ہو جائیں گے (اے رسول) کیا تم نے اس

أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿۸۳﴾

بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انھیں بہکاتے رہتے ہیں

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ

تو اے رسول تم ان کافروں پر نزول عذاب کی جلدی نہ کرو ہم تو بس ان کے لئے (عذاب کے) دن گن رہے ہیں جس دن

ع ۵ ۱۲ ۸

الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۶﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمٰن کے (اپنے) سامنے مہمانوں کی طرح جمع کرینگے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۷﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ

پیاسے (جانوروں) کی طرح ہنکائیں گے (اس دن) یہ لوگ سفارش پر (بھی) قادر نہ ہونگے مگر (ہاں) جس شخص

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۸﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ

نے خدا سے (سفارش کا) اقرار لے لیا ہو اور (یہودی) لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے (عزیر کو)

وَلَدًا ﴿۸۹﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۹۰﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

بیٹا بنا لیا ہے (اے رسول تم کہہ دو کہ) تم نے اتنی بڑی سخت بات (اپنی طرف سے گڑھ کے) کہی ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اس سے

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۱﴾

پھٹ پڑیں اور زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس بات سے کہ

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ

ان لوگوں نے خدا کے لئے بیٹا قرار دیا حالانکہ خدا کے لئے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو اپنا)

وَلَدًا ﴿۹۳﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي

بیٹا بنائے سارے آسمان و زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی

الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۴﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۵﴾

بن کر آنے والی ہیں اس نے یقیناً ان سب کو اپنے (علم کے) احاطے میں گھیر لیا ہے اور سب کو اچھی طرح گن لیا ہے

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور یہ سب کے سب اس کے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے حاضر ہونگے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۷﴾

اور اچھے اچھے کام کئے عنقریب ہی خدا ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کر دے گا تو (اے رسول)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ

ہم نے اس قرآن کو تمہاری (عربی) زبان میں صرف اس لئے آسان کر دیا ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو (جنت کی) خوشخبری دو

بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۸﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

اور (بھی) جھگڑالو قوم کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر ڈالا

تفسیر

۸۸ بعض احادیث میں ہے کہ عہد و پیمان سے مراد دوستی و دوازدہ امام کی ہے یعنی وہی شخص سفارش کریگا جو ائمہ سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی موید وہ روایت ہے جو حاشیہ نمبر ۶ میں بیان کیگئی ہے۔

۹۷ ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی کہو خداوند اپنی بارگاہ میں میرے لئے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کر اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس اور محمد حنفیہ سے اور خود حضرت علی سے بھی یہ روایت منقول ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۸۷ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر اور صواعق محرقہ و مواہب لدنیہ وغیرہ۔۱۲

اس سورہ میں بیان کیا گیا ہے حضرت رسول کی فضیلت اور انکو مشقت عبادت سے ممانعت حضرت موسیٰ کا تفصیلی قصہ اور ماسی سے نتائج قرآن کی حقیقت قیامت کا حال حضرت رسول کی وحی میں جلدی اور ان کی بعض حضرت آدم کا قصہ نماز پنجگانہ کے اوقات

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

بھلا تم ان میں سے کسیکو (کہیں) دیکھتے ہو یا اس کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو

سُوْرَةُ طٰهٰ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْوَاقِعَةِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورہ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایکسو پینتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ﴿٢﴾ اِلَّا

(اے طٰہٰ) رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم (اسقدر) مشقت اٹھاؤ مگر جو

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ

شخص (خدا سے) ڈرتا ہو اسکے لئے نصیحت (قرار دیا ہے) (یہ) اس شخص کی طرف سے نازل ہوا ہے

الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ

جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا (وہ) رحمٰن ہے جو عرش پر (حکمرانی کے لئے) آمادہ

اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ

و مستعد ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے

مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے (غرض سب کچھ) اسیکا ہے اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو بھی آہستہ کرے تو بھی)

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ یقیناً بھید اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو جانتا ہے اللہ (وہ معبود ہے کہ) اسکے سوا کوئی معبود نہیں

لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

اچھے اچھے (اسی کے نام ہیں اور (اے رسول) کیا تم تک موسیٰ کی خبر پہونچی

مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّيْ

ہے کہ جب انھوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ (ذرا یہیں) ٹھہرو

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ

میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب ہے کہ میں وہاں جاکر اسمیں سے ایک انگارا تمہارے پاس لے آؤں یا

ع ٦ / ١٦ / ٩

ایسے اہل کو نماز کا حکم اور مشرکین کا اعتراض و جواب وغیرہ

؎ طٰہٰ حضرت رسول کا نام ہے اور اس کے معنی طالب و ہادی حق کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں طٰہٰ اس سورہ کا نام ہے بعض کہتے ہیں قرآن کا بعض خدا کا نام بتاتے اور بعض طا سے طیبہ اور ہا سے مکہ مراد لیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ طا کے ٩ اور ہ کے ٥ - ١٤ ہوئے اس سے چہاردہ معصومین مراد ہیں اور واقعہ اسکا یہ ہے کہ حضرت رسول ابتدائے رسالت میں علاوہ فرائض نبوت کے عبادت میں بھی سخت مشقت کرتے دس برس تک پنجوں کے بل کھڑے ہوکر رات رات بھر نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج گئے اور تنگ نعدد ہوگیا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ کو اسقدر مشقت سے روکا گیا

؎ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب آپ اپنی شادی سے دس برس بعد اپنی بی بی صفورا بنت شعیب کو ساتھ لیے ہوئے رخصت کرا کے اپنی ماں کے پاس لیجا رہے تھے یہاں پر پہونچے لڑکا پیدا ہوا اندھیری رات شدت کی سردی راہ سے نابلد رینڈنگ تتر بتر ہوئے بی بی کا یہ حال اس حالت میں طور کیطرف آگ دیکھی تو اس کی طرف بڑھے۔

عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ⑪

آگ کے پاس کسی راہ کا پتہ پا جاؤں[1] پھر جب موسےٰ آگ کے پاس آئے تو اُنھیں آواز آئی کہ اے موسیٰ بے شک

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

میں ہی تمھارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں[2] اُتار ڈالو کیونکہ تم اس وقت طوےٰ (نامی)

الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑫ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

پاکیزہ چٹیل میدان میں ہو۔ اور میں نے تم کو (پیغمبری کیواسطے) منتخب کیا ہے تو جو کچھ تمھاری طرف وحی

يُوْحٰى ⑬ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ

کیجاتی ہے اُسے کان لگا کے سنو۔ اسمیں شک نہیں کہ میں ہی اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ⑭ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

اور میری یاد کیلیے نماز (برابر) پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت ضرور آنے والی ہے اور میں اُسے لامحالہ

اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ⑮

چھپائے رکھوں گا تاکہ ہر شخص (اسکے خوف سے نیکی کرے اور) جیسی کوشش کی ہو اُس کا اُسے بدلہ دیا جائے

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

تو (کہیں) ایسا نہو کہ جو شخص اُسے دل سے نہیں مانتا اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمھیں اس

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑯ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ⑰

(فکر) سے روکدے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ یہ تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ عرض کی

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى

یہ تو میری لاٹھی ہے میں اسپر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کی) پتیاں

غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑱ قَالَ اَلْقِهَا

جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی مطلب ہیں، فرمایا اے موسیٰ اس کو ذرا زمین پر ڈال تو

يٰمُوْسٰى ⑲ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ⑳ قَالَ

دو، موسیٰ نے اُسے ڈال دیا تو فوراً وہ سانپ بنکر دوڑنے لگا (یہ دیکھکر موسےٰ بھاگے) تو فرمایا کہ تم

خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ㉑

اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں، میں ابھی اسکی پہلی سی صورت پھر کیے دیتا ہوں،

[1] جب حضرت موسےٰ آگ کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک درخت میں اوپر سے نیچے تک آگ روشن ہے اور تسبیح کی آواز آتی ہے اور ایک نور آسمان تک بلند ہے، نہ آگ درخت کو جلاتی ہے نہ درخت کا ہرا پن کم ہوتا ہے یہ دیکھ کر ڈرے اور بیہوش ہو گئے خدا نے اُن کے قلب کو مضبوط کر دیا، جب ہوش آیا تو آواز آئی "یا موسےٰ" آپنے لبیک کہا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ پکارنے والا کون ہے، پھر خود کہنے لگے میں نے تیری آواز تو سنی، مگر تیری جگہ نہیں دیکھی، آواز آئی میں تیرے اوپر نیچے، داہنے، بائیں، آگے پیچھے ہر طرف ہوں اور تیرے نفس سے زیادہ قریب ہوں تب موسےٰ سمجھے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور متوجہ ہوئے ۱۲

[2] جوتیاں اُتارنے کا حکم یا تو اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک متبرک جگہ اور گویا خداوندی دربار تھا، وہاں جوتیاں پہن کر جانا مناسب نہ تھا، یا اس وجہ سے کہ جوتیوں سے مراد لڑکے بالوں کی محبت تھی اور اس سے دل کا خالی کرنا مقصود تھا، یہ بالکل غلط ہے کہ مردار کھال کی جوتیاں تھیں
۱۲ ۱۲
۱۲

[illegible]

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ

اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بغل میں تو کر لو (پھر دیکھو کہ) وہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا دمکتا ہوا

سُوٓءٍ ءَايَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ ءَايَٰتِنَا ٱلْكُبْرَى ﴿٢٣﴾

نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے (یہ) تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

ٱذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ

اب تم فرعون کے پاس جاؤ اُسنے بہت سر اُٹھایا ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگارا

لِى صَدْرِى ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِى ﴿٢٦﴾ وَٱحْلُلْ

(میں جاتا تو ہوں مگر) میرے لئے میرا سینہ کو کشادہ فرما (دلیر بنا) اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے

عُقْدَةً مِّن لِّسَانِى ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى ﴿٢٨﴾ وَٱجْعَل

اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے

لِّى وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِى ﴿٢٩﴾ هَٰرُونَ أَخِى ﴿٣٠﴾ ٱشْدُدْ بِهِۦٓ

کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنادے اسکے ذریعے سے

أَزْرِى ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى ﴿٣٢﴾ كَىْ نُسَبِّحَكَ

میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں (ملکر) کثرت سے

كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾

تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا

فرمایا اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور کر لی گئیں اور ہم تو تم پر

عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّكَ

ایک بار اور احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو

مَا يُوحَىٰٓ ﴿٣٨﴾ أَنِ ٱقْذِفِيهِ فِى ٱلتَّابُوتِ فَٱقْذِفِيهِ

اب تمہیں وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰ کو) صندوق میں رکھ کر صندوق

فِى ٱلْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ ٱلْيَمُّ بِٱلسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ

کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے ڈھکیل کے کنارے ڈال دے گا کہ موسیٰ کو

منزل ۴

ع ۱۰ ۲۴

ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول کو ثبیر (کوہ) کے مقابل میں دیکھا کہ آپ فرمارہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے کیا تھا کہ میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے اہلبیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اسکے ذریعے سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے

دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر ۱۲

لِي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ

میرا دشمن اور موسیٰ کا دشمن (فرعون) اٹھا لیگا اور میں نے تیرا اپنی محبت کا پرتو ڈالدیا (جو کو دیکھتا پیار کرتا)

وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿۳۹﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ

تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پالے پوسے جاؤ (اس وقت) جب تمہاری بہن چلی (اور فرعون کے گھر) آکر کہنے لگی کہ

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ

کہو تو میں تمہیں ایسی دایہ بتا دوں جو اسے اچھی طرح پالے (اور) اس طرح ہم نے پھر تم کو تمہاری ماں کے پاس پہونچا دیا

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ

تاکہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور تمہاری جدائی پر کڑھے نہیں اور تم نے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا تھا (اور مصیبت پر نیا)

مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي

تھے تو ہم نے تمکو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمہارا اچھی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس تک

أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ ﴿۴۰﴾

مدین کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰ پھر تم (عمر کے) ایک اندازہ پر آگئے (اور نبوت کے قابل ہوگئے)

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿۴۱﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ

اور میں نے تم کو اپنی رسالت کیواسطے منتخب کیا۔ تم اپنے بھائی سمیت ہمارے (معجزے) لیکر

بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿۴۲﴾ اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

جاؤ اور دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ

إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿۴۳﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ

بیشک وہ بہت سرکش ہو گیا ہے پھر اس سے (جاکر) نرمی سے باتیں کرنا تاکہ وہ نصیحت مان لے

أَوْ يَخْشَىٰ ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا

یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کی اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی (نہ)

أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَا ۖ إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ

کر بیٹھے یا اور زیادہ سرکشی کرے فرمایا تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا

وَأَرَىٰ ﴿۴۶﴾ فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ

اور دیکھتا ہوں۔ غرض تم دونوں اسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپکے پروردگار کے رسول ہیں تو

سلہ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی سواری جا رہی تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کئے ہے اس نے آپ سے فریاد کی اس نے زیادہ جبر کیا تو موسیٰ نے ایک گھونسہ مارا کہ وہ قبطی مر گیا دوسرے دن موسیٰ جا رہے تھے دیکھا کہ وہی شخص دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پھر فریاد کی وہ قبطی بولا کیا مجھے بھی مار ڈالوگے؟ اسی وقت یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرعون ان کے قتل کی فکر میں ہے آپ کو حکم خدا ہوا تم مدین کو ہجرت کر جاؤ آپ چلے گئے ہجرت کا قصہ سورہ قصص میں بیان ہوگا

سلہ یہ حکم سنتے ہی اپنے عیال کی بھی خبر نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے وہاں حضرت ہارون کو الہام ہوا یہ استقبال کو نکلے مصر سے باہر دونوں ملے اور پھر اپنے کام میں مشغول ہوگئے اور ان کی بی بی وہاں دو روز تک ان کی منتظر رہیں تیسرے دن مدین کے کچھ لوگ آئے اہل کو پہچان کر حضرت شعیب کے پاس پہونچا دیا۔

منزل ۴

مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۵ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ

بنی اسرائیل کو ... ساتھ بھیج دیجئے اور انھیں ستائیے نہیں ہم آپکے پاس آپ کے پروردگار

بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿۴۷﴾

کا معجزہ لیکر آئے ہیں اور جو راہ راست کی پیروی کرے اسی کے لئے سلامتی ہے

إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ

ہمارے پاس خدا کی طرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب اسی شخص پر ہے جو (خدا کی آیتوں کو)

وَتَوَلَّىٰ ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا

جھٹلائے اور (اسکے حکم سے) منہ موڑے (غرض گئے اور کہا) فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر تم دونوں کا پروردگار کون ہے؟ موسیٰ نے کہا

ٱلَّذِيٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿۵۰﴾

ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکے (مناسب) صورت عطا فرمائی۔ پھر اسی نے (زندگی بسر کرنے کے) طریقے بتائے

قَالَ فَمَا بَالُ ٱلْقُرُونِ ٱلْأُولَىٰ ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ

فرعون نے پوچھا بھلا اگلے لوگوں کا حال (تو بتاؤ کہ) کیا ہوا موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم میرے

رَبِّي فِي كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿۵۲﴾ ٱلَّذِي

پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے میرا پروردگار نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے

جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا

وہ وہی ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) واسطے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اسمیں راہیں نکالیں

وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّن

اور اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر (خدا فرماتا ہے کہ) ہم ہی نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف قسم کی

نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿۵۳﴾ كُلُوا۟ وَٱرْعَوْا۟ أَنْعَٰمَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

گھاسیں نکالیں (تاکہ) تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو (بھی) چراؤ کچھ شک نہیں کہ اس میں

لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلنُّهَىٰ ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنَٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ

ع ۲ ۳۰ ۱۱

عقلمندوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے اسی زمین سے تمکو پیدا کیا اور (مرنیکے بعد)

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ أَرَيْنَٰهُ ءَايَٰتِنَا

اسمیں لوٹا کر لائینگے اور اسی سے دوسری بار (قیامت کے دن) تمکو نکال کھڑا کرینگے اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں



كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ﴿٥٦﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا

دکھا دیں پھر بھی (نہ مانے) بلکہ جھٹلا دیا اور نہ مانا (اور) کہنے لگا اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے

بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٥٧﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ

ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال باہر کرو تو اچھا (ہم) بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کریں گے تو تم اپنے اور ہمارے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا

درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم (اور مقابلہ) ایک صاف کھلے میدان میں

سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ

ہو موسیٰ نے کہا تمہارے (مقابلہ کی) میعاد زینت (عید) کا دن ہو اور (اسروز) سب لوگ

النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾

دن چڑھے[۱] جمع کئے جائیں اسکے بعد فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنے چلتر (جادو کے سامان) جمع کر کے پھر (مقابلہ کو) آ

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

موجود ہوا۔ موسیٰ نے کہا (فرعونیو) تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ﴿٦١﴾

ورنہ وہ عذاب نازل کر کے (اس) سے تمہارا ملیا میٹ کر چھوڑیگا اور (یاد رکھو) جس نے افترا پردازی کی وہ یقیناً نامراد رہا

فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ﴿٦٢﴾ قَالُوا

اس پر وہ لوگ اپنے کام میں باہم جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے (آخر وہ لوگ) بول اٹھے یہ دونوں

إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ

یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور سے) تم لوگوں کو تمہارے ملک

أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾

سے نکال باہر کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی

فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ

خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ) درست کر لو پھر پرا باندھ کے (انکے مقابلہ میں) آ پڑو اور جو آج در

مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا

رہا وہ ہی فائز المرام رہا (غرض جادوگروں نے کہا) اے موسیٰ یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو اور

[۱] دن چڑھے کی قید اس واسطے تھی کہ آرام طلب لوگ بھی آرام خاص سے فارغ ہو کر اٹھ لیں اور سب کے سب شریک ہو سکیں ۱۲

موسیٰ کے مقابلے میں جادوگر بلائے گئے

أَنْ تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ

یہ کہ پہلے جو جادو پھینکے وہ ہم ہی ہیں' موسیٰ نے کہا (میں نہیں ڈالونگا) بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو (غرض)

فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ

جب انھوں نے اپنی کرتب دکھائے) تو پس موسیٰ کو اُنکے جادو (کے زور) سے ایسا معلوم ہوا کہ انکی رسیاں اور انکی

أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ ﴿٦٧﴾

چھڑیاں دوڑ رہی ہیں' تو موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي

ہم نے کہا (موسیٰ سے) ڈرو نہیں یقیناً تم ہی ورر رہو گے اور تمھارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے

يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ

اُسے ڈال دو کہ جو کرتب ان لوگوں نے کیا ہے اُسے ہڑپ کر جائے کیونکہ ان لوگوں نے جو کرتب کیا وہ ایک جادوگر کا کرتب ہے اور

وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہو سکتا (غرض موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا یہ دیکھتے ہی) وہ سب جادوگر سجدے میں

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ

گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے (فرعون نے ان لوگوں سے) کہا (ہائیں) اس سے پہلے

قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ

کہ ہم تمکو اجازت دیں تم اس پر ایمان لے آئے اس میں شک نہیں کہ یہ تم سب کا بڑا (گرو) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا

السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ

ہے تو میں تمھارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالوں گا اور تمہیں

وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ

یقیناً خرموں کی شاخوں پر سولی چڑھا دونگا اور اسوقت تم کو (اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم

أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ

(دونوں فریقوں) سے عذاب میں زیادہ بڑھا ہوا کون اور کسکو قیام زیادہ ہے جادوگر بولے کہ ایسے واضح

مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ

روشن معجزات جو ہمارے سامنے آئے اُنپر اور جس (خدا) نے ہمکو پیدا کیا اسپر تو ہم تمکو کسیطرح ترجیح نہیں دے سکتے تو جو

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٧٢

تجھے کرنا ہو کر گزر۔ تو بس دنیا کی (اسی ذرا سی) زندگی پر حکومت کر سکتا ہے (اور کہا)

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

ہم تو اپنے پروردگار پر اسلئے ایمان لے آئے ہیں تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے گناہ معاف کرے اور خاص کر جادو کے گناہ

مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝٧٣ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ

جس پر تونے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور اسی کو سب سے زیادہ بقا ہے اسمیں شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر

مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝٧٤

الثلثة

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اسکے لیے یقیناً جہنم (دھرا ہوا) ہے جسمیں تو وہ مرے ہی گا اور زندگی رہ سکے گا

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ

رہیگا) اور جو شخص اسکے سامنے با ایمان ہوکے حاضر ہوگا اور اسنے اچھے اچھے کام بھی کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کیلئے

لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝٧٥ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ

بڑے بڑے بلند رتبے ہیں وہ سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ

ہیں وہ لوگ اسمیں ہمیشہ رہیں گے اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے اُس کا

تَزَكّٰى ۝٧٦ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ

ع ٢٢ / ٣ / ١٢ — الثلثة

یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ

(مصر سے) راتوں رات نکال لیجا پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) انکے لئے ایک سوکھی راہ نکال (دو) تم کو

لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝٧٧ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

پیچھا کرنے کا کوئی خوف رہیگا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت۔ غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت انکا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ؕ ۝٧٨ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ

پھر دریا (کے پانی کا ریلا) جیسا کچھ ان پر چھا گیا وہ چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ (کر کے ہلاک) کر ڈالا

قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝٧٩ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ

اور انکی ہدایت نہ کی اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے پنجہ) سے

بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

چھڑایا اور تم سے (کوہ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا اور

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ

ہم ہی نے تم پر من وسلویٰ نازل کیا اور (فرمایا کہ) ہمنے جو پاک پاکیزہ روزیاں تمہیں دے رکھی ہیں

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

اس میں سے کھاؤ (پیو) اور اس میں (کسی قسم کی) شرارت نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل

غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

ہو جائیگا اور (یاد رکھو کہ) جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم رہے تو ہم اس کو ضرور

ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

بخشنے والے ہیں (پھر جب موسیٰ ستر آدمیوں کو لیکر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہمنے کہا کہ) اے موسیٰ تمنے اپنی قوم سے آگے چلے آنے

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ

میں کیوں جلدی کی؟ عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آ رہے ہیں اور میں نے جلدی کی کہ تیرے پاس اسلئے آگے بڑھ آیا ہوں

لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ

تاکہ تو (مجھ سے) خوش ہے فرمایا تو ہم نے تمہارے (آنیکے) بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ

اور سامری نے انکو گمراہ کر چھوڑا پھر تو موسیٰ غصہ میں بھرے پچھتاتے ہوئے اپنی

غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

قوم کی طرف پلٹے اور (آ کر) کہنے لگے اے میری کمبخت قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے

وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ

ایک اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہ کیا تھا تو کیا تمہارے وعدہ میں عرصہ لگ گیا یا تم نے چاہا

اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے کہ تم نے میرے وعدہ (خدا کی پرستش)

منزل ۴

۵ عبداللہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے کہ ثابت البنانی نے کہا کہ اهتدى الى ولاية اهل بيته حضرت رسول کے اہلبیت کی ولایت کی ہدایت ہے دیکھو صواعق محرقہ قلمی آیت ۸ فضائل

۵ یہ بھی بنی اسرائیل میں تھا اور جس وقت فرعون کے حکم سے لڑکے قتل کئے جاتے تھے یہ بھی پیدا ہوا تھا اور اس کی ماں نے اسکو فوراً دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا۔ خدا نے حضرت جبرئیل کو اسکی پرورش کا حکم دیا اسوجہ سے وہ حضرت جبرئیل کی ظاہری صورت کو پہچانتا تھا اور چونکہ حضرت موسیٰ سے سن چکا تھا کہ مرکب جبرئیل کے سم کے نیچے کی خاک جس چیز پر ڈالدو بولنے لگتی ہے جس روز حضرت جبرئیل فرعون کو غرق کرنے آئے تھے تھوڑی سی خاک اٹھا کر رکھ چھوڑی اور جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو اس نے حضرت ہارون سے کہا ہم لوگوں نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اسمیں سے کچھ باقی ہے اور اسمیں تصرف جائز نہیں اور بنی اسرائیل اسکو عزیز دفن کئے ہیں، آپ حکم دیجئے کہ سب جمع کرکے جلا ڈالیں جب انہوں نے سب زیور رکھا میں رکھکر جلا ڈالنے لگے اور سامری کا فن زرگری میں بہت مشاق تھا ایک قالب بنا کر اسمیں گلے ہوئے زیور ڈالدیئے ایک بچھڑے کی صورت بن گئی اسپر وہ خاک ڈالدی وہ بولنے لگا اس نے لوگوں کو دھوکا دیا اور گوسالہ پرستی شروع کرادی ۱۲

مَوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ

کے خلاف کیا وہ لوگ کہنے لگے ہمنے آپکے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ (بات یہ ہوئی کہ فرعون کی) قوم کے زیور کے

لٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

بوجھ جو (مصر سے نکلتے وقت) ہمپر لادے گئے تھے انکو ہمنے پھینک دیا (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈال دیا پھر اسی طرح

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ

سامری نے بھی ڈالدیا پھر سامری نے اُن لوگوں کیلئے (اسی زیور سے) ایک بچھڑے کی مورت بنائی جسکی آواز بھی بچھڑے کی سی تھی

فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا

اسپر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمھارا (بھی) معبود ہے اور موسےٰ کا (بھی) معبود ہے، مگر وہ بھول گیا ہے بھلا ان لوگوں کو اتنی

يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا

بھی سمجھ نہ تھی کہ یہ بچھڑا نہ تو ان لوگوں کو پلٹ کر انکی بات کا جواب ہی دیتا ہے اور نہ انکا ضرر ہی اُسکے ہاتھ میں ہے اور

وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ

نہ نفع، اور ہارون نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے میری قوم تمھارا صرف اسکے ذریعے سے

اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ

امتحان لیا جارہا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمھارا پروردگار (بس خدائے) رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو

اَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ

اور میرا کہا مانو وہ لوگ کہنے لگے جب تک موسیٰ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم تو برابر اسی کی پرستش پر

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ

ڈٹے بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے (ہارون کی طرف خطاب کرکے) کہا اے ہارون جب تم نے ان کو دیکھ لیا تھا کہ

اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ

گمراہ ہو گئے ہیں تو تمھیں میری پیروی (قتال) کرنیکو کسنے منع کیا تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی

اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا

ہارون نے کہا اے میرے ماںجائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیے اور نہ میرے سر (کے بال) میں

بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ

تو اس سے ڈرا کہ (کہیں) آپ (واپس آکر) یہ (نہ) کہئے کہ تم نے بنی اسرائیل میں

ع ١٣ ١٣

بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ

پھوٹ ڈال دی، اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا (تب سامری سے) کہنے لگے کہ اے سامری تیرا

يَٰسَٰمِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا۟ بِهِۦ

کیا حال ہے اُسنے (جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی (جبرئیل گھوڑے پر سوار جا رہے تھے)

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ ٱلرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا

تو میں نے جبرئیل (فرشتے کے گھوڑے) کے نشان قدم کی ایک مٹھی (خاک کی) اُٹھالی پھر میں نے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دی

وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَٱذْهَبْ

تو وہ بولنے لگا) اور اُس وقت مجھے میرے نفس نے یہی سوجھائی موسےٰ نے کہا چل (دور ہو)

فَإِنَّ لَكَ فِي ٱلْحَيَوٰةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَ

تیرے لیے (اس دُنیا کی) زندگی میں تو (یہ سزا ہے) تو کہتا پھریگا کہ مجھے لہ نہ چھونا (ورنہ بخار چڑھ آئیگا) اور

إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُۥ ۖ وَٱنظُرْ إِلَىٰٓ إِلَٰهِكَ

(آخرت میں بھی) یقینی تیرے لیے (عذاب کا) وعدہ ہے کہ ہرگز تجھ سے خلاف نہ کیا جائیگا اور تو اپنے معبود کو تو دیکھ جس

ٱلَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُۥ ثُمَّ

عبادت پر) تو ڈٹا بیٹھا تھا کہ ہم اسے یقینا جلا (کر راکھ کر) ڈالیں گے پھر ہم اُسے

لَنَنسِفَنَّهُۥ فِي ٱلْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ ٱللَّهُ

تتر بتر کرکے دریا میں اُڑا دیں گے، تمھارا معبود تو بس وہی خدا ہے جسکے

ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

سوا کوئی اور معبود برحق نہیں کہ اُس کا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ

(اے رسول) ہم تمھارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے اور ہم ہی

وَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ أَعْرَضَ

نے تمھارے پاس اپنی بارگاہ سے قرآن عطا کیا جس نے اُس سے منہ پھیرا

عَنْهُ فَإِنَّهُۥ يَحْمِلُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَٰلِدِينَ

وہ قیامت کے دن یقینا (اپنے بُرے اعمال کا) بوجھ اُٹھائے گا اور اسی حال میں ہمیشہ

ف١ کیونکہ اسے حضرت موسیٰ کی بددعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا اور اس وجہ سے وہ خود چھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگا اپنی جان بچائے پھرتا تھا اور یہی حال اسکی اولاد کا بھی رہا اور شاید ابتک مصر و شام میں موجود ہیں جیسا کہ بعض علما نے لکھا ہے اگرچہ حضرت موسیٰ نے اسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا، مگر خود خدا نے سفارش کی کہ یہ سخی ہے اسے چھوڑ دو ۱۲

فِيهِ ۚ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ

رہیں گے اور کیا ہی بُرا بوجھ ہے جو قیامت کے دن یہ لوگ اٹھائے ہونگے جس دن صور پھونکا جائیگا

فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾

اور ہم اُسدن گنہگاروں کو (ان کی) آنکھیں نیلی (اندھی) کر کے (اپنے سامنے) جمع کریں گے

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہونگے کہ (دنیا میں) تم (بہت نہیں) تو بس دس دن ٹھہرے ہونگے

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ

جو کچھ یہ لوگ (اُسدن) کہیں گے ہم خوب جانتے ہیں کہ جو اُن میں سب سے زیادہ ہوشیار ہوگا بول

طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ

ع ١٥

اٹھے گا کہ تم تو بس (بہت سے بہت) ایک دن ٹھہرے ہوگے اور (اے رسول) تم سے لوگ پہاڑوں کے

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا

بارے میں پوچھا کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن کیا ہونگے) تو تم کہدو کہ میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا اور

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾

زمین کو ایک چٹیل میدان کر چھوڑے گا کہ (اے شخص) تو اُس میں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ (نیچ)

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ

اُسدن لوگ ایک پکارنے والے (اسرافیل کی آواز) کے پیچھے (اسطرح سیدھے) دوڑ پڑینگے کہ اس میں کچھ بھی کجی نہ ہوگی اور آوازیں

الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

اُسدن خدا کے سامنے (اسطرح) گھگیا جائیں گی کہ تو گھُن گھُناہٹ کے سوا اور کچھ نہ سنے گا

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ

اسدن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو خدا نے اجازت دی

الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

ہو اور اسکا بولنا پسند کرے جو کچھ اُن لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ

(غرض سب کچھ) وہ جانتا ہے اور یہ لوگ اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہو سکتے اور (قیامت میں) سارے

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ

(خدائی کے) منہ زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ (اپنے سر پر)

ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اٹھایا وہ یقیناً ناکام رہا اور جس نے اچھے اچھے کام کئے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

کسی طرح کی بے انصافی کا ڈر ہے اور نہ کسی نقصان کا۔ ہم نے اسکو اسی طرح عربی زبان کا

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

قرآن نازل فرمایا۔ اس میں عذاب کے طرح طرح کے وعدے بیان کئے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں یا ان کے مزاج میں عبرت پیدا کرے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ

پس (دو جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے اور (اے رسول) قرآن (کے پڑھنے) میں اس سے پہلے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ

کہ تمہاری طرف اسکی وحی پوری کر دی جائے جلدی نہ کرو اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے

زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ

میرے علم کو اور زیادہ فرما اور ہم نے آدم سے پہلے ہی عہد لے لیا تھا (کہ اس درخت کے پاس نہ جانا)

فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

تو آدم نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے انہیں ثابت استقلال نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿١١٦﴾

کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ

تو میں نے (آدم سے) کہا اے آدم یہ یقیناً تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ

تو کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم (دنیا کی) مصیبت میں پھنس جاؤ کچھ شک نہیں

٥٧ جب حضرت رسول پر وحی نازل ہوتی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرئیل کے ساتھ دوہراتے تھے اور اسوجہ سے جبرئیل کو اور اسے وحی میں اشتباہ ہوتا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی سے ربط دیکر حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے اور اسکو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے خلق الانسان عجولا ١١ ١٢

ع ٦ ١١ ١٥

اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا وَلَا تَعۡرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا

کہ (بہشت میں) تمہیں یہ (آرام) ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہوگے اور نہ ننگے اور یہ کہ نہ پیاسے رہوگے

فِيۡهَا وَلَا تَضۡحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ

اور نہ دھوپ کھاؤگے تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور)

قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ وَمُلۡكٍ

کہا کہ آدم! کیا میں تمہیں ہمیشگی (کی زندگی) کا درخت اور (وہ) سلطنت جو کبھی زائل

لَّا يَبۡلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا

نہ ہو بتادوں چنانچہ دونوں میاں بی بی نے اسی میں سے کچھ کھایا تو انکا آگا پیچھا ان پر ظاہر ہوگیا

وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ

اور دونوں بہشت کے (درخت کے) پتے اپنے اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ

اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو (راہ صواب سے) بے راہ ہوگئے۔ اسکے بعد ان کے پروردگار

فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًا

نے برگزیدہ کیا پھر انکی توبہ قبول کی اور انکی ہدایت کی فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ

بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ

تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (تم اسکی پیروی

هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا

کرنا کیونکہ) جو شخص میری ہدایت پر چلے گا نہ تو وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں

يَشۡقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ

پھنسے گا اور جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کی زندگی بہت تنگی

مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿١٢٤﴾

میں بسر ہوگی اور ہم اسکو قیامت کے دن اندھا (بنا کر) اٹھائیں گے

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ﴿١٢٥﴾

وہ کہے گا الٰہی میں تو (دنیا میں) آنکھ والا تھا تو نے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا

ط چنانچہ جب بہشت سے علیحدہ ہوئے اور زمین پر آئے تو جبرئیل ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے اور آپ کو زراعت کرنا بتایا گیا جب زمین جوتتے تھے اور پسینہ سر سے ٹپکتا تھا تو فرماتے تھے آہ یہ وہ رنج و مصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرمایا تھا اس کی پوری تفصیل سورہ بقر پارہ اول میں گزر چکی ہے ١٢

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ

خدا فرمائیگا ایسا ہی (ہونا چاہیے) ہماری آیتیں بھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو انہیں بھلا بیٹھا ، اور

كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ

اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا ، اور جس نے (حد سے) تجاوز کیا اور اپنے

اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ

پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اُس کو ایسا ہی بدلہ دینگے اور آخرت کا

الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

عذاب تو یقینی بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے تو کیا ان (اہل مکہ) کو اس (خدا) نے یہ نہیں بتا دیا کہ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

ہم نے انکے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں ،

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

اس میں شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی

النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

نشانیاں ہیں ، اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کیطرف سے پہلے ہی ایک وعدہ اور (عذاب کا)

لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى

ایک وقت معین نہ ہوتا تو (انکی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی (اے رسول) جو کچھ

مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

یہ کفار بکا کرتے ہیں تم اس پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے کے قبل اور اسکے غروب ہونے کے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا

الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ

کے ساتھ تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کے وقتوں میں اور

فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا

دن کے کناروں میں تسبیح کرو تاکہ تم نہال ہو جاؤ ، اور (اے رسول)

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

جو ان میں سے کچھ لوگوں کو دنیا کی اس ذرا سی زندگی کی رونق سے نہال کر دیا ہے

منزل ۴

ف ١ یہ تو ظاہر ہے کہ قبل طلوع آفتاب سے نماز صبح مع نافلہ اور قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف شب سے مغرب عشا اور نوافل شب اور دن کے اطراف سے نماز ظہر و نافلہ ظہر مراد ہے اور یوں پانچوں وقت کی تصریح ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کو قبل طلوع و غروب دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھنا چاہیے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو علی کل شئ قدیر ١٢

ع ٧ ١٣ ١٦

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۥ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۥ وَرِزْقُ

ہم اُن کو اس میں آزمائیں تم اپنی نظریں ادھر نہ بڑھاؤ اور (اس سے) تمہارے پروردگار کی

رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۥ لَا نَسْـَٔلُكَ

حکم دو اور تم خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے روزی تو طلب

رِزْقًا ۥ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۥ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

کرتے نہیں (بلکہ) ہم تو خود تم کو روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری ہی کا تو انجام بخیر ہے

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اور (اہل کفر) کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی معجزہ (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں لاتے

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

تو کیا جو پیشین گوئیاں اگلی کتابوں (توریت انجیل) میں (اس کی گواہ ہیں (وہ بھی) انکے پاس نہیں پہنچیں

وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ

اور اگر ہم ان کو اس رسول سے پہلے عذاب سے ہلاک کر ڈالتے

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا

تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے پالنے والے تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا

فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ

تو ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی

نَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

کرتے (اے رسول) تم کہدو کہ ہر شخص (اپنے انجام کار کا) منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَ

پھر تو تمھیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں (اور کجی پر کون ہیں)

مَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾

ہدایت یافتہ کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)

سلہ ایک مرتبہ آپ کے یہاں مہمان آیا گھر میں کچھ موجود نہ تھا ایک یہودی کے یہاں سے رجب کے وعدہ پر کچھ آٹا قرض مانگا اس نے کہا جب تک کوئی چیز گرو نہ ہو نہ دونگا آپ کو کمال صدمہ ہوا اسی پر آپ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی آخر آپ نے اپنی زرہ گرو کی ۱۲۔

سلہ ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول آٹھ مہینہ تک حضرت علی کے دروازہ پر نماز صبح کے وقت آکر فرماتے تھے الصلوۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا خدا رحم فرمائے نماز کے واسطے آمادہ ہو جاؤ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ اے اہلبیت تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے ویسا ہی صاف ستھرا پاکیزہ رکھے ۱۲

ع ۸ ۷ ۱۷

الجزء السابع عشر ١٧

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

سورہ انبیاء مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحیم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ

لوگوں کے پاس ان کا حساب (اس کا وقت) آ پہنچا اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے

غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ① مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ

منہ موڑے ہی جاتے ہیں جب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس کوئی

مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ

نیا حکم آتا ہے تو اسے بس صرف کان لگا کر سن لیتے ہیں اور (پھر اس کا)

يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ

ہنسی کھیل اڑاتے ہیں ان کے دل (آخرت کے خیال سے) بالکل بےخبر ہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ

کانا پھوسی کیا کرتے ہیں کہ یہ شخص (محمد کچھ بھی) نہیں بس تمہارا ہی سا آدمی ہے

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّيْ

تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو میں پھنستے ہو (تو اس پر) رسول نے کہا کہ میرا پروردگار

يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ

جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں خوب جانتا ہے (پھر کیا کانا پھوسی کرتے ہو) اور وہ تو

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ

بڑا سننے والا واقف کار ہے (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا نہ کی) بلکہ کہنے لگے کہ (یہ قرآن) خواب ہائے پریشان (کا)

بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ

مجموعہ (ہے) بلکہ اس نے خود اپنے جی سے جھوٹ موٹ گڑھ لیا ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے (اور اگر یہ سچا رسول ہے) تو جس طرح

كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ

اگلے پیغمبر (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ (جیسا ہم کہیں) ہمارے پاس لائے تو سہی ان سے پہلے جو

سلہ اس سورہ میں امور ذیل مذکور ہیں، کفار کی حالت اور ان کا جواب قرآن کی حقیقت، اگلوں کا تذکرہ فرشتوں کی مدح توحید کا ثبوت۔ خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز پانی سے زندہ ہے۔ آدمی جلد باز ہے، قیامت ۔۔۔ شخص کے اعمال ۔۔۔ جائینگے۔ توریت ۔۔۔ حضرت ابراہیم کا قصہ ۔۔۔ حضرت ۔۔۔ ذکر حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ و مرتبہ حضرت یونس کا قصہ و فضیلت۔ حضرت زکریا و یحیی اور مریم کا تذکرہ قیامت کا ذکر، دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ

سلہ اس سے صاف واضح ہوا کہ قرآن قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے ۔۔ ١٢

ع ١٠ | ركوع ١



مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ⑥

جن بستیوں کو تباہ کر دیا (معجزہ دیکھ کر بھی تو) ایمان نہ لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ انکے پاس وحی بھیجا کرتے تھے تو

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ⑦

اگر تم لوگ خود نہیں جانتے ہو تو عالموں له سے پوچھ دیکھو

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ

اور ہم نے ان (پیغمبروں) کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ

وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ

وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے سہنے والے تھے پھر ہم نے انھیں (اپنا عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا

فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ⑨

اور جب عذاب آ پہونچا تو ہم نے ان پیغمبروں کو اور جس کو چاہا بچا لیا اور حد سے بڑھ جانیوالوں کو ہلاک کر ڈالا

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا

ہم نے تو تم لوگوں کے پاس وہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جس میں تمہارا (بھی) ذکر (خیر) ہے تو کیا تم لوگ اتنا بھی

تَعْقِلُونَ ⑩ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ

نہیں سمجھتے اور ہم نے کتنی بستیوں کو جنکے رہنے والے سرکش تھے برباد

ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ⑪

کر دیا اور ان کے بعد دوسرے لوگوں کو پیدا کیا

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ⑫

تو جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو ایکا ایکی بھاگنے لگے

لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ

(ہم نے کہا) بھاگو نہیں اور انھیں بستیوں اور گھروں میں لوٹ جاؤ جن میں تم

مَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ⑬ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا

چین کرتے تھے تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کی جائے وہ لوگ کہنے لگے ہائے ہماری شامت بے شک

له علماء اہلسنت اسمیں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں بعض اہل کتاب کے علماء، بعض قرآن و بعض زمانہ کے علماء کو، لیکن ان میں سے کوئی بھی خدا لگتی بات نہیں کیونکہ اگر اہل کتاب کے علماء مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علماء بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر یہی ہدایت میں کافی ہوتے تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا تو اس سے حضرات ائمہ کا مقصود ہونا منحصر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے، چنانچہ جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں واللہ اعلم۔ ۱۲

ع ۱۰

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑭ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى

ہم سرکش تو ضرور تھے غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا کیے یہاں تک کہ ہم نے انکیں

جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ⑮ وَمَا خَلَقْنَا

کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کرکے ڈھیر کر دیا اور ہمنے آسمان

السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ⑯ لَوْ

اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب بیکار لغو نہیں پیدا کیا اگر

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ

ہم کوئی کھیل بنانا چاہتے تو بیشک ہم اسے ہی تجویز سے بنا لیتے [۱] اگر ہم کو

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ⑰ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى

کرنا ہوتا (مگر ہمیں تو بنانا ہی نہ تھا) بلکہ ہم تو حق کو ناحق پر کھینچ مارتے ہیں

الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ

تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے اور تم پر

الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ⑱ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

افسوس ہے کہ ایسی ایسی ناحق باتیں بنایا کرتے ہو حالانکہ جو لوگ (فرشتے) آسمان

وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

اور زمین میں ہیں سب اسی کے (بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اس سرکار میں ہیں نہ تو وہ

عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ⑲ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ

اسکی عبادت کی شیخی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن اس کی تسبیح

وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ⑳ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

کیا کرتے ہیں (اور) کبھی کاہلی نہیں کرتے ان لوگوں نے جو معبود زمین میں

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ㉑ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

بنا رکھے ہیں کیا وہی (لوگوں کو) زندہ کرینگے اگر [۲] بفرض محال زمین و آسمان میں خدا کے سوا

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

چند معبود ہوتے تو دونوں کب کے برباد ہو گئے ہوتے تو جو باتیں یہ لوگ اپنے جی سے اسکے بارے میں بنایا

[۱] مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سیکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں، ہر چیز کے لئے سبب کا ہونا، ہر اچھے برے کا نتیجہ لازمی ہونا ہر کام کا حکمت و مصلحت سے ہونا وغیرہ ہرگز کھیل سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کھیل ہو ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی ۱۲۔

[۲] یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے جسے دلیل تمانع کہتے ہیں اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اسکو روک سکتا یا نہیں۔ اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز اگر نہیں روک سکتا تو دوسرا کمزور و عاجز پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہ رہا۔ وھو المطلوب ۱۲

ع ۲

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ

خدا جو عرش کا مالک ہے ان تمام عیبوں سے پاک (پاکیزہ) ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ جو کچھ کرتا ہے اس کی پوچھ گچھ

وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

نہیں ہو سکتی (ہاں) اور لوگوں سے باز پرس ہوگی کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور

اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ

معبود بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو جو میرے (زمانہ میں) ساتھ ہیں

مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

انکی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے انکی کتابیں (توریت وغیرہ) یہ (موجود) ہیں (انمیں خدا کا شریک بتاؤ)

لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَا

بلکہ ان میں سے اکثر تو حق (بات) کو جانتے ہی نہیں تو جب حق کا ذکر آتا ہے یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور اے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ

(رسول) ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسکے پاس ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ بس

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ

ہمارے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں تو میری عبادت کیا کرو اور (اہل مکہ) کہتے ہیں

قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ

کہ خدا نے (فرشتوں کو) اپنی اولاد (بیٹیاں) بنا رکھا ہے (حالانکہ) وہ اس سے پاک (پاکیزہ) ہے بلکہ (وہ فرشتے)

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ

(خدا کے) معزز بندے ہیں یہ لوگ اسکے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اسی کے

بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

حکم پر چلتے ہیں جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ (خدا)

مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى

جانتا ہے اور یہ لوگ اس شخص کے سوا جس سے خدا راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ

البتہ یہ لوگ خود اسکے خوف سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو کوئی یہ کہدے کہ خدا نہیں

ف ۱۵ اگرچہ یہ بات سچی ہے کہ اُسکا کوئی حاکم یا مقابل نہیں کہ اس سے کچھ پوچھ سکے مگر سچ یہ ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی کوئی پوچھے تو کیا ۱۲

مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ

بلکہ میں معبود ہوں تو وہ (مردود بارگاہ ہوا) ہم اسکو جہنم

جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَلَمْ

کی سزا دیں گے اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں جو لوگ کافر ہو بیٹھے

یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند)

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ

تھے تو ہم نے دونوں کو سلہ شگافتہ کیا (کھول دیا) اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو

حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ

پانی سے پیدا کیا تو کیا اسپر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے اور ہم ہی نے زمین پر

رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا

بھاری بوجھل پہاڑ بنائے تاکہ زمین اُن لوگوں کو لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اسمیں

سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ

لمبے چوڑے رستے بنائے تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہونچیں اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا

سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

جو ہر طرح محفوظ ہے اور یہ لوگ اسکی آسمانی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ

اور وہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو

الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا

پیدا کیا کہ سب کے سب ایک (ایک) آسمان سلہ میں پیر (کر چکر لگا) رہے ہیں اور (اے رسول) ہمنے تم سے پہلے

لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ

بھی کسی فرد بشر کو سدا کی زندگی نہیں دی تو کیا اگر تم مر جاؤ گے تو یہ لوگ ہمیشہ

الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ

جیا ہی کرینگے (ہر شخص ایک نہ ایک دن موت کا مزا چکھنے [illegible]

منزل ۴

ع ١٩ ٢ ٢

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ اسکا مطلب یہ سمجھے ہے کہ آسمان زمین باہم ملے ہوئے تھے کہ ان کو جدا جدا کر دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بستہ تھے یعنی آسمان برستا نہ تھا اور زمین اگاتی نہ تھی تو ہمنے اُن کو شگافتہ کر دیا اور اسی وجہ سے میں نے اور مترجمین سے الگ ترجمہ کیا ہے۔ ١٢

سلہ کل فی فلک کو اگر الٹ کر پڑھو تب بھی یہی پڑھا جائیگا اسمیں ایک لطیف اشارہ اس بات کا ہے کہ ہر آسمان اپنے اوپر ایک جگہ پر گردش کرتا ہے اور یہی قدیم فلاسفہ کا قول ہے والله اعلم

نَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

ہم تمہیں مصیبت و راحت میں امتحان کی غرض سے آزماتے ہیں اور (آخر کار) ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤگے

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

اور (اے رسول) جب تمہیں کفار دیکھتے ہیں تو بس تم سے مسخراپن کرتے ہیں

هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ

کہ کیا یہی حضرت ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ

بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنْسَانُ

خود خدا کی یاد سے انکار رکھتے ہیں (تو انکی بیوقوفی پر ہنسنا چاہیے) آدمی تو بڑا جلد باز

مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

پیدا کیا گیا ہے میں عنقریب ہی تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاؤں گا تو تم مجھ سے جلدی کی (دھوم)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾

نہ مچاؤ اور لطف تو یہ ہے کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو یہ قیامت کا وعدہ کب (پورا) ہوگا

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ

اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش اس وقت کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہونگے) اور نہ اپنے چہروں سے

وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ

آگ کو ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھ سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی

يُنْصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ

(قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی) بلکہ وہ تو اچانک ان پر آپڑے گی اور انہیں ہکا بکا کر دے گی

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾

پھر اس وقت انمیں نہ اسکے ہٹانے کی مجال ہوگی اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائے گی

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

اور (اے رسول) کچھ تم ہی نہیں تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا جا چکا ہے تو ان پیغمبروں سے مسخراپن

بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ ع ١٢

کرنے والوں کو اس سخت عذاب نے آگھیرا جسکی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے (اے رسول) تم

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

پیغمبروں سے تمسخر کرنیوالے



قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ

ان سے پوچھو تو کہ خدا کے عذاب سے (بچانے میں) رات کو یا دن کو تمھارا کون پہرا دے سکتا ہے

بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

(پہرا دینا تو در کنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرتے ہیں کیا ہمارے سوا

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ان کے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (وہ کیا بچائیں گے، یہ لوگ خود

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ

اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انھیں پناہ دی جائیگی بلکہ

مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

ہم ہی نے انکو اور ان کے بزرگوں کو آرام و چین دی یہانتک کہ انکی عمریں بڑھ گئیں

الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

تو پھر کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم روئے زمین کو چاروں طرف سے تصنیف کرتے اور

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ

اسکو فتح کرتے چلے آتے ہیں تو کیا (اب بھی) یہی لوگ (کفار مکہ) غالب[51] رہیں (اے رسول) تم کہدو کہ

اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ

میں تو بس تم لوگوں کو وحی کے مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں مگر تم لوگ گویا بہرے ہو اور بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ

اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ

پکارنے ہی کو نہیں سنتے (ڈریں کیا خاک) اور (اے رسول) اگر کہیں انکو تمھارے پروردگار کے عذاب

مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا

کی ذرا سی ہوا بھی لگ گئی تو بے ساختہ بول اٹھے ہائے افسوس واقعی ہم ہی

ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ

ظالم تھے اور قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے بھلے برے اعمال تولنے کیلئے) انصاف کی ترازو[52] میں

الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ

کھڑی کر دینگے تو پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا اور اگر رائی کے

---

[51] یعنی جس طرح بہرا کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح یہ کفار دل کے بہرے ہیں کہ انکو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے۔ ۱۲۔

[52] یہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ترازو سے مراد علم خدا اور اعمال کی سنگینی و سبکی سے کمی اور زیادتی مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث جناب امیرؑ سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى

دانے کے برابر بھی کسیکا (عمل) ہو گا تو ہم اُسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے

بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

کے واسطے بہت کافی ہیں اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل کی) جدا

الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ

کرنے والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کیلئے از سرتا پا نور اور نصیحت عطا کی جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ

بے دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں اور یہ لوگ روز قیامت سے بھی

مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے جسکو ہم نے اُتارا ہے تو کیا

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ

تم لوگ اسکو نہیں مانتے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے

رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ

فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم اُن (کی حالت) سے خوب واقف تھے جب انھوں نے اپنے

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ

منہ بولے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں جنکی تم لوگ مجاوری کرتے ہو

لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

آخر کیا (بلا) ہیں وہ لوگ بولے (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ

ابراہیم نے کہا یقیناً تم بھی اور تمھارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے

مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ

تھے وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لیکر آئے ہو یا تم بھی (یوں ہی)

اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

دل لگی کرتے ہو ابراہیم نے کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمھارے معبود نہیں بلکہ) تمہارا پروردگار آسمان و زمین کا

رکوع ۹

۱ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید، بہشت دوزخ، قیامت حساب میزان کا اعتقاد رکھے وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ ۱۲

۲ یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ماهذه التماثیل التی انتم لها عاکفون ایک مرتبہ حضرت رسول نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲

منزل ۴

الْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ

مالک ہے جس نے اُن کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمھارے سامنے

مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ

گواہ ہوں اور (اپنے جی میں کہا) خدا کی قسم تمھارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں

بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا

تمھارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلونگا چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو (توڑ کر) چکنا چور کر ڈالا

إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا

مگر انکے بڑے بت کو (اسلئے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ عید سے پلٹ کر اسکی طرف رجوع کریں جب کفار کو معلوم ہوا تو کہنے لگے

مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾

جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کیساتھ کی ہے اس نے یقینی بڑا ظلم کیا

قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾

(کچھ لوگ) کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کو جسکو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کا بری طرح ذکر کرتے سنا تھا

قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

لوگوں نے کہا تو اچھا اسکو سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کرکے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ اسکے

يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا

گواہ رہیں (غرض ابراہیم آئے) اور لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں ابراہیم کیا تمنے ہمارے معبودوں کے ساتھ

يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا

یہ حرکت کی ہے ابراہیم نے کہا بلکہ یہ حرکت ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا) نے کی ہے

فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوا

تو اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو اس پر اُن لوگوں نے اپنے جی میں

إِلَىٰ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾

سوچا تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود برسر ناحق ہو پھر

ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ

انکو انکے سر (اسی گمراہی میں) جھکا دیئے گئے (اور کہنے لگے) کہ یہ بولتے نہیں تم کو تو اچھی طرح معلوم ہے

الربع

ف اس مقام پر بالکل بتوں کو شبہہ ہو تا ہے کہ [illegible] حضرت ابراہیم جھوٹ بولے [illegible] غلطی ہیں کلام اللہ کے [illegible] میں غور نہ کرنے اور صحیح ترجمہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیم سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کیساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا تاکہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف دی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقتہً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے اور اسمیں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیا کے کام وہ بھی ایسے کام گویا خدا ہی کے ہوتے ہیں اسیوجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسول کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

خلاصہ حضرت ابراہیم نے اپنے فعل کی نسبت اگر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا اگرچہ سننے والوں نے بڑے بت کو سمجھا حالانکہ حضرت ابراہیم کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جو لوگوں کی طرف خدا کی نسبت دیجاتی ہے ان میں سب سے بڑے یعنی خدا نے یہ کام کیا ہے کیونکہ ہم کی ضمیر الٰہ کی طرف پھرتی ہے واللہ اعلم

مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ

کیسے بولا نہیں کرتے (پھر ان سے کیا پوچھتے ہو) ابراہیم نے کہا تو کیا تم لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ کچھ نقصان ہی کر سکتی ہیں

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم خدا کے سوا پوجتے ہو تو کیا

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (آخر) وہ لوگ (ابراہیم) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ

کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو (غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے فرمایا اے آگ تو

بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

ابراہیم پر بالکل ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا (کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے) اور ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ برائی

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ ج وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

کرنی چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا اور ہم ہی نے ابراہیم اور لوط کو (سرکشوں سے) صحیح و سالم نکال کر

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ

اس سرزمین (شام بیت المقدس) میں جا پہونچایا جس میں ہم نے سارے جہان کیلئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی

وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا

اور ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحٰق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عنایت فرمایا ہم نے

جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ

سب کو نیک بخت بنایا اور ان سب کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (ان کی)

بِاَمْرِنَا ن وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ

ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے

اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج وَكَانُوْا لَنَا

اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہمارے ہی

لہ جب یہ سب بیٹے ... گونگے کی زبان سے ... نکلتا وہ ... بس کا ماننے والا تھا جس کا نام ہون تھا اور اسکے بولنے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض حاکم نمرود نے ایک تیل ... پتھر اونچا تھا ایک مہینہ ... لکڑیاں جمع کی گئیں اسکے بعد اسپر جوش تیل چھڑ کا گیا اور اس میں آگ لگائی گئی جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب جا سکے حتیٰ کہ اسکے سامنے ... تھے ... نہ اڑ سکتی تھیں پھر حضرت ابراہیم کو اسمیں ڈالنے کے لئے لوگ متردد تھے کہ آخر شیطان ایک بڈھے آدمی کی صورت میں آیا اور یہ مشورہ دیا کہ ابراہیم کو ایک بڑی فلاخن (گوپھن) یا ڈھلوانس میں رکھکر پھینکا جائے چنانچہ یہی کیا گیا مگر جب حضرت انکے قریب پہونچے تو فرشتوں میں ایک ہلچل مچ گئی اور باجازت خدا بہت سے فرشتے آپ کے پاس آپ کی مدد کو آئے مگر آپ نے قبول نہ کیا اور خدا ہی سے جو کچھ کہنا تھا آخر ... حکم ... کو ہوا کہ ٹھنڈی ہو جا اور فقط ٹھنڈک ہی نہیں ایک باغ بن گئی اور آپ کے گرد پھلوں کے درخت تھے چشمے جاری تھے جب ... نے اپنے محل پر سے کھڑے ہو کر یہ حال دیکھا تو بساختہ بولا کہ اگر کوئی خدا کو پسند کرے تو ایسا کرے اس کے بعد بولا کہ ابراہیم کہ تیرا خدا پروردگار بڑا قادر ہے میں چاہتا ہوں کہ اسکے نام کی قربانی کروں تو نے ... دنیا ... اپنے مذہب میں ہو ... تیرا ہی ... ہیں تھا ... قبول نہیں ... ہے بعد وہ ... آپ کی ایذا رسانی چھوڑ دی سو وقت آپ کی عمر سولہ برس کی تھی۔

عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

عبادت کیا کرتے تھے، اور لوط کو بھی ہم ہی نے فہم سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے اس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ

بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے نجات دی، اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ

بہت بدکار آدمی تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل

رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا

کر لیا اس میں شک نہیں کہ وہ نیکو کار بندوں میں سے تھے اور (اے رسول) وہ (واقعہ) بھی (یاد کرو) پہلے (یعنی) نوح کو نبوت پر فائز کیا

اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

جب انھوں نے (ہم کو) آواز دی تو ہم نے ان کی (دعا) سن لی پھر ان کو اور ان کے

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

ساتھیوں کو (طوفان کی) بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کو جھٹلایا تھا ان کے مقابلہ میں ان کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی)

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ

بہت برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبا مارا اور (اے رسول) داؤد اور

وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ

سلیمان کا (واقعہ یاد دلاؤ) جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں

فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾

(گھس کر) چر گئی تھیں فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں کے قضیہ کو دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلاف ہوا)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ

تو ہم نے سلیمان کو اس کا صحیح فیصلہ سمجھا دیا (اور یوں تو) سب کو ہم ہی نے فہم سلیم اور علم عطا کیا

وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ

اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا تھا)

ع ٥ ٢٥ ٥

ف قصہ یہ تھا کہ یوحنا جس رات کو سو رہا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روند ڈالا۔ صبح کو ایلیا نے حضرت داؤدؑ کی عدالت میں نالش کر دی یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی نیند کا عذر کیا آپ نے جو ایلیا کے کھیت کا نقصان کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا آخر آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا کی بکریاں ایلیا کو دے دی جائیں۔ جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمان سے ملاقات ہوئی آپ دونوں کو ساتھ لیے حضرت داؤد کے پاس پہنچے اور عرض کی اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھا تھا پوچھا تو بولے کہ جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اس کی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا اس کے دودھ، اون وغیرہ سے نفع اٹھائے اسکے بعد جب اس کا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں واپس کر دے۔ یہ فیصلہ حضرت داؤد کو بھی پسند آیا اور ایلیا ... کو یہی حکم دیا اس سے کفار مکہ کی تنبیہ مقصود تھی جو کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ہیں۔ دیکھو اگر بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اس کی تقلید نہ کرنی چاہیے اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہ چاہیے۔

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

اور ہم ہی (یہ عجائب) کیا کرتے تھے اور ہم ہی نے انکو تمہارے جنگی پوشش (زرہ کا بنانا) سکھا دیا

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

تاکہ تمہیں (ایک دوسرے کے) وار سے بچائے تو کیا تم (اب بھی) اس کے شکر گذار ہو گے

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى

اور (ہم ہی نے بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا کہ وہ انکے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس)

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

کی طرف چلا کرتی تھی جسمیں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں اور ہم تو ہر چیز سے خوب

عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ

واقف (رکھتے اور) ہیں اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا (کر جواہرات نکال) لاتے تھے

لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ

اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمان کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان کے

حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ

نگہبان تھے کہ بھاگ نہ جائیں اور (اے رسول) ایوبؑ (کا قصہ یاد کرو) جب انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (خداوندا)

الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی ہے اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے (کہیں بڑھ کے ہے مجھ پر ترس کھا) تو ہم نے انکی دعا قبول کی

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

تو ہم نے انکا جو کچھ درد دکھ تھا دفع کر دیا اور انھیں ان کے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

بھی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے والوں کی عبرت کے واسطے عطا کئے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ

اور (اے رسول) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کے واقعات یاد کرو کہ) یہ سب صابر

الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ

بندے تھے اور ہم نے ان سب کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل کر لیا بیشک وہ لوگ

حضرت سلیمانؑ کو جو سلطنت دنیا میں [illegible] ملی کہ ہے نہ کسی کو آپ نے سات سو برس اور بعض [illegible] سلطنت کی انسان، حیوان، جنات، چرند، پرند، درخت، غرض دنیا کی ہر چیز پر آپ کی حکومت تھی آپ نے [illegible] کے ایک بڑا عالیشان محل بنوایا [illegible] وہ کوس طول [illegible] عرض میں پھیلا ہوا تھا آپ نے ایک تخت بنوایا تھا جو بہت لمبا چوڑا تھا اسکے بیچ میں آپ کا منبر ہوتا تھا اسکے گرد چھ سو کرسیاں سونے اور چاندی کی رکھی جاتیں اور [illegible] کے مخصوصین بیٹھتے انکے پیچھے اور لوگ کھڑے ہوتے اور انکے پیچھے جن ہوتے اور ان سب پر پرندے صف باندھ کر اپنے پروں کا سایہ کرتے اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتی سر پر [illegible] لوگوں کو تعجب ہوتا تھا لیکن اب جبکہ ہوائی جہاز بن گیا جو بہت [illegible] کو لیکر [illegible] کوس جاتی ہے [illegible] تعجب زائل ہوا۔

حضرت ایوب ایک نبی تھے اللہ نے دنیاوی ہر طرح کی نعمت عطا کی تھی پانسو جوڑی بیل کے، بکریاں، اونٹ، گھوڑے [illegible] بکثرت تھے چار سو غلام اور سائیس وغیرہ تھے ہزاروں بیگہ کاشت اور باغات تھے انکی [illegible] حضرت [illegible] نبی [illegible] سات برس [illegible] ایک حالت میں [illegible] آپ ہر وقت عبادت و شکر گذاری میں مشغول رہتے اسکے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا اور سب [illegible] اولادیں بھی [illegible] آپ [illegible] مرض [illegible] امتحان [illegible] سب چیزیں [illegible] عطا کیں، اعلاوہ کی جو [illegible] ملی۔

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

نیک بندے تھے اور ذوالنون (یونس کو یاد کرو) جب کہ غصے میں آکر چلتے ہوئے اور یہ

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ

خیال کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ کریں گے (تو ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ میں پہونچا دیا) تو اندھیرے میں

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ

گھبرا کر چلا اٹھا کہ (پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے بیشک

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ

میں قصوروار ہوں تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں رنج سے نجات دی

وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى

اور ہم تو ایمانداروں کو یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا (کو یاد کرو) جب انھوں نے (مایوسی کی حالت میں)

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾

اپنے پروردگار سے دعا کی اے میرے پالنے والے مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ

تو ہم نے انکی دعا سن لی اور انھیں یحییٰ سا بیٹا عطا کیا اور ہم نے ان کے لئے انکی بی بی کو

زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ

اچھی بنا دیا اسمیں شک نہیں کہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور

وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے گڑگڑایا کرتے تھے

وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا

اور (اے رسول) اس بی بی کو (یاد کرو) جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے ان کے پیٹ میں اپنی طرف کی روح پھونک دی

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ

اور انکو اور انکے بیٹے (عیسیٰ) کو سارے جہان کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی بیشک

اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کرو

ف حضرت یونس کے دریا تک کرنے کا قصہ پارہ گیارہ سورۂ یونس صفحہ ۳۵۰ میں مذکور ہو چکا ہے مختصر یہ کہ جب آپ کشتی میں سوار ہوئے اور چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی لگی ڈوبنے۔ ناخدا بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر جاتا ہوا سوار ہوا ہے اسی وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا حضرت یونس بولے وہ میں ہوں ان لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا۔ لیکن جب قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا پھر لوگوں نے دوبارہ آخر ۳ مرتبہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی کا نام نکلا آپ وہاں سے اٹھے اور کشتی کے کنارے پہونچ کر دریا میں کود پڑے ایک مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی۔ آپ گرے اور اسکے پیٹ میں پہونچے کئی روز اسکے پیٹ میں رہے اسکے بعد زمین پر ڈال دیئے گئے آپکا لقب اسی وجہ سے ذوالنون (مچھلی والا) مقرر ہوا۔ ۱۲

وَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَٰجِعُونَ ﴿٩٣﴾

اور لوگوں نے باہم اختلاف کرکے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (مگر) وہ سب ہماری طرف رجوع کرنے والے ہیں

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

(اس وقت فیصلہ ہو جائیگا کہ) تو جو شخص اچھے اچھے کام کریگا اور وہ ایماندار بھی ہو تو اس کی

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِۦ وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَٰمٌ

کوشش اکارت نہ جائیگی اور ہم اسکے اعمال لکھتے جاتے ہیں اور جس بستی کو ہم نے تباہ

عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾ حَتَّىٰٓ

کر ڈالا ممکن نہیں کہ وہ لوگ قیامت کے دن پھر کر ہمارے پاس نہ آئیں بس اتنا (توقف

إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ

تو ضرور ہوگا) کہ جب یاجوج ماجوج (سد سکندری کی قید سے) کھول دیے جائیں اور وہ لوگ زمین کی ہر بلندی

يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ

سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں اور (قیامت کا) سچا وعدہ نزدیک آجائے پھر تو کافروں کی

شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ

آنکھیں ایکدم سے پتھرا سی جائیں (اور کہنے لگیں کہ) ہائے ہماری شامت کہ ہم تو اس

كُنَّا فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٩٧﴾

(دن) سے غفلت ہی میں (پڑے) رہے بلکہ (سچ تو یہ ہے کہ اپنے حق میں) ہم آپ ظالم تھے

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ

(اس دن کہا جائیگا کہ اے کفار) تم اور جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے یقیناً جہنم کی ایندھن

جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰٓؤُلَآءِ

(جلاؤں) ہوگے (اور) تم سب کو اس میں اترنا پڑیگا اگر یہ (سچے) معبود ہوتے

ءَالِهَةً مَّا وَرَدُوهَا ۖ وَكُلٌّ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٩٩﴾

تو انہیں دوزخ میں نہ جانا پڑتا اور (اب تو) سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہینگے

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾

ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ پکار ہوگی اور یہ لوگ اس (شور و غل) میں کسی کی بات بھی نہیں سن سکیں گے



إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ

البتہ جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے

أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا

وہ لوگ دوزخ سے دور ہی دور رکھے جائیں گے (یہاں تک کہ) یہ لوگ اسکی بھنک بھی نہ سنیں گے

وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی من مانگی مرادوں میں (چین سے) رہیں گے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

اور انکو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف بھی پریشان نہ کریگا اور فرشتے لینے (خوشی خوشی) ملاقات کریں گے

هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ

اور (یہ خوشخبری دیں گے کہ) یہی وہ تمہارا (خوشی کا) دن ہے جس کا (دنیا میں) تمسے وعدہ کیا جاتا تھا یہ وہ دن

نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا

ہوگا جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جسطرح خطوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے جسطرح ہم نے

أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾

مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) دوبارہ پیدا کر چھوڑیں گے (یہ) وعدہ (جسکا کرنا) ہمپر لازم ہے اور ہم اسے ضرور کرکے رہیں گے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ

اور ہم نے تو نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے

الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ

وارث ہمارے نیک بندے ہونگے اسمیں شک نہیں کہ اس میں عبادت

فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

کرنیوالوں کے لیے (احکام خدا کی) تبلیغ ہے اور (اے رسول) ہم نے تو تم کو سارے

إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں از سرتا پا رحمت بنا کر بھیجا تم کہدو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آئی ہے

أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾

کہ تم لوگوں کا معبود بس یکتا خدا ہے تو کیا تم (اسکے) فرمانبردار بندے بنتے ہو

سلہ ابن ابی حاتم ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ انا منھم میں ان ہی لوگوں میں ہوں دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۸۰۲ مطبوعہ مصر و تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۳۹

سلہ یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار ہیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ حکم اس وقت کے واسطے مخصوص تھا۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ

پھر اگر یہ لوگ (اسپر بھی) منہ پھیریں تو تم کہدو کہ میں نے تم سب کو یکساں خبر کردی ہے اور میں

اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تمسے وعدہ کیا گیا ہے قریب آ پہونچا یا (ابھی) دور ہے

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اسمیں شک نہیں کہ وہ اس بات کو بھی جانتاہے جو پکار کر کہی جاتی ہے اور جسکو تم لوگ چھپاتے ہو اسکو بھی خوب واقف ہے

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

اور میں بھی نہیں جانتا کہ شاید یہ (تاخیر عذاب) تمہارے لئے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک (تمہارے لئے) چین ہو

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ

(آخر) رسول نے دعا کی[1] میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک (میرے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ کردے اور ہمارا پروردگار

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

بڑا مہربان ہے کہ اسی سے اُن باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو

سورة الحج بمكة الا ومن الناس من يعبد الله الآيتين وهذان خصمان الى صراط الحميد فمدنية وهي ثمان وسبعون آية

سورۂ حج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں)

شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ

ایک بڑی (سخت) چیز ہے جسدن تم اُسے دیکھ لوگے تو ہر دودھ پلانیوالی (ڈر کے مارے) اپنے دودھ

عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

پیتے (بچے) کو بھول جائیگی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دیں گی

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى

اور (گھبراہٹ میں) لوگ تجھے متوالے معلوم ہونگے حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں

حاشیہ

[1] ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے سبیع بن انس سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج حضرت رسول نے فلاں یعنی بعض بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گذرا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے قیامت کی سختی شیطان کا دوست گمراہ ہے انسان کی حالت ایک بیہودی کی ہو تو نبی خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے جسے خدا ذلیل کرے اُسکو کوئی عزت نہیں دیسکتا قیامت میں مومن وکافر کا فرق بہشتیوں کا حال حج و قربانی کے احکام خدا کے خاص بندوں کی مدح پہلی بار جہاد کا حکم اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے جبکوئی نبی آیا تو شیطان نے اسکے کام میں خلل ڈالا مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح کفار کا اعتراض وجواب بتوں کی ایک مثل کفار نے خدا کی قدر نہ کی آخر زمانہ میں جہاد کا حکم خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے وغیرہ ۵ - ۱۲ - ۱۲

منزل | ع ۱۹ | النصف

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ

بلکہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے (کہ لوگ بدحواس ہو رہے ہیں) اور بعض لوگ ایسے

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ

بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش

شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ

شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جن (کی پیشانی) کے اوپر (خط تقدیر سے) لکھا جا چکا ہے کہ جس نے

فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾

اس سے دوستی کی تو یہ یقیناً اسے گمراہ کر کے چھوڑیگا اور دوزخ کے عذاب تک پہونچا دیگا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

لوگو! اگر تم کو (مرنے کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک ہے تو اس میں

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

شک نہیں کہ ہم نے تمہیں (شروع شروع) مٹی سے [1] اس کے بعد نطفہ سے

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ

اس کے بعد جمے ہوئے خون سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا (سڈول) ہو

غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ

یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں (کہ ہم کو تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے)

مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

اور ہم عورتوں کے پیٹ میں جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک وقت معین تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ

پھر (تمہیں پالتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہونچو اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو (قبل بڑھاپے کے) مر جاتے ہیں

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ

اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ناکارہ زندگی (بڑھاپے) تک پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ بہت کچھ

مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً

جاننے کے بعد کچھ بھی (خاک) نہ جان سکے اور تو زمین کو مردہ (بیکار افتادہ) دیکھ رہا ہے

منزل ۴

النصف

[1] مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ تمہارے پہلے ماں باپ آدم و حوا کو مٹی سے پیدا کیا اور ان کے بعد جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت مرد کی منی رحم میں جمع ہوئی پھر اس سے خون بنا پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا کسی کو ناقص پیٹ سے باہر نکالا یہ باتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو کیونکہ جو شخص مٹی وغیرہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا دشوار ہے ۱۲

[2] انسان پیدا ہونے کے وقت بہت کمزور اور ہر طرح مجبور ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ تیس برس تک ترقی کرتا ہے پھر تیس سے چالیس برس تک ایک حالت پر رہتا ہے پھر کم ہونا اور مجبوری اور کمزوری کا ظہور شروع ہوتا ہے آخر عمر میں پھر وہی حالت انسان کی ہو جاتی ہے جو بچپن میں تھی سیو جسے یہ مشاہدہ ہے کہ بوڑھا اور بالا برابر ہوتا ہے ۱۳۰

٥ حافظ ابن محمد بن موسیٰ شیرازی نے تفسیر اثنا عشر میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے

فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَ

پھر جب ہم اسپر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی

أَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّ

کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے تو یہ (قدرت کے تماشے) اسلئے دکھاتے ہیں تاکہ تم جانو کہ بیشک خدا

ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّهُۥ يُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ

برحق ہے اور یہ بھی کہ بیشک وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ یقینا

عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝٦ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ

ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت یقینا آنے والی ہے

لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ ۝٧

اسمیں کوئی شک نہیں اور بیشک جو لوگ قبروں میں ہیں انکو خدا دوبارہ زندہ کرے گا

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے بے ہدایت پائے بغیر روشن کتاب کے

وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ۝٨ ثَانِىَ عِطْفِهِۦ

(جو اسے راہ بتائے) خدا کی باتوں سے منہ موڑے (خواہ مخواہ) خدا کے بارے میں (لوگوں سے) جھگڑتے ہیں

لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ لَهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ

تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکا دے ایسے (نابکار) کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے

وَنُذِيقُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ۝٩

اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے جہنم کے عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور (اس وقت

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ

اس سے کہا جائیگا کہ) یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے پہلے سے کئے ہیں اور بیشک

بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ۝١٠ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ

خدا بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ایک کنارہ پر (کھڑا ہو کر)

ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُۥ خَيْرٌ ٱطْمَأَنَّ

خدا کی عبادت کرتا ہے تو اگر اسکو کوئی فائدہ پہونچ گیا تو اس کی وجہ سے

(حاشیہ) ایک شخص کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ وہ بڑا نمازی روزہ دار ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے آپنے فرمایا میں اسے نہیں پہچانتا اسی اثنا میں وہ آدمی سامنے آیا اور ہم نے آپ سے عرض کی وہی ہے یہ سننا تھا کہ آنحضرت نے ابوبکر سے فرمایا میری تلوار لو اور اسکا سر کاٹ لاؤ یہ شیطان کے گروہ کا پہلا شخص ہے غرض حضرت ابوبکر تلوار لئے مسجد میں گئے تو دیکھا کہ وہ رکوع میں ہے حضرت ابوبکر یہ سوچکر کہ رسول اللہ نے نمازیوں کے قتل سے منع کیا ہے واپس آئے اور عرض کی میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور آپنے نمازی کے قتل کو منع کیا ہے آپنے فرمایا تم بیٹھو تم اس قابل نہیں ہو اور حضرت عمر کو حکم دیا کہ تم مسجد میں جاؤ اور اسکا سر کاٹ لاؤ حضرت عمر تلوار لئے آئے تو اسے سجدہ میں دیکھا تو آپ بھی واپس ہوئے اور کیفیت عرض کی آپنے فرمایا تم بھی اس قابل نہیں ہو بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اے علی تم اٹھو اور میں جانتا ہوں کہ تم اسکو پاؤ گے تو تم ہی قتل کرو گے اور اگر تم نے اسکو قتل کیا تو پھر میری امت میں کبھی اختلاف نہ ہوگا غرض حضرت علی گئے اور آپنے اسے نہ پایا یہ کیفیت آکر عرض کی اسوقت حضرت رسول نے فرمایا یا علی امت موسیٰ کے اکہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور میری امت کے تہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی ناری حضرت علی نے پوچھا ناجی کون ہوگا آپنے فرمایا جو تمہارے اور تمہارے اصحاب کے طریقہ پر چلے اسوقت اس مرد کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ابن عباس کہتے ہیں واللہ اعلم کہ حضرت علی نے جنگ صفین میں قتل کیا اور اس روایت کو علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں اور انکے علاوہ اور علمائے اہلسنت نے بھی نقل کیا ہے

ع ١٠ ٨

٨ ایک یہودی ایمان لایا اسکے بعد اسکی آنکھیں دکھنے لگیں مال بھی جاتا رہا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی بلاؤں میں مبتلا ہوا گھبرا کر حضرت رسول کے پاس آیا کہ اسلام میرے حق میں بہت شوم ہوا آپ میرے اسلام کو توڑ دیجئے آپ نے فرمایا اسلام ٹوٹ نہیں سکتا غرض وہ مرتد ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲



بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ

مطمئن ہو گیا اور اگر (کہیں) اسکو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے (کفر کیطرف) پلٹ پڑا

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

اس نے دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا یہی تو صریحی گھاٹا ہے

الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

خدا کو چھوڑ کر اُن چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ اسکو نقصان ہی پہونچا سکتے

وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾

ہیں اور نہ کچھ نفع ہی پہونچا سکتے ہیں یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ

اور اسکو (اپنی حاجت روائی کے لئے) پکارتا ہے جسکا نقصان اسکے نفع سے زیادہ قریب ہے بیشک ایسا

الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

مالک بھی بُرا اور ایسا رفیق بھی۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

کیا اور اچھے اچھے کام کئے (اُن کو خدا بہشت کے، اُن ہرے بھرے) باغات میں لیجا کر داخل کریگا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾

جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی بے شک خدا جو ف۲ چاہتا ہے کرتا ہے جو

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

شخص (غصہ میں) یہ بدگمانی کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں خدا اسکی ہرگز مدد نہ

وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ

کرے گا تو اسے چاہیئے کہ آسمان تک ایک سی تلمنے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈال دے) پھر اسے کاٹ

فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

(تاکہ گھٹ کے مر جائے) پھر دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ میں لا رہی تھی اسکی تدبیر دور دفع کر دیتی ہے یا

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

نہیں اور ہم نے اس (قرآن) کو یوں ہی واضح و روشن نشانیاں (بنا کر) نازل کیا اور بے شک

ف۱ کیونکہ موت سر پر کھڑی ہے مرے کے بعد بتوں کی پوجا کرنے اور خدا کا شریک بنانے کا مزہ چکھے گا اگرچہ زندگی میں تو یہ بت نہ نفع ہی پہونچا سکتے تھے نہ نقصان ۱۲

ف۲ جب بتوں پر یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ نقصان نہیں پہونچا سکتے تو کفار بھی اعتراض خدا پر کرنے لگے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں ہوا کرتے اسکا جواب خدا نے یوں دیا کہ بت مجبور ہیں ہم مجبور نہیں ہیں ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر تمھاری مرضی کے پابند نہیں ہیں جس کام میں ہماری مصلحت ہوگی ہوگا ورنہ نہیں اسمیں چاہے تم خوش رہو یا غصہ میں مر جاؤ ۱۲

مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ

خدا جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ بیشک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان)

هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ

اور یہودی اور بدمذہب لوگ اور نصاریٰ اور مجوسی (آتش پرست)

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور مشرکین (کفار) یقیناً خدا ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن (ٹھیک ٹھیک

الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾

فیصلہ کردے گا اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ رہا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ

مَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ

زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور

وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ

پہاڑ اور درخت اور چارپائے (غرض کل مخلوقات) اور آدمیوں میں سے بہت سے لوگ خدا ہی کو

النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ

سجدہ کرتے ہیں اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا) لازم ہو چکا ہے اور جس کو

يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

خدا ذلیل کرے پھر اسکا کوئی عزت دینے والا نہیں کچھ شک نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے

مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

یہ دونوں (مومن و کافر) دو فریق ہیں آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ

غرض جو لوگ کافر ہو بیٹھے ان کے لیے تو آگ کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں (وہ انھیں پہنائے

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ

جائیں گے اور) انکے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائیگا جس (کی گرمی) سے جو کچھ ان کے

بخاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے مخاصمہ کے لئے کھڑا ہوں گا۔ قیس نے کہا ہے کہ انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علی حمزہ اور عبیدہ اور شیبہ عتبہ اور ولید

منزل ۴

بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ

پیٹ میں ہے (انتڑیاں وغیرہ) اور کھالیں سب گل جائینگی اور ان کے (مارنے کے) لئے لوہے

مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

کے گرز ہونگے کہ جب ... چاہینگے ... دوزخ سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے) پھر

مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ ع

اسی کے اندر دھکیل دیئے جائینگے اور ان سے کہا جائیگا کہ جلنے والے عذاب کے مزے چکھو

ع ۲ / ۱۲ / ۹

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام بھی کئے انکو خدا بہشت کے ایسے ہرے بھرے باغوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

میں داخل فرمائیگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی انھیں وہاں سونے کے

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ

کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان کا لباس وہاں

فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ

ریشمی ہوگا اور (یہ اسوجہ سے کہ دنیا میں) انھیں اچھی اچھی بات (کلمۂ توحید) کی ہدایت کیگئی

وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور انھیں سزاوار حمد (خدا) کا رستہ دکھایا گیا بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ

کافر ہو بیٹھے اور (خدا) کی راہ سے اور مسجد محترم (خانۂ کعبہ) سے

الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ

جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے (معبد) بنایا ہے (اور) اسمیں شہری اور بیرونی سبکا حق برابر ہے

فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ

(لوگوں کو) روکتے ہیں (انکو) اور جو شخص اسمیں شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

دردناک عذاب کا مزہ چکھادینگے اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کیواسطے خانۂ کعبہ کی

ع ۳ / ۳ / ۱۰

بہشتیوں کا حال

الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ

جگہ ظاہر کردی (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو

لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾

طواف اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ

اور لوگوں کو حج کی خبر کردو کہ لوگ تمھارے پاس جوق جوق پیادہ اور ہر طرح

عَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾

کی دُبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کرکے آئی ہونگی (چڑھ چڑھ کے) آ پہونچیں گے

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

تاکہ اپنے (دنیا و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور چار پاے

فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ

انھیں عطا فرمائے اُن پر ذبح کے وقت چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم

الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

لوگ قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا

پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ

بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ

(کعبہ) کا طواف کریں یہی (حکم) ہے اور اسکے علاوہ جو شخص خدا کی حرمت والی چیزوں کی

اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ

تعظیم کرے گا تو یہ اسکے پروردگار کے یہاں اسکے حق میں بہتر ہے اور ان جانوروں کے علاوہ

إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ

جو تم سے بیان کئے جائیں گے کل چار پاے تمھارے واسطے حلال کئے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچے رہو

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ

اور لغو باتوں گانے وغیرہ سے بچے رہو نرے کھرے اسی کے ہوکر (رہو) اسکا کسی کو شریک نہ بناؤ

منزل

ف ١ ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانہ کعبہ یاقوت کا تھا جب طوفان نوح آیا تو خدا نے اُسے اٹھالیا اور خالی زمین رہ گئی پھر جب حضرت ابراہیم کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو بروایتے ہوا نے اور بروایتے ابر نے اور بروایتے جبرئیل نے خط کھینچ کر وہ جگہ بتادی اور آپ نے ٹھیک اسی جگہ پر خانہ کعبہ کو دوبارہ بنا دیا جہاں وہ پہلے تھا۔ ١٢

ف ٢ حج کی رسم اسلام سے قبل بھی تھی مگر اسمیں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں بھی تھیں اسلام نے ان چیزوں سے پاک کرکے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا ایام معلومات سے یا تو ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق ١١ - ١٢ - ١٣ ذی الحجہ اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے ذکر نام خدا سے یا تو لبیك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك مراد ہے یا ذکر خدا جسطرح بھی ہو یا ذبح کیوقت خدا کا نام لینا یا وہ تکبیریں جو ج ٢ ص ٥٣ میں مذکور ہیں

ف ٣ اگرچہ اردو محاورات میں زور کے معنی مکاری کے ہیں مگر عربی میں جس زبان کا یہ لفظ ہے اسمیں اسکے چند معانی ہیں۔ جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر ہر ایک معنی مراد لے سکتے ہیں اسی بنا پر میں نے ایسا ترجمہ کیا جو سب کو شامل ہو۔

بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

اور جس شخص نے (کسیکو) خدا کا شریک بنایا تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ

پھر اسکو (یا تو درمیان ہی سے) کوئی (مردار خوار) چڑیا اچک لیگئی یا اُسے ہوا کے جھونکے نے بہت

سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ

دور جا پھینکا یہ (یاد رکھو) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی تو کچھ شک نہیں کہ

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے اور ان چارپایوں میں ایک معین مدت تک

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾

تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) ہے

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

اور ہم نے تو ہر امت کے واسطے قربانی کا طریقہ مقرر کردیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ

انھیں عطا کئے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیں غرض تم لوگوں کا معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾

وہی یکتا خدا ہے تو اسی کے فرمانبردار بن جاؤ اور (اے رسول ہمارے) گڑگڑانے والے بندوں کو جنت کی خوشخبری

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ

دیدو یہ وہ ہیں کہ جب (ان کے سامنے خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور

الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ

جب اُن پر کوئی مصیبت آپڑے تو صبر کرتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور قربانی (موٹے گدبدے)

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

اونٹ بھی ہم نے تمہارے واسطے خدا کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے ان میں تمہاری بہت سی بھلائیاں ہیں پھر ان کی قطار ... کو کھڑا کر کے

---

۵ اس آیت میں جو صفتیں بیان کیگئی ہیں اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہوسکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز ائمہ اور چند مخصوص لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسیوجہ سے ایک حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ اس کو مراد علی و سلمان ہیں واللہ اعلم ۱۲

ع ۸ ۱۱

۶ اگرچہ عموماً ہر جانور میں فائدے ہیں مگر جتنے اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہونگے اسکی اون کھال گوشت ہڈی سب کام آتی ہے اس کے دودھ سے دہی گھی مکھن وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں یہ خود سواری کا کام الگ دیتا ہے جتنا تیز یہ چلے دوسرا چل نہیں سکتا جتنا بوجھ یہ اٹھائے دوسرا اٹھا نہیں سکتا زمین اس سے جوتی جائے بھاری بوجھل گاڑیاں کھینچے ازیں قبیل اور بہتیرے فائدے ہیں اور اسی غذا وہ جو کوئی جانور نہ پوچھے جوں اور نیم کی پتی ۱۲

عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا

باندھ کر ذبح کرو اور اسوقت ان پر خدا کا نام لو پھر جب اُن کے دست و بازو زمین پر گر پڑیں تو اُن میں سے

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ

تم خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ یونہی ہم نے ان

سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَنَالَ

جانوروں کو تمہارا تابع کر دیا تاکہ تم شکرگزار ہو خدا تک نہ تو ہرگز ان کے گوشت

اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ

ہی پہونچیں گے اور نہ انکے خون مگر ہاں اس تک تمہاری پرہیزگاری البتہ پہونچے گی

مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ

خدا نے ان جانوروں کو (اسلئے) یوں تمہارے قابو میں کر دیا ہے تاکہ جسطرح خدا نے تمہیں بتایا ہے

مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۷﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ

اسی طرح اس کی بڑائی کرو اور (اے رسول) نیکی کرنے والوں کو بہشت کی خوشخبری دیدو خدا یقیناً

عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ

ایمانداروں سے (کفار کو) دور دفع کرتا رہتا ہے خدا کسی بد دیانت ناشکرے کو ہرگز

كَفُورٍ ﴿۳۸﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ

دوست نہیں رکھتا جن (مسلمانوں) سے (کفار) لڑا کرتے تھے چونکہ وہ بہت ستائے گئے تھے (اسوجہ سے) انہیں بھی (جہاد) کی اجازت

وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ الَّذِينَ

دیدی گئی اور خدا تو ان لوگوں کی مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے یہ وہ مظلوم ہیں جو (بیچارے)

أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا

صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا پروردگار خدا ہے ناحق (ناحق) اپنے اپنے گھروں سے

رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

نکالدیے گئے اور اگر خدا لوگوں کو ایک کو دوسرے سے دور دفع نہ کرتا رہتا تو

بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ

گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مجوس کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں

منزل

۱ یا حدیث میں ہے کہ اس سے وہ تکبیرات مراد ہیں جو منی میں رہنے والوں پر پندرہ نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے تیرہویں کی صبح تک اور دوسری جگہ رہنے والوں پر دس نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے بارہویں کی صبح تک پڑھنی چاہئے وہ یہ ہیں ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد الحمد للہ علی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما اولنا ۔ بعض علما اسکے وجوب کے قائل ہیں ۔ ۱۲ ۔

۲ یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے مشرکین برابر مسلمانوں کو اذیتیں پہونچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے مگر جب آپنے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت جبرئیل کے بابرکت ہاتھوں نے آپ کے پہلو میں تلوار لٹکائی اور آپ نے جہاد شروع کیا ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

الربع ۔ ع ۵ ۔ ۱۳ ۔ ۱۲

وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ

کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے گب کے ڈھا دیے گئے ہوتے اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے

اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾

خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کرے گا بیشک خدا ضرور زبردست غالب ہے

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انھیں روئے زمین پر قابو دیدیں تو (بھی) یہ لوگ پابندی سے

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ

نمازیں ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے اچھے کام کا حکم کریں گے اور

نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾

بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے اور (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کے

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

اختیار میں ہے اور (اے رسول) اگر یہ (کفار) تم کو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی تعجب کی بات نہیں) ان سے پہلے نوح

نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ

کی قوم اور (قوم) عاد ثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی

لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

قوم اور مدین کے رہنے والے (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (بھی) جھٹلائے جا چکے ہیں

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ

تو میں نے کافروں کو چندے ڈھیل دیدی پھر (آخر) انھیں لے ڈالا تو تم نے دیکھا میرا عذاب

نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

کیسا تھا غرض کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انھیں [illegible]

وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ

اور وہ سرکش تھیں پس وہ اپنی چھتوں پر ڈھی پڑی ہیں اور

بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

(کتنے) بیکار اجڑے کنویں اور (کتنے) مضبوط بڑے بڑے اونچے محل (ویران ہو گئے)

فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ

کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق باتوں کو)

بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى

سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (حق باتوں کو) سنتے کیونکہ آنکھیں

الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي

اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینہ میں ہیں وہی اندھے ہو جایا کرتے

الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ

ہیں اور (اے رسول) تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور

لَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ

خدا تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کریگا اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمہارے

رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّن

پروردگار کے نزدیک تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے اور کتنی

مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ

بستیاں ہیں کہ میں نے انہیں (چندے) مہلت دی حالانکہ وہ سرکش تھیں پھر (آخر)

أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا

میں نے انہیں لے ڈالا اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ

النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾

لوگو میں تو صرف تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ

پس جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے (آخرت میں) انکے لئے بخشش ہے

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا

اور (بہشت کی) بہت عمدہ روزی اور جنلوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے) میں (ہمارے)

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا

عاجز کرنے کے واسطے کوشش کی یہی لوگ تو جہنمی ہیں اور (اے رسول) ہم نے تو تم سے پہلے

ع ۱۳

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى

جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو ضرور ہوا کہ جسوقت اس نے (تبلیغ احکام کی) آرزو کی تو شیطان

اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا

نے اسکی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر) خلل[1] ڈال دیا پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اُسے

يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

میٹ دیتا ہے پھر اپنے احکام کو مضبوط کرتا ہے اور خدا تو بڑا

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ

واقف کار دانا ہے اور شیطان جو (وسوسہ) ڈالتا بھی ہے تو اس لئے تاکہ خدا اسے ان

فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

لوگوں کے آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ

سخت ہیں اور بیشک (یہ) ظالم (مشرکین) پلے درجہ کی مخالفت میں (پڑے) ہیں

بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ

اور (اس لئے بھی) تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بیشک

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

تمہارے پروردگار کی طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل) ہوئی ہو پھر (یہ خیال کرکے) اسپر وہ لوگ ایمان لائیں پھر

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

انکے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

انکو خدا سیدھی راہ تک پہنچا دیتا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو

كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہانتک کہ قیامت یکایک انکے سر پر

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

آموجود ہو یا (یوں کہو کہ) ان پر ایک سخت منحوس[2] دن کا عذاب نازل ہو

[1] اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ ان انبیا و مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے اور اسی کی کوشش کرتے تھے اور یہی حالت حضرت رسول کی بھی تھی مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی گمراہ اور جہنمی بن جائے اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے ایمان لانے کی کوشش کی تو شیطان نے اسکی آرزو میں خلل ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی قصہ کی اور نہ رسول کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے بلکہ رسول کی فہمائش کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے مگر اگلے مفسروں نے خدا جانے اس مقام پر کیا کیا لغو باتیں لکھی ہیں اور خواہ مخواہ رسول پر الزام لگایا ہے اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اوندھی سیدھی اس کو مان کر بیہودہ تاویلیں کی ہیں فالله اعلم ۱۲

[2] اصلی معنی عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اسی وجہ سے عقیم اس دن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے برے واقعات پیش آئیں بہرحال یا تو مراد ہے روز قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہو جائیں گی یا روز بدر کہ باوجود مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے کفار پر وہ بہت سخت دن تھا اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہو گئیں یا وہ زمانہ کہ کا مراد ہے جب حضرت کی بد دعا سے وہاں قحط ہوا تھا ۱۲

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ

اس دن کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ کردیگا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

تو جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے وہ نعمتوں کے (بھرے ہوئے)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾

باغات (بہشت) میں رہیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

تو یہی وہ کمبخت (لوگ) ہیں جن کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے (وطن) چھوڑے پھر شہید کیے گئے

یا (اپنی موت سے) مر گئے خدا انکو (آخرت میں) ضرور اچھی روزی عطا فرمائیگا اور بیشک تمام

روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے وہ انھیں ضرور ایسی جگہ (بہشت) میں داخل کریگا

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

جس سے وہ خوش ہو جائیں گے اور خدا تو بیشک بڑا واقف کار بردبار ہے

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

یہی (ٹھیک) ہے اور[1] جو شخص (اپنے دشمن کو) اتنا ہی ستائے جتنا وہ اس کے ہاتھوں سے ستایا گیا

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

پھر اس کے بعد (دوبارہ دشمن کی طرف سے) اس پر زیادتی کی جائے تو خدا اس (مظلوم) کی ضرور مدد کریگا بیشک خدا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (مدد) اس لیے (دی جائیگی) کہ خدا (بڑا قادر ہے وہی) رات کو دن

النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ

میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا

ع ۹ ۱۴

[1] مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا اس پر جب مسلمانوں کو سلطنت ملی تو انہوں نے انکی گرفت کی، اس پر اگر کفار شرارت کریں تو پھر انکی سزا نہ ہوگی۔ چونکہ ان لوگوں نے بھی مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو غلبہ عطا کیا ۱۲

منزل ۴

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ

(سب کچھ) جانتا ہے (اور) اس وجہ سے (بھی)، کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور

اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

اس کے سوا جن کو لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب کے سب) باطل ہیں

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اور (یہ بھی) یقینی (ہے کہ) خدا ہی (سب سے) بلند رتبہ بزرگ ہے (ارے) کیا تو نے (اتنا بھی) نہیں

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز (وشاداب)

مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا

ہو جاتی ہے بیشک خدا (بندوں کے حال پر) بڑا مہربان واقف کار ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

(سب سے) بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ ڈالی کہ جو کچھ

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

روئے زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو بھی جو اس کے

بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى

حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

زمین پر نہ گر پڑے مگر (جب) اس کا حکم ہوگا (تو گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ

پر بڑا مہربان رحم والا ہے اور وہی (تو) وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو (پہلی بار ماں کے پیٹ میں)

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ

جلایا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا اس میں شک نہیں کہ انسان

ع ۵

لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ

بڑا ہی ناشکرا ہے (اے رسول) ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ [1] مقرر کر دیا

نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ

کہ وہ اس پر چلتے ہیں پھر تو انھیں اس دین (اسلام) میں تم سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے اور تم

إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾

(لوگوں کو) اپنے پروردگار کی طرف بلائے جاؤ بیشک تم سیدھے راستہ پر ہو

وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾

اور اگر (اس پر بھی) لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم کہدو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ

جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے قیامت کے دن خدا تم لوگوں کے درمیان

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

(ان میں ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا (اے رسول) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ

خدا یقیناً جانتا ہے اس میں تو شک نہیں کہ یہ سب (باتیں)

فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾

کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کیلئے نہ تو خدا ہی نے کوئی

سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

سند نازل کی ہے اور نہ اس (کے حق ہونے) کا خود انھیں علم ہے اور قیامت میں تو ظالموں کا کوئی مددگار

مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

بھی نہیں ہو گا اور (اے رسول) جب ہماری واضح و روشن آیتیں انکو سامنے پڑھکر

بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ

سنائی جاتی ہیں تو تم (ان) کافروں کے چہروں پہ ناخوشی کے (آثار)

[1] بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان نے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمہاری بھی عجیب حالت ہے جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارو ہو اس کو تو کھاؤ اور جسکو خدا نے مارا ہو اس کو نہ کھاؤ۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرے حالانکہ یہی اس کی مصلحت تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اسکو کنہ اور حقیقت سمجھائی جائے کیونکہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور مردار میں یہ بات نہیں اسکے علاوہ مردار کے کھانے میں طبا بہت سے نقصانات ہیں مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوں اور سمجھتے اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا ۱۲

كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُونَ يَسْطُونَ

دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری

بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ

آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں (اے رسول) تم کہدو

اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ

(کہ) تو کیا میں تمھیں اس سے بھی کہیں بدتر چیز بتا دوں (اچھا تو سن لو وہ) جہنم ہے

وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۷۲﴾

جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ ؕ

لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا کے سنو کہ خدا کو چھوڑ کر

اِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ

جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اور وہ لوگ اگرچہ سب[1] کے سب اس کام کے لئے

يَّخْلُقُوا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوا لَهٗ ؕ وَاِنْ

اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور اگر

يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوهُ

کہیں مکھی کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اسکو چھڑا نہیں سکتے (عجب طرح کی)

مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿۷۳﴾

کہ مانگنے والا (عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود دونوں) کمزور ہیں

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے انلوگوں نے نہ کی اس میں شک نہیں کہ خدا تو

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

بڑا زبردست غالب ہے خدا فرشتوں میں سے بعض کو اپنے احکام پہونچانے کیلئے

رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿۷۵﴾

منتخب کر لیتا ہے اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے بھی بیشک خدا سب کی سنتا دیکھتا ہے

ع ۹ ۸ ۱۶

[1] خانۂ کعبہ کے دروازہ کے سامنے یغوث بت تھا اور داہنی جانب یعوق اور بائیں جانب نسر جب کفار اندر جاتے تو پہلے یغوث کے سامنے سجدہ کرتے اسکے بعد اور بتوں کے پاس اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں پر خشک عنبر اور شہد مدینے تھے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں اس پر خدا نے کفار کی تحقیق کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَ

جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے (خدا سب کچھ) جانتا ہے اور

اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تمام امور کی رجوع خدا ہی کی طرف ہوتی ہے ۔ اے

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

ایمان دارو رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ

السجدۃ

اور نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو اور

جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو ؎ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ

اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ

تمہارے باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے) اسی (خدا) نے تمہارا پہلے ہی سے

الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

مسلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو)

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا

تاکہ رسول تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور تم تمام لوگوں کے مقابلہ میں

شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

گواہ بنو اور تم پابندی سے نماز پڑھا کرو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ

زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی (کے احکام) کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا سرپرست ہے

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع

تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے

منزل ۴

؎ ابن مردویہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) نہ پڑھتے تھے میں نے کہا بے شک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ حاکم ہوں گے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر اور یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا: بکم اشتری ابوک دینھم۔ تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین ایمان کتنے میں خرید کیا وہ بولا چار سو درہم میں۔ معاویہ نے کہا پھر بھی بہت ارزاں ہے اشد اکبر سلامۃ کو بھی جہاد کا زمانہ [illegible] یقین تھا۔ بہرحال یہ زمانہ جسکو خدا فرماتا ہے امام حسینؑ کے جہاد کا زمانہ اور آپکے جہاد عظیم کا ذکر ہے اور بعد آپ کے ساتھ دینے کا حکم فرماتا ہے ۱۲

آخر زمانہ میں جہاد کا [illegible] امام حسینؑ [illegible]

سورة المؤمنون نزلت بمكة ثم التنزيل السجدة | بسم الله الرحمن الرحيم ○ | وهي مائة وثمان او تسع عشر اية وست ركوعات

سورۂ مومنون مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے | اور اس میں ۱۱۸ یا ۱۱۹ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ الَّذِينَ هُمْ

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے [۱] جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے)

فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ

گڑگڑاتے ہیں، اور جو بیہودہ باتوں سے منہ

اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

پھیرے رہتے ہیں، اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا

فَاعِلُونَ ﴿۴﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۵﴾

کرتے ہیں، اور جو (اپنی) شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

مگر اپنی بیبیوں سے یا اپنی زرخرید لونڈیوں سے کہ

فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ

ان پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا، پس جو شخص اسکے سوا (کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی)

ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۷﴾ وَالَّذِينَ

تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں، اور جو

هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۸﴾ وَالَّذِينَ

اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں، اور جو اپنی

هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۹﴾ أُولَٰئِكَ

نمازوں کی پابندی کیا کرتے ہیں، (آدم کی اولاد میں) یہی لوگ

هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ

سچے وارث [۲] ہیں جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ

(اور) یہی لوگ اس میں ہمیشہ (زندہ) رہیں گے اور ہم نے آدمی کو

[۱] اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے، سچے مومنوں کی مدح اور شناخت، انسان کی خلقت، خدا غافل نہیں ہے، جانوروں سے تحصیل عبرت، حضرت نوح کا قصہ، حضرت صالح کا قصہ، حضرت موسیٰ و عیسیٰ کا تذکرہ، جو جس کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے، مومنین کی مدح، جب لوگوں پر عذاب آجائیگا تب چیخیں گے، خدا ہی کو ہر قسم کا اختیار ہے، برائی کا جواب بھی اچھا دو، قیامت میں کفار کی تمنا، خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وغیرہ ۱۲

[۱] محمد بن محمود قزوینی شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور حضرت رسول دیکھنے آئے تو رسول کو دیکھتے ہی ہنسے اور عرض کی "السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور آپ کی طرف متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا حالانکہ اس وقت تک قرآن نازل ہونا شروع بھی نہیں ہوا تھا اور سورۂ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا تو حضرت نے فرمایا "اے علیؑ تمہاری وجہ سے ان مومنوں نے رستگاری پائی" ۱۲

[۲] وارث ہونیکا یہ مطلب ہے کہ جس طرح دنیا میں قرابت کی وجہ سے کسی شخص کا ترکہ بغیر قیمت خرچ کئے ملتا ہے اسیطرح یہاں ایمان اور نیکی کی وجہ سے خدا کی بارگاہ سے قربت حاصل ہوگی اور بغیر کچھ دام دیے بہشت مل جائے گی۔ ۱۲ - ۱۰۰۰۰



مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ

گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اُس کو ایک محفوظ جگہ

نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ

(عورت کے رحم) میں نطفہ بناکر رکھا، پھر ہم ہی نے نطفہ کو جما ہوا

عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

خون بنایا، پھر ہم ہی نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم ہی نے لوتھڑے

الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ

کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم ہی نے

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

اسکو (روح ڈالکر) ایک دوسری صورت میں [1] پیدا کیا تو (سبحان اللہ) خدا بابرکت ہے جو سب

الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ط ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾

بنانے والوں سے بہتر ہے، پھر اسکے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو (ایک نہ ایک دن) مرنا ہے،

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

اسکے بعد قیامت کے دن تم سب کے سب قبروں سے اُٹھائے جاؤگے اور ہم ہی نے تمہارے

فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ق وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

اوپر تہ بہ تہ آسمان [2] بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں ہیں،

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ

اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی برسایا، پھر

فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ق وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ

اس کو زمین میں (حسبِ مصلحت) ٹھہرائے رکھا اور ہم تو یقیناً اُس کے

بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ

غائب کردینے پر بھی قابو رکھتے ہیں، پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے واسطے کھجوروں اور

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ م لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ

انگوروں کے باغات بناکر اُن میں تمہارے واسطے (طرح طرح کے) بہتیرے میوے (پیدا ہوتے) ہیں۔

[1] منی جو خون سے بنتی ہے اُس سے آدمی بنادینا جس میں روح عقل کی سی نعمت موجود، قوتیں ایسے کہ بس جلالاً، پھر آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء ایسے دیئے کہ سبحان اللہ، حواس عطا کیئے ان تمام امور سے اور منی سی ناچیز اور بےحس چیز سے بجلا بھی مناسبت ہے؟ یہ بھی دوسری خلقت نہیں تو اور کیا ہے ۱۲۔

[2] آسمانوں کو طرائق کے ساتھ شاید اسوجہ سے تعبیر کیا ہے کہ آسمان بھی فرشتوں یا ستاروں کی گزرگاہ ہے ۱۲۔





وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ

ان میں سے بعض کو تم لوگ کھاتے ہو اور (ہم ہی نے زیتون کا) درخت (پیدا کیا) جو طور سینا ۱؎ (پہاڑ)

سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾

میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہی جس سے تیل بھی نکلتا ہی اور کھانے والوں کے لیے سالن ۲؎ بھی ہے

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُّسْقِيكُمْ مِّمَّا

اور تمہیں بھی شک نہیں کہ تمہارے واسطے چارپایوں میں بھی عبرت کی جگہ ہی اور (خاک بلا) جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہے

فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا

اُس سے ہم تمکو دودھ پلاتے ہیں اور جانوروں میں تو تمھارے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور اُنھیں میں سے

تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

بعض کو تم کھاتے ہو، اور انھیں جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے پھرتے بھی ہو

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَٰقَوْمِ

اور ہم نے نوح کو اُنکی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تو نوح نے (اُن سے) کہا اے میری قوم خدا

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا

ہی کی عبادت کرو اور اُس کے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں تو کیا تم

تَتَّقُونَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

(اُس سے) ڈرتے نہیں ہو تو اُن کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا

قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ

کہ یہ بھی تو بس (آخر) تمھارا ہی سا آدمی ہے ۳؎ (مگر) اس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر

يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَٰئِكَةً ۚ

بزرگی حاصل کرے اور اگر خدا (پیغمبر ہی بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو نازل کرتا،

مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ إِنْ هُوَ

ہم نے تو (بھائی) ایسی بات اپنے اگلے باپ داداؤں میں (کبھی ہوتی) نہیں سنی، ہو نہو بس یہ

إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٢٥﴾

ایک آدمی ہے جسے جنون ہو گیا ہے تو تم لوگ ایک (خاص) وقت تک (اسکے انجام کا) انتظار دیکھو

ع ۱ / ۲۲ / ۱

۱؎ طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون بہت کثرت سے ہوتا ہی یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں کا تھا، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد جو درخت سب سے پہلے اگا تھا، وہ زیتون ہی کا تھا۔ واللہ اعلم ۱۲

۲؎ روغن زیتون جلانے میں بھی کام آتا ہے اور سالن میں بھی، اور روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں ۱۲

۳؎ چونکہ حضرت ادریس اور حضرت نوح میں ایک زمانہ دراز گزر چکا تھا اور ان لوگوں نے کسی سے یہ سنا ہی نہ تھا کہ آدمی بھی خدا کے پیغمبر ہوتے ہیں اور خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرنی چاہیے اس وجہ سے حضرت نوح کی اُمت نے ایسا سوال کیا، ۱۲

نصف



قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَآ

نوح نے (یہ باتیں سن کر) دعا کی اے میرے پالنے والے میری مدد کر اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا، تو ہم نے نوح کے

اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

پاس وحی بھیجی کہ تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کر دو

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ

پھر جب ہمارا عذاب آجائے اور تنور (سے پانی) ابلنے لگے تو تم اس میں ہر قسم (کے

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ

جانوروں) سے (نر و مادہ) دو دو کا جوڑے اور اپنے گھر کے والوں کو بٹھا لو مگر ان میں سے جس کی نسبت

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

(غرق ہونے کا) پہلے سے ہمارا حکم ہو چکا ہے (ان کو چھوڑ دو) اور جن لوگوں نے (ہمارے حکم سے) سرکشی کی ہے ان کے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ

بارے میں مجھ سے کچھ کہنا (سننا) نہیں کیونکہ یہ لوگ یقیناً ڈوبنے والے ہیں۔ غرض جب تم اپنے ہمراہیوں

وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

کے ساتھ کشتی پر درست بیٹھو تو کہو تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی ہے جس نے ہم کو

نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ

ظالم لوگوں سے نجات دی اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (درخت کے پانی کی)

مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ فِيْ

بابرکت جگہ میں اتارنا اور تو سب سے اتارنے[1] والوں سے بہتر ہے اس میں شک نہیں کہ اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا

(ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس ان کا امتحان لینا منظور تھا پھر ہم نے ان کے

مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ

بعد ایک اور قوم (ثمود) کو پیدا کیا اور ہم نے ان ہی میں سے (ایک آدمی صالح کو) رسول بنا کر

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ان لوگوں میں بھیجا (اور انھوں نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کی عبادت کرو اس کے سوا

[1] اُتارنے سے میزبانی مقصود ہے حضرت نوح کا مطلب یہ تھا کہ جب ہم اُتریں گے تو تیرے مہمان ہونگے کیونکہ زمین تیری درخت تیرے تمام کھانے پینے پہننے کی چیزیں تیری، تو تو اچھی طرح میزبانی کرنا اور روزی میں فراخی عطا فرمانا، اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول نے جناب امیر سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا کہ جب تم کسی مقام پر پہنچو تو کہو رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین کہ خدا برکت عطا فرمائے ۱۲





ع ۲ ۱۰ ۲

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ

کوئی تمھارا معبود نہیں، تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو، اور اُن کی قوم کے چند سرداروں نے جو کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ

تھے اور (روز) آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ہم نے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ

انھیں ثروت بھی دے رکھی تھی آپس میں کہنے لگے (اے) یہ تو بس تمھارا ہی سا آدمی ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو

مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہی یہ بھی کھاتا ہے، اور جو چیزیں تم پیتے ہو اُن ہی میں سے یہ بھی پیتا ہے،

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور اگر کہیں تم لوگوں نے اپنے ہی سے آدمی کی اطاعت کر لی تو تم ضرور گھاٹے میں رہو گے

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ

کیا یہ شخص تم سے وعدے کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مر کر مٹی اور ہڈیاں (بنکر) رہ جاؤ گے تو تم

مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

(دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جاؤ گے (بہت بعید اور) بہت (بعید ہے) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل (عقل سے) دور اور (قیاس سے) بعید

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ

(دوبارہ زندہ ہونا کیسا) بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم تو (دوبارہ) اٹھائے

بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

نہیں جائیں گے، ہو نہ ہو یہ (صالح) وہ شخص ہے جس نے خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا

كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ

ہے اور ہم تو کبھی اس پر ایمان لانے والے نہیں (یہ حالت دیکھ کر) صالح نے دعا کی اے میرے پالنے والے

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ

چونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو میری مدد کر خدا نے فرمایا (اک ذرا ٹھہر جاؤ) عنقریب ہی یہ لوگ نادم و

نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ

پشیمان ہو جائیں گے، غرض انھیں لہ ٹھیک ایک سخت چنگھاڑ نے آ ڈالا تو ہم نے انھیں کوڑے

لہ ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "ان کو ٹھیک وعدے کے مطابق چنگھاڑ نے گرفتار کر لیا یا گھیر لیا" یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو واجبی طور پر باستحقاق گرفتار کیا ۱۲

غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ

کوڑا کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا، پس ظالموں پر (خدا کی) لعنت ہے، پھر ہم نے اُن کے بعد دوسری

بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

قوموں کو پیدا کیا، کوئی اُمت اپنے وقت مقرر سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ

(اُس سے) پیچھے رہ سکتی ہے، پھر ہم نے لگاتار بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب جب

كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا

کسی اُمت کا پیغمبر اُسکے پاس آتا تو وہ لوگ اُسکو جھٹلاتے تھے تو ہم بھی آگے پیچھے (ایک کو دوسرے کے بعد (ہلاک) کرتے گئے، اور

وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہم نے اُنکو (نیست و نابود کرکے) افسانہ بنا دیا تو ایمان نہ لانے والوں پر خدا کی لعنت ہے

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ

پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور واضح روشن دلیل کے ساتھ

سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا

فرعون اور اُسکے دربار کے امرا کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو اُن لوگوں نے شیخی کی، اور

وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ

وہ تھے ہی بڑے سرکش لوگ، آپس میں کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے

مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا

آئیں حالانکہ ان دونوں کی (قوم کی) قوم ہماری خدمتگاری کرتی ہے غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا

مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

تو آخر یہ سب ہلاک کر ڈالے گئے، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) اسلئے عطا کی تھی

لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ

کہ یہ لوگ ہدایت پائیں، اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اُنکی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی

اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع

بنائی تھی اور اُن دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار جگہ کے قابل سکونت والی زمین (جہاں پانی کا چشمہ جاری تھا) جگہ دی،

ع ۱۸ ۳

ف۵ جس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے پیشین گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہو گیا تھا اسی طرح ہیرودس کو جو بیت المقدس (یہود) کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اسی بنا پر حضرت مریم ہیرودس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن یعقوب اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب ہیرودس مر گیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں بعضے رملہ علاقہ مصر، بعض دمشق، بعض فلسطین، بعضے نجف و فرات اور بعض کوفہ و نہر فرات کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اتنے عرصہ دراز تک حضرت مریم سوت کاتتی تھیں اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی ۱۲



يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ

(اور میرا عام حکم تھا کہ اے (میرے پیغمبرو) پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اچھے کام کرو (کیونکہ)

إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً

تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اُس سے بخوبی واقف ہوں (لوگو) یہ (دین اسلام) تم سب کا مذہب

وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ

ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھی سے ڈرتے رہو پھر لوگوں نے اپنے کام (میں اختلاف کر کے اس)

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾

کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر گروہ ۱ جو کچھ اس کے پاس ہے اُسی میں نہال نہال ہے

فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ

تو (اے رسول) تم ان لوگوں کو انکی غفلت میں ایک خاص وقت تک (پڑا) چھوڑ دو کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں

أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ

کہ ہم جو انہیں مال و اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم اُن کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے

لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ

ہیں (ایسا نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے

هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

پروردگار کی دہشت سے لرز رہے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار

هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ

کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار

لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ

کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو لوگ (خدا کی راہ) جو کچھ بن پڑتا ہے دیتے ہیں اور پھر اُن کے

وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ

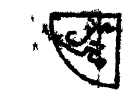
دل اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ اُنھیں اپنے پروردگار کے سامنے لوٹ کر جانا ہے (دیکھو کیا ہوتا ہے) یہی لوگ

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَ

البتہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف (دوسروں سے) لپک کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور ہم

---

۱ ایک ایسا مسلمہ اور ہر فطرت کے مطابق اور منضبط اصول ہے کہ کبھی کسی اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور چیزوں سے قطع نظر کر کے صرف انسان ہی کے امور تمدن، معاش، معاد، مذہبی خیالات، عادات، افعال، حرکات، لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصول اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا یہی وجہ ہے کہ یہ آیت ایک ضرب المثل ہو گئی ہے ۱۲



لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ

اور کسی شخص کو اسکی قوت سے بڑھکے تکلیف دیتے ہی نہیں اور ہمارے پاس ہے (لوگوں کے اعمال کی) کتاب جو بالکل ٹھیک (حال) بتاتی ہے،

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ

اور ان لوگوں کی (ذرہ برابر) حق تلفی نہیں کیجائے گی، ان کے دل اسکی طرف سے غفلت میں پڑے

هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿٦٣﴾

ہیں اسکے علاوہ ان کے بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ (برابر) کیا کرتے ہیں (اور باز نہیں آتے)

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ

یہانتک کہ جب ہم اُن کے مالداروں کو عذاب [۵۲] میں گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا کرنے

يَجْأَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٥﴾

لگیں گے (اسوقت کہا جائیگا) آج واویلا مت کرو تم کو اب ہماری طرف سے مدد نہیں مل سکتی

قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

(جب) ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اکڑتے قصہ کہتے

تَنكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾

بکتے ہوئے اُن سے اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ

تو کیا ان لوگوں نے (ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا یا انکے پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو انکے

الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٦٩﴾

اگلے باپ داداؤں کے پاس نہیں آئی تھی یا ان لوگوں نے اپنے رسول ہی کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے انکا انکار کر بیٹھے،

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ

یا کہتے ہیں کہ اسکو جنون ہو گیا ہے (ہرگز اسے جنون نہیں) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں کے

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ

اکثر حق بات سے نفرت رکھتے ہیں اور اگر کہیں حق انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو سارے آسمان

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم

اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب کے سب) برباد [۵۳] ہو جاتے بلکہ ہم تو انکو نصیحت کے تذکرے

---

۵۱ اسکی تفصیل دیکھو پارہ ۳۰ سورہ تطفیف رکوع ۲۸ و ۹ میں ۱۲

۵۲ اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسول کی بددعا سے مکہ کا قحط یا قیامت مراد ہے ۱۲

۵۳ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ جتنے جی اتنی ہی خواہشیں اسکے علاوہ ہر شخص کی خواہشیں بھی مختلف پھر ہر ایک کی مطلق العنانی محال ہے۔ اسی بنا پر اگر قانون الٰہی خواہشوں کو محدود اور آزادی کو مقید نہ کرے تو ایک ہی دن میں سب کے سب کٹ مریں اور کب کا فیصلہ ہو چکا ۱۲

بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۷۱﴾

(جبرئیل کے واسطے سے) ان کے پاس لیکر آئے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکروں سے [1] منھ موڑتے ہیں

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ

(اے رسول) کیا تم انسے (اپنی رسالت کی) کچھ اُجرت مانگتے ہو تو تمھارے پروردگار کی اُجرت اس سے کہیں بہتر ہے

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے، اور تم تو یقیناً ان کو سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

بلاتے ہو، اور اُس میں شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ

عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا

سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، اور اگر ہم ان پر ترس کھائیں اور جو تکلیفیں انکو

مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

(کفر کی وجہ سے) پہونچ رہی ہیں انکو دفع کردیں تو یقیناً یہ لوگ (اور بھی) اپنی سرکشی پر اڑ جائیں اور بھٹکتے پھریں

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

اور ہم نے اُن کو عذاب میں گرفتار کیا تو بھی یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا

نہ گڑگڑائے، یہاں تک کہ جب ہم نے اُن کے سامنے ایک سخت عذاب کا

ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ

دروازہ کھول دیا تو اُس وقت فوراً یہ لوگ بے آس ہو کر بیٹھ [2] رہے حالانکہ وہی

الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۗ

وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیا، (مگر)

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي

تم لوگ ہو ہی بہت کم شکر کرنیوالے، اور وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو روے زمین میں (ہر طرف)

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

پھیلا دیا اور (پھر ایک دن) سب کے سب اسی کے سامنے اکٹھے کئے جاؤگے اور وہی وہ (خدا) ہے جو جلاتا اور

منزل ۴

[1] اسلام کے قبل عرب کا تمدن جس درجہ خراب تھا بعض مقامات پر تفصیلاً مذکور ہو چکا ہے، حتیٰ کہ اُن کے حالات سن کر اور غور کر کے اُنھیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا، قاعدے کی بات ہے کہ سچی بات بُری لگتی ہے، اور انسان اپنا عیب سُن کر خوش نہیں ہوا کرتا، رسول اللہ نے جب اُنکے عیوب انپر ظاہر کر کے اُنکی اصلاح کرنی چاہی تو بہت بگڑ کھڑے ہوئے، اور اصلاح کے بدلے اُلٹے ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں اُنھیں کا ذکر ہے۔ ۱۲

الربع

[2] یہ کفار و مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند اُن پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹنا تھا نہ ہٹے۔ بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر ہلکا عذاب آتا تو اور اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو ایسی ناامیدی کی حالت طاری ہو جاتی غرض کسی طرح وہ ذہب پر نہ آئے اور کافر کے کافر رہے، اولئک ہم کالانعام بل ہم اضل سبیلا ۔

ع ۲۴

يُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

مارتا ہے اور رات دن کا پھیر بدل بھی اُسی کے اختیار میں ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (ان باتوں کو

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ

سمجھے خاک نہیں) بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے، کہنے لگے کہ جب ہم مر جائینگے اور

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا

(مرکر) مٹی (کا ڈھیر) اور ہڈیاں ہو جائینگے تو کیا پھر ہم دوبارہ (قبر سے زندہ کرکے) نکالے جائینگے اس کا وعدہ تو ہمسے

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی (بارہا) کیا جا چکا ہے، یہ تو بس صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ

ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو (تو بتاؤ) یہ زمین اور جو لوگ اس میں ہیں

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا

کس کے ہیں، وہ فوراً جواب دینگے کہ خدا کے، تم کہدو کہ تو کیا تم اب بھی غور نہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

کروگے، (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اتنے)

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ

بڑے عرش کا مالک کون ہے؟ تو فوراً جواب دینگے کہ (سب کچھ) خدا ہی کا ہے، اب تم کہو تو

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ

کیا تم اب بھی اُس سے نہیں ڈرتے (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم کچھ جانتے ہو (تو بتاؤ) کہ

شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

وہ کون شخص ہے جسکے قبضہ (قدرت) میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ (جسے چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے اور اُس کے (عذاب) سے پناہ نہیں دی جا سکتی۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

تو یہ لوگ فوراً بول اُٹھینگے کہ (سب) خدا ہی کا ہے، تم کہدو کہ پھر تم پر جادو کہاں کیا جاتا ہے، بلکہ ہم نے ان کے پاس

بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

حق بات پہونچا دی اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں نہ تو اللہ نے کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے

ہماری قدرت کے دلائل

توحید کے دلائل

وَمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا

اور نہ اُسکے ساتھ کوئی اور خدا ہے (اگر ایسا ہوتا تو) اُس وقت ہر خدا اپنے اپنے مخلوق کو لیے لیے پھرتا

خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

پھرتا اور یقیناً ایک دوسرے پر ظلم چڑھائی کرتا (اور خوب جنگ ہوتی) جو جو باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت)

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى

بیان کرتے ہیں اُس سے خدا پاک و پاکیزہ ہے وہ پوشیدہ اور حاضر (سب) سے خوب واقف ہے، غرض وہ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

اُنکے شرک سے (بالکل پاک و دور) بالاتر ہے (اے رسول) تم دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس (عذاب) کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اگر شاید

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى

تو مجھے دکھائے تو پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا، اور (اے رسول) ہم یقیناً اس پر

اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ

قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھا دیں اور بُری بات کے

هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ (تمہاری نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب واقف ہیں

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾

اور (یہ بھی) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ

اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور کفار تو مانیں گے نہیں) یہاں تک کہ جب

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ

ان میں سے کسی کی موت آئی تو کہنے لگے پروردگارا تو مجھے (ایکبار) اس مقام (دنیا) میں جسے میں

صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ

چھوڑ آیا ہوں پھر واپس کر دے تاکہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائیگا) ہرگز نہیں یہ ایک لغو بات ہے جسے وہ

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا

بک رہا ہے اور ان کے مرنے کے بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں) سے دن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے (رہنا ہوگا) پھر جس وقت

سورۃ

۵۵ اگر ایسا ہوتا تو ضرور اسکی مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں جن سے باہم تمیز ہو جاتی کہ یہ فلاں کی مخلوق اور وہ فلاں کی ہے ورنہ چند خداؤں کا ہونا لغو ہے ۱۲

۵۶ یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ اگر بالفرض محال چند خدا ہوتے تو ہر ایک کو دعوے خدائی و حکومت ہوتا اور اس صورت میں ہر ایک دوسرے پر غلبہ کا خواستگار رہتا ۱۲

ع ۵ ۱۵ ۵

۵۷ اس آیت میں خدا نے حضرت کو کفار کے ساتھ اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ برائی کا جواب برائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فسادات بڑھ جاتے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بروں کو تنبیہ اور اصلاح کے واسطے انکی برائی بیان کرنا بھی منع ہے ورنہ حضرت رسول کے کفار دشمن نہ ہوتے کیونکہ آپکے ساتھ دشمنی تو صرف بتوں کی مذمت کرنے سے ہوئی تھی اور وہ گالی بھی اسی کے معنی تھے کہ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں۔ اسکے علاوہ تبرا و لعنت جس کو عوام الناس اور جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے کوئی مذہب خالی نہیں خود خدا نے بھی قرآن مجید میں جا بجا مختلف لوگوں پر لعنت کی ہے پھر اگر یہ برا کام تھا تو خود خداوند عالم اس کا مرتکب نہ ہوتا ورنہ معاذ اللہ سے

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

کا مصداق ہوگا اور یہ خلاف عقل ہے ۱۲

۵۸ یہ کفار کی حالت ہوگی جس وقت جب فرشتے مومنین کی روح قبض کرتے ہیں تو وہ دنیا کی طرف پلٹنے کو نفرت خیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ۱۲



نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا

صور پھونکا جائے گا تو اس دن نہ لوگوں میں قرابت داریاں ف۵۱ رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات

يَتَسَآءَلُونَ ﴿١٠١﴾ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰٓئِكَ

پوچھیں گے، پھر جن (کی نیکیوں) کے پلے بھاری ہونگے تو یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰٓئِكَ

کامیاب ہوں گے اور جن (کی نیکیوں) کے پلے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں

الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ ﴿١٠٣﴾

جنھوں نے اپنا آپ نقصان کیا کہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور (ان کی یہ حالت ہوگی کہ)

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَٰلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

جہنم کی آگ ان کے منھ کو جھلس دیگی اور وہ لوگ منھ بنائے ہوئے ہونگے (اس وقت ہم پوچھیں گے) کیا تمھارے

أَلَمْ تَكُنْ ءَايَٰتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾

سامنے میری آیتیں نہ پڑھی گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) تو تم انھیں جھٹلایا کرتے تھے، وہ

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا

جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری کمبختی نے آ دبایا اور ہم گمراہ لوگ تھے،

ضَآلِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا

پروردگار (ہم کو (ابکی دفعہ) کسی طرح اس جہنم سے نکال دے پھر اگر دوبارہ ہم ایسا کریں تو البتہ ہم

ظَٰلِمُونَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَـُٔوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾

قصوروار ہیں، خدا فرمائے گا دور ہو اسی میں (تم کو رہنا ہوگا) اور (بس) مجھ سے بات نہ کرو

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَآ

میرے بندوں میں سے ایک گروہ ف۵۲ ایسا بھی تھا جو (برابر) یہ دعا کرتا تھا کہ اے ہمارے پالنے والے

ءَامَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّٰحِمِينَ ﴿١٠٩﴾

ہم ایمان لائے تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰٓ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَ

تو تم لوگوں نے انھیں مسخرا بنا رکھا یہاں تک کہ (گویا) ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلا دی، اور

ف۵۱ اس کے بارہ میں حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب حسب و نسب کے سوا نسب محمد کے منقطع ہو جائینگے یعنی کوئی کسی سے کوئی سروکار نہ ہوگا اور کسی کی کوئی خبر لے گا مگر حضرت رسول کے خاندان کا وہاں لحاظ ضرور کیا جائے گا، یہ بات اگرچہ سادات کی عزت کے واسطے کافی ہے مگر ایک دوسری حدیث "بہشت برائے نیکوکار است اگرچہ حبشی غلام بود و دوزخ برائے گنہگار است اگرچہ سید بود" دل ہلا دیتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں خدا رحم کرے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ سادات بھی اگر گناہ کریں گے تو ان کو سزا ضرور ہوگی اگرچہ آخر میں حضرت رسول کی خاطر بہشت میں جائیں ۱۲

ف۵۲ اگرچہ اس کا ظاہر تعمیم ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ بلال، عمار اور صہیب وغیرہ ہیں ۱۲

كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ

تم اُن سے (برابر) ہنستے رہے میں نے آج اُن کو اُن کے صبر کا

بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ

اچھا بدلا دیا کہ یہی لوگ اپنی (خاطرخواہ) مراد کو پہونچنے والے ہیں (پھر اُنسے سنا) پوچھے گا کہ (آخر)

لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ

تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے (برس کیسا) ہم تو بس پورا ایک دن ٥٥ رہے یا

بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

ایک دن سے بھی کم تو تو شمار کرنیوالوں سے پوچھ لے خدا فرمائے گا بیشک تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے

لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

کاش تم (اتنی بات بھی دنیا میں) سمجھے ہوتے تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یوں ہی) بیکار پیدا

عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

کیا، اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے، تو خدا جو سچا

الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

بادشاہ (ہر چیز سے) برتر و اعلیٰ ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ

اور جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی بھی پرستش کریگا اُس کے پاس اس شرک کی کوئی دلیل

فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

تو ہے نہیں تو بس اُس کا حساب (کتاب) اُسکے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (اور یہ) بیشک کفار ہرگز فلاح پانے والے نہیں،

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور (اے رسول) تم کہو پروردگارا (تو میری امت کو) بخش دے اور ترس کھا اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے

سورۃ النور نزلت بالمدینۃ ثم الحج	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی اربع و ستون اٰیۃ
سورۂ نور مدینہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اسکی چونسٹھ آیتیں ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ

(یہ) ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا ہے اور اس میں واضح

ف۵۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے مقابلے میں گویا جنت تھی بہت کم محسوس ہوگی، اور یہ بھی ممکن ہو کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گزر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے بعد کی غیر متناہی مدت کے مقابلہ میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں ۱۲۔

ف۵۲ اس سورہ میں قرآن کی فضیلت، زنا کی تہمت، زنا کی سزا، لعان کا حکم اور طریقہ، افک کا قصہ، بغیر اجازت کسی کے گھر جانا، نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت، پردہ کا حکم، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم، مکاتبت کا حکم، اپنی لونڈیوں سے ناجائز خرچ نہ کرواؤ، نور خدا کی تشبیہ، کس گھر میں خدا کا نور ہے، کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے، آیۂ استخلاف، خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو، ضعیف بوڑھی عورت ننگے سر رہ سکتی ہے، کھانے کی تہذیب، آپس میں بلانے کی طرح رسول کو نہ بلاؤ وغیرہ کا ذکر ہے ۱۲

ع ۶ (۲۶) ۶

بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ

آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم (غور کرکے) نصیحت حاصل کرو، زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد

فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ

ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو (سو) کوڑے مارو اور اگر تم خدا اور روزِ

لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں تم کو اُن کے بارے میں کسی طرح کی ترس

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

کا کاظ نہ ہونے پائے اور ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت

طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ② اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا

کو موجود رہنا چاہیے، زنا کرنے والا مرد تو زنا کرنے والی ہی عورت یا

زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ

مشرکہ سے نکاح کریگا اور زنا کرنے والی عورت بھی بس زنا کرنے والے ہی مرد یا مشرک

اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③

سے نکاح کرے گی، اور سچے ایمان داروں پر تو اس قسم کے تعلقات حرام ہیں، اور

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ

جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں پھر (اپنے دعوے پر) چار گواہ پیش

شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا

نہ کر سکیں تو انھیں اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی ان کی

لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ④

گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) یہ لوگ خود بدکار ہیں،

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ

مگر ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی تو بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اور جو لوگ اپنی بی بیوں پر (زنا) کا عیب لگائیں

ہے حکم اسی وقت کیلئے ہے جب زنا ثابت ہو جائے اور خود زنا کرنے والے کے چار عادل کے سامنے مختلف وقتوں پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے ثابت ہوتا ہے ۱۲

ہے یہ حکم نہیں ہے بلکہ اُن کی حالت کا بیان ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بُروں سے ملنے ہی کیوں لگا کہ ارتباط اور نکاح کی نوبت پہونچے

ہے یہ حکم یا تو اُسی زمانے کی مخصوص عورتوں کا ہے جو مدینہ میں تھیں، یا یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا حکم آیہ "وانکحوا الایامیٰ" سے اٹھ گیا یا نسخ تو کچھ نہ ہو بلکہ نہی ہو تب اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ خاص مومنین کو اس قسم کے تعلقات مناسب نہیں اب یہ حکم اس وقت کے واسطے بھی ہو جائیگا واللہ اعلم ۱۲

ہے یہ حق تہمت کی بُرائی کو مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ ایسے لوگ پرہیز کریں اور ڈرتے رہیں ۱۲

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اور ان کے ثبوت میں) اپنے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح

أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

ہوگی کہ وہ (ہر مرتبہ) خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ (اپنے دعوے میں) ضرور سچا ہے ،

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ

اور پانچویں (مرتبہ) یوں (کہے گا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر خدا کی

الْكَاذِبِينَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ

لعنت ، اور عورت (کے سر سے) اس طرح سزا ٹل جا سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ خدا کی

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝٨ وَ

قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص (اس کا شوہر اپنے دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے ، اور

الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ

پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا

الصَّادِقِينَ ۝٩ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

کا غضب پڑے اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالوں کا کیا حال ہوتا)

وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝١٠ إِنَّ الَّذِينَ جَآءُو

اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے بے شک جن لوگوں نے جھوٹی

بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ

تہمت[1] لگائی وہ تمھیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں اس تہمت کو برا نہ سمجھو بلکہ

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ

یہ تمھارے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس (کی سزا)

مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ

کو خود بھگتے گا اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑی (سخت)

عَظِيمٌ ۝١١ لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ

سزا ہوگی ، اور جب تم لوگوں نے اسکو سنا تھا تو اسی وقت ایمان دار مردوں

[1] علماء اہلسنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لیجاتے تو بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسکو ساتھ لیجاتے چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی اُدھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کے ساتھ رفع حاجت کو گئی جب اپنی جگہ پر آئی تو اپنے گلے کا ہار نہ پایا اور قافلہ کوچ پر تیار تھا پھر اس عورت کو ساتھ لیکر ڈھونڈنے گئی اور وہ مل بھی گیا ، مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کر کے کہ میں اسکے اندر موجود ہوں اونٹ پر رکھ کوچ کیا ، ناچار میں وہیں بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد میں سو گئی ، صفوان بن معطل جو پیچھے رہ گیا تھا جب اس جگہ پہنچا تو مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا اور خود مہار پکڑے چلتے قافلہ میں پہنچے ، تو عبداللہ ابن ابی وغیرہ نے مجھے صفوان کے ہمراہ دیکھ کر مجھ پر تہمت لگائی اور بعض سے لوگ اس کے ہمنوا ہو گئے اور مجھ پر تہمت لگائی جب ہم مدینہ پہونچے تو حضرت کی توجہ میری طرف باقی نہ رہی حتیٰ کہ میں ایک مہینے تک بیمار رہی مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے اور اندر آئے بھی تو دوسروں سے میرا حال پوچھ لیتے اور میں اسکی وجہ بالکل نہ سمجھی آخر چند دن کے بعد میں پھر ایک دن مسطح کی ماں کے ساتھ رات کو رفع حاجت کے لیے نکلی اور جب اتفاقاً مسطح کی ماں کا پاؤں پھسلا تو اس نے مسطح کو برا بھلا کہا میں نے منع کیا تو بولی تم کیا جانو اس نے تمھاری نسبت تہمت لگائی ہے مجھے یہ سنکر سخت رنج ہوا اور سمجھی کہ حضرت کی بے توجہی کی وجہ یہی ہے میں اسی غرض سے اپنے گھر حضرت سے اجازت حاصل کر کے اپنے باپ کے گھر آئی اور اپنی نسبت لوگوں کے خیالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ لوگ تہمت لگا رہے ہیں کہتے ہیں کہ مجھ کو سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا کھانا پینا ترک ہو گیا اور حضرت نے اسامہ اور علیؑ سے مشورہ کیا تو اسامہ نے کہا میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا ، علیؑ نے کہا آپ رنج نہ کریں آپ کے واسطے ان کے سوا بہتیری عورتیں ہیں اور اگر آپ [illegible] خادمہ سے دریافت کریں تو آپ کو تصدیق ہو جائے گی ، غرض آپ نے بریرہ سے دریافت کیا اور اس نے میری پاکدامنی کی گواہی دی اور میں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اس کے بعد خدا نے میری عفت پر یہ آیتیں نازل کیں تب حضرت رسول کو اطمینان ہوا ۔ ۱۲



وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ

اور ایماندار مردوں اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ بول اٹھے کہ یہ تو کھلا ہوا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ

بہتان ہے، اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ پیش کیے پھر جب

لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کیے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

جھوٹے ہیں، اور اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ

رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم لوگوں نے چرچا کیا تھا اسکی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت)

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ

عذاب آپہونچتا کہ تم اپنی زبانوں سے اسکو ایک دوسرے سے بیان کرنے لگے اور

تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تمہیں علم و یقین نہ تھا اور (لطف یہ ہے کہ) تم نے

تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اسکو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی (سخت بات) تھی،

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ

اور جب تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے لوگوں سے یہ کیوں نہ کہدیا کہ ہم کو ایسی بات

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

منہ سے نکالنی مناسب نہیں، سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

خدا تمھاری نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو خبردار پھر کبھی ایسا

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ

ذکر نا، اور خدا تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو

۵۱ اسی بنا پر حسب آیات ایسا مضمون حضرت رسول نے مسطح پر تہمت زنا کی حد جاری کی، حالانکہ مسطح حضرت رسول کے بدری صحابی تھے اسی سے "الصحابۃ کلہم عدول" صحابہ کل کے کل عادل ہیں" کا موضوع اور غلط ہونا واضح ہو گیا ۱۲

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ

(خدا) واقف کار حکیم ہے ' جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان داروں

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي

میں بدکاری کا چرچا پھیل (جائے) بیشک اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۹﴾

عذاب ہے اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے ہو

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اسکی رحمت ہے اور یہ کہ خدا (اپنے بندوں پر) بڑا شفیق

رَحِيمٌ ﴿۲۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

مہربان ہے ' (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا) ' اے ایماندارو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو '

الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ

اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ یقیناً اُسے

يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

بدکاری اور بُری بات (کرنے) کا حکم دے گا اور اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اسکی

وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک و صاف نہ ہوتا مگر خدا جسے چاہتا ہے

يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَأْتَلِ

پاک و صاف کر دیتا ہے اور خدا سننے والا (اور) واقف کار ہے ' اور تم میں سے جو لوگ زیادہ

أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ

دولت اور مقدور والے ہیں ' رشتہ داروں اور محتاجوں

وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا

اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے (لینے) سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ انہیں چاہیے کہ (ان کا قصور)

وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمہاری خطا معاف کر دے اور خدا

ع ۲ / ۱۰ / ۸ — نصف

سلہ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے گناہ کو مشہور کرے وہ ایسا ہے گویا وہ خود اس کا مرتکب ہوا ۔ ۱۲

ملہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح (حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی) نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی تھی اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرونگا ' اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲



غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ پاک دامن بے خبر اور ایمان دار عورتوں

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ

پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے، اور اُنہیں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ

بڑا (سخت) عذاب ہوگا، جس دن اُن کے خلاف اُن کی زبانیں اور اُن کے

اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

ہاتھ اور اُن کے پاؤں اُنکی کارستانیوں کی گواہی دینگے، اُس دن خدا

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اُن کو ٹھیک اُن کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور جان جائیں گے کہ خدا بالکل

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ

برحق اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے، گندی عورتیں، گندے مردوں کے لیے (مناسب) ہیں اور

لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے (موزوں) ہیں اور پاک مرد

لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ

پاک عورتوں کے لیے، لوگ جو کچھ انکی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ لوگ بری الذمہ ہیں ان ہی (پاک لوگوں) کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ایماندارو اپنے گھروں کے سوا

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا

دوسرے سلہ گھروں میں (ورانہ) نہ چلے جایا کرو یہاں تک کہ اُن سے اجازت نہ لے لو اور ان گھر والوں

عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ

کو سلام کر لو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت) اسلیے ہے تاکہ تم یاد رکھو پس اگر

لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تم کو (خاص طور پر) اجازت نہ حاصل ہو جائے اُن میں

سلہ یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیان نظر سے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کرے گا اور برا برے کو ہی ۵ گو اس سے عصمت و غیر عصمت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر تھا اور گندگی سے بھی زنا کی گندگی مراد ہے ۱۲

سلہ اس سے مقصود کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتی کہ ماں بہن کا بھی کیونکہ اکثر اوقات لوگ ایسی حالت میں بھی رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا حتی کہ بیٹے کا سامنا بھی مناسب نہیں ۱۲

ع ۳ ۶

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى

نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو تم (بے تامل) پھر جاؤ یہی تمھارے واسطے زیادہ صفائی

لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

کی بات ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اُس سے خوب واقف ہے اس میں البتہ تم پر کوئی الزام نہیں کہ

اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ

غیر آباد مکانات میں لے جس میں تمھارا کوئی اسباب ہو (بے اجازت) چلے جاؤ،

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور جو کچھ تم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا (سب کچھ) جانتا ہے (اے رسول) ایمانداروں سے کہہ دو

يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ

کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی اُن کے

اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ

واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے، یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اُس سے یقیناً خوب واقف ہے اور

لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

(اے رسول) ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں لے اور اپنی شرمگاہوں کی

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگار (کے مقامات) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہو (چھپ نہ سکتا ہو)

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ

(اس کا گناہ نہیں) اور اپنی اوڑھنیوں کو (گھونگٹ مار کے) اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈالے رہیں اور اپنے

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ

شوہروں یا اپنے باپ داداؤں، یا اپنے شوہر کے باپ داداؤں یا اپنے

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ

بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا

لے جیسے کارواں سرا وغیرہ

لے اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ دار ہو میں اُس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں :—
(۱) سچ بولنا
(۲) وعدہ کو پورا کرنا
(۳) اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانا،
(۴) اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے نگاہ رکھنا
(۵) حرام لقمہ سے ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا
(۶) امانت میں خیانت نہ کرنا ۱۲۔۱۲

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي

اپنی لونڈیوں یا (گھر کے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں مگر (بہت بوڑھے ہونیکی وجہ سے)

الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا

عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے یا وہ کمسن لڑکے جو عورتوں کے پردے کی بات سے آگاہ نہیں (انکے سوا کسی پر)

عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

لوگوں کو انکے پوشیدہ بناؤ سنگار (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے اور اے اہل ایمان تم سب

جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا

خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اپنی (قوم کی) بے شوہر

الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ

عورتوں اور اپنے نیکبخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح ۵۱

اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

کر دیا کرو اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو خدا اپنے فضل (وکرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا،

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ

اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے، اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور

لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

نہیں رکھتے ان کو چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ خدا انکو اپنے فضل (وکرم) سے مالدار بنادے

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے جو مکاتب ہونے (یعنی کچھ روپے کی شرط پر آزادی کا نوشتہ لینے) کی خواہش کریں

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ

تو تم اگر ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو ان کو مکاتب کر دو اور خدا کے مال سے جو

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

اس نے تمہیں عطا کیا ہے ان کو بھی دو اور تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن ہیں

۵۱ اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سنت مؤکدہ ۱۲۔

۵۲ مکاتبت کے معنی یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائیگا اسکی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں، دوسری یہ کہ جبتک کل نہ ادا کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے اس وجہ سے مسلمانوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا، مگر اس میں شرط بھی ہے کہ ان میں صلاحیت دیکھ لے یعنی چھوڑا اور آوارہ نہو ۱۲

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ

رہنا چاہتی ہیں ان کو دنیاوی زندگی کے فائدے حاصل کرنے کی غرض سے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ

حرام کاری پر مجبور نہ کرو۱۵ اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو اس میں شک نہیں کہ خدا ان کی

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ

بے بسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور (ایماندارو) ہم نے تو تمہارے پاس (اپنی)

اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا

واضح و روشن آیتیں، اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی حالتیں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت کی باتیں) نازل کیں خدا تو سارے آسمان و زمین کا

وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق ۱۵۲ (سینہ) جس میں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ

اور چراغ ایک شیشے کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا

دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ

ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو

وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ

اور نہ پچھم کی طرف (بلکہ بیچوں بیچ میدان میں) اس کا تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ ہی آپ

نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ

روشن ہو جائے گا (غرض ایک نہیں بلکہ) نور علیٰ نور (نور کی نور پر جوت پڑ رہی ہے) خدا اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

اور خدا لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے مثلیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے خوب

عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

واقف ہے (وہ قندیل) ان گھروں میں روشن ہے جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا

منزل ۴

۱۵ اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ جو لونڈی پاکدامن رہنا نہیں چاہتی اس کا مجبور کرنا جائز ہوگا کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا کا ارادہ ہو اس کو مجبور کرنا کیونکر کہہ سکتے ہیں خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ پر خرچی نہ کمواؤ اور بس ۱۲

۱۵۲ حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوۃ سے مراد حضرت فاطمہ اور مصباح سے حسنین ہیں

ع ۸ — ۴ — ۱۰

اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم، شرقی و غربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا "یکاد زیتھا" سے ان کا کثرت علم اور "نور علی نور" ایک امام کے بعد دوسرا امام اور "یہدی اللہ لنورہ" سے ان کی اولاد و محبت مراد ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک و بریدہ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول نے اس کے بعد والی آیت "فی بیوت اذن اللہ" کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اس سے کون گھر مراد ہیں آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے گھر یہ سن کر حضرت ابوبکر اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت علی اور فاطمہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ گھر بھی انھیں گھروں میں ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ ان میں سے بہتر و افضل ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۰ سطر ۳ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی ذکر کیا ہے ۱۲

فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾

نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ لوگ اُسکی تسبیح کیا کرتے ہیں ،

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

ایسے لوگ جنکو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت ہی غافل

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا

کر سکتی ہے نہ (خرید و) فروخت (کا معاملہ کیونکہ) وہ لوگ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں

تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ

(خوف کے مارے) دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی (اسکی عبادت اسلیے کرتے ہیں) تاکہ خدا انہیں اُن کے

أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ

اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل (و کرم) سے کچھ اور زیادہ بھی دے اور خدا تو جسے

مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ

چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی کارستانیاں

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ

(ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان کا چمکتا ہوا بالو کہ پیاسا اُسکو دور سے تو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ

إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ

جب اُسکے پاس آیا تو اُسکو کچھ بھی نہ پایا (اور پیاس سے تڑپ کے مر گیا) اور خدا کو اپنے پاس موجود پایا تو اُسنے

فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ

اُسکا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا اور خدا تو بہت جلد حساب کرنے والا ہے یا (کافروں کے اعمال کی مثال)

فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن

اُس بڑے گہرے دریا کی تاریکیوں کی سی ہے جیسے ایک لہر اُسکے اوپر دوسری لہر اُسکے اوپر ابر (تہ بہ تہ)

فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا

ڈھانکے ہوئے ہو (غرض) تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اوپر ایک (اُمڈی چلی آتی ہیں) (اس طرح) کہ اگر کوئی

أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ

شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدت تاریکی سے) اُسے دیکھ نہ سکے اور جسے خود خدا ہی نے (ہدایت کی) روشنی

منزل

۵ خدا کے نور کا اصل شبہ یہ تو حسن بصری کے قول سے گزشتہ صفحہ میں معلوم ہو چکا خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز سے ہو ہی نہیں سکتی مگر پھر بھی سمجھانے کے واسطے کوئی نور بنانا پڑے گا تو نور کی تشبیہ چراغ سے ہے اور وہ بھی طاق میں رکھا ہوا جس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر اُس پر صاف شفاف شیشہ رکھا ہوا اور تیل بھی ہو تو زیتون کا جس کی روشنی تمام دُنیا کے تیلوں سے زیادہ صاف ہوتی ہے اُس پر لطف یہ کہ جتنے مصارف اُسکے ہیں اور کسی کے نہیں کھانے میں یہ کام آئے ملنے میں یہ ، دوا میں یہ ، جلانے میں یہ ۔ اور وہ بھی جو درخت بیچ باغ میں ہو نہ پچھم کنارے نہ پورب بلکہ اور درختوں کے بیچ میں سایہ پر وہ ہو اُس کا تیل اور عمدہ ہوگا ، اور جتنا بھی ہو تو ایسے گھر میں جہاں کے لوگ خدا کی عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہیں کرتے ۱۲

منزل ۴

ع ۶ ۵ ۱۱

نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ

نہ دی ہو تو سمجھ لو کہ) اسکے لیے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے[۵۱] (اے شخص) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ

سارے آسمان و زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے (غرض سب) اسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيْحَهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

سب کے سب اپنی نماز اور اپنی تسبیح کا طریقہ خوب جانتے ہیں، اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خدا اُس سے خوب واقف ہے اور سارے آسمان و زمین کی سلطنت خاص خدا ہی کی ہے اور خدا ہی

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا

کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے کیا تو نے اس پر بھی نہیں نظر کی کہ یقیناً خدا ہی ابر کو چلاتا ہے پھر

ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

باہم اسے جوڑتا ہے پھر وہی اسے تہ بتہ رکھتا ہے تب تو بارش اسکے درمیان سے نکلتے ہوئے

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ

دیکھتا ہے اور آسمان میں جو (جمے ہوئے بادلوں کے) پہاڑ ہیں اُن میں سے وہی اسے برساتا

فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهُ

ہے پھر انہیں جس (کے سر) پر چاہتا ہے پہونچا دیتا ہے اور جس (کے سر) سے چاہتا ہے ٹال دیتا

عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾

ہے، قریب ہے کہ اسکی بجلی کی کوند آنکھوں کی روشنی اُچکے لیے جاتی ہے،

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

خدا ہی رات اور دن کو پھیر بدل کرتا رہتا ہے، بے شک اس میں آنکھ والوں کے لیے

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ

بڑی عبرت ہے اور خدا ہی نے تمام زمین پر چلنے والے (جانوروں) کو پانی[۵۲] سے پیدا کیا

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

اُن میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو دو پاؤں کے

---

[۵۱] جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی اُسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ممکن، ایک تو اندھیری رات اُس پر گہرا ابر اور پھر دریا کی تہ میں ایک شخص ہو اور دریا میں طوفان ہو کہ لہروں پر لہریں آ رہی ہوں بھلا اس شخص کی تاریکی کی کوئی حد ہو سکتی ہے ۱۲

[۵۲] بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے مگر اس صورت میں دابہ سے صرف انسان اور چارپائے وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ بہتیرے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا اس میں تموج ہوا، اور جھاگ نکل کر منجمد ہوا اُس سے ہی زمین اسکے بعد اور چیزیں اسکی تفصیل دیکھیے نہج البلاغۃ مجموعۂ خطبات امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب میں ۱۲

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ

چلتے ہیں اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں ، خدا جو چاہتا ہے

اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ

پیدا کرتا ہے ، اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ہم ہی نے یقیناً

اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

واضح و روشن آیتیں نازل کیں اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۶ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

کی ہدایت کرتا ہے اور (کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان

بِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ

لائے اور ہم نے اطاعت قبول کی ، پھر اُسکے بعد اُن میں سے کچھ لوگ (خدا کے حکم سے)

بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا

منہ پھیر لیتے ہیں اور (سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ ایمان دار رکھتے ہی نہیں ، اور جب

دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

وہ لوگ خدا اور اُسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تا کہ رسول اُنکے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں تو ان کا

مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا

ایک فریق روگردانی کرتا ہے ، اور (اصل یہ ہے کہ) اگر حق انکی طرف ہوتا تو گردن جھکائے (چپکے)

اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝۴۹ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا

رسول کے پاس دوڑے ہوئے آتے کیا اُن کے دلوں (کفر کا) مرض (لا دوائی) ہے یا شک میں پڑے ہیں یا

اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا اور اس کا رسول اُن پر ظلم کر بیٹھے گا ،

بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۵۰ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ

(یہ سب کچھ نہیں) بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں ، ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ جب انکو

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ

خدا اور اسکے رسول کے پاس بلایا جاتا ہے تا کہ اُن کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں تو

ع ۶ ۱۰ ۱۲ : ۵

يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾

کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سُنا اور (دل سے) مان لیا، اور یہی لوگ (آخرت میں) کامیاب ہونیوالے ہیں

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ

اور جو شخص خدا اور اُسکے رسول کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اُس (کی نافرمانی) سے بچتا رہے گا

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

تو ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہونچے ہیں، اور (اے رسول) ان (منافقین) نے (تمہاری اطاعت کی) خدا کی سخت سے سخت

أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ

قسمیں کھائیں ہیں کہ اگر تم انہیں حکم دو تو بلا عذر (گھر بار چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوں، تم کہدو کہ قسمیں نہ کھاؤ

طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾

دستور کے موافق اطاعت (اس سے بہتر) ہے اور بے شک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا

(اے رسول) تم کہدو کہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اس پر بھی اگر تم سرتابی کروگے

فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن

تو بس رسول پر اتنا ہی (تبلیغ) واجب ہے جسکے وہ ذمہ دار کئے گئے ہیں اور جسکے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو تم پر واجب ہے اور اگر

تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ

تم اُسکی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے اور رسول پر تو صرف صاف طور پر (احکام کا)

الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا

پہونچانا فرض ہے (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اُن سے خدا نے

الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

وعدہ کیا ہے کہ اُنکو (ایک نہ ایک) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کرے گا جس طرح اُن لوگوں کو نائب

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي

بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور جس دین کو اُس نے اُن کے لیے پسند فرمایا ہے (اسلام)

ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ

اس پر اُنہیں ضرور ضرور پوری قدرت دیگا اور اُن کے خائف ہونے کے بعد (اُن کے ہراس کو) امن سے

---

۵۱ اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا، اور یہودی حضرت رسول کے حق فیصلہ کرنے اور اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا اور بشر کعب بن اشرف یہودی کو، مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علی ابن ابی طالب اور مغیرہ بن وائل کا ہوا اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا اور خواہ مخواہ الزام لگایا تھا اور بلخی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت علی سے ایک زمین خریدی تھی اور اس میں پتھر نکلنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا حضرت علی نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسول کو قرار دیا ابن حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم اسکو نہ مانو کیونکہ رسول اپنے چچازاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کرینگے اسکی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ - ۱۲ -

۵۲ - یہی نہیں لوگ نکالے گئے منافقوں نے حضرت رسول کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا ۱۲

أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ

ضرور بدل دے گا کر دہ (اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں گے اور

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۵۵﴾ وَ

جو شخص اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (اے ایمان دارو) نماز پابندی سے

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ

پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (دل سے) رسول کی اطاعت کرو تاکہ

تُرْحَمُونَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ

تم پر رحم کیا جائے اور (اے رسول) تم یہ نہ خیال کرو کہ کفار (ادھر ادھر) زمین میں (پھیل کر ہمیں)

فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۵۷﴾ ع

عاجز کر دیں گے (یہ خود عاجز ہو جائیں گے، اور ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور کیا برا ٹھکانا ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ

اے ایماندارو تمہاری لونڈی غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک بلوغ کی حد تک نہیں

أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ

پہونچے ہیں ان کو بھی چاہیے کہ (دن رات میں) تین مرتبہ (تمہارے پاس آنے کی) تم سے

مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ

اجازت لے لیا کریں (تب آئیں ایک) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم (گرمی سے) دوپہر کو

ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ۚ

(سونے کے لیے معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسری) نماز عشا کے بعد یہ

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ

تین (وقت) تمہارے پردے کے ہیں ان اوقات کے علاوہ (بے اذن آنے میں) نہ تم پر کوئی الزام

بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ

ہے نہ ان پر (کیونکہ) ان اوقات کے علاوہ میں (بضرورت یا بغیر ضرورت) لوگ ایک دوسرے کے پاس چکر لگایا کرتے ہیں

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۵۸﴾

یوں خدا (اپنے احکام) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے

ع ۱۴

خاص اوقات میں بڑوں کے کمروں میں جانے سے پہلے بھی اجازت لو (margin note, partially legible)

منزل ۴

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

اور (اے ایماندارو) جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہونچیں تو جس طرح اُن کے قبل (بڑی عمر والے

كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ

(گھر میں آتے وقت) اجازت لے لیا کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں یوں خدا اپنے

اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٥٩ وَالْقَوَاعِدُ

احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے، اور بڑی بوڑھی

مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ

عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ سے) نکاح کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اگر اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) اتار کر

جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ

(سر ننگا کر) ڈالیں تو اس میں ان پر کچھ گناہ نہیں ہے بشرطیکہ ان کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا منظور نہ ہو

بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ

اور (اس سے بھی) بچیں تو اُن کے لیے اور بہتر ہے، اور خدا تو (سب کی سب کچھ)

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٦٠ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

سنتا جانتا ہے، اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لیے مضائقہ ہے اور نہ

الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ

لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے، اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ خود

أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

تم لوگوں پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ

آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ

کے گھروں سے یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے

أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں

عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ

سے یا اپنی ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا

مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اُس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں لہ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھاؤ) اس میں بھی تم پر کوئی

جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

الزام نہیں کہ سب کے سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں جایا کرو

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

(اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک

مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

بابرکت اور پاکیزہ تحفہ ہے خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تاکہ تم سمجھو، سچے ایمان دار تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اُسکے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ

رسول پر ایمان لائے اور جب کسی ایسے کام کے لیے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہو رسول کے

لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ

پاس ہوتے ہیں تو جب تک اُس سے اجازت نہ لے لی نہ گئے (اے رسول) جو لوگ تم سے (ہر بات میں) اجازت لیتے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا

وہی وہی لوگ (دل سے) خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں، تو جب یہ لوگ

اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ

اپنے کسی کام کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو لہ (مناسب خیال کرکے) چاہو اجازت

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا

دیدیا کرو اور خدا سے اسکی بخشش کی دعا بھی کرو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے لے ایماندارو

دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ

جس طرح تم میں سے ایک دوسرے کو (نام) لیکر بلایا کرتا ہے اسطرح آپس میں رسول کا بلانا نہ سمجھو خدا اُن لوگوں کو

اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

خوب جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کے (پیغمبر کے پاس سے) کھسک جاتے ہیں تو جو لوگ اُسکے

لہ خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور محبت کرنے کا ارشاد فرمایا ہو اور واقعی اگر اہل اسلام ان احکام پر عمل کریں اور باہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے یہاں کھا لیا کریں تو یقیناً اتحاد و اعلیٰ درجہ کا ہو جائے پھر رئیس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھالے تو انکسار کی اچھی خاصی شکل پیدا ہو جائے اسی طرح زمانہ کا دستور ہو کہ جب کوئی شخص کسی غرض سے جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے جس پر اسے وثوق ہو کنجی اپنے مکان کی دے جاتا ہے اور اس سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ وہ شخص جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لیوے، اور اگر وہ شخص اتفاقاً کچھ لے لیتا ہو تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے چنانچہ فتح موصلی کی حکایت مشہور ہے کہ اُسنے اپنے ایک دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر دو درہم نکال لیے تھے جب اُس کا دوست آیا اور یہ ماجرا سنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا سچ ہے ؎

یاران بجان مضایقہ باہم نمی کنند
آخر کجے بمال جدائی چرا کنند

مگر افسوس اس زمانے کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تنزل کی حد تک پہونچ گئے ہیں ۱۲

لہ جنگ احد کے ایک روز قبل حنظلہ بن عباس [illegible] حضرت سے اجازت لے [illegible] اور دوسرے دن [illegible] شریک ہو [illegible] شہید ہوئے [illegible] میں یہ آیت نازل [illegible]

۱۲ ۔ ۱۲

ع ۸ ۱۴ ۱۴



يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ

حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ (مبادا) اُن پر کوئی مصیبت آپڑے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

یا اُن پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو خبردار جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب) یقیناً خدا ہی کا ہے

قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ

جس حالت پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس دن اسکے پاس یہ لوگ لوٹا کر لائے جائینگے تو جو کچھ ان لوگوں نے

بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

کیا کرایا ہے بتا دیگا، اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً

سورۂ فرقان مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ستتر آیتیں ہیں!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے،

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ

(خدا) بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر قرآن نازل کیا، تاکہ

لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ

سارے جہان کے لیے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو وہ خدا کہ سارے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ

آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور اس نے (کسی کو) نہ (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ

لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا پھر

فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً

اُسے اندازہ سے درست کیا اور لوگوں نے اسکے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ

جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود دوسرے کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ خود اپنے لیے

ع ۳ — ۹ — ۱۵

سلہ اس سورہ میں خدا نے حضرت کی رسالت، اپنا بے اولاد ہونا، ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے، کفار مکہ کی حسرت، جہنم والوں کی حالت، دنیا ہر شخص کے امتحان کی جگہ ہے، قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت قیامت میں رسول کا شکایت، حضرت موسیٰ اور ہارون کا تذکرہ، عاد و ثمود کا قصہ کفار کے رسول پر اعتراضات، شب و روز کی تقسیم، آسمان و زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے، خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲

سلہ جس طرح انسان کے پیٹ میں رہنے، دودھ پینے، بالغ ہونے، نشوونما پانے، عقل کی ترقی کرنے بڑھاپا آنے پر مرنے کا ایک اندازہ ہے اسی طرح تمام موجودات عالم میں ہر ایک کی حد بندی ہوئی ہے ۱۲

۱۲



لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ

بھی نہ نقصان پر قدرت رکھتے ہیں نہ نفع پر، اور نہ موت ہی پر اختیار رکھتے

مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہیں، اور نہ زندگی پر، اور نہ مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر اور جو لوگ کافر ہو گئے، بول اُٹھے

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ

کہ یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے جسے اس شخص (رسول) نے اپنے جی سے گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں نے

عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴

اس افترا پردازی میں اسکی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود ان ہی لوگوں نے ظلم و فریب کیا ہے ا

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ

اور (یہ بھی) کہا کہ (یہ تو) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اس نے کسی سے لکھوا لیا ہے، پس وہی صبح و

تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ

شام اس کے سامنے پڑھا جاتا ہے ' (اے رسول) تم کہہ دو کہ اس کو اس شخص نے

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

نازل کیا ہے جو سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے ' بے شک وہ بڑا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

بخشنے والا مہربان ہے اور ان لوگوں نے (یہ بھی) کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ

ہے، اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اسکے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا تاکہ

مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ

وہ بھی اسکے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوتا یا (کم سے کم) اسکے پاس خزانہ ہی (آسمان سے)

كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ

گرا دیا جاتا، یا (اور نہیں تو) اسکے پاس کوئی باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھاتا (پیتا)، اور یہ ظالم (کفار مومنوں سے) کہتے ہیں

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ

کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے (اے رسول) ذرا دیکھو تو

مغ ۱۰

سلہ ۱ اس زمانے کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ مسلمان علماحین کو حقیقت رسول کا پتہ ہے بھی کوئی نسبت نہیں بازار میں جانا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بلکہ اس سے بڑا غرور میں مبتلا ہیں، یہ ساٹھنا بلند آواز سے بولنا، ہنسنا، نوکرت کا کوئی کام کرنا، خلاف عزت جانتے، نیازمانہ عظمت کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ حد ارحسم کرے ۱۲

كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا

کہ ان لوگوں نے تمہارے لیے کیسی کیسی پھبتیاں گڑھی ہیں اور گمراہ ہو گئے تو اب یہ لوگ

يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾ تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ

کسی طرح راہ پر آ ہی نہیں سکتے خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے ۱؎ تو (ایک باغ کیا چیز ہے)

جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

اس سے بہتر بہتیرے ایسے باغات تمہارے واسطے پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا

جاری ہوں اور (باغات کے علاوہ اُن میں) تمہارے واسطے محل بنا دے (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ (سچ یوں ہے کہ)

بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا ہے اور جس شخص نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اُس کے لیے ہم نے جہنم کو دہکا کے

سَعِيرًا ﴿١١﴾ إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا

تیار کر رکھا ہے کہ جب جہنم ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو (جوش کھائے گی اور) یہ لوگ اُس کے جوش و

تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا

خروش کی آواز سنیں گے اور جب یہ لوگ زنجیروں سے جکڑ کر اس کی کسی تنگ جگہ میں جھونک

ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿١٣﴾

دیے جائیں گے تو اس وقت موت کو پکاریں گے (اس وقت اُن سے کہا جائے گا)

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا

آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہتیری موتوں کو پکارو (مگر اس سے کچھ ہونے والا نہیں)۔

كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ یہ جہنم بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جس کا پرہیزگاروں

وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾

سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ان (کے اعمال) کا صلہ ہوگا اور آخری ٹھکانا۔

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ

جس چیز کی وہ خواہش کریں گے اُن کے لیے وہاں موجود ہوگی (اور) وہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے یہ تمہارے

ع ۹ ۱۶

منزل ۴

۱؎ اسی کی مؤید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دُنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے اور عرض کی "خدا نے عطا کی ہیں" اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے رتبہ میں کسی طرح کمی نہ کروں گا، تو آپ نے مشورہ طلب نگاہوں سے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا، جبرئیل نے زمین بھی خاکساری کی طرف اشارہ کیا، تو آپ نے فرمایا، اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں میں فقیری کو زیادہ دوست رکھتا ہوں تاکہ صابر و شاکر بندہ رہوں ۱۲



رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا

پروردگار پر (ایک لازمی) اور مانگا ہوا وعدہ ہے اور جس دن خدا ان لوگوں کو اور جن کی یہ لوگ خدا

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (اس کو) جمع کرے گا اور پوچھے گا کیا تم ہی نے ہمارے ان

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾

بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا یہ لوگ خود راہِ راست سے بھٹک گئے تھے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ

(ان کے معبود) عرض کریں گے سبحان اللہ (ہم تو خود تیرے بندے تھے) ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ

دوسروں کو اپنا سرپرست بناتے (پھر اوروں کو کیونکر معبود بناتے) مگر بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے ان کو اور ان کے باپ

اٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا ۢ بُوْرًا ﴿۱۸﴾

دادا اُن کو چین دیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (تیری) یاد بھلا دی اور یہ خود ہلاک ہونے والے لوگ تھے

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ

تب (کافروں سے کہا جائے گا کہ) تم جو کچھ کہہ رہے ہو تمہارے معبودوں نے تمہیں جھٹلا دیا تو اب تم نہ (ہمارے عذاب کے)

صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ

ٹال دینے کی سکت رکھتے ہو نہ کسی سے لڑ سکتے ہو اور (یاد رکھو) تم میں سے جو ظلم کرے گا ہم اس کو

عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

(بڑے سخت) عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ

یقیناً بلاشک کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے

فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ

اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا (ذریعہ) آزمائش بنایا

فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

(مسلمانو) کیا تم اب بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور تمہارا پروردگار (سب کی) دیکھ بھال کر رہا ہے۔

۱۵ جیسے دنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں، کسی کا غریب ہونا کسی کا امیر، کوئی کافر، کوئی مومن امتحان کی غرض سے ہے اسی طرح انبیاء اور خاصانِ خدا کا امتحان امت کا ستانا وہی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے اسی طرح امت کا احکام رسول کو ماننا بھی امتحان ہے ۱۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی اُمید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا

ہمارے پاس کیوں نہیں نازل کئے گئے یا ہم اپنے پروردگار کو (کیوں نہیں) دیکھتے ان لوگوں نے اپنے جی میں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ

اپنے کو (بہت) بڑا سمجھ لیا ہے اور بڑی سرکشی کی ہے جس دن یہ لوگ فرشتوں کو

الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ

دیکھیں گے اُس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی اور (فرشتوں کو دیکھ کر) کہیں گے[1]

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

پوری روک (ہو) اور ان لوگوں نے (دنیا میں) جو جو نیک کام کئے ہیں ہم اُس کی طرف توجہ کریں گے

فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

تو ہم اس کو (گویا) اُڑتی[2] سی ہوائی خاک بنا (کر برباد کر) دیں گے اُس دن جنت والوں کا ٹھکانا

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ

بھی بہتر ہوگا اور آرام گاہ بھی اچھی سے اچھی اور جس دن آسمان بدلی

السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

کے سبب سے پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق جوق) نازل کئے جائیں گے اُس دن

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا

کی سلطنت خاص خدا ہی کے لئے ہوگی اور وہ دن کافروں پر (بڑا) سخت

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى

ہوگا اور جس دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھ (مارے افسوس کے) کاٹنے لگے گا[3]

يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ

اور کہے گا کاش میں رسول کے ساتھ ہو لیتا (دین کا سیدھا) رستہ پکڑ لیتا

سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

اے افسوس کاش میں فلاں شخص کو (اپنا) دوست نہ بناتا بیشک یقیناً اس نے

---

[1] اگر یقولون کی ضمیر سے فرشتے مراد لئے جائیں تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا نے تم پر بہشت کو حرام کیا ہے اور تم محروم ہو۔ حجرا محجورا دشمن کی ملاقات یا بلا کے نازل ہونے کے وقت بولا جاتا ہے ۱۲

[2] جب روشندان ہو کر آفتاب کی شعاع مکان کے اندر آتی ہے اس میں جو چھوٹے چھوٹے ذرے دکھائی دیتے ہیں اُن ہی کا نام ہباء منثورا ہے ۱۲

[3] عقبہ بن ابی معیط جب سفر سے آتا تو اشراف قوم کی دعوت کرتا اور حضرت رسول کی خدمت میں اکثر حاضر رہتا ایک دفعہ حسب دستور دعوت کی اور حضرت کو بھی مدعو کیا آپ گئے اور فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گا اُس نے کلمہ شہادت کہا تو آپ نے نوش کیا یہ خبر ابی بن خلف کو معلوم ہوئی جو عقبہ کا گہرا دوست تھا تو عقبہ کی سخت لے دے کی اور کہا تو نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا عقبہ بولا میں نے محض مہمان کی خاطر سے کہہ دیا ورنہ میں اپنے مذہب پر باقی ہوں ابی نے کہا اگر تو سچا ہے تو اُن کے منہ پر تھوک دے تو جانوں غرض عقبہ کمبخت نے حضرت پر نماز پڑھنے کی حالت میں تھوکا مگر خدا کی شان اُس کا تھوک اسی کے منہ پر پڑا اور شعلہ بن کر اُس کے چہرے کو جلا گیا اور عمر بھر اس کا نشان رہا یعنی اور عقبہ اور ابی دونوں جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے غرض یہ آیتیں الٰہی دونوں روسیاہوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ۱۲-۱۲-۱۲

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ

ہمارے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکا دیا اور شیطان تو آدمی

الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ

کا رسوا کرنے والا ہی ہے اور (اُس وقت) رسول بارگاہ خداوندی میں

یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

عرض کریں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بیکار بنا دیا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ

اور ہم نے (گویا خود) گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں

وَكَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ

اور تمہارا پروردگار ہدایت اور مددگاری کے لئے کافی ہے اور کافر

كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ

کہنے لگے کہ ان کے اوپر (آخر) قرآن کل کا کل (ایک ہی دفعہ) کیوں نہیں نازل کیا گیا

كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾

(ہم نے) اس طرح اسلئے (نازل کیا) تاکہ تمہارے دل کو تسکین دیتے رہیں اور ہم نے اسکو ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا

وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

اور (یہ کفار) چاہے کیسی ہی (انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اسکا) بالکل ٹھیک اور نہایت عمدہ (جواب)

تَفْسِیْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ

بیان کر دیں گے جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے مونہوں کے بل جہنم میں ہنکائے

اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۳۴﴾

جائیں گے وہی لوگ بدترجگہ میں ہوں گے اور سب سے زیادہ راہ راست سے بھٹکنے والے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عطا کی اور ان کے ساتھ اُن کے بھائی

هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ

ہارون کو (ان کا) وزیر بنایا تو ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں کے پاس جو ہماری (قدرت کی)

فریاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرگاہ حضرت

ع ۳ / ۱۴

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ؕ فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾

نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں جاؤ (اور سمجھاؤ جب نہ مانا) تو ہم نے انہیں خوب برباد کر ڈالا

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَ

اور نوح کی قوم کو جب اُن لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈبو دیا اور

جَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ؕ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ

ہم نے ان کو لوگوں (کے عبرت) کی نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ

عذاب تیار کر رکھا ہے اور (اسی طرح) عاد اور ثمود اور نہر [1] والوں

وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

اور اُن کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو (ہم نے ہلاک کر ڈالا) اور ہم نے ہر ایک سے

الْأَمْثَالَ ؕ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا

مثلیں بیان کر دی تھیں اور (خوب سمجھایا مگر نہ مانا) ہم نے سب کو نیست ونابود کر ڈالا اور یہ لوگ (کفار مکہ) اُس

عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ أَفَلَمْ

بستی پر (ہو) آئے ہیں جس پر (پتھروں کی) بُری بارش برسائی گئی تو کیا ان لوگوں نے اس کو

يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾

دیکھا نہ ہوگا مگر (بات یہ ہے کہ) یہ لوگ مرنے کے بعد جی اُٹھنے کی اُمید ہی نہیں رکھتے (پھر کیا ایمان لائیں)

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ؕ أَهَٰذَا

اور (اے رسول) یہ لوگ تمہیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن ہی کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی (حضرت) ہیں

الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا

جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ) اگر ہم بتوں کی پرستش پر ثابت قدم نہ رہتے

عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ

تو اس شخص نے ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں)

يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ

جب یہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست سے کون زیادہ

منزل ۴

[1] رس کے معنی میں اختلاف ہے کوئی کنواں کہتا ہے کوئی گاؤں کوئی نہر کوئی کچھ اسی طرح اصحاب رس میں بھی اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے اور ان کے بارہ شہر ایک نہر کے کنارے جس کا نام رس تھا آباد تھے اور ان شہروں کے وہی نام تھے جو فارسی مہینوں کے ہیں ہر شہر میں ایک صنوبر کا درخت تھا اُس تک اسی نہر کی ایک شاخ دوڑائی تھی اور اس میں کسی کو پانی استعمال نہ کرنے دیتے ہر مہینہ ایک شہر میں جمع ہوتے اور اس درخت پر قربانی چڑھاتے سجدہ کرتے اور سال بھر میں ایک مرتبہ نوروز کے دن سب سے بڑے شہر میں جو دار السلطنت اور اسفندار نام تھا جمع ہوتے صنوبر کا اصل درخت تھا جسے یافث بن نوح نے لگایا تھا اور اسی کے بیج سے ہر شہر میں ایک درخت لگا لیا گیا تھا سب کے سب جمع ہوتے اور خاص طور پر پرستش کرتے آخر ان کے سمجھانے کے واسطے یہودا بن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر آئے اور اُن کی ہدایت کی مگر ان لوگوں نے نہ مانا بلکہ اُن کو اسی نہر کے اندر ایک کنواں کھود کر بند کر دیا اور اوپر سے پتھر رکھ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو خدا کی رحمت میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کو ایک سیاہ ابر نے گھیر لیا اور پھر اس سے ایک بجلی چمکی اور انگارے برسے جس نے انہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا ۱۲



سَبِيلًا ﴿۴۲﴾ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ۖ أَفَأَنْتَ

راستہ بھٹکا ہوا تھا کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس کے

تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿۴۳﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

ذمہ دار ہو سکتے ہو (کہ وہ گمراہ نہ ہو) کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان (کفار) میں اکثر (بات)

يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ

سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو بس بالکل مثل جانوروں کے ہیں بلکہ اُن سے

بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۴۴﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ

بھی زیادہ راہ (راست) سے بھٹکے ہوئے (اے رسول) کیا تم نے اپنے پروردگار کے قدرت کی طرف نظر نہیں کی

مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا

کہ اس نے کیونکر سایہ کو پھیلا دیا [1] اگر وہ چاہتا تو اسے (ایک ہی جگہ) ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا

آفتاب کو (اسکی شناخت کے واسطے) اسکا رہنما بنا دیا پھر ہم نے اسکو تھوڑا تھوڑا کرکے اپنی طرف

يَسِيرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا

کھینچ لیا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے واسطے رات کو پردہ بنایا

وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ

اور نیند کو راحت اور دن کو (کاروبار کے لیے) اٹھ کھڑا ہونے کا وقت بنایا اور وہی تو

الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

وہ (خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لیے (پیش خیمہ بنا کر) بھیجا

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿۴۸﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ

اور ہم ہی نے آسمان سے بہت پاک اور ستھرا پانی برسایا تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے مردہ (ویران)

بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿۴۹﴾

شہر کو زندہ (آباد) کر دیں اور اپنی مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ

اور ہم نے پانی کو اُنکے درمیان (طرح طرح سے) تقسیم کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے

ع ۴ ۱۰ ۲

[1] بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلانے سے عیسیٰ و حضرت رسول کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی و جہالت کا تھا اور آفتاب سے مراد نور اسلام ہے تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدی سے یہ عالم روشن نہ ہوتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا ۱۲-۱۲-

النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ضرور ایک (عذاب خدا سے)

نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ

ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجتے (تو اے رسول) تم کافروں کی اطاعت نہ کرنا اور ان سے قرآن کے (دلائل) سے

جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

خوب لڑو اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے دریاؤں کو آپس میں ملا دیا

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ

(اور باوجودیکہ) یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا (مگر دونوں کو ملایا) اور دونوں کے

بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی ہے (کہ گڈ مڈ نہ ہو) اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے پانی (منی)

مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ

سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان [1] اور سسرال والا بنایا اور (اے رسول) تمہارا

رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

پروردگار ہر چیز پر قادر ہے اور لوگ (کفار مکہ) خدا کو چھوڑ کر اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو انہیں

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى

نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے اور کافر (ابوجہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار کی مخالفت

رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

پر کمر باندھے ہوئے ہے اور (اے رسول) ہم نے تو تم کو بس (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (بروں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ

(لوگوں سے) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہوں مگر تمنا یہ ہے کہ جو چاہے

يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ

پروردگار تک پہونچنے کی راہ پکڑے اور (اے رسول) تم اس (خدا) پر بھروسہ رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی

لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

نہیں مریگا اور اسکی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھو اور اپنے بندوں کے گناہوں کی واقفکاری میں

[1] نسل بھمہ میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسول اور جناب امیر کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول کے چچا زاد بھائی اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہ کے شوہر تھے تو جناب امیر حضرت رسول کے نسب و صہر دونوں ہوئے ۱۲

خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

کافی ہے (وہ خود سمجھ لے گا) جس نے سارے آسمان زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ

دن میں پیدا کیا پھر عرش کے (بنانے) پر آمادہ ہوا اور وہ بڑا مہربان ہے

فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ

تو تم اسکا حال کسی باخبر ہی سے پوچھنا اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن (خدا) کو سجدہ کرو

قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ

تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے کیا ہم جس کے لیے کہتے ہو ہم اسی کا سجدہ کرنے لگیں اور (اس سے) ان کی

نُفُورًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

نفرت اور بڑھ جاتی ہے بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان پر برج بنائے

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي

اور ان برجوں میں (آفتاب کا) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بنایا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے

جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ

رات اور دن (ایک) کو (ایک کا) جانشین بنایا (یہ) اسکے سمجھنے کے لئے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے

أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ

یا شکر گزاری کا ارادہ کرے اور (خدا) رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی

عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُونَ قَالُوا

کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل اُن سے (جہالت) کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں

سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾

کہ سلام لہ (تم سلامت رہو) اور وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے واسطے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ

اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہم سے جہنم کا عذاب پھیرے رہ

إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا

کیونکہ اُس کا عذاب بہت (سخت اور) پائدار ہوگا بیشک وہ بہت برا ٹھکانا اور

مع — عند المتقدمین ۱۲

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا ہوئے

السجدة ۵ ع ۱۶ ۳

سلہ یہ ایسے کمبخت ہیں کہ اللہ کو تو مانتے ہیں اور جب کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو بھاگیں سچ ہے جب کسی کی بربادی کے دن آتے ہیں تو ایسی ہی بے ڈھنگی باتیں سوجھتی ہیں ۱۲

عه ایک بدزبان حضرت زید بن جابر کو برا کہتا ہوا آپ کے سامنے آیا آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر میں اس قابل ہوں تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے یہ سن کر وہ بہت نادم ہوا اور آپ کے دوستوں میں داخل ہوا ۱۲-۱۲-۱۲

خاص بندوں کی صفت

وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ

بُرا مقام ہے اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور

لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ

نہ تنگی[۱] کرتے ہیں اور اُن کا خرچ اس کے درمیان اوسط درجہ کا رہتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کے

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ

ساتھ دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس جان کے مارنے کو خدا نے

الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ

حرام کر دیا ہے اُسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

کرے گا وہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن اُس کے لئے عذاب دونا کر دیا جائے گا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

اور اس میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا مگر (ہاں) جس شخص نے توبہ کی

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ

اور ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے تو (البتہ) ان لوگوں کی برائیوں کو خدا

سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾

نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

اور جس شخص نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کئے تو بیشک اُس نے خدا کی طرف رجوع (دل سے)

مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا

حقیقۃً رجوع کی اور وہ لوگ جو فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جب کسی

مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

بیہودہ کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں[۲] اور وہ لوگ کہ جب اُن کو

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾

پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو بہرے اندھے ہو کر نہیں پڑتے (بلکہ جی لگا کر سنتے ہیں)

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ اسراف ہے اور جو وہ بھی حقوق کو نہ ادا کرے وہ بخیلی ہے اور خدا کے حکم کے مطابق خرچ ہو وہ اعتدال ہے۔

[۲] اسی بنا پر جناب امیر فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو مجھے گالیاں دے رہا ہے تو میں گزر جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اس کا مقصود میں نہ ہوں گا ۱۲



وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

اور وہ لوگ جو (ہم سے) عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں ہماری بی بیوں اور

وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی جزا میں (بہشت کے) بالاخانے عطا کیے جائیں گے اور وہاں انہیں

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ

تعظیم و سلام (کا ہدیہ) پیشکش کیا جائے گا اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ رہنے اور

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

ٹھہرنے کی کیا اچھی جگہ ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اگر تم دعا نہیں کیا کرتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری

لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

کچھ پرواہ نہیں کرتا تم نے تو (اسکے رسول کو) جھٹلایا تو عنقریب ہی (اسکا وبال) تمہارے سر پڑے گا

سورة الشعراء نزلت بمكة الا قوله والشعراء يتبعهم الغاوون الى آخر السورة فالمدنية ثم وهي مائتان وسبع وعشرون آية

سورۂ شعراء مکہ میں نازل ہوا اور اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ

طسم یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (اے رسول) شاید تم (اس فکر میں) اپنی

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ

جان ہلاک کر ڈالو گے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں ہو جاتے اگر ہم چاہیں

نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ

تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی

لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ

گردنیں اسکے سامنے جھک جائیں اور (لوگوں کا قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی

ف ۱ اس سورہ میں قرآن و رسول کی حقیقت، اپنی قدرت حضرت موسیٰ کا پورا قصہ حضرت ابراہیم کا تذکرہ اور ان کی دعائیں جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث حضرت نوح کا ذکر حضرت ہود کا واقعہ حضرت صالح کی حکایت حضرت لوط کا افسانہ حضرت شعیب کی کہانی قرآن کی حقیقت حضرت رسول کی فہمائش تواضع و انکساری کا سبق شعراء کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے ۱۲ -

ع ۱۷ — الربع — ۶ — ۴

الرُّبع

الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ

نئی نصیحت کی بات خدا کی طرف سے آتی ہے تو یہ لوگ اس سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہتے ان

كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦

لوگوں نے جھٹلایا ہے سو عنقریب ہی (انہیں) اس (عذاب) کی حقیقت معلوم ہو جائیگی جس کی یہ ہنسی اڑاتے تھے

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی (غور سے) نہیں دیکھا کہ ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں

زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

کس کثرت سے اگائی ہیں یقیناً اس میں (بھی قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اکثر ایمان لانے والے ہی نہیں اور اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار یقیناً (ہر چیز پر) غالب [1]

ع ٩ / ٥

الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ

(اور) مہربان ہے (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو آواز دی کہ ان ظالم

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ

لوگوں فرعون کی قوم کے پاس جاؤ (و ہدایت کرو) کیا یہ لوگ (اس کے غضب سے) ڈرتے نہیں (موسیٰ نے) عرض کی پروردگار

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ

میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں اور (انکے جھٹلانے سے) میرا دم رک جائے اور

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ

میری زبان (بھی اچھی طرح) نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج (کہ میرا ساتھ دیں) اور (اسکے علاوہ) ان کا

عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ

میرے سر ایک جرم بھی ہے (کہ میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) مجھے یہ لوگ مار ڈالیں (خدا نے) کہا ہرگز نہیں اچھا

فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ

تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (ساری گفتگو) اچھی طرح سنتے ہیں غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو

فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٧

کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے رسول ہیں (اور یہ پیغام لائے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

[1] اگر چاہے تو فوراً سزا کر دے مگر رحیم بھی ہے کہ کفار کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کیے ہوئے ہے اور ابھی سزا نہیں دیتا

حضرت موسیٰ کا قصہ



قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ

(چنانچہ موسیٰ گئے اور کہا) فرعون بولا (موسیٰ) کیا ہم نے تمہیں یہاں رکھ کر بچپنے میں تمہاری پرورش نہیں کی اور تم نے

عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ

عمر کے برسوں ہم میں رہ سہ چکے ہو اور تم اپنا وہ کام (خون قبطی) کر گئے جو کر گئے اور تم

اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ

(بڑے) ناشکرے ہو موسیٰ نے کہا (ہاں) میں نے اسوقت اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں

الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ

تھا پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) میرے پروردگار نے

رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَ تِلْكَ

مجھے نبوت عطا فرمائی اور مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا اور یہ بھی کوئی [۱] احسان

نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

ہے جسے آپ مجھ پر جتا رہے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

فرعون نے پوچھا (اچھا یہ تو بتاؤ) رب العالمین کیا چیز ہے موسیٰ نے کہا سارے آسمان و

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ

زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے (سب کا) مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے (تو کافی ہے) فرعون نے

لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ

ان لوگوں سے جو اس کے ارد گرد (بیٹھے) تھے کہا کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو موسیٰ نے کہا (وہ خدا کہ) تمہارا پروردگار اور تمہارے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ

باپ دادوں کا پروردگار ہے فرعون نے کہا (لوگو) یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہو نہ ہو

لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ

دیوانہ ہے موسیٰ نے کہا (وہ خدا جو) پورب پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا مالک ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

اگر تم سمجھتے ہو (تو یہی کافی ہے) فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو (اپنا) خدا بنایا ہے

[۱] جب فرعون نے حضرت موسیٰ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرا احسان بہ نیت خالص ہوتا تو البتہ احسان اور شکر گزاری کے قابل تھا اور میری پرورش تو تیرے ہی ظلم کا ایک شعبہ تھی کیونکہ نہ تو بنی اسرائیل کو مقید کرتا نہ ہمارے ماں باپ یہاں رہتے اور پھر تو اپنی سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے ناحق قتل اور قطع نسل کا مرتکب ہوتا نہ میں اس طرح صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالا جاتا نہ تیرے یہاں پرورش ہوتی غرض یہ احسان نہیں کہ شکریہ ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے ۔ ۱۲



لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ

تو میں ضرور تمہیں قیدی بناؤں گا موسیٰ نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح و روشن معجزہ

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ

بھی دکھاؤں (تو بھی) فرعون نے کہا (اچھا) تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

ہو تو لا (دکھاؤ) بس (یہ سنتے ہی) موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی پھر تو یکایک وہ

مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

ایک صریحی اژدہا بن گئی اور (جیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے والوں کے واسطے بہت سفید چمکدار

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ

(ہو گیا) فرعون اپنے درباریوں سے جو اس کے گرد (بیٹھے) تھے کہنے لگا کہ یہ تو یقینی بڑا کھلاڑی جادوگر ہے یہ تو چاہتا ہے

يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو تم لوگ کیا حکم لگاتے ہو

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾

درباریوں نے کہا ابھی اسکو اور اسکے بھائی کو (چند) مہلت دیجیے اور تمام شہروں میں جادوگروں کے جمع کرنیکو ہرکارے روانہ کیجیے

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ

کہ وہ لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپ کے سامنے لا حاضر کریں غرض (وقت مقرر ہوا) سب جادوگر ایک مقرر دن کے وعدہ

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

پر جمع کیے گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی کہ تم لوگ اب بھی جمع ہو گے (یا نہیں)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

تاکہ اگر جادوگر لوگ غالب اور ور بر ہیں تو ہم لوگ ان کی پیروی کریں

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا

الغرض جب سب جادوگر آ گئے تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آ گئے

لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَ

تو ہم کو یقیناً کچھ انعام (سرکار سے) ملے گا فرعون نے کہا ہاں (ضرور ملے گا) اور

ع ۲ / ۲۴ / ۶



إِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ

(انعام کیا چیز ہے) تم اس وقت (میرے) مقربین (بارگاہ) سے ہوگے موسیٰ نے جادوگروں سے کہا

أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ

(منتر ومنتر) جو کچھ تمہیں پھینکنا ہو پھینکو اسپر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی

عِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾

چھڑیاں (میدان میں) ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی ضرور غالب رہیں گے

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾

تب موسیٰ نے اپنی چھڑی ڈالی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے) بنائے تھے اسکو وہ نگلنے لگی

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

یہ دیکھتے ہی جادوگر لوگ سجدے میں (موسیٰ کے سامنے) گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ

(جو) موسیٰ وہارون کا پروردگار (ہے) فرعون نے کہا (ہائیں) قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت

آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

دوں تم اسپر ایمان لے آئے بیشک یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم

تو (خیر) ابھی تم لوگوں کو (اسکا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا کہ ہم یقیناً تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے

مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَا

پاؤں کاٹ ڈالیں گے اور تم سب کے سب کو سولی دے دیں گے وہ بولے کچھ پروا

ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن

نہیں ہم کو تو بہرحال اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے ہم چونکہ سب سے پہلے

يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾

ایمان لائے ہیں اسلئے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے گا

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾

اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو لیکر راتوں رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائیگا

لے دنیا میں اس قسم کی سزا کا سب سے پہلے فرعون ہی نے حکم دیا۔ ۲ اس میدان مقابلہ کے بعد حضرت موسیٰ مدتوں مصر میں رہے اور فرعونیوں کی ہدایت کی کوشش کرتے رہے مگر جب ان لوگوں کا عناد و فساد زیادہ ہی ہوتا گیا اس وقت باہر جانے کا حکم ہوا۔

ع ۳ / ۱۸ / ۶



فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حٰشِرِينَ ﴿۵۳﴾ إِنَّ

تب فرعون نے (لشکر جمع کرنے کے خیال سے) تمام شہروں میں (ہرکارے) روانہ کیے (اور کہا) کہ

هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿۵۴﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿۵۵﴾

یہ لوگ (موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل) تھوڑی سی جماعت ہیں اور یہ ہم کو سخت غصہ دلا رہے ہیں

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حٰذِرُونَ ﴿۵۶﴾ فَأَخْرَجْنٰهُم مِّن جَنّٰتٍ وَ

اور ہم سب کے سب باساز و سامان ہیں (تم بھی آ جاؤ کہ سب مل کر تعاقب کریں) غرض ہم نے ان لوگوں کو

عُيُونٍ ﴿۵۷﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ وَأَوْرَثْنٰهَا

(مصر کے) باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ سے (یہاں) نکال باہر کیا اور جو نافرمانی کرے اس طرح سزا ہوگی اور آخر

بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۵۹﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَاءَ

ان چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا غرض (موسیٰ تو) رات ہی کو چلے گئے تھے ان لوگوں نے سورج نکلتے ان کا پیچھا کیا تو جب دونوں

الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوسٰى إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

جماعتیں (اتنی قریب ہوئیں کہ) ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھی (ہراساں ہو کر) کہنے لگے کہ لو اب تو پکڑے گئے موسیٰ نے

كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۶۲﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلٰى

کہا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ خود مجھے کوئی (نکلنے کا) رستہ بتا دے گا تو ہم نے موسیٰ کے پاس

مُوسٰى أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ

وحی بھیجی کہ اپنی چھڑی دریا پر مارو (مارنا تھا کہ) فوراً دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو

كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿۶۳﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ

گویا ہر ٹکڑا ایک بڑا (اونچا) پہاڑ تھا اور ہم نے اسی جگہ دوسرے فریق (فرعون کے ساتھی)

الْاٰخَرِينَ ﴿۶۴﴾ وَأَنجَيْنَا مُوسٰى وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۶۵﴾

کو قریب کر دیا اور موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے ڈوبنے سے بچا لیا

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِينَ ﴿۶۶﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَ

پھر دوسرے فریق (فرعون اور اس کے ساتھیوں) کو ڈبو کر (ہلاک) کر دیا بیشک اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے

مَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۶۷﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور تمہیں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً

بنی اسرائیل کی تعداد باوجودیکہ تین لاکھ تھی اس پر بھی فرعون نے ان کو بہت قلیل سمجھا اور یہ کہا پھر معلوم نہیں اس کا لشکر کتنا تھا جس کو وہ کثیر کہتا تھا ایک روایت میں اس کی تعداد دس لاکھ بتائی گئی

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾

(سب پر) غالب اور مہربان ہے اور (اے محمد) ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ بیان کرو

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ

جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ بولے ہم بتوں

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ

کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی کے مجاور بن جاتے ہیں ابراہیم نے کہا بھلا جب تم لوگ انہیں

إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا

پکارتے ہو تو وہ تمہاری بات سنتے ہیں یا کچھ تمہیں نفع یا نقصان پہونچا سکتے ہیں کہنے لگے

بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ

(کہ یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا ہم کہ

مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾

جن چیزوں کو تم پرستش کرتے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا (کرتے تھے)

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي

یہ سب میرے یقینی دشمن ہیں مگر سارے جہان کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست ہے)

فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾

پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے اور وہ شخص جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے اور مجھے (پانی) پلاتا ہے

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي

اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے اور وہ شخص جو مجھے مار ڈالے گا

ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي

اس کے بعد (پھر) مجھے زندہ کرے گا اور وہ شخص جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن

خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ

میری خطاؤں کو بخشے گا پروردگار مجھے علم و فہم عطا فرما اور مجھے

أَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ

نیکوں کے ساتھ شامل کر اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر

رکوع ۱۷

حضرت ابراہیم کا قصہ

۵۵ سارے زمانہ اور سب کے رب وہی ان ہی وجوہ سے مشرک اور کافر ہیں اگرچہ ان کا زبانی دعوی یہ ہے کہ ہم بتوں کی پرستش نہیں کرتے مگر جن کی یہ صورتیں ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ وہ ان کو خدا سمجھتے ہیں ان کو سنا تے ہیں جگاتے ہیں ان کے سامنے کھانا رکھتے ہیں انھیں طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے اور سجدہ کرتے ہیں اسی طرح پانی درخت آگ سورج وغیرہ کی بھی پرستش کرتے ہیں

حضرت ابراہیم کی دعائیں

فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ

قائم رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے وارثوں میں سے بنا

النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾

اور میرے (منھ بولے) باپ (چچا آزر) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہے

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ

اور جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کچھ کام آئے گا

وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾

اور نہ لڑکے بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے (گناہوں سے) پاک دل لیے ہوئے حاضر ہوگا (وہ فائدہ میں رہیگا)

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ

اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر

لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾

کر دی جائے گی اور ان لوگوں (اہل جہنم) سے پوچھا جائے گا کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم پرستش کرتے تھے (آج)

مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾

وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود ہی آپ باہم مدد کر سکتے ہیں

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور شیطان کا لشکر (غرض سب کے سب) جہنم میں اوندھے منھ

أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ

ڈھکیل دیے جائیں گے اور یہ لوگ جہنم میں باہم جھگڑا کریں گے اور (گمراہ اپنے معبودوں سے) کہیں گے خدا کی قسم

إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ

ہم لوگ تو یقیناً صریحی گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر

الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

سمجھتے رہے اور ہم کو بس (ان) گنہگاروں نے (جو مجھ سے پہلے تھے) گمراہ کیا تو اب تو نہ کوئی (صاحب)

مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ

میری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دلبند دوست ہے تو کاش ہمیں اب دنیا میں

سلہ یہ دعا ایسے ہی دل سے نکلی اور ایسی مقبول ہوئی کہ آج تک اہل کتاب سے ہر شخص آپ کی طرف نسبت کرنے کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علی ہیں کہ جب آپ کی ولایت حضرت ابراہیم کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم نے فرمایا اللھم اجعلہ من ذریتی خدایا اس شخص کو میری اولاد سے قرار دے اور خدا نے یہ دعا قبول فرمائی تو حضرت کی مراد یہ ہوئی اللھم اجعل من ذریتی صادقا ١٢ سلہ قلب سلیم کی تفسیر یوں وارد ہوئی ہے کہ جس دل میں خدا کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے جو دنیا کی محبت سے بچا رہے ١٢ سلہ مگر محمد و آل محمد کی دوستی اسی دن کام آئے گی ١٢



لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۲﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (شوق سے) ایمانداروں سے ہوتے (ابراہیم کے) اس قصے میں بھی

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ وَإِنَّ

یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے اکثر ایمان والے تھے بھی نہیں اور اے رسول تو شک ہی نہیں کہ

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ

تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے (ایسا ہی) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۰۵﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

جھٹلایا کہ جب اُن سے ان کے بھائی نوح نے کہا تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں

تَتَّقُونَ ﴿۱۰۶﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

ڈرتے میں تو تمہارا یقینی امانت دار پیغمبر ہوں تم خدا سے ڈرو

وَأَطِيعُونِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ

اور میری اطاعت کرو اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

اجرت تو بس سارے جہان کے پالنے والے (خدا) پر ہے تو خدا سے ڈرو اور

أَطِيعُونِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿۱۱۱﴾

میری اطاعت کرو وہ لوگ بولے جب کمینے (مزدور وغیرہ) تمہاری پیروی کر لی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۲﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ

نوح نے کہا یہ لوگ جو کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر (اور کیا غرض) ان لوگوں کا حساب تو

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۴﴾

میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی) سمجھ رکھتے اور میں تو ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر تم اپنی حرکت سے

يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ

باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیے جاؤ گے (آخر) نوح نے عرض کی پروردگارا میری قوم

ع ۵ ۳۶ ۹

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ

منزل ۵

قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ

نے یقیناً مجھے جھٹلایا تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر دے اور

نَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَ

مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں اُن کو نجات دے غرض ہم نے نوح اور اُن کے

مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں

بَعْدُ الْبٰقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ

کو غرق کر دیا بیشک اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے

أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب

الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ

بڑا مہربان ہے (اسی طرح قوم) عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی

لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

ہود نے اُن سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانت دار

أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت)

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٢٧﴾

پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری اُجرت تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ اٰيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ

تم کیا ہر اونچی جگہ پر بیکار بیکار یادگاریں (۱) بنانے پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ

کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (رہیں) رہو گے اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو

بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾

سرکشی سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

النصف ع ١٨ ٦ ١٠

(۱) یہ لوگ تھے بڑے قوی اور سنگ تراشی کے اعلیٰ اُستاد جو کہ پہاڑوں کو کاٹ کر قلعے اور مکانات بناتے گویا وہ ہمیشہ دُنیا ہی میں رہیں گے بھلا اس زمانہ کا بھی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اسکی یادگار سنگ اسکا پتھر کا بت بنایا جاتا ہے یا مقبرہ اور روضہ یا کوئی اور چیز بنائی جاتی ہے گویا یہ لوگ کل من علیها فان کے مضبوط کلیہ کو توڑنا چاہتے ہیں ساری دُنیا کے ایک ارشاد کا آج کوئی نام نشان بھی نہیں جانتا لاکھوں روپیہ کی لاگت کے مزار اور گنبد اور مکانات موجود ہیں اور ٹوٹے جاتے ہیں مگر ان کے بنانے والوں کو کوئی نہیں جانتا اہرام مصری کو دیکھو کہ تمام عالم میں رشتی قائم پائی نہیں جاتی اور باوجود اسکے اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے مگر اصل بانی کی بابت کچھ تحقیق نہیں رہی نام اللہ کا باقی خیال ہے اور دُنیا کی ہوس کی تو کوئی انتہا نہیں ١٢-١٢-١٢

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ (١٣٢) اَمَدَّكُمْ

اور اس شخص سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو (اچھا سنو) اس نے تمہاری

بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ (١٣٣) وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (١٣٤) اِنِّيْٓ

چارپایوں اور لڑکوں سے اور باغوں اور چشموں سے مدد کی میں تو یقیناً تم پر ایک

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (١٣٥) قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

بڑے (سخت) روز کے عذاب سے ڈرتا ہوں وہ لوگ کہنے لگے خواہ

اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ (١٣٦) اِنْ

تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو ہمارے واسطے (سب) برابر ہے

هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ (١٣٧) وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (١٣٨)

(ڈرانا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب (وغیرہ اب) نہیں کیا جائیگا

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

غرض ان لوگوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کو ہلاک کر ڈالا بیشک اس واقعہ میں یقینی ایک بڑی عبرت ہے

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (١٣٩) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اور انہیں سے بہتیرے ایمان لانے والے بھی نہ تھے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر)

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (١٤٠) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ (١٤١) اِذْ

غالب (اور) بڑا مہربان ہے (اسی طرح قوم) ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (١٤٢) اِنِّيْ لَكُمْ

کے بھائی صالح نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (١٤٣) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (١٤٤) وَمَآ

تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تو

اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (١٤٥) اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ

پالنے والے (خدا) پر ہے کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ اور چشمے

منزل ٥

ع ١٨ / ١١

حضرت صالح کا قصہ

آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ

اور کھیتیاں اور کھجوریں جنکی کلیاں لطیف و نازک ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے

طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

(ہمیشہ کیلئے) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور (اسی وجہ سے) بڑی مہارت اور تکلف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر

فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ

گھر بناتے ہو تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور زیادتی کرنے والوں

الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا

کا کہنا نہ مانو جو روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں اور (خرابیوں کی)

يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا

اصلاح نہیں کرتے وہ لوگ بولے کہ تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو) تم بھی تو

أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۖ فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾

ہمیں جیسے ہی ایسے آدمی ہو بس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس لا دکھاؤ

قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

صالح نے کہا یہی اونٹنی (معجزہ) ہے ایک باری اسکے پانی پینے کی ہے اور ایک مقرر دن تمہارے پانی پینے

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾

اور اسکو کوئی تکلیف نہ پہونچانا ورنہ ایک بڑے (سخت) زور کا عذاب تمہیں سے ڈالے گا

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ

پھر بھی ان لوگوں نے اسکے پاؤں کی کاٹ ڈالے (اور اسکو مار ڈالا) پھر خود پشیمان ہوئے پھر انہیں عذاب نے

الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

آ پکڑا بیشک اسمیں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانے

مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾

والے بھی نہ تھے اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ

(اسی طرح) لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے ان سے

ع ۸ / ۱۵ / ۱۲

ﮯ سب سے پہلا پیغمبر جو دنیا میں زمین پر جاری ہوا وہ یہی تھا جو حضرت صالح کے واسطے نکلا اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالح کے پانی پینے کی باری مقرر ہوئی تھی ۱۲

ﮯ پاؤں کے پیچھے ایڑی کے قریب جو پیچھے تنے ہوتے ہیں ان کے کاٹ دینے کا نام کونچیں کاٹنا ہے اور اسی کو عربی میں عقر کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور گر پڑتے مر جاتا ہے مگر ہم نے حاصل معنی کا ترجمہ کیا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۳

حضرت صالح علیہ السلام کا قصہ

أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانت دار

أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت)

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾

پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ

کیا تم لوگ (شہوت پرستی کے لیے) سارے جہان کے لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

واسطے جو بیبیاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو (یہ کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ

قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ

حد سے گزر جانے والے آدمی ہو ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آؤ گے

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

تو تم ضرور نکال باہر کر دیے جاؤ گے لوط نے کہا میں یقیناً تمہاری (ناشائستہ) حرکت سے

مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

بیزار ہوں (اور دعا کی) پروردگارا جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے مجھے اور میرے لڑکے بالوں کو نجات دے

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾

تو ہم نے ان کو اور ان کے سب لڑکے بالوں کو نجات دی مگر (لوط کی) بوڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہ گئی (اور ہلاک ہوئی)

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ

پھر ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اور ان پر ہم نے (پتھروں کا) مینھ برسایا

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

تو جن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرایا گیا تھا ان پر کیا بری بارش ہوئی بیشک اس قصہ میں بھی ایک بڑی عبرت ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً سب پر

هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ

غالب (اور) بڑا مہربان ہے اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے (بھی) پیغمبروں کو

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

جھٹلایا جب شعیب لہ نے اُن سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے

اِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ اَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾

میں تو بلاشبہ تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس سارے خدائی کے پالنے والے

رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

(خدا) کے ذمہ ہے (جب کوئی چیز ناپ کر دو تو) پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان

الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾

(کم دینے والے) نہ بنو اور تم (جب تولو تو) ٹھیک ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر) تولو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

اور لوگوں کو اُن کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے

مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ

پھرو اور اُس (خدا) سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی خلقت کو

الْاَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا اِنَّمَا اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَ

پیدا کیا وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو) اور تم تو

مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿١٨٦﴾

ہمارے ہی ایسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا

الصّٰدِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾

گرا دو شعیب نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار خوب جانتا ہے

منزل

ع ١٦ ٩ ١٣

حضرت شعیبؑ کا قصہ

لہ حضرت شعیبؑ ان کے خاندان کے نہ تھے اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپ کو جنگل والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا۔ ہاں آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے والی مدین اخاهم شعیبا ۱۲



فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ

غرض اُن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انہیں سایبان (ابر) کے عذاب نے آ پکڑا اسمیں شک نہیں کہ یہ (بھی)

كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا اسمیں بھی شک نہیں کہ اسمیں (سمجھداروں کیلئے) ایک بڑی عبرت ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

اور آپکے بغیر سے ایمان لانیوالے ہی نہ تھے اور بیشک تمھارا پروردگار یقیناً سب پر

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ

غالب (اور) بڑا مہربان ہی ہے اور (اے رسول) بیشک یہ (قرآن) ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کا اتارا

الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ

ہوا ہے جسے روح الامین (جبرئیل) صاف عربی زبان میں لے کر تمھارے دل پر

لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿١٩٥﴾

نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی (اور پیغمبروں کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً

اور بیشک اس کی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی موجود) ہے کیا اُن کے لیے

أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ

یہ کوئی (کافی) نشانی نہیں ہے کہ اسکو علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں اور اگر ہم اس قرآن کو کسی دوسری زبان

عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا

والے پر نازل کرتے اور وہ ان عربوں کے سامنے اس کو پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر

بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ

ایمان لانے والے نہ تھے اسی طرح ہم نے (گویا خود) اس انکار کو گنہگاروں کے دلوں

الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ

میں راہ دی کہ یہ لوگ جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں گے اس پر

الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾

ایمان نہ لائیں گے کہ وہ ناگہاں اس حالت میں ان پر آ پڑیگا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی (مگر جب عذاب

سایبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا اور اس میں سے آگ نکلی اور اس نے سب کو جلا کر خاک کر دیا ۱۲ منہ

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

یہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپ کے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے حضرت ابن عباس نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودیوں سے پچھوا بھیجا تھا کہ محمد نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ان کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہی ہیں اُن کے اوصاف توریت میں موجود ہیں اور یہی ان کا پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے ۱۲ منہ

فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿۲۰۳﴾ أَفَبِعَذَابِنَا

نازل ہوگا، تو وہ لوگ کہیں گے کہ کیا ہمیں (اس وقت کچھ) مہلت مل سکتی ہے تو کیا یہ لوگ ہمارے

يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۲۰۴﴾ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿۲۰۵﴾

عذاب کی جلدی کر رہے ہیں تو کیا تم نے غور کیا کہ اگر ہم انکو سالہا سال چین کرنے دیں

ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۲۰۶﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ

اسکے بعد جب (عذاب) کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے اُنکے پاس آ پہونچے تو جن چیزوں سے یہ

مَا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا

لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اسکے ہلاک نہیں کیا کہ اُسکے

لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا

سمجھانے کو (پہلے سے) ڈرانے والے (پیغمبر بھیج دیے) تھے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن کو

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا

شیاطین لے کر نہیں نازل ہوئے اور یہ کام نہ تو اُن کے لیے مناسب تھا اور نہ وہ

يَسْتَطِيعُونَ ﴿۲۱۱﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿۲۱۲﴾

کر سکتے تھے بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں تو (اے رسول) تم خدا کے

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿۲۱۳﴾

ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کیے جاؤ گے

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ

اور (اے رسول) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے) [1] ڈراؤ اور جو مومنین

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۱۵﴾ فَإِنْ

تمہارے پیرو ہو گئے ہیں اُن کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تو اضع کرو) پس اگر لوگ تمہاری

عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ

نافرمانی کریں تو تم صاف صاف) کہہ دو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ ہوں اور تم

عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ

اس (خدا) پر جو سب سے (غالب اور) بڑا مہربان ہے بھروسا رکھو کہ جب تم (نماز تہجد میں)

[1] صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شان نزول میں بروایت ابن عباس سے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علی نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے مجھ سے فرمایا خدا کا ایسا حکم ہے مگر چونکہ میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے رنج کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا اس وجہ سے میں ساکت تھا مگر پھر دوبارہ باعتاب حکم آیا ہے اب کوئی چارہ نہیں تو تم کچھ روٹی بکرے کی ایک ران اور تھوڑے سے دودھ کا سامان کر رکھو جب تمام اہل اولاد قریش میں عباس حمزہ ابولہب ابوطالب ایسے چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا اور وہ کھانا اُنکے سامنے رکھا گیا آپ نے پہلے اپنا ہاتھ لگا دیا اسکے بعد ان سے کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہو گئے حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی سے زیادہ کے کھانے کا نہ تھا اب آپ نے چاہا کہ کچھ بات کریں کہ ابولہب مردود نے بات کاٹ کر کہا تمہارے صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے یہ سنتے ہی سب چلے گئے دوسرے دن پھر حضرت نے اسی سامان کا حکم دیا اور کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اے فرزندان عبدالمطلب میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی نیکی لیکر آیا ہوں اور ایسی اچھی خبر لایا ہوں کہ اسکے قبل کوئی تمہارے پاس نہیں لایا اور مجھے خدا نے تمہیں اسکی طرف دعوت کا حکم دیا ہے تو تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے کہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان ہو کسی نے کوئی جواب نہ دیا مگر حضرت علی نے عرض کی میں یا رسول اللہ اسی طرح حضرت نے تین مرتبہ فرمایا اور ہر مرتبہ سوائے حضرت علی کے کسی نے جواب نہ دیا جب آپ نے فرمایا تو ہی میرا وزیر میرا وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے اور یہ حدیث با ختلاف کلمات تفاسیر معتبرہ اور مسند احمد بن حنبل ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہل سنت میں بھی مذکور ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -



تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

کھڑے ہوتے ہو اور سجدے کرنے والوں کی جماعت میں تمہارا (اٹھنا بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا ہے بیشک وہ

الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾

بڑا سننے والا اور واقف کار ہے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ

(وہ سنو) یہ لوگ ہر جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں جو (فرشتوں کی باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں اور کچھ سنتے ہیں

اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

حالانکہ ان میں اکثر تو (بالکل) جھوٹے ہیں اور شاعروں[۵] کی پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں اور یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو

مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کبھی کرتے نہیں مگر (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور (اچھے) اچھے کام کیے

وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

اور کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم کیا جا چکا اس کے بعد انھوں نے بدلہ لیا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

سُوْرَةُ النَّمْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْقَصَصُ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ نمل[۵۳] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترانوے آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

طٰسٓ یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ) ان

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

ایمانداروں کے لیے (از سرتاپا) ہدایت اور (جنت کی) خوشخبری ہے جو نماز کو پابندی سے

---

[۵۱] مشرکین مکہ حضرت محمد پر بھی الزام لگایا کرتے تھے کہ شیطان انکے تابع ہے اور انہیں غیب کی خبریں بتایا کرتا ہے۔ اسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جنکو شیطان تعلیم دیتا ہے وہ تو جھوٹ بیہودہ اور فحش کی باتیں کیا کرتے ہیں اور رسول تو سچ کے سوا بولتا ہی نہیں۔

[۵۲] اس سے مراد وہی شعراء ہیں جو مخرب اخلاق باتیں نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات پھیلاتے ہیں ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا۔ حمد و نعت و مدح ائمہ میں شعر کہنا تو نہایت ممدوح اور موجب ثواب ہے۔

[۵۳] اس سورہ میں قرآن کی حقیقت۔ منکرین کی مع سلف کی مذمت حضرت موسیٰ کا تذکرہ حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ چیونٹی کی کہانی بلقیس کا افسانہ حضرت صالح کا ذکر حضرت لوط کی حکایت خدا کی قدرت قرآن کا آسمانی کتاب ہونا حضرت کی رسالت خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے۔



الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت (قیامت) کا بھی

يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

یقین رکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ

(گویا) ہم نے خود اُن کی کارستانیوں کو (اُن کی نظر میں) اچھا کر دکھایا تو یہ لوگ بھٹکے پھرتے ہیں یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

جن کے لیے (قیامت میں) بڑا عذاب ہے اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ

الْاَخْسَرُوْنَ ⑤ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

نقصان اٹھانے والے ہیں اور (اے رسول) تم کو تو قرآن ایک بڑے واقف کار حکیم کی بارگاہ سے

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ

عطا کیا جاتا ہے (وہ قصہ یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنے (لڑکے بالوں) سے کہا کہ میں نے (اپنی بائیں طرف) آگ

نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ

دیکھی ہے (اگر ذرا ٹھہرو تو) میں وہاں سے کچھ (راہ کی) خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا انگارا لا دوں

لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑦ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ

تاکہ تم تاپو غرض جب موسیٰ اُس آگ کے پاس آئے تو اُن کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ جو

مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اُس کے گرد ہے اور وہ خدا جو سارے جہان کا

الْعٰلَمِيْنَ ⑧ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑨

پالنے والا ہے (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں زبردست حکمت والا ہوں

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ

اور (ہاں) اپنی چھڑی تو (زمین پر) ڈال دو تو جب موسیٰ نے اسکو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ زندہ اژدہا ہے

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ

تو پچھلے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس

الثَّلٰثَةُ ہم

حضرت موسیٰ علیہ السلام

لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ

پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے سله (مطمئن ہو جاتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر

بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾

گناہ کے بعد اسے نیکی (و توبہ) سے بدل دے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں

وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ

(ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ سفید براق ہو کر بے عیب نکل

غَيْرِ سُوْءٍ فِي تِسْعِ آيٰتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ

آئیگا یہ دو معجزے منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو لیکر) فرعون اور اسکی قوم کے پاس (جاؤ)

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فٰسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيٰتُنَا

کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے والے معجزے

مُبْصِرَةً قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا

آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا

وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

یقین تھا مگر پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے انکو نہ مانا (تو اے رسول) دیکھو کہ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ

(آخر) مفسدوں کا انجام کیا ہوا اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو

وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا

علم عطا کیا اور دونوں نے (خوش ہو کر) کہا خدا کا شکر جس نے ہم کو اپنے بہتیرے

عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ

ایماندار بندوں پر فضیلت دی اور (علم حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں)

سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ وَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ

سلیمان داؤد کے وارث سله ہوئے اور کہا لوگو ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی

الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ

بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ

ع ۱ ۱۴ ۱۶

سله انبیا ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہوتا اگر بعض پیغمبروں سے ترک اولیٰ ضرور ہوا ہے جسے گناہ تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے اور توبہ و استغفار نبوت اور عبودیت کی شان ہے جن کے ترجمہ میں سوا انکو سوا منتقل ہے ۱۲

سله حضرت داؤد کے انیس بیٹے تھے ہر ایک ان میں سے تخت سلطنت کا دعویدار تھا آخر جب حضرت داؤد کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سربمہر حضرت داؤد کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے اور حکم یہ تھا کہ جو انکا جواب دے وہی تمہارا جانشین ہوگا غرض تمام اراکین سلطنت و امرا شہر جمع ہو اور سب بیٹوں کو وہ سوالات سنائے گئے اور حضرت سلیمان کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا آخر سب لوگ آپکی فضیلت کے معترف ہوئے اور آپ ہی جانشین و بادشاہ قرار پائے اور دوسرے روز حضرت داؤد نے انتقال فرمایا اور حضرت سلیمان نے سات سو برس چھ مہینہ سلطنت کی ۱۲ ۱۲

الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ

یقینی (خدا کا) صریح فضل و کرم ہے اور سلیمان کے سامنے اُن کے لشکر ۱

مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾

جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تھے تو وہ سب مثل مثل (کر کے) کھڑے کیے جاتے تھے

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا

غرض اس طرح لشکر چلتا یہاں تک کہ جب (ایکدن) چونٹیوں کے میدان میں آ نکلے تو ایک چیونٹی بولی ۲

النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَ

اے چونٹیو اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اُن کا

جُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ

لشکر تمہیں روند ڈالے اور اُنھیں اس کی خبر بھی نہ ہو تو سلیمان اُس کی اس بات سے مسکرا کر

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

ہنس پڑے اور عرض کی پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں (اُنکا) شکریہ ادا کروں اور میں ایسے نیک کام کروں

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

جسے تو پسند فرمائے اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے (اپنے) نیکوکار بندوں میں

الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى

داخل کر اور سلیمان نے پرندوں کے لشکر کی حاضری لی تو کہنے لگے کہ کیا باعث ہے کہ میں ہُدہُد کو

الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ

اُس کی جگہ پر نہیں دیکھتا یا (واقع میں) وہ کہیں غائب ہے (اگر ایسا ہے تو) میں اُسے

عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ

سخت سے سخت سزا دونگا یا (نہیں تو) اسے ذبح کر ڈالونگا یا وہ (اپنی بے گناہی کی) کوئی صاف دلیل

مُبِينٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا

میرے پاس پیش کرے غرض سلیمان نے تھوڑی ہی دیر توقف کیا تھا کہ ہُدہُد آیا تو اس نے عرض کی مجھے وہ بات معلوم

لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ

جو آپ تک حضور کو بھی معلوم نہیں ہے اور میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لے کر آیا ہوں میں نے

وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

ایک عورت کو دیکھا جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اُسے (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے

وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ

اور اُسکا ایک بہت بڑا تخت ہے میں نے خود ملکہ کو اور اُسکی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو

لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے اُن کی کرتوتوں کو (اُن کی نظر میں) اچھا کر

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

دکھایا ہے اور اُن کو راہ راست سے روک رکھا ہے تو وہ نہیں (اتنی سی بات بھی نہیں سوجھتی)

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ

کہ وہ لوگ خدا ہی کا سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو

وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ

ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کر کے کرتے ہو سب جانتا ہے اللہ وہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ

جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا مالک ہے (غرض) سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ

کہ تو نے سچ سچ کہا یا تو جھوٹا ہے (اچھا) ہمارا یہ خط لے کر

هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

جا اور اس کو اُن لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر اُن کے پاس سے ہٹ جانا پھر دیکھتے رہنا

يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ

کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں (غرض ہدہد نے ملکہ کے پاس خط پہونچا دیا) تو ملکہ بولی اے دربار والو

كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

یہ ایک واجب الاحترام خط میرے پاس ڈال دیا گیا ہے یہ سلیمان کی طرف سے ہے یہ (اسکا سرنامہ ہے) بسم اللہ الرحمٰن

السجدة

۱۵ یہ شہر سبا کی شہزادی تھی جس کا نام بلقیس تھا اور یہ شراحیل بن مالک یمن کے بادشاہ کی بیٹی تھیں ۱۲ ۱۶ یہ تخت طول عرض دو ما نچائی میں تیس تیس گز تھا اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا جا بجا قیمتی جواہر جڑے ہوئے تھے اس کے اوپر کے حصہ میں سات خانے تھے جنمیں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے اسکے چاروں پائے یاقوت زمرد پکھراج اور موتی کے تھے ۱۲ ۱۷ اس خط کی شان سے بلقیس نے سمجھا کہ یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اس کی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرند سے تک اس کے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رعب بیٹھ گیا ۱۲

منزل ۵

سلہ اس تحفہ میں پانسو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانسو لونڈیاں مردانہ لباس اور سنہری جڑاؤ زین کے گھوڑوں

الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

الرحیم (اور مضمون) یہ ہے کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے فرمانبردار بن کر حاضر ہو

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ

تب ملکہ (بلقیس) بولی اے میرے دربار کے سردارو تم میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو کیونکہ میرا تو قاعدہ ہے کہ

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا

جبتک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو (مشورہ نہ دو) میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی اُن لوگوں نے عرض کی

قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ

ہم بڑے زورآور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) ہر امر کا آپ کو اختیار ہے

فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا

تو جو آپ حکم دیں خود اچھی طرح (اسکے انجام پر) غور کریں ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ

دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ

جب کسی بستی میں (بزور فتح) داخل ہوتے ہیں تو اسکو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو

اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ

ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کرینگے اور میں انکے پاس (ایلچیوں کی معرفت) تحفہ سلہ

بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ

بھیجکر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں غرض جب بلقیس کا ایلچی (تحفہ لیکر) سلیمان کے

سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ

پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو خدا نے جو مال (دنیا) مجھے عطا کیا ہے وہ

خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

(مال) اس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (میں تو نہیں) بلکہ تمہیں لوگ اپنے تحفہ تحائف سے خوش ہوتے ہو

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا

(پھر تحفہ لانے والے سے کہا) تو ان ہی لوگوں کے پاس جا ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کرینگے جسکا ان کو مقابلہ نہ ہو سکے

وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ

اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار کرکے نکال باہر کرینگے اور وہ رسوا ہونگے (جب بلقیس آگئی تو) سلیمان نے اہل دربار سے

ع ۱۷ ۲ ۱۲

جڑاؤ زین کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں کنیز عطر کی گھوڑے جڑاؤ زین کے ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک و عنبر نا سفتہ موتیوں کے ڈبے تھے یہ سب سامان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کیا اور ہدہد کو پہلے روانہ کر دیا اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیا دار بادشاہ ہیں تو لے لینگے ورنہ واپس کر دینگے اور یہ بھی پہچان لینگے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور نا سفتہ موتیوں میں سوراخ [illegible] کرا دیں گے جو نہ آدمی ہو نہ جن غرض جب ہدہد نے آکر خبر دی تو آپ نے بھی اپنے دربار کو آراستہ کیا اور وہ یوں مرتب ہوا کہ ساتھ کوس کے طولانی میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھیں [illegible] کا جڑاؤ فرش بچھا دریائی گھوڑے مختلف رنگوں کے جڑاؤ زین بچھے ہوئے منگائے گئے جو منذر کے آنے کا دن تھا اس دن بچھ گیا تخت شاہی رکھا گیا اسی پر طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں منذر اعلیٰ [illegible] سب سے آگے تھے دیو [illegible] اسکے بعد دیوؤں پھر درندوں پھر چرندوں کے لشکر صف بستہ کھڑے ہوئے پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا غرض اس سامان سے حضرت سلیمان جلوہ فرما ہوئے جب منذر آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہوا پھر آپ نے سب سوالوں کے جوابات دیئے دیمک سے موتی میں سوراخ کرایا لونڈی غلاموں کو پہچانا اور ہدیہ سب واپس کیے ۱؎ غرض بلقیس نے اطاعت قبول کی اور اپنا قاصد روانہ کیا اور خود بارہ ہزار امیروں اور پورے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی ادھر پہنچنے تخت کو بیت کو مقفل کرنے اور بند کیا اور پہرے نگہبان مقرر کر دیے

يَآيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ

اے میرے دربار کے سردارو تم میں سے کون ایسا ہے کہ قبل اسکے کہ وہ لوگ میرے سامنے فرمانبردار بن کر آویں اس کا

مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ

تخت میرے پاس لے آئے ایک بڑا جن بول اٹھا کہ قبل اس کے کہ حضور (دربار) برخاست کریں

قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ

اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت آپ کے پاس لے آؤں گا اور میں یقیناً اس پر قابو رکھتا ہوں (اور)

اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا

دیانتدار ہوں (ابھی سلیمان کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص[1] (آصف بن برخیا) جس کے پاس کتاب (خدا) کا علم تھا

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ

بولا کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے تخت کو آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں (چنانچہ) اسی دم آ گیا تو جب سلیمان نے اسے

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْ

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اس کا

ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور

مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا

جو شخص ناشکری کرتا ہے تو (یاد رکھے) میرا پروردگار بے نیاز ہے اور سخی ہے اس کے بعد سلیمان نے کہا اس کے تخت میں

عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

(اس کی عقل کے امتحان کے لیے) تغیر تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ

سمجھ نہیں رکھتے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر جب بلقیس (سلیمان کے) پاس آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا تخت بھی ایسا ہی

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

وہ بولی گویا یہ وہی ہے (پھر کہنے لگی کہ) ہم کو تو اس سے پہلے ہی (آپ کی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو آپ کے

مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ

فرمانبردار تھے ہی اور خدا کے سوا جس کی وہ پرستش کرتی تھی سلیمان نے اس سے اس کو روک دیا

[1] یہ حضرت سلیمان کے بھانجے نیز خلیفہ اور ... آصف بن برخیا تھے انہیں حضرت سلیمان نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اسی کی بدولت طرفۃ العین میں سینکڑوں کوس سے تخت انہیں نے منگوا دیا

[2] یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان سکتی تو سمجھا جائے گا کہ عقل رکھتی ہے جس سے اس کے رہ براہ ہونے کی امید کی جا سکتی ہے ۱۲-۱۲-۱۲

إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي

کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی (اور آفتاب کو پوجتی تھی) پھر اس سے کہا گیا کہ آپ اب محل میں

الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن

چلیے تو جب اس نے محل (میں شیشے کے فرش) کو دیکھا تو اسکو گہرا پانی سمجھی اور گزر جانے کیلئے ہر دو

سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ

پائنچے اٹھا کے اپنی دونوں پنڈلیاں کھولدیں سلیمان نے کہا (تم ڈرو نہیں) یہ (پانی نہیں ہے) محل ہے جو شیشوں سے

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ

منڈھا ہوا ہے (اسوقت بلقیس چونکی) اور عرض کی پروردگار (اپنی آفتاب کو پوجکر) یقیناً میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اب میں سلیمان کے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

ساتھ سارے جہان کے پالنے والے خدا پر ایمان لاتی ہوں ۱۲ اور ہم ہی نے قوم ثمود کے پاس انکے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ

کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو تو وہ صالح کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے لگے صالح نے

يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا

کہا اے میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو تم لوگ

تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ

خدا کی بارگاہ میں توبہ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے وہ لوگ بولے ہم نے تو

وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ

تمہیں اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا صالح نے کہا تمہاری بدقسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ

تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ

کی آزمائش کی جا رہی ہے اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور

فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ

اصلاح (کی فکر) نہ کرتے تھے ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم لوگ

وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ

صالح اور اسکے لڑکے بالوں پر شب خون کریں پھر اسکے ولی وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم لوگ اسکے گھر والوں کے ہلاک ہونے کے

منزل ۵

ع ۳ ۱۳ ۱۸

له چونکہ لوگوں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ کہہ رکھا تھا کہ اس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں اور پنڈلیاں بھی بالوں دار ہیں اس وجہ سے آپ نے نہایت عاقلانہ تدبیر کی تا کہ اس کی پنڈلیوں کو دیکھا جائے اور ایک محل بنایا اور اسکا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروا دیا اور اس میں مچھلیاں چھوڑ دیں اور اس پر ہو کر چلنے کا حکم دیا وہ سمجھی کہ پانی ہے اور پائنچے اٹھا لئے اور آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورہ سے حمام بنا اور بہرحال اور چونے سے نورہ کی ایجاد ہوئی ۱۲ سه اس کے بعد حضرت سلیمان نے ان سے نکاح کیا اور ان کو ان کے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور ہر مہینہ میں تشریف بھی جایا کرتے تھے اور ان سے کئی اولاد بھی پیدا ہوئیں ۱۲



وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ

موجود ہی نہ تھے اور ہم تو یقیناً سچے ہیں اور اُن لوگوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور (ہماری تدبیر کی)

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا

اُنکو خبر بھی نہ ہوئی تو (اے رسول) تم دیکھو اُن کی تدبیر کا کیا (بُرا) انجام ہوا کہ ہم نے اُنکو اور اُن کی

دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا

ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا یہ بس اُن کے گھر ہیں کہ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں

ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ

اسمیں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان

آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ

لائے تھے اور پرہیزگار تھے بچا لیا اور (اے رسول) لوط کو (یاد کرو) جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم

الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

دیکھے بھالے کر (بوجھ سمجھ کر) ایسی بے حیائی کرتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے

شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾

مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے) بلکہ تم لوگ بڑی جاہل قوم ہو

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ

تو لوط کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لوگ بول اُٹھے کہ لوط کے خاندان کو اپنی

مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ

بستی (سدوم) سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں غرض ہم نے لوط کو اور اُنکے

وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَ

خاندان کو بچا لیا مگر اُنکی بی بی کہ ہم نے اُسکی تقدیر میں پیچھے رہ جانے والوں میں لکھ دیا تھا اور (پھر تو)

أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہم نے اُن لوگوں پر مینھ برسایا تو جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے اُن پر بُرا مینھ برسا (اے رسول) تم کہدو کہ

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى ۗ آللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

خدا کا شکر اور اُسکے برگزیدہ بندوں پر سلام بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیزیں جسے یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں

۵۱ حضرت صالح پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب و روز وہیں عبادت میں لگے رہتے اور ان فسادیوں نے باہم مشورہ کیا کہ آپ صالح کے بعد عذاب میں تین روز باقی ہیں آؤ اس بلا کے نازل ہونے کے پہلے ہم لوگ [illegible] کا [illegible] کردیں ہلاک کرنے گھات میں جا بیٹھے خدا کی فرمان فرشتوں نے سب کے سر [illegible] پتھر [illegible] سب کے سب وہیں مر گئے

ع ۴ ۱۴ ۱۹

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ

بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ

آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ و خوشنما باغ

بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَإِلٰهٌ

اگائے۔ تمہارے تو یہ بس کی بات نہ تھی کہ تم اُن کے درختوں کو اُگا سکتے تو کیا خدا کیساتھ

مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ أَمَّنْ جَعَلَ

کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ خود (اپنے جی سے گڑھ کر بتوں کو) اسکے برابر بناتے ہیں بھلا وہ کون ہے

الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا

جس نے زمین کو (لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اسکے درمیان جابجا نہریں دوڑائیں اور اُس

رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَإِلٰهٌ

(کی مضبوطی) کیواسطے پہاڑ بنائے اور (کھاری اور میٹھے) دو دریاؤں کے درمیان حدِ فاصل بنایا تو کیا خدا کیساتھ

مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ أَمَّنْ يُّجِيْبُ

کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ اُن میں کے اکثر (کچھ) جانتے ہی نہیں بھلا وہ کون ہے کہ

الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

جب مضطر اُسے پکارے تو دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو

خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا

زمین میں (اپنا) نائب[1] بناتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) اسپر بھی تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ

لوگ بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو بھلا وہ کون ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں

وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ

میں راہ دکھاتا ہے اور کون اس کی باران رحمت کے آگے آگے (بارش کی) خوشخبری لیکر ہوائیں

رَحْمَتِهٖ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ

کو بھیجتا ہے۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جن چیزوں کو خدا کا شریک

[1] ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخر الزمان کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر و بیچارہ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھینگے اور خدا کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا جواب دے گا اور انکی پریشانی کو دور کرے گا اور زمین میں انکو اپنا نائب قرار دے گا اور خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں ... کے لئے جاویں تو معنی یہ ہیں ... جائیں گے اور تم لوگوں کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا ومترجم



عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾ أَمَّن يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

ٹھہراتے ہیں۔ خدا اس سے بالاتر ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ

وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ ءَإِلَٰهٌ

(مرنے کے بعد) پیدا کریگا اور وہ کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور

مَّعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ

معبود بھی ہے (ہرگز نہیں اے رسول) تم (ان مشرکین سے) کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل

صَادِقِينَ ﴿٦٤﴾ قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَ

پیش کرو (اے رسول ان سے) کہدو کہ جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں ان میں سے کوئی بھی

الْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

غیب کی بات خدا کے سوا نہیں جانتا اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ قبر سے دوبارہ کب

يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ

زندہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے بلکہ (اصل یہ ہے کہ) آخرت کے بارے میں انکے علم کا خاتمہ ہو گیا ہے بلکہ

هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ

ع ۵ ۸ ۱

اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں بلکہ (سچ یہ ہے کہ) اس سے یہ لوگ اندھے بنے ہوئے ہیں اور کفار

الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾

کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑ گل کر) مٹی ہو جائینگے تو کیا ہم پھر نکالے جائینگے اسکا تو

لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا

پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے وعدہ کیا گیا تھا (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت)

إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ

یہ تو صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول) لوگوں سے کہدو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ

دیکھو تو کہ گنہگاروں کا انجام کیا ہوا اور (اے رسول) تم ان کے حال پر کچھ افسوس

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

نہ کرو اور جو چالیں یہ لوگ (تمہارے خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگدل نہ ہو

یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتی کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امور غیب کا علم نہیں مگر انبیا اور ان کے اوصیا کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرماتا ہے ان باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے سے بعض کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور اسکے موید انبیا اوصیا اور انکے مخصوصین کے سیکڑوں واقعات گزر چکے ہیں - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

بعض مفسرین نے دریں کو ھل استفہامیہ منفیہ کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یوں کئے جائینگے قیامت کے بارے میں ان کا علم کامل نہیں ہوا ہے۔ واللہ اعلم - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲



وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

اور یہ (کفار مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ

کب پورا ہوگا (اے رسول) تم کہدو کہ جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو کیا عجب ہے

لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

اس میں سے کچھ قریب آگیا ہو اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تمھارا پروردگار

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر بہتیرے لوگ (اس کا)

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

شکر نہیں کرتے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو باتیں ان کے دلوں میں پوشیدہ ہیں

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ

اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمھارا پروردگار یقینی جانتا ہے اور آسمان و زمین

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾

میں کوئی ایسی بات پوشیدہ نہیں۔ جو واضح و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود نہ ہو

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ

اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ

اختلاف کرتے ہیں ظاہر کردیتا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمانداروں کے

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ

واسطے از سر تا پا ہدایت و رحمت ہے (اے رسول) بے شک تمھارا پروردگار

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾

اپنے حکم سے ان کے آپس (کے جھگڑوں) کا فیصلہ کردیگا اور وہ (سب پر) غالب (اور) واقف کار

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

ہے تو (اے رسول) تم خدا پر بھروسا رکھو۔ بیشک تم یقینی صریحی حق پر ہو

ف۱ جیسے قیامت کا جسمانی یا روحانی ہونا بہشت و دوزخ کے صفات حضرت عزیر و عیسیٰ وغیرہ کے قصے وغیرہ۔ ۱۲

ف۲ اردو محاورات میں کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک دو لفظ میں بہت دشوار ہے یہاں نے اگرچہ واضح و روشن اسکا ترجمہ کیا ہے مگر اسکا دوسرا مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنی موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی کتاب حالانکہ کتاب مبین سے وہ کتاب مراد ہے جسمیں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت تفصیل و تشریح و بسط سے لکھے ہوئے ہوں اور اسی سے لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی یا لوح جس میں تمام واقعات مندرج ہیں اور محفوظ اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی تصرف نہیں کرسکتا۔ ۱۲ - ۱۲

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

بے شک نہ تو تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا

الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِي

سکتے ہو (خاصکر) جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو انکی گمراہی سے

الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن

راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر

يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَإِذَا وَقَعَ

ایمان رکھتے ہیں۔ پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں اور جب انلوگوں پر (قیامت کا)

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کرینگے جو ان سے

تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ ع

باتیں کریگا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے اور (اس دن کو یاد کرو)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ

جس دن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ کرکے) جمع کرینگے

بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ

پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کرینگے یہاں تک کہ جب وہ سب (خدا کے سامنے) آئینگے اور خدا ان سے پوچھیگا

أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا

کیا تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلایا یا بھلا تم کیا

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا

کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ لوگ ظلم کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہو گیا

فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ﴿٨٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ

پھر یہ لوگ کچھ بول بھی نہ سکیں گے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اسلئے بنایا کہ

لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن (تاکہ دیکھیں بھالیں) بیشک اس میں ایمان لانے

ف ۱ یہاں مُردوں بہروں اندھوں سے کفار مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح مُردے باتیں سننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسیطرح یہ کفار بھی حق بات نہیں سنتے اور جسطرح اندھے دیکھ نہیں سکتے اسیطرح ان کفار کو راہ حق دکھائی نہیں دیتی ۱۲

ف ۲ اسی مطلب کی آیت اسکے قبل گزر چکی ہے کی پوری بحث صفحہ ۳۳۶ میں گزر چکی ہے۔ علامہ دابۃ الارض سے مراد بعض کے نزدیک حضرت علی ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی ۱۲

ف ۳ اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جسکا ذکر احادیث میں کھلا ہوا ہے کہ امام آخر الزماں کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے پکے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کریگا تاکہ وہ لوگ ثواب عذاب اخروی کے علاوہ اپنی کارگزاریوں کا ثمرہ دنیا میں بھی دیکھ لیں ورنہ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ خدا ہر امت سے ایک گروہ کو زندہ کریگا اور یہ قیامت میں نہ ہوگی کیونکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ کئے جائینگے چنانچہ خدا دوسری جگہ قیامت کے بارہ میں فرماتا ہے حشرناهم فلم نغادر منهم احدا ... [illegible]



لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور (اُسدن کو یاد کرو) جسدن صور

الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ آسمانوں میں ہیں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں (غرض سب کے سب)

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

دہل جائینگے، مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ البتہ مطمئن رہیگا) اور سب لوگ اسکی بارگاہ میں فروتنی سے حاضر ہونگے

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ

اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو حالانکہ یہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح

مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

اُڑے اُڑے پھرینگے (یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ہے

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

بیشک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے جو شخص نیک کام کریگا اسکے لئے

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ

اس کی جزا اس سے کہیں بہتر ہے اور یہ لوگ اُس دن خوف و خطر سے محفوظ

اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ

رہیں گے اور جو لوگ بُرا کام کریں گے وہ منہ کے بھل جہنم میں جھونک دیے

فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾

جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا کہ) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بس اسی کی سزا تمہیں دی جائیگی

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ

(اے رسول ان سے کہدو کہ) مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ

جس نے اُسے عزت حرمت دی ہے اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ

(اسکے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں پھر

ف اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کرو گے کہ جمے ہوئے ہیں مگر وہ حقیقۃً بادلوں کی طرح اڑتے ہونگے اس میں [illegible] یہ ہوتا ہے کہ وقت واحد میں اتنی بڑی چیز اڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیونکر ممکن ہے اس کا جواب فلاسفروں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب بڑی لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اسکے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا ہوتا ہے چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا۔ ١٢-١٢



فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

جو شخص راہ پر آ گیا تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ پر آیا

مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

اور جو گمراہ ہوا تو کہدو کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ

اور تم کہدو کہ الحمد للہ وہ عنقریب تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاویگا تو تم انھیں پہچان

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ الْاٰيَةَ فَبِالْجُحْفَةِ اِلَّا الَّذِيْنَ

سورۂ قصص مکہ میں نازل ہوا مگر ان الذی فرض الآیۃ اور الا الذین اتینھم

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اِلٰى لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

جحفہ میں اور اس میں اٹھاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا

طسم (اے رسول) یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (جنمیں) ہم تمہارے سامنے موسیٰ اور

عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ

فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي

بیان کرتے ہیں بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا

الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

تھا اور اسنے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ

عاجز کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا تھا اور انکی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا

ع ۱۱ — ۱۳

حاشیہ:

ف دنیا میں بدر کا معرکہ اور فتح مکہ آخرت میں دوزخ کا جلنا ۱۲ ف

ف اس سورہ میں خدا نے حضرت موسیٰ و فرعون کا مفصل قصہ حضرت رسول کی نبوت کے دلائل ایمانداروں کا قصہ اصول کی مدح مغفرت رسول کی فرمائش کر کی مدح، اگلوں کے عبرتناک ذکر، خدا بغیر ہدایت کے عذاب نہیں کرتا، آخرت کی فضیلت، قیامت کا ذکر، خدا جسے چاہے منتخب کرتا ہے خدا کی قدرت، قارون کا قصہ اور اسکے نتائج، حضرت رسول کی نبوت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٤﴾ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ

بیشک وہ بھی مفسدوں میں تھا - اور ہم تو یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ رہے زمین میں کمزور

عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ

کردیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو لوگوں کا پیشوا بنائیں

أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ

اور ان ہی کو اس سرزمین کا مالک بنائیں اور ان ہی کو رہنے زمین پر پوری قدرت

فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

عطا کریں اور فرعون، اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکر وں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیز دکھائیں

مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ

جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اُس کو

مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ

دودھ پلا لو - پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر)

فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا

دریا میں ڈال دو اور اس سے تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو

رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾

ہم اسکو پھر تمہارے پاس پہونچا دیں گے اور اسکو (اپنا) رسول بنا دینگے (غرض موسیٰ کی ماں نے دریا میں ڈالدیا)

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَ

وہ صندوق بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس آلگا تو فرعون کے لوگوں نے اسکو اٹھا لیا تاکہ (ایک دن یہی) انکا دشمن

حَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا

اور اُن کے رنج کا باعث بنے اسمیں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر

خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ

غلطی پر تھے اور جب (موسیٰ محل میں لائے گئے تو) فرعون کی بی بی (آسیہ) اپنے شوہر سے بولی کہ یہ میری اور تمہاری

لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ

(دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ اسکو قتل نہ کرو کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہونچائے

ــله چونکہ نجومیوں نے یہ کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو آپ کو تیری حکومت سے معزول کردے گا اور تیری سلطنت کو تباہ کریگا - فرعون نے اس کی روک کی اور ہزاروں بچے ذبح کردیئے گئے مگر خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوکر رہا اور اسکی سلطنت حضرت موسیٰ کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور ضرور ہوئی ۱۲ -

ــله حضرت موسیٰ کی ماں کو ایک تو خوف ان کے رونے کا تھا کہ مبادا کوئی آواز سن لے دوسرا خوف ان کے ڈوب جانے کا تھا غرض اس الہام کے بعد مادر موسیٰ نے حزقیل بن صبور سے جو فرعون کا چچا زاد بھائی اور نجاری کا کام کرتا تھا - پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کردی حزقیل نے مکان پر نشان دے کر فرعون کے نوکروں کو خبر دینی چاہی خدا کی شان اس کی زبان گونگی ہوگئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں آخر یہ نکالدیا گیا جب دکان پر آیا تو زبان کھل گئی اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان بھی بند ہوگئی اور اندھا بھی ہوگیا آخر پھر وہ پیٹ مارکر نکالا گیا - تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اب کی اچھا ہو جاؤں تو اسپر ایمان لاؤں غرض وہ اچھا ہوگیا وہ سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا اور واپس آکر مادر موسیٰ سے اپنا قصہ بیان کیا ان ہی کا نام مومن آل فرعون ہے - ۳ - ۱۲ - ۱۲



نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ

یا ہم اُسے بالک ہی بنالیں اور انہیں (انکے ہاتھ سے بربادی ہونیکی) خبر نہ تھی (ادھر تو یہ ہو رہا تھا)

فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي

اور (اُدھر) موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بےچین ہو گیا کہ اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا

بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ

کہ موسیٰ کا حال ظاہر کر دیتی (اور ہم نے اسلئے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ

رکھے اور موسیٰ کی ماں نے (دریا میں ڈالتے وقت) اُنکی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اسکے پیچھے پیچھے (الگ) چلی جاؤ تو وہ موسیٰ کو

بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا

دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو اسکی خبر بھی نہ ہوئی اور ہمنے موسیٰ سے پہلے ہی سے اور دائیوں کے دودھ

عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ

کو حرام کر دیا تھا (کسی کی چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰ کی بہن بولی بھلا میں تمھیں ایک گھرانے کا پتہ

عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ

بتاؤں کہ وہ تمہاری خاطر سے اس بچے کی پرورش کرینگے اور وہ یقینی اس کے خیر خواہ ہونگے

نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا

غرض[1] (اس ترکیب سے) ہمنے موسیٰ کو اسکی ماں تک پھر پہونچا دیا تاکہ اسکی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے

وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ

اور رنج نہ کرے اور تاکہ سمجھ سکے کہ خدا کا وعدہ بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں سے

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ

ع ۱۳

اکثر نہیں جانتے ہیں اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہونچے اور (ہاتھ پاؤں نکال کے)

اسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

درست ہو گئے تو ہمنے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ

یوں جزائے خیر دیتے ہیں اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ

---

[1] جب حضرت موسیٰ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو یہ فرعون کی گود میں تھے اور کسی دائی کا نہ دودھ پیتے تھے جب بھوکے ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے مگر جب ماں نے گود میں لینا چاہا تو اُن کی بو سونگھ کر لپکے اور دودھ پینا چاہا فرعون نے پوچھا کہ کون ہے اس بچہ نے تیری طرف کیوں رغبت کی وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ تو پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے اور اسی وجہ سے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے غرض فرعون نے اُن کی تنخواہ مقرر کر دی اور کہا تم اسے اپنے گھر لیجاؤ اور ہر ہفتے لے آیا کرنا - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

مِنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۤ

(نیندکی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس میں لڑے مرتے ہیں

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ

یہ (ایک تو) انکی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ (دوسرا) انکے دشمن کی قوم (قبطی) کا ہے تو جو

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ

شخص انکی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو انکے دشمنوں میں تھا (غلبہ حاصل کرنیکے لئے) موسیٰ سے مدد مانگی

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۤ قَالَ هٰذَا مِنْ

یہ سنتے ہی موسیٰ نے اُسے ایک ہی گھونسا مارا تھا کہ اسکا کام تمام ہو گیا پھر (خیال کر کے) کہنے لگے یہ

عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ⑮

شیطان کا کام تھا اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے پھر بارگاہ خدا میں

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ

عرض کی پروردگارا بیشک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا کہ اس شہر میں آیا) تو مجھے (دشمنوں سے) پوشیدہ رکھ غرض خدا نے انہیں پوشیدہ رکھا

لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑯ قَالَ رَبِّ بِمَآ

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا مہربان ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگارا چونکہ تو نے

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ⑰

مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی کبھی آیندہ گنہگاروں کا ہرگز مددگار نہ بنوں گا

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي

غرض (رات تو جوں توں گذری) صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسیٰ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی

اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ

شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی ان سے (پھر) فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا

مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ⑱ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ

بیشک تو یقینی کھلم کھلا گمراہ ہے۔ غرض جب موسیٰ نے چاہا کہ اس شخص پر جو

اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ

دونوں کا دشمن تھا (چھڑانے کے لئے) ہاتھ بڑھائیں تو قبطی کہنے

الربع

سے مغفرت سے مراد ظاہری معنی بخشنے کے ہیں مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنی بھی ہیں اور یہاں یہی مراد ہے کہ حضرت موسیٰ کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے بخشنے کی ضرورت ہو کیونکہ ایک گھونسے سے آدمی مرا نہیں کرتا اور نہ اس قصد سے مارا تھا بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے تھا اور اس کا مرجانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں پھر حضرت موسیٰ کا اپنی ذات پر ظلم کی نسبت دینا اس قتل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ قتل ہوا اور اس کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہو گئے اور جان کے خواہاں ہیں تو گویا اس شہر میں آنا ان لوگوں کا دشمن بنانا بھی اپنے اوپر ظلم ہوا ۱۲-۱۲-۱۲

يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا

اے موسیٰ جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو

بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي

تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ روئے زمین میں سرکش بن کر رہو

الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

اور مصلح (قوم) بن کر رہنا نہیں چاہتے [1]

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ

اور ایک شخص شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور (موسیٰ سے) کہنے لگا

يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ

موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں

فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا

تو تم (شہر سے) نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔ موسیٰ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے

خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

ڈرتے ڈرتے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

سے نجات دے اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے

عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَ

امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ بتائے اور جب

لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ

مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے (اور اپنے چارپایوں کو) پانی

النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۠ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو)

تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ

روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے۔ وہ بولیں کہ جب تک

ع ٨ / ٥

[1] یہ سنکر حضرت موسیٰ نے ہاتھ کھینچا۔ اس شخص نے جو سرکاری آدمی تھا یقین ہو گیا کہ انہوں ہی نے کل بھی مارا تھا اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچا دی اور یہ باتیں کہ موسیٰ کو مار ڈالنا چاہیے یہ واقعہ مومن آل فرعون مرد نیک کو معلوم ہوا اور حضرت موسیٰ کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بیان کر دیا۔

حضرت موسیٰ کا مدین پہنچنا

حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى

(اپنے جانوروں کو) جب تک چرواہے پانی پلا کر چلے نہ جائیں ہم نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں تب موسیٰ نے

لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ

ان (لڑکیوں) کیلئے پانی کھینچ کر پلا دیا پھر سایہ میں ہٹ کر جا بیٹھے تو چونکہ بہت بھوک تھی عرض کی کہ

اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا

اس وقت جو نعمت تو میرے پاس بھیج دے میں اسکا سخت حاجتمند ہوں اتنے میں ان ہی دو میں سے ایک عورت

تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ

شرمیلی چال سے آئی (اور موسیٰ سے کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ

لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ

تم نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا ہے تمہیں اس کی مزدوری دیں۔ غرض جب موسیٰ انکے پاس آئے اور

عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ قف نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ

ان سے اپنے قصے بیان کئے تو انہوں نے کہا اب کچھ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالم لوگوں کے ہاتھ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز

سے نجات پالی ہے (اسی اثنا میں) ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے

اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾

کیونکہ آپ جسکو بھی نوکر رکھیں سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں

قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ

تب شعیب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کیساتھ تمہارا اس مہر پر

هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ج فَاِنْ

نکاح کر دوں کہ تم آٹھ برس تک میری نوکری کرو اور اگر تم دس برس

اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ج وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ

پورے کر دو تو تمہارا احسان ہے اور میں تم پر محنت شاقہ بھی ڈالنا نہیں

اَشُقَّ عَلَيْكَ ط سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

چاہتا اور تم مجھے انشاء اللہ نیکوکار آدمی

ف۱ انکا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد صورت نہیں ہے، ایک باپ ہیں سو وہ بڈھے اس ضرورت سے ہم کو خود کرنا پڑتا ہے کہ پانی پلانا ناگزیر ہے۔

ف۲ بیکسی کی حالت زار پر رحم کھانا اور باوجود سخت احتیاج و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسہ رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی طبیعت ہی ایک خاص بندہ ہونے اور پیغمبری کے واسطے مخلوق ہوئی تھی کیونکہ اس وقت فاقہ کرتے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کھاتے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے اور کھال بھی اسقدر پتلی ہو گئی تھی کہ اوپر سے پتوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے باوجود اس کے کسی سے کچھ نہ مانگنا علو ہمت و غیرت اور تائید غیبی نہیں تو کیا ہے؟

ف۳ کیونکہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا

جب حضرت شعیب نے کھانا طلب کیا تو حضرت موسیٰ نے انکار کیا اور کہا کہ میں آخرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتا میں نے آپ کی مومنیوں کو محض خدا کی خوشنودی کیواسطے پانی پلایا ہے میں کچھ اجرت لینا نہیں چاہتا حضرت شعیب نے فرمایا میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں اجرت کا خیال نہیں تب حضرت موسیٰ نے کھانا کھایا ۱۲ منہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ

(پاؤ گے) موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ) ہے دونوں مدتوں میں سے میں جو

قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

بھی پوری کر دوں (مجھے اختیار ہے) پھر مجھ پر جبر اور زیادتی (دینے کا آپ کو حق) نہیں اور ہم آپ جو کچھ کر رہے ہیں

وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ

(اس کا) خدا گواہ ہے غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہو گیا اور رہنے لگے پھر جب موسیٰ نے اپنی (مدت) پوری کی

اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

[illegible]

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ

میں یقیناً آگ دیکھی ہے (میں وہاں) جاتا ہوں کیا عجب ہے میں وہاں سے (رستہ کی) کچھ خبر لاؤں یا آگ

مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ

کی کوئی چنگاری (لیتا آؤں) تاکہ تم آگ تاپو غرض جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو میدان

مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ

کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انھیں آواز آئی کہ اے

مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ

موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہوں

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

اور یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دو پھر جب (ڈال دیا تو) دیکھا کہ وہ

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ

اس طرح بل کھا رہی ہے گویا کہ وہ (زندہ) اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کے بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا

يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

(تو ہم نے فرمایا) اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں تم ہر طرح امن و امان میں ہو

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ

(اچھا اور لو) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا

حضرت موسیٰ نے کہا جب آپ نے حضرت شعیب ... آپ نے حضرت ... متعلق کی ہے تو ... چھڑی بھی دیجئے کہ ... ان کے ہٹانے میں موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے۔ حضرت شعیب نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ اور فلاں عصا اٹھا لاؤ وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں آپ نے فرمایا یہ نہیں دوسرا وہ پھر گئیں اور وہی لے آئیں اور واپسی کا حکم ہوا حتی کہ جب کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو بر نہیں میں کیا کروں دوسرا عصا لانا چاہتی ہوں مگر یہی میرے ہاتھ میں آجاتا ہے اور دوسرا غائب ہو جاتا ہے تب آپ نے فرمایا اچھا یہی دیدو موسیٰ ہی اس کے مستحق ہیں، یہ وہی عصا تھا جو حضرت آدم بہشت سے اپنے ساتھ لائے اور بسلسلہ وراثت حضرت شعیب تک پہونچا تھا۔

منزل ۵

غَيْرِ سُوْٓءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

اور خوف کی وجہ سے اپنے بازو اپنی طرف سمیٹ لیا کرو[۱] (تاکہ خوف جاتا رہے) غرض

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

یہ دونوں (عصا و یدبیضا) تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور

مَلَا۠ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ

اسکے درباریوں کے سرداروں کے واسطے ہیں اسمیں شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے موسیٰ نے عرض کی پروردگارا

اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳

میں نے انہیں سے ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہیں اسکے بدلہ مجھے نہ مار ڈالیں

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان میں زیادہ فصیح ہے تو تو اسے میرے ساتھ میرا

مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴

مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ یقیناً میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلا دیں

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا

(تو انکے جواب کے لئے گویائی کی ضرورت ہی نہ رہی) فرمایا اچھا ہم عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمہارا بازو قوی کر دینگے اور تم دونوں کو

سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَا ۚۛ اَنْتُمَا وَ

ایسا غلبہ عطا کرینگے کہ فرعونی لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (لو جاؤ) تم دونوں

مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لیکر انکے پاس آئے

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے دل کا گڑھا ہوا جادو ہے اور ہم نے

وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۶ وَقَالَ

تو اپنے اگلے باپ داداؤں (کے زمانہ) میں ایسی بات سنی بھی نہیں اور موسیٰ نے

مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ

کہا میرا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت

[۱] ایک تو سردی کا موسم اس پر خوف، ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے ۔۱۲

مع ۱۱ عند المتاخرین

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ و ہارون کی دعوت



عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ

لیکر آیا ہے اور اس شخص سے بھی جسکے لئے آخرت کا گھر ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ظالم

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ

لوگ کامیاب نہیں ہوتے اور (یہ سن کر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردار مجھکو تو

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

اپنے سوا تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں ہوتا اور موسیٰ دوسرے کو خدا بتاتا ہے تو اے ہامان (وزیر جلد)

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ

تم میرے واسطے مٹی (کی اینٹوں) کا پجاوا سلگا دو پھر میرے واسطے ایک پختہ محل تیار کرا دو تاکہ میں (اس پر)

اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

فرعون اور اسکے لشکر نے روئے زمین میں ناحق سر اٹھایا تھا اور انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ

وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ

ہماری بارگاہ میں وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئیں گے تو ہم نے اسکو اور

جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

اسکے لشکر کو لے ڈالا۔ پھر ان سب کو دریا میں ڈال دیا تو اے رسول ذرا دیکھو تو

كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

کہ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا اور ہم نے انکو (گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو) جہنم کی

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن (ایسے بیکس ہونگے کہ) انکو کسیطرح کی مدد نہ دیجائیگی

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ہم نے دنیا میں بھی تو لعنت انکے پیچھے لگا دی ہے اور قیامت کے دن ان کے

هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

چہرے بگاڑ دیے جائیں گے اور ہم نے بہتیری اگلی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اس کے بعد

ع ۱۴

له اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس سے قبل اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ بنا تھا۔ فرعون اسکی چھت پر گیا اور پہلے سمجھا تھا کہ آسمان اس سے قریب ہوگا مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہو کر ایک تیر آسمان کیطرف پھینکا اور جب وہ تیر خون آلود گرا تو بولا میں نے موسیٰ کے خدا کو مار ڈالا۔ حضرت جبرئیل نے بحکم خدا اپنے پر سے انکی پر مارا تو وہ محل تین ٹکڑے ہو کر گرا اور اسکے گرنے سے بہت سے لوگ ضائع ہوئے ۱۲

الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى

موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لئے از سر تا پا بصیرت اور ہدایت

بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ

اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ

کریں اور (اے رسول) جب وقت ہم نے موسیٰ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم (طور کے) غربی جانب

قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

موجود نہ تھے اور نہ تم ان واقعات کو بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ج

مگر ہم نے (موسیٰ کے بعد) بہتیری امتیں پیدا کیں پھر ان پر ایک زمانہ دراز گذر گیا

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے

اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

(اور تم کو ان کے حالات معلوم ہوتے) مگر ہم تو (تم کو پیغمبر بنا کر) بھیجنے والے تھے اور نہ تم طور کی

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

کسی جانب اس وقت موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی (تاکہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں ف۶ ڈراؤ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

تاکہ یہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا

کرتوتوں کی بدولت کوئی مصیبت پڑتی تو بےساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے

لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ

پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم تم کو

ف۵ ان آیات سے حضرت رسول کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے اور حضرت کی طرف خطاب کر کے لوگوں کے سمجھانے کیلئے یوں فرماتا ہے کہ باوجودیکہ تم موسیٰ کے حالات و واقعات گذرتے بھی موجود نہ تھے اور نہ تم نے دیکھا اور نہ کسی کتاب میں پڑھا اور نہ لوگوں سے سنا تھا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کر دیتے ہو آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے اور تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا ع ہے سے ۵

تیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

ف۶ اس سے مراد زمانہ فترت یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت رسول کا درمیانی زمانہ ہے جو پانچسو یا چھ سو برس ہوتے ہیں یا حضرت اسمٰعیل کے بعد سے حضرت رسول تک کا زمانہ مراد ہے کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیل کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ و موسیٰ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے ۔ ۱۲-۱۲-۱۲



مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ

بھیجتے مگر پھر جب ہماری بارگاہ سے (دین) حق ان کے پاس پہونچا تو کہنے

عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

لگے جیسے (معجزے) موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمدؐ) کو کیوں نہیں دیے گئے

اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ قَالُوْا

کیا جو معجزے اس سے پہلے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ان سے ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا کفار تو یہ بھی کہہ گذرے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

کہ یہ دونوں کے دونوں (توریت و قرآن) جادو ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے ہیں اور کہنے لگے کہ ہم سب کے منکر

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

ہیں (اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی طرف سے کوئی ایسی کتاب جو ان دونوں

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا

سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اسی پر چلوں پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) نہ مانیں

لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ

تو سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص خدا کی ہدایت

اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ

کو چھوڑ کر اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ

بے شک خدا سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا اور ہم یقیناً

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

لگاتار (اپنے احکام بھیجکر) ان کی نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

اور جب ان کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لا چکے بیشک یہ ٹھیک

ع ۸ — النصف

سلہ یعنی دونوں کی حالت ملتی جلتی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں وہی دوسرے میں ہیں گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے ۱۲

سلہ یہ اور اس کے بعد کی آیتیں اہل انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت رسول پر ایمان لائے تھے ان میں سے ۳۲ تو حضرت جعفر طیار کے ساتھ حبش سے آئے تھے اور آٹھ شام سے اور بحیرا ابرہہ اشرف عامر ایمن ادریس نافع اور تمیم بھی ان ہی لوگوں میں تھے ۱۲

رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ

اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اسکو اسکے پہلے ہی سے مانتے تھے (یہ) وہ لوگ ہیں

يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ

جنھیں (ان کے اعمال خیر کی) دوہری جزا دی جائے گی، چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

کا دفعیہ نیکی سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اسمیں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ

اور جب کسی سے کوئی بری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور صاف کہدیا کہ ہمارے واسطے

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي

ہماری کارگزاریاں ہیں اور تمھارے واسطے تمھاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمھیں سلام ہے ہم جاہلوں

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

(کی صحبت) کے خواہاں نہیں (اے رسول) بیشک تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہونچا سکتے مگر ہاں

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

خدا جسے چاہے منزل مقصود تک پہونچائے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ

(اے رسول) کفار مکہ تم سے کہتے ہیں کہ اگر ہم تمھارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک

اَرْضِنَا ط اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى

سے اچک لئے جائیں (یہ کیا کہتے ہیں) کیا ہم نے انھیں حرم (مکہ) میں جہاں ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں

اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ

ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ سے کھچے چلے جاتے ہیں مگر

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور ہم نے تو بہتیری بستیاں برباد کر دیں جو اپنی معیشت میں بہت

بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ج فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ

اترا گئی تھیں (زندگی بسر کیا کرتی تھیں) تو دیکھو یہ ان ہی کے (اجڑے ہوئے) گھر ہیں جو ان کے

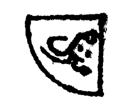
منزل ۵

ایمان ابوطالب

سلہ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے چونکہ آپ نے حضرت رسول کو پرورش کیا تھا اور حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ کے ہر طرح کے نگران و محافظ تھے اسوجہ سے آپکی تمنا تھی کہ حضرت ابوطالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان نہ لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسول کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو حالانکہ ابوطالب کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے، چنانچہ جامع الاصول میں ہے۔
اھل البیت یقولون ان اباطالب کان مسلماً ومات مسلماً اھل بیت کا اسپر اتفاق ہے کہ ابوطالب مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے) اور عبد الحق محدث دہلوی بھی اسکے قائل ہیں اور آپ کا نقش نگین یہ تھا۔
رضیت باللہ ربا و بابن اخی نبیا و بابنی علی وصیاه
(میں اللہ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علی کے وصی ہونے کو پسند کرتا ہوں) اور آپ کے اشعار آپ کے ایمان کی واضح دلیل ہیں دیکھو سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام مؤلفہ مولوی عبید الله امرتسری۔

سلہ حارث بن نوفل نے حضرت رسول سے آکر بیان کیا کہ تمھاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو یقینی ہماری دینی نفع کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں مبادا یہ لوگ ہمکو اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور ہم مقابلہ نہ کرسکیں اسی جواب پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳-۱۳



مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾

بعد پھر آباد نہیں ہوئے۔ مگر بہت کم۔ اور آخر ہم ہی اُن کے (مال و اسباب کے) وارث ہوئے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ

اور تمہارا پروردگار جب تک اُن گاؤں کے صدر مقام میں پیغمبر نہ بھیج لے اور وہ اُن کے سامنے

فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

ہماری آیتیں نہ پڑھے (اس وقت تک) بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا اور ہم تو بستیوں کو برباد

مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَآ

کرتے ہی نہیں جب تک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں اور تم لوگوں کو

اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

جو کچھ عطا ہوا ہے تو دنیا کی (فناسی) زندگی کا فائدہ اور اسی کی

زِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا

آرائش ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور پائدار ہے تو کیا تم اتنا بھی

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ

نہیں سمجھتے تو کیا وہ شخص جس سے ہم نے (بہشت کا) اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پا کر

لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ

رہے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) فائدے عطا کئے ہیں اور

هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ

پھر قیامت کے دن (جواب دہی کے واسطے) ہمارے سامنے حاضر کیا جائیگا اور جس دن خدا ان کفار کو

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ

پکارے گا اور پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

(آج) کہاں ہیں (غرض وہ شرکا بھی بلائے جائیں گے) تو لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں

الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ

کہ وہ کہیں گے کہ پروردگار یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے

ع ٦ ١٠ ٩

سلہ اگرچہ یہ بات ہے کہ ام کے معنی ماں کے ہیں مگر عرب کی عادت کے موافق چند چیزوں میں جو چیز سب کی جڑ یا رکن یا صدر ہو اسے بھی ام کہتے ہیں جیسے ام الامراض (تمام بیماریوں کی جڑ) کھانسی ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں اسی طرح ام القریٰ (سب گاؤں سے بڑا) مکہ کو کہتے ہیں کیونکہ اس کے اطراف کی سب بستیاں چھوٹی چھوٹی ہیں اسی وجہ سے ہم نے اس کا ترجمہ صدر مقام کیا ہے۔

سلہ یہ آیت حضرت عمار یاسر اور ولید بن مغیرہ کی بابت نازل ہوئی تھی مطلب یہ ہے اگرچہ بہشت کا وعدہ ادھار ہے اور دنیا کی کامیابی نقد مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائدار تو ایسا ادھار ایسے نقد سے کہیں برتر و اعلیٰ



كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا

اسیطرح ہمنے انکو گمراہ کیا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں (ان سے) دست بردار ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری

يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

عبادت نہیں کرتے تھے اور کہا جائیگا کہ بھلا اپنے (ان) شریکوں کو (جنہیں تم خدا سمجھتے تھے) بلاؤ تو وہ لوگ انہیں بلائینگے

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ

تو وہ انہیں جواب تک نہ دینگے اور (اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے کاش یہ لوگ (دنیا میں)

كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

راہ پر آئے ہوتے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن خدا لوگوں کو پکار کر پوچھے گا کہ تم لوگوں

مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ

نے پیغمبروں کو (انکے سمجھانے پر) کیا جواب دیا تب اس دن انہیں باتیں نہ سوجھ

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ

پڑیں گی (اور) پھر باہم ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے مگر ہاں جس شخص نے توبہ کرلی

وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ

اور ایمان لایا اور اچھے اچھے کام کئے تو قریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے

الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ

والوں سے ہونگے اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے

مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں

يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

اس سے خدا پاک اور (کہیں) برتر ہے اور (اے رسول) یہ لوگ جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں یا جو کچھ

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ

ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں

الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ

دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ (مرنے کے بعد) اسی کی

ف۵ اس سے بالکل واضح طور پر ثابت ہوا کہ خدا اور نبی عہدے صرف خدا ہی کے انتخاب سے حاصل ہوتے ہیں نبوت ہو یا امامت بندوں کے ہاتھ میں ہرگز انکا انتخاب نہیں کیونکہ خدا کے سوا یہ کون جانتا ہے کہ کل فلاں شخص کیسا ہوگا اسکے افعال و حرکات کیا ہونگے ۱۲

تُرْجَعُوْنَ ۝۷۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

طرف لوٹائے جاؤ گے (اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا ہمیشہ کے لیے

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ

قیامت تک تم پر (برابر) رات کو چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے

اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ط اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝۷۱ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

پاس روشنی لے آتا تو کیا تم سنتے نہیں ہو (اے رسول ان سے) کہدو کہ بھلا تم نے دیکھا

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

کہ اگر خدا قیامت تک برابر تمہارے سر پر دن کیے رہتا تو

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ

اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آتا کہ تم لوگ اس میں رات کو آرام کرو

فِيْهِ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۷۲ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ

تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے اور اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے واسطے رات اور

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

اور تاکہ تم لوگ شکر کرو اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن وہ انھیں پکار کر پوچھے گا کہ جن کو تم

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۷۴ وَنَزَعْنَا

لوگ میرا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں اور ہم ہر ایک امت سے

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

ایک گواہ (پیغمبر) نکالیں (سامنے بلائیں) گے پھر (ان مشرکین سے) کہیں گے کہ اپنی (برات کی) دلیل پیش کرو

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

تب انھیں معلوم ہو جائیگا کہ حق خدا ہی کی طرف ہے اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کیا کرتے تھے

يَفْتَرُوْنَ ۝۷۵ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى

سب ان سے غائب ہو جائینگی (ناشکری کا ایک قصہ سنو) موسیٰ کی قوم سے ایک شخص قارون (نامی) تھا

ع ۱۵ / ۱۰

۷۰ مطلب یہ کہ قیامت کے دن ہر امت کے مستحق عذاب لوگوں کے قائل کرنے کیواسطے ان کے نبی بلائے جائینگے اور ان کی نافرمانیوں کی گواہی دینگے اسیطرح ہر زمانہ کے اوصیاء اور ائمہ بھی اپنے زمانے کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کریں گے اسیوجہ سے حضرت رسول سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے کہ من لم یعرف امام زمانہ مات میتة الجاهلیة (جو شخص اپنے امام زمانہ کو پہچانے بغیر مرگیا وہ کفر کی موت مرا)

۷۶ قارون حضرت موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اس درجہ حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے۔ ستر آدمی جو حضرت موسیٰ کے ہمراہ ... ان میں سے ایک یہی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا اور فقیری کے زمانہ میں بہت ... لیکن ظاہری ... یہ بیان لایا تھا ... سے خدا نے دولت دی کہ اسکا ... ہوا تو مغرور کافر ہوگیا

فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ
تو اس نے ان پر سرکشی شروع کی اور ہم نے اسکو اتنے خزانے عطا کئے تھے کہ
مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْۤاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۚ اِذْ
ان کی کنجیاں ایک سکت دار جماعت (کی جماعت) کو اٹھانا دوبھر ہوتا تھا
قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾
جب (اترا گیا) اسکی قوم نے اس سے کہا کہ اپنی دولت پر اترا مت کیونکہ خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا
وَابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ
اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اسمیں آخرت کے گھر کی بھی جستجو کر اور دنیا سے جس قدر
نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ
تیرا حصہ ہے مت بھول اور جیسا خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اوروں کے ساتھ
اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
احسان کر اور روئے زمین میں فساد کا خواہاں نہ ہو اس میں شک نہیں کہ خدا فساد کرنے
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ
والوں کو دوست نہیں رکھتا تو قارون کہنے لگا کہ یہ (مال و دولت) تو مجھے اپنے علم [۲]
عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ ۚ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ
(کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ کیا قارون نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ اللہ اسکے پہلے
اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ
ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت میں
مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۗ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
کہیں بڑھ چڑھ کے تھے اور گنہگاروں سے (اٹھتے سر اسکے وقت) ان کے گناہوں کی
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ۗ قَالَ
پوچھ (گچھ) نہیں ہوگی غرض ایک دن قارون اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش (اور ٹھاٹھ) سے نکلا
الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا
تو جو لوگ دنیا کی (زندگی) زندگی کے طالب تھے (اس شان و شوکت کو) دیکھ کر کہنے لگے کہ جو (مال و) دولت

منزل ۵

[۱] بعض روایت میں اس سے چالیس آدمی مراد ہوئے ہیں ۱۲ [۲] مطلب یہ ہے کہ دنیا وی ساز و سامان میں سے صاحب مال کا حصہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زاد آخرت بنا کر لیجائے تو گویا ترجمہ یہ ہوا کہ زاد آخرت جمع کر تا رہ ۱۲ [۳] حضرت موسیٰ علم کیمیا جانتے تھے اور اس میں سے بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو یعنی کامل علم کسی کے پاس نہ تھا۔ قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت حاصل کی ۱۲ [۴] قارون کو جب کوئی سمجھاتا تو وہ خواہ مخواہ کٹ حجتی کرنے لگتا تو خدا نے فرمایا کہ خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں نہیں چلیں گی نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کا موقع دیا جاتا ہے۔ بس یہی مطلب ہوا کہ گنہگاروں سے انکے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا ۱۲ [۵] خود تو ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا جسکی زین طلائی تھی اور اسکا لباس سرخ تھا تین سو غلام داہنی جانب اور تین سو لونڈیاں بائیں جانب پر تکلف لباس سے آراستہ اور چار ہزار آدمی جلو میں تھے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مِثْلَ مَآ أُوتِيَ قَارُونُ ۙ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۷۹﴾

قارون کو عطا ہوئی ہے کاش میرے لئے (بھی) ہوتا اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیب ور ہے

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ

اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا ہوا تھا کہنے لگے تمہارا ناس ہو گیا (ارے) جو شخص ایمان لائے

خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا

اور اچھے کام کرے اسکے لئے تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ ثواب صبر کرنے

إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ

والوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے اور ہم نے قارون اور اسکے گھر بار کو زمین میں دھنسا دیا

فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ

پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی مدد کرتی

اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴿۸۱﴾ وَأَصْبَحَ

اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا اور جن لوگوں نے کل

الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ

اس کے جاہ و مرتبہ کی تمنا کی تھی وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے

وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ

ارے معاذ اللہ یہ تو خدا ہی اپنے بندوں سے جسکی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے

عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا

اور جسکی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اگر کہیں خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دیتا) تو ہم کو بھی

لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۸۲﴾

ضرور دھنسا دیتا ارے معاذ اللہ (سچ ہے) ہرگز کفار اپنی مرادیں نہ پائیں گے یہ

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ

آخرت کا گھر تو ہم ان ہی لوگوں کیلئے خاص کر دیں گے جو نہ زمین پر سرکشی

لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَ

کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور (سچ بھی) یوں ہی ہے کہ)

فدا تم گھر اسکے گھٹنے تک دھنس گیا تو اس نے امان چاہی آپ نے پھر دوبارہ اسکے نکل جانیکا حکم دیا تو کمر تک دھنس گیا اور اس سے رشتہ داری شروع کی غرض آپ کہتے اور وہ ڈوبتا گیا اور اس نے ... دولت و حشمت سمیت غائب ہو گیا ... زمین میں دھنس ... تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا۔

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ

پھر انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے جو شخص نیکی کرے گا تو اس کے لئے اس سے

خَيْرٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ

کہیں بہتر بدلہ ہے اور جو بُرے کام کریگا تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے برائیاں

عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾

کی ہیں انکا وہی بدلہ ہے جو دنیا میں کرتے رہے ہیں

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ

(اے رسول) خدا جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور[۲] ٹھکانے

مَعَادٍ ۚ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ

تک پہونچا دے گا (اے رسول) تم کہدو کہ کون راہ پر آیا اور کون

وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو

صریحی گمراہی میں پڑا رہا اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے اور تم کو تو یہ امید نہ تھی

أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ

کہ تمہارے پاس خدا کی طرف سے کتاب نازل کیجائیگی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل

فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ

ہوئی تو تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ بننا کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام

عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَادْعُ

خداوندی نازل ہونے کے بعد تم کو یہ لوگ ان کی تبلیغ سے روک دیں اور تم اپنے

إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَ

پروردگار کیطرف (لوگوں کو) بلاتے چلے جاؤ اور خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور

لَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ

خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں اسکی

هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی ہے اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے

ع ۹

---

[۱] اسی بنا پر حضرت امیر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کی جوتی کے تسمے سے اچھا ہو وہ اس آیت میں داخل ہے معاذ اللہ خدا بچائے اور خلوص کی توفیق عطا فرمائے

[۲] اسمیں اختلاف ہے کہ معاد سے کیا مراد ہے بعض کا خیال ہے کہ مکہ کیونکہ ... سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول کریمؐ ہجرت کرکے مدینہ کی سمت راہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو رابغ کے پاس ہے پہونچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور وطن کی تمنا ہوئی اسپر جبرئیل یہ آیت لیکر آئے اور فتح کی خوشخبری سنائی بعض کہتے ہیں کہ اس سے حضرت رسول کے عالی درجات مقصود ہیں اسی بنا پر ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے مگر دونوں سے مرتبط ہے۔ ۲۰۲



سورة العنکبوت نزلت بمکة ثم التطفیف و هی

سورہ عنکبوت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی

تسع وستون اٰیۃ

انہتر ۶۹ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا

الم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیے

اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ② وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ

جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائیگا (ضرور لیا جائیگا) اور ہم نے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا

جو ان سے پہلے گزر گئے بنا بریں خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا

وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا کیا جو لوگ برے برے کام کرتے

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ

انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی برے

مَا يَحْكُمُوْنَ ④ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ

حکم لگاتے ہیں جو شخص خدا سے ملنے (قیامت کے آنے) کی امید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ) خدا کی

اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَ

(مقرر کی ہوئی) میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور) جانتا ہے اور

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

ف ۱ اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا۔ خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو، منافقین کی حالت، ابوسفیان وغیرہ کی شرارت، حضرت نوح کا ذکر، حضرت ابراہیم کا تذکرہ لوگوں کی لغو شرم اور غیرت، حضرت لوط کا قصہ، حضرت شعیب کا قصہ، کفار کی مثل مکڑی کی ہے، نماز کا حکم اور قائمہ مناظرہ کا طالب رسول نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے۔ آپ کی رسالت خدا عالم ہے ان کی حالت، ہر شخص کے لیے موت ہے خدا ہی سب کا رازق ہے، دنیا صرف کھیل تماشہ ہے انسان کی حالت، فضیلت مجاہد کی مدح

ف ۲ کشف الحق و نہج الصدق میں مروی ہے کہ جناب امیر نے حضرت رسول سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا اے علی تم سے آزمائش کی جائیگی اور تمہارا مقابلہ کیا جائیگا تو تم مقابلہ کے لئے تیار رہو اسکا مطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تکلیف الٰہی جیسے ایمان کہتے ہیں بغیر علی ابن ابیطالب کی ولایت کے پوری نہیں ہو سکتی ایمان ہی کی ولایت کا امتحان لیا جائے گا ۱۲۔

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

کام کئے ہم یقیناً اُن کے گناہوں کا انکی طرف سے کفارہ قرار دینگے اور یہ (دنیا میں)

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا

جو اعمال کرتے تھے ہم ان کے اعمال کی انھیں اچھی سے اچھی جزا عطا کرینگے اور ہم نے سلہ

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی کہا) اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ

مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا جن (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا تم

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨

سب کو (آخر ایک دن) میری طرف لوٹ کر آنا ہے میں جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کرتے تھے بتا دوں گا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہم انھیں (قیامت کے دن) ضرور نیکو کاروں

فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا

میں داخل کریں گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم

بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ

خدا پر ایمان لائے پھر جب انکو خدا کے بارے میں کچھ تکلیف پہونچی تو وہ لوگوں کی تکلیف دہی

النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ

کو عذاب کے برابر ٹھہراتے ہیں اور (اے رسول) اگر (تمھارے پاس) تمھارے پروردگار کی مدد آ پہونچی

رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ

اور تمھیں فتح ہوئی تو یہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ ہی ساتھ تھے کیا جو کچھ سارے جہان

بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ

کے دلوں میں ہے کیا خدا بخوبی واقف نہیں (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ایمان

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١

قبول کیا خدا ان کو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو بھی ضرور جانتا ہے

سلہ سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کون سا دین اختیار کیا ہے اسکو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا ترک کر دوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تجھے ملامت کریں گے کہ ماں کا قاتل ہے، میں نے کہا ممکن نہیں آخر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، جب دو وقت گزر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جدا ہوں اور میں دیکھتا رہوں تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کر سکتا تو کھا پی ورنہ تجھے اختیار ہے تب اس نے کھایا پیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

اور کفار ایمان والوں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

اور (قیامت میں) تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لینگے حالانکہ یہ لوگ ذرا

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾

بھی تو ان کے گناہ اٹھانے والے نہیں یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں اور (ہاں)

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ

یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھے تو یقیناً اٹھائیں ہی گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ (جنھیں گمراہ کیا) انکے بوجھے بھی

وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اٹھائینگے اور جو جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور انکی باز پرس

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

ہوگی اور ہم نے نوح کو انکی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ

ہزار برس (رہے اور ہدایت کیا کئے اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انھیں

الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ

لے ڈالا اور وہ اس وقت بھی سرکش ہی تھے پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں

السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ

کو بچا لیا اور ہم نے اس واقعہ کو ساری خدائی کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی اور ابراہیم کو

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ

(یاد کرو) جب انھوں نے کہا کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ

تم سمجھتے بوجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (کیا) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ

صرف بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں (اپنے طور سے) گڑھتے ہو اس میں تو شک

ع ۱۳

منزل ۵

الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ

ہی نہیں کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہاری روزی

لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ

کا اختیار نہیں رکھتے بس خدا ہی سے روزی بھی مانگو اور اسی کی

اعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

عبادت بھی کرو اسکا شکر کرو (کیونکہ تم لوگ (ایک دن) اسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ

اور (اے اہل مکہ) اگر تم نے (میرے رسول کو) جھٹلایا تو اسکی پرواہ نہیں تم سے پہلے بھی تو بہتیری امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور رسول کے ذمہ تو صرف (احکام کا) پہونچا دینا ہے بس کیا ان لوگوں نے اس پر

كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ

غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اسکو دوبارہ پیدا کریگا

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي

یہ تو خدا کے نزدیک بہت آسان بات ہے (اے رسول ان لوگوں سے) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ

پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح وہی) خدا

يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ

(قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کرے گا بے شک خدا ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ

قادر ہے جس پر چاہے عذاب کرے اور جس پر چاہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ اَنْتُمْ

رحم کرے اور تم لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور نہ تم

بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا

زمین ہی میں خدا کو زیر کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا

سلہ یہاں سے عذاب الیم تک ممکن ہے کہ حضرت رسول کے بارے میں ہو اور ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم ہی کے متعلق ہو میں نے پہلے احتمال کی بنا پر یہ ترجمہ کیا ہے اور اسی وجہ سے اہل مکہ کو مخاطب بنایا ہے ۱۲

لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾

نہ تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ

اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں اور قیامت کے دن اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا

يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾

یہی میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں اور ان ہی لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ

غرض ابراہیم کی قوم کے پاس ان باتوں کا اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اس کو مار ڈالو

أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي

یا جلا کر خاک کر ڈالو آخر وہ کر گزرے تو خدا نے ان کو آگ سے بچا لیا اسمیں شک نہیں کہ

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا

ایماندار لوگوں کے واسطے اس واقعہ میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور ابراہیم نے

اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ

(اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

میں باہم محبت کرنے کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے

يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم

ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا

بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٥﴾

اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس وقت تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا

فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي

تب صرف لوط ابراہیم پر ایمان لائے اور ابراہیم نے کہا میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار کی

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ

طرف جہاں اسکو منظور ہو نکل جاؤں گا اسمیں شک نہیں کہ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے اور ہم نے

ع ۲ ۹ ۱۴

۱۵ اب بھی زمانہ کا یہی رنگ ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہو جانے کے بعد بھی انسان گزشتہ رسم اور سنے ہوئے علماء سے غلط ہی پر جما رہتا ہے اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہی ہوتا ہے اپنے بڑوں کے غلط طریقہ پر اڑا رہا اور ان کی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بقدم دلی کرتا چلا گیا۔ ۱۲

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ

ابراہیم کو اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں

النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي

پیغمبریؑ اور کتاب قرار دی اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں بھی اچھا

الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۲۷

بدلہ عطا کیا اور وہ تو آخرت میں بھی یقینی نیکو کاروں سے ہیں (اور اسے رسول)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

لوط کو یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا

الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ

کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا

الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر تقاضائے شہوت کے لئے) مردوں کی طرف گرتے ہو

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ

اور مسافروں کی رہزنی کرتے ہو اور تم لوگ اپنی محفلوں میں بری

نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

بری حرکتیں کرتے ہو تو ان سب باتوں کا لوط کی قوم کے پاس سوائے اس کوئی

اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ

جواب نہ تھا کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۹ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

عذاب تو لے آؤ (تب) لوط نے دعا کی کہ پروردگارا ان مفسد

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۳۰ وَلَمَّا جَاۗءَتْ

لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (اس وقت عذاب کی تیاری ہوئی) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے

رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا

فرشتے ابراہیم کے پاس بڑھاپے میں بیٹے کی خوشخبری لے کر آئے تو ابراہیم سے کہنے لگے کہ ہم

منزل ۵

ف۵ ابراہیم کی یہ کیا شرف ہے کہ ان کے بعد جو کوئی پیغمبر یا امام آیا ان کی نسل کے سوا دوسرے نہ ہوا۔ تین ہی اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا۔

ف۶ تقطعون السبیل کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پاتے ہیں اور نیرے ترجمہ کے مطابق دو جرم اور تفاسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپس میں بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی ڈالا کرتے تھے۔

ف۷ تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی یہاں حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کو ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں کیا کرتے تھے اور پھر اسی پر انحصار نہ تھا۔ دشنام دہی فحش بکنا لوگوں کو بیجا سیٹی بجانا، راہ گیروں کو غلیل سے مارنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

ع ۳ ۱ ۱۵

أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا

گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں (کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی

ظٰلِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا

(بڑے) سرکش ہیں (یہ سن کر) ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں تو لوط بھی ہیں فرشتے بولے جو لوگ

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ

اس بستی میں ہیں ہم لوگ ان سے خوب واقف ہیں ہم تو انکو اور انکے گھر والوں کو یقینی بچا لینگے

إِلَّا امْرَأَتَهُ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَ

مگر ان کی بی بی کو (وہ البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گی اور جب ہمارے

لَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَ

بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس آئے لوط انکے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی مہمانی)

ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَ

سے دل تنگ ہوئے کیونکہ وہ نوجوان خوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں

لَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا

اور کڑھیں نہیں۔ ہم آپ کو اور آپکے گھر والوں کو بچا لیں گے۔ مگر آپ کی بی بی

امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۳﴾ إِنَّا

(کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ جانے والوں سے ہو گی ہم یقینا اس بستی کے

مُنْزِلُونَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

رہنے والوں پر چونکہ یہ لوگ بدکاریاں کرتے رہے ایک

رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۴﴾

آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اور ہم نے یقینی

وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ

اس (الٹی ہوئی بستی) میں سے سمجھدار لوگوں کے واسطے (عبرت کی) ایک واضح و روشن

يَعْقِلُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ

نشانی باقی رکھی ہے اور ہم نے مدین کے رہنے والوں کے پاس ان کے بھائی



شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا

شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انھوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور

الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

روز آخرت کی امید رکھو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

تو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا پس زلزلہ (بھونچال) نے انھیں

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بھل پڑے کے پڑے رہ گئے[ف]

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ

اور قوم عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (اے اہل مکہ) تم کو تو ان کے (اجڑے ہوئے)

مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے۔ اور شیطان نے انکی نظر میں انکے کاموں کو اچھا کر دکھایا

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

تو ان کو (سیدھی) راہ (چلنے) سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ

اور (ہم ہی نے) قارون و فرعون و ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا) حالانکہ ان لوگوں کے پاس

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا

موسیٰ واضح و روشن معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا

سرکشی کرتے پھرے اور ہم سے (نکل کر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے تو ہم نے سب کو

اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

ان کے گناہ کی سزا میں لے ڈالا چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی

حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ

بھیجی اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا

ف ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ عذاب نے اُن کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ٹل جاتے جو جس حال میں جہاں تھا مر کر رہ گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲



وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

اور بعض اُن میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض اُن میں سے وہ تھے

مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ

جنھیں ہم نے ڈوبا مارا اور یہ بات نہیں کہ خدا نے اُن پر ظلم کیا ہو بلکہ (سچ یوں ہے کہ)

وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ

یہ لوگ خود (خدا کی نافرمانی کرکے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے جن لوگوں

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں اُن کی مثل

كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ ۚ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ

اس مکڑی کی سی ہے جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا اور اسمیں تو شک

أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ

ہی نہیں کہ تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے، اگر یہ لوگ

كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ

(اتنا بھی) جانتے ہوں، خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے

مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

خدا یقینی واقف ہے اور وہ تو (سب پر) غالب (اور)

الْحَكِيمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

حکمت والا ہے اور ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے بیان

لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿۴۳﴾

کرتے ہیں اور ان کو تو بس علماءؑ ہی سمجھتے ہیں

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۴﴾

اسمیں شک نہیں کہ اس میں ایمان والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے

ع ۴ ۱۴ ۱۶

ف اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرے اور نافرمانی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہلبیت کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ

(اے رسول) جو کتاب تمہارے پاس نازل کیگئی ہے اس کی تلاوت کرو اور پابندی سے نماز

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ

پڑھو بیشک نماز بےحیائی اور برُے کاموں سے باز رکھتی ہے [1] اور خدا کی یاد یقیناً بڑا

اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَلَا تُجَادِلُوْٓا

مرتبہ رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے اور (اے ایماندارو!)

اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ

اہل کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں سے

ظَلَمُوْا مِنْھُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا

جن لوگوں نے تم پر ظلم کیا (انکے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہدو کہ جو کتاب ہم پر

وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ

نازل ہوئی اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی ہے ہم تو سب پر ایمان لاچکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶ وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؕ

اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں اور (اے رسول) جسطرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں اسیطرح ہم نے

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ

تمہارے پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہم نے (پہلے) کتاب عطا کی ہے وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان

ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا

(عربوں) میں سے بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کے [2] تو بس پکے پکے

الْکٰفِرُوْنَ ۝۴۷ وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتٰبٍ

کافر ہی منکر ہیں اور (اے رسول) قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ

وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸

اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے، ایسا ہوتا (تو یہ جھوٹے ضرور تمہاری نبوت میں) شک

بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

کرتے مگر جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے ان کے دل میں یہ (قرآن) واضح و روشن آیتیں

---

[1] لوگوں نے اسکی مختلف توجیہیں کی ہیں اسمیں کا خیال ہے کہ جبتک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے برُے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہ مغلوط ہیں کیونکہ یہ تو ہر کام میں حاصل ہے نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے [illegible] ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے جسکا [illegible] پسند ہوجائے اور جسکا درجہ قبول [illegible] المتقین [illegible] پسند آتی ہے [illegible] ہوجائے اور جب [illegible] حاصل ہوا تو برا کام ہی کیونکر ہوسکے گا گرچہ اسمیں بھی [illegible] کہ جو شخص معمولی طریقہ سے نماز پڑھتا ہے وہ بھی [illegible] خواہ [illegible] کاموں سے [illegible] ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] بعض احادیث [illegible] کے اصلی معنی نشانی [illegible] اور خدا کی نشانیاں [illegible] سوا اور کون ہوسکتا ہے ۱۲

[3] اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے ائمہ معصومین مراد ہیں اور انصاف و درایت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کسکو علم عطا ہوا ہے۔



الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِايٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوْا

اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا اور (کفار عرب)

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ايٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اسکے پروردگار کیطرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے (اے رسول ان سے) کہدو کہ معجزے

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا ہوں کیا انکے لئے

اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ فِيْ

یہ کافی نہیں[1] کہ ہم نے تمپر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے اسمیں شک نہیں کہ ایماندار

ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى

لوگوں کے لئے اسمیں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (اچھی خاصی) نصیحت ہے۔ تم کہدو کہ میرے

بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان و زمین کی

وَالْاَرْضِ ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا

چیزوں کو جانتا ہے اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا

بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسول) تم سے لوگ عذاب کے

بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ

نازل ہونے کی جلدی کرتے ہیں اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہوتا تو یقیناً انکے پاس عذاب آ جاتا

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

اور (آخر ایک دن) ان پر اچانک ضرور آ پڑے گا اور انکو خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ تم سے عذاب

بِالْعَذَابِ ۚ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہیگی (کہ نکل نہ سکیں گے)

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جسدن عذاب ان کے سر کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان کو

ع ۵ / ۱

[1] یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسول کو عطا فرمایا ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمایش کے مطابق معجزہ آتا تو پھر دنیا ہی کا وارا نیارا تھا کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ جاری ہوتی ہے کہ جو نبی معجزہ کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے اور قرآن تو ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبی کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پائدار ۱۲-۱۲

أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾

(ڈھانکے ہوگا اور خدا (ان سے) فرمائے گا کہ جو کارستانیاں تم (دنیا میں) کرتے تھے اب اُن کا مزہ چکھو

يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ

اے میرے ایماندار بندو میری زمین تو یقیناً کشادہ ہے تو تم میری ہی عبادت

فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا

کرو ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی

تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

طرف لوٹائے جاؤ گے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اُن کو ہم

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جا رہی ہیں

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿٥٨﴾

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) عمل کرنے والوں کی بھی کیا خوب کھری مزدوری ہے

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَ

جنہوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں اور

كَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا

زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی لیئے اور پر لادے نہیں پھرتے خدا ہی انکو

وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو

مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کام میں لگا یا

وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ

تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں خدا ہی اپنے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ

بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کیلیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

ف ١ یہ اُن مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرت رسول کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے زرغے میں گھر سے ہوئے تھے اور وہ لوگ اُن کو خدا کی عبادت سے مانع ہوتے مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف نہ کرو یہ سب چیزیں اللہ میں ہے جس کو چاہے جو چاہے دے اور جب تک چاہے باقی رکھے، ملک خدا اتنا تنگ نہیں ہے، جہاں اسے کہ خدا تنگ نہیں ہے، اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ ١٢

ف ٢ ایک تو یہ ہوں کہ اپنی روزی اٹھا کر رکھتے ہیں کل کے لیے اٹھا نہیں رکھتے بھی جمع نہیں کرتے خاص کر صرف تین حیوان ایسے ہیں جو کل کا سامان جمع کرتا ہے آدمی چوہا، چیونٹی، باقی کل ایسے ہی اس سے بری ہیں، اسی بنا پر عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسول کے ساتھ انصار کے نخلستان میں گیا تو آپ نے خرمے نوش فرمائے اور فرمایا یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا حالانکہ اگر میں چاہتا تو خدا مجھے ملک کسریٰ عطا فرماتا، اے ابن عمر تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں کے ہمراہ ہوگا جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع کر رکھیں گے۔ یہ انکے یقین کی کمزوری کا باعث ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ میں وہاں سے سرکا نہ تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی

١٢ - ١٢ - ١٢ - ١٢ -

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن

اس میں شک نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمان

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ

سے پانی برسایا پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اسکے مرنے (پھیکی پڑنے) کے بعد زندہ (آباد) کیا

مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے (اے رسول) تم کہدو الحمد للہ مگر ان میں سے بہتیرے (اتنا بھی)

لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ

نہیں سمجھتے اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا

وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ

کچھ نہیں اور اگر یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت

كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

کا گھر ہے (باقی لغو) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اسی کی

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ

عبادت کرنے والے بن کر خدا سے دعا کرتے ہیں پھر جب انھیں خشکی میں (پہونچاکر) نجات دیتا

إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ

ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے انھیں عطا کی ہیں انکا انکار کر بیٹھیں

وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا

اور تاکہ (دنیا میں) خوب چین کرلیں تو عنقریب ہی اسکا نتیجہ انھیں معلوم ہو جائیگا کیا ان لوگوں

جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ

اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن و اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ انکے گرد و نواح سے لوگ اچک لیے جاتے

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾

ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں اور

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اسکے پاس کوئی سچی بات آئے تو جھٹلا دے

ع ۶ / ۱۴ / ۲

۱۲ مطلب یہ ہے کہ اسلام سے قبل جب عرب میں لوٹ مار قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا طوفان اٹھا ہوا تھا اسوقت بھی مکہ خانہ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے ۱۲

بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾

اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا کیا (ان) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)

وَالَّذِينَ جٰهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَ

اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی لے ہدایت کرینگے اور

إِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

اس میں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے

سورۃ الروم نزلت بمکۃ الا قوله فسبحٰن الله ثم العنکبوت وهی ستون آیة

سورہ روم سلہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ساٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن

الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں رومی (نصارا اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ

مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے ہارجانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آجائیں گے

لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ

کیونکہ (اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن

الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ

ایماندار لوگ خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ سب پر

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ

غالب رحم کرنے والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ یہ لوگ بس دنیا کی زندگی کی

ظٰهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ

ظاہری حالت کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے

منزل ۵ · ع ۶

لہ یعنی اپنی خوشنودی اور مرضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے ۱۲

سلہ اس سورہ میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر، نماز پنجگانہ، زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے خدا کی قدرتیں اس کا کوئی شریک نہیں، خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں، نکاح کا حکم۔ اتفاق فطرت۔ لڑکی کا قصہ سو کی مذمت۔ انسان ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے۔ قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب خدا کا وعدہ سچا ہے نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے

سلہ حضرت رسول کی بعثت کے نویں برس جب روم نصارا کے قبضہ میں تھا اور فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے انکی خیر مناتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھ اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح انکے اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سن کر غمگین ہوئے تو خدا نے انکی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتا دیا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی ابن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسول نے سنا تو فرمایا مدت اور بڑھا لو کیونکہ بضع تین برس سے نو برس تک کو کہتے ہیں غرض سو اونٹ پر ۹ برس کی شرط ہوئی اور ٹھیک ۲۳ کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکر نے ابی بن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کئے۔ شرط لگانی اس وقت تک حرام نہیں ہوئی تھی۔ یہ قطعی پیشین گوئی قرآن کے کتاب خدا ہونے کی قطعی دلیل ہے۔ ۱۲

هُمْ غٰفِلُوْنَ ۞٧ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَا

بالکل غافل ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا

خدا نے سارے آسمان اور زمین کو جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں

بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

بس بالکل ٹھیک اور مقرر میعاد کیواسطے پیدا کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۞٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

اپنے پروردگار (کی بارگاہ) کے حضور (قیامت) ہی کو کسیطرح نہیں مانتے کیا یہ لوگ روئے زمین پر

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ان کا انجام کیسا (برا) ہوا

مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

حالانکہ جو لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے اور جسقدر زمین اُن لوگوں نے آباد کی ہے

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) انلوگوں نے کاشت بھی کی تھی اور اسکو آباد بھی کیا تھا اور انکے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ط فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ

بھی انکے پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آچکے تھے (مگر انلوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا

لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞٩ ط ثُمَّ كَانَ

مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پھر جن لوگوں نے

عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا

برائی کی تھی ان کا انجام برا ہی ہوا کیونکہ ان لوگوں نے خدا کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞١٠ اَللّٰهُ

آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ مسخرا پن کیا کیے خدا ہی نے مخلوقات کو

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞١١

پہلی بار پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرےگا پھر تم سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے

اگلوں کا تذکرہ

ع ۱۰/۴

منزل ۵

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ نا امید ہو کر رہ جائیں گے اور ان

لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا

کے (بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

اپنے شریکوں سے انکار کر جائیں گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (مومنوں سے) کفار

يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جدا ہو جائیں گے۔ پھر جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے تو

فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

وہ باغ بہشت میں نہال کر دیے جائیں گے مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ

اور ہماری آیتوں اور آخرت کی حضوری کو جھٹلایا تو یہ لوگ

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ

عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے پھر جس وقت تم لوگوں کی شام ہو

وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور جس وقت تمہاری صبح ہو خدا کی پاکیزگی ظاہر کرو اور سارے آسمان و زمین میں

الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ

تیسرے پہر کو اور جس وقت تم لوگوں کی دوپہر ہو جاوے وہی قابل تعریف ہے

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ

وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے اور زمین کو

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی (مر پیچھے قبر سے) نکالے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ

جاؤ گے اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک

ع ۲ ۹ ۵

لے حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنجگانہ بھی مراد لے سکتے ہیں اس بنا پر تمسون سے نماز مغرب و عشا مراد ہوگی اور تصبحون سے نماز صبح اور عشیا سے عصر اور تظہرون سے نماز ظہر۔

ے جس طرح نطفہ انسان سے اور نطفہ سے انسان۔

اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ

تم آدمی بنکر (زمین پر) چلنے پھرنے لگے اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے

لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَ

تمہارے واسطے تمہاری ہی جنس کی بی بیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ رہ کر چین کرو اور تم

جَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

لوگوں کے درمیان پیار اور الفت پیدا کر دی۔ اسمیں شک نہیں کہ اسمیں غور کرنے والوں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ

کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں اور اُس (کی قدرت) کی نشانیوں

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَ

میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی

اَلۡوَانِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ

ہے۔ یقیناً اس میں واقف کاروں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں اور

مِنۡ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ

رات اور دن کو تمہارا سونا اور اسکے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرنا بھی اسکی (قدرت کی)

مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾

نشانیوں سے ہے۔ بیشک جو لوگ سنتے ہیں اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ

اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے واسطے بجلی دکھاتا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحۡىٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ

ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اسکے ذریعے زمین کو اسکے مُردہ ہونے کے بعد آباد کرتا ہے

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنۡ

بے شک عقلمندوں کے واسطے اسمیں (قدرت خدا کی) بہت سی دلیلیں ہیں اور اسی کی (قدرت کی)

اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ ؕ ثُمَّ

نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر (مرنے کے بعد)

الربع

ف ۱ سچ اور بالکل سچ ہے خدا کی شان، کہاں کی عورت کہاں کا مرد اور پھر دونوں کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ اعزہ و اقربا سب ایک طرف اور وہ ایک طرف۔

ف ۲ بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے اور امید کی بھی کیونکہ جہاں گرتی ہے جلا کر خاک کر دیتی ہے اور جب چمک چمکتی ہے پانی برسنے کی امید رہتی ہے۔

إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ

جس وقت تم کو ایکبار بلائے گا تو تم سب کے سب زمین سے (زندہ ہوکر)

تَخْرُجُونَ ﴿۲۵﴾ وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

نکل پڑوگے اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور

كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ

سب اسی کے تابع فرمان ہیں اور وہ ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا

ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ

کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کریگا اور یہ اسپر بہت آسان ہے اور سارے آسمان

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

و زمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے

ع الربع ۹ ۳ ۶

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن

اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ہی ایک مثل بیان کی ہے ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے

مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ

کیا اسمیں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی) تمہارا شریک ہے کہ (وہ اور) تم

فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ

اسمیں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی خوف رکھتے ہو جتنا تمہیں اپنے لوگوں کا (حق حصہ

كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۲۸﴾ بَلِ

نہ دینے میں) خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) عقلمند لوگوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل وار

اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن

بیان کرتے ہیں مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی (اور خدا کا شریک ٹھہرا دیا) غرض

يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿۲۹﴾

خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور [illegible]

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ

تو (اے رسول) تم باطل سے کترا کے اپنا رخ دین کی طرف کئے رہو یہی خدا کی بناوٹ ہے

سلہ مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمہارے غلام۔ وہ تم کیسے کو ویسے صرف یہ بات ہے کہ تم نے انکو مول لیا ہے اور ان میں تم میں کوئی فرق نہیں۔ مگر باوجود اس کے تم ان کو نہ اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر۔ پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

الّتي فطر النّاس عليها ط لا تبديل لخلق اللّٰه

جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا

ذٰلك الدّين القيّم ق ولٰكنّ اكثر النّاس لا يعلمون ﴿٣٠﴾

یہی مضبوط اور (بالکل سیدھا) دین ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں اسی کی طرف

منيبين اليه واتّقوه واقيموا الصّلٰوة ولا تكونوا

رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین

من المشركين ﴿٣١﴾ من الّذين فرّقوا دينهم و

سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنی (اصلی) دین میں تفرقہ پردازی کی اور

كانوا شيعًا ط كلّ حزب بما لديهم فرحون ﴿٣٢﴾ و

مختلف فرقے بن گئے جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے اسی میں نہال ہو اور

اذا مسّ النّاس ضرّ دعوا ربّهم منيبين اليه

جب لوگوں کو کوئی مصیبت پہنچی تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے پروردگار کو پکارنے لگتے ہیں

ثمّ اذا اذاقهم منه رحمةً اذا فريق منهم بربّهم

پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو ان ہی میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ

يشركون ﴿٣٣﴾ ليكفروا بما اٰتينٰهم ط فتمتّعوا فسوف

شرک کرنے لگتے ہیں "اکہ جو نعمت) ہم نے انہیں دی ہے اس کی ناشکری کریں۔ خیر (دنیا میں چند روز چین

تعلمون ﴿٣٤﴾ ام انزلنا عليهم سلطٰنًا فهو يتكلّم

کر لو) پھر تو بہت جلد اپنے کیے کا مزا تمہیں معلوم ہی ہوگا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو انہیں

بما كانوا به يشركون ﴿٣٥﴾ واذا اذقنا النّاس رحمةً

(کے حق ہونے) کو بیان کرتی ہے جس کو یہ لوگ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں (ہرگز نہیں) اور جب ہم نے لوگوں کو اپنی

فرحوا بها ط وان تصبهم سيّئة بما قدّمت

رحمت (کی لذت) چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے اور جب انہیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت کوئی

ايديهم اذا هم يقنطون ﴿٣٦﴾ اولم يروا انّ اللّٰه

مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس ہو کر مبہوت رہتے ہیں کیا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہیں کیا کہ خدا ہی

ملہ انسانی فطرت کا مقتضا اور بیان واقعہ اور اعتقاد سچائی میں وہ باعظمت کتاب عرب کی [illegible] کی بھی مثل ہوگی ہے اور ہر گروہ کی زبان پر جاری ہے ایسے ہی اصول مسلمہ اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لیے زیبا ہے۔

[illegible] الانسان [illegible] فطرت

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جسکی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ اسمیں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو اے رسول اپنے) قرابتدار (فاطمہ) کو حق

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

(فدک) دیدو اور محتاج و پردیسی کا بھی) جو لوگ خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اُن کے

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

حق میں یہی سب سے بہتر ہے اور لیسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا

تم لوگ جو سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (و دولت) میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال)

يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ج وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ

خدا کے ہاں پھولتا پھلتا نہیں اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادہ سے زکوۃ

وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ (خدا کی بارگاہ سے) دونا دون لینے والے ہیں خداوہ (قادر و توانا) ہے جسنے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط

تم کو پیدا کیا پھر اسی نے روزی دی پھر وہی تم کو مار ڈالیگا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کریگا

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ

بھلا تمہارے بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی

شَيْءٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ

کر سکے جسے یہ لوگ (اسکا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے خود لوگوں

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ

ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ

بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا

کر چکے ہیں خدا انکو انہیں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے تاکہ یہ لوگ (اب بھی) باز آئیں (اے رسول) تم کہدو

ع ۴ | ۱۴ | ۷

منزل ۵

۵۱ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جسمیں خیبر کا ایک مضبوط اور اعلیٰ درجے کا قلعہ بھی تھا، یہودی اسمیں آباد تھے جب خیبر کا مع حصن قلعہ فتح ہوگیا اور حضرت رسول مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیر کو فدک والوں کے پاس بھیجا اور اونچ نیچ سمجھا دیا، غرض آپ گئے اور یہودیوں سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ باغات کا حضرت رسول کی ملک قرار پائے اور زمین میں نصف ان کا اور نصف حضرت رسول کا یہی نصف زمین کی قیمت باغات کے علاوہ جب خلیفہ دوم کے زمانہ میں یہودی جلاوطن ہوئے تھے تو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ادا کی گئی تھی غرض جب یہ صلح ہو چکی تو حضرت جبرئیل یہ آیت (اپنے قرابتدار کو حق دیدو) لیکر نازل ہوئے آپ نے پوچھا وہ قرابتدار کون ہے اور اس کا حق کیا ہے حکم ہوا فدک کو باغات اور جو چیزیں خدا اور رسول کی ملک ہیں فاطمہ کو دیدو آپ نے فوراً حضرت فاطمہ کو بلا کر ایک دستاویز لکھکر دیدی یہ وہی وثیقہ تھا جو جناب فاطمہ نے رسول اللہؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ رسول اللہ کا نوشتہ ہے جو حضرت نے میرے اور حسن و حسین کیواسطے لکھکر دیا تھا۔ دیکھو تاریخ روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۷۷۳ سطر ۱۸ تا مطبوعہ نولکشور ۱۲

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ خالصاً لوجہ اللہ دینا ثواب کا باعث ہے ورنہ نیوتہ سلامی بھاجی یا دکھاوے کی خیرات اس سے علیحدہ ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی امید نہ رکھنا چاہیے۔

فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ

کہ ذرا ادھر زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ جو لوگ اس کے قبل گذر گئے ان کے اعمال کا انجام

مِنْ قَبْلُ ؕ کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّشْرِکِیْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْھَکَ

کیا ہوا ان میں سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں (تو اے رسول تم اس دن کے آنے سے پہلے

لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ

جو خدا کی طرف سے آکر رہے گا (اور) کوئی روک نہیں سکتا۔ اپنا رخ مضبوط اور سیدھے دین

مِنَ اللّٰہِ یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ کَفَرَ فَعَلَیْہِ

کی طرف کئے رہو۔ اس دن لوگ پریشان ہوکر الگ الگ ہو جائیں گے جو کافر بنیگا اسپر

کُفْرُہٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

اس کے کفر کا وبال ہے اور جنھوں نے اچھے کام کئے وہ اپنے ہی لئے آسائش کا سامان

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ

کر رہے ہیں، تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے انکو خدا اپنے فضل (و کرم) سے جزا

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ

عطا کریگا، وہ یقیناً کفار سے الفت نہیں رکھتا اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ

الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ وَلِتَجْرِیَ

ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے واسطے (قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے[1] اور تاکہ تمھیں اپنی رحمت کی لذت چکھائے

الْفُلْکُ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ

اور اس لئے بھی کہ (اسکی بدولت) کشتیاں اسکے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ تم اسکے فضل و کرم سے (اپنی) روزی

تَشْکُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ رُسُلًا

کی تلاش کرو اور اسلئے بھی تاکہ تم شکر کرو اور اے رسول ہم نے تم سے پہلے اور بھی بہت سے پیغمبر انکی قوم والوں

اِلٰی قَوْمِھِمْ فَجَآءُوْھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ

کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آئے مگر ان لوگوں نے نہ مانا تو ان مجرموں سے ہم نے

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

(خوب) بدلہ لیا اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی

[1] یہ ایک معمولی بات ہے کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے۔ اسی بنا پر ہوا کی نسبت خوشخبری دینے کو فرمایا۔ ۱۲

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ

خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اٹھائے اڑائے پھرتی ہیں پھر

فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ

خدا بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور کبھی) اسکو ٹکڑے (ٹکڑے) کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

ہو کہ بوندیاں اسکے درمیان سے نکل پڑتی ہیں، پھر جب خدا انھیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے

عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ

تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ ان پر (بارانِ رحمت) نازل

قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

ہونے سے پہلے (بارش سے) شروع ہی سے بالکل مایوس (اور مجبور) تھے۔ غرض

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ

خدا کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی ہونے کے

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي

بعد آباد کرتا ہے۔ بیشک یقینی وہی مُردوں کا زندہ کرنے والا اور وہی ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ

چیز پر قادر ہے اور اگر ہم (کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے)

مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ

زرد (پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ اسکے بعد (فوراً) ناشکری کرنے لگیں (اے رسول) تم تو

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

(اپنی) آواز نہ مُردوں ہی کو سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہو (خصوصاً) جب

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ

وہ پیٹھ پھیرے چلے جائیں، اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے پھیر کر راہ پر لا سکتے

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں پھر یہی لوگ اسلام لانے والے ہیں

ع ۱۳ ۵ ۸

له یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اگے تو مردہ ہے اور جب بارش ہوئی اور اس میں نباتات اگنے لگے اور کھیت لہلہانے لگے تو زندہ ہو گئی سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون ۱۲

منزل ۵

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو (ابتدا میں) نہایت) کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا پھر اسی نے (تم میں)

بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ

بچپنے کی کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی پھر اسی نے (تم میں جوانی کی) قوت کے بعد

ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا وہ جو چاہتا پیدا کرتا ہے اور وہی بڑا واقف کار اور

الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

(ہر چیز پر) قابو رکھتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں)

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

گھڑی[ف۱] بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے یوں ہی لوگ (دنیا میں بھی) افترا پردازیاں کرتے رہے اور

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ

جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دیں گے

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ

کہ (ہائیں) تم تو خدا کی کتاب کے مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

پھر یہ تو قیامت ہی کا دن ہے مگر تم لوگ تو اس کا یقین ہی نہ رکھتے تھے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ

تو اس دن سرکش لوگوں کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے گی

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ

اور نہ ان کی شنوائی ہوگی اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو)

هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

ہر طرح کی مثل بیان کر دی اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

لے آؤ تو بھی یقیناً کفار یہی بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے

ف۱ دنیا کے تباہ لوگ گھڑی پہر اسی سبب سے نہیں سکے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بری ہمیشہ اور باقی ہے اور اس کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی گھڑی بھر ہے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ۱۲

مُبۡطِلُوۡنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ

دغاباز ہو جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں رکھتے انکے دلوں پر (نظر کرکے) خدا یوں تصدیق کرتا ہے

لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ

(کہ یہ ایمان نہ لائینگے) تو (اے رسول) تم صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے

وَّلَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ الَّذِيۡنَ لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾

اور (کہیں) ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (ایکا کر) خفیف کر دیں

سورۃ لقمن نزلت بمکۃ الا ولوان ما فی الارض من شجرۃ اقلام الآیتین فبالمدینۃ ثم السبا و اربع و ثلثون اٰیۃ

سورۃ لقمان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چونتیس آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ هُدًى

الم یہ سورہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سر تا پا)

وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ

ان لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں

وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾

اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر عامل ہیں اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ

دلی مرادیں پائیں گے اور لوگوں میں بعض (النضر بن الحارث) ایسا ہے جو بیہودہ قصے کہانیاں

الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ

خریدتا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے (لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۶﴾

اور آیات خدا سے مسخراپن کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو شیخی کے مارے منہ پھیر کر اس طرح چل دیتا ہے

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے دونوں کانوں میں ثقل ہے تو (اے رسول) تم اس کو

اَلِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

دردناک عذاب کی (ابھی سے) خوشخبری دے دو بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ

ان کے لئے نعمت کے (ہرے بھرے بہشتی) باغ ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

اور وہ تو (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ تم انہیں دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے آسمانوں

تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

کو بنا ڈالا اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے کہ (مبادا) تمہیں لے کر کسی طرف

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ

جنبش کرے اور اسی نے ہر طرح کے چلنے پھرنے والے (جانور) زمین میں پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی برسا

مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا

اور (اس کے ذریعہ سے) زمین میں ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کئے (اے رسول ان سے کہہ دو کہ) یہ

خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ

تو خدا کی خلقت ہے پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (معبود) خدا کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں

دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

انہوں نے کیا پیدا کیا بلکہ سرکش لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَ

اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت عطا کی (اور حکم دیا) کہ تم خدا کا شکر کرو اور جو

مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

خدا کا شکر کرے گا وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑا)

سلہ حضرت لقمان بن باعور حضرت ایوب کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے ... حضرت داؤد کے زمانے سے حضرت یونس کے زمانہ تک ایک ہزار برس تک زندہ رہے ... [illegible]

ع ۱۱

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ

کیونکہ خدا تو (بہر حال) بے پروا (اور) قابل حمد وثنا ہے اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے

وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۣ اِنَّ الشِّرْكَ

سے اسکو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا (خبردار کبھی کسی کو) خدا کا شریک نہ بنانا کیونکہ شرک یقینی

لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ

بڑا سخت گناہ ہے (جسکی بخشش نہیں) اور ہم نے انسان کو جسے اسکی ماں نے دکھ پر دکھ سہ کے پیٹ میں رکھا

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ

(اسکے علاوہ) دو برس میں جا کے اسکی دودھ بڑھائی کی (لیغا دو) اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿١٤﴾ وَاِنْ

کہ میرا بھی شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی اور آخر سب کو میری طرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر

جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

تیرے ماں باپ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جسکا تجھے کچھ علم بھی نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ

تو (اس میں) ان کی اطاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہونچا) اور دنیا کے کاموں میں انکا اچھی طرح ساتھ دے اور ان

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

لوگوں کے طریقہ پر چل جو (ہر بات میں) میری (ہی) طرف رجوع کرے پھر (تو آخر) تم سب کی رجوع میری ہی طرف ہے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

تب دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اسوقت اسکا انجام) بتادونگا (اے بیٹا اسمیں شک نہیں کہ وہ عمل (اچھا ہو یا برا)

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ

اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں

اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ

(چھپا ہوا ہو تو بھی) خدا اسے قیامت کے دن حاضر کر دیگا بیشک خدا بڑا باریک بین واقف کار

خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

ہے۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا کام کرنے کو کہو

ف اپنے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکر کا ذکر بھی اسوجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنیوالا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں اور چونکہ ماں کے حقوق اسکی زیادہ محنتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اسوجہ سے اس کا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم رکھے ۱۲

ف مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگرچہ ناحق پر ہوں پھر بھی انکے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیے اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ اہل و مال کے ترک کا حکم دیں تو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲

وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ

اور برے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو (کیونکہ)

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنا منہ نہ

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

پھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ

اور اترانے والے کو دوست نہیں رکھتا اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ

اور (دوسرے سے بولنے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بری آواز

لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

(چیخنے کی وجہ سے) گدھوں کی ہے کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے

مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے اور تم پر اپنی

نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور بعض لوگ (نضر بن حارث وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو

يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ

(خواہ مخواہ) خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں (حالانکہ ان کے پاس) نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی

مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

روشن کتاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب خدا نے نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں

بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ

نہیں ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا بھلا اگرچہ

الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

شیطان ان کے باپ داداؤں کو جہنم کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی انہی کی پیروی کریں گے۔

ف۵ کیونکہ اگرچہ چاند سورج کے نکلنے دن رات کے بدلنے چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں ورنہ کچھ کر سکتا ہے مگر جو کچھ ہے سب سامان انسان کے لیے ہیں اس وجہ سے یہ فرمایا ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ف۶ ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شدید اختلاف ہے

۱ محسوسہ اور غیر محسوسہ
۲ رسول کی نصرت اعضا اور دل سے
۳ اسلام اور نیک کاموں کا اخفاء
۴ اعضا اور عقل
۵ شرع اور شفاعت
۶ دنیا اور آخرت
۷ خوبصورتی اور خدا کی معرفت
۸ قرآن اور اس کی تاویل
۹ قرآن کے ظاہری معنی اور نظری
۱۰ ظاہر و باطن کی صفائی
۱۱ زبان اور دل سے خدا کا ذکر
۱۲ رسول اور ان کے اہلبیت کی دوستی
۱۳ امام ظاہر و غائب
اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے ۱۲

ع ۲ (۸) ۱۱



وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ

اور جو شخص خدا کے آگے اپنا سر[۱] (تسلیم) خم کرے اور وہ نیکوکار (بھی) ہو

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ

تو بیشک اُس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخر تو) سب کاموں کا انجام

الْاُمُوْرِ ۝۲۲ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ

خدا ہی کی طرف ہے اور (اے رسول) جو کافر بن بیٹھے تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں

اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ان سب کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ انلوگوں نے کیا ہے اسکا نتیجہ (ہم) بتا دینگے بیشک خدا

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۳ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ

دلوں کے راز سے (بھی) خوب واقف ہے ہم انھیں چند روز دنیا میں چین کرنے دینگے پھر انھیں

نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۲۴ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

مجبور کر کے سخت عذاب کی طرف کھینچ لائینگے اور (اے رسول) تم اگر ان سے پوچھو کہ

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ

سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہدینگے کہ اللہ نے (اے رسول) اسپر

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵

تم کہدو الحمدللہ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے بیشک خدا (ہر چیز سے)

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۶ وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ

بے پروا اور (ہر حال) قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین میں ہیں

شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ

سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر اسکی سیاہی بنے اور اسکے ختم ہونے کے بعد اور سات سمندر

سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

(سیاہی ہو جائیں اور خدا کے علم اور اسکی باتیں لکھی جائیں) تو بھی خدا کی باتیں ختم نہونگی بیشک خدا

---

[۱] وجہ کے معنی منہ کے ہیں مگر ہمارے محاورے میں فرمانبرداری کے ظاہر کرنے کو سر جھکانا بولتے ہیں اسوجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

[۲] خدا کی باتوں سے اسکا علم یا قدرت یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں یہ تو میرا خیال ہے مگر سچ تو یوں ہے کہ اسکی باتیں کچھ وہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں اور اسوجہ سے ائمہ کی تفسیر کچھ اور کہتی ہے ۱۲

خدا کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

(سب) پر غالب (اور) دانا (و) بینا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور پھر (مرنے کے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص

إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

(کے) پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کے (برابر ہے) بیشک خدا تم سب کی سنتا (اور سب کچھ) دیکھ رہا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ

(کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور (وہی)

النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ

(بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو (گویا) تمہارا تابع بنا دیا ہے

يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

کہ ایک مقررہ میعاد تک یوں ہی چلتا رہیگا اور (کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ) جو کچھ تم کرتے ہو خدا

خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ

اس سے خوب واقف ہے یہ (سب باتیں) اس سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقینی (معبود) ہے اور اسکے سوا جنکو یہ لوگ

مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾

پکارتے ہیں یقینی بالکل باطل اور اسمیں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبہ والا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ

کیا تو نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ خدا ہی کے فضل سے کشتی دریا میں بہتی چلتی رہتی ہے

لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ

تاکہ (لکڑی کو یہ قوت دیکر) تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی) بعض نشانیاں دکھاوے بیشک اسمیں بھی تمام صبر

صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ

کرنیوالے (بندوں) کیلئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور جب انکو موج (اونچی ہو کر) سائبانوں

دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ

کیطرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے اور نرا کھرا اسی کا عقیدہ رکھکر خدا کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا ان کو نجات

إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا

دیکر خشکی تک پہونچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو کچھ دراعتدال پر رہتے ہیں اور بعض پھر کافر، دراصل ہماری

ع ١١ ٣ ١٢

إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿۳۲﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ

نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور ناشکرے ہی لوگ کرتے ہیں۔ لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو

وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا

اور اس دن کا خوف کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ

مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ

کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آ سکے گا خدا کا (قیامت کا) وعدہ

اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا

بالکل پکا ہے تو (کہیں) تم لوگوں کو دنیا کی (چندروزہ) زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ

يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿۳۳﴾ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ

کہیں تمہیں فریب دینے والا (شیطان) کچھ فریب[۱] دے بیشک خدا ہی کے پاس قیامت[۲] کے آنے کا

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ

علم ہے اور وہی (جب مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر و مادہ) ہے جانتا

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي

ہے اور کوئی شخص اتنا بھی تو نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں

نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿۳۴﴾

جانتا ہے کہ وہ کس سر زمین پر مرے (گڑے) گا بیشک خدا (سب باتوں سے) آگاہ خبردار ہے

سورة السجدة نزلت بمكة قيل الا ثلث آيات من قوله أفمن كان مؤمنا ... وهي ثلاثون آية

سورۂ سجدہ[۳] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ﴿۱﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ

الم۔ اسمیں شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان کے پروردگار

الْعَالَمِينَ ﴿۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ

کیطرف سے ہے[۴] کیا یہ لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ اسکو اس شخص (رسول) نے اپنی جی سے گڑھ لیا ہے بلکہ یہ بالکل

---

۱ اس کے فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی امید پر گناہ کرنے پر دلیر بنا دے اور توبہ کے بھروسے گناہ کرنے لگو اور پھر زندگی کی موہوم امید پر توبہ بھی نہ کرو اور اسکا فریب ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ یہ قول جناب امیر ہے کہ آدمی کے تین دن ہیں کل تو گذر گیا وہ تو نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آسکتا اور کل جو آئیگا اسکے ملنے کا یقین نہیں کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے اب تیسرا آج کا دن ہے اسی میں جو ہوسکے اور جو چاہے کر لیجئے ۱۲

۲ قیامت کب ہوگی مینہ کب برسے گا بچہ نر ہوگا یا مادہ انسان کل کیا کریگا اور کہاں مرے گا ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور انبیاء یا ائمہ اسی کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کیطرف اشارہ ہے وعندہ مفاتیح الغیب سے ۱۲

۳ اس سورہ میں خدا نے قرآن کی حقیقت آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت انسان کی پیدائش قیامت کا ذکر کفار کی مذمت مومنین کے صفات ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہوسکتے بنی اسرائیل کی طرح اس امت کے ائمہ ہیں خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اسمیں سجدہ واجب ہے ۱۲

۴ اسی سے بنیادی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام پر دولت کے سرے پر باجلاس ما حکم فلاں لکھا کرتے ہیں اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے یعنی بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے ۱۲

مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

تمھارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣ اَللّٰهُ الَّذِيْ

کوئی ڈرانیوالا آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہ پر آئیں خدا ہی تو ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

سارے آسمان اور زمین اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں چھ دن میں

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ

پیدا کیں پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اس کے سوا نہ کوئی تمھارا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤

سرپرست ہے نہ کوئی سفارشی تو کیا تم (اس سے بھی) نصیحت وعبرت حاصل نہیں کرتے

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

آسمان سے زمین تک کے ہر امر کا وہی مدبر (و منتظم) ہے[۱]

يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ

پھر یہ بندوبست اس دن جس کی مقدار تمھارے شمار سے ہزار برس ہوگی

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ

اسی کی بارگاہ میں پیش ہوگا (یہ) وہی (مدبر) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

سب پر غالب مہربان ہے وہ (قادر) جس نے جو چیز بنائی (نہایت)

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ

خوب درست بنائی اور انسان کی ابتدائی خلقت مٹی سے کی

طِيْنٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ

پھر اس کی نسل (انسانی جسم کے) خلاصہ یعنی نطفہ کے سے ذلیل پانی سے

مَّهِيْنٍ ۝٨ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ

بنائی پھر اس (کے پتلے) کو درست کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی

---

[۱] ایک ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے اور اس کے احکام آسمان سے زمین کی طرف (نازل کرتا ہے) اور دونوں کا مطلب واضح ہے دوسرے ترجمہ سے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ وہ خود لامکاں اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور منتظمین قضاء و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا سررشتہ اور دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اور اسی سے مرتبط اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے برے قیامت کے دن اسکی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور یوں "تعرج" کا فی الجملہ مطلب ادا ہوجاتا ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں اور چونکہ آمد و رفت میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اسطرح فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں اس مطلب کے فی نفسہ صحیح ہونے میں تو شک نہیں بلکہ پیش ہونا بہت قبل سے جانتا ہے مگر اس مقام پر کچھ پہلے ہی معنی زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے والله اعلم ۱۲

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا

اور تم لوگوں کے (سننے کے) لئے کان اور (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دل بنائے

مَّا تَشْكُرُونَ ⑨ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي

(اسپر بھی) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں

الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم

ناپید ہو جائیں گے تو پھر کیا ہم نئی جسم لیں گے (قیامت سے نہیں) بلکہ یہ لوگ اپنے

بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ⑩ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ

پروردگار کے (سامنے) حضوری سے انکار رکھتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ ملک الموت جو تمہارا

الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ⑪

اوپر تعینات ہے وہی تمہاری روحیں قبض کریگا اسکے بعد تم سب کے سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ

اور (اے رسول تمکو بہت افسوس ہوگا) اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ (حساب کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ

رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

میں اپنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور (عرض کر رہے ہیں کہ) پروردگارا ہم نے (اچھی طرح) دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمیں (دنیا میں)

صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ⑫ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ

ایکدفعہ پھر لوٹادے کہ ہم نیک کام کریں اب تو ہمکو قیامت کا پورا پورا یقین ہو اور (خدا فرمائیگا) اگر ہم چاہتے تو

نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ

دنیا ہی میں ہر شخص کو (مجبور) کر کے راہ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روز ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ⑬ فَذُوقُوا

کہ میں جہنم کو جنات اور آدمیوں سے بھر دونگا تو چونکہ تم آج کے دن کی حضوری کو بھولے

بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا

بیٹھے تھے تو اب اسکا مزہ چکھو ہم نے قصداً تمکو بھلا دیا اور جیسی جیسی تمہاری کرتوتیں

عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ⑭ إِنَّمَا يُؤْمِنُ

تھیں (انکے بدلے) اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو ہماری آیتوں پر ایمان

ع ۱ ۱۱ ۱۴

ف ۵۱ مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلاف عقل ہے بلکہ اعمال کی جوابدہی اور اپنے کرتوتوں کی سزا سے بھاگتے اور اسوجہ سے انکار کرجاتے ہیں ۱۲

ف ۵۲ خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے یہاں اس کے معنی ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں مگر جس طرح اردو میں بھی بولنے کا یوں ہی محاورہ ہے کہ تم نے ہمکو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گئے، حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں بلکہ مطلب ہے کہ چونکہ تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمہارا لحاظ نہ کیا اسی طرح عرب میں بھی اب اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا اسوجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کردہ ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا ۱۲

بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ

بس وہی لوگ لاتے ہیں کہ جب وقت انھیں وہ آیتیں یاد دلائی گئیں تو فوراً سجدے میں گر پڑے اور

سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

(رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی)

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا

امید پر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ

ان لوگوں کی کارگزاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے ڈھکی چھپی

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

رکھی ہے اسکو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں تو کیا جو شخص ایماندار ہے اس شخص

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ

کے برابر ہو جائے گا جو بدکار ہے (ہرگز نہیں یہ دونوں) برابر نہیں ہوسکتے لیکن جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى

لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام کیے ان کیلئے تو رہنے کے لئے (بہشت کے) باغات ہیں

نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا

سامان ضیافت ان کارگزاریوں کا بدلہ ہے جو وہ دنیا میں کر چکے تھے اور جن لوگوں نے بدکاری کی

فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ

ان کا ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے وہ جب اس میں سے نکل جانے کا ارادہ کریں گے تو

اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

اسی میں پھر ڈھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ کے جس عذاب کو

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ

تم جھٹلاتے تھے اب اس (کے مزے) کو چکھو اور ہم یقینی (قیامت کے) بڑے عذاب

ف ۱۱ یہ آیت بھی اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سچا مصداق حضرت ائمہ معصومین کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔

ف ۱۲ ایک دفعہ ولید بن عقبہ بن معیط حضرت علی کے فضائل و مراتب سے جل کر کہنے لگا یا علی تم ابھی بچے ہو اور میں جوان ہوں میں تم سے قوت میں زیادہ زبان آوری میں بہتر نیزہ بازی میں تیز اور لشکر میں ثابت قدم ہوں آپ نے اسکے جواب میں فرمایا تیری بھی یہ مجال کہ میرے مقابلہ میں گفتگو کرے اور مجھ پر فخر کرے نہیں مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں خدا نے بھی آپ کی تائید کی اور یہ آیت نازل کی یہ مضمون اہلسنت کے بھی اکثر کتب میں مذکور ہے دیکھو کتاب الاغانی اور واحدی اور اسکو ابن مردویہ خطیب خوارزمی اور ابن عساکر نے بھی ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے یہی ہیں حضرت ولید جن کو حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانے میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا ایک دن نشہ میں صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھا دیں اور پھر ماموین سے کہا تمھاری اسوقت خوش ہوں اگر کہو تو اور زیادہ کردوں جب یہ خبر حضرت عثمان تک پہونچی اور لوگوں کی شہادت گذری اور حد شرعی کا حکم مشہور ہوا تو آپ نے اسکو کوڑے مارنے کی رائے دی تھی اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علی سے آپکی خلافت ظاہرہ کے عہد میں بیعت نہ کی تھی ۱۲

مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

سے پہلے دنیا کے (معمولی) عذاب کا مزا چکھائیں گے جو عنقریب ہوگا تاکہ یہ لوگ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ

اب بھی (میری طرف) رجوع کریں اور جس شخص کو اسکے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں

بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

اور وہ ان سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا ہم گنہگاروں سے

مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے اور اے رسول ہم نے تو موسیٰ کو بھی آسمانی کتاب توریت عطا کی تھی

فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى

تو تم بھی اس کتاب (قرآن) کے (منجانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ (پڑے) رہو اور ہم نے اس توریت کو

لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ

بنی اسرائیل کیلئے رہنما قرار دیا تھا اور ان ہی (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے کچھ لوگوں کو چونکہ انہوں نے (مصیبتوں پر) صبر

بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے اور (اسکے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

تحقیق (اے رسول) اسمیں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ (دنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا

تمہارا پروردگار قطعی فیصلہ کردیگا، کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے ان سے

مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ

پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چل پھر رہے ہیں

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا

بیشک اسمیں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا ان لوگوں نے

أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

اسپر غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (زمین) کیطرف پانی کو جاری کرتے ہیں پھر اس کے ذریعہ

ف اس سے بائیں اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسول کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جہد مراد ہے جسمیں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے اور دنیا کی معمولی مصیبتیں ... قرینہ عذاب ... مراد ہونے پر ...

ف حضرت موسیٰ اور حضرت رسول کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں ان کو توریت عطا ہوئی آپ کو قرآن ... کا حکم تھا اور آپ کو بھی ... کر کے حضرت ہارون کو اپنا وزیر و خلیفہ بنایا تھا آپ نے حضرت علی کو ... یوشع ... قریش وغیرہ پر ان کی ... صفورا حضرت یوشع بن نون سے لڑیں آپ کی بی بی عائشہ جناب امیر سے ... ان کے بعد ان کے بارہ اوصیا رہے توریت کے مطابق ہدایت کی ... خدا نے دو طرح اسے ذکر کیا ہے وقطعناهم اثنتی عشرة اسباطا وبعثنا منهم اثنی عشر نقیبا اسی طرح حضرت رسول کے بعد بارہ خلفاء اور ائمہ ہی جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے اسی مطلب کی طرف ... اشارہ ... علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں ... لکھتے ہیں ... المنزل الیک هدی ... من امتک ائمة یهدون مثل تلک الهداية ... اسی طرح ... آسمانی کتاب کو ... بنائیں گے اور تمہاری امت کو ... ہی ائمہ بنائیں گے ...

ع ۲ ۱۱ ۱۵



بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا

سے ہم گھاس پات اگاتے ہیں جس سے ان کے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا یہ لوگ تماشا بھی نہیں

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

دیکھتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئیگی) تو آخر یہ فیصلہ

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

کب ہوگا (اے رسول) تم کہدو کہ فیصلے کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ کام

اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

نہ آئیگا اور نہ ان کو اس کی مہلت دیجائیگی غرض تم ان کی باتوں کا خیال چھوڑ دو

وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور تم منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْمُمْتَحِنَةُ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

سورہ احزاب مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی تہتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

اے نبی خدا ہی سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی بات

الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ

نہ ماننا۔ بیشک نہیں کہ خدا بڑا واقفکار حکیم ہے اور تمہارے پروردگار

مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کی طرف سے تمہارے پاس جو وحی کیجاتی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو تم لوگ جو

خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

کچھ کرتے ہو خدا اس سے یقینی اچھی طرح آگاہ ہے اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارساز

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا

بس ہے خدا نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور نہ

ع ۳ ۸ ١٦

جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ الّٰـئِي تُظٰهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهٰتِكُمْ

اس نے تمہاری بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ۱ مائیں بنا دی ہیں

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ

اور نہ اس نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارے ۲ بیٹے بنا دیے یہ تو فقط تمہاری منہ بولی بات اور زبانی جمع خرچ

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿٤﴾ اُدْعُوهُمْ

اور (جاہے کسی کو بری لگے یا بھلی) خدا تو سچی کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے لے پالکوں کو انکے (اصلی)

لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا

باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ یہی خدا کے نزدیک بہت ٹھیک ہے ہاں اگر تم لوگ

آبَآءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ

ان کے (اصلی) باپوں کو نہ جانتے ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں (انھیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو)

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ

اور ہاں اسمیں بھول چوک جاؤ تو البتہ اسکا تم پر کوئی الزام نہیں مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو

قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥﴾ اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى

(تو ضرور گناہ ہے) اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے نبی تو مومنین سے

بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهٰتُهُمْ ۗ

خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق رکھتے ہیں کیونکہ وہ گویا امت کے مہربان باپ ہیں اور انکی بیبیاں گویا

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتٰبِ

انکی مائیں ہیں اور مومنین و مہاجرین میں سے جو لوگ باہم قرابت ۳ دار ہیں کتاب خدا ان

اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهٰجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا

دوسرے غیروں کی نسبت (ایک دوسرے کے ترکے کے) زیادہ حقدار ہیں مگر (جب) تم اپنے

إِلٰى أَوْلِيَآئِكُمْ مَعْرُوفًا ۚ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

دوستوں کیساتھ سلوک کرنا چاہو (تو دوسری بات ہے) یہ تو کتاب (خدا) میں لکھا

مَسْطُورًا ﴿٦﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيثَاقَهُمْ

ہوا (موجود) ہے اور (اے رسول ۴ وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اور) پیغمبروں سے

۱ اس کی تفصیل پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں ہے دیکھو صفحہ ۸۱۵ - ۲ زید بن حارث حضرت رسول کے لے پالک تھے آپ نے انکا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا تھوڑی مدت کے بعد ان دونوں میں ان بن ہوئی اور آخر طلاق کی نوبت پہونچی اور زینب پریشان ہوئیں تو عدت کے بعد آپنے خود ان سے نکاح کیا اس پر کفار و منافقین نے طعنہ کرنے لگے کہ رسول نے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا اور چونکہ یہ طعنہ عقلاً اور اعتراض غلط تھا اور یہ نکاح بھی رسم تبنی کے توڑنے کی غرض سے اور خدا کے حکم سے کیا تھا اسوجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنیوالوں کو ان آیات میں جواب دیا اسکی تفصیل اسی سورہ کے آخر پارہ ۲۲ صفحہ ۶۷۳ و ۶۷۵ میں دیکھو۔ ۳ ابتدائے اسلام میں جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مہاجرین غربت اور بے فرصتی کی وجہ سے پریشان تھے تو آپ نے مہاجرین و انصار میں بھی جسکے ساتھ جسکا میل تھا آپسمیں بھائی چارہ قرار دیدیا تھا اور اسوقت ایک دوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات ہوئے تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور قرابتداروں میں باہم وراثت جاری ہوا۔ اس مطلب کی ایک آیت سورہ انفال کے پارہ ۱۰ میں بھی گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۲۹۶ آیت ۷۵۔

وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى

اور خاص تم سے اور نوح اور ابراہیم و موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے

ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۷ لِّيَسْئَلَ

عہد و پیمان لیا اور ان لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا تاکہ (قیامت کے دن) سچوں

الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

(پیغمبروں) سے ان کی سچائی (تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور کافروں کے واسطے تو اس نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ

دردناک عذاب تیار ہی کر رکھا ہے اے ایماندارو! خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

نازل کی ہیں (جنگ خندق میں) جب تم پر (کفار) کا لشکر (امڈ) کے آپڑا تو ہم نے (تمہاری مدد کو) پروائی

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۹

بھیجی اور اس کے علاوہ فرشتوں کا ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے دیکھا تک نہیں اور تم جو کچھ کرتے ہو خدا اسے خوب دیکھ رہا تھا

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ

جس وقت وہ لوگ تمہارے اوپر سے آپڑے اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی چل پڑے اور جس وقت

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ

(دشمن کی کثرت سے) تمہاری آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور (خوف سے) کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور

تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ

خدا پر طرح طرح کے (برے) خیالات کرنے لگے تھے یہاں پر مومنوں کا امتحان لیا گیا تھا

وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

اور خوب اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے اور جس وقت منافقین اور وہ لوگ

وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ

جن کے دل میں (کفر کا) مرض تھا کہنے لگے تھے کہ خدا نے اور اس کے رسول نے جو ہم سے

وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۲ وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ

وعدے کئے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی اور جب ان میں کا ایک گروہ کہنے لگا تھا

ع ۸ / ۱ — ۱۷

۱؎ بنی نضیر یہود جن کی جلاوطنی کا قصہ پارہ ۲۸ سورۂ حشر صفحہ ۸۰۰ میں مذکور ہے جب شام پہونچے تو یہودیوں کے دل بھر آئے اور ان کے سرداران ابی حقیق حیی ابن اخطب اور کنانہ بن ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت کو ساتھ لیکر مکہ آئے اور ابوسفیان وغیرہ سرداران قریش سے ملکر حضرت رسول سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا قریش نے کہا تم تو اہل کتاب ہو خوب تحقیق کر کے بتلاؤ ہمارا دین بہتر ہے یا ان کا وہ اپنی غرض کے مارے کہنے لگے تمہارا غرض یہود ان کو ساتھ لیکر قبیلہ غطفان کے پاس پہونچے اور ان کو بھی آمادہ کیا اس کے بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا غرض دس ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس شان سے یہ لشکر مدینہ کی طرف چلا کہ قریش کے سردار ابوسفیان تھا اور غطفان کا عیینہ بن حصین وغیرہ بنی مرہ کا حارث بن عوف اشجع کا مسعر بنی اسد کا طلیحہ بنی عامر کا ابو الاعور اور ہوازن کا عامر بن طفیل۔ جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ تین ہزار یا سات سو آدمیوں کو ساتھ لیکر مدینہ سے باہر نکلے اور جبل سلع کے سامنے قیام کیا مگر دشمن کی تعداد کا حال سنکر لوگوں کے حواس جاتے رہے اگرچہ حضرت رسول نے فتح کا بھی وعدہ کیا مگر ان کو قرار نہ تھا آخر اصحاب سے اپنی حفاظت کے بارے میں مشورہ کیا حضرت سلمان نے گرد خندق کھودنے کی رائے دی غرض سب نے ملکر خندق کھودی مگر حضرت رسول نے اوروں کی بہ نسبت دگنی کھودی تھی اس کے آٹھ دروازے تھے جس پر سختی سے پہرے بٹھا دیے گئے تھے اس اثنا میں حیی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس پہونچا اور باوجودیکہ ان کا اور مسلمانوں سے کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا مگر حیی بن اخطب کے فقرہ میں آ گئے اور کفار کے ساتھی بن گئے خندق کے تیار ہونے کے ۳ دن بعد کفار کا لشکر بھی آ گیا اور مسلمانوں کے کثرت سے حواس جاتے رہے کفار کا لشکر مدینہ کے میدان میں خیمہ زن ہوا مسلمان تو خندق کے قلعہ میں تھا اور کفار محاصرہ کئے ہوئے یہاں تک کہ ۲۷ روز گذر گئے اور طرفین سے پتھر اور تیر چلتے رہے اور موقع پا کر جھڑپیں بھی ہوتے رہے اور حضرت اس کا دفعیہ کرتے مگر جب سختی انتہا کو پہونچی اور مسلمانوں کی حالت وہ تھی جس کو خود خدا نے فرمایا ہے تو آپ نے سعد معاذ اور سعد عبادہ سے مشورہ کیا کہ آیا ان لوگوں کو (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ) آپکے پاؤں لیکر واپس کر دو لیکن دونوں نے نہایت دلیری اور جوش کیساتھ جواب دیا کہ اگر حق ہے تو آگے ہو تو جائے مگر [illegible]
ہم ہرگز اسکو پسند نہیں کرتے کہ تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیکھیں اسوقت آپکو بھی انکی طرف سے اطمینان ہوا اب ادھر کا حال سنئے عمرو بن عبدود نے انہیں تعینوں

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ

کہ اے مدینہ والو اب دشمن کے مقابلہ میں تمہارا کہیں ٹھکانا نہیں تو بہتر ہے کہ اب بھی پلٹ چلو اور ان میں کچھ لوگ

فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ

رسول سے گھر لوٹ جانے کی اجازت مانگنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے گھر (مردوں سے) بالکل خالی (غیر محفوظ) پڑے ہیں

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ

حالانکہ وہ خالی (غیر محفوظ) نہیں تھے (بلکہ وہ لوگ تو اسی بہانہ سے) بس بھاگنا چاہتے ہیں اور اگر ذرا بیاہی لشکر

دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ

ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آپڑے اور ان سے فساد (خانہ جنگی) کرنے کی درخواست کی جائے

لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا

تو یہ لوگ اسکے لئے تیار موجود ہوں اور اسوقت اپنے گھروں میں بھی بہت کم توقف کریں گے (اگرچہ یہ بہانہ)

عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَ

حالانکہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم (دشمن کے مقابلہ میں) اپنی پیٹھ نہ پھیریں گے اور

كَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ

خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو ایک نہ ایک دن ہو کر رہیگی (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ اگر تم موت یا قتل

إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ

کے خوف سے بھاگے بھی تو (یہ) بھاگنا تمہیں ہرگز کچھ بھی مفید نہ ہوگا اور اگر تم بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ

یہی کہ دنیا میں چند روز اور چین کر لو (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ

اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَ

کرے تو تمہیں اس کے عذاب سے کون ایسا ہے جو بچا لے یا بھلائی ہی کرنا چاہے تو کون روک سکتا ہے

لَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا

اور یہ لوگ خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا سرپرست پائیں گے اور نہ

نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَ

مددگار تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو خوب جانتا ہے اور

منزل ٥

ہے کہا کہ ہم کہاں تک تھامو کے رہیں گے ہم میں سے تا [illegible] باقی نہیں [illegible] گرپ غرض چند آدمیوں کو لے کر اچانک ایک دبانے سے [illegible] کا کر جوش شجاعت [illegible] طلب کیا حضرت نے اصحاب سے دریافت کیا کہ بھلا کوئی ہے حضرت علی [illegible] آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ [illegible] بلکہ حضرت عمر نے عرض کی یا حضرت کسکو اپنی جان دو بھر ہو کہ [illegible] مقابلہ کو جائے میں ایک دفعہ اسکے ساتھ سفر میں تھا اور یہ [illegible] کہ ایکبار [illegible] اپنے اونٹ کی پیٹھ پر [illegible] کھجور کے درخت کا سپر بنا کر انہیں حملہ آور ہوا اور سب کو مار کے بھگا دیا [illegible] پر جوا اثر پڑا وہ ظاہر ہے غرض کہ سوائے حضرت علی کے کوئی اٹھا ایک نہیں آپنے فرمایا علی یہ عمرو ہے عرض کی کہ اگر یہ عمرو ہے تو میں بھی علی ہوں غرض تین دفعہ یہی [illegible] ہوا حضرت علی کو اپنی زرہ اور اپنا عمامہ باندھا اپنی تلوار دی اور رخصت کر کے دعا کی خداوندا تو اس کا ہر طرف سے نگہبان رہنا خداوندا تیرے تین مددگار تھے عبیدہ کو تو نے [illegible] بدر میں اٹھا لیا اور حمزہ کو احد میں اب یہی ایک باقی رہ گیا ہے تو ہی اسکا محافظ ہے غرض جناب امیر اسکے پاس پہونچے تو پہلے اس نے آپکے مقابلہ کو انکار کیا لیکن اصرار وہ مقابل ہوا اور دونوں میں حملے ہونے لگے [illegible] غبار بلند ہوا کہ دونوں چھپ گئے اسنے ایک وار کیا آپ نے سپر پر روکا مگر اسکی ضرب سپر سے گذر کر [illegible]

بانیہ ضرب کر ایک وار کیا تو اسکا پاؤں کٹا اور گرا آپ نے فوراً اسکے سینہ پر سوار ہو کر اسکا سر کاٹا اور نعرہ تکبیر بلند کیا اور اسکا سر لیکر حضرت رسول کی خدمت میں حاضر
ہوئے اسی حملہ کے بارے میں آنحضرت نے فرمایا تھا۔ ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین الی یوم القیامۃ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

بقیہ صفحہ گذشتہ۔ خندق کے روز علی کی ضربت جن و انس کی عبادت سے قیامت تک افضل ہے عمرو ابن عبد ود کے قتل ہونے کے بعد اسکے ساتھی تتر بتر ہو گئے نوفل ...

الْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ

اور کبھی خوب جانتا ہے جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور خود بھی (نقط بھولے بھٹکے) لڑائیکو

الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ

لڑائی کے کیونکہ تمہارے بارے میں ایک ذرا سا اگر تم سے اپنی جان چرائی (اور بخیلی کرتے) اور جب ڈر کا کوئی

الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ

خوف کا موقع آ پڑا تو تم دیکھتے ہو کہ یاس سے تمہاری طرف دیکھتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں

كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ

اسطرح گھومتی ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی بیہوشی چھا جائے پھر جب خوف (کا موقع)

الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى

جاتا رہا (اور ایمانداروں کی فتح ہوئی) تو مال غنیمت پر گرتے پڑتے فوراً تم اپنی تیز زبانوں سے

الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ

طعنہ کرنے لگے یہ لوگ (شروع سے) ایمان ہی نہیں لائے (نقط زبانی جمع خرچ تھی) تو خدا نے بھی ان کا کیا

وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ

کرایا سب اکارت کر دیا اور یہ تو خدا کیواسطے ایک (نہایت) آسان بات تھی (مدینہ کا محاصرہ کرنے والے چل بھی دیے) مگر یہ

الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ

لوگ ابھی یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر کہیں (کفار کا) لشکر پھر آ پہونچے

يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ

تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بستے اور وہیں سے بیٹھے تمہارے حالات

عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾

دریافت کرتے رہتے اور اگر انکو تم لوگوں میں رہنا پڑتا تو فقط (بھولے بھٹکے) ایکو (ذرا ظہور دکھیں) لڑتے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ

(مسلمانو!) تمہارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ تھا مگر یہ اس شخص

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

کیواسطے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بکثرت کرتا ہو

[illegible]

رکوع ۲ ۱۲ ۱۸

... یہ خیالات تو دماغ میں چکر کھا ہی رہے تھے اب جو ابو سفیان نے ... ابو سفیان برافروختہ ہوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہو گیا (باقی بر صفحہ آئندہ)



وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا
اور جب سچے ایمانداروں نے کفار کے جتھوں کو دیکھا تو (بے تکلف) کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جس کا
مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ
ہم سے خدا نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا تھا (اسکی پیشگی خبر دی تھی) اور خدا نے اور اسکے
رَسُوْلُهٗ ز وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾
رسول نے بالکل ٹھیک کہا تھا اور اس کے دیکھنے سے انکا ایمان اور انکی اطاعت اور بھی زیادہ ہوگئی
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انھوں نے (جان نثاری کا) جو عہد کیا تھا
اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ
اسے پورا کر دکھایا غرض ان میں سے بعض وہ ہیں جو (مر کر) اپنا وقت پورا کر گئے اور ان میں
مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ
بعض (حکم خدا کے) منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی (یہ امتحان اسلئے تھا) کہ
اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ
خدا سچے (ایمانداروں) کو ان کی سچائی کی جزائے خیر دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے
الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ
یا اگر وہ لوگ توبہ کریں تو خدا ان کی توبہ قبول فرمائے اسمیں شک نہیں کہ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ ج وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو مدینہ سے
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى
پھیر دیا (اور وہ لوگ) اپنی جھنجھلاہٹ میں (پھر گئے) اور انھیں کچھ فائدہ بھی نہ ہوا اور خدا نے
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
(اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور خدا تو (بڑا) زبردست
عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ ج وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
(اور) غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (بنی قریظہ) نے ان کفار کی مدد کی تھی خدا

بقیہ صفحہ گذشتہ
اور مدینہ تک اتفاقی
جو لڑائی پیش آئی
بل گیا ... ان کیا
کہ خدا نے ایک
آندھی ... بہت
سی ... جس سے ...
کفار کے ... خیمے ...
اکھڑ گئے ... دیگیں اوندھی
... آگ ...
بجھ گئی فرشتوں
کی تکبیروں کی آواز
سے ... آئے
کفار کے ... دل
... ان کے قدم اکھڑ
گئے ابو سفیان
اپنے اونٹ پر
جو ... سوار
ہوا اور اس کے ساتھ
سب کے سب چلتے
ہوئے اور یوں
مسلمانوں کو ... حاصل
ہوئی ١٢ - ١٢ - ١٢

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ

ان کو ان کے قلعوں سے (بے دخل کرکے) نیچے اتار دیا[۱] اور ان کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ

(اتنا) رعب بٹھا دیا کہ تم ان کے کچھ لوگوں کو قتل کرنے لگے اور کچھ

تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ

لوگوں کو قیدی (اور غلام) بنانے اور تم ہی لوگوں کو ان کی زمین اور ان کے گھر

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور ان کے مال اور اس زمین (خیبر) کا خدا نے مالک بنا دیا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا اور خدا تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے اے رسول[۲] اپنی بی بیوں سے کہہ دو کہ

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا

اگر تم فقط دنیاوی زندگی اور اسکی آرائش و زینت کی خواہاں ہو تو

فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

ادھر آؤ میں تم کو کچھ ساز و سامان دیدوں اور عنوان شائستہ سے رخصت کردوں

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ

اور اگر تم لوگ خدا اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کے خواہاں ہو تو (اچھی

الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ

طرح خیال رکھو کہ) تم لوگوں میں نیکوکار عورتوں کے لئے خدا نے یقیناً بڑا (بڑا)

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ

اجر (و ثواب) مہیا کر رکھا ہے اے پیغمبر کی بی بیوں تم میں سے جو کوئی کسی صریحی

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ

ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو (یاد رہے کہ) اس کا عذاب بھی دگنا

ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

بڑھا دیا جائے گا اور خدا کے واسطے (نہایت) آسان ہے

ع ۳ / ۷ / ۱۹

[۱] جب تمام کفار بھاگ گئے اور مسلمان باطمینان مدینہ میں آئے تو ابھی حضرت رسول ہتھیار کھول کر ہاتھ پاؤں بھی نہ دھونے پائے تھے کہ حضرت جبرئیل بنی قریظہ پر چڑھائی کا تاکیدی حکم لائے غرض فوراً منادی کر دی گئی کہ ہر شخص نماز عصر وہیں پڑھے غرض اسکا محاصرہ کیا گیا چند روز بعد یہ لوگ گھبرا گئے اور کعب بن اسد نے کہا کہ تم لوگ مسلمانوں پر چڑھاؤ یا اپنے لڑکوں عورتوں کو قتل کرکے مقابلہ کرو یا آج شب شنبہ ہے محمد ہم سے مطمئن ہیں کہ آج ہماری عبادت کا دن ہے جنگ نہ کریں گے ان پر حملہ کرو مگر ان لوگوں نے ایک نہ مانا آپ کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنے قلعوں سے باہر نکلو تو تمہارے واسطے مناسب حکم دیا جائے گا مگر وہ نہ آئے بہانتک کہ جب پچیس روز گزر گئے اور تکلیف کی انتہا ہو گئی تو خود اترے اور بہت منت و زاری کرکے آپ سے عرض کیا کہ ہم لوگوں نے معاہدہ توڑا کفار کا ساتھ دیا میری تباہی پر کمر باندھی اور پھر میرے حکم کو نہ مانا اب تم اپنے واسطے پنچ مقرر کرو جو وہ حکم دے اسکو مانو غرض سعد بن معاذ پنچ مقرر ہوئے اور انھوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کے مرد قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال اسباب غنیمت شمار کیا جائے غرض اسکی تعمیل کی گئی اور یوں انکا خاتمہ ہوا۔

[۲] جب حضرت رسول فتح خیبر سے واپس آئے تو حضرت کی بعض بی بیوں نے کہا کہ جو کچھ آپ کو ملا ہے ہم لوگوں کو دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تو اسے مسلمانوں پر حکم خدا کے مطابق تقسیم کر دیا اس پر وہ خفہ ہو کر کہنے لگیں کہ تم یہ سمجھے ہو کہ اگر تم ہمکو طلاق دو گے تو ہمکو کوئی اور شوہر نہ ملیگا اسکا حضرت کو بڑا رنج ہوا حتی کہ آپ کنارہ کش ہو گئے اور ۲۹ دن تک مشربہ ام ابراہیم میں رہے یہانتک کہ حضرت کی بی بیوں کو تخییر ہوا اور یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

ف۱ اس حکم کی تمام ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں حتیٰ کہ بی بی سودہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا آپ حج وغیرہ کو کیوں نہیں جاتیں، تو فرمایا ایکبار مجھ پر واجب تھا وہ میں کر چکی اُسکے بعد میرا حج یہی ہے کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور جس حجرہ میں مجھے رسول اللہ بٹھا گئے ہیں اسی میں بیٹھی رہوں چنانچہ وہ عمر بھر اپنے حجرے سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد انکی لاش نکلی، سبحان اللہ کیا پاکباز بی بیاں تھیں، مگر حضرت عائشہ نے صرف گھر سے قدم باہر نہ نکالا بلکہ منزلوں مدینہ سے مکہ گئیں اور پھر واپس آئیں اور طلحہ زبیر کے بہکانے سے مدینہ سے بصرہ آئیں اور لاکھوں کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علی کے مقابل لڑیں اور پھر ہزاروں مسلمانوں کا خون کرا دیا۔ اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اسقدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی، دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵، صفحہ ۱۹۶، سطر ۲۹ مطبوعہ مصر ۱۲ - ۱۲

ف۲ اسپر تو تمام علماء کا اتفاق ہے اور سنیوں اور شیعوں میں کوئی اس کا مخالف نہیں کہ اہلبیت رسول، حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ آیت ان ہی بزرگوں کے بارے میں نازل ہوئی، مگر بعض حضرات اہلسنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مع وثنا اور اہلبیت میں داخل لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے (۱) اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مؤنث حاضر تھی اس میں بھی باقی رہتی بلکہ اگر (۲) اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے (۳) اگر ازواج نبی بھی شامل ہوتیں تو انکی تعداد نو تھی اور ان حضرات کی چار ان میں بھی ایک عورت ہی تھیں سب مجموعاً تیرہ ہوئے دس عورتیں تین مرد پھر بھی غلبہ عورتوں ہی کا رہا اس حالت میں بھی ضمیر و صیغہ مؤنث ہی لانا ضروری تھا نہ مذکر (۴) زید بن ارقم کا قول ہے کہ ازواج اہلبیت نہیں ہیں کیونکہ یہ تو آج ہیں کل طلاق دی الگ ہو گئیں، بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدا نے صدقہ حرام کیا ہے (۵) اگر ازواج بھی شامل ہوتیں تو

(بقیہ صفحہ آئندہ)

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اُس کے رسول کی تابعداری اور اچھے (اچھے)

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

کام کرے گی اس کو ہم اُس کا ثواب بھی دوہرا عطا کریں گے اور ہم نے اُس کے لیے (جنت میں)

كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے، اے نبی کی بی بیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (بس)

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ

اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو (اجنبی آدمی سے) بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات نہ کرو تاکہ جسکے دل میں

فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ

(شہوت زنا کا) مرض ہے وہ (کچھ اور) آرزو (نہ) کرے اور (صاف صاف) عنوان شائستہ سے بات کیا کرو، اور اپنے گھروں

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

میں نچلی ف۱ بیٹھی رہو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو، اور

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ

پابندی سے نماز پڑھا کرو، اور (برابر) زکوٰۃ دیا کرو اور خدا اور اُس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

اطاعت کرو، اے (پیغمبر کے) اہلبیت ف۲ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ

اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے اور (اے نبی کی بی بیو) تمہارے گھروں میں جو

مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ

خدا کی آیتیں اور (عقل کی) حکمت (کی باتیں) پڑھی جاتی ہیں، اُن کو یاد رکھو بے شک خدا

اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ

بڑا باریک بیں واقف کار ہے (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور

الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز

الصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ

عورتیں، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور

وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

فروتنی کرنے والی عورتیں، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور

وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں،

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا

بے شک ان سب کے واسطے خدا نے مغفرت اور بڑا (بڑا) ثواب مہیا کر رکھا ہے اور نہ

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اُسکے رسول کسی کام کا حکم دیں

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ

تو اُن کو اپنے اس کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص نے خدا

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾

اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا،

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب تم اس شخص (زید) سے کہہ رہے تھے جس پر خدا نے احسان (الگ) کیا تھا اور تم نے

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ

بھی (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور خود تم

فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ

اس بات کو اپنے دل میں چھپاتے تھے جسکو (آخرکار) خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

جس وقت حضرت اُم سلمہ کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت ممدوح اور پکی ایماندار بی بی تھیں جب چادر کا کونا اٹھا کر اس میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسول نے کونا ہاتھ سے کھینچ لیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ تم نیکی پر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو، اس مطلب کی تقریباً تیس حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جن کو مختلف علماء اہلسنت نے مثل امام احمد بن حنبل، ابن مردویہ، ثعلبی سیوطی وغیرہ کے نقل کی ہیں اور میں نے اُن سب کو اپنے رسالہ المناظرہ میں جمع کر دیا ہے، انکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسول ام سلمہ کے گھر میں تھے اور حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور پھر اپنے سمیت سب پر ایک بڑی چادر اوڑھا دی اور دعا کی خداوندا یہی میرے اہلبیت ہیں ان کو ہر بُرائی سے دور رکھ اور اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ یہ سن کر حضرت اُم سلمہ نے اس میں داخل ہونا چاہا تو روک دی گئیں اور حکم ہوا تم اہلبیت میں نہیں ہو ازواج میں ہو اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اُسکے بعد مدتوں ہر نماز کے وقت جب حضرت رسول حضرت علی کے مکان کے پاس آتے تو چوکھٹ تھام کر فرماتے۔ "السلام علیکم یا اہل البیت" الخ۔ دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

۱؎ جب حضرت رسول نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تھا تو اُن کے مال سے تجارت کیا کرتے تھے ایک دن یہ بازار عکاظ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک کمسن لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپ نے زید کے تیور سے سمجھدار خیال کرکے اسکو خرید لیا اور جب آپ پیغمبری کے عہدے پر سرفراز ہوئے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا، جب اسکے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت کی غلامی میں ہے تو گھر میں آیا (بقیہ صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اور حضرت ابوطالب سے سفارش کرائی کہ حضرت رسول یا اسکو مہربے ہاتھ بیچ ڈالیں یا فدیہ لیں یا آزاد کردیں جب آپنے سُنا تو فوراً اسکو آزاد کر دیا اور اختیار دیا کہ جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا اور ہرچند اُس سے اصرار کیا اور اپنے گھر لے جانا چاہا مگر وہ کہنے لگا میں رسول خدا کو چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤنگا، تب حارثہ نے جھلا کر کہا تو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا، زید نے کہا بیشک اُسوقت حضرت رسول نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے، اُس روز سے لوگ زید کو غلام کے بجائے ابن محمد کہنے لگے اور حضرت بھی بہت مانتے تھے جب آپنے ہجرت کی تو آپنے اپنی پھوپھی اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے انکا بیاہ کیا اگرچہ زینب زید کی غلامی کے دھبہ کی وجہ سے کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرت کی خاطر سے قبول کرلیا اور خوشی سے نکاح ہوگیا مگر عرف عام کے رسم و رواج کے مطابق عورتوں میں زینب کی انکو نیچی ہونے لگی اور اسوجہ سے دونوں میں ابتدا ہی سے ہموا کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں دوسرے اونچے عالی خاندان کی بیٹی اور رسول کی بہن اور اسپر زید ایک تو معمولی صورت کے آدمی دوسرے غلام آزاد اسپر عورتوں کے طعنے طنز غرض یہ کھٹک زینب کے دل میں رہا کرتی اور جب ان کو پوری محبت نہ تھی تو زید کو بھی انکی طرف پوری توجہ نہوئی اور فطرتاً ہونا بھی نہیں چاہیے تھا، غرض دونوں میں اَن بَن ہوگئی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہوا حضرت رسول نے ہرچند کوشش کی کہ دونوں مل جل کر رہیں اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر وہ ملاپ نہ بننا تھی نہ بنی اور زید نے طلاق دے ہی دی ۱۲

منزل ۵

اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا

حالانکہ خدا اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم اُس سے ڈرو، غرض جب زید نے اپنی حاجت پوری کر چکا

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

(طلاق دیدی) تو ہم نے (حکم دے کر) اُس عورت (زینب) کا نکاح لے تم سے کر دیا تاکہ عام مومنوں کے لئے

حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ

لے پالک لڑکوں کی بی بیوں (سے نکاح کرنے) میں جب وہ اپنا مطلب اُن عورتوں سے پورا کر چکیں

وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى

(طلاق دیدیں) کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے جو حکم خدا نے

النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ

پیغمبر پر فرض کر دیا اُس (کے کرنے) میں اُنپر کوئی مضائقہ نہیں جو لوگ (ان سے)

فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

پہلے گزر چکے ہیں اُنکے بارے میں بھی خدا کا یہی دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی) اور خدا کا حکم

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ

ٹھہر چکا (اندازے سے) مقرر کیا ہوا ہوتا ہے، وہ لوگ جو خدا کے پیغاموں کو (لوگوں تک جوں کا توں)

اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

پہونچاتے تھے اور اُس سے ڈرتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (پھر تم کیوں ڈرتے ہو)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ

اور حساب لینے کے واسطے تو خدا کافی ہے (لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے (حقیقتاً) کسی کے باپ نہیں ہیں

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ

(کہ پھر زید کی بی بی کیوں حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مُہر (یعنی ختم کرنے والے) ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے، اے ایمان والو

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

بہ کثرت خدا کی یاد کیا کرو اور صبح و شام اُسی کی تسبیح

ع ۵ / ۶ / ۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

لے جب زید نے زینب کو طلاق دے دی تو اُنکو ایک غلام سے نکاح ہونے کا صدمہ تھا ہی اب مطلقہ ہونے کا دھبہ اور دل کو تڑپانے لگا اور دن رات کوفت رنج اور گھٹ گھٹ کر زاری میں بسر کرتیں، ادھر زینب کی یہ حالت حضرت رسول دیکھ رہے تھے اور اُن کے غم و رنج کے دفعیہ کی تدبیریں سوچا کرتے، انہی زمانے میں وہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے لے پالکوں کو اپنا بیٹا نہ سمجھو حالانکہ اُس وقت عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھتے اور وارث بناتے اور تمام برتاؤ (بقیہ صفحہ آئندہ)

أَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ

کرتے رہو' وہ وہی تو ہے جو خود تم پر درود سلہ (رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (بھی)

لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ

تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا تو

بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ

(ایماندار) پر بڑا مہربان ہے ، جس دن اسکی بارگاہ میں حاضر ہونگے (اُسدن) اُنکی مدارات

سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

(اُنکی طرف سے ہر قسم کی) سلامتی ہوگی' اور خدا نے تو اُنکے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے' اے نبی

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا

ہم نے تم کو (لوگوں کا) گواہ اور (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور خدا کی

إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور (ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا' اور تم مومنین کو خوشخبری دیدو

بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ

کہ اُن کے لیے خدا کی طرف سے بہت بڑی (مہربانی اور) بخشش ہے ، اور (اے رسول) تم (کہیں)

الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ

کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا اور اُنکی ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دو اور خدا پر بھروسا

عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

رکھو' اور کارسازی میں خدا کافی ہے ، اے ایماندار و جب

آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ

تم مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کئے) نکاح کرو اسکے بعد اُنھیں اپنے ہاتھ لگانے سے

مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ

پہلے ہی طلاق دیدو تو پھر تم کو اُن پر کوئی حق نہیں کہ (اُن سے)

عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ

عدہ پورا کراؤ' اُن کو تو کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) صلبی بیٹوں کے سے ہو جاتے حتیٰ کہ صلبی بیٹے ترکہ سے محروم ہو جائیں گر لے پالک نہیں محروم ہوتے احضرت کو خدا کے حکم کے مطابق اس قبیح رسم کو توڑنا بہت ضروری تھا اور یہ زمانے کا قاعدہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی گروہ کی ہدایت و اصلاح کرنی چاہتا ہے تو تاوقتیکہ اُن اُمور کو خود کر کے نہ دکھلائے اور نمونہ نہ بنے لوگوں پر خالی زبانی کہنے کا اثر کم ہوتا ہے' غرض حضرت کے ایک کو زینب کے صدمت اور ذلت کا خیال کیونکہ آپ ہی نے زید سے اُن کو بیاہا تھا اُنکی دلجوئی ضروری تھی دیگر اس بُری رسم کو توڑنا اُس پر خدا کا حکم ان وجوہ سے حضرت نے خود زینب سے عقد کر لیا اس سے لے پالکوں کے بیٹا ہونیکی رسم بھی ٹوٹی کیونکہ اگر وہ واقعی بیٹا بن جاتا تو اس کی مطلقہ بی بی سے نکاح کیوں کرتے اور زینب کی یہ ذلت کہ ایک غلام کی بی بی تھیں اور پھر اُسنے بھی طلاق دے دی اس عزت سے بدلی کہ وہ رسول کی بی بنیں اور اُن کے صدمات بھی جاتے رہے اسی وجہ سے زینب اور بی بیوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ایک تو وہ رسول کی ہم خاندان اور ایک دادا کی دونوں اولاد دوسرے خود خدا نے اُن کا نکاح کیا خلاصہ جب یہ نکاح ہو گیا تو زینب کو چھوڑ کفار حضرت رسول پر طعنہ کرنے لگے اُنکے جواب میں خدا نے یہ آیات نازل کیے اور اُن کا دندان شکن جواب دیدیا اور یہ بھی بتا دیا کہ محمد کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ رسول اور خاتم النبیین ہیں اور خدا کے احکام کے بھی پابند ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

سلہ صلوٰۃ کے معنی طلب رحمت اور دعا کے ہیں مگر جب خدا کیطرف نسبت دی جائے تو اُسکے معنی صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کرے گا تو اس آیت کا مطلب ہوا کہ خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اُسے لے کر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں اس مقام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور ہنسنے کے قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان اللہ و ملائکتہ یصلون کے تحت میں لکھتے ہیں کہ اس قسم کی آیت "الذی یصلی" وغیرہ سے اگرچہ عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنا جائز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اسکو اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوٰۃ بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی رافضی سے متہم ہو جائیں انتہیٰ معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہو گئی ۱۲

سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ

رخصت کردو۔ اے نبی ہم نے تمھارے واسطے تمھاری اُن بی بیوں کو حلال کر دیا ہے

أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ

جن کو تم مہر دے چکے ہو اور تمھاری اُن لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو

مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ

(بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت میں عطا کی ہیں اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ

اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمھارے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں

مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

(حلال کر دیں) اور ہر ایماندار عورت ۱؎ (بھی حلال کر دی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دیدے

إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ

اور نبی بھی اُس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، مگر (اے رسول) یہ حکم صرف تمھارے واسطے

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي

خاص ہے اور مومنین کے لیے نہیں اور ہم نے جو کچھ (مہر یا قیمت) عام مومنین پر انکی بی بیوں

أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ

اور انکی لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر دیا ہے ہم خوب جانتے ہیں اور (تمھاری رعایت اسلیے ہے) تاکہ تم کو

حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ

(بی بیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، ان میں سے جس کو

مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

(جب) چاہو الگ کر دو اور جسکو (جبتک) چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو تم نے الگ کر دیا تھا اگر پھر

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ

تم اُن کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ (اختیار جو تم کو دیا گیا ہے) ضرور اس قابل ہے

تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ

کہ تمھاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہوں اور جو کچھ تم انھیں دیدو

۱؎ ماہ رمضان سنہ ۸ھ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام ام شریک بنت جابر تھا نفیس جوڑا پہنے اپنے کو ہر قسم کی زینت سے آراستہ کرکے جب حضرت حفصہ کے گھر میں تھے آپ کے پاس آکر کہنے لگی میں ایک کنواری عورت ہوں کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا، اگر آپ مجھے قبول فرمالیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں، حضرت نے اُسے دعا دی اور فرمایا "اے انصار کی بہن خدا تجھے جزائے خیر دے، تمھارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی" میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جو خدا کا حکم ہوگا وہ تیرے پاس پہونچے گا، حفصہ نے کہا اے عورت تو کسقدر بے حیا اور دلیر ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے، حضرت نے اُس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تجھ سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسول کی رغبت کی اور تو اس سے بدتر ہے کہ تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اُس عورت سے فرمایا، خدا نے اس رغبت کی وجہ سے بہشت تجھ پر واجب کی غرض اُس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، اور آپ نے اُسے قبول فرمایا، اور بیچاری چند مہینے زندہ رہ کر راہی جنت ہوئی، اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ بولیں کہ خدا آپ کی خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہے، آپنے فرمایا اگر تم بھی خدا کی فرمانبرداری کرو تو تمھاری خواہش کے موافق بھی جلدی کرے

كُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

سب کی سب اُس پر راضی رہیں اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے خدا اُس کو خوب جانتا ہے اور خدا

عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ

بڑا واقف کار بردبار ہے (اے رسول) اب ان (نو) کے بعد (اور) عورتیں تمھارے واسطے حلال نہیں اور نہ

اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے (ان میں سے کسی چھوڑ کر) اور بی بیاں کر لو اگرچہ تم کو اُن کا حسن کیسا ہی بھلا

حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

(کیوں نہ) معلوم ہو مگر تمھاری لونڈیاں (اسکے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگراں

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ

ہے، اے ایمان دارو تم لوگ پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر

النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ

جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (لیکن) اُسکے پکنے کا انتظار (نبی کے گھر بیٹھ کر) نہ

اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ

کرو، مگر جب تم کو بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو

فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ

(فوراً اپنی اپنی جگہ) چلے[1] جایا کرو اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو کیونکہ اس سے

كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ

پیغمبر کو اذیت ہوتی ہے تو وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں اور خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے

مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ

جھیپتا نہیں، اور جب[2] پیغمبر کی بی بیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے باہر سے

مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ

مانگا کرو یہی تمھارے دلوں اور اُن کے دلوں کے واسطے بہت

قُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صفائی کی بات ہے اور تمھارے واسطے یہ جائز نہیں کہ رسول خدا کو (کسی طرح) اذیت دو

[1] زینب کے نکاح کے وقت حضرت نے بہت لوگوں کی دعوت کی جب سب لوگ کھا کر چلے گئے تو تین آدمی آپس میں باتیں کرنے، اور آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں مگر تہذیب حضرت کو صاف کہہ دینے سے مانع تھی، جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر چلے ہوئے ازواج کے حجروں کی طرف چلے گئے ابھی واپس آکر تو پھر اُن لوگوں کو گپ کرتے دیکھا، خیر آپ پھر چلے تو خدا خدا کر کے اُن لوگوں نے جگہ خالی کی اسی پر یہ آیت نازل ہوئی

[2] مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر آ گئے، آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے، اتفاقاً کھانے میں حضرت عمر کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ کو سخت ناگوار گزرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۶ ۱۲ ۴

ؔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونیکے بعد ایک شخص حضرت طلحہ نے فرمایا کہ کیا ہم اپنی چچا زاد بیوں (پیغمبر کی بی بیوں) سے بھی پردے کے باہر سے بات کریں اگر رسول مرے تو میں عائشہ سے نکاح کرونگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیبیاں حرام کردی گئیں تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

منزل

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ

اور نہ یہ جائز ہے ؔ کہ تم اُنکے بعد کبھی اُس کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک یہ خدا

ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا

کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے ، چاہے کسی چیز کو ظاہر کرو

اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴ لَا جُنَاحَ

یا اُسے چھپاؤ خدا تو (بہرحال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ

عورتوں پر نہ اپنے باپ داداؤں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ

اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ

اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ

وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ

اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں کچھ) گناہ ہے (اے پیغمبر کی بی بیو)

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ

تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو اس میں شک ہی نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر چیز سے واقف ہے اسمیں بھی

اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

شک نہیں کہ خدا اور اُسکے فرشتے پیغمبر (اور انکی آل) پر درود ؔ بھیجتے ہیں تو اے ایماندارو تم

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ

بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو بے شک جو لوگ

يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا

خدا کو اور اُسکے رسول کو اذیت دیتے ہیں اُنپر خدا نے دنیا اور آخرت (دونوں) میں

وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ

لعنت کی ہے اور اُن کے لیے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے ، اور جو لوگ

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو بغیر کچھ کیے دھرے (تہمت دے کر) اذیت دیتے ہیں

ؔ میں نے ترجمہ میں لفظ آل بڑھایا ہے اسکی چند وجہیں ہیں (۱) اللہ نے اسکا اقرار کیا ہے کہ حضرت کے اہلبیت پانچ چیزوں میں آپکے برابر ہیں منجملہ اُن کے تشہد میں درود بھیجنا ، (۲) ایک روایت میں ہے کہ شب معراج کی شادابی کے قبل ملائکہ نے حضرت علیؑ پر درود بھیجا ، (۳) مناقب مرتضوی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول سے سنا کہ آپ فرماتے تھے مجھ اور علیؑ پر ملائکہ نے سات مرتبہ درود بھیجا ، (۴) سنن ابی داؤد میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے اور اسکی تصحیح کی حاکم ، ابوالقاسم ، ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول سے پوچھا آپکو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم (۵) مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضرت رسول نماز میں یوں فرماتے تھے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم (۶) صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا لا تصلوا علی الصلوۃ البتیرا مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو۔ لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے فرمایا ، اللھم صل علی محمد کہہ کر رہ جانا ناقص ہے بلکہ یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد (۷) سب سے قطعی ثبوت خود قرآن میں "سلام علی آل یاسین" موجود ہے اور مسلم ہے کہ یاسین حضرت رسول کا خطاب ہے تو جیسے آل یاسین ویسے آل محمد (۸) اسکے علاوہ بعض آیہ کریمہ سے اجتہاد علامہ زمخشری جب عام مومنین پر درود بھیجنا جایز ہے تو حضرات اہلبیت اُن سب سے زیادہ اولی ہیں (۹) امام شافعی نے کیا خوب قطعہ کہا ہے ، ؎

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

اے اہلبیت رسول خدا تمہاری محبت قرآن میں فرض کردی ہے ، تمہارے مرتبہ کی بزرگی میں اسیقدر کافی ہے ، کہ نماز میں جو شخص تمہیر درود نہ بھیجے اسکی نماز ہی صحیح نہیں ، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ مصر وغیرہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

تو وہ ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں سلہ اے نبی اپنی

قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ

بی بیوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ط ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ

(باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں سلہ کا گھونگھٹ لٹکا لیا کرو یہ

أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

ان کی (شرافت کی) پہچان کیواسطے بہت مناسب ہے تو انھیں کوئی چھیڑیگا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان

رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ

ہے (اے رسول) منافقین اور وہ لوگ سلہ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ

اور جو لوگ مدینہ میں بُری خبریں اُڑایا کرتے ہیں اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز نہ آئیں گے

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا

تو ہم تم ہی کو (ایک نہ ایک دن) اُن پر مسلط کردینگے پھر وہ تمہارے پڑوس میں چند روزوں کے سوا

قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُونِينَ ج أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَ

ٹھہرنے (ہی) نہ پائینگے، لعنت کے مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر

قُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

بُری طرح مار ڈالے گئے جو لوگ پہلے گزر گئے اُن کے بارے میں (بھی) خدا کی (یہی)

مِنْ قَبْلُ ج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾

عادت (جاری) رہی اور تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر تبدل نہ پاؤ گے

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

(اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ اس کا علم تو

عِنْدَ اللَّهِ ط وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ

بس خدا کو ہے، اور تم کیا جانو شاید قیامت

منزل

ع ۶ ۷ ۴

سلہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علی کو بُرا بھلا کہتے تھے، دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ سطر ۳۶ ۱۲

سلہ جب حضرت رسول ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ ایک بڑے دیہات کی صورت میں تھا اور زمانہ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے اور عورتیں اکثر رات کو یا جھٹپٹے صبح کو باہر نکل کر رفع حاجت کرلیتی ہیں یہی حالت مدینہ کی تھی تو عورتیں جب رفع ضرورت یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں تو کچھ بدوضع لوگ تاک میں بیٹھے رہتے اور خواہ مخواہ انھیں چھیڑتے جب اس پر باز پرس ہوتی تو کہہ دیتے کہ ہم نے انھیں کنیز سمجھا تھا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی، جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنے زمانہ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنا منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا کر باہر نکلا کریں تاکہ اُن بدمعاش لوگوں کا یہ عذر بھی جاتا رہے اور پھر اُن کی قرار واقعی سزا کی جائے۔ ۱۲۔ ۱۲

الربع

مع ۱۲

سلہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے، مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو اُن لوگوں نے ان کے رفقہ وارثوں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا، فلاں مقید ہوا۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

الربع

نصف

قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ

قریب ہی ہو خدا نے تو کافروں پر یقیناً لعنت کی ہے اور اُن کے لیے جہنم کو تیار

سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا

کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ ابدالآباد رہیں گے اور نہ کسی کو اپنا سرپرست پائیں گے

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ

نہ مددگار، جس دن اُن کے منہ جہنم کی طرف پھیر دیے جائیں گے تو (اُس دن افسوسناک لہجہ میں)

يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَ

کہیں گے اے کاش ہم نے خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا اور

قَالُوْا رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّوْنَا

کہیں گے پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں ہی نے ہمیں

السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ

گمراہ کردیا، پروردگارا (ہمیں تو عذاب ہی ہے مگر) اُن لوگوں پر دوہرا عذاب نازل کر اور

الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

ان پر بڑی سے بڑی لعنت کر، اے ایمان والو (خبردار کہیں) تم لوگ بھی انکے ایسے

كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۚ وَ

نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰ کو تکلیف دی تو خدا نے اُنکی تہمتوں سے موسیٰ کو بری کردیا اور

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

موسیٰ خدا کے نزدیک (ایک) رودار (پیغمبر) تھے، اے ایمان والو خدا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ

سے ڈرتے رہو اور (جب کہو تو) درست بات کہا کرو تو خدا تمھاری کارگزاریوں

أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

کو درست کردے گا اور تمھارے گناہ بخشدے گا اور جس شخص نے خدا اور اسکے

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا

رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب اچھی طرح پہونچ گیا بیشک ہم نے (روز ازل) اپنی امانت

ع ۸ / ۱۰ / ۵

اے یہ غالباً اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسےٰ پر زنا کی تہمت لگانے کی جرأت کی تھی جس کا تفصیل قصہ قصص صفحہ ۶۳۰ میں مذکور ہے اور حضرت رسول کی اذیت سے غالباً حضرت کے زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے جو کمبخت لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بکواس کیا کرتے، اور حضرت رسول کو تکلیف ہوتی ۱۲ - ۱۲ ۱۲

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ

(اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور لے زمین پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اُسکے (بار)

اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط

اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اُسے (بے تامل) اُٹھا لیا، بے شک انسان

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

(اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے (اس کا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا منافق مردوں اور منافق

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ

عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (انکے کیے کی) سزا دیگا اور ایماندار مردوں اور ایماندار

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

عورتوں کی (تقصیر امانت کی) توبہ قبول فرمائے گا، اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے،

سُوْرَةُ السَّبَاِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ بَعْدَ لُقْمَانَ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۂ سبا لے مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوّن آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

ہر قسم کی تعریف اُسی خدا کے لیے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ

ہے (غرض سب کچھ) اُسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرح) اسکی تعریف ہے اور وہی واقف کار

الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ

حکیم ہے (جو) جو چیزیں (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوتی ہیں اور جو چیز (درخت وغیرہ) اس میں سے نکلتی ہیں

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ط وَ

جو چیز (پانی وغیرہ) آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو چیز (نجارات فرشتے وغیرہ) اس پر چڑھتی ہے (سب) جانتا ہے

هُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وہی بڑا بخشنے والا ہے، اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت

تفسیر

لے عمکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں مگر جتنی خواہشیں اور تمنائیں حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں بقول شخصے ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے مگر جس کثرت سے خواہشیں اُسی کثرت سے ذمہ داریاں اور مختلف حقوق، خدا کے، والدین کے، اقربا کے، اولاد کے احباب کے، میاں بی بی کے، ہمسایہ کے، حاکم کے، رعایا کے خادم کے، قوم کے، اہل معاملہ کے اور دنیا بھر کے۔ اگر وہ غور اور تدبر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے کہ ہل نہیں سکتا (ہم نے ان ذمہ داریوں میں مذہبی ذمہ داریوں کا عمدا ذکر نہیں کیا تاکہ آزادی کی ڈینگ ہانکنے والوں کو کھٹکا نہ ہو) مگر ان ذمہ داریوں اور پابندیوں کی مضبوط زنجیروں میں کیوں جکڑے ہوئے ہیں صرف حضرت عقل اور عقل کی بدولت اور اسی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ اسکو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے اور پھر کرنے نہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو اب یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے ان ذمہ داریوں کا بار اپنے سر خوشی سے لیا ہے ورنہ انسان کے علاوہ اور حیوانات کو دیکھو نہ انکی اتنی خواہشیں ہیں نہ مختلف تقاضے نہ وہ فاعل مختار نہ اتنی ذمہ داریاں اسی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بہ نسبت وہ بہت آرام میں ہیں اور جب ہم نے خود اپنی خوشی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لیے تو نادانی بھی کی اور اپنا کھاتا بھی کیا پھر ظالم و جاہل ہونے میں کیا شک باقی رہا حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ۱۲

سبا ۹ ع ۵

خلاصہ: اس سورہ میں خدا نے اپنی حمد، اپنا علم، قرآن کی حقیت، کفار کی تنبیہ، حضرت داؤد کا ذکر، حضرت سلیمان کا قصہ، شکر گزار بندوں کی قلت، اظہار قدرت، اپنی ہیبت و شان، کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح، اپنی قدرت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲



لَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ

آئے ہی گی نہیں (اے رسول) تم کہہ دو ہاں (ہاں) مجھ کو اپنے اُس عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے جس سے ذرہ

الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

برابر (کوئی چیز) نہ آسمان میں چھپی ہوئی ہے اور نہ زمین میں کہ قیامت ضرور ضرور آئے گی

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ

اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں سب) واضح

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ ہیں تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ان کو

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

خدا جزائے خیر دے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (گناہوں کی) مغفرت اور (بہت ہی) عزت کی

كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى

ہی کے لیے دردناک عذاب کی سزا ہوگی، اور (اے رسول) جن لوگوں کو

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

ہماری بارگاہ سے علم عطا کیا ؎ گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ

تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک اور سزاوار حمد (و ثنا) غالب (خدا) کی راہ

الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ

دکھاتا ہے اور کفار (مسخرے پن سے باہم) کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی (محمد) بتا دیں

عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ

جو تم سے بیان کرے گا کہ جب تم (مر کر سڑ گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم یقیناً ایک

اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

نئے جنم میں آؤ گے کیا اس شخص (محمد) نے خدا پر جھوٹ طوفان باندھا ہے،

؎ یعنی وہ لوگ جنہیں علم لدنی عطا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیاء اور ائمہ معصومین کے سوا اور کہاں ہیں ۱۲

أَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

یا اُسے جنون (ہو گیا) ہے (نہ تمہیں حقیقتاً ہے نہ اُسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى

اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں، تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

کی طرف بھی جو ان کے آگے اور اُن کے پیچھے (سب طرف سے گھیرے) ہیں، غور نہیں

الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

کیا، کہ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی گرا دیں گے اس میں شک نہیں کہ اس میں ہر رجوع کرنے والے

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

بندے کے لیے یقینی بڑی عبرت ہے، اور ہم نے یقیناً داؤد کو سلہ اپنی بارگاہ

مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَ

سے بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو تسبیح کرنے میں انکا ساتھ دو اور پرندوں کو

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ

(تابع کر دیا) اور اُنکے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا کہ فراخ کشادہ زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ

فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کا خیال رکھو اور تم سب اچھے (اچھے) کام کرو جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ

ہوں، اور ہوا کو سلہ سلیمان کا (تابعدار بنا دیا تھا) کہ اسکی صبح کی رفتار ایک مہینہ (مسافت) کی تھی اور

رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ

(اسیطرح) اسکی شام کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی اور ہم نے انکے لیے تانبے (کو پگھلا کر اس) کا چشمہ جاری کر دیا تھا

مِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ

اور جنات (کو انکا تابع کر دیا تھا کہ اُن) میں کچھ لوگ ان کے پروردگار کے حکم سے انکے سامنے کام (کاج) کرتے تھے.

سلہ حضرت داؤد کو نبوت، علم، حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی، اور جب آپ ذکر الٰہی میں سوز وگداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند جنگلوں، پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے اور آپ کے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے چہچہے لگاتے، اور بعض بیہوش ہو جاتے، اسی طرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی. جس طرح حضرت موسیٰ کے واسطے درخت سے آواز آئی، آپ کو سلطنت ملنے کا قصہ تفصیلاً سورۂ بقر صفحہ ٩٤ کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا ہے آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر انتظام کرتے اور بعض کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ وہ کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے ایکدن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ملا، اُس سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر اُن میں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے اسی دن سے آپنے اپنے خرچ کا خزانے سے لینا چھوڑا اور زرہ بنانا شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے، کیونکہ اسکی ایجاد آپ ہی نے کی تھی، اور کوئی بنا نہیں سکتا تھا، غرض اُسی سے اپنی بسر کرتے، بلکہ اُس میں سے خیرات بھی کرتے، خدا نے آپ کی اس میں تائید کی کہ لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ آپ بغیر آگ اور ہتھوڑی کے اُسکے تار بناتے اور موڑ لیتے ١٢

سلہ آپ کی سلطنت کی مجمع تفصیلی کیفیت سورۂ نمل صفحہ ٦٠٢ و ٦٠٣ میں مذکور ہو چکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپکا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمان بھی کہتے ہیں اُسپر آپکے وزرا اراکین اور علما کے علاوہ آپکا لشکر بھی سوار ہوتا تھا اور اُسکو ہوا لیجاتی اور وہ بھی اس تیزی کہ صبح کو مرتہ سے چلتے جو شام میں تھا اور دوپہر کو شیراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شب کو کابل میں رہتے، کبھی صبح کو عراق سے چلتے اور مرو میں پہنچتے اور ظہر کو نماز بلخ میں پڑھتے اور پھر ترکستان میں آتے اور وہاں سے چین اور کرمان و فارس ہوتے ہوئے دوسری صبح کو مرتہ میں پہنچتے اس ہوائی تخت اور اسکی تیز رفتاری پر اکثر جدید تعلیم یافتہ ہنسا کرتے تھے اور اعتراض کرتے تھے مگر ان کے تمام وسوسوں کو ہمارے زمانے کی جدید ایجاد ہوائی جہاز نے نیست و نابود کر دیا. ١٢ - ١٢ - ١٢

وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

اور ان میں سے جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا اُسے ہم (قیامت میں) جہنم کے عذاب کا مزا

السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ

چکھائیں گے (غرض) سلیمان کو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات اُن کیلئے بناتے تھے (جیسے) مسجدیں[۵۱] محل قلعے

وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ

اور (فرشتے انبیا کی) تصویریں[۵۲] اور حوضوں کے برابر پیالے اور (ایک جگہ) گڑی ہوئی (بڑی بڑی) دیگیں (کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

پک سکے) اے داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے (بندے)

الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ

تھوڑے سے ہیں، پھر جب ہم نے سلیمان[۵۳] پر موت کا حکم جاری کیا تو (مرگئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور)

عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

جنات کو کسی نے اُن کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر زمین کی دیمک نے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھا رہی تھی

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

پھر (جب کھوکھلا ہوکر ٹوٹ گیا اور) سلیمان (کی لاش) گری تو جنات نے جانا کہ اگر وہ لوگ غیب داں ہوتے

الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِى الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ

تو (اس) ذلیل کرنے والی (کام کرنے کی) مصیبت میں نہ مبتلا رہتے اور (قوم) سبا کے

كَانَ لِسَبَاٍ فِىْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

لیے تو یقیناً خود اُن ہی کے گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ اُن کے شہر کے دونوں طرف)

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا

داہنے بائیں (ہرے بھرے) باغات تھے (اور انکو حکم تھا) کہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ (پیو) اور اُس کا

لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا

شکر ادا کرو (دُنیا میں) ایسا پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار سا بخشنے والا، اسپر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ

(اور پیغمبر کا کہنا نہ مانا) تو ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) انپر بڑے زور کا سیلاب بھیج دیا اور (انکو تباہ کرکے) ان کے دونوں باغوں کے بدلے

---

۵۱ منجملہ اُن عمارات کے جو حضرت سلیمان نے جنات کے ہاتھوں بنوائی تھیں بیت المقدس کی مسجد بھی تھی اسکی ابتدا تو حضرت داؤد نے کی تھی مگر جب قد آدم تک نے دیواریں آ گئیں تھیں تو حکم خدا ہوا بس تم اسے چھوڑ دو اُس وقت حضرت داؤد کا سن ۱۲۷ برس کا تھا اور ۱۴۰ برس کے سن میں وفات پائی تھی اور حضرت سلیمان کا سن تیرہ برس کا تھا جو آپ کو اسکی تعمیر کا حکم ہوا تو قیمتی پتھروں کو ترشوا کر مسجد بنائی چنانچہ، یاقوت، زمرد، سونے چاندی کی تختیوں سے دیواریں اسمیں اعلیٰ درجہ کے موتی لگائے گئے، فیروزی کا فرش تھا اور یاقوت و زبرجد کے ستون، جواہرات کی جڑاو چھت اُنکی اسقدر چمک اور روشنی تھی کہ رات کو بھی روشنی کرنے کی ضرورت نہ تھی غرض یہ سب اُسکے سامان تھے جسے بخت نصر اجاڑ کر عراق لے گیا اور اُس کا کچھ نشان ہی باقی نہ رہا، اور یہ عمارت جو اب باقی ہے بہت بعد کی بنوائی ہوئی ہے ۱۲

۵۲ تاکہ لوگ اُن کو دیکھکر اُن ہی کی طرح خدا کی عبادت کریں ۱۲

۵۳ مسجد بیت المقدس کی تعمیر ابھی ناتمام تھی کہ حضرت سلیمان نے اپنے اراکین سے فرمایا، باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا فرمائی مگر میں ایک دن بھی آرام سے نہ بیٹھا، میں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی آنے نہ پائے، غرض آپ محل کے بالاخانے پر سے اور اطراف و جوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا دیے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان کو آتے دیکھا تو فرمایا تو یہاں کیونکر آیا، وہ بولا کہ پروردگار کے حکم سے، آپ نے فرمایا، بے شک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے، وہ بولا ملک الموت ہوں اور آپ کی قبض روح کو آیا ہوں غرض اُسی حالت میں آپ کی روح قبض ہوئی، اور آپ اُسی طرح کھڑے رہے اور جنات اس خیال سے کہ آپ زندہ اور کھڑے دیکھ رہے ہیں کام میں مشغول رہے جب اس کو ایک سال گزر گئی اور مسجد مکمل ہوگئی تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کر دیا اور آپ کی لاش گری تو جنات چلے ۱۲۔۱۲

جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّأَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ

ایسے دو باغ دیے جن کے پھل بدمزہ تھے اور اُن میں جھاؤ تھا اور کچھ تھوڑی سی

سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۖ وَهَلْ

بیریاں تھیں، یہ ہم نے اُن کی ناشکری کی سزا دی اور ہم تو بڑے ناشکروں ہی کی

نُجٰزِيْ إِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى

سزا کیا کرتے ہیں، اور ہم اہل سبا[1] اور (شام) کی اُن بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظٰهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۖ

برکت عطا کی تھی اور بہت سی بستیاں (سر راہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں[2] اور ہم نے انمیں آمدورفت (کی راہ) مقرر کی تھی

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا

کہ اُن میں راتوں کو اور دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو تو وہ لوگ خود کہنے لگے، پروردگار ا (قریب کے سفر

بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ

میں لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کردے اور اُن لوگوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے بھی ان کو

أَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

(تباہ کرکے ان کے) افسانے بنادیے، اور (انکی دھجیاں اڑاکے) انکو تتر بتر کردیا بیشک اُن میں ہر صبر و

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ

شکر کرنے والے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں، اور شیطان نے اپنے خیال کو (جو ان کے بارے

إِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

میں کیا تھا) صحیح کردکھایا تو اُن لوگوں نے اسکی پیروی کی مگر ایمانداروں کا ایک گروہ (نہ بھٹکا)،

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

اور شیطان کا ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت کا یقین رکھتے

يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ

ہیں ان لوگوں سے الگ کردیں جنکو اسکے بارے میں شک ہیں (پڑے) ہیں اور تمہارا پروردگار تو ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

چیز کا نگراں ہے، (اے رسول ان سے) کہدو کہ جن لوگوں کو تم خود خدا کے سوا (معبود)

منزل ۵

[1] یہ وہی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور اُن کا قصہ سورہ نمل صفحہ ۶۰۴ میں مذکور ہوچکا ہے، یہ شہر یمن میں تھا اور بہت شاداب، آباد اور دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا، شہر کے دونوں طرف دس دس دن کی مسافت تک ایسے گنجان باغ تھے کہ اگر ان کے اندر کوئی جاتا تو کہیں دھوپ نہ دیکھتا، کسی دریا سے پانی آتا تھا اسکے بہنے کو ملکہ بلقیس نے اس خوبصورتی سے بند ہوا دیا تھا کہ یہ لوگ اپنی ضرورت بھر پانی لے لیتے اور پھر چین سے بسر کرتے غرض ایک عرصہ دراز کے بعد انپر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بند ٹوٹ گیا، اور سارا شہر اور باغات تباہ ہوکر خاک سیاہ ہوئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے اور باقی متفرق و پریشان ہوگئے ۱۲

ع ۱۳ منزل الرسول

[2] یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح آباد کیے گئے تھے کہ گویا جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاو ہوتے ہیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا، دوسری میں شب باش ہوتا، اور اسی طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا، ۱۲

[3] کہ ان کی آبادیاں ویران ہوگئیں اور دیہات صحرا بن گئے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

ع ۲ ۱۲



مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي

سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم ہو جائیگا) وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں میں کچھ اختیار رکھتے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

اور نہ زمین میں اور نہ انکی اُن دونوں میں شرکت ہے اور نہ

وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ

ان میں سے کوئی خدا کا (کسی چیز میں) مددگار ہے اور جس شخص کیلیے وہ خود اجازت عطا فرمائے اُس کے سوا کسی کی

اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا

سفارش اسکی بارگاہ میں کام نہ آئیگی (اسکے دربار کی ہیبت) یہانتک ہی کہ جب (شفاعت کا حکم ہوتا ہے تو شفاعت کرنیوالے بیہوش ہو جاتے ہیں پھر جب)

مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾

انکے دلوں کی گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو (مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ جو واجبی تھا

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ

(اے رسول) تم (اُن سے) پوچھو تو کہ بھلا تم کو سارے آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا کہیں گے) تم خود کہدو

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ

کہ خدا اور میں لے یا تم (دونوں میں سے ایک تو) ضرور راہ راست پر ہے (اور دوسرا گمراہ) یا وہ صریحی گمراہی میں (پڑا)

مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ

ہے (اور دوسرا راہ راست پر) (اے رسول) تم (اُنسے) کہدو نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمہاری

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا

کارستانیوں کی ہم سے باز پرس (اے رسول) تم (اُنسے) کہدو کہ ہمارا پروردگار (قیامت میں) ہم سب کو اکٹھا کریگا پھر

بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ

ہمارے درمیان ٹھیک (ٹھیک) فیصلہ کر دیگا اور وہ تو بڑا ٹھیک فیصلہ کرنے والا واقفکار ہے (اے رسول) تم کہدو

اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

کہ جن کو تم نے (خدا کا شریک بنا کر) خدا کے ساتھ ملایا ہے ذرا انہیں مجھے بھی تو دکھا دو ہرگز (کوئی اسکا شریک) نہیں بلکہ

الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا

خدا غالب حکمت والا ہی ہے (اے رسول) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کے لیے (نیکوں کو جنت کی) خوش خبری دینے والا

سلہ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کہتا ہوں اور تم سے اُن کا جواب دیتے بن نہیں پڑتا تو پھر تم ہی سمجھو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ، کیونکہ نفی و اثبات کے تقابل میں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں، نہ دونوں باطل پر، بلکہ ایک حق پر اور دوسرا باطل پر، تو وہ آخر کون ہے، اس زمانے میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر غرور و ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں، یہی حالت اُس وقت کے کفار کی بھی تھی۔ ١٢٠۔ ١٢

وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾

اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) بنا کر بھیجا مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے ،

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾

اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

(اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ تم لوگوں کے واسطے ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو

وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ

اور نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہو ، اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے ، کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس

نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ

قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس (کتاب) پر جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ، اور

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج

(اے رسول تم کو بہت تعجب ہو) اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ ج يَقُولُ

جائیں گے (اور) ان میں کا ایک دوسرے کی طرف (اپنی) بات کو پھیرتا ہوگا کہ کمزور (ادنیٰ درجے)

الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا

لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہوں گے کہ اگر تم (ہمیں) نہ (بہکاتے) ہوتے تو ہم

أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

ضرور ایمان دار ہوتے (اور اس مصیبت میں نہ پڑتے) تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہو کر)

لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ

کہیں گے کہ جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تھی تو کیا اس کے آنے کے بعد

الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾

ہم نے تم کو (زبردستی عمل کرنے سے) روکا تھا (ہرگز نہیں) بلکہ تم تو خود مجرم تھے ،

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (کہ زبردستی تو نہیں کی مگر ہم خود بھی گمراہ نہیں ہوئے)

ع ۳ ۹ ۹

ف۱ چونکہ وہ لوگ ظاہر میں تو پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہوگی ، مگر دل میں تھا کہ قیامت تو ہوگی نہیں ، اسی وجہ سے خدا نے بھی وقت تو بتایا نہیں مگر یہ کہہ دیا کہ قیامت ضرور ہوگی ۱۲

ف۲ کفار مکہ نے یہود سے پوچھا کہ محمد جو کہتا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی کیا یہ سچ ہے تو وہ کہنے لگے ہماری کتابوں میں تو ان کی تعریف لکھی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں تو ابو جہل نے کہا ہم تمہاری کتابوں ہی کو کب مانتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ

بلکہ (تمہاری) رات دن کی فریب دہی نے (گمراہ کیا کہ) تم لوگ ہم کو خدا کے نہ ماننے اور اُس کا

بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہے (تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لینگے

رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ

تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے، اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہم ان کی گردنوں میں طوق

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

ڈلوا دینگے جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے تھے اسی کے موافق تو سزا دے جائے گی،

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے بڑے لوگ یہ ضرور بول اُٹھے

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ

کہ جو احکام دیکر تم بھیجے گئے ہو ہم اُن کو نہیں مانتے اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم تو (ایمانداروں سے)

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ

مال اور اولاد میں کہیں زیادہ ہیں اور ہمپر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائے گا (اے رسول) تم کہدو

رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ

کہ میرا پروردگار جسکے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور (جسکے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے مگر

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد کی یہ

بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

ہستی نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں مقرب بنا دیں مگر ہاں جسنے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے)

صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ

کام کیے اُن لوگوں کے لیے تو اُن کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ لوگ

فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ

(بہشت کے) جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں

فِيٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُوْلَٰٓئِكَ فِي ٱلۡعَذَابِ مُحۡضَرُونَ ﴿٣٨﴾

مقابلے کی نیت سے دوڑ دھوپ کرتے ہیں، یہی لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیے جائیں گے ،

قُلۡ إِنَّ رَبِّي يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦ

(اے رسول) تم کہدو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جسکے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے ، اور

وَيَقۡدِرُ لَهُۥ ۚ وَمَآ أَنفَقۡتُم مِّن شَيۡءٖ فَهُوَ يُخۡلِفُهُۥ ۖ وَ

(جسکے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اسکی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا عوض دیگا اور

هُوَ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿٣٩﴾ وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيعٗا ثُمَّ يَقُولُ

وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا

لِلۡمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمۡ كَانُواْ يَعۡبُدُونَ ﴿٤٠﴾ قَالُواْ

کہ کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے ، فرشتے عرض کرینگے (بارالہا) تو (ہر عیب سے) پاک و

سُبۡحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلۡ كَانُواْ

پاکیزہ ہے تو ہی ہمارا مالک ہے نہ یہ لوگ (ہمارے نہیں) بلکہ جنات

يَعۡبُدُونَ ٱلۡجِنَّ ۖ أَكۡثَرُهُم بِهِم مُّؤۡمِنُونَ ﴿٤١﴾ فَٱلۡيَوۡمَ

(خبائث بھوت پریت) کی پرستش کرتے تھے کہ ان میں کے اکثر لوگ انھیں پر ایمان رکھتے تھے تب (خدا فرمائیگا)

لَا يَمۡلِكُ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٖ نَّفۡعٗا وَلَا ضَرّٗا وَنَقُولُ

آج تو تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو فائدہ ہی پہونچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ضرر کا ، اور ہم

لِلَّذِينَ ظَلَمُواْ ذُوقُواْ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّتِي كُنتُم

سرکشوں سے کہیں گے کہ (آج) اس عذاب کے مزے چکھو جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا

بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٖ

کرتے تھے اور جب ان کے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو

قَالُواْ مَا هَٰذَآ إِلَّا رَجُلٞ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمۡ عَمَّا

باہم کہتے تھے کہ یہ (رسول بھی) تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کو تمہارے باپ دادا

كَانَ يَعۡبُدُ ءَابَآؤُكُمۡ وَقَالُواْ مَا هَٰذَآ إِلَّآ إِفۡكٞ

پوجتے تھے ان (کی پرستش) سے تم کو روک دے اور کہنے لگے کہ یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے

سلہ بھوت، پریت چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں نہ اُن کا کہیں وجود ہے بلکہ محض خیالی باتیں اور بیہودہ وسوسے اور بیجا توہمات ہیں، جن مقامات پر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیال رہتا ہے وہیں بڑھتے بڑھتے قوت واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے اور پھر اس سے خوف کے مارے جو کچھ نہ ہو جائے تھوڑا ہے جنات کا وجود البتہ ضروری ہے اور ان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے بُرے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں اور جو بُرے ہیں وہی شرارتیں کرتے، لوگوں کو ستاتے ہیں، اگر انہی کے مردوں کا نام دیو، بھوت، پریت۔ اور عورتوں کا پری، چڑیل بھتنی رکھا جائے تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کہ فلاں مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی، بالکل لغو ہے، کیا اتنا بھی خیال نہیں ہوتا کہ ایمانداروں کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی، اور کفار اتنے آزاد کر دیے جاتے ہیں کہ جو چاہیں کریں، یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنون کی بکواس ہے۔ ۱۲

مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ

جی کا گڑھا ہوا ہی اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے جب اُن کے پاس حق بات آئی تو اُس کے بارے میں کہنے لگے

إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۳﴾ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہی اور (اے رسول) ہم نے تو ان لوگوں کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں جنھیں

يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿۴۴﴾

یہ لوگ پڑھتے اور نہ تم سے پہلے ان لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا (اس پر بھی انھوں نے قدر نہ کی)

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا

اور جو لوگ انسے پہلے گزر گئے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا حالانکہ ہمنے جتنا اُن لوگوں کو دیا تھا یہ لوگ (ابھی) اسکے دسویں حصہ کو

آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۵﴾

(بھی) نہیں پہونچے ۵۱ پھر اُن لوگوں نے میرے پیغمبر کو جھٹلایا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب ۵۲ (اُن پر) کیسا (سخت) ہوا

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تم سے نصیحت کی بس ایک بات کہتا ہوں (وہ) یہ (ہی) کہ تم لوگ محض خدا کے واسطے

وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ

ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہوا اور اچھی طرح غور کرو تو (دیکھ لوگے) تمھارے رفیق (محمد) کو کسی طرح کا جنون نہیں ہے وہ تو

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۴۶﴾

بس تمھیں ایک سخت عذاب (قیامت) کے سامنے (آنے) سے ڈرانے والا ہے ،

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

(اے رسول) تم (یہ بھی) کہدو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تم سے کچھ اُجرت مانگی ہو تو وہ تمھیں کو (مبارک) ہو میری اُجرت تو بس

عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ إِنَّ

خدا پر ہے اور وہی (تمھارے اعمال و افعال) ہر چیز سے خوب واقف ہے (اے رسول) تم (ان سے) کہدو کہ میرا

رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَاءَ

بڑا غیب داں پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اُتارتا ہے (اب انسے) کہدو

الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِنْ

دین حق آگیا اور (اتنا بھی تو سمجھو کہ) باطل (معبود) نہ شروع شروع ۵۳ کچھ پیدا کر سکتا ہی نہ (مرنیکے بعد) دوبارہ زندہ کر سکتا

۵۱ اگلوں کی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں اور اب ستر، اسّی بھی نہیں ہوتی اُن کے قد تیس گز اور بعض کے اور بھی زیادہ ہوتے تھے اور اب دو گز بھی نہیں ہوتے، ہم اپنے بچپنے میں سُنا کرتے تھے کہ کسی زمانے میں سوا بالشتی لوگ پیدا ہونگے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بھی گزر گئے ہم تو اگلوں کے ایک بالشت کے برابر بھی نہیں ہیں

ع ۵ / ۹ / ۱۱

ہر کسی روز بھی بی طلبد زایام
مشکل نیست کہ ہر روز تبرنی مبنم
۱۲

۵۲ نکیر کے معنی ناراضی خفگی کے ہیں مگر چونکہ خدا کی ناراضی کا نتیجہ عذاب ہی ہے اس وجہ سے حاصل معنی کا ترجمہ کیا گیا ۱۲

۵۳ اسکی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فتح مکہ ہوا تو حضرت رسول خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اُس کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ان کو لکڑی سے گراتے اور فرماتے تھے :۔
جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وما یبدی الباطل وما یعید
مطلب یہ ہے کہ بتوں سے اس وقت کچھ کشود کار ہوا نہ آئندہ ہوگا ، ۱۲

۱۲

ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ

(اے رسول) تم (یہ بھی) کہدو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی (کا وبال) ہے اور اگر میں راہِ راست پر ہوں تو

فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ

اُسی حق کے طفیل سے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے، بیشک وہ سننے والا (اور بہت) قریب ہے، اور

تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ

(اے رسول) کاش تم دیکھتے (تو سخت تعجب کرتے) جب کفار (میدانِ حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے ہونگے تو بھی چھٹکارا نہ ہوگا اور

قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ

اُس ہی پاس سے (باسانی) گرفتار کرلیے جائینگے اور (اُس وقت بے بسی) کہینگے کہ اب ہم رسولوں پر ایمان لائے اور اتنی دور دراز جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ۚۖ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ

(ایمان پر) اُنکا دسترس [۵۲] کہاں ممکن ہے حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی (جب ان کا دسترس تھا) انکار کر چکے، اور

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ

(دنیا میں تمام عمر) بے دیکھے بھالے (اٹکل سے) تکے بڑی بڑی دور سے چلاتے رہے اور اب تو اُن کے اور

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ

ان کی تمناؤں کے درمیان (اسی طرح) پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح انسے پہلے ان کے ہمرنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ)

مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾

کیا جاچکا، اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے

سُوْرَةُ الْفَاطِرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ تَمَّ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فاطر (پیدا کرنیوالا) مکہ میں نازل ہوا اور اسکی پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لیے (مخصوص) ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا فرشتوں کو (اپنا)

الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ

قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار

---

[۵۱] بعض مفسرین نے اس آیت کو رجعت کے بارہ میں لکھا ہے یعنی جب امام آخرالزماں ظہور فرمائیں گے اور حذیفہ بن الیمان نے جو روایت حضرت رسول سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

[۵۲] یعنی جب ان کو ایمان حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا اُس وقت تو اُس سے منھ پھیرے رہے، اب ایمان کہاں دھرا ہے جس کو لپک کے لے لیں گے۔ ۱۲

[۵۳] اس سورہ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پردار ہونا، خدا کی قدرت حضرت رسول کی فہمائش، کفار و مومنین کی عدم مساوات، ساری عزت کا خدا ہی کے لیے ہونا اچھی باتوں کا خدا تک پہونچنا، انسان کی خلقت، ایمان و کفر کی تشبیہ، ہر شخص کو خدا کی احتیاج، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، ہر امت کے لیے پیغمبر کا ضرور ہونا، خدا سے علماء ہی ڈرتے ہیں، قرآن کے وارث، امت کی تین قسمیں، مشرکین عرب کی حالت، قیامت کا ذکر، وغیرہ مذکور ہیں ۱۲

ع ۶ / ۹ / ۱۲

وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی

پر ہوتے ہیں (مخلوقات کی) پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے بے شک خدا

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ

ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔ لوگوں کے واسطے جب (اپنی) رحمت (کے دروازے) کھول دے تو کوئی اُسے

رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ

روک نہیں سکتا اور جس چیز کو روک لے اُس کے بعد اُسے کوئی جاری

لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ② یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

نہیں کر سکتا، اور وہی (ہر چیز پر) غالب (اور دانا و بینا) حکیم ہے، لوگو

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ

خدا کے احسانات کو جو اُس نے تم پر کیے ہیں یاد کرو، کیا خدا کے سوا کوئی اور

غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ

خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہاری روزی پہونچاتا ہے اُس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ

معبود (قابل پرستش) نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور (اے رسول) اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ

(کچھ مضائقہ نہیں) تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں) جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر) کل امور کی رجوع

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو خدا ہی کی طرف ہے، لوگو خدا کا (قیامت کا) وعدہ یقینی

حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ

بالکل سچا ہے تو (کہیں) تمہیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے (ایسا نہ ہو کہ شیطان)

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ

تمہیں خدا کے بارے میں دھوکا دے۔ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اُسے اپنا

عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ

دشمن بنائے رہو وہ تو اپنے گروہ کو بس اس لیے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب)

السَّعِيرِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ

جہنمی بن جائیں جن لوگوں نے (دُنیا میں) کفر اختیار کیا ان کے لیے (آخرت میں) سخت عذاب ہے،

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور بھلے اچھے کام کیے اُن کے لیے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا

وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ

بدلہ (بہشت) ہے تو بھلا وہ شخص جسے اسکا بُرا کام (شیطانی اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اُسے اچھا

حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

سمجھنے لگا ہو کبھی مومن نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں) تو یقینی (بات) یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے

مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ

چاہتا ہے راہ راست پر آنے کی توفیق) دیتا ہے تو (اے رسولؐ کہیں) ان (بدبختوں) پر افسوس کر کرکے تمھارا دم نہ نکل جائے

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ وَاللَّهُ الَّذِي

جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اُس سے خوب واقف ہے اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو

أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ

ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں بادلوں کو اُڑائے اُڑائے پھرتی ہیں، پھر ہم اُس بادل کو مردہ (افتادہ)

مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اُسکے ذریعہ سے زمین کو اُسکے مرجانے کے بعد شاداب کر دیتے ہیں یوں ہی (مردوں کو

النُّشُورُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ

قیامت میں) جی اُٹھنا ہوگا، جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (خدا سے مانگے کیونکہ) ساری عزت تو خدا ہی

جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

کی ہے [1] اس کی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند ہوکر) پہونچتی ہیں [2] اور اچھے کام کو وہ خود بلند

الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ

فرماتا ہے، [3] اور جو لوگ (تمھارے) خلاف) بُری بُری تدبیریں کرتے رہتے ہیں اُن کے لیے قیامت

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾

میں سخت عذاب ہے اور (آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیامیٹ ہو جائے گی۔

منزل

ع ۱ ۷ ۱۳

[1] اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ جگہیں رکھی ہیں اور وہ لوگ اُن کو دوسری جگہ ڈھونڈھتے ہیں، پھر کیونکر ملے - میں نے عزت فرمانبرداری میں رکھی ہے اور لوگ اس کو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈھتے ہیں، بھلا پھر کیونکر پا سکیں گے، علم و حکمت کو میں نے بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر حاصل ہوگی، راحت و آرام کو میں نے بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اسکی دنیا میں جستجو کرتے ہیں پھر کس طرح ہاتھ آئے، تونگری کو میں نے قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اسکو دولت میں تلاش کرتے ہیں، پھر کیونکر ملے، اپنی خوشنودی میں نے مخالفت نفس میں رکھی ہے اور لوگ اس کو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائیں گے۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲

[2] یعنی خدا کی بارگاہ میں قبول اور پسند ہونے کے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو اچھی بُری باتیں سب پہونچتی ہیں بلکہ اس کو بہت قبل سے معلوم ہیں ۱۲

[3] یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ "یرفعہ" کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول، عمل صالح کی طرف راجع ہو اور ابن عباس نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں، بلکہ جب تک شخص کے مطابق اچھے کام نہ کرے وہ باتیں بھی کام کی نہیں، اور جب اچھے کام بھی کر چکتا ہے، تو وہ باتیں بھی درجۂ قبول تک پہونچتی ہیں، اس صورت میں ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہوگی اور ضمیر مفعول کلم کی طرف، اور بعض نے اس کا عکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا "اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں" یعنی کفار کے اعمال مقبول نہیں ہوں گے، اب اچھی بات سے بعض نے "لا الٰہ الا اللہ" الخ مراد لیا ہے بعض نے ہر ذکر خدا، نماز، تکبیر، تسبیح و تہلیل، قرآن کا پڑھنا، دعا و استغفار وغیرہ سب کو مراد لیا ہے، بعض نے تسبیحات اربعہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" مراد لیا ہے ۱۲۔۱۲۔۱۲-

منزل ۵

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

اور خدا ہی نے تم لوگوں کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا

جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ

(نر و مادہ) بنایا اور بغیر اسکے علم (اور اجازت) کے نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی

اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ

ہے اور نہ کسی شخص کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر سے کمی کی

مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور) ہے بے شک یہ بات خدا پر بہت ہی

يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ

آسان ہے (اسکی قدرت دیکھو) دو سمندر (باوجود ملجانیکے) یکساں نہیں ہوجاتے یہ (ایک تو) میٹھا خوش ذائقہ

فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ

کہ اُس کا پینا سوارت ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور (اس اختلاف پر بھی)

كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً

تم لوگ دونوں سے (مچھلی کا) تر و تازہ گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے لیے) زیورات (موتی وغیرہ) نکالتے ہو

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا

جنھیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو) پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اُس کے

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ

فضل (وکرم تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو وہی رات کو (بڑھاکے)

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

دن میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور وہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اُسی نے

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

سورج اور چاند کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے کہ ہر ایک اپنے (اپنے) معین وقت پر چلا کرتا ہے وہی خدا

رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

تمہارا پروردگار ہے اُسی کی سلطنت ہے، اور اُسے چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو

انسان کی خلقت

۵۱ عجب نہیں میٹھے کھاری سمندر کی مثال سے ایمان و کفر کیطرف اشارہ، اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع جن سے کفار و مومنین سب یکساں منتفع ہوتے ہیں ۱۲ - ۱۲

خدا کی قدرت

مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

وہ چھوہارے کی گٹھلی کی جھلّی کے برابر بھی تو اختیار نہیں رکھتے ، اگر تم اُن کو پکارو تو وہ

لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا

تمھاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال) سُنیں بھی تو تمھاری دعائیں نہیں قبول کر

لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ

سکتے ، اور قیامت کے دن تمھارے شرک سے انکار کر بیٹھیں گے

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ

اور (اے فکار) (شخص) کی طرح کوئی (دوسرا ان کی پوری حالت) تمھیں بتا نہیں سکتا لوگو تم سب کے سب

الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو اور (صرف) خدا ہی (سب سے) بے پروا سزاوار حمد (وثنا) ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا

اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردہ میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا بسائے اور یہ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

کچھ خدا کیواسطے دشوار نہیں اور (یاد رہے کہ) کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا

اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ

(اور اگر کوئی (اپنے گناہ ہوں کا) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ (اُٹھانے) کیواسطے (کسی کو) بلائیگا تو اُسکے بار میں کچھ بھی

مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ

اُٹھایا نہ جائے گا ، اگرچہ (کوئی کسی کا) قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو (اے رسول) تم تو بس اُن ہی لوگوں کو

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا

ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے بھالے اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں اور پابندی سے

الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ

نماز پڑھتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) جو شخص پاک صاف رہتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے واسطے پاک صاف رہتا ہے

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

اور (آخر کار سب کو پھر کے) خدا ہی کیطرف جانا ہے اور اندھا (کافر) اور آنکھوں والا (مومن کسی طرح)

الثلثۃ ۲ ع ۷ ۱۴

"ینبئک مثل خبیر" یہ جملہ بھی اسقدر مقبول خاص وعام ہوگیا ہے کہ اب عربی کی مثل ہو گئی ہے اور اُس مقام پر کہی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اُس سے بہتر دوسرا نہو تو اپنی بات کے اخیر میں یہ فقرہ کہتا ہے ۱۲

ہر شخص خدا کا محتاج ہے کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا

وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا

برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرا (کفر) اور اُجالا (ایمان برابر ہیں)، اور نہ

الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ

چھاؤں (بہشت) اور دھوپ (دوزخ برابر ہیں) اور نہ زندے (مومنین) اور نہ مُردے (کافر) برابر

وَلَا الْاَمْوَاتُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ

ہو سکتے اور خدا جسے چاہتا ہے اچھی طرح سُنا (سمجھا) دیتا ہے اور (اے رسول) جو (کفار مُردوں کی طرح)

اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا

قبروں میں ہیں اُنھیں تم اپنی (باتیں) نہیں سمجھا سکتے ہو تم تو بس (ایک خدا سے) ڈرانیوالے

نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ط

ہو ہم ہی نے تم کو یقیناً قرآن کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (پیغمبر) بنا کر بھیجا،

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ

اور کوئی اُمت (دُنیا میں) ایسی نہیں گزری کہ اُسکے پاس (ہمارا) ڈرانے والا (پیغمبر) نہ آیا ہو اور اگر

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ج

یہ لوگ تمھیں جھٹلائیں تو (کچھ پروا نہ کرو کیونکہ) ان کے اگلوں نے بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا ہے

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَ

(حالانکہ) اُن کے پاس اُن کے پیغمبر واضح و روشن معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر

بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آئے تھے، پھر ہم نے اُن لوگوں کو جو کافر ہو بیٹھے لے ڈالا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

عذاب (اُن پر) کیسا (سخت) ہوا (ایں) کیا تم نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط

سے پانی برسایا، پھر ہم (خدا) نے اُس (کے ذریعہ) سے طرح طرح کی رنگتوں کے پھل پیدا کیے

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ ۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

اور پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے، راستے) ہیں جنکے رنگ مختلف ہیں کچھ تو سفید (براق) اور کچھ

ع ۳ ۱۲ ۱۵

أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَ

لال (لال) اور کچھ بالکل کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور

الدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ

جانوروں اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ

اُس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے والے تو بس علما ہیں ۵ بے شک خدا

عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ

(سب سے) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا

اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنھیں عطا کیا ہے اُس میں سے چھپا کے اور

وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

دکھلا کے (خدا کی راہ میں) دیتے ہیں وہ یقیناً ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹاٹ نہ اُلٹے گا تاکہ خدا

أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ

انھیں اُن کی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے فضل (و کرم) سے کچھ اور بڑھا دے گا بے شک وہ بڑا بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ

(اور) بڑا قدردان ہے۔ اور ہم نے جو کتاب تمھارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ

هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ

بالکل ٹھیک ہے اور جو (کتابیں اس سے پہلے کی) اس کے سامنے (موجود) ہیں اُنکی تصدیق بھی کرتی ہے بے شک خدا

بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ

اپنے بندوں (کے حالات) سے خوب واقف (ہے اور) دیکھ رہا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص اُن کو

الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

(اس) کتاب کا وارث بنایا جنھیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی کر کے) اپنی

لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ

جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور کچھ ان میں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور اُن میں سے کچھ لوگ خدا کے

۵ یہ بالکل واضح ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص خدا کی شان اس کی ہیبت۔ اس کے احکام کو جانے ہی گا نہیں کچھ اُس سے ڈریگا کیا اور عبارت سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول انکے فعل کے مطابق ہو ورنہ وہ حقیقۃً عالم نہیں بلکہ ان کی مثال تو ایسے ہاتھی کی ہے کہ جن کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور بنیں ہو کہ اعمال اُن کا ایسا ہے کہ خدا نے مدح کی ہے اُنکے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا ۱۲

۵ اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۶۲ ۳ سطر ۵ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں ان بندوں سے آپ کی اُمت وہ صحابہ اور تابعین و تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور اُسکے مطابق ہادی ہوں گے، جن کو خدا نے "لتکونوا شہداء علی الناس" فرمایا ہے اور میں اس آیت کی تفسیر میں بحوالہ شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم صفحہ ۳۲ میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور انکی اولاد ہیں تو بس سب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات ائمہ معصومینؑ قرار پائے اور عجب نہیں کہ زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسولؐ کے بعد قیامت تک صحابہ، تابعین، تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ سکتا ہے اسی کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ، تمام صحابہ میں جناب امیرؑ کے سوا کسی نے "سلونی قبل ان تفقدونی" (میرے مرنے سے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعوے ہرگز نہ کر سکتے یہی وجہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی اور رات کو نازل ہوئی کہ دن کو، آبادی میں نازل ہوئی کہ جنگل میں۔ ان ہی حضرات کی شرح اُمت کی بہتری کے لئے "سابق بالخیرات الآیہ" ہے ان کا بیان۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

اختیار سے نیکیوں میں (اوروں سے) گوئے سبقت لے گئے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے

الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ

(اور اس کا صلہ بہشت کے) سدا بہار باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور انہیں وہاں

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور وہاں اُن کی (معمولی)

لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ

پوشاک خالص ریشمی ہوگی، اور یہ لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے خدا کا شکر ہے

اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾

جس نے ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم [ف۵] دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا اور قدردان ہے

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا

جس نے ہم کو اپنے فضل (و کرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں اُتارا (مہمان کیا) جہاں

يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

ہمیں کوئی تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہونچے گا،

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى

اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے اُن کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ اُن کی قضا ہی آئے گی

عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ

کہ وہ مرجائیں (اور تکلیف سے نجات ملے) اور نہ اُن سے اُن کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ

ہم ہر ناشکرے کی سزا یوں ہی کیا کرتے ہیں، اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلّایا

فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ

کریں گے، کہ پروردگارا اب ہم کو (یہاں سے) نکال دے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اُسے چھوڑ کر نیک

كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ

کام کریں گے (تو خدا جواب دیگا کیا ہم نے تمھیں اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ جن میں جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور)

ف۵ یہ انھی ہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے پانچ انگوٹھیاں تحفتہً پیش کرینگے کہ ایک پر "سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین" دوسری پر "ادخلوھا بسلام آمنین" تیسری پر "سلام علیکم بما صبرتم" چوتھی پر "انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون" اور پانچویں پر "اولئک الذین انعم اللہ علیھم" لکھا ہوگا اور جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہو جائیں گے اور اپنی جگہ پر پہونچیں گے تو بے ساختہ کہیں گے "الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن" ۱۲

مَّن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا۟ فَمَا

ہو خوب سوچ سمجھ لے اور (اسکے علاوہ) تمہارے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) بھی پہونچ گیا تھا تو (اب اپنے کیے کا مزا) چکھو کیونکہ

لِلظَّـٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ ٱللَّهَ عَـٰلِمُ غَيْبِ

سرکش لوگوں کا کوئی مددگار نہیں بے شک خدا سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں سے خوب

ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿٣٨﴾

واقف ہے، وہ یقیناً دلوں کے پوشیدہ راز سے باخبر ہے

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمْ خَلَـٰٓئِفَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ

وہ وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین میں تم لوگوں کو (اگلوں کا) جانشین بنایا،

فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُۥ ۖ وَلَا يَزِيدُ ٱلْكَـٰفِرِينَ

پھر جو شخص کافر ہوگا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا، اور کافروں

كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ

کو ان کا کفر ان کے پروردگار کی بارگاہ میں غضب کے سوا کچھ بڑھائے گا نہیں اور

ٱلْكَـٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ

کفار کو ان کا کفر گھاٹے کے سوا کچھ نفع نہ دے گا (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو

شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ

کہ خدا کے سوا اپنے جن شریکوں کی تم عبادت کرتے تھے کیا تم نے انھیں (کچھ) دیکھا بھی

أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ

مجھے بھی ذرا دکھا دو تو کہ انھوں نے زمین (کی چیزوں) سے کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ ۚ أَمْ ءَاتَيْنَـٰهُمْ كِتَـٰبًا فَهُمْ

کچھ ان کا آدھا ساجھا ہے یا ہم نے خود انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسکی

عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّـٰلِمُونَ

دلیل رکھتے ہیں (یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے (دھوکے اور)

بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ

فریب ہی کا ف۵ وعدہ کرتے ہیں، بے شک خدا ہی سارے آسمان اور زمین

ع ۴ ۱۱ ۱۶

ف۵ وعدوں سے وہ امیدیں مراد ہیں جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو کہا تے، شفاعت، تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی تمنا میں دلایا کرتے تھے، حالانکہ یہ سب دھوکے کی ٹٹیاں تھیں کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اختیار نہ رکھتے تھے، وہ دوسروں کو کیا دیتے ۱۲

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ

اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے اور اگر (فرض کرو کہ) یہ

زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ

اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انھیں کوئی روک نہیں سکتا بیشک وہ

كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی بڑی سخت قسمیں

اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى

کھا (کر کہہ) تے تھے کہ بیشک اگر انکے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) آئے گا تو وہ ضرور ہر ایک امت

مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا

سے زیادہ رو براہ ہونگے پھر جب انکے پاس ڈرانیوالا (رسول) آپہونچا تو (ان لوگوں کو) روے

زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اِۨسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ

زمین میں سرکشی اور بُری بڑی تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اُس کے آنے سے) اُن کی

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

نفرت کو ترقی ہی ہوتی گئی اور بُری تدبیر (کی بُرائی) تو بُری تدبیر کرنے والے ہی

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ

پر پڑتی ہے تو (ہوشیار ہو) یہ لوگ بس اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں،

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ

تو (بہتر) تم خدا کے دستور میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے اور خدا کی عادت میں ہرگز

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

کوئی تغیر نہ پاؤ گے، تو کیا ان لوگوں نے روے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

کہ جو لوگ ان کے پہلے تھے اور ان سے زور و قوت میں بھی کہیں بڑھ چڑھ

قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ

کے تھے پھر اُن کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا اور

ع ۱۵

عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی تو آیا نہ تھا، مگر جب اگلی امتوں کے انبیاء سنتے تو جوش میں کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اسکی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات، ہدایت اور حجت کے لیے حضرت رسول آئے تو اُن ہی لوگوں کی طرح تھے یہ بھی شرارت کرنے حتی کہ رسول اللہ کی ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا ۱۲



اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

خدا ایسا (گیا گذرا) نہیں ہے کہ اُسے کوئی چیز عاجز کرسکے (نہ اتنے) آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

زمین میں۔ بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی (قابو) قدرت والا ہے اور اگر (کہیں) خدا

اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا

لوگوں کی کرتوتوں کی گرفت کرتا تو (جیسی ان کی کرنی ہے) روئے زمین پر کسی جانور کو

مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

باقی نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک مقرر میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے (کہ جو کرنا ہو کرلو)

فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

پھر جب انکا (وہ) وقت آجائے گا تو خدا یقینی اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (جو جیسا کریگا ویسا پائے گا)۔

ع ۵ ۸ ۱۷

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوا الْاٰيَةَ

سورۂ یٰسین سلہ واذا قیل لھم الایۃ کے سوا پورا سورہ مکہ میں

فَاِنَّهَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْفُرْقَانُ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

نازل ہوا اور اس کی تراسی (۸۳) آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ

یٰسین سلہ (اس) پُر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسول) تم بلاشک یقینی پیغمبروں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾

میں سے ہو (اور دین کے بالکل) سیدھے راستہ پر (ثابت قدم) ہو، جو

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل کیا ہوا (ہے) تاکہ تم ان لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ

جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ (دین سے بالکل) بےخبر ہیں ان میں اکثر پر

سلہ اس سورہ میں حضرت کی رسالت، کفار کی تشبیہ، جناب امیر کی مدح، بل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن آل یٰسین کا تذکرہ، بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجائے گی، بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت، حضرت کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

سلہ حضرت رسول کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں، محمد، احمد، عبداللہ، یٰسین، ن، یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں اور اسکی اصل یا انیسین تھی کثرت استعمال سے یٰسین رہ گیا۔ ۱۲

منزل

ﻠﻪ راہ حق نہ سوجھنے کی یہ دو مثالیں ہیں کہ (۱) گردن طوق میں پھنسی ہو اور سر اوپر کو اٹھا ہو پیچھے پھرا جاتا ہی پھر سوجھے کیا خاک (۲) آگے دیوار، پیچھے دیوار، اوپر سے پٹی ہوئی چھت پھر آخر سوجھے کیسے اور کدھر، مطلب یہ ہی کہ کفار کی گردن کجی سے اکڑی ہوئی ہے اور ناحق کی ضد کی دیواریں آگے پیچھے اوپر سے حائل ہیں پھر ہدایت کیونکر۔

الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑦

تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اُتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى

ہم نے ﻠﻪ ان کی گردنوں میں (بھاری بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہونچے

الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْ

ہوئے ہیں، کہ وہ گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں (سر جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے

بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا

فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ⑨ وَسَوَاءٌ

ہے تو وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے اور (اے رسول) اُن کے لیے برابر ہے

عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

خواہ تم اُنھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی) ایمان

لَا يُؤْمِنُونَ ⑩ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

لانے والے نہیں ہیں تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے

وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

اور بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اس کو گناہوں کی معافی اور

وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ⑪ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ

ایک باعزّت (وآبرو) اجر کی خوشخبری دیدو ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ

مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ

پہلے کر چکے ہیں (اُن کو) اور اُنکی (اچھی یا بُری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے

فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ⑫ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا

ہر چیز کو ایک صریح و روشن ﻠﻪ پیشوا میں گھیر دیا ہے اور (اے رسول) تم (ان سے) مثال کے طور پر

أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ⑬

ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر ﻠﻪ آئے

بائیں ۱۲، ۱۲، ۱۲، ۱۲، ۱۲۰

ﻠﻪ ایک روایت میں ہی کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر و عمر آپکے پاس کھڑے ہوئے تھے، دونوں صاحبوں نے پوچھا کہ کیا امام مبین توریت ہے فرمایا نہیں، پھر پوچھا کیا انجیل ہے فرمایا نہیں، پھر پوچھا کیا قرآن ہے فرمایا نہیں، اتنے میں حضرت علی سامنے سے نمودار ہوئے تو فرمایا یہ امام مبین ہی، اسکی مؤید وہ روایت ہی جو جلال الدین سیوطی نے بیان کی ہی کہ عبد بن حمید ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے بارے میں، روایت کی ہی کہ ہر چیز ایک پیشوا میں خدا کے نزدیک محفوظ ہے، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۶۱ سطر ۱ مطبوعہ مصر۔ ۱۲۔ ۱۲

ﻠﻪ جب انطاکیہ والوں کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ اور یونس کو اپنے دین کے موافق اُنکی ہدایت کو بھیجا، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہونچے تو ایک ضعیف آدمی حبیب نجار کو دیکھا تو سلام کیا اُس نے جواب سلام دیکر پوچھا تم لوگ کہاں جاتے ہو کہا ہم شہر والوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنے اور بتوں کی پرستش سے نکالنے چلے ہیں وہ بولا تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے فرمایا ہم لوگ دکھ کے بیماروں کو شفا دیتے ہیں، اُسنے کہا میرے بیٹے کو جو عرصہ سے بیمار ہے اور تمام اطبا اس کے علاج سے عاجز آگئے ہیں اچھا کر دو تو جانیں غرض وہ دونوں چلے گئے اور بیمار پر ہاتھ پھیر کر دعا کی، غرض وہ اچھا ہو گیا تو فوراً ایمان لائے، اُسکے بعد یہ لوگ شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے پاس پہنچے اُس سے بھی اسی قسم کی باتیں ہوئیں تو اُس نے کہا اچھا تم لوگ ٹھہرو میں اس میں غور کرونگا تو یہ حضرات اور لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوگئے

ع ۱ / ۱۲ — ۱۸

ایک دن بادشاہ کی سواری جارہی تھی کہ ان حضرات نے تکبیر کی آواز بلند کی اسکو برا معلوم ہوا اور اُس نے ان دونوں کو قید خانہ میں مقید کر دیا جب یہ خبر حضرت عیسیٰ کو معلوم ہوئی تو آپنے حضرت شمعون کو جو آپکے خلیفہ اور تمام حواریوں کے سردار تھے انطاکیہ روانہ کیا جب یہ پہونچے تو شہر کے دروازے پر کہنے لگے میں اس واسطے آیا ہوں کہ یاد خدا کی پرستش کروں، غرض یہ بہت اعزاز و اکرام کے ساتھ بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُس نے ان کو عبادت کرنے کے واسطے اُسی بت خانے میں جانے کی اجازت دی، تو دونوں سے ملاقات ہوئی اور یہ کہہ دیا کہ ہیں تمکو بلاؤنگا مگر میری شناسائی کا اظہار نہ کرنا۔۔

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا

اس طرح کہ جب ہم نے اُنکے پاس دو (پیغمبر یوحنا و یونس) بھیجے تو اُن لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا،

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿۱۴﴾

تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (اُن دونوں کو) مدد دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمھارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ

وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وانزل)

مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿۱۵﴾ قَالُوا رَبُّنَا

نہیں کیا ہے، تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو تب اُن پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار

يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَا

جانتا ہے کہ ہم یقیناً اُسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا

إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ

(احکام خدا کا) پہونچا دینا، غرض یہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا (کہ تمھارے آتے ہی قحط

لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا

میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمھیں ضرور سنگسار کردینگے اور تمکو یقینی ہمارا

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن

دردناک عذاب پہونچے گا، پیغمبروں نے کہا کہ تمھاری بدشگونی (تمھاری کرنی سے) تمھارے ساتھ ہے، کیا جب

ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَجَاءَ

نصیحت کیجاتی ہے (تو تم اُسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود (اپنی) حد سے بڑھ گئے ہو اور

مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ

(اتنے میں) شہر کے اُس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوا مَن

اے میری قوم (اِن) پیغمبروں کا کہنا مانو، ایسے لوگوں کا (ضرور)

لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۲۱﴾

کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں،

ضمیمہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اُس کے بعد یہ برابر بادشاہ کے پاس آتے جاتے رہے، حتیٰ کہ بادشاہ کو ان سے ایک خاص خلوص ہو گیا اور اکثر امور میں مشورہ کرنے لگا تو ایک دن موقع پاکر کہنے لگے کہ اس قید خانہ میں دو اجنبی آدمی کون ہیں، بادشاہ نے کہا وہ دونوں ایک نئے دین کا پیغام لے کر آئے تھے اس وجہ سے میں نے انھیں مقید کر دیا ہے آپنے کہا اُن کو بلاکر پوچھنا چاہیئے آخر وہ کہتے کیا ہیں، غرض وہ بلائے گئے اور بادشاہ کے سامنے حالات دریافت کرکے پہلے ایک شخص کو بلایا جسکے آنکھوں کے نشان بھی نہ تھے حضرت شمعون کی فرمائش سے ان دونوں نے دعا کی تو شگاف ہو گیا پھر دو ڈھیلے مٹی کے رکھدیے تو آنکھیں ہو گئیں، تب حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمھارے خدا میں اور کیا قدرت ہے، وہ بولے مُردے کو زندہ کرسکتا ہے شمعون نے کہا بھلا بادشاہ کے بیٹے کو جسے مرے ہوئے عرصہ ہوا زندہ کرسکتے ہو، اُنھوں نے کہا ہاں، غرض وہ دونوں اس کی قبر پر گئے اور دعا کی وہ زندہ ہو گیا اور اُس نے خود یہ بیان کیا کہ فلاں فلاں صورت کے لوگوں کی دعا سے میں زندہ ہوا ہوں، پھر اُسنے ان دونوں کو پہچان بھی لیا، اُسوقت وہ دونوں بہت معزز نگاہوں سے دیکھے جانے لگے اور بروایتے بادشاہ بھی ایمان لے آیا، مگر اور لوگوں نے اُن کی ہدایت پر عمل نہ کیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے یہاں تک کہ تھوڑے دنوں کے بعد لوگوں نے ان حضرات کو ستانا شروع کیا تو حبیب نجار نے آکر سفارش کی اور محض اس سفارش پر لوگوں نے اس بیچارے کو اتنا مارا کہ وہ بیچارہ داخل جنت ہوا، ۱۲ ، ۱۲ ، ۱۲

وَمَالِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ

اور مجھے کیا (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اُس کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب (آخر)

تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن

اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اُسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا لوں اگر

يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ

خدا مجھے کوئی تکلیف پہونچانا چاہے تو نہ اُن کی سفارش ہی میرے کچھ کام آسکے گی

شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿۲۳﴾ إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾

اور نہ یہ لوگ مجھے (اُس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے (اگر ایسا کروں) تو اُس وقت میں یقیناً صریح گمراہی میں ہوں

إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿۲۵﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط

میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو اور (ان کافروں نے اُسے سنگسار کر ڈالا) تب اُسے خدا کا حکم ہوا

قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي

کہ بہشت میں جاؤ (اُس وقت بھی اُس کو قوم کا خیال آیا تو) کہا میرے پروردگار نے جو مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں

وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ

شامل کر دیا کاش اس کو میری قوم کے لوگ (جان لیتے اور ایمان لاتے) اور ہم نے اُسکے (مرنے کے) بعد اُسکی قوم پر

قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا

(اُنکی تباہی کے لئے) نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اُتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی بات کے واسطے لشکر)

كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿۲۸﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً

اُتارنے والے تھے وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً

فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿۲۹﴾ يَٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ج

(چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی اُن کے

مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۰﴾

پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخرا پن ضرور کیا

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ

کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا

۵ یہ اُن ہی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آل یٰسین ہے ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ ان کو پتھر مارتے تھے اور یہ نصیحت کرتے جاتے تھے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنت ہوئے اُن کا مرنا تھا کہ خدا کا قہر نازل ہوا پہلے ایک قحط کی مار پڑی اسکے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری کہ ساری بستی کی بستی مسمار و تباہ ہو گئی ۱۲

وقف غفران



أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا

اور وہ لوگ ان کے پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آسکتے (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر

جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ

ہماری بارگاہ میں حاضر کیے جائیں گے اور ان (کے سمجھنے) کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو (پانی سے) زندہ کر دیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا

يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ

تو اُسے یہ لوگ کھایا کرتے ہیں اور ہم ہی نے زمین میں چھوہاروں اور انگوروں

وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا

کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی کے) چشمے جاری کیے تاکہ لوگ ان کے

مِنْ ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾

پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ

وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں اور خود ان

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

لوگوں کے اور ان چیزوں کے جن کی انھیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ

اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو اس وقت یہ لوگ

مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ

اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ

یہ (سب سے) غالب واقف کار (خدا) کا (باندھا ہوا) اندازہ ہے اور ہم نے چاند کے لئے

مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ

منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ پھر ہو کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے نہ تو آفتاب

يَنۢبَغِي لَهَآ أَن تُدۡرِكَ ٱلۡقَمَرَ وَلَا ٱلَّيۡلُ سَابِقُ

ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جا لے ؎۱ اور نہ رات ہی ؎۲ دن سے آگے

ٱلنَّهَارِۚ وَكُلّٞ فِي فَلَكٖ يَسۡبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَءَايَةٞ لَّهُمۡ

بڑھ سکتی ہے (چاند سورج ستارے) ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں اور اُنکے لیے

أَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِي ٱلۡفُلۡكِ ٱلۡمَشۡحُونِ ﴿٤١﴾ وَ

(میری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے بزرگوں کو (نوح کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا

خَلَقۡنَا لَهُم مِّن مِّثۡلِهِۦ مَا يَرۡكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن

اور اُس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی وہ چیزیں (کشتیاں جہاز) پیدا کردیں جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں اور

نَّشَأۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾

اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو ڈبو ماریں پھر نہ کوئی ان کا فریاد رس ہوگا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں

إِلَّا رَحۡمَةٗ مِّنَّا وَمَتَٰعًا إِلَىٰ حِينٖ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ

مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (ان کو) چین کرنے دینا منظور ہے اور جب ان کفار سے

لَهُمُ ٱتَّقُواْ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ

کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے بچو جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے (موجود) ہے تاکہ

تُرۡحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأۡتِيهِم مِّنۡ ءَايَةٖ مِّنۡ ءَايَٰتِ

تم پر رحم کیا جائے (تو پروا نہیں کرتے) اور اُن کی حالت یہ ہے کہ جب اُن کے پروردگار کی نشانیوں میں سے

رَبِّهِمۡ إِلَّا كَانُواْ عَنۡهَا مُعۡرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا

کوئی نشانی اُن کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے اور جب ان (کفار) سے

قِيلَ لَهُمۡ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ

کہا جاتا ہے کہ (مال دنیا سے) جو خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ)

كَفَرُواْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنُطۡعِمُ مَن لَّوۡ يَشَآءُ ٱللَّهُ

کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا تو

أَطۡعَمَهُۥٓ إِنۡ أَنتُمۡ إِلَّا فِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٖ ﴿٤٧﴾ وَ

اس کو خود کھلاتا تم لوگ بس صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو اور

نشانات قدرت

کفار کا ایمانداروں سے سوال اور جواب

؎۱ کیونکر پا سکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے اور آفتاب سال بھر میں ۱۲ ؎۲ یعنی یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو پھر رات ہی آ جائے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲-



يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

کب پورا ہوگا (اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں

تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جو انھیں (اُس وقت) لے ڈالے گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے پھر نہ تو یہ لوگ وصیت

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَنُفِخَ

ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے اور پھر (جب دوبارہ)

فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

صور پھونکا جائے گا تو اُسی دم یہ سب لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے نکل نکل کے اپنے پروردگار کی بارگاہ

يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا

کی طرف چل کھڑے ہوں گے اور (حیران ہو کر) کہیں گے ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے تھے) ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھایا

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

(جواب آئے گا) کہ یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ

(قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

میں حاضر کیے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا

شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ

اور تم لوگوں کو تو اُسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ

بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے ہیں وہ

وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾

اپنی بی بیوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر (چین سے) بیٹھے ہوئے ہیں

قیامت کا منظر

بہشت کی حالت

منزل ۵

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُونَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قف

بہشت میں اُن کے لیے (تازہ) میوے (تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں اُن کے لئے (حاضر) ہے

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا

مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو تم لوگ

الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيٓ اٰدَمَ اَنْ

(ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ

لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۰﴾

(خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے

وقف غفران

وَّاَنِ اعْبُدُونِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾

اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے

جہنمیوں کی حالت

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ط اَفَلَمْ تَكُونُوا

اور (باوجود اس کے) اُس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی)

تَعْقِلُونَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۶۳﴾

نہیں سمجھتے تھے یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ

تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے) چلے جاؤ آج

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ

ہم اُن کے مونھوں پر مہر لگا دیں گے اور جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کر رہے تھے خود

اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

اُن کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے اور اگر ہم چاہیں تو

لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

اُن کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں

فَاَنّٰى يُبْصِرُونَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى

مگر کہاں دیکھ پائیں گے اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں) ان کی صورتیں بدل (کر کے)

ع ۴

مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾

(پتھر مٹی بنا) دیں پھر نہ تو اُن میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ (گھر) لوٹ سکیں

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾

اور ہم جس شخص کو (بہت) زیادہ عمر دیتے ہیں تو اُسے خلقت میں اُلٹ[1] (کر بالکل بچوں کی طرح مجبور کر) دیتے ہیں تو کیا وہ لوگ سمجھتے نہیں

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا

اور ہم نے نہ اُس (پیغمبر) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اسکی شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو بس (نری)

ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اُسے (عذاب سے) ڈرائے

وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

کہ ہم نے اُن کے فائدے کے لیے چارپائے اُس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے بنایا تو یہ لوگ

مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

اُن کے (خواہ مخواہ) مالک بن گئے اور ہم ہی نے چارپایوں کو اُن کا مطیع بنا دیا تو بعض اُنکی سواریاں ہیں

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ

اور بعض کو کھاتے ہیں اور چارپایوں میں ان کے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں (دودھ)

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

تاکہ انھیں اُن سے کچھ مدد ملے حالانکہ وہ لوگ ان کی کسی طرح

نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا

مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار اُن معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سب کی حاضری ہو جائیگی تو (اے رسول)

وقف لازم

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

تم ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں

[1] یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کی بچپنے میں تھی آ موجود ہو جاتی ہے حتی کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھولی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچے کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی اس کو بھی ہوتی ہے دیکھو ذخیرہ ۱۲۵۔

يَعْلَمُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ

ہم سب کو یقینی جانتے ہیں کیا آدمی نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اس کو

نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾

ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ

اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا (اور) کہنے لگا

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا

کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے

الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر دیا

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا

وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی

فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

پھر تم اس سے (اور) آگ سلگا لیتے ہو (بھلا) جس (خدا) نے سارے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ

آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل (دوبارہ)

يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾

پیدا کر دے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا واقف کار ہے

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ

اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے

كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ

کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

ع ۵ ۱۶

ف یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت قریش کے بڑے بڑے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چورا چورا کر کے ہوا میں اڑا دیا اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے جو ان ہڈیوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کرے گا آپ نے فرمایا خدا جمع کرے گا اور زندہ کر کے اس کو اور تجھ کو جہنم واصل کرے گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوبصورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا ۱۲

ف عرب کے جنگلوں میں مرخ و عفار (غفار) و رفاق دو درخت ہوتے ہیں کہ ان کی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے ۱۲۰۴

المنزل السادس

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورۂ صافات ملہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ① فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ② فَالتّٰلِيٰتِ

(عبادت یا جہاد میں) پرا باندھنے والوں کی (قسم) پھر (بدوں کو برائی سے) جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی (قسم) پھر (قرآن کی)

ذِكْرًا ③ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ④ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود یقینی ایک ہی ہے جو سارے آسمان زمین کا

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑤ اِنَّا

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار ہے اور (چاند سورج تاروں کے طلوع (وغروب) کے مقامات کا بھی مالک ہے)

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ⑥ وَ

ہم ہی نے نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (جگمگاہٹ) سے آراستہ کیا اور (تاروں کو)

حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ⑦ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى

ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے واسطے (بھی پیدا کیا) کہ اب شیطان

الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ⑧

عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور (جہاں سن گن لینا چاہا) تو ہر طرف سے کھدیڑنے کیلئے شہاب

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ⑨ اِلَّا مَنْ خَطِفَ

پھینکے جاتے ہیں اور ان کے لیے پائدار عذاب ہے مگر جو (شیطان شاذ ونادر فرشتوں کی) کوئی

الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ⑩ فَاسْتَفْتِهِمْ

بات اچک لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اس کا پیچھا کرتا ہے تو (اے رسول) تم ان سے پوچھو تو

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کہ ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا ان (مذکورہ) چیزوں کا جن کو ہم نے پیدا کیا ہم نے تو ان

مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ⑪ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ⑫

لوگوں کو لسدار مٹی سے پیدا کیا بلکہ تم تو (ان کفار کے انکار پر) تعجب کرتے ہو اور وہ (لوگ تم سے) مسخرا پن کرتے ہیں

ملہ اس سورہ میں توحید قدرت قیامت کا ثبوت المبیت کی دلالت کا سوال رسول اللہ شاعر یا مجنوں نہ تھے بہشت کی کیفیت جہنم کی حالت جنتی جہنمی کا قصہ حضرت نوح کا ذکر حضرت ابراہیم کا حال، حضرت اسمٰعیل کا واقعہ ذبح عظیم حضرت موسیٰ و ہارون کا تذکرہ حضرت الیاس کا قصہ آل محمد پر سلام حضرت لوط کا ذکر حضرت یونس کا قصہ خدا پر فرشتوں کی بیٹیاں ہونے کا الزام اور جواب فرشتوں کی شہادت انبیا کی مدد اور ان کا غلبہ خدا کی حمد وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ملہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے دیکھو پارہ ۱۴ سورہ حجر صفحہ ۴۹۱ - ۱۲

ملہ عرب کے منکرین خاص کر کنانہ بن زہیر حشر و قیامت کے انکار پر بات نکالی اور خدا جانے کیا کیا چہ میگوئیاں کرتے تھے اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے پھر بھلا مرنے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل عجیب اور قیاس کے خلاف ہے اسی کا خود خدا نے جواب دیدیا ہے کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا تو پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کون بڑی بات ہے جیسا وہ آسمان تھا و دنیا ہی بھی تمہاری بہ نسبت تو آسمان تارے فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا مگر جب خدا کے واسطے وہ آسمان تھا تو تمہاری کیا اصل حقیقت ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً

اور جب اُنھیں سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

(اُس سے) مسخرا پن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

جادو ہے۔ بھلا جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ

یا ہمارے اگلے باپ دادا (پھر دوبارہ قبروں سے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے (اے رسول) تم کہہ دو کہ ہاں

وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

(ضرور اٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل ہوگے اور وہ (قیامت) تو ایک للکار ہوگی پھر تو

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ

وہ لوگ فوراً ہی (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو قیامت

الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

کا دن ہے (جواب آئے گا کہ) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم لوگ (دنیا میں)

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ

جھوٹ سمجھتے تھے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) جو لوگ (دنیا میں) سرکشی کرتے تھے انکو اور انکے ساتھیوں کو

وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہیں اُن کو (سب کو) اکٹھا کرو پھر اُنھیں جہنم

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

کی راہ دکھاؤ اور (ہاں ذرا) اُنھیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا [1] ہے

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

(ارے کمبختو) اب تمھیں کیا ہوگیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں) بلکہ وہ آج گردن جھکائے ہیں

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم پوچھ پاچھ کریں گے (اور انسان، شیاطین سے)

---

[1] علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کی ولایت کا ہر بشر سے سوال کیا جائے گا اور یہ واضح ہے کہ وہ امر اہم جو بعد الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائے گا فقط محبت نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تولاّ ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے اور اسی کی مؤید علامہ موصوف کی وہ عبارت ہے جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں روایت ہے کہ حضرت علی اور اہلبیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلا دیں کہ اپنی رسالت کی تبلیغ کی کوئی مزدوری اپنے اہلبیت کی مودت کے سوا نہیں چاہتے اس کا مطلب یہی ہے کہ اُن سے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تم لوگوں نے نبی کی وصیت کے مطابق اُن کی ولایت کو مانا یا یوں ہی مہمل چھوڑ دیا تھا اور اس پر مواخذہ کیا جائیگا انتہی ۱۲

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

ع ۱ (۲۱) ۵

الربع

قَالُوٓا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ ٱلْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا

کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے تھے وہ جواب دیں گے

بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم

(ہم کیا جانیں) تم تو خود ایمان لانے والے نہ تھے اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر

مِّن سُلْطَـٰنٍ ۚ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَـٰغِينَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ

کچھ حکومت تو تھی نہیں بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے پھر اب تو ہم لوگوں پر

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ إِنَّا لَذَآئِقُونَ ﴿٣١﴾ فَأَغْوَيْنَـٰكُمْ

ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہو گیا کہ اب ہم سب یقیناً عذاب کا مزا چکھیں گے ہم خود گمراہ تھے

إِنَّا كُنَّا غَـٰوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى ٱلْعَذَابِ

تو تم کو بھی گمراہ کیا۔ غرض وہ لوگ سب کے سب اُس دن عذاب میں شریک ہوں گے

مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ

اور ہم تو گنہگاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں یہ لوگ ایسے (مغرور) تھے

كَانُوٓا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾

کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور یہ لوگ کہتے تھے کہ کیا ایک پاگل شاعر کے لیے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کمبخت یہ شاعر یا پاگل نہیں

بَلْ جَآءَ بِٱلْحَقِّ وَصَدَّقَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ

بلکہ یہ تو حق بات لے کر آیا ہے اور اگلے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے تم لوگ (اگر نہ مانو گے) تو ضرور

لَذَآئِقُوا ٱلْعَذَابِ ٱلْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ

دردناک عذاب کا مزا چکھو گے اور تمہیں تو اسی کا بدلہ دیا جائے گا

تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ

جو دنیا میں کرتے رہے ہو مگر خدا کے برگزیدہ بندے اُن کے واسطے (بہشت میں)

لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَٰكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾

ایک مقرر روزی ہوگی [illegible] اور [illegible] (ایسی ویسی نہیں) ہر قسم کے میوے اور وہ [illegible]

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾

نعمت کے (لدے ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے) آمنے سامنے (تکیے لگائے) ہونگے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ

اُن میں صاف سفید براق شراب کے جام کا دور چل رہا ہوگا جو

لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا

پینے والوں کو بڑا مزا دے گی (اور پھر) نہ اُس شراب میں (خمار کی وجہ سے) دردسر ہوگا اور

يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

نہ وہ اُس (کے پینے) سے متوالے ہونگے اور اُن کے پہلو میں (شرم سے) نیچی نگاہ کرنے والی بڑی بڑی آنکھوں

عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ

والی (پریاں) ہونگی (انکی گوری گوری رنگتوں میں ہلکی سی سُرخی ایسی جھلکتی ہوگی) گویا وہ انڈے ہیں جو چھپائے ہوئے رکھے ہوں

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ

پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم بات چیت کرتے کرتے ان میں سے ایک کہنے والا

مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ

بول اُٹھے گا کہ (دُنیا میں) میرا ایک دوست تھا اور (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی

لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ

(قیامت کی) تصدیق کرنے والوں میں ہو۔ بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑگل کر) مٹی اور ہڈی (ہوکر)

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾

رہ جائیں گے تو کیا ہم کو (دوبارہ زندہ کرکے ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائیگا (پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہے گا) تو کیا تم لوگ بھی (دیکھ

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ

سا تھ) اُسے جھانک کر دیکھو گے غرض جھانکا تو اُسے بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھا (یہ دیکھکر بیساختہ) بول اُٹھے گا کہ خدا کی

كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ

قسم تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھے اور اگر میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی (اسو قت تیرے ساتھ

الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا

جہنم میں) گرفتار کیا گیا ہوتا (اب بتاؤ) کیا (میں تم سے نہ کہتا تھا کہ) ہم کو اسی پہلی موت کے سوا پھر مرنا نہیں (اور

الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

اور نہ ہم پر (آخرت میں) عذاب ہوگا (تو تمھیں یقین نہ ہوتا تھا) یہ یقینی بہت

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

بڑی کامیابی ہے ایسی (ہی کامیابی) کے واسطے کام کرنے والوں کو کارگزاری کرنی چاہیئے

اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

بھلا مہمانی کے واسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہر کا درخت (جو جہنمیوں کے واسطے ہوگا) جسے ہم نے یقیناً ظالموں

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ

کی آزمائش [1] کے لئے بنایا ہے یہ وہ درخت ہے جو جہنم کی تہ میں

الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾

اُگتا ہے اُس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں گویا (وہ یہ ہو) سانپ کے پھن جیسے چھوتے دل ڈرے

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾

پھر یہ (جہنمی لوگ) یقیناً اسی میں سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ

پھر اُنکے اوپر سے انکو خوب کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملاکر پینے کو دیا جائے گا پھر (کھا پی کر)

مَرْجِعَهُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

ان کو جہنم ہی کی طرف یقیناً لوٹ جانا ہوگا ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ

ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

پایا تھا تو یہ لوگ بھی اُن کے پیچھے پیچھے دوڑے چلے جارہے ہیں اور

لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ

ان سے قبل اگلوں میں سے بہتیرے گمراہ ہوچکے حالانکہ ہم نے ان لوگوں کے ڈرانے والے

اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

(پیغمبر بھی) بھیجے تھے ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جاچکے تھے ان کا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾

کیسا برا انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے برے کھرے بندے (محفوظ رہے)

ع ۲ ۶

---

[1] اس میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے کو مسلمان تو ٹھنڈے دل سے مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں اور سرد سے سرد ملک حتی کہ برفستان میں بھی درخت اُگتے ہیں پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں ان چیزوں کو بھی چھوڑو ہمارے ملک کے آتشباز کو دیکھو وہ کیسے کیسے درخت پھلیاں پھول بیلیں نام وغیرہ آگ سے پیدا کرتے ہیں پھر معلوم نہیں خدا کا آگ سے درخت کا پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے کیا اُس کی قدرت اتنی بھی نہیں سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون ۱۲

منزل ۶

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ

اور نوحؑ نے (اپنی قوم سے مایوس ہوکر) ہم کو (مدد کیلئے) پکارا تھا تو (دیکھ لو) ہم کیا خوب جواب دینے والے تھے اور ہم نے اسکو

وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ

اور اُن کے لڑکے بالوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور ہم نے (ان میں یہ برکت دی کہ) اُن ہی کی اولاد کو باقی

هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

برقرار رکھا اور بعد کو آنے والے لوگوں میں انکا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

(ہر طرف سے) نوح پر سلام (یہی سلام) ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ

اس میں شک نہیں کہ نوح ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے پھر ہم نے باقی لوگوں کو

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾

ڈبو دیا اور یقیناً اُن ہی کے طریقہ پر چلنے والوں میں ابراہیم (بھی) ضرور تھے جب وہ اپنے پروردگار

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

(کی عبادت) کیطرف (پہلوں میں) ایسا دل لیے ہوئے بڑھے جو (ہر عیب سے) پاک تھا جبکہ انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ

وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑ کر دل سے گڑھے ہوئے معبودوں کی

اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

تمنا رکھتے ہو پھر ساری خدائی کے پالنے والے کیساتھ تمہارا کیا خیال ہے (پھر ایک عید میں اُن لوگوں نے چلنے کو کہا)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

تو ابراہیم نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں (عنقریب) بیمار پڑنے والا ہوں تو وہ لوگ

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ

ابراہیم کے پاس سے پیٹھ پھیر پھیر کر ہٹ گئے (بس) پھر تو ابراہیم چپکے سے اُنکے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (طنز سے)

فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ

کہا (تمہارے سامنے اتنے چڑھاوے رکھے ہیں) آخر تم کھاتے کیوں نہیں (ارے) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے (تک) نہیں پھر تو ابراہیم

ــــہ آپ کا پورا تفصیلی قصہ پہلے بیان ہوچکا ہے دیکھو پارہ ۸ سورہ اعراف صفحہ ۲۴۲ ونیز صفحہ ۳۵۰ تا ۳۶۰ وغیرہ۔

ــــہ آپ کا قصہ تفصیل کئی جگہ بیان ہوچکا ہے اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستاروں دیکھکر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو باری سے تپ ولرزہ آتا تھا اس وقت گھڑی تو تھی نہیں اوقات کو ستاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے آپنے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آچکا تھا اسلیے آپنے یہ فرمایا اگرچہ کہ قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپ نے علم نجوم سے کام لیا اور دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے ۱۲۔

عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾

داہنے ہاتھ سے مارتے ہوئے اپنر پل پڑے (اور توڑ پھوڑ کر ایک ڈھیر بت کے گئے پس کلہاڑی لگادی جب اُنکو خبر ہوئی تو ابراہیم کے پاس دوڑتے

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

ہوئے پہونچے ابراہیم نے کہا (افسوس) تم لوگ اُسکی پرستش کرتے جسے تم لوگ خود تراش کر بناتے ہو حالانکہ تم کو اور

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ

جسکو تم لوگ بناتے ہو (سب کو) خدا ہی نے پیدا کیا ہے (یہ سن کر) وہ لوگ (آپس میں) کہنے لگے اسکے لیے (بھٹی کی سی) ایک

فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

عمارت بناؤ اور (اسمیں آگ سلگا کر اسی دہکتی ہوئی آگ میں اسکو ڈال دو) پھر ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ مکاری کرنی چاہی تو

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ

ہم نے (آگ کو سرد گلزار کر کے) اُنھیں نیچا دکھا دیا اور جب (آذر نے) ابراہیم کو نکالدیا تو بولے میں اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں

سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

وہ عنقریب ہی مجھے رو براہ کر دے گا (پھر عرض کی) پروردگارا مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت فرما

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ

تو ہم نے اُن کو بڑے نرم دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب اسمٰعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا

قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ

تو (ایک دفعہ) ابراہیم نے کہا بیٹا میں خواب[ملہ] میں (وحی کے ذریعہ کیا) دیکھتا ہوں کہ میں خود تمھیں ذبح کر رہا ہوں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

تو تم بھی غور کرو تمھاری اس میں کیا رائے ہے۔ اسمٰعیل نے کہا ابا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے اسکو (بے تامل) کیجئے

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ

پھر جب دونوں نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ذبح کے لئے ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے

يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ

(آمادہ دیکھ کر) آواز دی اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملینگے ہم نیکی

ملہ انبیاء کو خدائی احکام چند طرح سے پہونچے ہیں کبھی الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیبی سے کبھی خواب سے حضرت ابراہیم کو بھی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا اور اگرچہ حضرت اسمٰعیل کا سن اسوقت تیرہ ہی برس کا تھا مگر وہ صبر و استقلال دکھلایا کہ ملائکہ کو بھی حیرت ہو گئی غرض جب حضرت ابراہیم نے چھری پھیری اور حضرت جبرئیل نے خدا کے حکم سے پلٹا دی اور تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو یہ آواز آئی کہ تم اپنے امتحان میں پورے اُترے اس وقت تو اس بہشتی دنبہ کو قربانی دیدو اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی قرار دی ہے ۱۲-۱۲۰

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا

کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں اس میں شک نہیں کہ یقینی بڑا (سخت اور) صریحی

الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا

امتحان تھا اور ہم نے اسمٰعیل کا فدیہ ایک ۱ ذبح عظیم (بڑی قربانی) قرار دیا اور ہم نے ان کا اچھا

عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ

چرچا بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ساری خدائی میں) ابراہیم پر سلام ہی سلام ہے ہم یوں

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾

نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں بیشک (ابراہیم ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں سے تھے

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ

اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوشخبری دی تھی جو ایک نیکوکار نبی تھے اور ہم نے

بٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

خود ابراہیم پر اور اسحٰق پر اپنی برکت نازل کی اور ان دونوں کی نسل میں بعض تو نیکوکار

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی

اور بعض (نافرمانی کر کے) اپنی جان پر صریحی ستم ڈھانے والا اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر

مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ

(بہت سے) احسانات کیے اور خود ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی (سخت) مصیبت سے

الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

نجات دی اور (فرعون کے مقابلہ میں) ہم نے ان کی مدد کی تو (آخر) یہی لوگ

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾

غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی

وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا

اور دونوں کو سیدھی راہ کی ہدایت فرمائی اور بعد کو آنے والوں میں ان کا

عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی

ذکر خیر باقی رکھا کہ (ہر جگہ) موسیٰ اور ہارون پر سلام (ہی)

ع ۳ / ۳۹

۱ اگرچہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بکری مراد لی ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کیونکہ اگرچہ ... دنبہ بہشت کا ہو اور کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر انبیاء کی بہ نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل محال ہے میرے ذہن میں تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے سوا دوسرا ذبیح مراد نہیں معلوم ہوتی اسی وجہ سے جناب رسالت مآب فرمایا کرتے تھے حسین منی وانا من الحسین حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں ۔ آپ کا تفصیلی قصہ نویں پارہ سورہ اعراف صفحہ ۳۰۷ تا ۳۲۰ و ۳۲۸ میں گزر چکا ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

۱۵ حضرت الیاس بن یاسین بن فنحاص بن عیزار بن ہارون اور حضرت خضر یہ دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا کے ان کے متعلق ہوتے ہیں ان کو بجا لاتے ہیں مگر لوگوں کی نظر وں سے غائب ہیں حضرت خضر تو دریاؤں پر تعینات ہیں اور حضرت الیاس

وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

سلام) ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں ہی جزائے خیر عطا کرتے ہیں

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ

بیشک یہ دونوں ہمارے (خاص) ایماندار بندوں سے تھے اور اس میں بھی شک نہیں کہ الیاس[۱۵]

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

یقیناً پیغمبروں سے تھے جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

کیا تم لوگ بعل (بت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے اور

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ

(جو) تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے تو اُن لوگوں نے جھٹلا دیا

فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

تو یہ لوگ یقیناً (جہنم میں) گرفتار کیے جائیں گے مگر خدا کے برگزیدہ بندے (محفوظ رہیں گے)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ہر طرف سے)

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

آل یٰسین علیہ السلام پر سلام (ہی سلام) ہے ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا

بیشک وہ ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں سے تھے اور اس میں بھی شک نہیں کہ لوط یقیناً

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

پیغمبروں سے تھے جب ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں سب کو نجات دی

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

مگر ایک (اُن کی) بڑھیا بیوی جو پیچھے رہ جانے والوں ہی میں تھی پھر ہم نے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ

اور اے اہل مکہ تم لوگ بھی اُن (کے ملک) پر سے (کبھی) صبح کو اور (کبھی) شام کو آتے جاتے

جنگلوں اور پہاڑوں پر رہتے ہیں دونوں حضرات موسم حج میں حج کو آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے حضرت حزقیل کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی خرابیاں حد سے گزر گئیں تو حضرت الیاس ان کی ہدایت کو بھیجے گئے اس وقت کا بادشاہ اخیاب پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت ازبیل کے بہکانے سے کافر ہو گیا اور اس کی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر اثر نہ ہوا اسی اثنا میں ازبیل کی ایک عابد کے باغ پر جس سے اسکی بسر اوقات ہوتی تھی نظر لگی اور آخر اس بیچارے کو قتل کر دیا اسکے اس پر تسلط ہوئی اس پر اور خدا کا غضب زیادہ ہو گیا اور پھر عتاب خطاب ہوا کہ میں اس ناحق خون کا ضرور بدلہ لونگا اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائیں گے اور کوئی تیرا دفن کرنے والا بھی نہ ہوگا اسکے بعد پھر حضرت الیاس نے سمجھایا تو وہ مردود آپکے بھی در پے آزار ہوا اور گرفتاری کا حکم دیا مگر آپکی بددعا سے اُس کا بیٹا اور وہ اسکی فکر میں مستغرق ہوا آپ دربار سے نکل کر ایک پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوے بادشاہ نے کچھ لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کے لیے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی جو آپ نے فرمایا بادشاہ سے کہو ایمان لائے تو اسکو صحت ہوگی جب اُس کو آپ کی جگہ معلوم ہو گئی تو اس نے کئی دفعہ بہت سے لوگوں کو آپ کی گرفتاری کو بھیجا مگر سب کے سب آپ کی بددعا سے ہی اسی طرح ہلاک ہوئے آخر اُس نے اپنے وزیر کو جو ایماندار تھا بھیجا تو وہ وہیں رہ گیا اور واپس نہ آیا آخر اُس کا بیٹا بھی مر گیا اور بعض لوگوں میں قحط پڑا جب ایک ... گزر گئی تو آپ پھر آئے اور اُن کو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دعا کرو اگر بارش ہو جائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو ورنہ میں خدا سے دعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا مگر بتوں سے مطلب نہ ہوا اور آپ نے دعا کی تو خوب بارش ہوئی (بقیہ صفحہ آئندہ)

منزل ۶

ع ۴ ۲۵ ۸

بِالَّيْلِ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ

گذرتے ہو تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور اس میں شک نہیں کہ یونس (بھی) پیغمبروں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

سے تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یونس بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے پاس پہونچے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ

تو (اہل کشتی نے) قرعہ ڈالا تو (ان ہی کا نام نکلا اور) یونس نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو ان کو

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَا اَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

ایک مچھلی نگل گئی اور یونس خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے پھر اگر یونس (خدا کی)

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ

تسبیح (و ذکر) نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے پھر ہم نے ان کو

بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ

(مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) (ایک کھلے میدان میں ڈالدیا اور (وہ تھوڑی ہی دیر میں) بیمار نڈھال ہوگئے تھے اور ہم نے انپر سایہ

يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

کیلئے) ایک کدو کا درخت اگا دیا اور اسکے بعد ہم نے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

بھیجا) تو وہ لوگ (انپر) ایمان لائے پھر ہم نے (بھی) ایک خاص وقت تک ان کو چین سے رکھا تو (اے رسول) ان کفار سے

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

پوچھو کیا تمہارے پروردگار کے لیے بیٹیاں اور ان کے لیے بیٹے یا (کیا واقعی) ہم نے فرشتوں کو

الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

عورتیں بنایا ہے اور یہ لوگ (اس وقت) موجود تھے۔ خبردار (یاد رکھو کہ) یہ لوگ یقینی

مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ

اپنے دل سے گڑھ گڑھ کے کہتے ہیں کہ خدا اولاد والا ہے اور یہ لوگ یقینی

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

جھوٹے ہیں کیا خدا نے (اپنے لیے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے (ارے کمبختو)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کہ یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے اور آخر خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کرکے وہاں سے نکل گئے اور نظروں سے غائب ہوگئے اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس نے ان لوگوں کو خوب کسر لی اور بادشاہ اور اسکی عورت کو قتل کرکے اسی باغ میں ڈالدیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا ۱۲ منہ

؎ اس آیت کی طرف میں نے آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا اس کو امام رازی نے بھی مان لیا ہے اور کلبی اور فضل بن روزبہان نے بھی کہ اس سے آل محمد مراد ہیں کیونکہ یٰسین حضرت کا نام ہے اور قراء سبعہ میں سے ابن عامر نافع یعقوب کی قرات بھی آل یٰسین ہے اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمد ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

؎ کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ اسکے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی اور آپکی جلد بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اسقدر نازک ہوگئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا دھوپ لگتی تو زخم ہو جاتا پہاڑی بکری کا دودھ غذا تھی جب آپکی جلد درست ہوگئی تو آپ کسی عزیز کے مدت سے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت خشک ہو گیا اس سے بہت تنگدل ہوئے خطاب ہوا اے یونس تم کو ایک درخت کا خشک ہونا تو ناگوار ہوا اور انکی امت کے لاکھوں آدمیوں کا ضائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی تم اب اپنی قوم میں جاؤ وہ سب ایمان لے آئے اور تمہارے دیدار کے آرزومند ہیں ۱۲ منہ ؎ اگر صرف بالغ عاقل سلے جائیں تو ایک لاکھ تھے اور بچے شمار کئے جائیں تو زیادہ ۱۲

مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

تمھیں کیا جنون ہو گیا ہے تم لوگ (بیٹھے بیٹھے) کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے یا

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تمھارے پاس (اس کی) کوئی واضح و روشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

پیش کرو اور ان لوگوں نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا

نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

مقرر کیا ہے حالانکہ جنات بخوبی جانتے ہیں کہ وہ لوگ یقینی (قیامت میں بندوں کی طرح) حاضر کیے جائینگے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے ہیں ان سے خدا پاک صاف ہے۔ مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

غرض تم لوگ خود اور تمھارے معبود اس کے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ

مگر اسکو جو جہنم میں جھونکا جانے والا ہے۔ اور (فرشتے یا ائمہ تو یہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک درجہ

مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ

مقرر ہے اور ہم تو یقیناً (اس کی عبادت کیلئے) صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور ہم تو یقینی (اس کی)

الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ

تسبیح پڑھا کرتے ہیں اگرچہ یہ کفار (اسلام کے قبل) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی اگلے لوگوں کا

عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ

تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا تو ہم بھی خدا کے نرے کھرے بندے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

ضرور ہو جاتے (مگر جب کتاب آئی) تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا خیر عنقریب (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم ہو جائے گا

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

اور اپنے خاص بندوں پیغمبروں سے ہماری بات پکی ہو چکی ہے

منزل

النصف

ف۱ اس سے عرب کے بعض قبیلہ بنی خزاعہ وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اسکے قائل تھے کہ العیاذ باللہ خدا نے جنات کی شریف نادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے جو اسکے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان تاریکی اور بدی اور نقصان دہ حیوانات کا ۱۲

ف۲ احادیث اہلبیت سے ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومین کی شان میں نازل ہوئی اس بنا پر نصیریوں کی بھی رد ہو جائے گی جو جناب امیر کی خدائی کے قائل ہیں اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے اور اسی کی موید وہ حدیث ہے جو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۹۲ سطر ۲۸ مطبوعہ مصر میں منقول ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ ہم کو لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے ۱۲ اور ظاہر ہے کہ آپ کا بہ صیغہ جمع فرمانا اہلبیت کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیاء معصومین کے سوا کسی نے نہیں کی ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

کہ ان لوگوں کی (ہماری بارگاہ سے) یقینی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر تو یقینا غالب

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ

رہے گا۔ تو (اے رسول) تم ان سے ایک خاص وقت تک منھ پھیرے رہو۔ اور ان کو دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

تو یہ لوگ خود عنقریب ہی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾

پھر جب (عذاب) اُن کی انگنائی میں اُتر پڑے گا تو جو لوگ ڈرائے جا چکے ہیں اُنکی بھی کیا بُری صبح ہوگی اور

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ان لوگوں سے ایک خاص وقت تک منھ پھیرے رہو۔ اور دیکھتے رہو یہ لوگ تو خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ

یہ لوگ جو باتیں (خدا کے بارے میں) بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے اور

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

پیغمبروں پر (درود) سلام ہو۔ اور کل تعریفیں خدا ہی کے لیے سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

سُوْرَةُ صٓ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْاَعْرَافِ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورہ ص ۳۸ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ

ص نصیحت والے قرآن کی قسم (تم برحق نبی ہو) مگر یہ کفار

كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ

(خواہ مخواہ) تکبر اور عداوت میں (پڑے اندھے ہو رہے) ہیں ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ

قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

ہلاک کر ڈالے تو (عذاب کے وقت) یہ لوگ چیخ اُٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا

ف۵ چونکہ عرب میں عموماً لوٹ مار اور غارت کا وقت صبح ہی کا ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا کیونکہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ عموماً پڑے سویا کرتے ہیں اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی ۱۲ منہ

۵ ع ۴۴ ۹

اس سورہ میں حضرت کی نبوت انکھوں کا تذکرہ کفار قریش کی باتیں اور جواب۔ قیامت کا ذکر حضرت داؤد کا قصہ کہ انکی سرزنش حضرت سلیمان کا حال حضرت ایوب کا واقعہ اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر۔ اہل جہنم کا جھگڑا۔ حضرت آدم و شیطان کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲ -

منزل

وَعَجِبُوٓا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ ؗ وَقَالَ

اور اُن لوگوں نے اس بات سے تعجب کیا کہ ان ہی میں کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) اُنکے پاس آیا اور کافر لوگ

الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۖ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ

کہنے لگے کہ یہ تو بڑا (کھوٹی) جادوگر اور بکا جھوٹا ہے بھلا (دیکھو تو) اُس نے تمام معبودوں کو (ملیا میٹ کر کے بس)

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانۡطَلَقَ

ایک ہی معبود ؎ قائم رکھا یہ تو یقینی بڑی تعجب خیز بات ہے اور ان میں سے چند رودار

الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمۡ ۚ

لوگ (مجلس وعظ سے) یہ (کہکر) چل کھڑے ہوئے کہ (یہاں سے) چلدو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ یُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِی الۡمِلَّةِ

یقیناً اس میں (اسکی) کچھ ذاتی غرض ہے ہم لوگوں نے تو یہ بات پچھلے دین میں کبھی سنی

الۡاٰخِرَةِ ۚ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ۚ ءَاُنۡزِلَ عَلَیۡهِ

بھی نہیں ہو نہو یہ اس کی من گھڑت ہے کیا ہم سب لوگوں میں بس (محمد ہی قابل تھا کہ) اسی پر

الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَیۡنِنَا ؕ بَلۡ هُمۡ فِیۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِیۡ ۚ

قرآن نازل ہوا نہیں بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے) میرے کلام ہی میں شک ہے کہ میرا ہے یا نہیں

بَلۡ لَّمَّا یَذُوۡقُوۡا عَذَابِ ﴿۸﴾ ؕ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ

بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ابھی تک عذاب کے مزے نہیں چکھے (اسوجہ سے یہ نخرا ہے) یا (اے رسول) تمہارے

رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِیۡزِ الۡوَهَّابِ ﴿۹﴾ ۚ اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ

زبردست فیاض پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں۔ یا سارے آسمان و

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا ۟ فَلۡیَرۡتَقُوۡا فِی

زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت ان ہی کی خاص ہے تب اُن کو چاہئے کہ رسے یا سیڑھیاں لگا کر

الۡاَسۡبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾

(آسمان پر) چڑھ جائیں اور انتظام کریں اے رسول یہاں تمہارے مقابلہ میں بھی ایک ... ساتھ جھگڑنے والے اگروہ ہوں گے ...

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ

جو شکست کھائے گا ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخوں والا

؎ جب حضرت حمزہ ایمان لائے تو قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور ولید ابوجہل عتبہ شیبہ ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی گھبرائے ہوئے حضرت ابو طالب کے پاس آئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپکے پاس فریادی آئے ہیں آپ کے بھتیجے محمد نے غضب کیا کہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے ہمارے بیوقوفوں کو بہکا کر اپنے دین میں لئے لیتا ہے ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے آپ ان کو سمجھائیے کہ ان باتوں سے باز آئیں آپ نے حضرت رسول کو بلایا اور ان کی شکایت بیان کی حضرت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا۔ چچا جان میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد مانگتا ہوں اور ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں اور اگر آفتاب میری داہنی جانب اور ماہتاب میری بائیں جانب ہوں تو بھی میں بتوں کو برا کہنے سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ میں یا اس کو جاری کروں یا قتل کیا جاؤں حضرت ابو طالب نے فرمایا بیٹا تم بہ اطمینان اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں غرض یہ سن کر ابوجہل بولا اسے لو اس نے تو سب خداؤں کو ملیا میٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا اسی واقعہ کو خدا نے بیان کیا ہے ۱۲۔

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

منزل ٦

ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور ثمود اور لوط کی قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیب یہ سب پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں یہی وہ

الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

گروہ ہیں (جو شکست کھا چکے) سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ٹھیک نازل ہوا

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾

اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو (پھر انھیں) چشم زدن[1] کی مہلت نہ دے گی

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾

اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا حساب کے دن (قیامت) سے قبل ہی (جو) ہماری قسمت کا لکھا (ہو) ہمیں

اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ

جلدی سے دیدے (اے رسول) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو

ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ

جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا) بیشک وہ (ہماری بارگاہ میں) بہت رجوع کرنے والے تھے ہم نے پہاڑوں کو بھی

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ

تابعدار بنا دیا تھا کہ اُن کے ساتھ صبح اور شام (خدا کی) تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی (یاد خدا کے وقت) سمٹ آتے

لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ

(اور) اُن کے فرمانبردار رہتے تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط[2] کر دیا اور ہم نے اُن کو حکمت اور خطاب[3]

الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا

فیصلہ کی قوت عطا کی تھی (اے رسول) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی خبر پہونچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت)

الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا

کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آ کھڑے ہوئے تو وہ اُن سے ڈر گئے اُن لوگوں نے کہا

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰي بَعْضٍ فَاحْكُمْ

کہ آپ ڈریں نہیں (ہم دونوں) ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ

ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزریے اور ہمیں سیدھی راہ

ع ١ ١٤ ١٠

[1] فواق عرب کے محاورات میں اُس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں جو بچے کے دودھ پینے اور دوہنے والے کے دودفعہ دوہنے کے درمیان گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور کے پھونکنے اور مخلوقات کے فنا ہونے کے درمیان نہ گزرے گا اسی وجہ سے میں نے چشم زدن کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ۱۲

[2] ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پہ گائے چرا لینے کا مدعی داؤد کے اجلاس میں دعویٰ کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل ہوا تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپ نے حکم خدا بیان کر دیا تب اس نے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کر کے گائے پہ قبضہ کیا ہے اسکے بعد وہ قتل کیا گیا اسی دن سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پہ بیٹھ گیا ۱۲

[3] خطاب سے وہ خطاب مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایک دوسرے کو یا حاکم کو خطاب کر کے کہتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هٰذَا أَخِي تف لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ

دکھا دیجئے (روئداد یہ ہے کہ) یہ (شخص) میرا سگا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے دُنبیاں

نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ تف فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي

ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی ہے اسپر بھی یہ مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دنبی بھی مجھی کو دیدے اور بات چیت

فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

میں مجھ پر سختی کرتا ہے داؤد نے (بغیر اسکے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہدیا کہ یہ جو تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں

إِلَىٰ نِعَاجِهِ ط وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي

میں ملانا چاہتا ہے تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکا کی یقیناً (یہ حالت ہے کہ) ایک دوسرے پر

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے (سچے دل سے) ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے

الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ط وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ

(وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سنکر دونوں چلدیے) اور اب داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اُنکا امتحان لیا

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ

(اور وہ ناکامیاب رہے) پھر تو اپنے پروردگار سے بخشش کی دعا مانگنے لگے اور سجدہ میں گر پڑے اور (میری طرف) رجوع کی تو

ذٰلِكَ ط وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾

ہم نے اُن کی وہ لغزش معاف کردی اور اس میں شک نہیں کہ ہماری بارگاہ میں ان کا تقرب اور اچھا انجام ہے

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ

(ہم نے فرمایا) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں (اپنا) نائب قرار دیا تو تم لوگوں کے درمیان

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ

بالکل ٹھیک فیصلہ کرلیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا کی

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ

راہ سے بہکا دے گی اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں اُن کی بڑی

اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا

سخت سزا ہوگی کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا اور ہم نے

امتحان داؤد

ع ٢ ١٢ ١١

له حضرت داؤد کے سامنے حضرت ابراہیم وغیرہ کا فرشتے ذکر کرتے تو بہت ادب و تعظیم اور القاب و آداب کے ساتھ ایک دفعہ حضرت داؤد نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا کرکے امتحان لیا اور یہ حضرات امتحان میں پورے اُترے اس وجہ سے خدا نے یہ عزت دی ہے اسپر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تاکہ اونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا اور آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلے کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام دیکھتے اور ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے مکان کے دروازے بند کرکے کوٹھے پر بیٹھتے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ آدمی کی صورت میں دو فرشتے کھڑکی سے پھاند کر آپ کے پاس ایک فرضی مقدمہ امتحان لینے کی غرض سے لائے آپ نے مدعا علیہ کا بیان بھی نہ لیا اور نہ مدعی سے گواہ طلب کئے اور فیصلہ کر دیا بس یہی امر خدا کو ناگوار گزرا اور حضرت داؤد بھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکامیاب رہے اسی پر گریہ وزاری شروع کی یہاں تک کہ نماز کے سوا چالیس روز تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور گھاس تک اُگ آئی تو خدا نے معاف کیا یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض مفسرین نے اوریا کا مصنوعی قصہ گڑھ کے حضرت داؤد پر ایسا الزام لگایا جو نبی تو بڑا مرتبہ رکھتے ہیں ایک معمولی مرد آدمی کے واسطے بھی زیبا نہیں اسی بنا پر جناب امیر نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت داؤد کا قصہ قصہ خوانوں کی طرح بیان کرے گا اسپر ایک سو ساٹھ دُرّے لگاؤں گا غرض اوریا کی بیوی کا قصہ محض افترا اور ایک نبی پر بہتان عظیم ہے خدا بچائے ۱۲

منزل

خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ

آسمان اور زمین اور جو چیزیں اُن دونوں کے درمیان ہیں بیکار نہیں پیدا کیا یہ اُن لوگوں کا

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ أَمْ

خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے تو جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں اُن پر افسوس ہے کیا جن

نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے ان کو ہم (ان لوگوں کے) برابر کر دیں جو روئے زمین

فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ

میں فساد پھیلایا کرتے ہیں. یا ہم پرہیزگاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں (اے رسول) کتاب (قرآن)

إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

جو ہم نے تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے. تاکہ لوگ اسکی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل

وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ إِذْ

کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمان بھی) کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری طرف) رجوع کرنے والے تھے

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ إِنِّي

اتفاقاً ایک دفعہ تیسرے پہر کو خاصے کے اصیل گھوڑے اُنکے سامنے پیش کیے گئے تو دیکھنے میں اُلجھ کر نوافل میں دیر ہوگئی جب یاد آیا تو

أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ

بولے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی اُلفت کو ترجیح دی یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے)

بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ

پردہ میں چھپ گیا (تو بولے اچھا) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب آئے) (تو دیر کے کفارہ میں) گھوڑوں کی ٹانگوں اور

الْأَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ

گردنوں پر ہاتھ پھیر ۃ (کاٹ) نے لگے اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا اور ان کے تخت پر ایک بے جان ۃ دھڑ

جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا

لاکر گرا دیا پھر (سلیمان نے میری طرف) رجوع کی (اور) کہا پروردگارا مجھے بخشدے اور مجھے وہ ملک عطا فرما جو

لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

میرے بعد کسی کے واسطے شایاں نہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے

ۃ جیاد کے معنی عمدہ گھوڑوں کے ہیں مگر چونکہ شاہی سواری کے عمدہ گھوڑے خاصے کے گھوڑے کہلاتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا اور صافنات اُن گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بند سے رہنے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک سم کا صرف سرا زمین سے لگا ہو مگر چونکہ یہ عرب کے اصیل گھوڑوں کی علامت ہے اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

ۃ حضرت سلیمان اگرچہ ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ تھے مگر پھر نبی تھے دمشق اور نصیبین کے کفار پر چڑھائی اور جہاد کا ارادہ تھا اور اس کی تیاری میں عمدہ گھوڑے اپنے سامنے طلب کئے جو کسی نے تحفۃً بھیجے تھے. اور آپ اُنکے دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ کیا خوبصورت جو دعائیں یا وظائف پڑھتے تھے ترک ہوگئے اور آفتاب غروب ہوگیا اس کا آپ کو ایسا صدمہ ہوا کہ باوجودیکہ یہ بھی ایک امر خیر تھا کہ جہاد کی غرض سے گھوڑے چنے جاتے تھے مگر چونکہ اپنے ذاتی شوق کی چیز تھی اس وجہ سے اُن مستحبی وظائف کے ترک ہوجانے کے کفارہ میں آپ نے اُن ہی گھوڑوں کو خدا کی راہ میں قربانی کردی اور فقرا و مساکین کو تقسیم کردیا اس قصہ کے متعلق مفسرین کے اور اقوال لغو اور باطل ہیں یہ ایک پیغمبر خدا پر خواہ مخواہ کا الزام ہے جو کسی طرح عقل سلیم قبول نہیں کرتی ۱۲

ۃ حضرت سلیمان کے لشکر میں اگرچہ آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے اور ان کو خواہ مخواہ اس پر بھی ناز تھا اور آپ کو اُنکی دلجوئی کرنی پڑتی ایک دفعہ اسی کے بیجا ناز پر یہ فرمادیا کہ میرے ستر بیبیاں ہیں میں سب کے پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر آپ نے اُس وقت انشاء اللہ نہیں کہا تھا پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی خدا کو ناگوار گزری اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ آپ نے سب بی بیوں سے صحبت کی مگر صرف ایک بی بی کو لڑکا ہوا اور وہ بھی مردہ بے جان لوگوں نے اُس کو آپ کے تخت پر لاکر ڈال دیا کہ یہی وارث تاج و تخت ہے اب آپ کو انشاء اللہ نہ کہنے کا خیال آیا اور درگاہ باری میں توبہ و گریہ وزاری میں مشغول ہو تو خدا نے اُس سے درگزر فرمائی معاذ اللہ یہ بھی کے رتبہ میں سوائے اس کو سوا مشکل ہے اس واقعہ کے متعلق بھی لوگوں نے بہت سے مہمل قصے گڑھے ہیں جو قابل توجہ نہیں ہیں ۱۲

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾

تو ہم نے ہوا کو اُن کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہونچنا چاہتے تھے ان کے حکم کے مطابق دھیمی چال چلتی تھی

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ

اور (اسی طرح) جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے تھے سب کو تابع کر دیا اور اسکے علاوہ) دوسرے

فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ

دیوؤں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (اے سلیمان) یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس (اسے لوگوں کو) دیکر احسان کرو

حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَ

یا (سب) اپنے ہی پاس رکھو۔ اور اس میں شک نہیں کہ سلیمان کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے اور

اذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ

(اے رسول) ہمارے (خاص) بندے ایوبؑ کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھکو شیطان نے

بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ

بہت اذیت اور تکلیف پہونچا رکھی ہے تو ہم نے کہا کہ اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو (اور چشمہ نکلا تو ہم نے کہا

بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ

اے (ایوب) تمہارے نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے اور ہم نے انکے لڑکے بالے اور انکے ساتھ

رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے عطا کیے۔ اور عقلمندوں کے لئے عبرت و نصیحت (قرار دی) اور (ہم نے کہا اے ایوب

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لو اور اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اپنی قسم میں جھوٹے نہ بنو ہم نے ایوب کو یقیناً صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَ

وہ کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے جھکنے والے تھے اور (اے رسول) ہمارے بندوں میں ابراہیم اور

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا

اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت آخرت

أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا

کی یاد سے ممتاز کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں

ع ١٤ ١٢ ٣ — وقف لازم

سلہ اللہ اللہ خدا کے خاص بندوں کی بھی عجیب و غریب حالت ہے کبھی تو ان کا خوشحالی و راحت سے امتحان لیا جاتا ہے اور کبھی تکلیف و رنج سے اور اس کی لذت کو بھی یہی لوگ خوب سمجھتے ہیں حضرت ایوب بن عیص حضرت یوسف کے نواسے تھے اور آپ کی بی بی کا نام رحیمہ تھا جو زلیخا کے بطن سے تھیں اور انجیل نے آپ کی بی بی کا نام نامنت [illegible] لکھا ہے آپ شروع ہی سے بہت بڑے دولتمند تھے اور خدا نے لڑکے بالے بھی کثرت سے عطا کئے تھے۔ اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت اور شکر بجا لایا کرتے تھے اسی برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد دیکر امتحان ہوا اب دوسری طرح امتحان شروع ہوا سب اولادیں مر گئیں۔ دولت تباہ ہو گئی۔ جانور ہلاک ہو گئے کھیتیاں برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقے ہونے لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر شکر کے سوا اُف تک نہ کہا۔ ایک بی بی تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمتیں کرتی تھیں سات برس ان ہی تکلیفوں میں گزرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپ کو طعنے دینے شروع کیے کہ آخر تم نے کون سا گناہ کیا ہے جس سے تم پر مصیبت آئی۔ بلکہ خود شیطان نے بھی ان سے کہا کہ تمہارا مرض اسی طولانی ہو گیا مگر تمہارا خدا تم پر رحم نہیں کرتا۔ اب حضرت کو تاب ضبط نہ رہی اور خدا سے دعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہو گئی اسی میں آپ نہائے اسی کا پانی پیا اور صحت ہو گئی اور پھر خدا نے جتنی اولاد اور دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی اسی بیماری کے زمانہ میں شیطان انکی بی بی کے سامنے ایک طبیب کی صورت میں آیا یہ فرط محبت اور آپ کی زحمت و تکلیف کا خیال کر کے اُس سے علاج کی متمنا کرنے لگیں وہ بولا میں اس شرط سے علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد کہہ دیں کہ تو نے مجھے صحت دی ہے یہ بیچاری اگرچہ نبی زادی تھیں مگر شوہر کی محبت تو بری چیز ہے اس کے فقرہ میں آگئیں اور حضرت ایوب سے جا کر بیان کیا آپ کو سخت صدمہ پہونچا اور مرض کی جھلاہٹ اور اپنے صبر و شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصہ میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھا ہوا تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا جب صحت ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی یہ ترکیب بتائی کہ سو سینکوں کا مٹھا لے کر ایک دفعہ مار دو ١٢۔ ١٢۔ ١٢۔ ١٢۔

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۷ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ

برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں اور (اے رسول) اسمٰعیل اور الیسع اور

الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۸ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ

ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو [1] اور (یہ) سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۴۹ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً

اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کیلئے (آخرت میں) یقینی اچھی آرامگاہ ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) سدا بہار باغات

لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝۵۰ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ

جن کے دروازے اُنکے لیے (برابر) کھلے ہونگے اور یہ لوگ وہاں تکیے لگائے ہوئے (چین سے بیٹھے) ہونگے وہاں

كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝۵۱ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝۵۲

(خدام بہشت سے) کثرت سے میوے اور شراب منگوائینگے اور اُن کے پہلو میں نیچی نظروں والی (شرمیلی) ہم سن بیبیاں ہونگی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۵۳ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا

(مومنو) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن (قیامت) کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری (دی ہوئی) روزی ہے

مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝۵۴ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝۵۵

جو کبھی تمام نہ ہوگی یہ (پرہیزگاروں کا انجام) ہے اور سرکشوں کا تو یقینی برا ٹھکانا ہے

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۵۶ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ

جہنم جس میں اُن کو جانا پڑے گا تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ

حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝۵۷ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ۝۵۸ هٰذَا

اور اسیطرح انواع اقسام کی دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ اُنھیں پڑے چکھا کریں (کچھ لوگوں کے بارے میں بڑوں سے)

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝۵۹

کہا جائیگا یہ (تمھاری چیلوں کی) فوج بھی تمھارے ساتھ ہی ٹھونسی جائیگی ان کا بھلا نہ ہو یہ سب بھی دوزخ کو جانے والے ہیں

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

(تو چیلے) کہیں گے (ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمھارا ہی بھلا نہ ہو تم ہی لوگوں نے تو اس (بلا) سے ہمارا سامنا کرا دیا

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ

تو جہنم بھی کیا بری جگہ ہے (پھر وہ) عرض کرینگے پروردگارا جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے سامنا کرا دیا تو تو اسے ...

---

[1] حضرت اسمٰعیل کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیم کے بڑے پیارے بڑے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں حضرت الیسع جن کے یسع اور لیسع نام بھی ہیں ان کا بھی میں حضرت الیاس کے قصہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاس کے خلیفہ ہیں پھر آخر میں پیغمبر ہوئے ذوالکفل کے معنی ہیں کفالت کرنے والا حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود آپ ... کر ... باہر نماز پڑھتے تھے آپ کا نام نامی بر... تھا اور آپ حضرت ایوب کے صاحبزادے تھے

[2] لا مرحبا بھم کے اصلی معنی ان کو کشادگی اور فراخی نصیب نہ ہو میں نے محاورہ کے موافق اس کو عام لفظوں میں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اُردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے

الثُّلُثُ

-۱۳ -۱۳ -۱۳

الثلثة

عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا

جہنم میں دوگنا عذاب کر اور (پھر) خود بھی کہیں گے ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جن لہ لوگوں کو (دنیا میں) شریر

كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ

شمار کرتے تھے ہم اُن کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے کیا ہم اُن سے (ناحق) مسخراپن کرتے تھے یا اُن (کی طرف

عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾

سے (ہماری) آنکھیں پلٹ گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی ٹھیک ہے

ع ۲۴ (۳، ۱۴)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا ہوں اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب کا) پروردگار غالب بڑا بخشنے والا ہے

قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ

(اے رسول) تم کہدو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ (خواہ مخواہ) منھ پھیرتے ہو عالم

لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن

بالا کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اس کی مجھے بھی خبر نہ تھی میرے پاس

يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ

تو بس وحی کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں (وہ بحث یہ تھی کہ) جب تمہارے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ

پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانیوالا ہوں تو جب میں اُسکو درست کر لوں

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ

اور اُس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اُسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا تو کل سب

الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَ

کل فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آ گیا اور

كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن

کافروں میں ہو گیا خدا نے (ابلیس سے) فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنی خاص

ـه یہ مومنین کی طرف اشارہ ہے جن کو یہ لوگ بیکار سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ وہ بھی جہنم میں ہوں گے ۱۲۔

منزل

تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ

قدرت سے پیدا کیا (بھلا) اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا کیا تو نے تکبر کیا یا واقعی تو

مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ

بڑے درجے والوں میں ہے ابلیس بول اُٹھا کہ میں اُس سے بہتر ہوں تو نے مجھے

نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا (کہاں آگ کہاں مٹی) خدا نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل

فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ

(دور ہو) تو تو یقینی مردود ہے اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑا کرے گی

الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾

شیطان نے عرض کی پروردگار تو مجھے اُس دن تک کی مہلت عطا کر جس میں سب لوگ (دوبارہ) اُٹھا کر

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ

کیے جائیں گے فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن تک کی مہلت دی گئی

الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

وہ بولا تیرے ہی عزت (و جلال) کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کو

شیطان کی قسم

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ

ضرور گمراہ کروں گا خدا نے فرمایا تو (ہم بھی) حق بات (کہے دیتے ہیں) اور میں تو حق ہی کہا

أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ

کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو لوگ تیری تابعداری کریں گے ان سب سے جہنم کو ضرور

مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

بھر دوں گا (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تو تم سے نہ اس (تبلیغ رسالت کی) مزدوری مانگتا ہوں

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنے والا ہوں یہ (قرآن) تو بس سارے جہان کے

۵ ع ٣٣

لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

لیے نصیحت ہے اور کچھ دنوں بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

١٤

سورة الزمر مكية الا قوله قل يعبادي الذين اسرفوا الاية ثم المؤمن وهي خمس وسبعون اية

سورہ زمر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اُس خدا کی بارگاہ سے ہے جو سب پر غالب حکمت والا ہے (اے رسول) ہم نے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ② اَلَا

(قرآن) کو بالکل ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کے لیے نرا کھرا کر کے خدا کی بندگی کیا کرو آگاہ رہو کہ عبادت تو

لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا

خاص خدا ہی کیلئے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی

نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہمارا تقرب بڑھا دینگے اسمیں شک نہیں کہ جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے

فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ

ہیں (قیامت کے دن) خدا انکے درمیان اُسمیں فیصلہ کر دیگا بیشک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک

كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى

نہیں پہونچایا کرتا اگر خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے مخلوقات میں سے جسے چاہتا

مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

منتخب کر لیتا مگر، وہ تو اس سے پاک و پاکیزہ ہے وہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ ہے اُسی نے سارے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَي النَّهَارِ وَ

آسمان اور زمین کو بجا (و درست) پیدا کیا وہی رات کو دن پر اوپر تلے لپیٹتا ہے اور وہی دن کو رات پر

يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ

اوپر تلے لپیٹتا ہے اور اُسی نے آفتاب اور ماہتاب کو اپنے بس میں کر لیا ہے کہ یہ سب کے سب (اپنے) مقرر وقت چلتے رہیں گے

مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ

آگاہ رہو کہ وہی غالب بڑا بخشنے والا ہے اُسی نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا پھر

ف اس سورہ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔ انسان کی حالت سچے مومنوں کی تعریف صابروں کے مدح حضرت ابوذر و سلمان کی مدح ابولہب کی مذمت قرآن کی توصیف موحد و مشرک کی مثال حضرت علی کی مدح خدا کے بندوں کے لیے کافی ہے رسول لوگوں کے وعدے اور نہیں خدا ہی کا سارا جہان ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو قیامت میں لوگوں کی حسرت خدا کی قدر جیسی چاہیے نہیں ہونی قیامت کا ذکر اہل جہنم و جنت کی حالت وغیرہ وغیرہ

سے ۱۲ - ۱۲

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ أَزْوَاجٍ ط

اُس (کی بائیں پسلی) سے اسکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اُسی نے تمہارے لیے آٹھ قسم کے چارپائے پیدا کیے

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي

وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (ایک قسم کی پیدائش کے بعد دوسری قسم (نطفہ جما ہوا خون لوتھڑا) کی پیدائش سے تہ بتہ

ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط لَا إِلٰهَ إِلَّا

اندھیروں (پیٹ رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اُسکے سوا

هُوَ ج فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

معبود نہیں تو تم لوگ کہاں پھرے جاتے ہو اگر تم نے اُس کی ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) خدا تم سے

عَنْكُمْ قف وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ

بالکل بے پرواہ ہے اور اپنے بندوں کے کفر (اور ناشکری) کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اُسکو تمہارے واسطے

لَكُمْ ط وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ط ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

پسند کرتا ہے اور (قیامت میں) کوئی (کسی کے گناہ) کا بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اُٹھائیگا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

ہے تو (دنیا میں) تم جو کچھ (بھلا یا برا) کرتے تھے وہ تمہیں سُنا دے گا وہ تو یقیناً دلوں کے راز تک سے خوب واقف ہے

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا

اور آدمی (کی حالت تو یہ ہے کہ) جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کر کے اپنے پروردگار کو پکارتا ہے پھر

خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

پھر جب خدا اپنی طرف سے اُسے نعمت عطا فرماتا ہے تو جس کام کے لیے پہلے اُسے پکارتا تھا اُسے بھول جاتا ہے اور

جَعَلَ لِلّٰهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ

(بلکہ) خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اس ذریعے سے اور لوگوں کو بھی) اُسکی راہ سے گمراہ کرے (اے رسول ایسے شخص سے) کہدو کہ

قَلِيلًا ق إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ۝ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ

تھوڑے دنوں اور اپنے کفر کی حالت میں چین کر لو (آخر) تو یقینی جہنمیوں میں ہوگا کیا جو شخص رات کے

اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ط

اوقات میں سجدہ کر کے اور کھڑے ہو کر (خدا کی) عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار

ف۱ یعنی نر و مادہ۔ اونٹ نر و مادہ گائے مادہ اور نر بکری مادہ اور نر بھیڑ ہوئے ۱۲ ف۲ اس سے ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیے جو سمجھتے ہیں کہ نیک و بد خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہی فعل شر کا بھی خالق ہے تعجب ہے وہ خود کفر ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اُس کو کس نے مجبور کر کے اُس سے پیدا کرایا معاذ اللہ ۱۲ ف۳ یہ آیت اگرچہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اُس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسول کی تصدیق کرتا اور توبہ و زاری میں مشغول ہوتا اور جب اُسکو راحت ملتی تو توبہ کو بھول جاتا اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا مگر بجز خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً ہر انسان کی حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے اور پھر کچھ نہیں ۱۲ ف۴ یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف گریہ و زاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول رہکر بسر کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگ مقصود ہو سکتے ہیں اور ان کے مصداق ہیں وہ ظاہر ہے کہ ائمہ کے سوا کون ہو سکتا ہے اسی بناء پر تو جناب امیر فرماتے تھے کہ خوف کی یہ حد ہونی چاہیے کہ تو اس کا خیال رکھے کہ میں تمام مخلوقات کی نیکیاں لے کر جاؤں گا تو بھی نہ قبول کرے گا اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کر دوں گا تو بھی بخش دے گا ۱۲

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ

(نا شکرے) کافر کے برابر ہو سکتا ہے (اے رسول) تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

(مگر) نصیحت عبرت تو بس عقلمند ہی لوگ مانتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اے میرے ایماندار بندو اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے

رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ

رہو (کیونکہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی اُن ہی کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے

وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ

(جہاں عبادت نہ کر سکو چھوڑ دو) صبر کرنے والوں ہی کو تو اُن کا بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائیگا (اے رسول) تم کہدو کہ مجھے تو

إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ

حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کو اُسی کیلئے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے

أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي

پہلا مسلمان ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کر دوں تو میں ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) کے عذاب سے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ﴿١٤﴾

ڈرتا ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ میں اپنی عبادت کو اُسی کے واسطے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں (اب رہے تم) تو

فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ

اُس کے سوا جس کو چاہو پوجو (اے رسول) تم کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنا

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ

اور اپنے لڑکے بالوں کا قیامت کے دن گھاٹا کیا آگاہ رہو کہ صریحی (کھلم کھلا) گھاٹا یہی ہے کہ اُن کے

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ

لیے اُن کے اوپر سے آگ ہی کے اوڑھنے ہوں گے اور اُن کے نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے

تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾

یہ وہ عذاب ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھی سے ڈرتے رہو اور جو لوگ

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ

بتوں سے اُن کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی طرف رجوع کی اُن کے لیے

ع ٩ ١٥

جلد ۵ صفحہ ۳۲۵

لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

(جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے رسول) تم میرے (خاص) بندوں کو خوشخبری دیدو جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ

اور پھر اُس میں سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ

هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ

عقلمند ہیں تو (اے رسول) بھلا جس [1] شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو چکا ہو تو کیا تم

تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ ۚ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

اُس شخص کو خلاصی دے سکتے ہو جو آگ میں (پڑا) ہو مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کے

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اونچے اونچے محل ہیں (اور) بالاخانوں پر بالاخانے بنے ہوئے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) خدا کا وعدہ

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ہے (اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے

مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

پانی برسایا پھر اُس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کیا پھر اُس کے ذریعہ سے رنگ [2] برنگ (کے غلہ) کی کھیتی

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ

اُگاتا ہے پھر (پکنے کے بعد) سوکھ جاتی ہے تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا اُسے چور چور (بھوسا) کر دیتا ہے

ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

بیشک اسمیں عقلمندوں کے لیے (بڑی) عبرت و نصیحت ہے تو کیا وہ [3] شخص جسکے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کیلئے کشادہ

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار (کی ہدایت) کی روشنی پر (چلتا) ہے گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے افسوس تو ان لوگوں پر ہے جنکے دل

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

خدا کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں خدا نے بہت ہی اچھا کلام

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

(یعنی یہ) کتاب نازل فرمائی (جسکی آیتیں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور (ایک بات) کئی بار دُہرائی گئی ہے جسکے سننے

منزل ۶

[1] ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ کا سگا چچا تھا [2] اس سے مونگ ارہر گیہوں جو اور چاول وغیرہ کے سب رنگ میں جداگانہ ہیں [3] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی و حضرت حمزہ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علی و عمار کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد کی آیت ابولہب کے حق میں [4] قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تئیس برس میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا مگر باوجود اسکے اُس کی کسی اختلاف یا تناقض پایا جاتا ہو اگر صرف اسی کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئیں تو بھی خیالات ایک ہی رنگ پر ہیں قرآن مجید کے کلام خدا ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہو جاتا ہے آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو دو برس کے بعد اُسی کو بُرا ایک وقت ایک چیز کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرے وقت اُس کے خلاف کی چیز کو مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی اُسی طرح پر آخر تک رہی

ع ۲ / ۱۲ / ۱۶

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ

اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر اُنکے جسم نرم ہو جاتے ہیں اور اُنکے دل خدا کی یاد

اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ

کی طرف باطمینان متوجہ ہو جاتے ہیں یہ خدا کی ہدایت ہے اسی سے جسکی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا جس کو

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ

گمراہی میں چھوڑ دے تو اُس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں تو کیا جو شخص قیامت کے دن اپنے منہ کو بڑے عذاب

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾

کی سپر بنائے گا (ناجی کے برابر ہو سکتا ہے) اور ظالموں سے کہا جائیگا کہ تم (دنیا میں) جیسا کچھ کرتے تھے اب اُسکے مزے چکھو

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے اُنھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو اُن پر عذاب اس طرح آ پہونچا کہ اُنھیں

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَ

خبر بھی نہ ہوئی تو خدا نے اُنھیں (اسی) دنیا کی زندگی میں رسوائی (کی لذت) چکھا دی اور آخرت کا

لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

عذاب تو یقیناً اُس سے کہیں بڑھکر ہے کاش یہ لوگ (یہ بات) جانتے اور ہم نے تو اس قرآن میں

لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

لوگوں کے (سمجھانے کے) واسطے ہر طرح کی مثل بیان کر دی ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ

(یعنے نو بساط اور سلیس) ایک عربی قرآن (نازل کیا) جس میں ذرا بھی کجی (پیچیدگی) نہیں تاکہ یہ لوگ سمجھکر خدا سے ڈریں خدا نے

مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ

ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک غلام ہے کہ پورا ایک شخص کا ہے

هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ

کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے (ہرگز نہیں) الحمد للہ مگر ان میں کے اکثر اتنا بھی نہیں جانتے (اے رسول) بیشک تم بھی

مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی یقیناً مرنے والے ہیں پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں باہم جھگڑو گے

ف اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے حج کو مدینے سے کئی مرتبہ پیدل گئے جب آپ کے سامنے موت یا قیامت یا صراط کا ذکر ہوتا تو رونے لگتے تھے اور جب خدا کے سامنے حاضر ہونے کا ذکر آتا تو اس شدت سے روتے کہ سانس اُلٹ جاتی تھی اور بیہوش ہو جاتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کانپتے تھے اور جب بہشت و دوزخ کا ذکر ہوتا تو مارگزیدہ کی طرح بیقرار ہو جاتے تھے ۱۲۔

ف منہ انسان کو اسقدر عزیز ہوتا ہے کہ وہ تمام اعضا کو منہ کی سپر بنا لیتا ہے

اور جب منہ ہی کو آگ کی سپر بنائے تو سمجھو کہ انتہا کا عذاب ہے دوزخی کے تمام ہاتھ پاؤں و بیڑیوں سے جکڑے ہوں گے پھر وہ کمبخت منہ کو نہ سپر بنائے تو کیا کرے ۱۲۔

ف موحد اور مشرک کی مثال جسکا موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا ۱۲۔

ع ۳ ۱۰ ۱۷

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

اُس کے پاس سلہ سچی بات آئے تو اُس کو جھٹلا دے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ

نہیں ہے (ضرور ہے) اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسول) سچی بات لے کر آیا (وہ) اور جسنے اُس کی تصدیق سلہ کی

بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ

یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں یہ لوگ جو چاہیں گے اُن کے لیے اُن کے پروردگار کے پاس

رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(موجود) ہے یہ نیکی کرنے والوں کی جزائے خیر ہے تا کہ خدا اُن لوگوں کی بُرائیوں کو

اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

جو اُنھوں نے کی ہیں دور کردے اور اُن کے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کر چکے

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ

ہے اُس کا اجر (وثواب) عطا فرمائے کیا خدا اپنے بندوں (کی مدد) کے لیے کافی نہیں ہے (ضرور ہے)

وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ

اور (اے رسول) تم کو لوگ خدا کے سوا دوسرے (معبودوں) سے ڈراتے ہیں اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑدے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

تو اُس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں ہے اور جس شخص کی خدا ہدایت کرے تو

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي

اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا خدا زبردست اور بدلا لینے والا

انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسول) اگر تم اُن سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ

پیدا کیا تو یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے تم کہدو کہ تو کیا تم نے غور کیا ہے کہ

سلہ اگرچہ اور مفسرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سچ مراد لیا ہے اور کچھ بیجا بھی نہیں ہے تو اس سچ پر منکر توحید وغیرہ مراد ہوگا مگر اہلسنت کے ایک زبردست عالم حافظ ابن مردویہ نے لکھا ہے کہ جو شخص رسالتمآب کو علی کے بارے میں جھٹلائے وہ مراد ہے تو اب صدق سے حضرت علی کے بارے میں رسول کا فرمانا مراد ہوا اسکے علاوہ جو بعد والی آیت ہے یقینی طور پر حضرت علی ہی مراد ہیں اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے اسی بناء پر تقابل بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اس آیت میں آپ کی فضیلت کا منکر مراد ہو ۱۲

سلہ اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علماء اس کے قائل ہیں کہ حضرت رسول پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی ہی ہیں ان ہی کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علی ابن ابیطالب مراد ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲۴ طبع مصر اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسول سے مروی ہے کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون حبیب نجار مومن آل یٰسین اور علی ابن ابیطالب صدیق اکبر اسی بناء پر خود جناب امیر اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیق اکبر ہوں ۱۲

مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہونچانی چاہے تو

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ

کیا وہ لوگ اُسکے نقصان کو (مجھ سے) دور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ط عَلَيْهِ

کیا وہ لوگ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں لہ (اے رسول) تم کہو کہ خدا میرے لیے کافی ہے اُسی پر

يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى

بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) عمل کیے جاؤ

مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ

میں بھی (اپنی جگہ) کچھ کر رہا ہوں پھر عنقریب ہی تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ آفت

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

آتی ہے جو اُس کو (دُنیا میں) رسوا کر دے گی اور (آخرت میں) اُس پر دائمی عذاب (بھی) نازل

مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

ہوگا (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (یہ) کتاب (قرآن) سچائی کے ساتھ لوگوں (کی ہدایت) کے

بِالْحَقِّ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ

واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لیے اور جو گمراہ ہوا

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾

تو اُسکی گمراہی کا وبال بھی اُسی پر ہے اور تم پھر کچھ اُن کے ذمہ دار تو ہو نہیں لہ

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ

خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت اُن کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ

لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا

نہیں مرے (اُنکی روحیں) اُن کی نیند میں سلہ کھینچ لی جاتی ہیں (پس جنکے بارے میں خدا موت کا حکم

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط

دے چکا ہے اُن کی روحوں کو روک رکھتا ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں) کو پھر ایک مقرر وقت تک کے واسطے بھیج دیتا ہے

لہ مطلب یہ ہے جب یہ غیر لوگ بت یا جنات خدا کا بال کچھ بھی نہیں کر سکتے تو اُنکی پرستش کرنی کس قدر بے وقوفی کی بات ہے ۱۲

لہ کہ زبردستی لوگوں کو خدا کی راہ پر لاؤ تمھارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہونچا دینا ہے اور بس ۱۲

سلہ اس کی توضیح میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی کنجی ہے یہی سوتے وقت بدن سے جدا ہوجاتا ہے اور دوسری روح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے اور اسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کے ساتھ نفس بھی تفریق ہوجاتا ہے ۱۲

ع ۴ | ۱۰

روح کی دو قسمیں روح اور نفس

نیند بھی ایک طرح کی موت ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ أَمِ اتَّخَذُوا

جو لوگ (غور د) فکر کرتے ہیں اُنکے لئے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں کیا اُن لوگوں نے

مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ

خدا کے سوا (دوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگرچہ وہ لوگ نہ کچھ اختیار

شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ

رکھتے ہوں سلہ نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں (تو بھی سفارشی بناؤ گے) تم کہدو کہ ساری سفارش تو خدا کیلئے خاص ہے

لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾

سارے آسمان و زمین کی حکومت اُسی کے لیے خاص ہے پھر تم لوگوں کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ

اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ

اُن کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب خدا کے سوا (اور معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو

إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ

بس فوراً اُن کی باچھیں کھل جاتی ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اے خدا (اے) سارے آسمان

وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ

و زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے جن باتوں میں تیرے بندے

عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ أَنَّ

آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی اُن کے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اگر نافرمانوں کے پاس روئے

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ

زمین کی ساری کائنات مل جائے بلکہ اُس کے ساتھ اُتنی ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن سخت

لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

لوگ یقیناً سخت عذاب کا فدیہ دے نکلیں (اور اپنا چھٹکارا کرانا چاہیں)

وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾

اور (اُس وقت) اُن کے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش آئیگی جس کا اُنھیں وہم و گمان بھی نہ تھا

سلہ کفار جب
توحید اور نبوت
کے دلائل سُن کر
چپ ہو جاتے
اور اُن سے کچھ
جواب بن نہ پڑتا
تو عاجز ہو کر آخر
یہ کہتے کہ ہم بتوں
کی پرستش صرف
اسلیے کرتے ہیں
کہ یہ لوگ خدا کی
بارگاہ میں ہماری
سفارش کریں گے
اس آیت میں
اُنکی یہ بے وقوفی
بھی ظاہر کر دی گئی
ہے کہ بھلا جو
شخص نہ کچھ
اختیار رکھتا ہو
اور نہ سمجھ بوجھ ہی
رکھتا ہو وہ کسی
کی سفارش کیا
کرے گا ۱۲

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا

اور جو بدکرداریاں اُن لوگوں سے کی تھیں (وہ سب) اُن کے سامنے کھل جائیں گی اور جس (عذاب) پر

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ

یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے وہ اُنھیں گھیرے گا انسان کو تو جب کوئی برائی چھو بھی گئی ہو

ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا

لگا ہم سے دعائیں مانگنے پھر جب ہم اُسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ

أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

یہ تو صرف (میرے) علم کے رو سے مجھے دیا گیا ہے (یہ غلطی ہے) بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے [1] مگر اُن میں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا

کے اکثر نہیں جانتے ہیں جو لوگ اُن سے پہلے تھے وہ بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر

أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ

(جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں اُن کے کچھ بھی کام نہ آئیں غرض اُن کے اعمال کے

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ

بُرے نتیجے اُنھیں بھگتنے پڑے اور ان (کفار مکہ) میں سے جن لوگوں نے نافرمانیاں

سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥١﴾

کی ہیں اُنھیں بھی عنقریب اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی اور یہ لوگ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے

أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ

کیا اُن لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں کہ خدا ہی جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور

وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾

(جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے میرے (ایماندار) بندو جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں

لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

تم لوگ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا [2] بیشک خدا (تمھارے) کل گناہوں کو بخش دے گا

ع ۵ / ۱۱ / ۲

انسان کی حالت

[1] آزمائش یہ ہے کہ نعمت پا کر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا اور اُس کا شکر بجا لاتا ہے یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اُس کی ناشکری کرتا ہے ۱۲

[2] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت خاص حضرت حمزہ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وہ اس آیت کے نازل ہونے کے برسوں کے بعد ایمان لایا تھا بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے ۱۲۔۱۲



جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ

(وہ بیشک، بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو

رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

اور اُسی کے فرماں بردار بن جاؤ (مگر) اس وقت کے قبل ہی کہ تم پر عذاب آنازل ہو (اور

ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ

پھر تمھاری مدد نہ کی جاسکے اور جو جو اچھی باتیں تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

ہوئی ہیں اُن پر چلو (مگر) اُس کے قبل کہ تم پر اکبارگی عذاب نازل ہو اور

بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ

تم کو اسکی کوئی خبر بھی نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم میں سے) کوئی شخص کہنے لگے کہ

يَا حَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ

ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا (کی بارگاہ) کا تقرب[له] حاصل کرنے میں کی اور

كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿۵۶﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ

میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا میری ہدایت کرتا

هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵۷﴾ أَوْ تَقُولَ حِينَ

تو میں ضرور پرہیزگاروں سے ہوتا یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے

تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

تو کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر دوبارہ جانا ملے تو میں نیکوکاروں

الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ

سے ہوجاؤں (اس وقت خدا کہے گا ہاں) ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہونچیں تو تو نے اُنھیں

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾ وَ

جھٹلادیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو بھی کافروں میں سے تھا (اب تیری ایک نہ سنی جائے گی) اور

يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ

جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ

له ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علی کا لقب ہے تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ہائے ہم نے اہلبیت رسول کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واضح ہوگی واللہ اعلم ۱۲



وُجُوهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

نہیں ہے (ضرور ہے) اور جو لوگ پرہیزگار ہیں خدا انہیں اُن کی کامیابی (اور سعادت) کے سبب

بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ

نجات دے گا۔ کہ اُنہیں تکلیف چھوئے گی بھی نہیں اور نہ یہ لوگ (کسی طرح)

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰي

رنجیدہ دل ہوں گے خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

کا نگہبان ہے سات آسمان و زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس

الْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ

ہیں اور جو لوگ اُس کی آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْۗنِّيْٓ

گھاٹے میں رہیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ نادانو بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ

خدا کے سوا (کسی دوسرے) کی عبادت کروں۔ اور (اے رسول) تمہاری طرف اور

اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یقیناً یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (کہیں)

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ

شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں گے اور تم ضرور گھاٹے میں آ جاؤ گے بلکہ تم

فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو اور ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی

حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ

اُسکی (کچھ بھی) قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسا قادر ہے کہ) قیامت کے دن ساری زمین (گویا) اُسکی مٹھی

ع ۶ / ۱۱ / ۴

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو خدا نے امامت کے عہدہ پر فائز نہیں کیا اور باوجود اسکے مدعی امامت ہیں ۱۲ م

الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

میں اُسکی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اُس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ ۵۱ جیسے یہ لوگ اُس کا شریک بناتے ہیں

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ

وہ اُس سے پاکیزہ اور برتر ہے اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ

مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ

آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (موت سے) بیہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ مگر (ہاں) جس کو

شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

خدا چاہے (وہ البتہ بچ جائے گا) پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر

يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ

دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب

وُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِاْىْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ

(کھول کر) رکھدی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے اور اُن میں

قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ وَ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا اور اُن پر (ذرہ برابر) ظلم نہیں کیا جائے گا اور

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا

جس شخص نے جیسا کیا ہوگا اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں وہ اُس سے

يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ

خوب واقف ہے اور جو لوگ کافر ہیں اُن کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے

زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیے جائیں گے

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ

اور اُس کے داروغہ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تم میں سے تمہارے پاس پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تم کو اس روز (بد) کے پیش آنے سے ڈراتے وہ لوگ

---

۵۱ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اُس کے ہاتھ ہیں بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسی طرح زمین اگرچہ بہت بڑی وسیع ہے مگر اُس کی قدرت کے آگے کوئی وسعت نہیں رکھتی اور آسمان کی بھی اُس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کا غذ کے ٹکڑے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے داسطے ۱۲

۵۲ ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صور کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

ع ۷

هٰذَا ۗ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

جواب دیں گے کہ ہاں (آئے تو تھے) مگر (ہم نے نہ مانا) اور عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

پورا ہو کر رہا (تب اُن سے) کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

اور ہمیشہ اُسی میں رہو غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا بُرا ٹھکانا ہے

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت کی طرف (اعزاز و اکرام سے) بلائے جائیں گے

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہونچیں گے اور بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اُسکے نگہبان اُن سے

خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ

اور یہ لوگ کہیں گے خدا کا شکر جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر دکھایا اور ہمیں

اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

(بہشت کی) سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں

نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى

تو نیک چلن والوں کی بھی کیا خوب (کھری) مزدوری ہے اور (اس دن) فرشتوں کو

الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے ہوئے ڈٹے ؎ ہوں گے اور اپنے پروردگار کی

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

تعریف کی (تسبیح) کر رہے ہیں اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا

بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور (ہر طرف سے یہی) صدا بلند ہوگی الحمد للہ رب العالمین

الربع

ع ۸ ۵ ۵

؎ اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو یکایک میری نظر علی ابن ابیطالب پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے میں نے متحیر ہو کر جبرئیل سے پوچھا کیا علی مجھ سے قبل یہاں آ گئے جبرئیل نے کہا یہ بات نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علی ابن ابیطالب کا ذکر خیر اور ثنا و صفت کرتا تھا اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علی کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے اُن کی خاطر سے اس فرشتہ کو علی کی صورت میں پیدا کیا اور اس فرشتہ کی تسبیح تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپ کے اہلبیت کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکھو تاویل الآیات ۱۲۔

سورۃ المؤمن مکیۃ الا قولہ الذین یجادلون فی آیات اللہ ثم السجدۃ و ھی خمس و ثمانون آیۃ

سورہ مومن مکہ میں نازل ہوا مگر الذین یجادلون اور اسکی پچاسی آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۝٢

حٰم (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا خاص بارگاہ خدا سے ہے جو (سب پر) غالب (اور) واقفکار ہے

غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ

گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا

ذِى الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۝٣

صاحب فضل و کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے

مَا يُجَادِلُ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

خدا کی آیتوں میں بس وہی لوگ جھگڑے پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں تو (اے رسول)

فَلَا يَغۡرُرۡكَ تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ۝٤ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ

ان لوگوں کا شہروں (شہروں) گھومنا پھرنا اور مال حاصل کرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے (کہ ان پر عذاب نہ آئیگا)

قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّالۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَهَمَّتۡ كُلُّ

پہلے نوح کی قوم نے اور انکے بعد اور امتوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے

اُمَّةٍ ۢ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ وَجَادَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ

اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی ٹھان لیا کہ انھیں گرفتار کر (کے قتل کر ڈا) لیں اور بیہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے

لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَـقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ فَكَيۡفَ كَانَ

تاکہ اسکے ذریعہ سے حق بات کو اکھاڑ پھینکیں۔ تو میں نے انھیں گرفتار کیا پھر (دیکھا) ان پر)

عِقَابِ ۝٥ وَكَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا۔ اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم (ان) کافروں پر

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۘ ۝٦ اَلَّذِيۡنَ

پورا ہو چکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں جو فرشتے عرش کو

---

۵۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیت حضرت رسول کی تشفی دشمنوں کی مساعی حقیت کا بکوت کفار کی عاقبت قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا خدا کے علم کی وسعت حضرت موسیٰ کا قصہ جزئیں مومن آل فرعون کا قصہ اور انکے نصائح آیت نشانہ انجام بخیر۔ کفار اور وارثان جہنم کی گفتگو، عبادت کا حکم قیامت کا آنا ضروری ہے، دعا کا حکم رات اور دن کے فوائد انسان کی خلقت، جہنم کی حالت چارپایوں کے فائدے اگلوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہوا

۵۲ خدا کی آیتیں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار انکو نہیں مانتے اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں اور اگر آیتوں کے معنی دلیلوں کے لئے جائیں تب جھگڑے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیق حق تو مقصود نہیں صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی جھگڑے کرتے ہیں بلکہ نیکیوں کو بھی عداوت و تعصب کرتے ہیں ۱۲۔

ع

وقف لازم

يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اسکے گرداگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں

وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ج

اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کیلئے بخشش کی دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

(سچے) دل سے توبہ کرلی اور تیرے رستہ پر چلے ان کو بخشش دے اور انکو جہنم کے

الْجَحِيمِ ۞ ۷ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي

عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پالنے والے ان کو سدا بہار باغوں میں جن

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ

تونے ان سے وعدہ کیا ہے۔ داخل کر اور ان کے باپ دادوں اور انکی بیبیوں اور انکی

وَذُرِّيَّاتِهِمْ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞ ۸ وَقِهِمُ

اولاد میں سے جو لوگ نیک ہوں ان کو (بھی) بخشدے بیشک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور

السَّيِّئَاتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ط

ان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھ۔ اور جس کو تونے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچا لیا تو بیشک تونے اس پر

وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۞ ۹ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ہاں جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ

پکار کر کہہ دیا جائیگا کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے بیزار (ہوتا تھا)

إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۞ ۱۰ قَالُوا

جب تم ایمان کیطرف بلائے جاتے تھے تو کفر کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے

رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

ہمارے پروردگار تو ہمکو دوبارہ مار چکا اور دوبار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا

ع ۱ ۹ ۶

ف۱ مفسرین میں اختلاف ہے کہ آیا قیامت میں دوبار زندہ کرنے اور دوبار مارنے کی حکایت سے کیا مراد ہے قتادہ ضحاک اور ابن عباس کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری کا موت دنیاوی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مطلب کیف تکفرون باللہ الآیہ کا بھی ہے اور سدی و لجی کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی دوسری قیامت کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال و جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں اور دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں یہ تین اقوال ہیں مگر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ایک سے کوئی قابل قبول نہیں کیونکہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا کہہ سکتا ہے اور نہ پیدائش کو زندہ کرنا اسی طرح قبر کی قلیل زندگانی کو نہ کوئی زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جیسے افاقہ اور موت کو نہ کوئی صحت کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کو زندہ ہونا میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں کے بیان سے مردہ کرنے اور زندہ کرنے کے سچے واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں رہ سکتا اسکی تفصیل کو توضیحات تفسیری مولفہ حقیر میں ۱۲

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ⑪ ذٰلِكُمْ

اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے یہ اس لیے کہ

بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ

جب تنہا خدا پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اسکے ساتھ شرک کیا جاتا تھا

بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ⑫ هُوَ الَّذِيْ

تو تم مان لیتے تھے تو آج خدا ہی کی حکومت ہے جو عالیشان (اور) بزرگ ہے وہی تو ہے

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ

جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے لئے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے

وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

اور نصیحت تو بس وہی حاصل کرتا ہے جو (اسکی طرف) رجوع کرتا ہے پس تم لوگ خدا کی عبادت

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑭ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ

کو خالص کرکے اسی کو پکارو اگرچہ کفار برا مانیں خدا تو بڑا عالی مرتبہ

ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ

عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ⑮ يَوْمَ

وحی نازل کرتا ہے تاکہ (لوگوں کو) ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈرائے جس دن لوگ

هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ

(قبروں سے) نکل پڑینگے (اور) انکی کوئی چیز خدا سے پوشیدہ نہیں رہے گی (اور ندا آئے گی)

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯ اَلْيَوْمَ

آج کس کی بادشاہت ہے پھر (خدا خود کہے گا) خاص خدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے آج

تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ

ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاوے گا

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑰ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

بیشک خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اس دن ڈراؤ جو

سلہ کسی نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایکدم کیونکر لے گا۔ آپ نے فرمایا جسطرح سبکو ایک ہی دفعہ روزی دیتا ہے اسی طرح سے خدا نے بہت بے تکلف فرما دیا کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا کیونکہ معاملہ کے فیصل کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا ۔۱۲



الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ

عنقریب آنیوالا ہے جب لوگوں کے کلیجے گھٹ گھٹ کے (مارے ڈر کے) منہ کو آجائیں گے

مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ

(اس وقت) نہ تو سرکشوں کا کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جسکی بات مان لیجائے خدا تو

خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ

آنکھوں کی دزدیدہ[2] نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ ہیں اور خدا

يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے اور اسکے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو

لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿۲۰﴾

کچھ بھی حکم نہیں دیسکتے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا سننے والا دیکھنے والا ہے

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ

کیا ان لوگوں نے روے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا

تھے انکا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ لوگ قوت (شان اور عمر سب) میں اور

هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ

زمین پر اپنی نشانیاں (یادگاریں عمارتیں) وغیرہ چھوڑ جانے میں بھی اِنسے کہیں بڑھ چڑھ کے تھے

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ

تو خدا نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی۔ اور خدا

مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿۲۱﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ

کے غضب سے انکا کوئی بچانیوالا بھی نہ تھا یہ اس سبب سے کہ انکے پیغمبر اُن کے

تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ

پاس واضح و روشن معجزے لیکر آئے اسپر بھی اُن لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے انھیں

اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ

لے ڈالا اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب والا ہے اور ہم نے

ع ۱۱ / ۲

[1] اصل ترجمہ یوں ہوگا کہ غم کو ضبط کرتے کرتے دل گلوں کے پاس آجائیں گے مگر ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یوں ہی بولا جاتا ہے اسوجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

[2] دزدیدہ نگاہ ہمارے محاورے میں یہ معنی ہیں کہ کسی شخص یا چیز کو اسطرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اُس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے۔ ۱۲

أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ

موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ

ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا

كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا

جھوٹا (اور) جادوگر ہے غرض جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لیکر آئے تو

اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا

وہ بولے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں

نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾

کو (لونڈیاں بنانے کے لئے) زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ

اور فرعون کہنے لگا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو تو قتل کر ڈالوں اور (میں دیکھوں) اپنے پروردگار کو

رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن

تو اپنی مدد کے لئے بلالے (بھائیو) مجھے اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے

يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي

یا ملک میں فساد پیدا کردے اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے

عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ

لے چکا ہوں اور فرعون کے لوگوں میں ایک ایماندار شخص (حزقیل ع) نے جو

فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن

اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا (لوگوں سے) کہا کیا تم لوگ ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو صرف یہ

يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ

کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر آیا

ع ۷ ۳ ۸

۱ جیسے عصا کا اژدھا بننا ید بیضا وغیرہ ۲ یہ اصل میں قبطی تھے اور فرعون کے ماموں زاد یا چچا زاد بھائی تھے ان ہی کا خطاب مومن آل فرعون ہے جو لوگ تقیہ پر منہ آتے ہیں وہ اس آیت کو دیکھ کر شرمائیں اور متنبہ ہو جائیں خدا نے اگرچہ اسی کی تشریح کر دی ہے کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے مگر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا یہاں تک چھوٹے بڑے تقیہ کو بھی موجب طعن قرار دیا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ

اور اگر (بالفرض) یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا

صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ

ہوا تو جس (عذاب) کی تمہیں یہ دھمکی دیتا ہے اسمیں سے کچھ تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہے گا بیشک

اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾

خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گذرنے والا (اور) جھوٹا ہو

يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي

اے میری قوم آج تو (بیشک) تمہاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا

الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ

ہے لیکن (کل) اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد

إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا

کرے گا فرعون نے کہا میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھا ہوں

أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَ

اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس میں بھلائی ہے تو جو شخص (دربردہ)

قَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم

ایمان لا چکا تھا کہنے لگا بھائیو مجھے تو تمہاری نسبت بھی اور امتوں کی

مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ

طرح روز (بد) کا اندیشہ ہے (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم

وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَ

اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا اور

مَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ

خدا تو بندوں پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں اور اے میری قوم مجھے تو تمہاری نسبت

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ

قیامت کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر (جہنم کی طرف) چل کھڑے ہوگے

۱؎ حزقیل چونکہ تقیہ میں تھے اسوجہ سے لوگوں کو عقل کی باتیں سمجھاتے تو کہ اصلاح نسر موسیٰ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے اور شاید کام بھی نکل جائے اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں وہ ایسی ہیں کہ بظاہر میں فرعون اور موسیٰ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہیں لیکن باطن میں انکا مقصود یہی تھا کہ موسیٰ ضرور سچا ہے اور تم لوگ حد سے گذرے ہوئے ہو ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمہارا بھی وہی حال ہو جو اگلی امتوں کا ہوا۔ ۱۲

۲؎ یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے تنادی اصل تنادی ہے اس کے معنی باہم پکارنے کے ہیں اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کرکے لوگوں کو پکاریں گے اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں کچھ تھوڑا سا پانی ہی دے دو اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو جو خدا و رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی ان کی سچائی کا حال معلوم ہوا؟ نہیں غرض اس قسم کی بہت سی باہم پکار کر بات چیت ہوگی اسی وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے۔ ۱۲

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

تو خدا کے (عذاب) سے تمھارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ

تو اسکا کوئی رہ براہ کرنے والا نہیں اور (اس سے) پہلے یوسف ۵۱ بھی تمھارے پاس معجزے لیکر

قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ

آئے تھے تو جو وہ لائے تھے تم لوگ اس میں برابر شک ہی کرتے رہے یہاں تک

بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ

کہ جب انھوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ اب اُن کے بعد خدا ہرگز کوئی

بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ

رسول نہیں بھیجے گا جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے یوں ہی

مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿۳۴﴾ ۨالَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ

گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو لوگ بغیر اسکے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو

اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ

خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے کیا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے

عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي

نزدیک سخت نفرت خیز ہیں یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

علامت مقرر کر دیتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان ہمارے

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

لئے ایک محل بنوا دے تاکہ (اس پر چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ

یعنی آسمانوں کے رستوں پر۔ پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھ لوں اور

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ

میں تو اُسے یقینی جھوٹا ۵۲ سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اسکو

۵۱ یہ بھی حزقیل ہی کا قول ہے اب انھوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا یعنی پہلے جو باتیں کہیں وہ تو سنی سنائی تھیں اب گویا اپنی آنکھوں سے دیکھی بات پر غور کرو کہ تم لوگ جب حضرت یوسف حیات تھے تو انکی نبوت کے بھی قائل نہ ہوئے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی اُن کو معمولی دنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے۔ مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے ان کا شیرازہ کھل گیا اور کسی کے سنبھالے نہ سنبھلا اور سلطنت میں بدنظمیاں پھیل گئیں تو یوسف کی قدر ہوئی اور سمجھے کہ وہ واقعی نبی تھے اور کہنے لگے کہ اب انکا سا کوئی نبی نہ ہوگا غرض یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پھر پچھتاؤ گے بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورہ یوسف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے یہ فرعون ولید بن مصعب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسف کے زمانہ کے فرعون ریان کا پوتا ۔۱۲۔

۵۲ یعنی میں جانتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں مگر موسیٰ کے خیال سے یونہی یہ بھی کر دیکھوں فرعون کے محل جو [illegible] اور محل کے منہدم ہونے کی کیفیت سورہ قصص میں مذکور رہے ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔



سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ

بھلی کر کے دکھائی گئی تھیں اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا تھا اور

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝٣٧ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ

فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت غلا ہی تھی۔ اور جو شخص (در پردہ) ایماندار تھا کہنے لگا

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٣٨ يٰقَوْمِ

بھائیو میرا کہنا مانو میں تمہیں ہدایت کے رستے دکھاؤنگا۔ بھائیو

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ

یہ دنیا کی زندگی تو بس (چند روز) فائدہ ہے اور آخرت ہی

هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝٣٩ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو برا کام کرے گا تو اسے بدلا بھی ویسا ہی

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت کر

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

ایماندار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے

يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٤٠ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ

وہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا ہے

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝٤١

کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ

تم مجھے بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اسکا شریک بناؤں جسکا

بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝٤٢

مجھے علم بھی نہیں۔ اور میں تمہیں غالب اور بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ

بیشک تم جس چیز کی طرف مجھے بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے

ع ۴ ۱۰ ۹

النصف

فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى

جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں اور آخر میں ہم سب کو خدا ہی کیطرف لوٹ کر

اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾

جانا ہے اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ حد سے بڑھ جانے والے جہنمی ہیں تو جو

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي

میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اُسے یاد کروگے اور میں تو اپنا کام خدا ہی

إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ اللَّهُ

کو سونپے دیتا ہوں کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں (کے حال) کو خوب دیکھ رہا ہے تو خدا نے

سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ

اسے ان کی تدبیروں کی برائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو بُرے عذاب نے

الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَ

(ہر طرف سے) گھیر لیا (اور اب تو قبر میں) دوزخ کی آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر) صبح و شام اسکے سامنے لاکھڑے

عَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ

کئے جاتے ہیں اور جسدن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون کے لوگوں کو

فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي

سخت سے سخت عذاب میں جھونک دو اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم

النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

جھگڑیں گے تو کم حیثیت لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا

تابع تھے تو کیا تم اسوقت (دوزخ کی) آگ کا کچھ حصہ ہم سے

مِنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ

ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ کہیں گے (اب تو) ہم (اور تم) سب کے سب آگ میں

فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

(پڑے) ہیں خدا (کو جو) تو بندوں کے بارے میں (جو کچھ) فیصلہ (کرنا تھا) کر چکا اور جو لوگ

منزل ۶

ف یہاں تک تو حزقیل مومن آل فرعون نے گول گول باتیں کیں اور انکی فہمائش کرتے رہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ جملہ کہہ گئے جس سے انکا ایمان ظاہر ہوگیا اور لوگ انکے دشمن ہوگئے اور فرعون کو جاکر شکایت کی اور یہ بھی کہدیا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں بلکہ موسیٰ کے خدا کو مانتا ہے اور موسیٰ ہی کی سی باتیں کرتا ہے فرعون یہ سنکر بولا اگرچہ وہ میرا چچازاد بھائی خلیفہ اور ولیعہد ہے لیکن یہ باتیں اگر اُسنے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے اور اگر تم لوگ اسپر تہمت رکھتے ہو تو تمھاری سزا کیجائیگی غرض حزقیل بلائے گئے اور فرعون نے پوچھا کیا تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو وہ بولے بادشاہ بھلا تونے کبھی مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہے اُس نے کہا نہیں بس اب یہ فوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمھارا پروردگار کون ہے وہ بولے فرعون، پوچھا تمھارا خالق کون ہے وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمھارا رازق کون ہے وہ بولے فرعون تب حزقیل نے کہا اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ جو ان کا پروردگار ہے وہ میرا جو انکا خالق ہے وہ میرا جو انکا رازق ہے وہ میرا اور جو انکا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں یہ سنکر فرعون خوش ہوگیا اور ان کو گھر جانیکی اجازت دی اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی انکے لئے فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم ہمارے اور ہمارے ولیعہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بری طرح مارے گئے اسکے بعد والی آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے اسکے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو روایت میں نے لکھی ہے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے واللہ اعلم بمراد ہ ۱۲

الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ

آگ میں (جل رہے) ہونگے جہنم کے داروغاؤں سے درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوا أَوَ

سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں تخفیف کر دے وہ جواب دیں گے

لَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ

کیا تمھارے پاس تمھارے پیغمبر صاف و روشن معجزے لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے ہاں آئے تو تھے

قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي

تب فرشتے کہیں گے تو پھر تم خود (کیوں نہ) دعا کرو حالانکہ کافروں کی دعا تو بس

ضَلَالٍ ﴿۵۰﴾ ع إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي

بیکار ہی ہے ہم اپنے پیغمبروں کی اور[1] ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہونگے (اس دن بھی)

يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

جس دن ظالموں کو انکی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار (برستی) ہو گی

وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

اور ان کے لئے بہت برا گھر (جہنم) ہے اور ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت

الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿۵۳﴾

(کی کتاب توریت) دی اور بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا

هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ

جو عقلمند و نیکے لئے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت ہے تو (اے رسول تم ان کی شرارت پر) صبر کرو

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَ

بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے۔ اور اپنے (امت کی گناہوں کی) معافی[2] مانگو اور صبح و شام

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ إِنَّ

اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو جن لوگوں کے پاس

منزل ۶

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخر الزماں کا زمانہ مراد ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ زمانہ سابق میں اس کثرت سے انبیا اور مومنین قتل ہوئے جنکی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے انکی کوئی نصرت نہیں ہوئی اسی لحاظ سے میں نے ننصر کا ترجمہ (مدد کرینگے) کیا ہے اور اگر صیغہ حال لیا جائے اور مدد کرتے ہیں اسکا ترجمہ کیا جائے تب اسکا مطلب یہ ہوگا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی ان کے خون کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اسکے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کے ساتھ خدا کیطرف سے ضرور ہوئی۔ واللہ اعلم بمرادہ ۱۲۔

[2] یہ تو ظاہر ہے کہ انبیا سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اسکے ذریعہ سے انکے درجات بلند ہوں کیونکہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو اسکے خاص بندے ہیں انسے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اسکے سامنے قاصر فرض کرکے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا ہے سہ بندہ ہمان کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد + یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنے امت کے گناہوں کی معافی مانگو اسی لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

ع ۱۳ | ۵ | ۱۰

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ

(خدا کی طرف سے) کوئی دلیل تو آئی نہیں اور (یونہی) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے

أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ

نکالتے ہیں اُن کے دل میں بڑائی (کی بیجا ہوس) کے سوا کچھ نہیں حالانکہ

بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

وہ لوگ اس تک کبھی پہونچنے والے نہیں تو تم بس خدا کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ بڑا سننے والا

الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ

(اور) دیکھنے والا ہے سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی

مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

بہ نسبت یقینی بڑا (کام ہے) مگر اکثر لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ

اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ مومنین

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا

جنہوں نے اچھے کام کئے اور نہ بدکار (ہی) برابر ہو سکتے ہیں بات یہ ہے (کہ) تم لوگ

مَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ

بہت کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا

فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾

شک نہیں مگر اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں رکھتے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ

اور تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا

الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ

جو لوگ ہماری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل و خوار ہو کر

جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ع اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

یقینی جہنم واصل ہوں گے خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے رات

سلہ یہ اُن لوگوں کے قائل کرنے کے لئے ہے جو قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کون مشکل کام ہے ۱۲۔

سلہ اس میں بھی وہی بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے، دعا میں بھی فائدہ کیا کم ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایاں ہو کر پائی جائے اگر ظاہر میں ہمارا مطلب پورا نہ ہوا تو کم سے کم ثواب ہوا یہی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکڑا رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے اپنے اغراض کو مانگتا رہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ مہربان باپ اپنے پیارے بچے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیونکہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی ایسی چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لئے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں، پھر باپ کیونکر پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک شفیق باپ اس بچے سے زیادہ خوش ہوگا اور اس اکڑے ہوئے سے ناخوش، یہی مثال اس کی اور خدا کی اور دعا کی سمجھو اگر ہوس است ہمیں قدر بس است ۱۲۔

ع ۶ ۱۰ ۱۱

الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ

بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا تاکہ کام کرو) بے شک

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

خدا لوگوں پر بڑا فضل (وکرم) والا ہے مگر اکثر لوگ (اس کا)

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٦١ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

شکر نہیں کرتے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٦٢

خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار رکھتے تھے وہ اسی طرح بھٹک رہے

يَجْحَدُوْنَ ۝٦٣ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

تھے اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ

قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ

اور اسی نے تمہیں صاف ستھری چیزیں کھانے کو دیں یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٤ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بہت ہی متبرک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے وہی (ہمیشہ) زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں

فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تو نری کھری اسی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگو سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٥ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ

بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آ چکے تو مجھے اس بات کی مناہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی

منزل ٦

الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ

تم یو جتے ہو میں ان کی پرستش کروں اور مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کے پالنے والے کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

فرمانبردار بنوں وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ

پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بناکر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا

تاکہ بڑھو پھر (زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہونچو پھر اور زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا

اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (اس سے) پہلے ہی مر جاتا ہے غرض (تم کو اسوقت تک زندہ رکھتا ہے

مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ

کہ تم (موت کے) مقررہ وقت تک پہونچ جاؤ اور تاکہ تم (اسکی قدرت کو) سمجھو وہ وہی (خدا) ہے

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ج فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس سے کہہ دیتا ہے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کیا جو

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ لا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں جن لوگوں نے

بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا قف فَسَوْفَ

کتاب خدا اور ان باتوں کو جو ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد

يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ لا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ

(اسکا نتیجہ) انھیں معلوم ہو جائے گا جب (بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں

السَّلٰسِلُ ط يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ لا فِي الْحَمِيْمِ ٥ ثُمَّ فِي

ہونگی (اور پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر (جہنم کی)

خدا کی قدرت

قیامت میں کفار کی حالت

ع ٨ ١٢

مع ١٣ عند المتلونين

النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ

آگ میں جھونک دیے جائینگے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ خدا کے سوا جن کو تم اس کا

تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا

شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں وہ کہینگے اب تو وہ ہم سے جاتے رہے

عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ

بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی پرستش نہ کرتے تھے

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ

یوں خدا کافروں کو بوکھلا دیگا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا یہ اسکی سزا ہے کہ

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ

تم زمین میں ناحق (بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے کہ تم

تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

اترایا کرتے تھے اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں

فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ

رہو غرض تکبر کرنے والوں کا بھی (کیا) برا ٹھکانا ہے تو (اے رسول) تم صبر کرو

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

خدا کا وعدہ یقینی سچا ہے تو جس (عذاب) کی ہم انھیں دھمکی دیتے ہیں

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾

اگر ہم تم کو اسمیں سے کچھ دکھا دیں یا تم ہی کو (اسکے نزول سے پہلے) اٹھالیں تو (آخر پھر) انکو ہماری ہی طرف لوٹکر آنا ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن

اور تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے

قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ

تم سے بیان کر دیے اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات تم سے نہیں دہرائے

عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ

اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار دیے بغیر کوئی

خدا کا وعدہ سچا ہے

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ

معجزہ دکھا سکے پھر جب خدا کا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا

بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۷۸﴾ اللَّهُ الَّذِي

گیا اور اہل باطل ہی اس وقت گھاٹے میں ہے خدا ہی تو وہ ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۷۹﴾

تمہارے واسطے چارپائے پیدا کئے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہو اور کسی کو کھاتے

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي

ہو اور تمہارے لئے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر (چڑھ کر) اپنی

صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿۸۰﴾

دلی مقصد تک پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے ہو

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ﴿۸۱﴾ أَفَلَمْ

اور وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے تو

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے

عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

ان کا انجام آخر کیا ہوا جو ان سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے اور قوت

أَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ

اور زمین پر (اپنی) نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کر تھے

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا تھا ان کے کچھ بھی کام نہ آیا پھر جب ان کے پیغمبر ان کے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَ

واضح و روشن معجزے لیکر آئے تو جو علم (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے اور

حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا

جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو جب

ع ۸ ۱۰ ۱۳

۵۱ ان پر اسباب لاد کر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر معاملات کے لئے قریب یا دور سفر کرو۔

۵۲ اس سے یا تو ان کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے تو یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیا کو [illegible] میں دبا لیں گے جس طرح [illegible] یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیا کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیغمبر ہو کر آئے تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسیٰ کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں۔

رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا

ان لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور جس چیز کو ہم

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

اسکا شریک بناتے تھے اب ہم انکو نہیں مانتے تو جب لوگوں نے ہمارا عذاب (آتے) دیکھ لیا

اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ

تو اب انکا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا تھا (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو

قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اپنے بندوں کے بارے میں (ہمیشہ سے) چلی آتی ہے اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں ۵۱ رہے

سورة حٰمٓ السجدة نزلت بمكة وهي اربع وخمسون اٰية

سورہ حٰمٓ سجدہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوّن آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ

حٰمٓ (یہ کتاب) رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ (وہ) کتاب عربی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا

قرآن ہے جس کی آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل کیساتھ بیان کر دیگئی ہیں (نیک کار و نکو)

وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾

خوشخبری دینے والا اور (بدکار ونکو) ڈرانیوالا ہے اسپر بھی ۵۲ اکثر نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ

اور کہنے لگے جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اسکی طرف سے ہمارے دل پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی) اور

اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

ہمارے کانوں میں گرانی (بہرا پن) ہے (کہ کچھ سنائی نہیں دیتا) اور ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے تو تم

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى

(اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں (اے رسول) کہدو کہ میں بھی بس تمہارا ہی سا آدمی ہوں (مگر فرق یہ ہے کہ)

منزل ۶

۵۱ کیونکہ عذاب کے دیکھنے کے وقت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی اسی وجہ سے حضرت طلحہ جو حضرت عائشہ کے اصلی ابھار نیوالے تھے جب جنگ جمل میں زخمی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علی سے کہلا بھیجا میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں آپ معاف کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقۃً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمان کے وزیر تھے اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہ کے طرفدار تھے ۱۲.

ع ۷ ۹ ۱۴

۵۲ ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنیئے، کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا بالجبر کی اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا اب علما میں اختلاف ہوا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور یہ بے توبہ کے حد کا غرض متوکل نے امام علی النقی علیہ السلام سے لکھکر پوچھا آپنے تحریر فرمایا کہ وہ اتنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہونچا تو دربار کے علما نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسول میں نہیں ہے، پھر متوکل نے پوچھا تو آپنے یہی دونوں آیتیں لکھکر بھیجدیں تو وہ علما اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور وہ مارا گیا ۱۲۔

۵۳ اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا حضرت کی رسالت۔ آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش قوم عاد کا قصہ قیامت میں ہمارے اعضا کا ہمارے خلاف گواہی دینگے کفار کی بشارت. مومن کی موت۔ برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو۔ سورج چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں، قرآن کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں، قرآن کی حقیقت کا ثبوت، انسان کی حالت، خدا کے وجود کی دلیل وغیرہ مذکور ہے ۔۱۲

منزل

إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوٓا۟ إِلَيْهِ

مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) یکتا خدا ہے تو سیدھے اسکی طرف متوجہ رہو

وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ الَّذِينَ

اور اسی سے بخشش کی دعا مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے جو

لَا يُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ

زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل

كَٰفِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ الصَّٰلِحَٰتِ

نہیں بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کے

لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ

لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے ف۱ والا ہی نہیں (اے رسول) تم کہدو کہ کیا تم اس

بِالَّذِى خَلَقَ الْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ

(خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم (اوروں کو)

لَهُۥٓ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ

اسکا ہمسر بناتے ہو یہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے اور اسی نے زمین میں

فِيهَا رَوَٰسِىَ مِن فَوْقِهَا وَبَٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ

اسکے اوپر سے پہاڑ پیدا کئے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی اور اسی نے ایک مناسب اندازے

أَقْوَٰتَهَا فِىٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ﴿١٠﴾

انہیں سامان معیشت کا بندوبست کیا (یہ سب کچھ) چار دن ف۲ میں (اور تمام) طلبگاروں ف۳ کیلئے برابر

ثُمَّ اسْتَوَىٰٓ إِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اسوقت) دھواں (کا سا) تھا تو اس نے اس سے

وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَآ أَتَيْنَا

اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے خواہ کراہت سے دونوں نے عرض کی

طَآئِعِينَ ﴿١١﴾ فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ فِى

ہم خوشی خوشی حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اس نے دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات

ع ۱ / ۸ / ۱۵

ف۱ ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جسپر احسان نہیں جتایا جائے گا تاکہ یہ کبھی ختم ہی نہیں ۱۲

ف۲ یہ چار دن پہلے دو دن سے الگ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا پہاڑ درخت اور سامان معیشت زمین ہیں سب چار دن میں پیدا ہوئے اور آسمان ستارے چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا کیں ۱۲

ف۳ طلبگاروں سے حاجتمند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں جو کچھ جسکو درکار ہے دیتا ہے ف ادیم زمین سفرۂ عام اوست بریں خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ۱۲

ف۴ بظاہر اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انہیں سے آواز آئی ہو اور طائعین اسوجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان و زمین ہی کیطرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبان عقل انمیں ہیں ان کی طرف سے بھی ۱۲



يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَ

آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے انتظام کا حکم (کارکنان قضا و قدر کے پاس) بھیجدیا اور

زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ

ہم نے نیچے والے آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ

یہ واقف کار غالب (خدا) کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں پھر اگر اس پر بھی یہ کفار منہ پھیریں تو کہدو

أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾

کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی گری تھی کہ

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَ

جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے

مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ

کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار

رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ

چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم

كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ

تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق روئے زمین میں غرور کرنے لگے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا

اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے کیا ان لوگوں

أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ

نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے قوت میں کہیں

قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا

بڑھ کر ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے تو ہم نے بھی

عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ

(ان پر) نحوست کے دنوں میں ان پر بڑے زور کی آندھی چلائی تاکہ

سلہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی پانی تھا اسمیں خدائی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (پھین) نکلے پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا اور جھاگ جو جم کر رہ گئی وہ زمین ہوئی اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے اور جناب امیر نے بھی نہایت تفصیل سے اسکو بیان فرمایا ہے دیکھو نہج البلاغہ ۱۲

سٹہ کہ وہ وحی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے ۱۲

سٹہ صاعقہ کے اصلی معنی پکار اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس چیز پر گرتی ہے اسکو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے اہل عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر ہم نے بھی صرف بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا۔

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ

دنیا کی زندگی میں بھی اُن کو رسوائی کے عذاب کا مزا چکھا دیں اور آخرت

الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۶ وَاَمَّا

کا عذاب تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہوہی گا اور (پھر) انکو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی اور جو

ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

ثمود تھے ہم نے ان کو سیدھا رستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا

پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب کی بجلی نے

يَكْسِبُوْنَ ۝۱۷ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

اُن کو سلے ڈالا اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے، انکو ہم نے (اس مصیبت

يَتَّقُوْنَ ۝۱۸ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

سے) بچا لیا اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ہنکائے جائینگے تو یہ لوگ

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۱۹ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

ترتیب وار کر دیے جائینگے یہاں تک کہ جب سب کے سب جہنم کے پاس جا پہنچینگے تو اُن کے کان

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ

اور ان کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست ان کے خلاف اُن کے مقابلہ میں ان کی

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۰ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

کارستانیوں کی گواہی سلہ دیں گے اور یہ لوگ اپنے اعضا سے کہیں گے کہ تم نے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ

ہمارے خلاف کیوں گواہی دی تو وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت سے) گویا کیا اور اسی نے تم کو پہلے بار پیدا کیا تھا اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۱ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ

آخر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے اور (تمھاری تو یہ حالت تھی کہ) تم (گناہ) کرتے (وقت اس خیال سے کہ اپنے گناہوں کی) پردہ داری بھی نہیں کرتے تھے

ع ۲ — ۱۰ — ۱۶

سلہ یہ اسوقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کرینگے تو جو فرشتے اُن کی کارستانیاں لکھتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے اس وقت یہ لوگ وہی کہیں گے جو غالب مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے۔ سه
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا؟
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری ہی کہیں گے اسوقت انکے اعضا ان کے خلاف گواہی دینگے۔۱۲

[illegible]

يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ

کہ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے اعضا تمھارے برخلاف گواہی

وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا

دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں (بھولے ہوئے) تھے کہ خدا کو تمھارے بہت سے کاموں کی

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

خبر ہی نہیں اور تمھاری اس بدخیالی نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

میں رکھتے تھے تمھیں تباہ کر چھوڑا آخر تم گھاٹے میں رہے پھر

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ

اگر یہ لوگ صبر بھی کریں تو بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر

يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا

توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی اور ہم نے (گویا خود) شیطانوں کو

لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

انکا ہمنشین مقرر کر دیا تھا تو انھوں نے اُن کے اگلے پچھلے تمام امور

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ

انکی نظروں میں بھلے کر دکھائے تو جنات اور انسانوں کی امتیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ

جو اُن سے پہلے گزر چکی تھیں انھیں کے گروہ میں (عذاب کا) وعدہ انکے حق میں بھی پورا ہو کر رہا

اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بے شک یہ لوگ اپنے گھاٹے کے درپے تھے اور کفار کہنے لگے کہ اس قرآن کو

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

سنو ہی نہیں اور جب پڑھیں (تو) اس (کے بیچ) میں غل مچا دیا کرو تاکہ (اس ترکیب سے) تم

تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا

غالب آجاؤ تو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے

---

۱ ابن عباس کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ تینے کو خانہ کعبہ کے پردہ میں چھپا لیا اسی اثنا میں تین آدمی صفوان امیہ اور عبداللہ ثقفی نے اور باہم یہ باتیں کرنے لگے کہ کیا خدا ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے میں نے آنحضرت رسول سے یہ بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

۲ ابن عباس سے روایت ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے کفار قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو ان کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اطراف و جوانب کے صحرائی عرب اگر قرآن کو سن لیں ورایمان لے آئیں غرض ان لوگوں نے [illegible] کیا کہ جب حضرت رسول قرآن سنانے لگیں تو لوگ کھڑے ہو کر غل مچائیں بیہودہ باتیں کریں تالیاں پیٹیں سیٹیاں بجائیں اور وہ لوگ یہ ناشائستہ حرکتیں کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

ع ۳ / ۷ / ۱۴

شَدِيدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا
چکھائینگے اور ان کی کارستانیوں کی بہت بڑی سزا

يَعْمَلُونَ ۝٢٧ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ
دوزخ ہی خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے کہ وہ جو

لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اسکی سزا میں اُن کے لیئے اُس میں

يَجْحَدُونَ ۝٢٨ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا
ہمیشہ (رہنے) کا گھر ہے اور (قیامت کے دن) کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا
جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا (ایک نظر) انکو ہمیں دکھا دے کہ

تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝٢٩
ہم انکو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
اور جن لوگوں نے (سچے دل سے) کہاکہ ہمارا پروردگار تو بس خدا ہی پھر وہ اسی پر قائم بھی رہے

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
ان پر (موت کے وقت) (رحمت کے فرشتے نازل ہونگے) اور کہیں گے کہ کچھ خوف نہ کرو اور نہ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝٣٠
غم کھاؤ اور جس بہشت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اس کی خوشیاں مناؤ

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (رفیق) ہیں

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا
اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے بہشت میں تمہارے واسطے موجود ہے اور جو چیز طلب

مَا تَدَّعُونَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝٣٢ وَمَنْ
کروگے وہاں تمہارے لیئے (حاضر) ہوگی (یہ) بخشنے والے مہربان (خدا) کیطرف سے (تمہاری) مہمانی ہے



أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے[1] اور اچھے اچھے

وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا

کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں ہوں اور[2] بھلائی

تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ

برائی (کبھی) برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریقہ سے جواب دو

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

جو نہایت اچھا ہو (ایسا کروگے) تو (تم دیکھوگے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی

عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا

تھی گویا وہ تمہارا دلسوز دوست ہے یہ بات بس ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے

الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ

جو صبر کرنے والے ہیں اور انھیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے

عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ

نصیب ور ہیں اور اگر تمھیں شیطان کی طرف سے وسوسہ پیدا ہو تو

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾

خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بیشک وہ (سب کی) سنتا جانتا ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ

اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

(تو تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت

الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾

کرنی منظور ہے) تو بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ

پس اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو (خدا کو بھی ان کی پروا نہیں) جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار

---

[1] بعض مفسرین نے اسکے ظاہری الفاظ کا خیال کرکے عام مؤذن یا بلال کی فضیلت میں اس آیت کو لکھا ہے مگر اس کے معانی کا خیال کیا جائے تو اسکا خطاب کچھ اور علتا ہے اور سچ یہ ہے کہ اسکے مصداق ہادیان دین کے سوا دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے اور سچے ہادی ائمہ معصومین کے سوا کون ہیں اسی بنا پر بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیت ائمہ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے، واللہ اعلم

[2] ایک روایت میں ہے کہ بھلائی سے اہلبیت رسول کی دوستی اور برائی سے انکی دشمنی مراد ہے دیکھو تبیان اور عین المعانی اور اسکی تفسیر حدیث ثقلین سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ ۱۲ - ۱۲ -



يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۩ ﴿۳۸﴾

کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً

نہیں اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک اور بے گیاہ دیکھتے

فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ط

ہو پھر جب ہم اسپر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور پھول جاتی ہے

إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ط إِنَّهُ عَلَىٰ

جس (خدا) نے (مردہ) زمین کو زندہ کیا وہ یقیناً مردوں کو بھی جلانے والا بیشک وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ

ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر پھیر (ف۵۸) پیدا کرتے ہیں

فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ط أَفَمَن يُلْقَىٰ

وہ ہرگز ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا

فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن بے خوف وخطر آئے گا

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾

(خیر) جو چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ (خدا) اسکو دیکھ رہا ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ج

جن لوگوں نے نصیحت کو جب وہ ان کے پاس آئی نہ مانا (وہ اپنا نتیجہ دیکھ لیں گے)

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ

اور یہ قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے

مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ط تَنزِيلٌ

آگے ہی پھٹک سکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے (ف۵۹) اور خوبیوں والے دانا (خدا)

مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا

کی بارگاہ سے نازل ہوئی ہے (اے رسول) تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں

ف۵۸ ہیر پھیر کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور ڈھال لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے ۱۲

ف۵۹ مطلب یہ ہے کہ باطل کا اسکے قریب گذر ہی نہیں ہو سکتا اور نہ اسکے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اسکو باطل کرسکے ۱۲

قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ

جو تم سے پہلے اور رسولوں سے کہی جا چکی ہیں بیشک تمہارا پروردگار

لَذُو مَغْفِرَةٍ وَّذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَ

بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب والا بھی ہے اور اگر ہم

لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

اس قرآن کو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہتے کہ اس کی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۖ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ

آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں تفصیل وار بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب) قرآن تو عجمی اور مخاطب (عربی) (اے رسول) تم کہہ دو کہ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۖ وَالَّذِيْنَ

ایمانداروں کے لئے تو یہ (قرآن از سرتاپا) ہدایت اور (ہر مرض کی) شفا ہے اور جو لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ

ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں کے حق میں گرانی (بہرا پن) ہے اور وہ (قرآن) انکے حق میں

عَمًى ۚ أُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ

نابینائی (کا سبب) ہے (تو گرانی کیوجہ سے گویا) وہ (لوگ) دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں

بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

(اور نہیں سنتے) اور ہم ہی نے موسیٰ کو بھی کتاب (تورات) عطا کی تھی تو اس میں بھی اختلاف

فِيْهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں کب کا

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انہیں

مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۖ وَمَنْ

بے چین کر دیا ہے جس نے اچھے کام کئے تو اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے

اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں

قرآن کی حقیقت کا ثبوت

ع ۱۲ ۱۹

حضرت موسیٰ کا ذکر

منزل ۶

الجزء الخامس والعشرون

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف ہے (یعنی وہی جانتا ہے) اور بغیر اس کے علم و (ارادہ) کے

مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ

نہ تو پھل اپنے پوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے اور

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا

جس دن (خدا) ان (مشرکین) کو پکاریگا اور پوچھیگا کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں گے ہم تو تجھ سے عرض کرچکے

مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن

کہ ہم میں سے کوئی (ان سے) واقف ہی نہیں۔ اور اس سے پہلے جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے تھے

قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ

وہ غائب (غلا) ہو گئے۔ اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لئے اب مخلصی نہیں۔ انسان بھلائی کی

مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾

دعائیں مانگنے سے تو کبھی اکتاتا نہیں اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہونچ جائے تو (فوراً) ناامید

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

اور بے آس ہو جاتا ہے اور اگر اسکو کوئی تکلیف پہونچ جانے کے بعد ہم اپنی رحمت کا مزا چکھائیں

لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

تو یقیناً کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے ہی لئے ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت برپا ہوگی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ

(قیامت ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لئے یقیناً اسکے یہاں بھلائی ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ

تو جو جو اعمال کرتے رہے ہم ان کو (قیامت میں) ضرور بتادینگے اور ان کو سخت عذاب کا مزا

غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ

چکھائیں گے (وہ الگ)۔ اور جب ہم انسان پر احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے

بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾

اور پہلو بدل کر چل دیتا ہے اور جب اسے تکلیف پہونچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے

۵ کلبی نے لکھا ہے کہ الانسان سے مراد کافر ہے جو بھلائی یعنی مال و دولت صحت اولاد غرض دنیا کے سارے سامان کی دعائیں کرتا رہتا ہے ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے ۱۲

۵ یعنی وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں چین کرتے ہیں اور آخرت میں چین سے ہے مگر اس کا عکس انھیں بتادینگے ۱۲

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ

(اے رسول) تم کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے (آیا) ہو (اور) پھر تم اس سے انکار کرو

بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾

تو جو (ایسے) پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ

ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی) نشانیاں اطراف (عالم) میں اور خود انہیں بھی دکھا دیں گے یہاں تک

يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً حق ہے کیا تمہارا پروردگار اس کے لیے کافی نہیں کہ وہ ہر

أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۵۳﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ

چیز پر قابو رکھتا ہے۔ دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہونے سے شک

مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ﴿۵۴﴾

میں (پڑے) ہیں سن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے

سُورَةُ الشُّورَىٰ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ إِلَّا الْأَرْبَعَ آيَاتٍ ... وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً

سورۂ[1] شوریٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترپن آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حم ﴿۱﴾ عسق ﴿۲﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ

حم عسق (اے رسول) غالب و دانا خدا تمہاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گزرے

مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳﴾ لَهُ مَا فِي

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ

غرض سب کچھ اسی کا ہے اور وہ تو بڑا عالیشان (اور) بزرگ ہے (ان کی باتوں سے) قریب ہے کہ سارے آسمان

السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ

(اس کی ہیبت کے مارے) اپنے اوپر وار سے پھٹ پڑیں۔ اور فرشتے تو اپنے

خدا کے سوا کوئی ولی نہیں

حضرت علی (ع) کی فضیلت

[1] اس سورہ میں حضرت علی کی فضیلت خدا کا مثل نہیں دائم و قائم دین لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اپنے اعمال کا دنیا میں بدلا آخرت میں اہلبیت کی محبت اگر سب لوگ امیر ہوتے تو دنیا میں فساد پھیل جاتا مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے شوریٰ کی مدح برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے قصور معاف کرنے کی مدح رسول نگہبان نہیں انسان بڑا ناشکرا ہے قرآن کا وحی اور نور ہونا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۶ / ۱۰ / ۱

[2] اور حدی نے فواتح میں لکھا ہے کہ جب حمعسق نازل ہوا تو حضرت رسول بہت غمگین ہوئے کچھ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا جو آیت نازل ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری امت مختلف بلاؤں میں مثل زمین میں دھنس جانے یا مسخ ہو جانے یا دیگر مصائب میں مبتلا ہوگی اور ابن عباس جب اس آیت کو پڑھتے تو کہتے تھے کہ حضرت علی صرف ان دو لفظوں سے تمام فسادات کو جو آئندہ ہونے والے ہیں جانتے تھے اور قریب قریب یہی مضمون تفسیر ثعلبی میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں اس کی بابت یہ ہے کہ حضرت علی جتنی جماعتیں یا بستیاں روئے زمین میں ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی وہ سب کو جانتے تھے ۱۲

[3] یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کو بھی اولاد ہے اور نیز اس کے معاملات سے ۱۲

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي

پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لیے

الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۵ وَ

معافی مانگتے رہتے ہیں سن رکھو کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ

جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (اور اور) اپنے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا ان کی نگرانی

عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝۶ وَكَذَٰلِكَ

کر رہا ہے اور (اے رسول) تم ان کے نگہبان نہیں ہو اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَ

یوں بھیجا تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں ان کو ڈراؤ اور انکو

مَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي

قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس کے آنے میں کچھ بھی شک نہیں (اس دن) ایک فریق جنت

الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝۷ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً

میں ہوگا اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔ اور اگر خدا چاہتا تو ان سب کو ایک

وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ جس کو چاہتا ہے (ہدایت کرکے) اپنی رحمت میں داخل کر لیتا

وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۸

ہے اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار کیا ان

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ

لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں۔ تو کارساز بس خدا ہی ہے



وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۹

اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ

اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو اس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالے ہے وہی



اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ

خدا تو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ

آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا (وہی) ہے اسی نے تمھارے لیے تمھاری ہی جنس سے

أَزْوَاجًا وَّمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ

جوڑے بنائے اور چارپایوں کے جوڑے بھی (اسی نے بنائے) اس (طرف) میں تم کو پھیلاتا رہتا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ

کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔ اور وہ ہر چیز کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لیے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ

چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے اس نے تمھارے لیے دین کا

لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ

وہی رستہ مقرر کیا ہے جس (پر چلنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول) اسی کی ہم نے تمھارے پاس وحی بھیجی

إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى

ہے اور اسی کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا (وہ) یہ (ہے)

أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى

کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا جس دین کی طرف تم مشرکین کو بلاتے ہو

الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ ۭ اللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ إِلَيْهِ

وہ ان پر بہت شاق گزرتا ہے خدا جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا

کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے (اپنی طرف پہنچنے) کا رستہ دکھا دیتا ہے اور

إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا

یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق) آ چکنے کے بعد اور (وہ بھی) محض آپس کی ضد سے اور اگر

ف یہاں سے آیت ۱۴ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح سے جو آدم ثانی ہیں لے کے پیغمبر آخر الزمان تک جتنے انبیا گزرے سب کے سب وہی ایک دین اسلام لے کر آئے پیغمبروں میں باہم اختلاف نہیں اصل دین خدا کی پرستش سب کا مقصد اعلیٰ تھا مگر ان کی امتوں نے دین خدا کے نازل ہونے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور یہ لوگ اگرچہ کتاب خدا کے وارث ہوئے مگر شکی یا ضد یا طمع دنیا کی وجہ سے اصلی دین میں شکوک پیدا کر دیے اسی دین کی طرف مشرکین عرب کو بلایا جاتا ہے اور یہ اس سے بھڑکتے ہیں ۱۲

منزل ۶

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقررہ تک کیلئے (قیامت کا) وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ

(کبکا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جو لوگ انکے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے۔ وہ اس کی طرف سے

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ⑭ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ

بہت سخت شبہ میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ تو (اے رسول) تم (لوگوں کو) اسی (دین) کی طرف بلاتے رہو اور جیسا

كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا

تم کو حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم رہو اور انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور (صاف صاف) کہدو کہ جو کتاب

أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ

خدا نے نازل کی ہے اس پر میں ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے اختلافات کے درمیان انصاف سے فیصلہ

اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ

کروں خدا ہی ہمارا بھی پروردگار اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے ہمارے کارگزاریاں ہمارے ہی لئے ہیں اور تمہاری کارستانیاں تمہارے واسطے

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ

ہم میں اور تم میں تو کچھ حجت (و تکرار کی ضرورت) نہیں خدا ہی ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف

الْمَصِيرُ ⑮ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ

لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اسکے مان لیے جانے کے بعد خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے

مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَ

ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل لغو باطل ہے اور

عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ⑯ اللَّهُ

ان پر (خدا کا) غضب اور ان کے لئے سخت عذاب ہے خدا ہی تو ہے

الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا

جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور عدل (و انصاف بھی نازل کیا) اور

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ⑰ يَسْتَعْجِلُ بِهَا

تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو (پھر یہ غفلت کیسی) جو لوگ اس پر

---

۵۱ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسول سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ تو میں اپنی ساری دولت دیئے دیتا ہوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمہیں بیاہ دوں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۵۲ یعنی پہلے تو یہ نصاریٰ یہود خدا کی پرستش کا حکم اور حضرت رسول کی آمد کی خبر دیتے تھے مگر جب آپ آئے تو دنیا دی نفع کی طمع میں خدا ہی کے بارے میں جھگڑنے لگے ۱۲

۵۳ میزان کے مشہور معنی تو ترازو کے ہیں مگر ابن عباس قتادہ مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے۔ اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

۵۴ یہ ہمارے علم کے متعلق ارشاد ہے وہ تو یقینی طور پر جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ تم غفلت نہ کرو جو کرنا ہو کر لو شاید تم کو موقع نہ ملے اور قیامت آ جائے کیونکہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے ۱۲



الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کے لیے جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ

مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ

اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقینی برحق ہے آگاہ رہو کہ جو

اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ

لوگ قیامت کے بارے میں شک کیا کرتے ہیں وہ بڑے پرلے درجہ کی گمراہی

بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں (کے حال) پر بڑا مہربان ہے جسکو (جتنی) روزی چاہتا ہے دیتا ہے

وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ

وہ زبردست اور زبردست ہے جو شخص[۵] آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم

الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ

اسکے لیے اس کی کھیتی میں افزایش کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

تو ہم اسکو اسی میں سے دینگے مگر آخرت میں پھر اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ

کیا ان لوگوں کے بنائے ہوئے ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے

بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ

جسکی خدا نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں یقینی تک فیصلہ ہو چکا ہوتا

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ

اور ظالموں کے واسطے ضرور دردناک عذاب ہے (قیامت کے دن) دیکھو گے کہ ظالم لوگ

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ

اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا اور جنھوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ

ایمان قبول کیا اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے

ع ۱۰ ۲ ۲

اسلام دنیا و آخرت دونوں کو دیتا ہے۔

[۵] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ منافقین تو محض مال غنیمت کی لالچ سے شریک جہاد ہوتے تو ان کو فقط دنیا کا مال ملتا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو ان کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی

-۱۲-

سلسلہ الفضل ... ایک بار ... میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا جب ہی باہمی تا زی حد سے بھی ... عباس یا ابن عباس سنتے ... بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی مگر ہم لوگوں پر ... نہیں ... [illegible]

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

وہ کچھ چاہیں گے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں (موجود) ہے (یہی) تو خدا کا بڑا

الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

فضل ہے یہی (انعام) ہے جس کی خدا اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

ایمان لائے۔ اور نیک کام کرتے رہے (اے رسول) تم کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا

أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ

اپنے قرابت داروں (اہلبیت) کی محبت ﷺ کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور جو شخص

حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

نیکی حاصل کریگا ہم اسکے لیے اس کی خوبی میں اضافہ کر دینگے۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ

قدردان ہے کیا یہ لوگ (تمہاری نسبت) کہتے ہیں کہ اس (رسول) نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا

فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ

تو اگر (ایسا ہوتا تو) خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو [illegible]

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

نیست و نابود۔ اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ وہ یقینی دلوں کے راز

الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

سے بھی خوب واقف ہے اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾

اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے (ان کی دعا) قبول کرتا ہے اور

يَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ

اپنے فضل و کرم سے ان کو بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت

[illegible]



شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ

عذاب ہے - اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی کر دے

لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا

تو وہ لوگ ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جسکی روزی چاہتا

يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي

چاہتا ہے نازل کرتا ہے وہ بیشک اپنے بندوں سے خبردار (اور ان کو) دیکھتا ہے اور وہی تو ہے

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ

جو لوگوں کے ناامید ہو جانیکے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت (بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ

اور وہی کارساز (اور) حمد و ثنا کے لائق ہے اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سارے آسمان و زمین

وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ وَهُوَ عَلَىٰ

کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا بھی جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہتا ہے

جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ

ان کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا

ہی ہاتھوں کے کرتوت سے اور (اس پر بھی) وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے اور تم

أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ

لوگ زمین میں (رہ کر) تو خدا کو کسی طرح ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تو تمہارا نہ

اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ

کوئی دوست ہے اور نہ مددگار اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں سے سمندر میں (چلنے والے)

فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

(بادبانی) جہاز ہیں جو گویا پہاڑ ہیں - اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی

رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ

سمندر کی سطح پر کھڑے (کے کھڑے) رہ جائیں بیشک تمام صبر اور شکر کرنیوالوں کے واسطے

---

۵ جب بنی قریظہ بنی نضیر اور بنی قینقاع یہودیوں کے مال غنیمت میں آئے تو بعض تنگ دست صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہم تونگر ہو جاتے تو فقر و فاقہ سے نجات اور لوگوں پر بھی احسان کرتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور فقیری اور تونگری کی مصلحت واضح کر دی گئی ۱۲

ع ۱۰

۵۳ یہ حکم مخصوص گنہگاروں کے لیے ہے ورنہ انبیاء ائمہ معصومین اور مومنوں کے بچوں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ ان کے درجات کے عالی ہونے اور خدا کے تقرب کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں ۱۲

الربع

صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ

ان باتوں (یعنی) میں (خدا کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں یا اگر چاہے تو (انکو) انکے اعمال (بد) کے سبب تباہ کر دے

عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ

اور بہت سے درگزر کرے اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں وہ اچھی طرح

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

سمجھ لیں کہ ان کو کسی طرح (عذاب سے) چھٹکارا نہیں (لوگو) تم کو جو کچھ (مال و متاع) دیا گیا ہے وہ

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ

دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) سازو سامان ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ کہیں بہتر اور

اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾

پائدار ہے (مگر یہ) خاص ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں

وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ

اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ

پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ

آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾

(وہ ایسے ہیں) کہ جب ان پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وہ بس ویسا ہی بدلہ لے لیتے ہیں

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ

اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے اس پر بھی جو شخص معاف کر دے اور

اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

(معاملہ کی) اصلاح کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

سلہ ۵۱ جھگڑا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہر کام کو اپنے ہی تدبیر اور عقل کی طرف منسوب کرتے ہیں اگر ہوا نہ چلے تو [illegible] ۵۲ کبیرہ گناہوں کی تفصیل [illegible] ۵۳ [illegible] اگر کوئی کسی پر زیادتی کرے تو تم بھی بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو آگے نہ بڑھو [illegible] لیکن ہر حال عوض لینے سے درگزر کرنا خدا کو زیادہ پسند ہے ۱۲



وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ

اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ

الزام[1] نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہوگا جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور روئے زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں ان ہی لوگوں کے لیے

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

درد ناک عذاب ہے اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو بیشک یہ بڑے

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

حوصلے کے کام ہیں اور جس کو خدا گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا

وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

کوئی سرپرست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے

يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ

تو کہیں گے کہ بھلا (دنیا میں) پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے؟ اور تم ان کو دیکھو گے کہ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ

دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں (اور) کنکھیوں سے

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

دیکھتے جاتے ہیں اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے گھاٹے میں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا

دیکھو ظلم کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے اور خدا

كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

کے سوا ان کے سرپرست ہی ہوں گے جو ان کی مدد

ع ۵

[1] سبیل کے معنی تو ہیں راہ کے مگر عرب کے محاورات میں ایسے مقامات پر جہاں الزام یا تکلیف یا شکایت مقصود ہو استعارۃً یا بطریق مضاف بولا جاتا ہے اسی بنا پر معنی نے بھی ترجمہ کیا ہے

اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾

کو آئیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کیلئے (ہدایت کی) کوئی راہ نہیں

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا

(لوگو) اس دن کے پہلے جو خدا کی طرف سے آئے گا اور کسی طرح (ٹالے)

مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّ

نہ ٹلے گا اپنے پروردگار کا حکم مان لو (کیونکہ) اس دن نہ تم کو کہیں پناہ کی جگہ ملے گی

مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

اور نہ تو تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑے گا پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسول) ہم نے تم کو کچھ

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ

نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہونچا دینا ہے اور جب ہم انسان

اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان ہی کے ہاتھوں

سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

کی پہلی کرتوتوں کی بدولت کوئی تکلیف پہونچی تو (سب احسان بھول گئے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ

سارے آسمان و زمین کی حکومت خاص خدا ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

(اور) جسے چاہتا ہے (فقط) بیٹیاں لے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے محض بیٹے عطا کرتا ہے

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ

یا ان کو بیٹے بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ

بانجھ بنا دیتا ہے بیشک وہ بڑا واقف کار قادر ہے اور کسی آدمی

لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ

کے لیے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ سے (جیسے داؤد) یا پردہ کے

ف۵ چونکہ لڑکی عموماً پہلے کے بھی اسباب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی تو مومنین کو جو فطرتاً بیٹی ہونے سے عار ہوتا ہے تو خداوند عالم نے اس کا صلہ عطا فرمایا ہے چنانچہ حضرت رسول فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے جو پہلے بیٹی جنے کیونکہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت دوسری جگہ فرمایا ہے بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت یہ بالکل بیان ظاہر ہے اور یہی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ محنت کرنے پڑتا

۱۲-۱۲

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ

پیچھے سے جیسے (موسیٰ) یا کوئی فرشتہ بھیجدے (جیسے محمدؐ) غرض وہ اپنے اختیار سے جو چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے

اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا

بیشک وہ عالی شان حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم کی روح [1] (قرآن) تمہاری طرف

مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

وحی کے ذریعہ بھیجی تم تو نہ کتاب ہی کو جانتے تھے کہ کیا ہے اور نہ ایمان کو

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ

مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتے ہیں

عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

ہدایت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسولؐ) سیدھا ہی رستہ دکھاتے ہو

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

(یعنی) اس خدا کا رستہ کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

اُسی کا ہے سُن رکھو سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہوں گے اور وہی فیصلہ کرے گا

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْاَحْقَافِ مِنْ اَرْسَلْنَا تَمَّ الدُّخَانِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورہ [2] زخرف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی نواسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

حٰم روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ

بنایا ہے تاکہ تم سمجھو اور بیشک یہ (قرآن) اصلی کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہمارے پاس (اور اعلیٰ مرتبہ)

لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ

(اور) یقیناً بڑے رتبہ کی (اور) پر از حکمت ہے بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو

[1] روح کے معنی تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے قرآن یا روح اور پھر روح القدس بعض تو جبرئیل کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور ہمیشہ انبیاء اور اوصیا کے ساتھ رہا کیا اور اب بھی رسول اللہ کے بعد وصی امام آخر الزمان کے ساتھ ہے اور اسی کی تصریح سورۂ قدر میں تنزل الملٰئکة والروح سے کی گئی ہے بہرحال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنی ارسلنا کے ہوں اور پھر یہ خصوصی تخصیص ہے گی یعنی روح القدس سے ہر شخص تو ہدایت پا نہیں سکتا اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی متمتع ہوں اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی رہے گی اور اوحینا کے معنی بھی اپنی حالت پر رہیں شاید اسی سبب سے یہ قول زیادہ لوگوں کا ہے یہ بحث تو روح کے متعلق تھی باقی رہا امر اس کا کوئی ایسا ترجمہ جو صحیح اور مختصر ہو اور اس سے پورا مطلب ادا ہو جائے ہماری زبان میں نہیں ہے اس سبب سے مجبوراً ہم نے حکم ترجمہ کیا ہے حالانکہ اس کا ترجمہ ایسا ہونا چاہیے تھا جو شان تکوین سے بھی عام ہو اب روحا من امرنا کا ترکیب میں جو لطافت ہے وہ بیان ہی نہیں ہو سکتی اسکے لیے ہماری محدود زبان میں الفاظ ہی نہیں مگر بعض حضرات کا من کے معنی سے لینا اور روح کو دوسرا کر لینے حکم سے وحی کی جان ترجمہ کرنا خلط کے مقصود کی روشو دہ ہے اور ترجمہ بھی نہیں ہے ۱۲

[2] اس سورۂ میں قرآن کی حقیقت خدا کی صفتیں سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے حمد توحید کی فطرت حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کی مدح دنیا کی بے وقعتی فرعون کا قصہ بنا اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲

۵ ع ۱۰ ۶

۱۱ صع

ابن صحیفہ مجید (؟)



صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

ہم تم کو نصیحت کرنے سے مونھ موڑ لیں گے (ہرگز نہیں) اور ہم نے اگلے لوگوں میں

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ

بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ

ان لوگوں نے ٹھٹھے نہیں کئے ہوں تو ان سے جو زیادہ زور آور تھے ان کو ہم نے

مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ وَلَئِنْ

ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اگلوں کے افسانے جاری ہو گئے ۵۱ اور (اے رسول) اگر

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ

تو وہ ضرور کہہ دیں گے ۵۲ کہ ان کو بڑے واقف کار زبردست (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

تم لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا اور (پھر) اس میں تمہارے نفع کے لیے راستے بنائے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

تاکہ تم راہ معلوم کرو اور جس نے ایک (مناسب) اندازے کے ساتھ آسمان سے

مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ

پانی برسایا پھر ہم ہی نے اس کے ذریعہ سے مردہ (پڑی) شہر کو زندہ (آباد) کیا اسی طرح

تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ

تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں اور

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲

تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چار پائے (پیدا کئے) جن پر تم سوار ہوتے ہو

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھو اور جب ان پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا

۵۱ یعنی لوگ ان کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بروں کا برائی سے ۱۲

۵۲ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگر یہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت وقدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ اس میں ان کے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۱۲

إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

جب ان پر بیٹھو اور کہو کہ وہ (خدا ہر عیب سے) پاک ہے جس نے اس کو ہمارا

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ

تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس پر قابو پاتے اور ہم کو

رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ

تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے اس کے لیے

جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ

اولاد قرار دی ہے اس میں شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے کیا اس نے

مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا

اپنی مخلوقات میں سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیے ہیں حالانکہ

بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ

جب ان میں کسی شخص کو اس چیز (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی مثال اس نے خدا کے لیے بیان کی ہے تو وہ

مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ

(غصے کے مارے) سیاہ ہو جاتا ہے اور تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے اور

وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ

جھگڑے میں (اچھی طرح) بات تک نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے؟) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو

الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ

کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں بنائی ہیں کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت کھڑے دیکھ رہے تھے

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ

ابھی ان کی شہادت قلمبند کر لی جاتی ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس کی جائے گی اور کہتے ہیں کہ

الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ

اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے ان کو اس کی کچھ خبر ہی نہیں

إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن

یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی

ع ۱۵

سلہ کیونکہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو چارہ نہیں ہے ۱۲

سلہ عورتوں کو عموماً خدا نے ایسا ضعیف القلب اور ضعیف الاعضا بھی پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتیں اسی وجہ سے خدا نے ان کے تمام معاش زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی بڑی ترقیاں کی ہیں علم کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے لگیں اور لوگ انگریزوں کی دیکھا دیکھی اپنی بیویوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں مگر پھر بھی عام مجمعوں میں ہماری عورتیں نہیں تو درکنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی ان سے نہیں بن پڑتا اور ان کے شوہر ہی ان کی نیابت سے جواب دے دیتے ہیں ۱۲

قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ

کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اُسے مضبوط تھامے ہوئے ہیں بلکہ یہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان کے قدم بقدم ٹھیک رستے پر چلے جا رہے ہیں

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ

اور اے رسول! اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا

نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ

طریقہ پر پایا اور ہم یقینی ان کے قدم بقدم چلے جارہے ہیں (اس پر ان کے پیغمبر نے کہا بھی

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ

جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست پر لانے والا دین لیکر آیا ہوں

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا

(تو بھی نہ مانو گے) وہ بولے (کچھ بھی ہو مگر) ہم تو اس دین کو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں، تو ہم نے ان لوگوں

مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ

(تو دیکھو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے)

اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

باپ (آذر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا

مگر اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا تو وہی بہت جلد میری ہدایت کریگا اور اسی کلمہ ایمان

كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ

کو ابراہیم اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بلکہ

مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ

میں ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو فائدہ پہنچاتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس (دین) حق اور

ع ۱۰ | ۸

النصف

رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا

صاف صاف بیان کرنیوالا رسول آ پہنچا۔ اور جب ان کے پاس (دین) حق آ ہی گیا تو کہنے لگے یہ تو

سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا

جادو ہے اور ہم تو ہرگز اس کے ماننے والے نہیں اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ وطائف) میں سے ؎

الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ

کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت

يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ

کو (اپنے طور پر) بانٹتے ہیں۔ ہم نے تو ان کے درمیان ان کی روزی دنیاوی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے

دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ

ہیں تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال متاع) یہ لوگ

رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ

جمع کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کی رحمت (پیغمبر) اس سے کہیں بہتر ہے اور اگر ؎ یہ بات نہ ہوتی کہ

أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ

(آخر) سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیے جو خدا سے انکار کرتے ہیں

سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَ

ان کے گھروں کی چھتیں اور وہ سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اور اترتے) ہیں اور

لِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ

ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جن پر تکیے لگاتے ہیں چاندی اور سونے کی بنا دیتے

وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

یہ سب (ساز و سامان) تو بس دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے) اور

الْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾ وَمَن يَعْشُ عَن

آخرت کا سامان تو تمہارے پروردگار کے ہاں خاص پرہیزگاروں کیلئے ہے اور جو شخص

؎ ۵۱ حجاز میں حضور رسول کی بعثت کے وقت بھی دو بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز متمول اور سرداری میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے اور اب بھی شہر والے ان کو ایسا ہی سمجھتے ہیں اور وہ اسی پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے ۱۲

؎ ۵۲ اس آیت سے دنیاوی ساز و سامان کے بے حقیقتی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں بلکہ اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا اور ان کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا مگر اس مصلحت سے کہ سب لوگ فارغ البالی کو خدا کی خوشنودی سمجھ لیں ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ یہ غنی ہر [illegible] ہوتا تو دنیا کا انتظام [illegible] دنیاوی سامان کی وقعت تو [illegible] احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی فکر سے غافل ہیں ورنہ اگر اس کی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے انبیاء اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا ۱۲

ع ۱۰

ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ

خدا کی یاد سے اندھا بنتا ہے ہم (گویا خود) اسکے واسطے شیطان مقرر کردیتے ہیں تو وہی اُس کا

قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ

(ہر دم کا) ساتھی ہے۔ اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو (خدا کی) راہ سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا

وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہ راست پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب (قیامت میں) ہمارے پاس آئیگا

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا غرض

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ

(شیطان بھی) کیا ہی برا رفیق ہے۔ اور جب تم نافرمانیاں کر چکے تو (شیاطین کے ساتھ) تمھارا عذاب میں شریک ہونا

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ

بھی آج تم کو (عذاب کی کمی میں) کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ تو (اے رسول) کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو۔ یا

تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

اندھے کو اور اُس شخص کو جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں)

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ

تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو بھی ہم کو اُن سے بدلہ لینا ضرور ہے یا

نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

(تمھاری زندگی ہی میں) جس عذاب کا ہم نے اُن سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں ہم تو اُن پر ہر طرح قابو

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ

رکھتے ہیں تو تمھارے پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تم اُسے مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ

راہ پر ہو۔ اور یہ (قرآن) تمھارے لئے اور تمھاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں سے

تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

(دھمکی) باز پرس کی جائے گی اور ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں اُن سب سے دریافت کر دیکھو

ف۱ اسی وجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے ۱۲

ف۲ انسانی فطرت کا مقتضا ہے کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی اسی کو کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد یعنی ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں شریک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہوگا یعنی ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہوگا کہ خود بدحواس ہوں گے دوسرے کو کیا دیکھیں گے ۱۲

ف۳ علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا یہ آیت علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لینگے دیکھو در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر و تفسیر طبرسی جلد ۹ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ طہران

ف۴ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے صحابہ کے [illegible] پر لوگوں کی سرزنش کر رہے تھے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فاما نذھبن الایۃ اسکے بعد قل رب الایۃ نازل ہوئی فاستمسک بالذی اوحی الیک فی امر علی انک علی صراط مستقیم الایۃ وسوف تسئلون عن علی بن ابیطالب نازل ہوئی ترجمہ علی کے بارے میں جو وحی تمھارے پاس بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو (اس پر عمل کرو) الخ اور عنقریب تم لوگوں سے علی بن ابی طالب کے بارے میں باز پرس کی جائیگی۔ دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی ۱۲

ف۵ ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھیے کہ وہ لوگ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے جب ان پیغمبروں سے پوچھا تو اُن لوگوں نے جواب دیا کہ آپ کی رسالت اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر بھیجے گئے دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد ۲ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ طہران ۱۲

رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

کیا ہم نے خدا کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ اُن کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

نے یقیناً موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا

فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

تو موسیٰ نے کہا کہ میں سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں۔ تو جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری

بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ

معجزے لیکر آئے تو وہ لوگ اُن معجزوں کی ہنسی اُڑانے لگے۔ اور ہم جو معجزہ اُن کو

اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھکر ہوتا تھا اور آخر ہم نے اُن کو عذاب میں گرفتار کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا

تاکہ یہ لوگ باز آئیں اور (جب عذاب میں گرفتار ہوئے تو (موسیٰ سے) کہنے لگے۔ اے جادوگر اپنے

رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا

مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے ہمارے واسطے دعا کر (اگر ابکی چھوٹے) تو ہم ضرور راہ پر آجائینگے

كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى

پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ فوراً (اپنا) عہد توڑ بیٹھے۔ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ

اپنے لوگوں میں پکار کر کہا ﷲ اے میری قوم کیا (یہ) ملک مصر ہمارا نہیں

مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا

اور (کیا) یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہ رہی ہیں (ہماری نہیں) تو کیا تم کو

تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ

اتنا بھی نہیں سوجھتا یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے

مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ

اور (ہکلے پن کی وجہ سے) صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہت بہتر ہوں (اگر یہ بہتر ہے) تو اسکے لیے

ع ۱۰

حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ

ك اسکی تفصیل سورۂ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲

ك جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو اسے خیال ہوا کہ ایسا نہو کہیں یہ لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسیٰ کے طرفدار ہو جائیں تو ایک ٹیلہ پر چڑھا اور تمام قبطیوں کو جمع کر کے بآواز بلند یہ کہنا شروع کیا ۱۲

أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿۵۳﴾

سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اُتارے گئے۔ یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے لہ

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

غرض فرعون نے (باتیں بنا کر) اپنی قوم کی عقل مار دی۔ اور وہ لوگ اس کے تابعدار بن گئے۔ بیشک وہ لوگ

فَاسِقِينَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

بدکار تھے ہی۔ غرض جب ان لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی اُن سے بدلہ لیا۔ تو ہم نے اُن

أَجْمَعِينَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿۵۶﴾

سب (کے سب) کو ڈبو دیا پھر ہم نے اُن کو گیا گزرا۔ اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

اور (اے رسول) جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال بیان کی گئی تو اُس سے تمہاری قوم کے لوگ

يَصِدُّونَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ

کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔ اور بول اُٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ) ان لوگوں نے جو عیسیٰ

لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿۵۸﴾ إِنْ

کی مثال تم سے بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو۔ بلکہ (حق تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو عیسیٰ تو بس

هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا

ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیئے) اور اُن کو ہم نے بنی اسرائیل کیلئے

لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً

(اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے

فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿۶۰﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے۔ اور وہ تو یقیناً قیامت کی ایک روشن دلیل ہے سے

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾

تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا رستہ ہے۔ اور

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۲﴾

(کہیں) شیطان تم لوگوں کو (اس سے) روک نہ دے۔ وہ یقیناً تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے

ع ۵ / ۱۱ / ۱۱

لہ چونکہ حضرت موسیٰ و ہارون بالوں کا جبّہ پہنے ہاتھ میں چھڑی لیے فقیری بھیس میں فرعون کے دربار میں آئے تھے اور اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو تیری سلطنت باقی رہے گی ان کا نہ تو کوئی اور ظاہری سامان کچھ بھی نہیں کیونکہ اُس وقت اور اب بھی سلاطین کا قاعدہ ہے کہ سونے اور قیمتی جواہرات کو برابر استعمال کرتے ہیں۔ اسوجہ سے فرعون نے حضرت کے لیے یہ کہا تھا ۱۲

سے اگرچہ حضرت رسول بتوں کی مذمت کیا کرتے تھے مگر جب یہ آیہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم (تم اور جن چیزوں کی تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن ہو گے) نازل ہوا تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غصہ میں عبداللہ بن زبعری کو حضرت کے مقابلہ میں لائے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو فرشتوں عیسیٰ اور عزیر کا بھی جہنمی ہونا لازم آیا کیونکہ انکو بھی لوگ پوجتے ہیں یہ سنکر آپ اس کی نادانی پر چپ رہے تو وہ بولا میں جیت گیا اور اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے حالانکہ اس کو اتنی بھی سمجھ نہ تھی کہ خدا نے لفظ ما استعمال کیا ہے جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بت داخل ہیں تو یہاں اگر ان کی تعبیر من ہوتا تو البتہ حضرت عیسیٰ وغیرہ بھی داخل ہوتے غرض وہ لوگ تو ہنستے رہے اور حضرت نے جناب امیر کو مخاطب کر کے فرمایا علی تمہاری مثال عیسیٰ کی سی ہے کہ کچھ لوگ تو انکی دوستی میں گمراہ ہوئے اور کچھ انکی دشمنی میں یہ سنکر منافقین کہنے لگے آپ کو بھی عیسیٰ کے سوا کوئی دوسری مثال ہی نہیں ملتی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اسکی مؤید وہ روایت ہے جو کہ امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں ابوہریرہ سے اور علامہ ابن حجر نے بھی صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے ۱۲

سے ابن مغازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی وان علیا لعلم للساعۃ (بیشک علی قیامت کی ایک روشن دلیل ہے) اور علامہ ابن حجر نے صواعق میں اور سیوطی نے درمنثور میں روایت کی ہے۔ یہ آیت امام آخر الزماں کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

منزل ٦

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

اور جب عیسیٰ واضح درد شن معجزے لیکر آئے تو (لوگوں سے) کہا میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لیکر آیا ہوں

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے۔ تم کو صاف صاف بتا دوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

تو تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور میرا کہنا مانو۔ بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

تو اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تو ان میں سے کئی فرقے

الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

(ان سے) اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے ظلم کیا اُن پر

مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

دردناک دن کے عذاب سے افسوس ہے کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾

بیٹھے ہیں۔ کہ اچانک ہی ان پر آجائے۔ اور اُن کو خبر تک نہ ہو

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

(دلی) دوست اُس دن (باہم) ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار[۱]

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ

(کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا اُن سے کہے گا) اے میرے بندو آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے

اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

اور نہ تم غمگین ہوگے۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے۔ اور (ہمارے) فرمانبردار

مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

تھے۔ تو تم اپنی بی بیوں سمیت اعزاز و اکرام سے بہشت میں

تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ

داخل ہو جاؤ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا

حضرت عیسیٰ کی ہدایت

قیامت میں مؤمنین کی حالت

ع ٦ ١١ ١٢

[۱] کیونکہ ان کی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی وہ زائل ہونے والی چیز نہیں اور کفار کی دوستی تو دنیا کے اسباب سے تھی پھر اب کہاں اور کیونکر باقی رہے ۱۲

وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

اور چلے گا۔ اور وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت اُٹھائیں (سب موجود ہے)

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا

اور تم اُس میں ہمیشہ رہوگے۔ اور یہ جنت جس کے تم وارث (حصہ دار) کردیے گئے ہو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا

تمھاری کارگزاریوں کا صلہ ہے وہاں تمھارے واسطے بہت سے میوے ہیں

تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ

جن کو تم کھاؤ گے گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب میں

خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾

ہمیشہ رہیں گے جو اُن سے کبھی ناغہ نہ کیا جائے گا۔ اور وہ اسی عذاب میں نا امید ہوکر رہیں گے

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا

اور ہم نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہے۔ اور (جہنمی) پکاریں گے

يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾

کہ اے مالک (داروغہ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمھارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے وہ جواب دیگا کہ تم کو اسی حال میں رہنا ہے

لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾

(اے کفار مکہ) ہم تو تمھارے پاس حق لے کر آئے ہیں مگر تم میں سے بہتیرے حق (بات) سے چڑھتے ہیں

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا

کیا اُن لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے ہم نے بھی (کچھ ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ کچھ سمجھتے ہیں کہ

لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

ہم اُن کے بھید اور اُن کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے اُن کے پاس (ہیں اور) اُن کی سب

يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا

باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے (اُس کی)

أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

عبادت کو تیار ہوں۔ یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں، سارے آسمان و زمین کا مالک

ف۱ وارث کے معنی تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شاید اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ حضرت آدم کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا تو ان کی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض ہوئی حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے ؎ من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود۔ آدم آورد دریں دیر خراب آبادم ۔۱۲

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ

عرش کا مالک (خدا) اُس سے پاک پاکیزہ ہے۔ تو تم اُنہیں چھوڑ دو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي

کہ بڑے بک بک کرتے اور کھیلتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس دن کا ان سے

يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَ

وعدہ کیا جاتا ہے اُن کے سامنے آموجود ہو اور آسمان میں بھی اُسی کی عبادت کیجاتی ہے اور

فِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾

(وہی) زمین میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقف کار حکمت والا ہے

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور وہی بہت بابرکت ہے جس کے لیے سارے آسمان و زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ

اور ان دونوں کے درمیان کی حکومت ہے اور قیامت کی خبر بھی اوسی کو ہے اور تم لوگ

تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ

اوسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور خدا کے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں

مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ

وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر (ہاں) جو لوگ بجھ بوجھ کر حق بات (توحید) کی گواہی

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ

دیں تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھوگے کہ اون کو کس نے پیدا کیا

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ

تو ضرور کہہ دینگے اللہ نے پھر (باوجود اسکے) یہ کہاں بہکے جارہے ہیں۔ اور (اسی کو) رسول کے اس قول کا

يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾

بھی علم ہے کہ پروردگارا یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

تو تم ان سے منہ پھیر لو اور کہہ دو کہ تم کو سلام۔ تو ان کو عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہوجائے گا

سورۃ الدخان نزلت بمکۃ الا قولہ انا کاشفوا العذاب | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثم الجاثیۃ وھی سبع وتسع وخمسون آیۃ

سورہ دخان مکہ میں نازل ہوا | شروع اللہ کا نام لے کر (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں انسٹھ آیتیں ہیں

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حم واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا

بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے۔ اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر کے) کام فیصل کیے جاتے ہیں

مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر (بیشک) ہم ہی (پیغمبروں کے) بھیجنے والے ہیں یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وہ بیشک بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ سارے آسمان و زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے (تو کرو) اس کے سوا کوئی معبود نہیں

يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ

وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک ہے۔ لیکن یہ لوگ تو

فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ

شک میں پڑے کھیل رہے ہیں تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا

صاف بظاہر دھواں نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دردناک عذاب ہے (کفار بھی گھبرا کر کہیں گے) کہ پروردگار

اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم ایمان لاتے ہیں (اس وقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی

وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا

جب ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو صاف صاف بیان کر دینے تھے اس پر بھی ان لوگوں نے ان سے منہ پھیرا اور کہنے لگے

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (اچھا تھیرو) ہم تو تھوڑے دن کیلئے عذاب کو ٹال دیتے ہیں (مگر ہم جانتے ہیں)

منزل ۶

ربع ۱۲

۵۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر قیامت کے آثار حضرت موسیٰ کا تذکرہ آسمانی مجرموں کی حالت دوزخ کا نقشہ جہنم کی حالت بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

۵۲ اس کے معنی احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شب قدر میں ہوگیا اور یہ دنیا تو تھا حسب ضرورت حضرت پر نازل ہوتا رہا دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا تو شب قدر تھی اس میں بھی اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی شب ہے مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی ستائیسویں شب ہے واللہ اعلم ۱۲

۵۳ یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ عدن میں آگ ظاہر ہوگی اور اس کا دھواں تمام عالم میں پھیل جائے گا اور چالیس روز تک کفار و منافقین کو تکلیف میں رکھے گا ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضا سے دھواں نکلے گا اور ان کے سر بھنے ہوئے معلوم ہوں گے مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہوگی ۱۲

وقف لازم

عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی ۚ

تم ضرور پھر کفر کرو گے ۔ ہم بیشک (اُن سے) پورا بدلہ تو بس اُس دن لیں گے جس دن سخت

اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ

پکڑ پکڑیں گے ۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمایش کی اور اُن کے پاس

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ

ایک عالی قدر پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے

اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی

کردو ۔ میں (خدا کی طرف سے) تمہارا ایک امانت[۵] دار پیغمبر ہوں ۔ اور خدا کے سامنے سرکشی

اللّٰهِ ؕ اِنِّیْٓ اٰتِیْکُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّیْ عُذْتُ

نہ کرو میں تمہارے پاس ایک واضح و روشن دلیل لیکر آیا ہوں ۔ اور اس بات سے کہ

بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا

تم مجھے سنگسار کرو ۔ میں اپنے اور تمہارے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے

لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ

تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ ۔ (مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ تو بڑے شریر

مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

لوگ ہیں ۔ تو خدا نے حکم دیا کہ تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور کیا جائیگا

وَاتْرُکِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ کَمْ

اور دریا کو اپنی حالت پر ٹھہرا ہوا چھوڑ (کر پار ہو) جاؤ (تمہارے بعد) اُن کا سارا لشکر ڈبو دیا جائیگا ۔ وہ لوگ

تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ

(خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور نفیس مکانات

کَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا فٰکِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ کَذٰلِکَ ۫ وَ

اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے ۔ یوں ہی ہوا ۔ اور

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ

ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنا دیا ۔ تو ان لوگوں پر آسمان و زمین کو بھی رونا نہ آیا

الثلثة

۵ یعنی خدا کا جو حکم میرے پاس آتا ہے میں اس کو بلا کم و کاست تم لوگوں تک پہونچا دیتا ہوں ۱۲

۵۵ اس آیت کی تفسیر میں صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اُس کا سرخ ہو جانا ہے اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گذر ہوا جب آپ حسین کی جگہ پہونچے تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ یہی ہمارے خون بہانے کی جگہ ہے رسول کے اہلبیت میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے جن پر آسمان بھی روئیگا اور زمین بھی ۱۲

الْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا
نہ آیا اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو

بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِن فِرْعَوْنَ
ذلت کے عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی

إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ
وہ بے شک سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو

عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ
سمجھ بوجھ کر سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا اور ہم نے اُن کو ایسی نشانیاں دی تھیں

مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾
جن میں (اُن کی) صریحی آزمائش تھی یہ (کفار مکہ) (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ

إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾
ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر ہم دوبارہ (زندہ کرکے) اُٹھائے نہ جائینگے

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ
تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے آؤ بھلا یہ لوگ

أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ
(قوت میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہم نے ان کو

كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
ہلاک کر دیا (کیونکہ) وہ ضرور گنہگار تھے اور ہم نے سارے آسمان و زمین اور جو چیزیں

وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ
ان دونوں کے درمیان ہیں، اُن کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا ان دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ
مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے بیشک فیصلہ (قیامت) کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے)

أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا
کا مقرر وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آسکے گا اور

ع ۱ ۲۹ ۱۴ الثلثۃ

۵ یہ حضرت رسول کی بعثت کے ایک ہزار چالیس برس قبل یمن کا بادشاہ تھا اس کا نام اسعد بن ملکیکرب اور کنیت ابوکرب تھی اور چونکہ اسکے پاس بہت کثرت سے لشکر اور خدم تھے اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے اس نے سمرقند کو برباد کرکے دوبارہ آباد کیا تھا یہ پہلے آتش پرست تھا مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے مدینہ میں اسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی لیکن بنی قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے پیغمبری کر اُس کو سمجھایا کہ پیغمبر آخرالزماں کے ہجرت کی جگہ ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا راستہ ہی میں کچھ لوگوں نے اس کو خانہ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اُس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں مگر علماء یہود نے منع کیا اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا کہ سب سے پہلی دفعہ خانہ کعبہ پر اُسی نے پوشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کئے اُس نے ایک عریضہ شامول یہودی کے پاس حضرت رسول کے نام سے لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر تجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جس سے ملاقات ہو پہنچا دے اسی خط کو ابوایوب انصاری نے جو شامول کی اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا واللہ اعلم ۱۲

وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ

نہ اُن کی مدد کی جائے گی مگر جس پر خدا رحم فرمائے بےشک (وہ خدا) سب پر

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ

غالب بڑا رحم والا ہے (آخرت میں) تھوہڑ کا درخت ضرور گنہگار کا

الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۛ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح اوبال کھائے گا جیسے کھولتا ہوا

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

پانی اوبال کھاتا ہے (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ میں لیجاؤ پھر

صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ

اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو (پھر اُس سے طعناً کہا جائے گا) اب مزا چکھ

أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ

بیشک تو تو بڑی عزت والا سردار ہے یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾

شک کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی)

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ریشم کی (کبھی) باریک اور کبھی دبیز

إِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ

پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی

عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا

حوروں سے ان کے جوڑے لگا دیں گے وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوا (کر کھا) ئیں گے وہاں

يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَ

پہلی دفعہ کی موت کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی نہ پڑے گی اور

وَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ

خدا اُن کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (یہ) تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو

ع ۱۳ ۲ ۱۵ ۱۴ عند المتاخرین

جہنم کی حالت

جنت کی کیفیت



هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اُس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لئے) آسان کر دیا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَغْفِرُ فِي اٰيَةٍ فِي الْاَحْقَافِ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورہ [1] جاثیہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سینتیس ۳۷ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

حم یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَ

بیشک آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور

فِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

تمہاری پیدائش میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (اُنمیں بھی) یقین کرنیوالوں

يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ

کے واسطے بہت سی نشانیاں ہیں اور رات دن کے آنے جانے میں اور خدا نے

اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (یعنی پانی) نازل فرمایا پھر اُس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

بعد زندہ کیا (اُسمیں) اور ہواؤں کے پھیر بدل میں عقلمند لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ج فَبِاَيِّ

یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو ہم ٹھیک (ٹھیک) تمہارے سامنے پڑھتے ہیں تو

حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

خدا اور اُس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے نہ سمجھ

ع ۳ ۱۷ ۱۶

[1] اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا خدا کی قدرتیں کفار سے قطع نظر کرو بنی اسرائیل کی حالت حضرت رسالتمآب کی نبوت کا خیال اور اس کی رد۔ قیامت کا منظر جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔



اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ

گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں اُسکے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور وہ سنتا بھی ہے پھر

يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

غرور سے (کفر پر) اُڑا رہتا ہے گویا اُسنے اُن (آیتوں) کو سُنا ہی نہیں تو (اے رسول) تم اسے دردناک

اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ

عذاب کی خوشخبری دے دو اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت پر واقف ہو جاتا ہے تو اُسکی ہنسی اُڑاتا ہے

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ ۭ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ

ایسی ہی لوگوں کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جہنم تو اُن کے پیچھے ہی

جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا

(دیکھو) ہے اور جو کچھ وہ اعمال کرتے رہے نہ تو وہی اُن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ جن کو اُنھوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا

خدا کو چھوڑ کر (اپنے) سرپرست بنائے تھے اور اُن کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے یہ (قرآن)

هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اُن کے لئے سخت قسم کا

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ

دردناک عذاب ہوگا خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمھارے قابو میں کر دیا تاکہ اُسکے حکم سے

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ اُس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش کرو اور تاکہ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

تم شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے

الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

تمھارے کام میں لگا دیا ہے جو لوگ غور کرتے ہیں اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی)

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ

بہت سی نشانیاں ہیں (اے رسول) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو جزا کے لئے مقرر ہیں)

ع ۱۱

لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ

جو شخص نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لئے اور بُرا کام کرے گا تو اُس کا وبال اسی پر ہوگا پھر (آخر)

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت)

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ

اور حکومت اور نبوت عطا کی اور اُنھیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور

فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ

اُن کو سارے جہان پر فضیلت[۵۱] دی اور اُن کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت کیں

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ

تو اُن لوگوں نے علم آچکنے کے بعد بس آپس کی ضد میں ایک دوسرے سے

بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

اختلاف کیا یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ

پروردگار اُن میں فیصلہ کردے گا پھر (اے رسول) ہم نے تم کو دین کے کھلے رستہ

الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

پر قائم کردیا ہے تو اسی (رستہ) پر چلے جاؤ اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور ظالم لوگ ایک

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

دوسرے کے مددگار ہیں اور خدا تو پرہیزگاروں کا مددگار ہے

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ

یہ (قرآن) لوگوں (کی ہدایت) کیلئے دلیلوں کا مجموعہ ہے اور یقین کرنیوالے لوگوں کے لئے (از سرتاپا)

[۵۱] عالمین عالم کی جمع ہے اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں اسی بنا پر اس کی جمع بنائی گئی اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے یہ نہیں کہ ابتدائے عالم سے قیامت تک سب سے افضل ہوں ۱۲



يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

ہدایت و رحمت ہے جو لوگ برے کام کیا کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کہ ہم ان کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

بھی کرتے رہے اور ان سب کا جینا مرنا ایک سا ہوگا یہ لوگ کیا بُرے

يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

حکم لگاتے ہیں اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور تاکہ ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور اُن پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائیگا

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ

بھلا تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو معبود[له] بنا رکھا ہے اور (اُسکی حالت) سمجھ بوجھ کر

عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ

خدا نے اُسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اُسکے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیگا) اور

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ

اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے پھر خدا کے بعد اُس کی ہدایت کون کر

اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا

سکتا ہے۔ تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) غور نہیں کرتے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو

الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ

بس دنیا ہی کی ہے (یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ ہی (جلاتا) مارتا ہے

وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾

اور ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں۔ یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کی کٹ حجتی بس یہی

ع ۲ ۱۰ ۱۸

[له] کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ چند روز ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسرا بت نظر پڑا تو پہلے کو چھوڑ اسکو پوجنے لگے اس کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے ہیں ۱۱

دہریوں کا اعتقاد اور اس کی رد

إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر) لے تو آؤ

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ

(اے رسول) تم کہدو کہ خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

نہیں جانتے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خاص خدا ہی کی ہے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٧﴾

اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل بڑے گھاٹے میں رہیں گے

وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ

اور (اے رسول) تم ہر اُمت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی اور ہر اُمت اپنے نامہ

كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ هَٰذَا

اعمال کی طرف بلائی جائے گی جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج تم کو اُس کا بدلہ دیا جائے گا یہ

كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہی ہے جو کچھ بھی

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تم کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام

الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَٰلِكَ

کئے۔ تو ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت (سے بہشت) میں داخل کرے گا یہی تو

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَ

صریحی کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا (اُن سے کہا جائے گا)

أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ

تو کیا تمہارے سامنے ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبر کیا

ع ۳ ۵ ۱۹

اہلِ ماہ



وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٣١ وَإِذَا قِيْلَ إِنَّ وَعْدَ

اور تم لوگ تو گنہگار ہو گئے اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا

سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ شبہ نہیں تو تم کہتے تھے کہ

نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم تو

بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝٣٢ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

(اس کا) یقین نہیں رکھتے اور اُن کے کرتوتوں کی برائیاں اُس پر ظاہر ہو جائیں گی

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٣ وَقِيْلَ

اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے اُنھیں (ہر طرف سے) گھیرے گا اور (اُن سے) کہا جائیگا

الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۤءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ

کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اسی طرح آج ہم تم کو اپنی رحمت سے عمداً بھلا دینگے سلہ

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٤ ذٰلِكُمْ

اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ اس سبب سے

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

کہ تم لوگوں نے خدا کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا غرض یہ لوگ نہ تو آج سے نکالے جائیں گے

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٣٥ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

اور نہ ان کو اسکا موقع دیا جائیگا کہ (توبہ کر کے خدا کو) راضی کر لیں پس سب تعریف خدا ہی کیلئے سزاوار ہے جو سارے آسمان

وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٦ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۤءُ

کا مالک اور زمین کا مالک (غرض) سارے جہان کا مالک ہے اور سارے آسمان و زمین

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣٧

میں اُسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے



سلہ ہم اس کا مطلب اس کے قبل تفصیلاً بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خدا اُن کی طرف توجہ نہ کرے گا اور اُن کی حالت پر چھوڑ دے گا ۱۲۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ اِلَّا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الْاٰيَةَ وَالَّا وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ الثَّلٰثَ اٰيَاتٍ ثُمَّ الَّذِيْ هِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ احقاف قل ارایتم ان کان. فاصبر کما صبر. ووصینا الانسان۔ تین آیتوں کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اُس کی پینتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢

حٰم (یہ) کتاب غالب (و) حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا

ہم نے تو سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی سے

بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ

ایک خاص وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝٣ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

جاتے ہیں۔ اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں (اے رسول) تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

کیا تم نے اُن کو دیکھا ہے۔ مجھے بھی تو دکھاؤ کہ اُن لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ

یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کی شرکت ہے۔ تو اگر تم سچے ہو تو اس سے

مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے

صٰدِقِيْنَ ۝٤ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ

پیش کرو اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا

دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ایسے شخص کو پکارے جو اُسے قیامت تک جواب ہی نہ دے

ف۱ اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا۔ بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت رسالت کا استدلال عبد اللہ بن سلام کا ایمان کفار عرب کی گفتگو امام حسین علیہ السلام کی مدح ایک کافر کی مذمت۔ عاق ہونے کا حکم۔ قوم عاد کا قصہ پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ف۲ یعنی تم خوب اچھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے اگر نہیں ہے تو پھر اُن کی پرستش کیا کرتے ہو ۱۲

ف۳ کیونکہ وہ تو پتھر ہیں اُن میں جواب دینے کی صلاحیت بھی نہیں ہے وہ کیا جواب دیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ

اور وہ ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو اور جب لوگ (قیامت میں) جمع

النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

کیے جائیں گے تو وہ (معبود) ان کے دشمن [1] ہوجائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار

كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

کریں گے اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ

لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں۔ جب اُن کے پاس آچکا تو کہتے ہیں یہ تو صریحی

مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

جادو ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو خود گڑھ لیا ہے تو (اے رسول) تم کہدو کہ اگر میں

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ط هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

اس کو (اپنے جی سے) گڑھ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ بھی کام [2] نہ آؤگے۔ جو جو باتیں

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ط كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ط

تم لوگ اسکے بارے میں کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ

اور وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ میں کوئی نیا [3] رسول تو آیا نہیں

الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ط اِنْ

ہوں اور میں [4] کچھ نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا)

اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾

میں تو بس اُسی کا پابند ہوں جو میرے پاس وحی آتی ہے۔ اور میں تو بس علانیہ ڈرانیوالا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم اُس سے انکار کر بیٹھے

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ [5] اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا

---

[1] یہ بتوں کے واسطے نہیں ہے بلکہ خدا کے سوا اور جن جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غلبہ ہے اس وجہ سے کل پر حکم کو لگایا یا یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند عالم بتوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے اور وہ بھی اعضا کی طرح اُن کے خلاف گواہی دیں ۱۲

[2] یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گڑھ لیا ہے اور پھر خدائی کلام ہونے کا مدعی ہوں تو اس افترا کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تم بچا نہیں سکتے اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو میرے پیچھے کیا پڑے ہو ۱۲

[3] مجھ سے قبل بھی تو بہت سے رسول آچکے آخر جس چیز کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں یعنی توحید پھر کیوں انکار کرتے ہو ۱۲

[4] کفار مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہوئیں تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کرکے ایک ایسی جگہ پہونچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپ نے اپنے اصحاب سے اس کا ذکر کر دیا تھا اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں سے نجات ملے گی چنانچہ جب اصحاب جلدی کرنے لگے اور ہجرت کا تقاضا شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[5] یہ اشارہ عبداللہ بن سلام کی طرف ہے جن کا قصہ مذکور ہو چکا ہے ۱۲

فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اور ایمان بھی لے آیا۔ اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو

الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

منزل مقصود تک نہیں پہونچاتا۔ اور کافر لوگ مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ

کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب قرآن کے ذریعے

فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهِ

ان کو ہدایت نہ ہوئی تو اب بھی کہیں گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے اور اسکے قبل

كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ

موسیٰ کی کتاب پیشوا اور (سراسر) رحمت تھی اور یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی زبان

لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ

میں (اُس کی) تصدیق کرتی ہے تاکہ (اس کے ذریعہ سے) ظالموں کو ڈرائے اور نیکوکاروں

لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

کے لیے (ازسرتاپا) خوشخبری ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر

اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

وہ اس پر قائم رہے تو (قیامت میں) اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً

یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اُس میں رہینگے (یہ) اُس کا صلہ ہے جو یہ لوگ

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

(دنیا میں) کیا کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے

إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ

کا حکم دیا (کیونکہ) اُس کی ماں نے رنج ہی کی حالت میں اُس کو پیٹ میں رکھا اور رنج ہی سے اُسکو جنا

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

اور اُس کا پیٹ میں رہنا اور اُس کی دودھ بڑھائی کے تیس ۳ مہینے ہوئے یہاں تک کہ جب اپنے

ع ۱ / ۱۰ / ۱

عبداللہ بن سلام کا ایمان — پیغمبر سے سوال

سلہ یہ عبداللہ بن سلام کا ذکر ہے ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت بڑے عالم تھے اور یہودیوں کے پیرو سرتاج اور حضرت کی نبوت کی پیشین گوئیاں توریت میں دیکھے ہوئے جب آپ کی خبر معلوم ہوئی تو آکر کہنے لگے میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپ نے درست جوابات دیے تو آپ سچے پیغمبر ہیں سلہ قیامت کے آنے کی پہلی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لے جائے گی سلہ بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملے گی آپ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی سلہ لڑکے بعض باپ سے کیوں مشابہ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکلی تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہوگا یہ سنکر وہ فوراً ایمان لائے۔ مگر ان کے ایمان لانے پر یہود خود ان کو بھی بُرا کہنے لگے ایمان کیا لاتے ۱۲ سلہ یہ بنو عامر غطفان اسد اور اشجع عرب کے قبیلوں کے قول کی حکایت ہے جو جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار قبیلوں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے ۱۲ سلہ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی ہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونیوالا بچہ حضرت یحییٰ اور امام حسین علیہما السلام کے سوا کوئی دوسرا زندہ نہیں رہا اگر

یعنی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس بچتے ہیں ۱۲ -

أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي

پوری جوانی کو پہونچتا اور چالیس برس (کے سن) کو پہونچتا ہے تو (خدا سے) عرض کرتا ہے پروردگارا

أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ

تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں۔ میں اُن احسانوں کا

وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ

شکریہ ادا کروں اور (یہ بھی توفیق دے) کہ میں ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لیے

لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ

میری اولاد میں صلاح و تقوی پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً

الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

فرمانبرداروں میں ہوں سلہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول

أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي

فرمائیں گے اور بہشت (کے جانے) والوں میں ہم اُن کے گناہوں سے

أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا

درگزر کریں گے (یہ وہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا

جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تمہارا بُرا ہو

أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ

تم کیا مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں دوبارا (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے

قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ

گزر چکے (اور کوئی پھر زندہ نہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ تجھ پر وائے ہو ایمان لا خدا کا وعدہ

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

ضرور سچا ہے تو وہ بول اُٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ

یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور آدمیوں کی (دوسری) اُمتیں جو ان سے پہلے گزر چکی

امام حسین کی مدح

سلہ اگرچہ مفسرین اہلسنت میں سے کسی کی تصریح نظر قاصر سے نہیں گذری مگر تفسیر اہلبیت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت ووصینا سے مسلمین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور واقعی جو حالات ابتدائے حمل سے آخر عمر تک امام حسین کے تھے ان سے پوری مطابقت بھی ہوئی ہے اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان صفات کا مستحق حضرت کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا ۱۲

ایسے کافر کی مذمت

منزل ۹

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ

ہیں اُن ہی کے شمول میں ان پر بھی عذاب کا وعدہ متحقق ہو چکا ہے یہ لوگ بیشک گھاٹا

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

اُٹھانے والے تھے اور لوگوں نے جیسے کام کیے ہوں گے اُسی کے مطابق سب درجے ہونگے

وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ

اور یہ اسلیے کہ خدا اُن کے اعمال کا اُن کو پورا پورا بدلا دے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے اور جس دن

يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ

کفار جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم تو اپنی دُنیا کی زندگی میں

طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

اپنے مزے اُڑا چکے اور اُس میں خوب چین کر چکے

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

تو آج تم پر ذلت کا عذاب کیا جائے گا اس سبب کہ تم اپنے زمین

تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

میں اکڑا کرتے تھے اور اس سبب کہ تم بدکاریاں

تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ

کرتے تھے اور (اے رسول) تم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو جب اُنھوں نے اپنی قوم کو

بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

(سرزمین) احقاف ف میں ڈرایا اور نبی اُن کے پہلے اور اُن کے بعد بھی بہت

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

سے ڈرانے والے پیغمبر گزر چکے تھے (اور ہود نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت کرو کیونکہ میں تمہارے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ

ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اسلیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

تو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اسے لے آؤ ہود نے کہا

ع ۲ ۱۰ ۲

ف احقاف حقف کی جمع ہے اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں یہ ریگستان جہاں حضرت ہود کی قوم عاد بستی تھی ملک یمن حضرموت کے قریب دریائے عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام مغیث تھا یہاں کے اکثر لوگ خیموں میں رہتے تھے حضرت ہود نے ہر چند اُن کی فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا آخر جو ان کا رئیس تھا اور ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی فہمائش کی مگر بے سود ہوا آخر قحط ہوا اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا اس پر بھی جب انہوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی اُمید میں اُسکے نیچے جمع ہو گئے پھر اُس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں اور اُن کو اور اُن کے خیموں اور اُن کے جانوروں کو آسمان زمین کے درمیان اس طرح اڑاتے پھری جیسے تنکے اُڑتے ہیں یوں ہی سات شبانہ روز یہ آندھی چلتی رہی اور سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہود مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے ۱۲



إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَأُبَلِّغُكُمْ مَّا أُرْسِلْتُ بِهٖ

(اس کا) علم تو بس خدا کے پاس ہے اور میں جو (احکام دیکر) بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچائے دیتا ہوں

وَلٰكِنِّيٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح

مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ

اُن کے میدانوں کی طرف اُمڈا آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں)

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۴﴾

بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (بھرا) ہے

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرٰىٓ إِلَّا

جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیگی تو وہ ایسے (تباہ) ہوئے کہ اُنکے گھروں کے سوا

مَسٰكِنُهُمْ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۵﴾

کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ہم گنہگار لوگوں کی یوں ہی سزا کیا کرتے ہیں

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيمَآ إِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیے تھے جنمیں تمکو (کچھ بھی) مقدور نہیں دیا اور انھیں کان

سَمْعًا وَّأَبْصٰرًا وَّأَفْـِٔدَةً ۖ فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور آنکھ اور دل (سب کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں سے

وَلَآ أَبْصٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا

انکار کرنے لگے تو نہ اُن کے کان ہی کچھ کام آئے

يَجْحَدُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهٖ

اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ اُن کے دل اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اُڑایا کرتے تھے اُس نے

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ

ان کو ہر طرف سے گھیر لیا اور (اے اہل مکہ) ہم نے تمہارے ارد گرد کی بستیوں [1] کو

مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۷﴾

ہلاک کر مارا اور (اپنی قدرت کی) بہت سی نشانیاں طرح طرح سے دکھادیں تاکہ یہ لوگ باز آئیں (مگر کون سنتا ہے)

[1] جیسے ثمود اور سدوم وغیرہ جو اہل عرب کے لوگوں کی قوم کے لوگ رہتے تھے ۱۲۔

ع ۶ ۳/۳

منزل ۷

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تو خدا کے سوا جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لیے معبود بنا رکھا تھا اُنھوں نے

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

(عذاب کے وقت) ان کی کیوں نہ مدد کی بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور ان کا جھوٹ اور

وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا

اُن کی افترا پردازیاں اُن کی یہ حقیقت تھی اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخصوں کو تمہاری طرف

مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

متوجہ کیا کہ وہ دل لگا کر قرآن سنیں تو جب اُس کے پاس حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے)

قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

کہنے لگے خاموش بیٹھے (سنتے) رہو پھر جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے کہ (ان کو عذاب سے) ڈرائیں

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

تو اُن سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سُن آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے (اور)

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى

جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئیں) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے سچے (دین) اور سیدھی

طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ

راہ کی ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم خدا کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور

اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ

خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (قیامت کے دن) تمہیں دردناک عذاب سے

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ

پناہ میں رکھے گا اور جس نے خدا کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانی تو (یاد رہے کہ) وہ (خدا

بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ

کو) روئے زمین میں عاجز نہیں کرسکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی سرپرست ہوگا

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں کیا ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ جس خدا نے سارے

سلّٰہ حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد جب رسول اللہ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید کوئی میرا ہمدرد مل جائے طائف تشریف لے گئے وہاں کے کمبختوں نے ملامت کے بعد سخت تکلیفیں پہونچائیں آخر یہ نوبت پہونچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبخت کے مسخرے سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہو گئے (اُفوہ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا مولائی شہ) غرض حضرت وہاں سے باحال پریشاں مکہ واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اُٹھے تو نصیبین و نینوا کے رہنے والے سات جنات شاصر، ناصر، فرش، حس، انعا، بیان، احقم اور ذریعہ کا اُدھر سے گزر ہوا آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جاکر دین اسلام کو جاری کیا ۱۲۔۱۲۔۱۲



الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ

آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے سے ذرا بھی

بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ

تھکا نہیں وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے گا

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہاں (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن کفار (جہنم کی) آگ کے

عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ

سامنے پیش کیے جائیں گے (تو اُن سے پوچھا جائے گا) کیا اب بھی یہ برحق نہیں ہے۔ وہ لوگ کہیں گے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا

اپنے پروردگار کی قسم ہاں (حق ہے) خدا فرمائے گا تو لو اپنے انکار اور کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو

صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

تو (اے رسول) پیغمبروں میں سے جس طرح اولوالعزم (عالی ہمت) صبر کرتے رہے تم بھی صبر کرو۔ اور اُنکے لئے (عذاب

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا

کی تعجیل کی خواہش نہ کرو جس دن یہ لوگ اُس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (ان کو معلوم ہوگا کہ)

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

گویا یہ لوگ (دنیا میں) بہت رہے ہوں گے تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر تو بس وہی لوگ ہلاک ہونگے جو بدکار تھے

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزلت بالمدینۃ الا وکاین من قریۃ الآیۃ و اولٰت بمکۃ وھی ثمان وثلثون آیۃ

سورۂ محمد کا یتِ من قریۃ کے سوا مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں اڑتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستہ سے روکا۔ خدا نے اُن کے اعمال

اَعْمَالَهُمْ ① وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اکارت کر دیئے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے اور جو

۱۵ مجموعہ انبیاء کے پانچ اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں حضرت نوح ع ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ یہی حضرات صاحب دین و شریعت اور اپنے سابق ادیان کے ناسخ اور اپنے مابعد کے مرجع تھے ان ہی کو سادات انبیا کہتے ہیں ۱۲

۱۵ اس سورہ میں حضرت کی رسالت خدا کا حکم خدا یا منذر کا سرچشمہ ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے بہشت دوزخ متقین کی حالت استغفار کا حکم۔ جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت مرتد کی حالت حضرت علی کی فضیلت دنیا کھیل تماشہ ہے انفاق کا بخل وغیرہ مذکور ہے ۱۲

الربع ع ۹

اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ

(کتاب) محمد پر اُن کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ② ذٰلِكَ بِاَنَّ

تو خدا نے اُن کے گناہ ان سے دور کر دیے اور ان کی حالت سنوار دی یہ اس وجہ سے کہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

کافروں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور ایمان والوں نے اپنے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

پروردگار کا سچا دین اختیار کیا یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے لیے

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مثالیں بیان کرتا ہے تو جب تم کافروں سے بھڑو تو (ان کی)

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم اُنھیں زخموں سے چور کر ڈالو تو اُن کی مشکیں

الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

کس لو پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ (کر چھوڑ دے) نا یا معاوضہ لے (کر رہا کر) نا یہاں تک کہ (دشمن)

اَوْزَارَهَا ڕ ذٰلِكَ ړ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

(لڑائی کے) ہتھیار[1] رکھ دیں یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) اُن سے بدلہ لیتا

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ

مگر اُس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش[2] ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④ سَيَهْدِيْهِمْ وَ

شہید کیے گئے ان کی کارگزاریوں کو خدا ہرگز اکارت نہ کرے گا اُنھیں عنقریب منزل مقصود تک پہونچائیگا

يُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑤ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥

اور اُن کی حالت سنوار دے گا اور ان کو اُس بہشت میں داخل کرے گا جس کا اُنھیں (پہلے سے) شناسا کر رکھا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ

اے ایماندارو اگر تم خدا (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور

منزل ۷ — الربع — مع — رکوع ۵

[1] لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے ... لڑائی کا ہتھیار رکھ دینا ... ہیں بھی مضاف یہاں محذوف ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں ... اگر لڑائی ختم ہوا ... ہتھیار نہ ڈالے ... ہیں ... یوں ہی جھوٹے ... قیدیوں کا فدیہ لینا ... یوں ہی ... ہیں بلکہ ان کو قتل کر ... یا اُن کے ہاتھ پاؤں کا کاٹنا واجب ہے اگر دشمن ... ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں ۱۲ اختیار ہے کہ فدیہ لیکر ... چھوڑ دیں

[2] یوں ہی ۱۲ مومنین کو کفار سے کہ جہاد کریں اور ثواب پائیں اور ... سے کبھی ... کفر سے توبہ کریں اور مومنین کی آزمائش ... ہو کہ کون ایسے وقت خدا و رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی ۱۲



يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ

اور تمھیں سلہ ثابت قدم رکھے گا اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے ٹھوکر ہے سلہ ہے

وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ

اور خدا ان کے اعمال کو برباد کردے گا یہ اس لیے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی انھوں نے اس کو

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

(ناپسند کیا) تو خدا نے اُن کی کارستانیوں کو اکارت کردیا تو کیا یہ لوگ روے زمین پر چلے

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

پھرے نہیں تو دیکھیے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیسا (خراب) ہوا

دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

کہ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح (ان) کافروں کو بھی (سزا ملے گی) یہ اس لیے ہے

اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع

کہ ایمانداروں کا خدا سرپرست ہے اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ضرور (بہشت کے) اُن باغوں میں جا پہنچائیگا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین کرتے ہیں اور اس طرح (بے فکری سے)

وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾

کھاتے (پیتے) ہیں جیسے چارپائے کھاتے (پیتے ہیں، اور آخر) اُن کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس بستی

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ

سے تم لوگوں نے نکال دیا سلہ اُس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت سی بستیاں تھیں

اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ

جن کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا تو اُن کا کوئی مددگار بھی نہوا تو کیا جو شخص اپنے پروردگار

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی بدکاریاں اُسے بھلی کر دکھائی گئی ہوں

سلہ اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کے لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب سختی پیش آتی تو رسول کو بھی تنہا چھوڑ کر میدان سے چل دیتے کیونکہ خدا پہلے کہہ چکا کہ اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا بھی تمھاری مدد کریگا اور تمھیں ثابت قدم رکھیگا

سلہ تعس کے معنی یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمے میں ٹھوکر لکھا ہے یا تباہی و بربادی کے ہیں جس کو اُردو میں جس نہیں پہچانا کہتے ہیں جب نہیں تعس ہی کا تعس جا ہو

سلہ مکہ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تھے تو حسرت کی نظر سے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ پسند تھا اگر کفار مجھے نہ ستاتے تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا ۱۲-۱۲



وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ⑭ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ

الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ

کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اُس میں پانی کی نہریں جن میں ذرا بو نہیں اور دودھ

مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

کی نہریں ہیں جس کا مزا تک نہیں بدلا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے

لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا

(سراسر) لذت ہے۔ اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں اُن کے لیے ہر قسم کے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ

میوے ہیں اور اُن کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (کیا یہ لوگ) ان کے برابر ہو سکتے ہیں

خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮

جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور اُن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ

اور (اے رسول) ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے

عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ

پاس سے نکلتے ہیں تو جن لوگوں کو علم (قرآن) دیا گیا ہے اُن سے کہتے ہیں (کیوں بھئی) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا

یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے (کفر کی) علامت مقرر کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں

اَهْوَآءَهُمْ ⑯ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ

پر چل رہے ہیں اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو خدا (قرآن کے ذریعہ سے) مزید ہدایت کرتا ہے

اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

اور اُن کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

اچانک ان پر آ جائے تو اُس کی نشانیاں لہ آ ہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان کے سر

لہ قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خود حضرت رسول ہی ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو ایک طولانی حدیث میں ابن عباسؓ سے منقول ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ نماز کو برباد کر دیں گے نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں گے مالداروں کی تعظیم کریں گے دین کو دنیا سے بیچ ڈالیں گے تب مومن بھی کو دیکھے گا اور اس کے دور کرنے کی قوت نہ ہوگی تو اس کا دل اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک ظالم حکام اور بدکار وزیر پیدا ہوں گے اچھی بات بری ہو جائے گی اور بری اچھی خائن امین مقرر ہوگا اور امین خائن سمجھا جائے گا جھوٹے تو سچے بن جائیں گے اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے عورتیں حکومت کریں گی۔ لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا لڑکے ممبروں پر بیٹھیں گے جھوٹ ظرافت و شغل سمجھا جائے گا زکوٰۃ تاوان سمجھا جائے گا۔ والدین پر ظلم ہوگا عورتیں زیادہ ہوں گی۔ دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا۔ دوست بیزار ہوں گے زنا کا بازار گرم ہوگا عورتیں تجارت میں شوہروں کی شریک ہوں گی۔ بارش کم ہوگی جنگ دست ذلیل ہوں گے عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ سود کی ترقی ہوگی گانے والیاں کثرت سے ہوں گی جلسے بہت سی ہوں گی مگر دل میں بغض ہوگا۔ دولتمند سیر و تماشہ کی غرض سے متوسط تجارت کے لئے اور فقرا دکھلاوے کے لیے حج کریں گے دیداری دور ہو جائے گی۔ جھگڑا بہت ہوگا ازیں قبیل اور بہت سی باتیں ہیں جو کل کی کل اس وقت پائی جاتی ہیں ۱۲

إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ

ہو گا آپہونچے گی پھر انھیں نصیحت کہاں مفید ہو سکتی ہے تو جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَ

اور (ہم سے) اپنے لہ اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔ اور

اللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ

خدا تمھارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے (خوب) واقف ہے اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں)

آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ

کوئی سورہ کیوں نہیں نازل ہوتا لیکن جب کوئی صاف صریح معنوں کا سورہ نازل ہوا اور اسمیں

وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ

مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

تمھاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی (چھائی) ہو (کہ اُس کی آنکھیں پتھرا جائیں)

الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا

تو ان پر واے ہو (ان کے لیے اچھا کام تو) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات ہے پھر جب

عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ﴿٢١﴾

لڑائی ٹھن جائے تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

(منافقو) کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روے زمین میں فساد پھیلانے

وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

رشتے ناتوں کو توڑنے لگو یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت

لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾

کی ہے اور (گویا) خود اُس نے (ان کے کان) کو بہرا اور انکی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے تو کیا یہ لوگ

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیں



إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ

بیشک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد پیٹھ دے کر پھر گئے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ

(کفر کی طرف) پلٹ گئے شیطان نے انھیں (یہ کام) مزین کر دکھایا اور انہیں (لمبی) امیدیں دلائیں

لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ

کی رسیاں دراز کر دی ہیں یہ اس لئے کہ جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں

اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم تمہاری بات مانیں گے اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں

إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ

سے واقف ہے تو جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے اس وقت ان کا کیا حال ہوگا کہ ان کے چہروں

وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا

پر اور ان کی پشت پر مارتے جائیں گے یہ اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے اس کی

مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾

تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں خدا کی خوشی ہے اس سے بیزار ہیں تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو اکارت کر دیا

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا ان کے

يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ

کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمہیں ان لوگوں کو دکھا بھی دیتے

فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ

تو تم ان کی پیشانی ہی سے ان کو پہچان لیتے اور تم انہیں ان کے انداز گفتگو ہی سے ضرور پہچان لو گے

وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ

اور خدا تو تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ جو تم میں جہاد

الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾

جہاد کرنے والے اور (تکلیف) جھیلنے والے ہیں ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں

ف اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث حضرت سہل سے منقول ہے کہ قیامت میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں میں ان کی طرف فرشتوں سے کہوں گا انہیں چھوڑو میرے اصحاب ہیں اس کے جواب میں کہیں گے خدا کا حکم ہونا ہے تم نہیں جانتے ہو ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا ...

ع ۳ ۹

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے ... کے بارے میں روایت ... ہے کہ تم علی سے بغض ... ان لوگوں کو پہچان لیتے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالتمآب کے زمانہ میں منافقین کو حضرت علی کے بغض سے پہچانتے تھے وغیرہ یہ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۶۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَ

بیشک جن لوگوں پر (دین کی) سیدھی راہ صاف ظاہر ہو گئی اُس کے

شَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ

بعد انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی

لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يَا أَيُّهَا

تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ اُن کا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا اے

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ

ایمان والو خدا کا حکم مانو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور اپنے

لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

اعمال کو ضائع نہ کرو بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور (لوگوں کو)

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ

خدا کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں

اللَّهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ

بخشے گا تو تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو

الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾

غالب ہو گے اور خدا تو تمہارے ساتھ ہے اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب) کو کم نہ کرے گا

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَ

دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے اور اگر تم (خدا پر) ایمان رکھو گے اور

تَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

پرہیزگاری کرو گے تو وہ تم کو تمہارے اجر عنایت فرمائے گا اور تم سے تمہارا مال نہیں طلب کرے گا

إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾

اور اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تمہیں تنگ کرے تو تم (ضرور) بخل کرنے لگو اور خدا تمہارے [illegible]

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو

ف ۵ حماد بن بکر [illegible] سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو [illegible] کے بارے میں حضرت رسول کی مخالفت کرتے [illegible]

اس سورہ میں صلح حدیبیہ۔ فتح خیبر۔ فتح مکہ کفار پر غضب۔ بیعت کا حکم۔ منافقین کی حالت۔ جہاد سے پسپائی کی مذمت۔ مومنین پر خدا کے احسانات۔ بیعت رضوان۔ حضرت کے اہلبیت کی مدح وغیرہ مذکور ہے ۱۲ [illegible] اسکی توجیہ صفحہ ۱۲ ۸ میں گذر چکی ہے ۶ھ ہجری کے چھٹے سال حضرت رسول خدا (ص) نے بحکم خدا [illegible] چند اصحاب کے ساتھ مکہ کا ارادہ کیا

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ

تو بعض تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں اور (یاد رہے کہ) جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے ہی سے

نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

بخل کرتا ہے اور خدا تو بے نیاز ہے اور تم (اُسکے) محتاج ہو اور اگر تم (خدا کے حکم سے) منہ پھیرو گے

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸

تو خدا (تمہارے سوا) دوسروں کو بدل دے گا اور وہ تمہارے ایسے (بخیل) نہ ہوں گے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْمَائِدَةِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورہ فتح مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اُنتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

(اے رسول یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری اُمت کے اگلے

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

اور پچھلے گناہ معاف کر دے[1] اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳

ثابت قدم رکھے اور خدا تمہاری زبردست[2] مدد کرے

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

تاکہ اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں۔ اور سارے آسمان و زمین

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴ لِّيُدْخِلَ

کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقفکار حکیم ہے تاکہ مومن مرد

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور مومنہ عورتوں کو (بہشت) کے باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں

[illegible]

لکھو غرض جب صلح نامہ لکھا جانے لگا تو حضرت علی نے بسم اللہ ... محمد رسول اللہ لکھا تو اس پر کفار اس قدر برافروختہ ہوئے کہ آپ نے فرمایا اسکو کاٹ دو حضرت علی نے عرض کی ... خود اسکو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا۔ غرض جو شرائط لکھی گئیں وہ یہ ہیں کہ دس برس تک دونوں فریق میں جنگ موقوف رہے ... اس سال حضرت رسول ... واپس چلے جائیں اور اس وقت مکہ میں تو نہیں مگر جہاں تک کفار چاہیں وہیں اونٹوں کو لیجا کر سر منڈوالیں اور قربانی کریں اور واپس چلے جائیں آئندہ سال [illegible] (باقی آئندہ)

[illegible]

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَ

جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور

كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ

یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتوں

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں

الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ

برے برے خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے اُن پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ

اور خدا ان پر غضبناک ہے۔ اور اُس نے اُس پر لعنت کی ہے اور انکے لیے جہنم کو تیار کر رکھا

وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اور وہ (کیا) بری جگہ ہے اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اور خدا تو بڑا واقف کار (اور) غالب ہے (اے رسول) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ

خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا (پیغمبر بنا کر) بھیجا تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ

وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

النصف

اور اس کی مدد کرو اور اُس کو بزرگ سمجھو اور صبح اور شام اسی کی تسبیح کرو بیشک جو لوگ

يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى

تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان کے لیے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اُس نے

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ع ۱۰

خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اُس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا

[illegible]

منزل ٦

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَا

جو گنوار (مدینہ کے) دیہاتی (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے

اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

روک رکھا۔ تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دعا مانگیے یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہونچانا چاہے

شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ

یا نفع فائدہ پہونچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلہ میں تمہارے لیے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے (یہ نفاق تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے

يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ

کہ رسول اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾

دلوں میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخرکار) تم لوگ آپ برباد ہوئے

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

اور جو شخص خدا اور اُس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی آگ

سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ

تیار کر رکھی ہے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾

بخشدے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ

(مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے

لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو

ف۱ یہاں ان قبیلوں کا ذکر ہے جو مدینہ یا اس کے اطراف میں رہتے تھے اور اس خیال سے کہ اکیلے وہ (مسلمان) ہیں بچ کر تو واپس آئیں گے نہیں حدیبیہ کے سفر سے منہ موڑا تھا مگر جب آپ خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں نے مال کے لالچ سے ساتھ جانا چاہا مگر آپ نے ان لوگوں کو اجازت نہ دی اور اسی وجہ سے خیبر کی غنیمت کا حصہ صرف اُن ہی لوگوں نے پایا جو حدیبیہ میں شریک تھے ان آیات میں ان ہی لوگوں کا تذکرہ ہے ١٢-١٢

كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ

بدل دیں تم (صاف) کہدو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے خدا نے پہلے ہی سے

قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا

ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیا کہے گا) بات یہ ہے

لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہدو کہ عنقریب ہی

سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

تم ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑنے کے) لیے بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے لڑتے ہی رہو گے یا وہ

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ

مسلمان ہی ہو جائیں گے پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور

اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا

اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی اب بھی سرتابی کرو گے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی

اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ

سزا دے گا (جہاد سے پیچھے رہ جانے کا) نہ تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا اور اُس کے رسول کا حکم مانے گا تو وہ اُس کو

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

(بہشت کے) اُن سدا بہار باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو سرتابی

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

کرے گا) وہ اُس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (اسلام پر؟)

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ

کی بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے (اس بات پر) ضرور خوش ہوا غرض جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا خدا نے

قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا

اسے دیکھ لیا پھر اُن پر تسلی نازل فرمائی اور اُنھیں اُس کے عوض میں بہت جلد فتح

ف اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں مگر ٹھیک یہ ہے کہ ان سے جنگ حنین، موتہ اور تبوک والے مراد ہیں اور حضرت رسول کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مراد لینا بالکل بے معنی ہے ۱۲

ف اس بیعت کی کیفیت گزشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں اس سے یہ سمجھنا کہ ان تمام بیعت کرنے والوں سے خدا ہمیشہ کے لیے راضی ہو گیا اور یہ لوگ جنتی ہو گئے کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ وہ تو اُس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی اب رہی آیندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا مومنین کے اس فعل سے ضرور خوش ہوا ۱۲

ع ۲ النصف ۱۰

بیعت رضوان

قَرِيبًا ﴿۱۸﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ

عنایت کی اور (اسکے علاوہ) بہت سی غنیمتیں (بھی) جو اُنھوں نے حاصل کیں (عطا فرمائیں) اور خدا تو

عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا

غالب (اور) حکمت والا ہے خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم اُن کو حاصل کرو گے

فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ ج وَ

تو اُس نے غنیمت کی تمہیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی دلوادی اور (حدیبیہ سے) لوگوں کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور

لِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾

غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لیے (قدرت کا) نمونہ ہو اور خدا تم کو سیدھی راہ چلائے

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ

اور دوسری (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) خدا ہی ان پر حاوی تھا اور خدا

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ

تو ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کفار تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر

كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾

بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی پاتے نہ مددگار

سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ج وَلَن تَجِدَ

یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آتی ہے اور تم خدا کی

لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

عادت کو بدلتے نہ دیکھوگے اور وہی تو ہے جس نے تم کو اُن کفار پر فتح دینے

عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ

کے بعد مکہ کی سرحد میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ

أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۲۴﴾

اُن سے روک دیے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے خدا اُسے دیکھ رہا تھا

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

یہ وہی لوگ تو ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا

لہ جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنالیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب ان کے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے ان ہی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ۱۲

سلہ خیبر کے حالات تو اسیر میں تفصیلاً مذکور ہیں اور میں بھی اس کو اجمالاً صفحہ ۱۸ میں ذکر کر چکا ہوں تو چونکہ خدا نے بھی اس کے قصہ کی تصریح نہیں فرمائی اس وجہ سے میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں ۱۲

سلہ اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے ۱۲

سلہ نبی صلعم جب صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو سمجھا رہے تھے یہ [illegible] معلوم ہوسکتا ہے کہ جناب امیر [illegible] لکھ رہے تھے کفار قریش کے ستر اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چھپ کر اُتر آئے مسلمانوں کو جوش تھا ہی حضرت رسول نے بددعا کی معمولی کوشش میں سب گرفتار ہو گئے مگر آپ نے بمصلحت ان سب کو چھوڑ دیا ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی اور صلح ہوتی بھی تو نہ ہوتی ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -



وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ

اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ (میں) پہونچنے سے رُکے رہے اور اگر [۱] کچھ

مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ

ایسے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم اُن کو (لڑائی میں کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے

فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ

پس تم کو اُن کی طرف سے بےخبری میں نقصان پہونچ جاتا (تو اسی وقت تم کو فتح ہوتی مگر تاخیر) اس لئے

فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ

(ہوئی) کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ (ایماندار کفار سے) الگ ہوجاتے تو اُن میں سے جو لوگ

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کافر تھے ہم اُنھیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے (یہ وہ وقت تھا) جب کافروں نے

فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ

اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسول

اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ

اور مومنین (کے دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اُن کو

أَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا

پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ

اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے بیشک خدا نے اپنے رسول کو

رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد الحرام میں اپنے سر

إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ

منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کترواکر بہت امن و اطمینان سے داخل ہوگے اور

لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ

کسی طرح کا خوف نہ کروگے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اُس کو معلوم تھی تو اُس نے تم کو اس سے پہلے

ع ۳ ۹ ۱۱

[۱] مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت جبکہ کفار کا غلبہ تھا اور بہت سے لوگ مسلمان تھے مگر بالکل اس طرح چھپے کہ خود مسلمانوں کو بھی اُن کا کچھ حال معلوم نہ تھا تو اگر کفار سے لڑائی ہوتی تو گھن کی طرح گیہوں کے ساتھ یہ بیچارے بھی کفار کے ساتھ پس جاتے اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو ان کو دیت بھی دینی پڑتی اس بنا پر ان کا نقصان ہوتا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲-۱۲

[illegible]

فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ

بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

دے کر بھیجا تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب رکھے اور گواہی کے لیے تو بس خدا

شَهِيدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

کافی ہے محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ سلہ اُن کے ساتھ ہیں کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو اُن کو دیکھے گا (کہ خدا کے سامنے) جھکے سر بسجود ہیں

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي

خدا کے فضل اور اُس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں کثرت سجود کے اثر سے

وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي

اُن کی پیشانیوں پر گھٹے پڑے ہوئے ہیں یہی اوصاف اُن کے توریت میں بھی ہیں اور

التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ

یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی

شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ

نکالی پھر (اجزاء زمین کو غذا بنا کر) اُسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہو گئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی (اور اتنی جلد ترقی اسلئے دی) تاکہ اُنکے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾

ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے اُن سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے

سورة الحجرات نزلت بالمدينة	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	ثمانی عشرة آیة
سورہ حجرات مدینہ میں نازل ہوا	خدا کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی اٹھارہ آیتیں ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَ

اے ایماندارو خدا اور اُس کے رسول کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا

[illegible]

[illegible] کر سمجھو اور [illegible] کرکے خدا نے احسان کیا [illegible] مذکور ہے ۱۲ (صفحہ ہذا) سلہ بخاری میں حضرت عبد اللہ بن زبیر سے منقول ہے کہ [illegible] حضرت رسول کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن سعید کو

رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰۤاَيُّهَا

کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ

(بولنے میں) تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو

صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اور جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے زور (زور) سے بولا کرتے ہو اُن کے روبرو

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ

زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمھارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

کو خبر بھی نہ ہو بیشک جو لوگ رسول خدا کے سامنے اپنی آوازیں

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③

کے لیے جانچ لیا ہے اُن کے لیے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ

(اے رسول) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں اُن میں کے اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ

بے عقل ہیں اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر اُن کے پاس آجاتے

اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

(تب بات کرتے) تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ

اے ایماندارو اگر کوئی بدکردار تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب

بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ

تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو

بنائیے اس پر حضرت عمر نے کہا [illegible] نہیں اقرع [illegible] کو ان کا امیر بنائیے۔ [illegible] ابو بکر بولے [illegible] تم میرے خلاف کرتے ہو۔ اس پر حضرت عمر نے کہا مجھ کو آپ کی مخالفت منظور نہیں ہے غرض اسی قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو خدا نے ان کی تنبیہ کیلئے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۸۴ مطبوعہ مصر سلہ ان تمام آیات کے شان نزول میں اختلافات ہیں مگر احکام کی حیثیت سے عام ہیں ۱۲ سلہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کے مادری بھائی تھے اور [illegible] خلافت کے زمانہ میں سعد ابن ابی وقاص کے بعد کوفہ کے گورنر بھی تھے اور ان ہی نے ایک دن لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں۔ اور حضرت عثمان نے یہ خبر سن کر ان کو الگ کر دیا تھا۔ غرض ان ہی کو حضرت رسول نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور ان دونوں کے [illegible] جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ ان کے استقبال کو نکلے آپ یہ سمجھے کہ لوگ مجھے مارنے آتے ہیں پس پھر گیا تھا آپ [illegible] اور مدینہ میں آ کے دم لیا اور حضرت سے گزارش کی کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ سن کر حضرت کو رنج ہوا اور اُن سے جہاد کا قصد ہوا۔ یہ خبر اُن بیچاروں تک پہنچی [illegible] ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی یہ ہم لوگوں پر بالکل افترا پردازی ہے ہم لوگ خدا و رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں مگر آپ کو ان لوگوں کا وثوق نہ ہوا اور فرمایا تم لوگ توبہ کرو ورنہ میں ایسے شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو [illegible] جانتا ہے جو تم سے جہاد کرے گا اور تمھاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کرے گا یہ کہہ کر حضرت علی کے شانہ پر ہاتھ مارا کہ اس کو بھیجوں گا اس کے بعد آپ نے خالد بن ولید کو تحقیقات کے واسطے بھیجا اُن کو ادائے اسلام کا اقرار پایا اور یہ بات کھل گئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر ۱۲

فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ

پھر اپنے کیے پر نادم ہو۔ اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر

فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ

(موجود) ہیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ اگر رسول ان میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو (اکثر) تم مشکل میں

لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ

پڑ جاؤ۔ لیکن خدا نے تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے۔ اور اس کو تمہارے

فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ

دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے۔ اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو

وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ

بیزار کر دیا ہے یہی لوگ خدا کے فضل و احسان سے راہ

اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن طَائِفَتَانِ

ہدایت پر ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ اور اگر مومنوں[۱] میں سے

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ

دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے

إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ

ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (فرقہ) زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ

إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ پھر جب وہ رجوع کرے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو

وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا

اور انصاف سے کام لو۔ بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومنین تو

الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا

آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو۔ اور خدا سے

اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ

ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایماندارو (مرد) تم میں سے کسی قوم کا کوئی مرد دوسری قوم کے

---

۱ اس کے اجمل کی آیت کے معنی وغیرہ میں عقبہ کے بیان [illegible] کے دو گروہ [illegible] [illegible] سامنے دیتے اور کچھ خلاف تھے ان ہی دو گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۲ ایک روز حضرت رسول ایک گدھے پر سوار ہو کر انصار کی مجلس میں [illegible] اس پر عبداللہ بن ابی ملعون نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخانہ کہا اس گدھے کو ہٹاؤ اس کی بدبو نے دماغ خراب کر دیا [illegible] ناگوار گزری اور بولے اس کی بو تو تجھ سے اچھی ہے حضرت رسول تو وہاں سے چلے گئے مگر دونوں میں بات بڑھی اور آخر زبان سے ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچی اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج جن کی لڑائیاں مشہور ہیں چڑھ دوڑے اور خوب مار پیٹ ہونے لگی جب یہ خبر حضرت کو ملی تو آپ پھر تشریف لائے اور دونوں میں صلح کرا دی ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲-۱۲

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا

مردوں کی ہنسی نہ اُڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) ان سے اچھے ہوں اور نہ

نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ

تم آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام دھرو ایمان

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ

لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی برا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا

تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں اے ایماندارو بہت سے گمان (بد) سے

كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم تو اُس سے (ضرور) نفرت کرو گے اور خدا سے ڈرو

اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے لوگو ہم نے تو تم سب کو ایک مرد اور

مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ

ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬

اسمیں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزتدار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو بیشک خدا بڑا واقفکار خبردار ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسول) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ

ف۱ ثابت بن قیس چونکہ بہرا تھا اسلئے آگے ہو کر حضرت کی باتیں سنتے کے خیال سے قریب بیٹھا کرتے ایک دن صبح کی نماز میں آیا ایک رکعت نماز ہو چکی تھی بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب یہ فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرت کے پاس پہونچا اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا تو غصہ میں بیٹھ گیا جب روشنی ہوئی تو اس نے اس کو پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا اب معلوم ہوا تو فلاں عورت کا بیٹا ہے اور اس کی ماں کو برے الفاظ سے یاد کیا اس کو سخت ناگوار گذرا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ف۲ حضرت عائشہ و حفصہ صفیہ کو اکثر طعنہ دیا کرتیں کہ تو یہودی کی بیٹی ہے اسپر آیت نازل ہوئی ۱۲

ف۳ ایک دفعہ سفر میں حضرت رسول کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمان وغیرہ کی غیبت کی اسکے بعد کھانے کے وقت کسی آدمی کو سالن کیلئے حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا وہ تو گوشت سے خوب پیٹ بھر چکے اب سالن کیا ہوگا اُس نے جا کر اُن دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو اُن کو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرت کے پاس پہونچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصہ سے گوشت دیکھا تک نہیں کھانا کیسا آپ نے فرمایا ابتک تم دونوں کے دانتوں میں گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کر کے اُسکا گوشت نہیں کھایا اسپر وہ لوگ شرمائے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر

۱۲

اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ

اسلام لاے حالانکہ ایمان کا تو ابھی تک لہ تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ

اور اگر تم خدا کی اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو خدا تمہارے اعمال میں سے

اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

کچھ کم نہیں کرے گا بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (سچے) مومن تو بس

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ

وہی ہیں جو خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر اُنھوں نے

لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

اُس میں کسی طرح کا شک شبہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ

جہاد کیا یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم

اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾

زمین میں ہے (غرض سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے (اے رسول)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں تم (صاف) کہدو کہ تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان جتاؤ

اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ

بلکہ اگر تم (دعوائے ایمان میں) سچے ہو تو (سمجھو کہ) خدا نے تم پر احسان کیا کہ اُس نے تم کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

ایمان کا رستہ دکھایا بیشک خدا تو سارے آسمان اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے

ع ۲ ۸ ۱۴

لہ یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقہ کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آگئے تھے اور حضرتؐ کے دل سے اسلام کا اقرار کیا تھا بھی محض اس وجہ سے کہ ان کو کھانے کو کچھ ملے ورنہ دل میں ایمان کچھ بھی نہ تھی خیر یہ تو ایک واقعہ تھا مگر سچ یوں ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی جتا دیا ہے ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے اور ایمان دل سے ماننے کا دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر ان لینے کا نام ہے اور ایمان دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں اور شاید اسی وجہ سے نماز میت میں اللھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات وارد ہے اور مقصود مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سن کر دل سے سچے اعتقادات کو مانتے ہیں دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید نبوت قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل و امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علما نے بیان کئے ہیں دیکھو کتب کلامیہ ۱۲

علہ اسی مطلب کو سعدی نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے۔ سہ
منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت۔ ۱۲۔ ۱۲۔



المنزل السابع

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

سورہ ق مکہ میں نازل ہوا اور اُس کی پینتالیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ

ق۔ قرآن مجید کی قسم (کہ محمد پیغمبر ہیں) لیکن ان کافروں کو تعجب ہے کہ ان ہی

مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا شَيْءٌ

میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) اُن کے پاس آیا تو کافر کہنے لگے یہ تو ایک

عَجِيبٌ ﴿٢﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌ

عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہونا

بَعِيدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ

(عقل سے) بعید (بات) ہے۔ ان کے جسموں کو زمین جس قدر (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے

وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا

اور ہمارے پاس تحریری یادداشت کتاب (لوح محفوظ) موجود ہے۔ بلکہ جب ان کے پاس (دین) حق آ پہنچا

جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ ﴿٥﴾ أَفَلَمْ يَنْظُرُوا

تو اُنھوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ ایسی بات میں اُلجھ رہے ہیں (جس کو) قرار نہیں۔ کیا ان لوگوں نے

إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَ

اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے اُس کو کیونکر بنایا اور (کیونکر) زینت دی اور

مَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ﴿٦﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَ

اُس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اُس پر بوجھل

أَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

پہاڑ رکھ دیے اور اُس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائیں

بَهِيجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ﴿٨﴾

تاکہ رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت حاصل کریں

سلہ اس سورہ میں حضرت کی رسالت، لوح محفوظ، خدا کی قدرتیں، خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، کراماً کاتبین کا ذکر، حشر کا حال، حضرت علی کے مدارج، نماز پنجگانہ، قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

حضرت کی رسالت

لوح محفوظ

منازل قمر

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهٖ

اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اُس سے باغ (کے درخت)

جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ⑨ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

اُگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا بور باہم

طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ⑩ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً

گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کے لیے (پیدا کیا) اور پانی سے ہم نے

مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

مردہ شہر (اُفتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت کے روز) نکلنا ہوگا۔ ان سے پہلے نوح کی قوم

نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ⑫ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

اور خندق والوں سلہ اور (قوم) ثمود نے (اپنے اپنے) پیغمبر کو جھٹلایا اور (قوم) عاد اور فرعون

وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ⑬ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ

اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والوں (قوم شعیب) اور تبع کی قوم

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ⑭ اَفَعَيِيْنَا

(ان) سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ کیا ہم

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سرِ نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک

جَدِيْدٍ ⑮ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ

میں ہیں۔ اور بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اُس کے

مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ

دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ

قریب ہیں۔ جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو دائیں بائیں

وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ⑰ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا

بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان

سلہ ان سب کے قصے بتفصیل مذکور ہو چکے ہیں

لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

اُس کے پاس تیار رہتا ہے۔ موت کی بیہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ

بتادیں گے کہ) یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا

فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ

جائے گا۔ یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر ہوگا

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ

کہ اُس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہنکانے والا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ (اُس سے کہا جائے گا کہ) اُس (دن)

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ

تیری نگاہ تیز ہے اور اُس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اس کا عمل) جو میرے پاس ہے

عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

حاضر ہے (تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں (۱) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ ۣالَّذِيْ جَعَلَ مَعَ

جو (واجب حقوق سے) مال میں بخل کرنے والا۔ حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا جس نے

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے تھے تو اب دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال ہی دو

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ

(اُس وقت) اُس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ پروردگار! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ

ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ

خود سخت گمراہی میں مبتلا تھا (اُس پر) خدا فرمائے گا کہ ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو ہم تو

قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے ہاں بات بدلا نہیں

ف ۱ [illegible] بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ابو محمد [illegible] مرض الموت میں عیادت کو گئے حضرت ابو جعفر [illegible] آگئے تو ابو جعفر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ان سے کہا اے ابو محمد خدا سے ڈرو [illegible] آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی ابن ابی طالب کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سن کر اس کو غصہ آگیا اور کہنے لگے کیا میرے سے آدمی کو ایسی باتوں کی [illegible] جا سکتی ہے خدا کی قسم [illegible] دو اس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابو المتوکل نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے اور علی سے کہا جائے گا کہ اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کرو اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو اور یہی مطلب ہے خدا کے قول القیا فی جہنم کل کفار عنید دیکھو مسند امام احمد بن حنبل ۱۲۔



ع ٢ ١٤ ١٦

لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ

کرتی اور نہ میں بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم کرنے والا ہوں اُس دن ہم دوزخ

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾

سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا

اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائے گی یہی تو وہ بہشت ہے جس کا

مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ

تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنے والے سے وعدہ کیا جاتا تھا

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا

تو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا دل لیکر آیا (اسکو حکم ہوگا کہ) اس میں

بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

صحیح سلامت داخل ہو جاؤ۔ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے اس میں وہ جو چاہیں گے اُن کے لیے

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر ڈالیں

هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ط

جو ان سے قوت میں کہیں بڑھکر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ

کہ بھلا کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل

كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾

رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لئے اس میں (کافی) نصیحت ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن دونوں کے بیچ میں ہے

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ق وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾

چھ دن میں پیدا کیے اور تکان تو ہم کو چھو بھی نہیں گئی



فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

تو (اے رسول) جو کچھ یہ (کافر) لوگ بکا کرتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور آفتاب کے

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝٣٩ وَمِنَ

نکلنے سے پہلے اور (اسکے) غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح کیا کرو اور تھوڑی دیر

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝٤٠ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝٤١ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

جس دن پکارنے والا (اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے گا (کہ اٹھو) جس دن لوگ

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝٤٢ اِنَّا

ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے۔ وہی دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک

نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝٤٣ يَوْمَ تَشَقَّقُ

ہم ہی (لوگوں کو) زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن

الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝٤٤

زمین (ان کے اوپر سے) پھٹ جائے گی اور یہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے یہ اٹھانا اور جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

(اے رسول) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور تم ان پر جبر تو دیتے

بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝٤٥

نہیں ہو تو جو ہمارے (عذاب کی) دھمکی سے ڈرے اس کو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْغَاشِيَةِ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

سورہ ذاریات مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ساٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ

اُن (ہواؤں) کی قسم جو (بادلوں کو) اُڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔ پھر آہستہ

له اس آیت سے یہ ہے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب ظہر و عصر لیل سے نماز مغرب و عشا اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے ١٢

عه ایک حدیث میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح و شام دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھا کرے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير

سه مطلب یہ ہے کہ اسکی آواز ایسی ہوگی کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قریب ہی سے کسی نے پکارا ہے ١٢

عه اس سورہ میں حضرت کی رسالت پر بیّنہ اور حضرت ابراہیم کے مہمان حضرت لوط کی قوم حضرت موسیٰ کا قصہ قوم ثمود کا ذکر جن و انس کو عبادت کا حکم کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے ١٢

ع ٣ ١٦ ١٧



يُسْرًا ۝٣ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

آہستہ چلتی ہیں پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے

لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ

ضرور بالکل سچا ہے اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہوگی اور آسمان کی قسم

ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨

جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایک ایسی مختلف [1] بے جوڑ بات میں پڑے ہو کہ

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠

اس سے وہی پھیرا جائے گا (گمراہ ہوگا) جو خدا کے علم میں پھیرا جاچکا ہے اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ

جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے) ہیں پوچھتے ہیں کہ

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣

جزا کا دن کب ہوگا اس دن (ہوگا) جب ان کو (جہنم کی) آگ میں عذاب دیا جائے گا

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤

(اور ان سے کہا جائے گا) اپنے عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥ اٰخِذِيْنَ

بیشک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش کرتے) ہوں گے جو ان کا

مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

پروردگار انھیں عطا کرتا ہے یہ (خوش خوش) لے رہے ہیں یہ لوگ اس سے پہلے

مُحْسِنِيْنَ ۝١٦ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧

(دنیا میں) نیکوکار تھے (عبادت کی وجہ سے) رات کو بہت ہی کم سوتے تھے

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ

اور پچھلے پہر کو اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے

حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝١٩ وَفِي الْاَرْضِ

(دونوں) کا حصہ تھا اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں

[1] مطلب یہ ہے کہ تم لوگ باہم بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے کبھی کہتے ہو کہ محمد جی کا گھڑا ہوا ہے کبھی کہتے ہو کہ اسکو دوسرا سکھا دیتا ہے کبھی کہتے ہو کہ پہلے لوگوں کی بکواس ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ اگلوں کا افسانہ ہے غرض تمہارا بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازل ہے ۱۲

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

دیکھتے نہیں اور تمہاری روزی اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان سلہ میں ہے

فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ

تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم یہ (قرآن) بالکل ٹھیک ہے جس طرح تم

اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ

باتیں کرتے ہو کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں (فرشتوں) کی بھی

ع ۲۳ ۱۸

اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ

وقف لازم

خبر پہونچی ہے کہ جب وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے لگے

فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

سلام (علیکم) تو ابراہیم نے بھی (علیکم) سلام کیا (دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان پھر

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ

اپنے گھر جاکر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اسے اُن کے آگے رکھدیا

اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

(پھر) کہنے لگے آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے (اسپر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم اُن سے جی ہی جی میں ڈرسے

خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

وہ لوگ بولے آپ اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ

تو (یہ سنتے ہی) ابراہیم کی بی بی (سارہ) چلاتی ہوئی ان کے سامنے آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا

قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ

کہنے لگی (اے ہے) ایک تو (میں) بڑھیا (اس پر) بانجھ لڑکا کیونکر ہوگا فرشتے بولے

قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک حکمت والا واقف کار ہے

سلہ روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا ہے آفتاب مہتاب اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمان ہی میں ہیں اور جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی بہشت دوزخ ثواب اور عذاب وغیرہ ۱۲

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا

(تب ابراہیم نے پوچھا کہ لے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) آخر تمھیں کیا مہم درپیش ہے وہ بولے ہم

إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

تو گنہگاروں (قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھر ہلے کھرنجے

حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾

برسائیں جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے تمھارے پروردگار کی طرف سے نشان[۱] لگا دیے گئے ہیں غرض

فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا

وہاں جتنے لوگ مومنین سے تھے ان کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک کے[۲] سوا مسلمانوں کا

فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

کوئی گھر پایا بھی نہیں اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے

لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ

وہاں (عبرت کی) نشانی چھوڑ دی اور موسیٰ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے انکو

أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ

فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دیکر بھیجا تو اس نے اپنے لشکر کے برتے پر منہ موڑ لیا اور

وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ

کہنے لگا یہ تو (اچھا خاصا) جادوگر یا سودائی ہے تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر ڈال دیا

فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ

ان سب کو دریا میں پٹک دیا اور وہ تو قابل ملامت کام کرتا ہی تھا اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب بھیجی

الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ

ان پر ایک بے[۳] برکت آندھی چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو چورے چورے کی طرح

إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ

ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی اور ثمود (کے حال) میں بھی (قدرت کی نشانی) ہے جب ان سے کہا گیا

تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ

کہ ایک خاص وقت تک خوب چین کرلو۔ تو انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی

[۱] بعض تفاسیر معلوم ہوتا ہے کہ جس کا فر پر جو کنکر تا پتھر پھینکا تھا اس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا اور پتھر وہیں پر اکتفا منسوخ ہی ہے دکھائی جہاں قابل تعجب ہے چھوڑے ۱۲

[۲] اللہ اکبر بیس برس کی مدت اور حضرت لوط کی متواتر ہدایت اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا معاذ اللہ ۱۲

[۳] ریح عقیم اس تیز ہوا کو کہتے ہیں جس سے درختوں میں بار اور بادلوں میں رطوبت نہ ہو جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا ۱۲

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا

تو اُنھیں ایک روز کڑک اور بجلی نے سے ڈالا اور دیکھتے ہی رہ گئے پھر نہ وہ

اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

اُٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے ۱۶ اور (ان سے)

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع

پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ بدکار لوگ تھے

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ

اور ہم نے آسمانوں کو اپنے بل بوتے سے بنایا اور بیشک ہم میں سب قدرت ہے اور زمین

فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

کو بھی ہم ہی نے بچھایا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہم ہی نے ہر چیز کی دو دو

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ

قسمیں لہ بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو تو خدا ہی کی طرف بھاگو میں تم کو یقیناً

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا

اسی کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود

اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى

نہ بناؤ میں تم کو یقیناً اس کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح ان سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ

لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا

اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

سڑی دیوانہ (بتاتے) یہ لوگ ایک دوسرے کو ایسی بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

تو (اے رسول) تم ان سے منہ پھیر لو تم پر تو کچھ الزام نہیں ہے اور نصیحت کیے جاؤ کیونکہ نصیحت

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا

لہ جیسے عورت مرد دن رات روشنی تاریکی خشکی تری آسمان و زمین جن انسان بردباری قہر صحت بیماری امیری فقیری رونا ہنسی غم خوشی وغیرہ ۱۲ لہ نصیحت کرنے والے کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہئے تاکہ اس کا اثر ہو خدا کی نعمت تکلیف وبلا کا ثواب گناہوں کا عذاب شیطانی وسوسے دنیا کا زوال اور بے اعتباری موت قیامت دوزخ کا عذاب بہشت کا چھن جانے کا خوف ورجا ۱۲

منزل ۷

ع ۲۳ ۲ ۱

حضرت نوح کا ذکر

[illegible]

جن و انس عبادت ہی کے لیے پیدا ہوئے

إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا

کہ وہ میری عبادت کریں ۱ نہ تو میں ان سے روزی کا طالب ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں

أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ۝٥٧ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو

کہ مجھے کھانا کھلائیں خدا خود بڑا روزی دینے والا زور آور

الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝٥٨ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا

(اور) زبردست ہے۔ تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ حصہ ہے

مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ۝٥٩ فَوَيْلٌ

جس طرح ان کے ساتھیوں کے لیے حصہ تھا تو ان کو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہئے تو

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝٦٠

جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے

سُورَةُ الطُّورِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ تَمَّ الْمُلْكُ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً

سورہ ۲ طور مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انچاس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّورِ ۝١ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ۝٢ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۝٣

(کوہ) طور کی قسم اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝٤ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۝٥ وَالْبَحْرِ

اور بیت معمور کی (جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش و خروش

الْمَسْجُورِ ۝٦ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧ مَّا لَهُ مِن

والے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب بیشک ۳ واقع ہو کر رہے گا (اور) اس کا کوئی

دَافِعٍ ۝٨ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝٩ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

روکنے والا نہیں جس دن آسمان چکر کھانے لگے گا اور پہاڑ اڑنے

سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١١ الَّذِينَ هُمْ

لگیں گے تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ باطل میں

منزل

۱ ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کو صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ پہچانیں ۱۲

۲ اس سورہ میں قیامت کی حقیقت اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر یعنی اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے نصیحت کئے جاؤ کفار کی حماقت قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۳ ۱۴ ۲

۳ جبیرؓ بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا جب مسجد میں پہونچا تو آپ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے جب آپ اس آیت پر پہونچے تو قریب تھا کہ خوف کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اس وقت عذاب نہ آجائے فوراً اسلام قبول کیا ۱۲



وقف النبی

فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ

پڑے کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی آگ کی طرف ان کو دھکیل دھکیل کر

دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾

لے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے

أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا

تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا اسی میں گھسو

فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا

پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمہارے لیے یکساں ہے تمہیں تو

تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ

جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَ

باغوں اور نعمتوں میں ہونگے جو (جو نعمتیں) ان کے پروردگار نے انہیں دی ہیں اُنکی وجہ سے خوش

وَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا

اور اُن کا پروردگار انہیں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا جو جو کارگزاریاں

هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ

تم کرچکے ہو ان کے صلہ میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیے لگا کر

مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ

خوب مزے سے کھاؤ پیو اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا بیاہ رچائینگے اور جن

آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی

ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ

ان کے درجہ تک پہونچادیں گے اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کرینگے

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے ؎۵ اور جس قسم کے میوے اور گوشت کو

اہلِ جہنم

؎۵ گرو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پاوے گا

اہلِ بہشت

ہر شخص اپنے اعمال کے عوض گرو ہے

وَلَحۡمٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا

ان کا جی چاہے گا ہم اُنھیں اور بڑھا کر عطا کریں گے وہاں ایک دوسرے سے شراب کا جام لے لیا کریں گے

لَّا لَغۡوٌ فِيۡهَا وَلَا تَاۡثِيۡمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ غِلۡمَانٌ

جس میں نہ کوئی بیہودگی ہے اور نہ گناہ (اور خدمت کے لئے) نوجوان لڑکے ان کے آس پاس پھریں گے گویا

لَّهُمۡ كَاَنَّهُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ

کرینگے وہ (حسن و جمال میں) گویا احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں سلہ اور ایک دوسرے کی

عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا كُنَّا قَبۡلُ فِىۡۤ

طرف رُخ کر کے (لطف کی) باتیں کریں گے (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے

اَهۡلِنَا مُشۡفِقِيۡنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَوَقٰٮنَا

اپنے گھر میں (خدا سے بہت) ڈرا کرتے تھے تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو

عَذَابَ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡهُ ؕ

(جہنم کی) لو کے عذاب سے بچا لیا (اس کے) قبل ہم اُس سے دُعائیں کیا کرتے تھے

اِنَّهٗ هُوَ الۡبَرُّ الرَّحِيۡمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرۡ فَمَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَتِ

بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے تو (اے رسول) تم نصیحت کئے جاؤ تم تو اپنے

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۹﴾ ؕ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ

پروردگار کے فضل سے نہ کاہن ہو اور نہ مجنوں کیا (تم کو) یہ لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے

نَّتَـرَبَّصُ بِهٖ رَيۡبَ الۡمَنُوۡنِ ﴿۳۰﴾ قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّىۡ

(اور) ہم تو اس کے بارے میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں تم کہہ دو کہ (اچھا) تم بھی انتظار کرو

مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِيۡنَ ﴿۳۱﴾ ؕ اَمۡ تَاۡمُرُهُمۡ اَحۡلَامُهُمۡ

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں کیا اُن کی عقلیں سلہ ان کو یہ باتیں بتاتی

بِهٰذَاۤ اَمۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ﴿۳۲﴾ ۚ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ

ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود گڑھ لیا ہے

بَلۡ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ۚ فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ

بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام

سلہ کسی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہوں گے آپ نے فرمایا جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند ۱۲

سلہ ان کی بے عقلی اس سے ظاہر ہے کیونکہ کاہن کے لئے عقل فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنون عقل سے خالی ہوتا ہے ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں ۱۲

ع ۱ ۲۸ ۳



كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۴﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ

بنا تو لائیں۔ کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کئے) بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ

هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ

(مخلوقات کے) پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں ہی نے سارے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں

بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ

(نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین ہی نہیں رکھتے کیا تمہارے پروردگار کے خزانے ان ہی کے پاس ہیں

هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿۳۷﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ

یا یہی لوگ حاکم ہیں یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان سے) سُن

فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ أَمْ

آتے ہیں جو سُن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی صریح دلیل پیش کرے کیا

لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم

خدا کے لئے بیٹیاں ہیں اور تم لوگوں کے لئے بیٹے یا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) اجرت مانگتے ہو

مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۰﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ

يَكْتُبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا

وہ لکھ لیتے ہیں یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں تو جو لوگ کافر ہیں

هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ

وہ خود اپنے داؤں میں (پھنسے) ہیں یا خدا کے سوا ان کا کوئی (دوسرا) معبود ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۳﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا

جن چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اُس سے پاک و پاکیزہ ہے اور اگر یہ لوگ آسمان

مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ

سے کوئی (عذاب کا) ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں تو بول اٹھیں کہ یہ تو دلدار بادل ہے تو (اے رسول) تم

حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿۴۵﴾

ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن جس میں یہ بیہوش ہو جائیں گے ان کے سامنے آ جائے

ملہ یہ کفار کی جہالت کا اظہار ہے کہ اپنے خالق اور سارے جہان کے مالک کے واسطے تو کم رتبہ چیز تجویز کرتے ہیں اور اپنے واسطے اعلیٰ درجہ کی چیز پسند کرتے ہیں
ملہ جو کچھ [illegible] کہتا ہے [illegible] کسی بات پر اپنا دخل ہوتا ہے تو لکھ لیتا ہے جس طرح حضرت رسول [illegible] کو [illegible] کے وقت پر [illegible] اسی وجہ سے [illegible] ان کے پاس [illegible] علم ہے کہ لکھ لیتے ہیں

۵۱ اگرچہ اس میں روایات مختلف ہیں مگر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے شب کے نوافل مراد ہیں حین تقوم سے نماز تہجد اور من اللیل سے نافلہ مغرب و عشا اور ادبار النجوم

۵۲ اس سورہ میں حضرت علی کی وصایت حضرت رسول کا قرب منزلت اور علم مدارج معراج بتوں کی مذمت قرآن کی مدح گمان کی مذمت صغیرہ گناہوں کی بخشش حضرت عثمان کا ذکر اگلے صحیفوں کی باتیں اگلوں کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

جس دن نہ ان کی مکاری ہی کچھ کام آئے گی اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لئے اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور (اے رسول) تم اپنے پروردگار کے حکم سے انتظار میں صبر کئے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو جب تم اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ثُمَّ عَبَسَ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّونَ اٰيَةً

سورہ ۵۳ نجم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باسٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿٩﴾ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ

تارے ۵۳ کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے اور وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے ان کو نہایت طاقتور (فرشتہ جبرئیل) نے تعلیم دی ہے جو بڑا زبردست ہے اور جب یہ (آسمان کے) اونچے (مشرقی) کنارے پر تھا تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر قریب ہو (اور آگے بڑھا) [illegible] (یعنی) دو کمان کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی

۵۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا یہ دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا یہ سن کر لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علی بن ابی طالب کے گھر میں گرا تو لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ آپ علی کی محبت میں گمراہ ہو گئے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو مناقب ابن مغازلی شافعی اور غرر المصطفیٰ ابو حامد خافی اور اس کے علاوہ ایک روایت ابن مردویہ نے ابو الحمراء اور حبۃ العرنی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا نے علی بن ابی طالب کے سوا جتنے دروازے مسجد میں تھے سب کے بند کر دینے کا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گذرا حبہ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ حمزہ بن عبدالمطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں وہ کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو اور ابو بکر و عمر اور عباس کو تو نکالا مگر اپنے چچازاد بھائی علی کو جگہ دی اس پر ایک آدمی بول اٹھا کہ رسول نے اپنے چچازاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے [illegible] کی یہ خبر حضرت رسول تک پہنچی تو آپ نے سب لوگوں کو نماز کے وقت بلا بھیجا اور منبر پر تشریف لے جا کر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ لوگوں نے کبھی نہ سنا تھا جب خطبہ تمام ہو چکا تو فرمایا ایہا الناس میں نے اپنے جی سے دروازوں کو بند کیا اور نہ کھولا اپنے جی سے کھولا اور نہ اپنے جی سے تم لوگوں کو نکالا اور نہ اپنے جی سے علی کو جگہ دی ہے اس کے بعد آپ نے آیت کی تلاوت فرمائی والنجم اذا ھوی ٥ ما ضل صاحبکم وما غوی ٥ وما ینطق عن الھوی ٥ ان ھو الا وحی یوحی دیکھو تفسیر [illegible] جلد ۹ صفحہ ۱۲۲ [illegible] ۵۵ بعض تفاسیر میں ہے [illegible] ہیں اور اسی سے حضرت رسول کے قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے [illegible] ۱۲

مَآ اَوْحٰى ⑩ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ⑪ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ

بھیجی سو بھیجی تو جو کچھ اونھوں نے دیکھا اُن کے دل نے جھوٹ نہ جانا تو کیا وہ (رسول) جو کچھ دیکھتا ہے

عَلٰى مَا يَرٰى ⑫ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ⑬ عِنْدَ

تم لوگ ادس میں اس سے جھگڑتے ہو اور انھوں نے تو اس (جبرئیل) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے

سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ⑭ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ⑮

سدرۃ المنتہیٰ ؎ کے نزدیک اسی کے پاس تو رہنے کی بہشت ہے جب

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ⑯ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا

چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا (اس وقت بھی) اُن کی آنکھ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ

طَغٰى ⑰ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ⑱

حد سے آگے بڑھی اونھوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کی قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ⑲ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

تو بھلا تم لوگوں نے لات و عزیٰ اور تیسرے ؎ پچھلے منات کو دیکھا بھلا یہ خدا

الْاُخْرٰى ⑳ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ㉑ تِلْكَ اِذًا

ہو سکتے ہیں) کیا تمھارے تو بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں یہ تو بہت بے انصافی

قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ㉒ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ

کی تقسیم ہے یہ تو بس صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

باپ دادوں نے گھڑ لئے ہیں خدا نے تو اس کی کوئی سند نازل نہیں کی

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ

یہ لوگ تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ㉓ اَمْ لِلْاِنْسَانِ

حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت بھی آچکی کیا جس چیز کی انسان تمنا کرے

مَا تَمَنّٰى ㉔ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ㉕ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ

وہ اُسے ضرور ملتی ہے آخرت اور دنیا تو خاص خدا ہی کے اختیار میں ہے اور آسمانوں

؎ یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کی طرف ہیں یہی سدرہ تک فرشتوں کا گذر ہے اسکے بعد اس کی باتیں وہی جانے اسی کو سدرۃ المنتہیٰ کہا ہے ۱۲

؎ اگر یک سر موے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم ؎ لات عزیٰ اور منات تینوں بتوں کے نام ہیں جن کی عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے اور منات کو تیسرا اور پچھلا اس وجہ سے کہا کہ کفار لات و عزیٰ کے مقابلہ میں اس کی عزت کم کرتے تھے ۱۲

منزل

فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ

میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی۔ مگر خدا جس کے لئے

بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۲۶ اِنَّ

چاہے اجازت دے اور پسند کرے اس کے بعد (سفارش کر سکتے ہیں) جو لوگ آخرت

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے سے

الربع

تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۲۷ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ

نام۔ حالانکہ انھیں اس کی کچھ خبر نہیں۔ وہ لوگ تو بس گمان (خیال)

يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ

کے پیچھے چل رہے ہیں۔ حالانکہ گمان یقین کے مقابلہ میں کچھ

الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ۲۸ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۵ عَنْ

بھی کام نہیں آیا کرتا۔ تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف

ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۲۹ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ

دنیا وی ہی زندگی کا طالب ہو تم بھی اس سے منہ پھیر لو۔ ان کے علم

مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

کی یہی انتہا ہے۔ تمھارا پروردگار۔ جو اس کے رستہ سے بھٹک گیا اس کو بھی

الربع

سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِي

خوب جانتا ہے۔ اور جو راہ راست پر ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ تاکہ جن لوگوں نے برائی کی ہے انکو انکے

بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۳۱

کارستانیوں کی سزا دے۔ اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے۔ ان کو نیکی کی جزا دے جو

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

صغیرہ گناہوں کے سوا کبیرہ گناہوں سے۔ اور بے حیائی کی باتوں سے

ف۵ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب سوانح... ۱۲

إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ

بچے رہتے ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے۔ وہی تم کو

أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ

خوب جانتا ہے۔ جب اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی

أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ

ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ تو (تکبر سے) اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتایا کرو ل

هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾

جو پرہیزگار ہے اُس کو وہ خوب جانتا ہے بھلا دے رسول اتم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے روگردانی کی

وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ

اور تھوڑا سا (خدا کی راہ میں) دیا اور (پھر) بند کر دیا۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے

فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾

کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں پہونچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنھوں نے (اپنا حق) پورا (پورا ادا) کیا۔ یعنی ان صحیفوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص

أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾

دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے

وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ

اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائیگی۔ پھر اُس کو اس کا پورا پورا

الْأَوْفَىٰ ﴿٤١﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ

بدلا دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (سب کو آخر) تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہونچنا ہے۔ اور یہ کہ

هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾

وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ

وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن

وہی نر اور مادہ دو قسم (کے جاندار) نطفہ سے جب (رحم میں) ڈالا جاتا

ع ٢ ٦

ل یعنی مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصل حالت تو یہ ہے پھر کوئی اچھا کام کرکے اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنا کرو جو بھلا ہے خدا جانتا ہی ہے ہاں کوئی اظہار فضائل کی ضرورت ہو تو اس پر بیان کرتے ہیں جس طرح حضرت یوسف نے اپنے بارے میں فرمایا تھا انی حفیظ علیم ۱۲ حضرت عثمان اکثر خیرات دیا کرتے تھے ایک دفعہ اُن کے رکاب عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے کہا کیا کام ہے تم اتنا خرچ کرتے ہو کہ مجھے خوف ہے تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں اس لئے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا اُن کو معاف کر دے عبداللہ بولا یہ اونٹ جو بار سے لدا ہوا ہے مجھے دیدے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لئے لیتا ہوں حضرت عثمان نے فوراً دیدیا اور دو گواہ بھی کر لئے اس کے بعد خیرات تقسیم سب باب قلم موقوف کر دی تو انہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور روگردانی کرنے سے جنگ احد میں بھاگنا مراد ہے دیکھو گلستان جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ مطبع ...

۵۱ شعریٰ ایک ستارے کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے ۵۲ عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم تھی جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ والفجر میں ہے ۵۳ اس سورہ میں حضرت کی رسالت معجزہ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوح و ہود و صالح و لوط و موسیٰ کے تذکرے، قیامت کا ذکر حضرت علی کی فضیلت وغیرہ مذکور ہے

نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾

سے پیدا کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُسی پر (قیامت میں) دوبارہ اُٹھانا لازم ہے

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾

اور یہ کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایہ عطا کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ کا مالک ہے

وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادًا ۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ

اور یہ کہ اُسی نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو بھی۔ غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ

اور (اس کے) پہلے نوح کی قوم کو۔ بیشک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ہی

اَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾

سرکش تھے۔ اور اسی نے (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا (پھر ان پر جو چھایا سو چھایا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ

تو تو (اے انسان آخر) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر شک کیا کرے گا یہ (محمد) بھی اگلے ڈرانے

الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

والوں میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ہے قیامت قریب آگئی۔ خدا کے سوا اسے کوئی

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾

ٹال نہیں سکتا تو کیا تم لوگ اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔ اور تم اس قدر غافل ہو

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾

تو خدا کے آگے سجدے کرو۔ اور (اُسی کی) عبادت کرو

الآیة ۵۵ نزلت وھی خمس وخمسون آیة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْقَمَرِ نزلت بمکة الا قوله سیھزم الجمع
اور اس کی پچپن آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ قمر مکہ میں اترا

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا

قیامت قریب آگئی۔ اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ

۵۴ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت کے زمانے میں چودھویں شب کو ابوجہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا تم اپنی نبوت کا کوئی صریحی معجزہ دکھلاؤ آپ نے پوچھا آخر تم کیا چاہتے ہو تو اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا تم بھلا اس چاند کے دو ٹکڑے کردو تو جانوں حضرت نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یوں ہی رہا اور حضرت رسول نے لوگوں سے پکار کر فرمایا دیکھو دیکھو لوگو اس پر ابوجہل نے کہا محمد نے نظر بندی کر دی ہے یہودی نے کہا جو لوگ باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھو اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہو گئی تو بولے محمد نے ساری دنیا کی نظر بندی کی ہے اور اس واقعہ کو ابن مسعود انس بن مالک حذیفہ ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور حضرات ائمہ معصومین نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔ اور تمام صحابہ اس کے قائل ہیں اور تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ [illegible] رہا بعض کم عقل یہ کہتے ہیں کہ یہ ہوتا اور اگر ہوتا تو تاریخ میں ذکر ہوتا اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے حالانکہ ان کو خبر نہیں ہندوستان میں بھی لوگوں نے اسکو دیکھا تھا اور اس وقت [illegible] کی سلطنت تھی اور [illegible] تاریخ فرشتہ وغیرہ [illegible] اس واقعہ کو [illegible] تفصیلاً بیان کر دیا ہے اور شک و وسواس کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا



ءَايَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا

دیکھتے ہیں۔ تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے اور ان لوگوں نے جھٹلایا

وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم

اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی۔ اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کے پاس تو وہ

مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا

حالات پہونچ چکے ہیں جن میں کافی تنبیہ تھی۔ اور انتہا درجہ کی دانائی مگر

تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ

(ان کو تو) ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو (اے رسول) تم بھی ان سے کنارہ کش رہو۔ جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل)

شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ

ایک اجنبی اور ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ تو (قیامت سے) آنکھیں نیچے کئے ہوئے۔ قبروں سے نکل

الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ

پڑیں گے۔ گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانے والے کی طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے

إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

جاتے ہوں گے۔ کفار کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔ ان سے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا

پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ تو انھوں نے ہمارے (خاص) بندے (نوح) کو جھٹلایا۔ اور کہنے لگے

مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ

یہ تو دیوانہ ہے۔ اور ان کو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الٰہا)

فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾

میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں۔ تو اب تو ہی (ان سے) بدلا لے۔ تو ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دئے

وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ

اور زمین سے چشمے جاری کر دئے۔ تو ایک کام کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا (دونوں) پانی مل

قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي

کر (ایک ہو) گیا۔ اور ہم نے ایک کشتی پر جو تختوں اور کیلوں سے تیار کی گئی تھی سوار کیا۔ اور وہ ہماری

بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً

نگرانی میں چل رہی تھی (یہ) اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لئے جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اس کو ایک

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾

عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ

عاد (کی قوم) نے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ

ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی

مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

جو لوگوں کو (اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے

مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ

تنے ہیں تو (اُن کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو

يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ

نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا۔ تو کوئی ہے۔ جو نصیحت حاصل کرے (قوم) ثمود

ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ

نے ڈرانے والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی جو ہمیں میں سے ہو اس کی پیروی کریں

اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ

ایسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے بس اسی پر وحی

مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ

نازل ہوئی ہے (نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا شیخی کرنے والا ہے ان کو عنقریب

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

کل[۱] ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے (اے صالح) ہم اونٹنی کو

ع ۱ ۲۲ ۸

[۱] چونکہ قریب ہی عذاب آنے والا تھا اس لئے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں جلد ہونے والے کام کو کل میں ہونے والا کہتے ہیں ۱۲

فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ

کے لیے اُونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ تو تم ان کو دیکھتے رہو۔ اور (تکلیفوں پر) صبر کرو۔ اور ان کو خبر کردو

الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا

کہ ان میں پانی کی باری مقرر کردی گئی ہے ہر (باری والے کو اپنی) باری پر حاضر ہونا چاہئے۔ تو ان لوگوں

صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي

نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر (اس کی) کونچیں کاٹ ڈالیں تو (دیکھو) میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً

اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ (کا عذاب) بھیجا۔ تو وہ باڑ؎ والے

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

کے سوکھے ہوئے چورچور بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ لوط کی قوم نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم

تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی۔ مگر لوط کے لڑکے بالے کہ ہم نے ان کو اپنے

بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن

فضل وکرم سے پچھلے پہر ہی کو بچا لیا ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلا دیا

شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

کرتے ہیں۔ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا۔ مگر ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ

اور اُن سے ان کے مہمانوں (فرشتوں) کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش کی۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً

تو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب آ گیا جو کسی طرح

عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

ٹل نہیں سکتا تھا تو میرے عذاب اور ڈرانے کے (مزے) مزے چکھو

؎ محتظر اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ بنا لیتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لئے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے پھر کچھ عرصے کے بعد وہ گھاس اور لکڑیاں سوکھ کر چورچور ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں اسی کو ھشیم کہتے ہیں خدا نے اس طرف کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ وہ سب ہلاک ہو کر چورچور ہو گئے ١٢

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾

اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آئے تو ان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں

كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ

کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (اے اہل مکہ) کیا

خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ

ان لوگوں سے بھی تمہارے کفار بڑھکر ہیں یا تمہارے واسطے (پہلی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور

يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ

یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے بات یہ ہے کہ انکے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت

اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾

بڑی سخت اور بہت تلخ (چیز) ہے بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا

اس روز یہ لوگ اپنے منہ کے بل (جہنم کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) اب جہنم کی

مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَ

آگ کا مزا چکھو بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر انداز سے پیدا کی ہے اور ہمارا

مَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ

حکم تو بس آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمہارے ہم مشربوں کو ہلاک

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ

کر چکے ہیں تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اور اگر یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں (ان کے

فِى الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ

اعمال ناموں میں (درج) ہے (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے بیشک



الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِي مَقْعَدِ

پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں (یعنی) پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے

سورۃ الرحمن نزلت بمکۃ الا ویسئلہ من فی السموٰت والارض الاٰیۃ فبالمدینۃ وکلھا مدنیۃ او متبعضۃ ثم الدھر وھی ثمان وسبعون اٰیۃ

سورہ رحمٰن مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان

الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَ

کرنا سکھایا سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور

الشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿۷﴾

درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو[1] (انصاف) کو قائم کیا

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ

تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾

اور تول کم نہ کرو اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لئے زمین بنائی

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ

کہ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾

جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول تو (اے گروہ جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ

اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو

ع ۳ ۱۵ ۱۰

[1] تفاسیر اہلبیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی اگرچہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر ... کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے اور ہم ... القیا فی جہنم کی تفسیر میں بیان کر چکا ہوں کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت رسول اور جناب امیر کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو پھر ان صفات کا مستحق ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی وجہ سے ... علی نے اس آیت کو فضائل جناب امیر میں لکھا ہے اور فضل بن روزبہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا ۱۲

ف اس سورہ میں خدا کے احسانات پر تنبیہ ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور انصاف کا حکم۔ اہلبیت رسول کی فضیلت خدا کے سوا ہر شے فانی ہے جن و انس کا ہر چیز پر قادر ہونا ... جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ف چونکہ ناپ تول کے معاملہ سے کوئی انسان خالی نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے اور بعض مفسرین نے میزان سے عدل و انصاف مراد لیا ہے ۱۲

منزل ۷

الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

آگ کے شعلے سے پیدا کیا تو (اے گروہ جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

سے مکر دگے وہی (جاڑے گرمی کے) دونوں مشرقوں کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا (بھی) مالک

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾

تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے اسی نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

دونوں کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے تو (اے جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (اے جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ

کو نہ مانو گے اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں تو (اے جن و انس) تم

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ

اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے جو (مخلوق) زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور

يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ

صرف تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی تو تم دونوں اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

مالک کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے اور جتنے لوگ سارے آسمان و زمین میں ہیں (سب) اسی

الْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

سے مانگتے ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے ایک نہ ایک کام میں ہے تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

کون سی نعمت سے مکر دگے اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوں گے تو تم دونوں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ

اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اے گروہ جن

ع ۲۵

۵۱ جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں ان کو مختلف پیرایہ سے اس سورہ میں بیان کیا ہے اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے ۱۲

۵۲ اگرچہ علم ہیئت کے قاعدے سے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع و غروب کی جگہ روز بدلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے بعض مقامات پر المشارق و المغارب بھی ہے مگر طلوع و غروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہے ایک جاڑے کی ایک گرمی کی اسی کو ہم نے ترجمہ میں ذکر کر دیا ہے مگر یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین ۱۲

۵۳ اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس اور انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے دونوں دریا علی و فاطمہ ہیں اور برزخ (حد فاصل) رسول اللہ ہیں اور موتی مونگے حسن حسین ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ مطبوعہ مصر ۱۲

۵۴ اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے تھے کہ خدا شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا اور مفوضہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کر کے خود بیکار ہو گیا اور معطل بیٹھا ہے ۱۲

الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

وانس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ

سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبے کے نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ) تم میں نہ قوت ہے

اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

نہ غلبہ) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (گنہگار جنو اور آدمیو جہنم میں)

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا

تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں (کسی طرح) روک

تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا

نہیں سکو گے پھر تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے پھر جب

انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا تو تم دونوں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ

اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے تو اس دن نہ تو کسی انسان سے

عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا [١] نہ کسی جن سے تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

گنہگار لوگ تو اپنے چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں پکڑ کے (جہنم میں)

وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ

ڈال دئے) جائیں گے آخر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس نعمت سے انکار کرو گے (پھر ان سے کہا جائیگا) یہی

جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ یَطُوْفُوْنَ

وقف لازم

وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ

بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بیقرار دوڑتے) چکر لگاتے پھریں گے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

ع ٢ / ٢٠ / ١٢

[١] یعنی وہاں یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا بلکہ پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا۔ یا یہ مطلب کہ ان کے چہروں ہی سے پہچان لیا جائیگا پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی ١٢۔

گنہگار چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو دو باغ ہیں تو تم دونو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے دونو باغ (درختوں کی) ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میووں سے لدے) ہیں پھر تم دونو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ

اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے تو تم دونو

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو لہ قسم کے

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ

ہوں گے تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے یہ لوگ اُن فرشوں پر جنکے استر

عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ

اطلس کے ہونگے تکیے لگائے بیٹھے ہونگے دونوں باغوں کے میوے (اسقدر) قریب ہونگے (کہ

دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ

اگر چاہیں تو لیٹے ہوئے کھالیں) تو تم دونو اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اسمیں (پاکدامن) نیچی نگاہ

الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾

آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی عورتیں ہونگی عہ جن کو اُن سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ

تو تم دونو اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (ایسی حسین) گویا وہ (مجسم) یاقوت

وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ

و مونگے ہیں تو تم دونو اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے بھلا نیکی کا

جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

بدلا نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

جھٹلاؤ گے ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں تو تم دونو اپنے پالنے والے کی

لہ دو دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں رنگ بو مزہ قد خشک تازہ وغیرہ یہ اس سبب سے کہ انسان جدت پسند ہے اور ایک چیز چند بار کھانے سے اوکتا جاتا ہے بہشت میں خدا اس کا بھی لحاظ رکھے گا کہ جو اوکتائے بھی نہیں ۱۲

عہ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں شرم سے نیچی نگاہ کرنے والیاں ۱۲

سہ مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اسے اچھا بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کشی نہ کرو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کس کس نعمت سے انکار کروگے دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب تو تم دونو اپنے سر پرست

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ

کی کن کن نعمتوں کو نہ مانوگے ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے تو تم

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکروگے ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾

تو تم دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے ان باغوں میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہونگی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانوگے وہ حوریں ہیں جو خیموں میں چھپی

الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

بیٹھی ہیں۔ پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کروگے ان سے پہلے ان کو

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت سے مکر دگے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ

یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس حسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

نعمتوں سے انکار کروگے (اے رسول) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و کرامت ہے اُس کا نام بڑا بابرکت ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا فَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاٰيَةَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ الْاٰيَةَ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾

جب قیامت برپا ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اُس وقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا

ف۱ اس سورہ میں قیامت کا حال لوگوں کی تین قسمیں سابقین اور ان کے درجے اصحاب یمین اور اُن کے مدارج اصحاب شمال اور ان کی حالت انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت قرآن کو پاک ہی لوگ چھو سکتے ہیں کسی کا اختیار نہیں ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہے ۱۲ -

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤

کسی کو پست کرے گی کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝٦ وَ

اور پہاڑ (ٹکرا کر) بالکل چور چور ہو جائیں گے پھر ذرے بن کر اڑنے لگیں گے اور

كُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا

تم لوگ تین قسم ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے

أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ

ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ

الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُونَ السّٰبِقُونَ ۝١٠ أُولٰئِكَ

والے کیا (مصیبت میں) ہیں اور جو آگے بڑھ جانے والے ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے

الْمُقَرَّبُونَ ۝١١ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝١٣

یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام و آسائش کے باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے

وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝١٥

اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے

مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِينَ ۝١٦ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

کے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے نوجوان لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے (شربت وغیرہ کے

مُّخَلَّدُونَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّنْ

ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنٹر اور شفاف شراب کے جام لئے ہوئے ان کے پاس چکر لگاتے

مَّعِينٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝١٩

ہوں گے جس کے (پینے) سے نہ تو ان کو (خمار سے) دردسر ہوگا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہوں گے

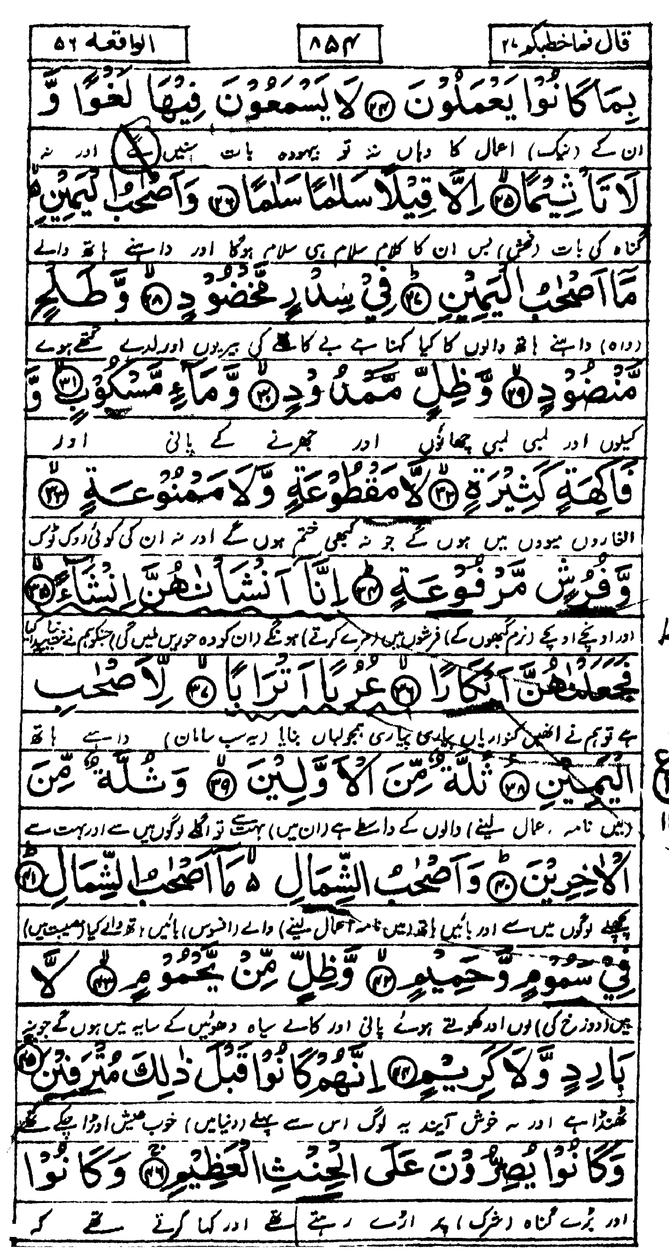
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝٢١

اور جس قسم کے میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے (سب موجود ہے)

وَحُورٌ عِينٌ ۝٢٢ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝٢٣ جَزَاءً

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی یہ بدلا ہے

ف علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں یوشع بن نون موسیٰ کی طرف آل یٰسین کی طرف اور علی بن ابی طالب اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے اور آخر میں ہے کہ علی ان سب میں افضل ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر اور اسکو امام فخرالدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا



بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّ

ان کے (نیک) اعمال کا وہاں نہ تو بیہودہ بات سنیں گے اور نہ

لَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ

گناہ کی بات (فحش) بس ان کا کلام سلام ہی سلام ہوگا اور داہنے ہاتھ والے

مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ

(واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے بے کانٹے کی بیریوں اور لدے گتھے ہوئے

مَّنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَّ

کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں اور جھرنے کے پانی اور

فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾

الغاروں میووں میں ہوں گے جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان کی کوئی روک ٹوک

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾

اور اونچے اونچے (نرم گدیوں کے) فرشوں میں (آرام کرتے) ہونگے (ان کو وہ حوریں ملیں گی) جنکو ہم نے خاص پیدا کیا

فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ

ہے تو ہم نے انھیں کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا (یہ سب سامان) داہنے ہاتھ

الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ

(میں نامہ اعمال لینے) والوں کے واسطے ہے (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے

الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾

پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں)

فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا

ہیں (دوزخ کی) لوں اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو نہ

بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾

ٹھنڈا ہے اور نہ خوش آیند یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش اڑا چکے تھے

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا

اور بڑے گناہ (شرک) پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ



يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا

بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا ہمیں

لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ

یا ہمارے اگلے باپ داداؤں کو پھر اُٹھنا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ ۙ إِلَىٰ مِيقَاتِ

اگلے اور پچھلے سب کے سب روز معین کی میعاد پر ضرور اکٹھے

يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾

کیے جائیں گے پھر تم کو بیشک اے گمراہو جھٹلانے والو یقیناً

لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا

(جہنم میں) تھوہڑ کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم لوگوں کو اُسی سے

الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ

(اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا پھر اُس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور

شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ

پیو گے بھی تو پیاسے[1] اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا قیامت کے دن یہی اُن کی مہمانی ہوگی

خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾

تم لوگوں کو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو جس نطفہ کو تم (عورتوں کے)

أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

رحم میں ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ہم

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ

نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کردیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ

أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾

تمہارے ایسے اور لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

اور تم نے پہلی پیدائش تو سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے

---

[1] بعضوں نے ہیم کے معنی ایک بیماری کے لکھے ہیں جو استسقا کے مشابہ ہوتی ہے اور اُس میں پیاس نہیں بجھتی اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لئے ہیں کہ اس پر جتنا پانی گرا جذب ہوگیا ۱۲

انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ

بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم لوگ بوتے ہو کیا تم اسے [۱] اوگاتے ہو یا ہم

نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا

اوگاتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اسے چور چور کر دیتے

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۵﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ

تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ (ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنسے (نہیں)

مَحْرُومُونَ ﴿۶۷﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿۶۸﴾

ہم تو بدنصیب ہیں ہی تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو

ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿۶۹﴾

کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿۷۰﴾ أَفَرَءَيْتُمُ

اگر ہم چاہیں تو اُسے کھاری بنادیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے تو کیا

ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ﴿۷۱﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ

تم نے آگ پر بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی[۲] سے نکالتے ہو کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا

نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَ

یا ہم پیدا کرتے ہیں ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاددہانی اور مسافروں

مَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿۷۴﴾

کے نفع کے واسطے پیدا کیا تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ﴿۷۵﴾ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ

تو میں تاروں[۳] کے منازل کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی[۴]

تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿۷۶﴾ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿۷۷﴾ فِى كِتَٰبٍ

قسم ہے کہ بیشک یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے جو کتاب (لوح) محفوظ میں

مَّكْنُونٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿۷۹﴾ تَنزِيلٌ

(لکھا ہوا) ہے اس کو بس وہی لوگ[۵] چھوتے ہیں جو پاک ہیں سارے جہان کے

ع ۲ ۳۶ ۱۵

[۱] مٹی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار اور قیامت کا اثبات مقصود ہے کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کر دینا کیوں مشکل ہوگا ۱۲

[۲] اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جنکی ہری ڈالیوں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے ۱۲

[۳] بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب اور مواقع سے اس کا ٹوٹنا مراد لیا ہے ۱۲

[۴] یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور خوشنودی کے نازل ہونے کا وقت ہے جبکہ اس کے پیچھے بندے اس سے غفلت میں اور دنیا کی باتیں کرتے ہیں ۱۲

[۵] یہ اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقعہ ہے مگر حقیقۃً یہ ایک حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے قرآن کا چھونا حرام ہے ۱۲ ۔

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۰ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

پروردگار کی طرف سے (محمدؐ) نازل ہوا ہے تو کیا تم لوگ اس کلام سے

مُّدْهِنُوْنَ ۝۸۱ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝۸۲

انکار رکھتے ہو اور تم نے اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اسکو) جھٹلاتے ہو

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝۸۳ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ

تو کیا جب جان گلے تک آپہونچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا

تَنْظُرُوْنَ ۝۸۴ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ

کرتے ہو اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو

لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝۸۵ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝۸۶

دکھائی نہیں دیتا تو اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں)

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۸۷ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ

تم سچے ہو تو (روح) کو پھیر کیوں نہیں دیتے پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے)

مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۸۸ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۵ وَّجَنَّتُ

مقربین سے ہے تو (اوس کے لئے) آرام و آسایش ہے اور خوشبودار پھول اور نعمت

نَعِيْمٍ ۝۸۹ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۹۰

کے باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائے گا کہ)

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۹۱ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو اور اگر جھٹلانے

مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۹۲ فَنُزُلٌ مِّنْ

والے گمراہوں میں سے ہے تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے

حَمِيْمٍ ۝۹۳ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝۹۴ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

اور جہنم میں داخل کردینا بیشک یہ (خبر) بالکل یقینا

حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۹۵ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۹۶

صحیح ہے تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو

۸۲ اس کا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اسکو جھٹلاتے ہو مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑے گا ۱۲

الثلثة

ع ۳ ۲۲ ۱٦



سورۃ الحدید نزلت بالمدینۃ وقیل بمکۃ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھی تسع وعشرون آیۃ

سورہ حدید مدینہ میں نازل ہوا — خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور اس کی انتیس آیتیں ہیں

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ

جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب

الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ ۚ

حکمت والا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾ ھُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَ

وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی سب سے پہلے اور سب آخر ہے اور (اپنی قدرتوں سے) سب پر

الظَّاھِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳﴾ ھُوَ الَّذِیۡ

ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ ۱؎ ہے اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے وہ وہی تو ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی

سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کئے پھر عرش (کے بنانے) پر

عَلَی الۡعَرۡشِ ۚ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَمَا یَخۡرُجُ

آمادہ ہوا جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اُس سے نکلتی

مِنۡھَا وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡھَا ۚ وَھُوَ

ہے اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو اُس کی طرف چڑھتی ہے (سب) اسکو معلوم ہے

مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ۚ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴﴾

اور تم (جہاں کہیں رہو) جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَاِلَی اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵﴾

سارے آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اُسی کی ہے اور خدا ہی کیطرف کل امور کی رجوع ہوتی ہے

یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّھَارِ وَیُوۡلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیۡلِ ۚ وَ

وہی رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور

ھُوَ عَلِیۡمٌ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ

دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے (لوگو) خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

۱؎ خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں ظاہرا شبہ ہوسکتا ہے مگر ایک ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کرہی نہیں سکتا باقی رہے صفات ذاتی تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے اسی کو کسی اگلے شاعر نے نظم کیا ہے

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم۔ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم۔ پھر آخر اس کا تصور ہوتا کیونکر تو سبب اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ اس کے آثار قدرت پر نظر کریں اس کی ذات کی طرف جو باتیں نسبت دی جاتی ہیں اس کا خیال کرے خلاصہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی صفات کی حیثیت سے پوشیدہ اور آثار قدرت اور نسبتوں کی حیثیت سے ظاہر ہے اسی کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے ۱۲۔

خلاصہ اس سورہ میں خدا نے ہر شے سے خدا کی تسبیح خدا کے صفات تم جاہے کہیں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے خدا اور رسول پر ایمان لاؤ صدیقین اور شہداء۔ دنیا مثل کھیل تماشا ہے ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا ہے ہم شدہ چیزوں پر افسوس نہ کرو۔ ذوالفقار کا ذکر حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسیٰؑ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲

خدا کے صفات — ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے — خدا اور رسول پر ایمان لاؤ



وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ

اور جس (مال) میں اُسنے تم کو اپنا نائب بنایا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۷ وَمَا لَكُمْ لَا

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے اُنکے لئے بڑا اجر ہے اور تمہیں کیا ہوگیا ہے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو حالانکہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ

وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۸ هُوَ الَّذِیْ

اور اگر تم کو باور ہو تو (یقین کرو کہ) خدا تم سے (اس کا) اقرار بھی لے چکا ہے وہی تو ہے جو

یُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ

اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح (و روشن) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۹

سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لیجائے اور بیشک خدا تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ

اور تم کو کیا ہوگیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

وزمین کا مالک و وارث خدا ہی ہے جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

اور جہاد کیا (اور جس نے بعد کیا) وہ برابر نہیں ان کا درجہ اُن لوگوں سے کہیں بڑھکر ہے

مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا

جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں تو) خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۱۰

تو سب سے کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خوب واقف ہے کون

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ

ایسا ہے جو خدا کو خالص نیت سے قرض حسنہ دے تو خدا اُس کے لئے (اجر کو) دوناکرے

حاشیہ:

۱ کیونکہ جب چیزوں کا اصلی مالک وہی ہے تو اب جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کرے گا وہ اُس کا نائب ہوا اسی کی طرف حدیث قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا مال ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دیگا تو میں اسے جہنم میں داخل کردونگا اور اسکی کچھ پرواہ نہیں کروں گا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چیزیں تو وہی ہیں جن پر تمھارے اگلے قابض تھے تم البتہ نئے ہوئے تو اب تمھارا تصرف حیثیت نیابت ہوا نہ اصلی طور پر ۱۲

۲ اس سے یا تو عہد الست کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے روحوں سے اپنی وحدانیت وغیرہ کا اقرار لیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ تم کو عقل و تمیز دی اپنی قدرت کے آثار دکھلائے اس پر بھی اکتفا نہ کی پیغمبروں کو رہنمائی کے لئے بھیجا تو پھر کوئی حجت باقی نہ رہی اور گویا اقرار لیا ۱۲

۳ بالکل واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کشمکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اُس کے برابر بعد والا کیونکر ہوسکتا ہے

۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ خالص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً نہیں ملتا بلکہ آخرت میں ملے گا اس وجہ سے قرض کہا گیا ۱۲

ع ۱۰ / ۱۴



وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور اُس کے لئے بہت معزز صلہ (جنت) ہے جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں

يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ

کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور[۱] ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو اُن سے

الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

کہا جائے گا) کہ تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہوگے

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں

وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن

ایمان والوں سے کہیں گے ایک نظر (شفقت) ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی

نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ

حاصل کریں تو (اُن سے) کہا جائے گا کہ پیچھے کو (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور (وہاں) کسی اور نور کی تلاش کرو پھر اُن کے

بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ

بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا (اور) اُس کے اندر کی جانب تو رحمت ہے

مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ

اور باہر کی طرف عذاب تو منافقین مومنوں سے پکار کر کہیں گے (کیوں بھائی) کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے

قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ

مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں گردشوں کے) منتظر رہے اور

ارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ

(دین میں) شک کیا کئے اور تمہیں (تمہاری) تمناؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور

غَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ

ایک بڑے دغاباز (شیطان) نے خدا کے بارے میں تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا

فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ

جائے گا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانا (بس) جہنم ہے وہی

[۱] مومن کا نور اس کے ایمان کے موافق ہوگا حتی کہ بعض موحد کے نور کی [illegible] ضعیف [illegible] اور وہ پل صراط سے مثل برق کے گذر جائیں گے اس پر بھی جہنم سے آواز آئے گی کہ جلدی سے گذر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے ۱۲

مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑮ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ

تمہارے واسطے سزاوار ہے اور (کیا) بُری جگہ ہے کیا ایمان داروں کے لئے ابھی تک

اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور قرآن کے لئے جو (خدا کی طرف سے) نازل ہوا ہے اُن کے دل

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

نرم ہوں اور اُن لوگوں کے سے نہ ہو جائیں جن کو اُن سے پہلے کتاب (توریت وانجیل) دی گئی

قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ

تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گذر گیا تو اُن کے دل سخت ہو گئے سلہ اور اِن

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑯ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ

میں سے بہتیرے بدکار ہیں جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اُس کے مرنے (افتادہ ہونے) کے بعد

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰

زندہ (آباد) کرتا ہے ہم نے تم سے اپنی (قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ

بیشک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور (جو لوگ) خدا کو نیت خالص سے قرض

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑱ وَ

دیتے ہیں اُن کو دوگنا (اجر) دیا جائے گا اور اُن کا بہت معزز صلہ (جنت) تو ہئی ہے اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

جو لوگ خدا اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک

الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

صدیقوں سلہ اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے اُن کے لیے ان ہی (صدیقوں اور شہیدوں) کا

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

اجر اور انھیں کا نور ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑲ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

وہی لوگ جہنمی ہیں جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض

سلہ کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں خدا کی کتاب سے بنا دی اور جس میں صاف تھی کمال دی اور آخر اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود کے اکہتر اور نصرانیوں کے بہتر فرقے ہو گئے اور یہ اُمت بھی اس خرابی سے نہ بچی اور اس کے خدا جانے کتنے فرقے ہو گئے اگرچہ مشہور تو تہتر ہیں مگر ان کا شاید حساب ۱۲

سلہ امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیہ حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی اسی بنا پر خود حضرت نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے حضرت کی مدح میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس اُمت کے فاروق ہیں ۱۲

ع ۲ ۹ ۱۴

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ

کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت (و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور

تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش ہے (دنیاوی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

جس (کی وجہ) سے کسانوں کی کھیتی (لہلہاتی اور) اُن کو خوش کر دیتی تھی پھر سوکھ جاتی ہے تو تو اس کو دیکھتا ہے

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ

کہ زرد ہو جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کفار کے لئے) سخت عذاب ہے

وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

اور (مومنوں کے لئے) خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی اور دنیاوی زندگی تو بس

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

فریب کا ساز و سامان ہے تم اپنے پروردگار کے (سبب) بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

کے آگے بڑھ جاؤ جس کا عرض ؎ آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے جو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ خدا کا فضل ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۱

جسے چاہے عطا کرے اور خدا کا فضل (و کرم) تو بہت بڑا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

جتنی مصیبتیں روئے زمین پر اور خود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب)

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي

قبل اس کے کہ ہم اُنھیں پیدا کریں کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہیں بیشک یہ

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۲۲ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَ

خدا پر آسان ہے تا کہ جو کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اُس کا رنج نہ کیا کرو اور

؎ جس کی چوڑائی سات آسمان زمین کے برابر ہے پھر اوس کی لمبائی کتنی ہوگی اس کو اللہ ہی جانے ۱۲

وَّلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے تو اس پر نہ اترایا کرو اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز

فَخُوْرِ ۝٢٣ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

کو دوست نہیں رکھتا جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنا

بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٢٤

سکھاتے ہیں اور جو شخص (ان باتوں سے) روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا سزاوار حمد و ثنا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ

ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور

الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ

(انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور

اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ

ہم ہی نے لوہے کو نازل کیا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائی اور لوگوں کے بہت سے نفع (کی

لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ

باتیں) ہیں اور تاکہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اُس کے رسولوں کی کون

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٢٥ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

مدد کرتا ہے بیشک خدا بہت زبردست غالب ہے اور بیشک ہم ہی نے نوح اور

نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ

ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب

وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

مقرر کی تو اُن میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں کے بہتیرے

فٰسِقُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا

بدکار ہیں پھر اُن کے پیچھے ہی اُن کے قدم بقدم اپنے اور پیغمبر بھیجے

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ

اور اُن کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور اُن کو انجیل عطا کی

ف۱ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد تلوار ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سی تلوار ہے جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا تو اب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہرتی کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ احد میں حضرت علی کے واسطے نازل ہوئی اور اسی کی مدح میں جبرئیل نے لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی اور ہم جنگ احد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکے ہیں اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہلبیت سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

ع ۳ / ۶ / ۱۹

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَّ

اور جن لوگوں نے اُن کی پیروی کی اُن کے دلوں میں شفقت اور مہربانی

رَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا

ڈال دی اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تھی

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا

ہم نے اُن کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (ان لوگوں نے) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے (خود ایجاد کیا) تو اُسکو

حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ

بھی جیسا نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے تو جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اُن کو ہم نے اُن کا اجر

اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ

دیا اور ان میں کے بہتیرے تو بدکار ہی ہیں اے ایمان دارو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوا بِرَسُولِهٖ يُؤْتِكُمْ

خدا سے ڈرو اور اُس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا

اپنی رحمت کے دو حصے اجر عطا فرمائے گا اور تم کو ایسا نور عنایت فرمائے گا

تَمْشُونَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ

جس (کی روشنی) میں تم چلوگے اور تم کو بخش بھی دے گا اور خدا تو بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿۲۸﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

مہربان ہے (یہ اس لئے کہا جاتا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مومنین

اَلَّا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ

خدا کے فضل (و کرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے

وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۹﴾

اور خدا تو بڑے فضل (و کرم) کا مالک ہے

رہبانیت کی مذمت

ع ۴ ۴ ۲۰

سورۃ المجادلۃ نزلت بالمدینۃ بعد سورۃ المنافقون — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — ثم الحجرات وھی اثنتان و عشرون آیۃ

سورۂ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوا — خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور اسکی بائیس آیتیں ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

(اے رسول) جو عورت (خولہ) تم سے اپنے شوہر (اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے گلے شکوے

وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کرتی ہے خدا نے اس کی بات سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک خدا بڑا

سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ

سننے والا دیکھنے والا ہے تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں (اپنی بی بی کو ماں کہتے ہیں)

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ

وہ کچھ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) اُن کی مائیں تو بس وہی ہیں جو ان کو جنتی ہیں اور

وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ

وہ بیشک ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور خدا بیشک معاف

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ

کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کر

نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ

بیٹھیں پھر اپنی بات واپس لیں تو دونوں کے ہم بستر ہونے سے پہلے (کفارہ میں) ایک

مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ

غلام کا آزاد کرنا (ضرور) ہے اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ بھی

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ

کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے پھر جس کو غلام نہ ملے تو دونوں کی مقاربت کے قبل

مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ

دو مہینے کے پے در پے روزے (رکھے) اور جس کو اس کی بھی قدرت نہ ہو

فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا (فرض) ہے یہ (حکم) اس لئے ہے تاکہ تم خدا اور اس کے

الجزء ۲۸ — الثامن والعشرون

[1] اس سورہ میں خولہ اور اُسکے شوہر کا قصہ ظہار کا حکم کا۔ پھوسی کی مذمت یہودیوں کا سلام سرگوشی کا حکم۔ رسول سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم۔ ابن نبیل وغیرہ کا قصہ عبید اللہ اور اُسکے باپ کا قصہ مومنین کی مدح وغیرہ کا بیان ہے ۱۲

[2] اسلام کے قبل عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی کو غصہ میں ماں کہدیتا تو اُسپر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی چنانچہ ایک دن خولہ بنت ثعلبہ نماز پڑھ رہی تھی اور اُس کا شوہر اوس بن صامت اُسے دیکھکر دوسری دھن میں ہوا اُسنے کسی وجہ سے انکار کیا تو اُس نے یہ کہدیا کہ تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے یہ سنکر وہ پریشان ہوئی اور افتاں و خیزاں حضرت رسول کے پاس پہنچی آپ نے فرمایا تم دونوں آپس میں حرام ہو گئے اس سے وہ اور زیادہ حیران ہوئی اور بولی میں اب بڑھیا ہوئی بہت سے ننھے ننھے بچے ہیں شوہر سے جدا ہو کر اُن کی کیونکر پرورش کروں آپنے فرمایا میرے خیال میں تو حرام ہو گئی اب بدون حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا اس پر اُسنے خدا سے شکایت و فریاد کی اُسکی کئی مرتبہ کی فریاد کے بعد یہ حکم آیا کہ وہ حرام تو ضرور ہے لیکن اس کے شوہر پر کفارہ دینا لازم ہے قبل اسکے کہ ہم بستر ہو اس کی تصریح خود قرآن میں بھی ہے اور تفصیل کتب فقہیہ میں دیکھو ۱۲

رَسُولِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

رسول کی باتوں کی تصدیق کرو اور یہ خدا کی مقرر حدیں ہیں اور کافروں کے لئے درد ناک

اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا

عذاب ہے بیشک جو لوگ خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اُسی طرح)

كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ

ذلیل کئے جائینگے جس طرح اُن سے پہلے کے لوگ ذلیل کئے جا چکے ہیں اور ہم تو اپنی صاف صریح

بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

آیتیں نازل کرچکے اور کافروں کے واسطے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے جس دن خدا ان سب کو دوبارہ

اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ

اُٹھائے گا تو ان کے اعمال سے اُن کو آگاہ کردیگا یہ لوگ (اگرچہ) انکو بھول گئے ہیں مگر خدا نے انکو یاد رکھا ہے

وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اور خدا تو ہر چیز کا گواہ ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا جانتا ہے جب تین (آدمیوں) کا خفیہ مشورہ ہوتا

ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

ہے تو وہ (خدا) اُن کا ضرور چوتھا ہے اور جب پانچ کا (مشورہ) ہوتا ہے تو وہ انکا چھٹا ہے

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ

اور اُس سے کم ہوں یا زیادہ اور چاہے جہاں کہیں ہوں وہ اُن کے ساتھ

مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ضرور ہوتا ہے پھر جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے قیامت کے دن اُنکو اُس سے آگاہ کردیگا بیشک خدا

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ

ہر چیز سے خوب واقف ہے کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے

النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ

منع کیا گیا تھا غرض جس کام کی اُن کو ممانعت کی گئی تھی اُسی کو پھر کرتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ)

ع ٦ ١

ﻟﻪ جب مسلمان جہاد کو جاتے تو کفار و منافقین [illegible] آپس میں سرگوشیاں کرتے اور جب کوئی مومن ادھر سے گزرتا تو اُسکی طرف اشارہ کرتے وہ بیچارہ یہ خیال کرتا کہ شاید میرے بھائیوں پر کوئی افتاد پڑی اس سے اُن کو رنج ہوتا اور رسول سے شکایت کرتے اُس پر ہرچند ممانعت کی گئی مگر باز نہ آئے اُن ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا

گناہ اور (بیجا) زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب

جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ

تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے تم کو سلام نہیں کیا ان لفظوں سے سلام کرتے ہیں[1] اور

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ

اپنے جی میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا (اے رسول

جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اُن کو دوزخ ہی (کی سزا) کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے تو وہ (کیا) بری جگہ ہے اے

اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

ایمانداروجب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ

نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى

اور خدا سے ڈرتے رہو جس کے سامنے (ایک دن) جمع کئے جاؤ گے (بری باتوں کی) سرگوشی

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ

تو بس ایک شیطانی کام ہے اور اس لئے کرتے ہیں تاکہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہونچے حالانکہ

شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

خدا کی طرف سے آزادی دیئے بغیر سرگوشی ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور مومنین کو تو خدا ہی پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ

بھروسا رکھنا چاہئے اے ایماندارو جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں

تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا

جگہ کشادہ کردو تو کشادہ کر دیا کرو خدا تم کو کشادگی عطا کرے گا اور جب

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ

تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایماندار ہیں اور

---

[1] سلام کے معنی سلامتی کے ہیں اور یہ ایک قسم کی دعا ہے اور سام کے معنی موت کے ہیں اور یہ بددعا ہے یہود جب حضرت کو سلام کرتے تو السام علیک (تم پر موت ہو) کہتے آپ اس کے جواب میں حضرت علیکم (تم پر) فرماتے اسی کا تذکرہ ہے ۱۲

[2] اصحاب رسول کی یہ عادت تھی کہ جب حضرت کے گرد بیٹھتے تو گھس کے اور جب کوئی نیا آدمی آتا تو جگہ نہ دیتے ایک دفعہ جمعہ کے دن مسجد میں اصحاب جمع تھے حضرت صفہ میں بیٹھے تھے کہ بدر کے کچھ لوگ آئے اور سلام کیا حضرت نے جواب دیا مگر اصحاب نے ان کو بیٹھنے کی جگہ نہ دی یہ آپکو ناگوار ہوا اور انکو جگہ دینے کا حکم دیا بعض اصحاب کو ناگوار گذرا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

جن کو علم عطا ہوا ہے خدا اُن کے درجے بلند کرے گا اور خدا تمھارے سب کاموں سے

خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ

باخبر ہے اے ایماندارو! جب پیغمبر سے کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو

فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہی تمھارے واسطے بہتر

لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

اور پاکیزہ بات ہے پس اگر تم کو اس کا مقدور نہ ہو تو بیشک خدا بڑا بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

مہربان ہے (مسلمانو) کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ (رسول کے) کان میں بات

نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

کہنے سے پہلے خیرات کر لو جب تم لوگ (اتنا سا کام) نہ کر سکے اور خدا نے تمھیں معاف کر دیا

فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ

تو پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت

وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے باخبر ہے کیا تم نے اُن لوگوں کی حالت پر

الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم

غور نہیں کیا جو اُن لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا نے غضب ڈھایا ہے تو اب وہ نہ

مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَ

تم میں ہیں اور نہ اُن میں ہیں یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں

هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ

اور وہ جانتے ہیں۔ خدا نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ

سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا

یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے اُن لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور (لوگوں کو)

ف اصحاب رسول اکثر بہت حریص تھے کہ حضرت رسول سے خلوت میں باتیں کریں اور دیکھا دیکھی ہر شخص اسی کا خواہشمند تھا اور اس سے حضرت کو تکلیف الگ ہوتی اور بیچارے غریبوں کو اس کا موقع نہ ملنے سے انکی دلشکنی الگ آخر خدا کا یہ حکم ہوا کہ جو خلوت کرنا چاہے وہ پہلے کچھ صدقہ حاضر کرے اس میں ان دونوں زحمتوں کے دفعیہ کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اس صدقہ سے غریبوں کا کچھ بھلا ہو جائے غرض یہ حکم ہونا تھا کہ سب خلوت کرنے والے الگ ہوئے اور حضرت علیؑ کے سوا سب کے سب دس روز تک حضرت کے پاس بھی نہ آئے مگر حضرت علی باوجود فقر و فاقہ کے روز صدقہ دیتے اور حضرت کے پاس بیٹھ کر بالکل خلوت میں علوم کی تعلیم پاتے راز و نیاز کی باتیں کرتے ۵ دو دن صدقہ دیتی یہ فاطمہ کا طور تھا سوائے عاشق و معشوق کوئی اور نہ تھا + یہ فضیلت بھی حضرت علی کی مخصوصات سے ہے اور اسی پر عبداللہ ابن عمر رشک کیا کرتے تھے اور خود جناب امیر بھی فخر فرماتے ہیں کہ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کرے گا غرض یہی ہے کہ تا پوشی رسول سے کم ہوئی اور پھر تھوڑے کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۰ ۱ مطبوعہ مصر و مدارک شاہی اور شرح مشکوٰۃ وغیرہ ۱۲ سلمہ

ع ۲ ۷ ۲

ف عبداللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ ہے جو منافقوں سے مسلمانوں کی برائی کرتے اور اُن کی ان باتوں سے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں سو رہا نہ وہاں سو در ماندہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے



عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَن

خدا کی راہ سے روک دیا تو ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے خدا کے سامنے ہرگز

تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ

نہ ان کے مال ہی کچھ کام آئیں گے نہ اُن کی اولاد

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾

یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جس دن خدا اُن

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ

سب کو دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے گا تو یہ لوگ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح

لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ

اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں آگاہ رہو یہ لوگ

الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ

یقیناً جھوٹے ہیں شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور خدا کی یاد ان سے

ذِكْرَ اللّٰهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ

بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں سُن رکھو کہ شیطان کا

الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ

گروہ گھاٹا اُٹھانے والا ہے جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ

مخالفت کرتے ہیں وہ سب ذلیل لوگوں میں ہیں خدا نے حکم ناطق دے دیا ہے

اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾

کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

جو لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے

يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا

رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ

؎ جب مسلمانوں نے گرد و نواح کی بستیوں کو بھی فتح کر لیا تو کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یوں ہی ہم کو فارس و روم کے فتح کی بھی توفیق دیگا اُس پر عبداللہ ابن سلول منافق بول اُٹھا کہ ان احمقوں نے فارس و روم کو ایسے ہی گمان سمجھ لیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؎ ایک دفعہ حضرت رسول نے پانی نوش کیا اور اس میں سے کچھ بچ گیا تو عبداللہ ابن سلول کے بیٹے عبید اللہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اس کو لیجاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں شاید اس کا مرض خلق کم ہو جائے غرض وہ اپنے باپ کے سامنے لے گیا عبداللہ سلول نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولا رسول اللہ کا جھوٹا پانی لایا ہوں تا کہ تیرا دل نفاق و شرک سے پاک ہو وہ ملعون جھلا کے کہنے لگا تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لایا عبید اللہ یہ سُنکر جھنجھلاتا ہوا حضرت کے پاس آکر کہنے لگا اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اُڑا دوں آپ نے فرمایا تم کو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہئے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یہ ایک روایت تھی مگر علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت علیؑ حمزہؓ اور عبیدہ جہاد کے واسطے عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلے میں نکلے تھے اور تینوں کو واصل جہنم کر کے واپس آئے تو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲

اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ

ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کیوں نہ) ہوں

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثابت کر دیا ہے اور فیض اپنے

بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

نور سے ان کی تائید کی ہے اور اُن کو بہشت کے اُن (ہرے بھرے) باغوں میں داخل کرے گا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہینگے خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

یہی خدا کا گروہ ہے سُن رکھو کہ خدا ہی کے گروہ کے لوگ دلی مرادیں پائیں گے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِیَّةٌ بَعْدَ الْبَیِّنَةِ ثُمَّ النَّصْرِ وَهِیَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً

سورہ حشر [1] مدینہ میں نازل ہوا اور اُس کی چوبیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

غالب حکمت والا ہے وہی تو ہے جس نے کفار [2] اہل کتاب (بنی نضیر) کو پہلے

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔ ؕ

حشر (جلائے وطن) میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا (مسلمانو)

مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

تم کو تو یہ وہم بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے قلعے

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ

اُن کو خدا (کے عذاب) سے بچالیں گے مگر جہاں سے اُن کو خیال بھی نہ تھا خدا نے

[1] اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان کیا ہے ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے بنی نضیر کی جلاوطنی مال کی تقسیم جناب امیر کی سخاوت ابن ابی وغیرہ منافقین کی حالت کفار و منافقین کی تشبیہ اسمائے باریتعالیٰ ۱۲

[2] بنی عامر اور بنی نضیر یہودیوں کے دو قبیلے تھے مدینہ سے کچھ فاصلے پر رہتے تھے عمر بن ضمیری نے عامر کے دو آدمیوں کو مار ڈالا اور چونکہ یہ دونوں قبیلے آپ کے ذمہ تھے اس وجہ سے آپ چند اصحاب کے ساتھ دونوں کا خوں بہا دلوانے کی غرض سے بنی نضیر کے پاس آئے اور اُن سے مدد چاہی ان لوگوں نے ظاہر میں تو اپنا اشتیاق ظاہر کیا خفیہ یہ مشورہ کیا کہ جس دیوار کے نیچے آپ بیٹھے تھے اسکے اوپر سے ایک بڑا پتھر آپ پر گرا کر آپکا کام تمام کر دیا جائے بالہام غیبی آپ کو اسکی اطلاع ہو گئی تو آپ وہاں سے اُٹھکر مدینہ آئے اور اصحاب سے وہیں قیام کرنیکا حکم دیا تاکہ ان کی شرارت کھل جائے غرض وہ لوگ بھی کچھ دیر کے بعد مدینہ میں آگئے آپ نے محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے رئیس کعب بن اشرف کا سر کاٹ لائیں وہ چند آدمیوں کے ہمراہ گئے اور کامیاب آئے اسکے بعد آپ نے اُن کہلا بھیجا کہ اب تمھاری مکاری ظاہر ہو گئی تم ہماری ولایت سے نکل جاؤ یا لڑنے پر طیار ہو جاؤ اور دس روز کی مہلت دیگئی ادھر ابن ابی نے انکا دل بڑھایا اور دو ہزار کی کمک کا وعدہ کیا وہ لڑنے پر طیار ہوئے مگر جب مسلمانوں کا حملہ ہوا تو قلعہ میں محصور ہوئے اور چند روز کے بعد جلاوطنی پر آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا اس شرط سے کہ اپنے ہتھیار رہیں چھوڑ دیں جس قدر مال و اسباب لیجا سکو لے جاؤ غرض وہ لوگ جلاوطن ہو کر شام میں اریحا اور روزعات میں جا اور خیبر کے یہودی جا کر آباد ہوئے تھے جا بسے قرآن میں اسی ہی کا مذکور ہے ۱۲

ع ۹ / ۳ / ۳



لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ

ان کو آلیا اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ وہ لوگ

بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا

خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑنے لگے تو

يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ

اے آنکھ والو عبرت حاصل کرو اور خدا نے ان کی قسمت میں جلا وطنی نہ

الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

لکھا ہوتا تو ان پر دُنیا میں بھی (دوسری طرح) عذاب کرتا اور آخرت میں تو ان پر

عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

جہنم کا عذاب ہے ہی یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی

وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾

اور جس نے خدا کی مخالفت کی تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب دینے والا ہے

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى

(مومنو) کھجور کا درخت جو تم نے کاٹ ڈالا یا جوں کا توں اس کی جڑوں پر

اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

کھڑا رہنے دیا تو خدا ہی کے حکم سے اور مطلب یہ تھا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے

وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ

(تو) جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے بے لڑے ﴿لہ﴾ دلوا دیا اس میں تمہارا حق نہیں کیونکہ تم نے اس کے لئے کچھ دوڑ

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ

دھوپ تو کی نہیں نہ گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر خدا اپنے پیغمبروں کو جس پر

رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾

چاہتا ہے غلبہ عطا فرماتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ

تو جو مال ﴿لہ﴾ خدا نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے بے لڑے دلوایا ہے وہ خاص خدا

﴿لہ﴾ کفار سے جو مال جہاد کے بعد حاصل ہو اسے غنیمت اور جو بے لڑے ملجائے اس کو فے کہتے ہیں ۱۲ ﴿لہ﴾ بنی نضیر پچاس زرہیں پچاس خود تین سو چالیس تلواریں چھوڑ گئے تھے اور ان میں سے دو آدمی ایمان لائے تھے سفیان ابن عمیر اور سعد بن وہب آپ نے چونکہ وہ سب مال خاص آپ کا تھا صرف مہاجرین کو تقسیم کر دیا اور انصار میں صرف تین آدمیوں کو دیا ابودجانہ سہیل بن حنیف اور زید بن ظہیر ۱۲۔

منزل ۷

ف ۵ شریعت میں تقسیم کے مال تین قسم کے ہیں۔ زکوٰۃ غیر بنی ہاشم کی ان پر حرام ہے۔ غنیمت جو لڑ کر کفار سے حاصل ہو اس میں سے خمس تو بنی ہاشم کا باقی کل مجاہدین کا اس کا ذکر پارہ دہم کے شروع میں ہو چکا ہے۔ تیسرے فئے جو بے لڑے حاصل ہو وہ خاص رسول کا ہے جس کو

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ

اور رسول اور (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں اور

وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ

محتاجوں اور پردیسیوں کا ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولتمند ہیں ہر پھر کر دولت

الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ٭

ان ہی میں نہ رہے پاں جو تم کو رسول دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس سے

وَمَا نَهٰىکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سخت عذاب

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ

دینے والا ہے (اس مال میں) ان مفلس مہاجروں کا (حصہ) بھی ہے جو اپنے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ

گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ کئے) گئے (اور) خدا کے فضل اور خوشنودی کے

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ

طلبگار ہیں اور خدا کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۸ وَالَّذِیْنَ

ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں اور (ان کا بھی حصہ ہے) جو لوگ

تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ

مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ

مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ

ہجرت کرکے ان کے پاس آئے اُن سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس کی اپنے دلوں میں

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ

کچھ غرض نہیں پاتے اور اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی (کیوں نہ) ہو دوسروں

کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا

بھی حق ہے۔ چاہیں دیں مگر اس کے بعد مستحق بنی ہاشم ہی ہیں یعنی اولاد ابوطالب و عباس وغیرہ دوسری چیزوں کا خمس بھی ان ہی کا ہے اسی بنا پر ان لوگوں میں بھی شرط ہے کہ یتیم و محتاج و پردیسی بھی بنی ہاشم سے ہوں ورنہ نہیں ۱۲

ف ۶ ابوالقاسم دمشقی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے حضرت سیدہ سے دوپہر کا کھانا طلب کیا جناب سیدہ نے قسم کھائی کہ گھر میں کچھ نہیں ہے اور حیا کی وجہ سے آپ سے ذکر نہ کر سکیں آپ اسی فکر میں باہر نکلے اور ایک دینار کسی سے قرض لے کر بازار کی طرف چلے دیکھا کہ مقداد باحال پریشان چلے آتے ہیں اور دھوپ کی شدت سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور صورت بدل گئی ہے حضرت نے سبب پوچھا تو کہنے لگے اس وقت کچھ نہ پوچھئے اور مجھے جانے دیجئے فرمایا بھائی تم کو تو یہ مناسب نہیں کہ اپنا حال مجھ سے چھپاؤ تب عرض کی مولا میں کیا کہوں میرے بچے اس وقت بھوک سے رو رہے ہیں اور مجھ سے انکا حال تباہ دیکھا نہیں جاتا اسی پریشانی میں گھر سے نکلا ہوں آپ نے فرمایا اے بھائی جو باعث تمہارے گھر سے نکلنے کا ہے وہی سبب مجھے بھی درپیش ہے مگر میں اپنے اوپر تم کو ترجیح دیتا ہوں یہ کہکر وہ دینار ان کے حوالہ کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر واپس آئے یہاں خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور بہشت سے کھانا بھیجا کہ گھر بھر نے اور محلہ والوں نے بھی کھایا اس کی شان نزول میں اور بھی کئی روایتیں ہیں اور لوگوں نے علمائے اہل سنت سے بیان کی ہیں مگر وہ سب جناب امیر ہی کی شان میں ہیں ۔۱۲

منزل ۷

الربع

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ

تو ایسے ہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور (اُن کا بھی حصہ ہے) جو لوگ ان (مہاجرین) کے بعد آئے

بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

(اور) دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہمارے اور اُن لوگوں کے جو ہم سے پہلے

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا

ایمان لا چکے مغفرت کر اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں

غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾

ع ۱ ۱۰ ۴

کسی طرح کا کینہ نہ آنے دے پروردگارا بیشک تو بڑا شفیق نہایت رحم والا ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ

کیا تم نے اُن ۱؎ منافقوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنے کافر بھائیوں اہل کتاب سے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ

کہا کرتے ہیں کہ اگر کہیں تم (گھروں سے) نکالے گئے تو یقین جانو

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ

کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے

قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾

اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ضرور تمہاری مدد کریں گے مگر خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں

لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا

اگر کفار نکالے بھی جائیں تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر اُن سے لڑائی ہوئی

لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ

تو اُن کی مدد بھی نہ کریں گے اور اگر اُن کی مدد کریں گے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ

پھر ان کو کہیں سے کمک بھی نہ ملے گی (مومنو) تمہاری ہیبت اُن کے دلوں میں خدا سے بھی

مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا

بڑھ کر ہے یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے یہ سب کے سب مل کر بھی تم سے

۱؎ یہ عبداللہ بن اُبی اور ودیعہ اور رفاعہ وغیرہ کا قصہ ہے جنہوں نے بنی نضیر سے نصرت اور ہمراہی کا وعدہ کیا تھا ۱۲۔



يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ

(سب مل کر) نہیں لڑ سکتے مگر ہر طرف سے محفوظ بستیوں میں یا (شہر پناہ کی)

مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ

دیواروں کی آڑ میں۔ ان کی آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تم خیال کرو گے کہ سب ایک (جان) ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں یہ اس

قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وجہ سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں ان کا حال اُن لوگوں کا سا ہے جو ان سے کچھ ہی

قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾

پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا پھر جب

كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ

وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں سارے جہان کے پروردگار

الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ

سے ڈرتا ہوں تو دونوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (ڈالے) جائیں گے اور

خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا

اُسی میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی تمام ظالموں کی سزا ہے اے ایمان والو

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ

خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ کل (قیامت) کے واسطے اُس نے پہلے سے

لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

کیا بھیجا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے باخبر ہے

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ

اور اُن لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا جو خدا کو بھلا بیٹھے تو خدا نے اُنھیں ایسا کر دیا کہ وہ آپ اپنے کو بھول گئے

ع ۲ / ۷ / ۵

ط یعنی ان کے گرد خندق یا فصیل ہو کر دشمن کے حملے سے بچ سکیں ۱۲ منہ

ط یہ بدر والوں کی طرف اشارہ ہے جو ان سے تھوڑے پیشتر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے ۱۲ منہ

ط اس سے عبداللہ ابن ابی کی طرف اشارہ ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے جس کو بدر میں شیطان نے اوکسایا تھا اور بعض لوگوں نے برصیصا عابد کو مراد لیا ہے جس کو شیطان نے بہکا کر تباہ کیا اور عمر بھر کی عبادت بیکار ہوئی اور اس کا قصہ مشہور ہے ۱۲

أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ

یہی لوگ تو بدکردار ہیں جہنمی اور جنتی کسی طرح

النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ

برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی لوگ تو کامیابی حاصل کرنے

الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ

والے ہیں اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر (بھی) نازل کرتے تو تم اس کو

لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَ

دیکھتے کہ خدا کے ڈر سے جھکا اور پھٹا جاتا ہے اور

تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

یہ مثالیں ہم لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا

وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے وہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی

هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

قابل عبادت نہیں (حقیقی) بادشاہ پاک ذات (ہر عیب سے) بری امن دینے والا نگہبان

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾

غالب زبردست بڑائی والا یہ لوگ جس کو (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں اس سے پاک ہے

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ

وہی خدا (تمام چیزوں کا) خالق موجد صورتوں کا بنانے والا اسی کے

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اچھے اچھے نام ہیں جو چیزیں سارے آسمان و زمین میں ہیں

وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

سب اسی کی تسبیح کرتی ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے

ع ۳

ف۱ ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسول کا ارادہ خفیہ طور پر مکہ کا تھا اور یہ بات صرف خاص خاص لوگوں کو معلوم تھی۔ اسی زمانہ میں سارہ عمرو صیفی کی لونڈی جو مشہور گانے والی تھی مکہ سے مدینہ آئی اور پہلے حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے پوچھا تو اسلام کے واسطے یہاں آئی ہے بولی نہیں پھر پوچھا کیا ہجرت کر کے آئی بولی نہیں بلکہ کھانے کپڑے کے واسطے آپ نے پوچھا کہ مالداروں کیوں نہ اٹھا کے گئی بولی جنگ بدر کے بعد کسی نے مجھ سے اسکا نام سنا ہی نہیں غرض اولاد عبدالمطلب نے کھانا کپڑا سواری روپے دیے وہ رخصت ہو کر حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس پہونچی اُس نے ایک خط لکھکر حوالہ کیا اور اُس میں لکھدیا کہ حضرت کا ایسا ارادہ ہے تم اپنے ہتھیار درست رکھو یہ بات حضرت کو جبرئیل کے ذریعہ معلوم ہو گئی آپ نے جناب امیر مقداد اور عمار کو اُس کے پیچھے روانہ کیا راستہ میں اُس سے ملاقات ہوئی ہر چند تلاش کیا مگر خط نہ ملا آخر جناب امیر نے فرمایا واللہ رسول دروغگو نہیں اور تلوار لیکر اُس کو قتل کی دھمکی دی تو اس نے اپنے سر کے بال سے نکال کر دیا جب یہ خط حضرت کے پاس پہونچا تو آپ منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا تم میں سے ایک شخص نے مکہ والوں کو خط لکھا ہے اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ وہ رسوا ہوگا تیسری مرتبہ کہنے کے بعد حاطب اُٹھا اور کہنے لگا میں نے لکھا ہے مگر خدا آگاہ ہے میں نے اسلام کے بعد نفاق اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے رشتہ داروں کے خیال سے ایسا کیا آپ نے حکم دیا اس کو مسجد سے نکالدو غرض لوگ مارتے ہوئے اُس کو باہر لے گئے آپ نے پھر واپس بلایا اور توبہ کرائی ان آیات میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | بِسْمِ النِّسَآءِ وَهِيَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ اٰيَةً

سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی تیرہ آیتیں ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ

اے ایماندارو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی کی تمنا میں

اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا

نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو اُن کے پاس

بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ

دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور جو (دین) حق تمہارے پاس آیا ہے اُس سے وہ لوگ انکار کرتے

اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ

ہیں وہ لوگ رسول کو اور تم کو اس بات پر (گھر سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار

جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۤ تُسِرُّوْنَ

خدا پر ایمان لے آئے ہو (اور) تم ہو کہ اُن کے پاس چھپ چھپ

اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

کے دوستی کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تم کچھ بھی چھپا کر یا بالاعلان

اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

کرتے ہو میں اُس سے خوب واقف ہوں اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا تو وہ سیدھی راہ سے

السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ

یقیناً بھٹک گیا اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور

يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ

ایذا کے لیے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بھی بڑھائیں گے اور اپنی زبانیں بھی

وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ

اور چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے ہی

لَآ اَوْلَادُكُمْ ڔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ڔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

کچھ کام آئیں گے نہ تمہاری اولاد (اُس دن تو) وہی فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ بھی تم

حاطب بن ابی بلتعہ کا قصہ

ع ۵ اس سورہ میں خدا نے حاطب بن ابی بلتعہ کی شرارت حضرت ابراہیم کی دعا جو کفار تم سے شرارت نہ کریں ان سے معاملہ نہیں سبیعہ کا قصہ۔ کافر اور مسلمان عورت کا قاعدہ۔ یہودیوں کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ

کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے (مسلمانو) تمہارے واسطے تو ابراہیم اور

حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ

اُن کے ساتھیوں (کے قول وفعل) کا اچھا نمونہ (موجود) ہے کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫

کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جنھیں تم خدا کے سوا پوجتے ہو بیزار ہیں

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ

ہم تو تمہارے (دین کے) منکر ہیں اور جب تک تم یکتا خدا پر ایمان نہ لاؤ ہمارے

اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ

تمہارے درمیان کھلم کھلا عداوت ودشمنی قائم ہو گئی مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے (منھ بولے)

لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ

باپ سے (البتہ) کہا تھا کہ میں آپ کے لیے مغفرت کی دعا ضرور کرونگا اور خدا کے سامنے تو میں آپکے واسطے

مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

کچھ اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے پالنے والے (خدا) ہم نے تجھی پر بھروسا کر لیا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری

الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے پالنے والے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش[1] کا ذریعہ نہ قرار دے

اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤

اور پروردگارا تو ہمیں بخشدے بیشک تو غالب (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا

ان لوگوں (کے افعال) کا تمہارے واسطے جو خدا اور روز آخرت کی اُمید رکھتا

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

ہو اچھا نمونہ[2] ہے اور جو (اس سے) مونھ موڑے تو خدا بھی یقیناً

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ

بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے قریب ہے کہ خدا تمہارے اور ان میں سے

[1] یعنی تو ہم پر کفار کو غلبہ نہ عطا کرتا کہ وہ زور و ظلم کریں اور ہم معرض امتحان میں آئیں اور ان پر پھر عذاب آئے یہ بظاہر حضرت ابراہیم کی دعا ہے ۱۲

[2] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا ذکر حکم تمسلمانوں کو ترغیب کے واسطے ہے ۱۲

حضرت ابراہیم کی دعا

ع ۱ ۶

بَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ

تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کردے اور خدا تو

قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑦ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ

قادر ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ تم سے (تمہارے) دین کے

عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

بارے میں نہیں لڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اُن لوگوں کے

لَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا

ساتھ احسان کرنے اور اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمہیں منع

إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑧ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ

نہیں کرتا بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے خدا تو بس اُن

اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور

أَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ

تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے میں (اوروں کی)

أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ⑨

مدد کی اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہ لوگ ظالم ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

اے ایماندارو جب تمہارے پاس ایمان دار عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں

فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ

تو تم اُن کو آزما لو خدا تو اُن کے ایمان سے واقف ہی ہے پس اگر تم بھی اُن کو

عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى

ایماندار سمجھو تو اُنھیں کافروں کے پاس واپس نہ

الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ

پھیرو نہ یہ عورتیں اُن کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ کفار ان عورتوں کے لیے حلال ہیں

ف کیسی سچی پیشین گوئی تھی کہ تھوڑے ہی روزوں کے بعد مکہ فتح ہوا اور دوسرے آدمی وہ [illegible] ابو سفیان وغیرہ نے اگرچہ ظاہری طور پر مسلمان ہوئے اور سب باہم دوست ہو گئے حضرت رسول نے ابو سفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے عقد بھی کیا ۱۲ ف یہ قوم [illegible] کا ذکر ہے جو مسلمانوں سے [illegible] مدد کرنے کا [illegible] یہ لوگ اس معاہدہ پر ثابت قدم رہے ۱۲ ف صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی مکہ سے بھاگ جائے تو [illegible] اُسے واپس کر دیں [illegible] اُن کا طالب ہوا آپ [illegible] عورت کو کافر کے حوالہ [illegible] آخر یہ آیت نازل ہوئی [illegible] مطلب یہ ہے کہ وہ شرط مردوں کے واسطے تھی نہ عورتوں کے لیے بلکہ عورتوں کے واسطے ایک خاص قاعدہ معین کیا گیا جو بعد کو بیان ہوتا ہے دیکھو صفحہ [illegible] ۱۲

وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

اور ان کفار نے جو کچھ (ان عورتوں کے مہر میں) خرچ کیا ہو اُن کو دیدو اور جب تم ان کا مہر انہیں دیدیا

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ

کردو تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو اور کافر عورتوں کی آبرو (جو تمہاری بیبیاں ہوں) اپنے قبضے

الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ

میں نہ رکھو (چھوڑ دو کہ کفار سے جا ملیں) اور تم نے جو کچھ ان پر خرچ کیا ہو (کفار سے) مانگ لو اور انہوں نے بھی جو کچھ خرچ کیا

ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

(تم سے) مانگ لیں یہی خدا کا حکم ہے جو تمہارے درمیان صادر کرتا ہے اور خدا بڑا واقفکار حکیم ہے

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ

(اور خرچ نہ دیں) اور تم (ان کافروں سے) لڑو اور لوٹو تو (مال غنیمت سے) جنکی عورتیں چلی گئی ہیں اُن کو اتنا

مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ

دیدو جتنا اُن کا خرچ ہوا ہے اور جس خدا پر تم لوگ ایمان لائے ہو اُس سے

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

ڈرتے رہو اے رسول جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں تم سے

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا

اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ نہ کسی کو خدا کا شریک بنائیں گی اور

يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ

نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی

وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ

اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے کوئی بہتان (لڑکے کا شوہر پر) گڑھ کے

وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

لائیں گی اور نہ کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو [illegible] بیعت لے لو

منزل

سلہ ابتدائے اسلام میں عجب گڑبڑ تھی شوہر مسلمان بیبیاں کافر یا بیبیاں مسلمان شوہر کافر۔ مگر صلح حدیبیہ کے بعد یہ منصفانہ قاعدہ جاری ہوا کہ کافر کی عورت مسلمان ہو جائے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئے تو مسلمان اس کے شوہر کا مہر ادا کردیں اسی طرح مسلمانوں کی بیبی کافرہ کفار سے جا ملے تو کفار اُس کا مہر ادا کردیں اور اگر احیاناً کفار نہ دیں تو آئندہ اگر کسی دوسرے کافر کو اُس کی بیبی کا مہر دینے کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو اُس کے بدلے اسی مسلمان کو دیدیں جس کا مہر نہ ملا ہو۔ اور اگر اس کا بھی موقع نہ ہو اور جہاد کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو مال غنیمت سے اُس کا مہر دیدیں یہ دونوں احتمال لفظ عاقبتم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اُس کے دو معنی ہیں ایک جب تمہارے دینے کی باری آئے دوسرے جب تم لڑو اور لوٹ ہاتھ لگے ۱۲ سلہ یہ عرب کا محاورہ ہے جس طرح ہمارے یہاں بولتے ہیں آنکھوں دیکھے یعنی جان بوجھ کر بہتان باندھے ۱۲ سلہ عورتوں سے بیعت لینے کے حضرت نے چند طریقے قرار دیے تھے۔ کبھی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیتے اور کبھی پیالہ میں پانی بھروا کر اپنا ہاتھ رکھتے پھر اُس کا ہاتھ۔ کبھی کپڑے کے ایک سرے کو خود تھامتے اور دوسرا سرا اُس کے ہاتھ میں دیتے۔ کبھی امیہ خواہر خدیجہ کو حکم دیتے کہ وہ آپکی طرف سے بیعت لیتی مگر آپ کبھی اپنا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے نہ لگاتے ۱۲

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

اور خدا سے ان کے مغفرت کی دعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

اے ایماندارو جن لوگوں پر خدا نے اپنا غضب ڈھایا اُن سے

اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا

دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے دوبارہ زندہ ہونے) کی

یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

اُمید نہیں اُسی طرح آخرت سے بھی یہ لوگ نا اُمید ہیں

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سورۂ صف مدینہ میں نازل ہوا اور اُس کی چودہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ

اور وہ غالب حکمت والا ہے اے ایماندارو تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا

ہو جو کیا نہیں کرتے خدا کے نزدیک یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ

جو کرو نہیں خدا تو اُن لوگوں سے اُلفت رکھتا ہے جو اُس کی راہ میں اس طرح

فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

پرا باندھ کے لڑتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو حالانکہ

(حاشیہ)

ﻠﮧ اس سورہ میں خدا نے اُصولی ذخیرہ تعلیم فرمائے ہیں۔ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے اصحاب کے دعوے اور انکی رد حضرت موسیٰ کا ذکر انجیل میں حضرت ۔۔۔ کی نبوت کی پیشین گوئی آپ کی ۔۔۔ اسلام کا غلبہ مومنین کی تجارت ۔۔۔ کا نتیجہ اسلامی فتوحات کی ۔۔۔ حضرت عیسیٰ کا ذکر ۱۲ سطہ

(رکوع ۲، الصف، ع ۷)

۔۔۔ اصحاب ۔۔۔ کو رہے تھے ۔۔۔ ہیں

۔۔۔ معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل خدا کو سب سے ۔۔۔ تو ہم اپنے جان و مال سے ۔۔۔ کرنے میں دریغ نہ کرتے آیت ان اللہ یحب الذین یقاتلون ۔۔۔ حضرات جو بہت بڑھ بڑھ کے ۔۔۔ میں بھاگتے نظر آئے اور حضرت رسول کو نرغہ اعدا میں ۔۔۔ دیکھیے تفسیر ۔۔۔ جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ سطر ۱۷ ۔۔۔ مصر ۔۔۔ کر جنگ احد ۔۔۔ حضرت رسول کے دندان ۔۔۔ شہید ہوئے ۔۔۔ کے بجا غیر حضرت علی کے ۔۔۔ کوئی باقی نہ رہا ۔۔۔ تفصیل ۔۔۔ صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۹ میں بیان کی ہے تو حاصل یہ ہوا کہ آیت ان اللہ یحب کا مصداق حضرت علی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا غرض جنگ احد میں یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت اگرچہ خاص لوگوں کے ۔۔۔ نازل ہوئی

ﻠﮧ تعلیم اس کا عام ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ جو منہ سے کہے وہ کر دکھائے عمل کی اس کی سب سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے تاکہ وعظ ۔۔۔ کا مصداق نہ بنیں اسی عمل کو خدا نے دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم ۱۲

سلہ عیسائیوں نے انجیلوں میں اس قدر ترمیم تنسیخ کی گویا انجیل ہی باقی نہ رہی چنانچہ پیشین گوئی موجودہ انجیلوں میں نہیں ہے مگر ہمارے ایک دوست کے پاس جو سن کے بطو کی انجیل ہے اس میں بعینہٖ ان الفاظ کا ترجمہ موجود ہے لیکن باوجود ان

قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا

تم تو جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں تو جب وہ ٹیڑھے ہوئے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں

الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ

پہونچایا کرتا اور (یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسٰی نے کہا اے بنی اسرائیل

اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا

میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں (اور) جو کتاب توریت میرے

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ

سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد سلہ ہوگا (اور)

يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ

میرے بعد آئیں گے ان کی خوشخبری سناتا ہوں تو جب وہ (پیغمبر احمد) انکے پاس واضح و روشن

بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

معجزے لیکر آیا تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور جو شخص اسلام کی طرف بلایا جائے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى

(اور) وہ (قبول کے بدلے الٹا) خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑے اس سے بڑھ کے ظالم اور

اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کون ہوگا اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

یہ لوگ اپنے منھ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں حالانکہ

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

خدا اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا اگرچہ کفار برا ہی (کیوں نہ) مانیں وہ وہی ہے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے اور تمام دینوں

منزل ۷

ترکیبوں کے اسکا پتہ بہت سی پیشین گوئیاں موجودہ انجیلوں میں بھی موجود ہیں دیکھو انجیل یوحنا حضرت عیسٰی کا قول اگر تم مجھے عزیز جانتے ہو میرے حکموں کو یاد رکھو میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا وہ تمکو دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی فارقلیط روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اسے دیکھتی نہیں جانتی نہیں باب ۱۵ جب وہ وکیل شافع جسے میں باپ کی طرف سے تمہیں بھیجوں گا یعنے روح صدق کہ باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگا باب ۱۶ تمہارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤنگا تو اسکو تمہارے پاس بھیجوں گا جب وہ آئیگا تو جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دیگا بسبب گناہ کے کیونکہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے بسبب حکم اور جزا کے کیونکہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ روح صدق آئیگا تو تم کو ساری راستی کی راہ بتاوے گا اور وہ میری ستایش کرے گا اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پاوے گا اور تم کو دکھلاوے گا سب چیزیں جو کہ باپ کی ہیں میری ہیں اس لیے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے لے گا اور تمکو دکھلاوے گا اسکے علاوہ اور بھی بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جن میں حضرت رسول کے اور ائمہ معصومین کے تذکرے ہیں دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر ۱۲

ع ۹

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨ يٰٓاَيُّهَا
پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا ہی (کیوں نہ) مانیں اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ
ایماندارو کیا میں تمہیں (ایسی) تجارت بتادوں جو تم کو (آخرت کے) دردناک

مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
عذاب سے نجات دے (وہ یہ ہے کہ) خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ
اور اپنے مال اور جان سے خدا کی راہ میں

اَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪
جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (ایسا کروگے تو وہ بھی) اسکے عوض

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ
نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی

عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑫ وَاُخْرٰى
بہشت میں ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے اور ایک چیز جس کے

تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ
تم دلدادہ ہو (یعنی تم کو) خدا کی طرف سے مدد (ملے گی) اور عنقریب فتح (ہوگی) اور (اے رسول)

الْمُؤْمِنِيْنَ ⑬ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ
مومنین کو خوشخبری (اس کی) دیدو اے ایماندارو خدا کے مددگار بن جاؤ

اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ
جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا کہ (بھلا) خدا کی طرف

اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
(بلانے) میں میرے مددگار کون لوگ ہیں تو حواریین بول اٹھے کہ ہم خدا کے

اسلام کا غلبہ

مومنین کی تجارت اور اس کا نتیجہ

اسلامی فتح کی پیشین گوئی

حضرت عیسیٰ کا ذکر

اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ

انصار ہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا

كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کے

عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝۱۴

دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی تو (آخر) وہی غالب رہے

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ... وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے

الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ

جو (حقیقی) بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے وہی تو ہے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

جس نے جاہلوں میں ان ہی میں کا ایک رسول (محمدؐ) بھیجا جو انکے سامنے

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ

اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور انکو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّ

اگرچہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے اور ان میں سے

اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اُن لوگوں کی طرف بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے نہیں ملے اور وہ غالب

الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ

حکمت والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور

ع ۲ ۵ ۱۰

ربع

ا اس سورہ میں خدا نے ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا حضرتؐ کی رسالت اور صرف یہودیوں کی تذلیل اور ایمان والوں کو چاہیے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی نماز جمعہ کا حکم طلب دنیا کی ترغیب اور کی دنیا طلبی اور مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲

۲ یہی حضرتؐ کی رسالت کا ایک بین ثبوت ہے کہ باوجود آپ نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا تھا اور پھر تمام علوم خدا نے آپ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ۱۲

۳ ان سے مراد عرب کے لوگ ہوا ساری دنیا کے لوگ ہیں جو قیامت تک ہوں گے ۱۲

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے جن لوگوں (کے سروں) پر توریت لدوائی گئی

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا

پھر انھوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا انکی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا (بُر)ی مثال ہے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰاَيُّهَا

اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا (اے رسول) تم کہدو کہ

الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ

اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اور لوگ نہیں تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی

صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

تمنا کرو اور یہ لوگ ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ

اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ موت جس سے تم لوگ

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہارے سامنے آئیگی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

(خدا) کیطرف لوٹا دیئے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمھیں بتا دے گا

ع ۱

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ

اے ایماندارو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان

يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

دیجائے تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید) و فروخت چھوڑ دو

لـه یہ بالکل سچ ہے کیونکہ دوستان خدا ہمیشہ آخرت کی تمنا کیا کرتے ہیں اور موت کے آنے سے [illegible] بلکہ اسی کو [illegible] کامیابی کا ذریعہ ہے چنانچہ جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ [illegible] کہ موت مجھ پر واقع ہو یا میں موت پر واقع ۱۲

ف۵ ایک دفعہ مدینہ میں قحط تھا اور جمعہ کے دن حضرت رسول مسجد میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ شام سے دحیہ کلبی کا قافلہ غلہ لیکر آیا لوگوں کو متوجہ کرنے کے واسطے دف اور تالیاں بجاتا ہوا آ پہنچا اصحاب یہ آواز سنتے ہی … غلہ خریدنے … سیر و تماشا …

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا

اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے پھر جب

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا

نماز ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل (اپنی روزی)

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ

کی تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم دلی

تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا

مرادیں پاؤ اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں

اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں (اے رسول) کہہ دو کہ جو خدا کے پاس ہے

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١

وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْمُجَادِلَةِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

سورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ

(اے رسول) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ

یقیناً خدا کے رسول ہیں اور خدا بھی جانتا ہے کہ تم یقینی اس کے رسول ہو مگر

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝١ اِتَّخَذُوْٓا

خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ لوگ (اپنے اعتقاد کے لحاظ سے) ضرور جھوٹے ہیں ان لوگوں نے اپنی

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو (اسی کے ذریعہ سے) لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں

[illegible]

إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ② ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا

بیشک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں بُرے ہیں یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے

ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ③

پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا

اور جب تم انکو دیکھو گے تو (دیکھنے میں) انکا قد و قامت تمہیں بہت اچھا معلوم ہوگا اور اگر گفتگو

تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ

کرینگے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی) گویا دیواروں سے لگائی ہوئی بیکار لکڑیاں ہیں

يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ

ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی پر آپڑی یہ لوگ (تمہارے) دشمن ہیں

فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ④

تم ان سے بچے رہو خدا انھیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے واسطے مغفرت کی دعا کریں

لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم

تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے

مُّسْتَكْبِرُونَ ⑤ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

منہ پھیر لیتے ہیں تم ان کی مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں

أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ

برابر ہے (کیونکہ) خدا تو انھیں ہرگز بخشے گا نہیں خدا تو ہرگز

اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥ هُمُ الَّذِينَ

بدکاروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ہے وہی لوگ تو

يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ

ہیں جو (انصار سے) کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسول خدا کے پاس رہتے ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو

ركوع

منافقوں کی علامت

لہ مطلب یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں ڈیل ڈول ایسے کہ خوب دکھائی دیتے ہیں مگر بیکار اور باتیں ایسے کرتے کہ چاہ سننے والا متوجہ ہو جائے مگر عقل و دیانت سے خالی

کہ جب زید کی سچائی اور ابن ابی کی شرارت معلوم ہوگئی تو لوگوں نے اس سے کہا تیری مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں تو چل رسول کے پاس تو تیرے واسطے وہ مغفرت کی دعا کریں کمبخت بولا انھوں نے مجھ سے ایمان لانے کو کہا میں ایمان لایا زکوٰۃ کو کہا دیا تو کیا میں اب محمد کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی

۱۲

الحرص اور کنجوسی کی ممانعت

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ

یہاں تک کہ یہ لوگ خود تتر بتر ہو جائیں حالانکہ سارے آسمان اور زمین

الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

کے خزانے خدا ہی کے پاس ہیں مگر منافقین نہیں سمجھتے لوگ

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہونچے تو عزت والے[1] لوگ (خود) ذلیل

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

(رسول) کو ضرور نکال باہر کردیں گے حالانکہ عزت تو خاص خدا اور اس کے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸

رسول اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں جانتے

ع ۱ ۸ ۱۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ

اے ایماندارو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا

اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے گا تو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا

وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے اور ہمنے جو کچھ تمھیں دیا ہے اس میں سے قبل

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اسکے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو اسکی نوبت نہ آئے

فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

کہ کہنے لگے کہ پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ

فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ

خیرات کرتا اور نیکوکاروں سے ہو جاتا اور جب کسی کی موت آجاتی ہے

اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے

ع ۲ ۳ ۱۴

[1] اس کا قصہ صفحہ ۸۸۰ میں گذر چکا ۱۲

منزل ۷

سُورَةُ التَّغَابُنِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ مُخْتَلَفٌ فِيهَا وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ تغابن اس میں اختلاف ہے کہ مکہ میں نازل ہوا یا مدینہ میں اور اسکی اٹھارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا ہی کی تسبیح کرتی ہے اسی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①

کی بادشاہت اور تعریف اسی کے لیے سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ

وہی تو ہے جس نے تم لوگوں کو پیدا کیا کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ② خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے اسی نے سارے آسمان و زمین کو حکمت

الْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ

و مصلحت سے پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو سب سے اچھی صورتیں بنائیں اور

وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اور جو کچھ تم چھپا کر یا کھلم کھلا کرتے ہو اس سے (بھی) واقف ہے اور خدا تو دل

بِذَاتِ الصُّدُورِ ④ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ

کے بھیدوں تک سے آگاہ ہے کیا تمہیں انکی خبر نہیں پہونچی جنھوں نے (تم سے)

كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ

پہلے کفر کیا تو انھوں نے اپنے کام کی سزا کا (دنیا میں) مزہ چکھا اور آخرت میں تو ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑤ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم

دردناک عذاب ہے یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح و روشن

سلہ اس سورہ میں ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے انسان کی تقسیم اگلوں کا تذکرہ ایمان کا حکم اور اسکی جزا خدا اور رسول کی اطاعت مال اور اولاد آزمائش ہے قرض حسنہ کی مدح وغیرہ مذکور ہے ۱۲۰

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

انسان کی تقسیم

اگلوں کا تذکرہ

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا

کھلی نشانیاں لیکر آتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ غرض ان لوگوں نے نہ مانا اور منہ پھیر لیا

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

بیٹھے اور خدا نے بھی (انکی) پرواہ نہ کی اور خدا تو بے پرواہ اور سزاوار حمد ہے کافر لوگوں کا خیال ہے

اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ

کہ یہ لوگ دوبارہ نہ اٹھائے جائینگے (اے رسول) تم کہدو ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے

بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

پھر جو جو کام تم کرتے رہے وہ تمہیں بتا دے گا اور یہ تو خدا پر آسان ہے تو تم خدا اور اس کے

رَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

رسول پر اور اسی نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا

خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ

اس سے خبردار ہے جب وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کریگا یہی [illegible] کا دن ہوگا

وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اس سے اسکی برائیاں دور کر دیگا

وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور اس کو (بہشت کے) اُن باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ابد الآباد ہمیشہ رہے گا یہی تو بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ کافر ہیں اور ہماری

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ

آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ اسی میں

فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ

رہیں گے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے جب کوئی مصیبت آتی ہے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ

تو خدا کے اذن سے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے تو خدا اسکے قلب کی ہدایت کرتا ہے

الثلثة

ع

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑪ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا

اور خدا ہر چیز سے خوب آگاہ ہے اور خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی

الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ

اطاعت کرو پھر اگر تم نے منہ پھیرا تو ہمارے رسول پر صرف پیغام کا

الْمُبِينُ ⑫ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

واضح کرکے پہنچا دینا فرض ہے خدا وہ ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنُونَ ⑬ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

خدا ہی پر بھروسا کرنا چاہیے اے ایماندارو تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد

وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا

میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تو تم اُن سے بچے رہو اور اگر تم معاف کردو

وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑭ إِنَّمَا

اور درگزر کرو اور بخشدو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے تمہارے

أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ

مال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہے اور خدا کے ہاں تو بڑا

عَظِيمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَ

اجر (موجود) ہے تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو اور اسکے احکام سنو

أَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ

اور مانو اور اپنی بہتری کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو اور جو شخص

شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑯ إِنْ تُقْرِضُوا

نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مرادیں پانے والے ہیں اگر تم خدا

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

کو قرض حسنہ دوگے تو وہ اس کو تمہارے واسطے دونا کر دیگا اور تم کو بخشدیگا اور خدا

شَكُورٌ حَلِيمٌ ⑰ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑱ ع

قدردان اور بُردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے

سورۃ الطلاق مدنیۃ نزلت بعد سورۃ البینۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهي اثنتا عشرة آية وفيها ركوعان

سورہ طلاق مدینہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی بارہ آیتیں ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے رسول (مسلمانوں سے کہدو کہ) جب تم اپنی بیبیوں کو طلاق دو تو ان کی عدت (پاکی) کے وقت

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ

طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو اور اپنے پروردگار خدا سے ڈرو اور (عدہ کے اندر) انکے گھر سے

بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

انھیں نہ نکالو اور وہ خود بھی گھر سے نہ نکلیں مگر جب وہ کوئی صریحی بے حیائی کا کام کریں (تو نکال دینے میں مضائقہ نہیں)

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ

اور یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو خدا کی حدوں سے تجاوز کریگا تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا

لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۞ ١ فَاِذَا بَلَغْنَ

تو تو نہیں جانتا شاید خدا اسکے بعد کوئی بات پیدا کرے (جس سے دونوں میں میل ہو جائے) تو جب یہ اپنا عدہ

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

پورا کرنے کے قریب پہونچیں تو یا تم انھیں عنوان شائستہ سے روک لو یا اچھی طرح رخصت ہی کردو

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ

اور (طلاق کے وقت) اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ قرار دے لو اور گواہو تم خدا کیواسطے ٹھیک ٹھیک گواہی دینا

ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ ٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

اور جو خدا سے ڈریگا تو اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیگا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی

لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ

دیگا جہاں سے وہم بھی نہ ہو گا اور جس نے خدا پر بھروسا کیا تو وہ اس کیلئے کافی ہے بیشک خدا

اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۞ ٣

اپنے کام کو پورا کرکے رہتا ہے خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے

منزل ۷

ؔ اس سورہ میں طلاق کے احکام خدا نوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اگلوں کا تذکرہ حضرت کی رسالت زمینوں کے طبقے بھی آسمان کے برابر جیسا کہ ملین کی طرح مذکور ہے ؔ طلاق اگرچہ اسلام میں جائز ہے مگر بہت ناپسندیدہ اسی وجہ سے بعض احادیث میں اسے ابغض مباحات کہا گیا ہے ... اگر یہ جائز نہ قرار دیا جاتا تو بڑے بڑے فسادات ہوتے اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو بھی جنہیں مسئلہ طلاق نہیں بعض اوقات اسلام کے آگے گھٹنے ٹیکنا پڑا ... ساتھ ہی اسکے ایسی شرطیں ہیں کہ حتی الامکان ... شرط مرد بالغ عاقل ہو اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دے اور وہ بھی دو عادلوں کے سامنے اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک ہو وغیرہ اگر نوبت آئے بھی تو دونوں میں کسی کی حق تلفی نہ ہو طلاق کے بعد عدہ ہو اسلئے ہے کہ شاید کوئی صورت میل کی نکل آئے اور وہ رجوع کرے اسکے علاوہ نسب میں گڑبڑ نہ ہو اگر عورت حاملہ ہے تو اسکا عدہ وضع حمل ہے ؔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں کمانے دھندا تو اسے روزی کیونکر ملے گی ہی کا نہیں ... مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھے رہو اسلامی شریعت نہ اسکو پسند کرتی ہے نہ بادیہ نشینی کو فکر معاش کو واجب قرار دیا ہے چنانچہ سعدی کہتے ہیں

بندہ ہر چند کہ روزی برسد
لیک شرط است جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہوچکیں اگر تم کو (انکے عدہ میں) شک ہو تو ان کا عدہ

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

تین مہینے ہے اور (علی ہذا القیاس) وہ عورتیں جنکو ابھی حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کا عدہ ان کا

اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

بچہ جننا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کے کام میں سہولت پیدا

يُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ

کردے گا۔ یہ خدا کا حکم ہے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے اور جو خدا سے ڈرتا رہیگا تو وہ اسکے

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

گناہ اس سے دور کردیگا اور اسے بڑا درجہ دیگا۔ مطلقہ عورتوں کو (عدت تک) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو

مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

جہاں تم خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ان کو تکلیف نہ پہونچاؤ اور اگر

كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ

وہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر (جننے کے بعد) اگر وہ بچہ کو

اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ

تمہاری خاطر سے دودھ پلائیں تو انھیں ان کی (مناسب) اجرت دو اور باہم صلاحیت سے دستور کے مطابق بات چیت کرو

وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ⑥ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ

اور اگر تم باہم ضد کرو تو (بچہ کو اسکے باپ کی خاطر سے) کوئی اور عورت دودھ پلائیگی۔ گنجایش والے کو اپنی گنجایش کے

مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ

مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جسکی روزی تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا نے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ

جسکو جتنا دیا ہے بس اسی کے مطابق تکلیف دیا کرتا ہے۔ خدا عنقریب ہی تنگی کے بعد فراخی عطا کرے گا

يُّسْرًا ⑦ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ

اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والے) نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی

ع ۱۷

لے جب اس بات کا شک ہو کہ آیا خون نا امیدی سے بند ہوا ہے یا بیماری کیوجہ سے تب انکا عدہ تین مہینے ہے اور بے امید عورت کا سن پچپن سال ہے جب اسکو حیض نہ آنا چاہیے تو اسکا عدہ تین مہینے ہے ۱۲

کلے اس سے بھی وہ عورتیں مراد ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہوئیں کیونکہ ان کیلئے عدہ نہیں بجز وہ عورتیں مقصود ہیں جنکا سن بالغ ہوچکا ہو مگر کسی وجہ سے خون حیض نہ آیا ہو ان کا عدہ تین مہینے ہے ۱۲

خدا نے جسکو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا



فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ

تو ہم نے ان کا بڑی سختی سے حساب لیا اور انھیں بُرے عذاب کی سزا دی۔ تو انھوں نے

وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

اپنے کام کی سزا کا مزا چکھ لیا۔ اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا۔ خدا نے ان کے لئے سخت

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖ الَّذِيْنَ

عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تو اے عقلمندو جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا نے

اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ

تمہارے پاس (اپنی) یاد (قرآن) اور (اپنا) رسول بھیجدیا ہے جو تمہارے سامنے واضح آیتیں

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کو اندھیرے (کفر کی)

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور جو خدا پر ایمان لائے اور اچھے کام

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

تو خدا اسکو بہشت کے ان باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ ابدالآباد تک ان میں

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

خدا نے انکو اچھی روزی دی ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے

وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ

اور ایسی ہی زمینیں۔ ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ

اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝١٢

خدا ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک خدا اپنے علم سے ہر چیز پر حاوی ہے

سورۃ التحریم نزلت بالمدینۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا اثنتا عشرۃ

سورۂ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی | خدا کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی بارہ آیتیں ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے رسول جو چیز خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اس سے کیوں کنارہ کرتے ہو؟ کیا اس سے اپنی بیبیوں کی خوشنودی چاہتے ہو

مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ①

بیویوں کنارہ کشی کرو۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ

خدا نے تم لوگوں کیلئے اپنی قسموں کو توڑ ڈالنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی

وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ② وَإِذْ أَسَرَّ

تمہارا کارساز ہے۔ اور وہی واقف کار حکمت والا ہے اور (جب پیغمبر نے

النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا

اپنی بعض بی بی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی پھر جب اس نے (باوجود ممانعت)

نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ

اس بات کی (عائشہ کو) خبر دیدی اور خدا نے اس امر کو رسول پر ظاہر کر دیا تو رسول نے (عائشہ کو) بعض بات (قصہ ماریہ) جتلا دی

وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ

اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی غرض جب رسول نے اس واقعہ (حفصہ کے افشائے راز) کی اس (عائشہ) کو خبر دی تب وہ بولی

أَنبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ③

آپ کو اس بات (افشائے راز) کی کس نے خبر دی۔ رسول نے کہا مجھے بڑے واقف کار خبردار (خدا) نے بتا دیا

إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ

(تو اے عائشہ و حفصہ) اگر تم دونوں (اس حرکت سے) توبہ کرو تو (خیر کیونکہ) تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں اور اگر تم

وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ

دونوں رسول کی مخالفت میں ایک دوسرے کی اعانت کرتی رہو گی تو کچھ پروا نہیں کیونکہ خدا اور جبرئیل اور

وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ

ایمانداروں میں سے نیک شخص ان کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ کل فرشتے

ظَهِيرٌ ④ عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ

مددگار ہیں۔ اگر رسول تم لوگوں کو طلاق دیدیں تو عنقریب ہی ان کا پروردگار

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ

تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں عطا کرے جو فرمانبردار

تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝٥

ایماندار، (خدا و رسول کی) مطیع (گناہوں سے) توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اور بن بیاہی کنواریاں ہوں اے ایماندارو اپنے آپ کو اور اپنے لڑکے بالوں کو (دوزخ کی) آگ

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور اس پر وہ تند خو سخت مزاج فرشتے

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ

(مقرر) ہیں کہ خدا جس بات کا حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے

مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا

اور جو حکم انہیں ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں (جب کفار دوزخ کے سامنے آئیں گے تو کہا جائے گا)

الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧

آج بہانے نہ ڈھونڈھو۔ جو کچھ تم کرتے تھے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

اسی کی سزا دی جائے گی۔ اے ایماندارو خدا کی بارگاہ میں صاف خالص دل سے

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

توبہ کرو تو (اس کی وجہ سے) امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تمہارے گناہ دور کر دے اور تم کو (بہشت کے) اُن باغوں میں داخل کرے جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ

نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن جب خدا رسول کو اور اُن لوگوں کو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) اُن کا نور اُن کے آگے آگے

بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

اور داہنے طرف (روشنی کرتا) چل رہا ہوگا اور یہ لوگ یہ دعا کرتے ہوں گے پروردگارا ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر

وَاغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑧ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے رسول

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑨ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ

جہنم ہے اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ خدا نے کافروں (کی عبرت) کے واسطے

كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ

نوح کی بیوی (واعلہ) اور لوط کی بی بی (واہلہ) کی مثل بیان کی ہے کہ یہ دونوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

ہمارے بندوں کے تصرف میں تھیں۔ تو دونوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی

عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

تو ان کے شوہر خدا کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور ان کو حکم دیا گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ جہنم

الدَّاخِلِينَ ⑩ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

میں تم دونوں بھی داخل ہو جاؤ۔ اور خدا نے مومنین (کی تسلی) کے لیے

امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ

فرعون کی بی بی (آسیہ) کی مثال بیان فرمائی ہے کہ جب اس نے دعا کی پروردگار میرے لیے اپنے ہاں

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي

بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ⑪ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي

(کے ہاتھ) سے چھٹکارا عطا فرما۔ اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم جس نے

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ

اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے

بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ⑫ ع ٢

اپنے پروردگار کی باتوں کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں تھی

سورة الملك نزلت بمكة | بسم الله الرحمن الرحيم | وهي ثلثون اية

سورۂ ملک مکی ہے | خدا کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں تیس آیتیں ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ

قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْ

سب سے اچھا کون ہے اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

آسمان تلے اوپر بنا ڈالے بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کمی

مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾

نظر آتی ہے تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ

پھر دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر ناکام اور تھک کر تیری

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا

طرف پلٹ آئے گی اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا

زینت دی ہے اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کے

عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا

منکر ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ (بہت) برا ٹھکانا ہے جب وہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے

سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

تو اس کی بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی گویا مارے جوش کے

الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ

پھٹ پڑیگی جب اس میں (انکا) کوئی گروہ ڈالا جائیگا تو اُن سے داروغہ جہنم پوچھے گا کیا تمہارے پاس

يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝٨ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا

کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تھا وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانیوالا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اسکو جھٹلا دیا

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

اور کہا کہ خدا نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے)

كَبِيرٍ ۝٩ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ

ہو اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (انکی بات) سنتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے

السَّعِيرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝١١

غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے سو دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں اُن کے لیے مغفرت اور بڑا

وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝١٢ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ

بھاری اجر ہے اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝١٣ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَ

بھیدوں تک سے خوب واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور

هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

وہ تو بڑا باریک بین واقف کار ہے وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم (و ہموار)

ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ

کر دیا تو اسکے اطراف و جوانب میں چلو پھرو اور اس کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝١٥ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ

اور تمہیں اسی کی طرف قبر سے اٹھکر جانا ہے کیا تم اس شخص سے (جو آسمان میں) حکومت کرتا ہے اس بات سے

بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝١٦ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي

بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی لرزنے لگے یا تم اس بات سے بے خوف ہو

ع ۱۴

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ہیں ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں ہم تو مجبور تھے جو خدا نے چاہا کیا ۱۲

ف۲ جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمد کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی

ف۳ حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ مناکب سے پہاڑ مراد ہیں ۱۲

السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ

کہ جو آسمان میں (سلطنت کرتا) ہے کہ تم پر پتھر بھری آندھی چلائے تو تمھیں عنقریب ہی

كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انھوں نے جھٹلایا تھا تو (دیکھو)

كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ

کہ میری ناخوشی کیسی تھی کیا ان لوگوں نے اپنے سر پر چڑیوں کو اڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں

وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ

اور سمیٹ لیتی ہیں کہ خدا کے سوا انھیں کوئی نہیں روکے رہ سکتا بے شک وہ ہر چیز کو

بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ

دیکھ رہا ہے بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے جو تمھاری فوج بن کر تمھاری

مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

مدد کرے، کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمھیں رزق دے

بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

مگر یہ کفار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں بھلا جو شخص اوندھا

عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ

اپنے منہ کے بل چلے وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا برابر راہ راست

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

پر چل رہا ہو (اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمھارے

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

واسطے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے

وقف غفران

وقف لازم

اختلافی

٥١ یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ یہ دونوں زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اسے راستہ سجھائی نہیں دیتا، اور مومن سیدھا تنا ہوا ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔ ١٢

مومن و کافر کی مثال

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

اور کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا،

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾

(اے رسول) تم کہدو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں،

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے

وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

اور اُن سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جسکے تم خواستگار تھے (اے رسول) تم کہدو بھلا دیکھو تو

إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ

کہ اگر خدا مجکو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہمپر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک

الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا

عذاب سے کون پناہ دیگا تم کہدو کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر

بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ

ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی پر بھروسہ کر لیا ہے تو عنقریب ہی تمہیں معلوم ہوجائیگا

مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ

کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے

غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿٣٠﴾

اندر چلا جائے کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے

ع ٢ ١٦ ٢

وهي اثنتان وخمسون آية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة القلم نزلت بمكة بعد المزمل
اور اسکی باون آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوا

ن ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

ن۔ قلم [1] کی اور اس چیز کی جو لکھتے ہیں (اسکی) قسم ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فضل (وکرم) سے دیوانے

بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ

نہیں ہو، اور تمہارے واسطے یقیناً وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا اور بے شک تمہارے

---

[1] اس سورہ میں قلم و دوات کی عظمت، ولید بن مغیرہ کے حالات، دو بھائیوں کے باغ کا قصہ، فرمانبردار و نافرمانبردار برابر نہیں ہوسکتے، قیامت کا تذکرہ، قرآن تو بس نصیحت ہے، وغیرہ کا ذکر ہے۔ ١٢

[2] اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا، اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، اور چیزوں کو چھوڑ کر قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد ہے جس کی مثل و نظیر شاید ایجاد ہو ہی نہیں سکتی، یہی وہ چیز ہے جس پر دین و دنیا کے تمام کارخانے کا دار و مدار ہے اسی وجہ سے اسکی اتنی عظمت ہے اور عظمت ہی کی وجہ سے خدا نے اس کی قسم کھائی ہے۔ ١٢

لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ۝۵ بِاَیِّکُمُ

اخلاق لے بڑے (اعلیٰ درجہ کے) ہیں تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں

الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ

دیوانہ کون ہے، بے شک تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں، اور

وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝۸ وَدُّوْا

وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم

لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ ۝۱۰

نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں اور تم دیکھیں) ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا، ذلیل اوقات

ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝۱۲

عیب جو، اعلیٰ درجہ کا چغل خور، مال کا بہت بخیل، حد سے بڑھنے والا گنہگار، تند مزاج

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ ۝۱۳ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ۝۱۴

اور اس کے علاوہ بدذات لے (حرامزادہ) بھی ہے [illegible] مال اور بہت سے بیٹے رکھتا ہے جب اس کے سامنے ہماری

اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۱۵ سَنَسِمُهٗ

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ

عَلَی الْخُرْطُوْمِ ۝۱۶ اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

لگائیں گے، جس طرح ہم نے ایک باغ والوں کا امتحان لیا تھا اسی طرح ان کا امتحان لیا

اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ ۝۱۷ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ۝۱۸

جب انھوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہم اس کا میوہ ضرور توڑ لیں گے اور ان شاء اللہ نہ کہا

فَطَافَ عَلَیْھَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ ۝۱۹

تو وہ لوگ پڑے سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا چکر لگا گئی

فَاَصْبَحَتْ کَالصَّرِیْمِ ۝۲۰ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ۝۲۱ اَنِ

تو وہ (سارا باغ جل کر) ایسا ہو گیا جیسے بہت کٹی کھیتی، پھر وہ لوگ تڑکے تڑکے باہم پکارنے

اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ۝۲۲ فَانْطَلَقُوْا

کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے باغ میں سویرے سے چلو غرض وہ لوگ چلے،

---

۵۱ آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلیٰ نمونے سیکڑوں نہیں ہزاروں تک پہونچے ہوئے ہیں، بلکہ سچ یوں ہے کہ اور معجزات سے قطع نظر کرکے اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آپ کے اخلاق کی وجہ سے ہوئی، اسی بنا پر سعدی کہتا ہے ؎

بہترین ہزار ہمہ خوش [illegible]

[illegible] خلق عظیم ۱۲

۵۲ یہ سب اوصاف ولید بن مغیرہ کے ہیں جس کے باپ کا پتہ نہ تھا، قریش میں پرورش پا کر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا ۱۲

۵۳ صنعاء یمن سے بارہ میل کے فاصلہ پر سر راہ ایک باغ تھا، اور اس کا مالک ایک نیک دل سخی آدمی تھا، اس کا معمول تھا کہ حق اللہ کی دیتا [illegible] جن کو بھی کھلاتا، مسافروں کو بھی محروم نہ رکھتا، اتفاقاً جب وہ مر گیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تھا، دونوں بیٹوں نے اسے دیکھ کر یہ صلاح کی کہ اس سال اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیے تاکہ اس کی بدولت دولتمند ہو جائیں، چھوٹے نے اگرچہ پرہیز اختیار کرنا چاہا مگر دونوں بڑوں کی زبان درازی اور شرارت سے ان کا ساتھی ہو گیا غرض جب میوہ تیار ہو گیا تو ایک دن قریب شام یہ لوگ آئے اور ارادہ کرکے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق خدا بند کر دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا ۱۲

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے

مِسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا

تو وہ لوگ روک تھام کے اہتمام کے ساتھ پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے ہی جا پہونچے پھر جب اُسے

رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾

(جلا ہوا) سیاہ دیکھا تو کہنے لگے ہم لوگ تو بھٹک گئے (یہ ہمارا باغ نہیں ہم رستہ چوک گئے) بات یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا

جو ان میں منصف مزاج تھا کہنے لگا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ خدا کی تسبیح کیوں نہیں کرتے وہ بولے

سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار ہیں، پھر لگے ایک دوسرے کے منہ در منہ ملامت

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾

کرنے (آخر) سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بے شک ہم ہی خود سرکش تھے،

عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف

رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

رجوع کرتے ہیں (دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر

أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

ہے اگر یہ لوگ سمجھتے ہوں، بے شک پرہیزگار لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و

جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾

آرام کے باغوں میں ہوں گے تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے (ہرگز نہیں)

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو یا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو کہ

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا

جو چیز تم پسند کرو گے تم کو وہاں ضرور ملے گی یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو

ع ٣٣ — وقف لازم

سله — یہاں بیچ کے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کے بُرے ارادوں سے روکتا تھا اور اوسط اسی وجہ سے فرمایا کہ "خیر الامور اوسطہا" ترجمہ یہ کہ وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا، اور میں نے بھی اسی کا ذوق سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور ظلم و غفلت کا اوسط ہے ۱۲

سله — ان لوگوں کے توبہ کرنے پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کے خدا نے اُس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا، جس کا مثل دنیا میں مشکل ہے حتیٰ کہ اسکا نام حیوان رکھا گیا ۱۲

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ

روزِ قیامت تک چلی جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم کرو گے وہی تمہارے لیے ضرور حاضر ہوگا اُن سے پوچھو تو کہ

اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا

ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے یا (اس باب میں) اُن کے اور لوگ بھی شریک ہیں تو اگر

بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

یہ لوگ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو سامنے لائیں جس دن پنڈلی کھول [1] دی

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾

جائے اور (کافر) لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے،

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا

اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی، رسوائی اُن پر چھائی ہوگی اور (دُنیا میں) یہ لوگ

يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَ

سجدے کے لیے بلائے جاتے اور ہٹے کٹے تندرست تھے تو مجھے اس کلام کے

مَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ

جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو، ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح پکڑ لیں گے

حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾

کہ انکو خبر بھی نہ ہوگی اور میں اُن کو مہلت دیے جاتا ہوں بے شک میری تدبیر مضبوط ہے

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ

(اے رسول) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے یا انکے پاس

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ لیا کرتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کرو اور

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾

مچھلی [2] (کا نوالہ ہونے) والے (یونس) کے ایسے نہ ہو جاؤ کہ جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے تھے اپنے پروردگار کو

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ

پکارا، اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی انکی یاوری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے اور

---

١٥ مع عند المتقدمين ١٤

[1] پنڈلی کھول دینے کا مطلب کسی مصیبت و بلا کا آنا ہے، اور چونکہ قیامت سے بالاتر کوئی مصیبت نہیں اس وجہ سے اسکو ان الفاظ میں بیان فرمایا ١٢

[2] ہمارے فاضل معاصر مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ صاحب الحوت اور ذوالنون کے ایک معنی ہیں مچھلی والا، مگر وہ نقل اچھا نہیں، افسوس کہ صاحب نے اپنے اردو محاورات کو عربی محاورات پر قیاس کیا حالانکہ یہ کسی طرح جائز نہیں، اس کے علاوہ انھیں خبر نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں، کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے ناواقف ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جسکے مقابلے میں بڑے بڑے قابل اہل زبان کے دانت کھٹے ہو گئے۔

مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

اُن کا برا حال ہوتا، تو اُن کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کرکے نیکوکاروں سے بنا دیا

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور کافر جب (یہ) قرآن کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہ راست سے) ضرور

الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

پھسلا دینگے اور کہتے ہیں کہ یہ تو سڑی ہے اور (یہ قرآن) تو سارے جہان کی نصیحت ہے

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۃ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی باون آیتیں ہیں

اَلْحَاقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ

سچ مچ ہونیوالی (قیامت) وہ سچ مچ ہونیوالی کیا چیز ہے؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے؟ (وہی)

ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

کھڑکھڑانیوالی (جس) کو عاد و ثمود نے جھٹلایا، غرض ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیے گئے،

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا

رہے عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کیے گئے، خدا نے اسے سات رات

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ

اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو لوگوں کو اس میں ڈھے (مرے) پڑے دیکھتا کہ

فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى

گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں، تو کیا تو ان میں سے کسی کو بھی بچا ہوا

لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ

دیکھتا ہے، اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ (قوم لوط)

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

جو الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے تو انہوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

تو خدا نے بھی ان کو بڑا سخت پکڑا، جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تم کو

ف

اس سورہ میں قیامت کا ذکر، عاد و ثمود کی ہلاکت، قیامت میں نیکوکار کی حالت اور بدکار کی کیفیت، قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

الربع



فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا

کشتی پر سوار کیا تاکہ ہم اُسے تمہارے لیے یادگار بنائیں اور اُسے یاد رکھنے والے کان (سن کر)

أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

یاد رکھیں، پھر جب صور میں ایک (بار) پھونک مار دی جائے گی

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿١٤﴾

اور زمین اور پہاڑ اُٹھا کر اکبارگی (ٹکرا کر) ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ

تو اُس روز قیامت آ ہی جائے گی اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اُس دن بہت

يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَ

پھُس پھُسا ہوگا اور فرشتے اُس کے کنارے پر ہوں گے اور تمہارے پروردگار

يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ

کے عرش کو اُس دن آٹھ (فرشتے) اپنے سروں پر اُٹھائے ہوں گے اُس دن تم سب کے سب

تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ

(خدا کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی تو جس کو

كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي

(اُس کا نامۂ عمل) داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ (لوگوں سے) کہیگا لیجیے میرا نامۂ عمل پڑھیے، میں

ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿٢١﴾

تو جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا، پھر وہ دل پسند عیش میں ہوگا

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا

بڑے عالیشان باغ میں جن کے پھل بہت جھکے ہوئے قریب ہوں گے جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام

هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ

میں کر کے آگے بھیج چکے ہو اُس کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو اور جس کا نامۂ عمل اُس کے

أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾

بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھے میرا نامۂ عمل نہ دیا جاتا

سلہ سعید بن منصور ابن جریر ابن منذر و ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے فرمایا، میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ ایسے کان علیؑ کے بنا دے، اسی وجہ سے حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسول سے سنی وہ کبھی نہ بھولا، اور ابن جریر، ابن ابی حاتم، واحدی، ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن نجار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے جناب امیرؑ سے فرمایا مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں اور دور نہ ہونے دوں اور تم کو تعلیم کروں اور تم یاد رکھو، تم کو حق کی قسم یاد رکھنا اسی کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علی خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی، اُس وقت رسول اللہ نے فرمایا یا علی تو میرے علم کا یاد رکھنے والا کان ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۰ تا ۱۴ مطبوعہ مصر ۱۲

سلہ آٹھ کی تعیین خدا کا فرمودہ ہی بتا سکتا ہے اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور کسی کاوش تفتیش اور تاویل کی ضرورت نہیں اس سے فرشتے مراد ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ عرش اللہ کو اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا اٹھائیں گے، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد مصطفےٰ، علی، حسن اور حسین علیہم السلام ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

سلہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی بن ابیطالب ہیں ۱۲



وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ

اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش موت (ہمیشہ کے لیے میرا) کام تمام کر دیا ہوتا

اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ

(افسوس) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی (حکم ہوگا) اسے گرفتار کر کے

فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

طوق پہنا دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو، پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی ہے

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

اسے خوب جکڑ دو (کیونکہ) یہ نہ تو بزرگ خدا ہی پر

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

ایمان لاتا تھا اور نہ محتاج کے کھلانے پر آمادہ (لوگوں کو) کرتا تھا تو

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

آج نہ اس کا یہاں کوئی غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لیے) کچھ

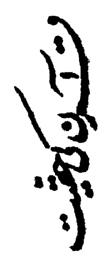


غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ

کھانا ہے جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا تو مجھ ان چیزوں کی قسم

بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

ہے جو تم کو دکھائی دیتی ہیں اور جو تمہیں نہیں سوجھائی دیتیں کہ بے شک یہ (قرآن) ایک معزز



رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا

فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی تک بندی نہیں تم لوگ تو بہت کم

تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

ایمان لاتے ہو اور نہ کسی کاہن کی (خیالی) بات ہے تم لوگ تو بہت کم غور کرتے ہو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا

سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا (کلام) ہے اگر رسول ہماری نسبت

بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ

کوئی جھوٹ بات بنا لاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر

منزل ۷

لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ

ہم ضرور اُن کی گردن اُڑا دیتے تو تم میں سے کوئی ان سے (ہمیں)

حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

روک نہ سکتا یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ

اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

تم میں سے کچھ لوگ (اس کے) جھٹلانے والے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ یہ کافروں کی حسرت کا باعث ہے

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

اور اس میں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے تو تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو ،

ع ۲ ۱۵

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثمان و اربعون اٰية وهي اربع و اربعون اٰية
سورہ معارج مکہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی چوالیس آیتیں ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لیے ہو کر رہنے والے عذاب کو مانگا ، جس کو کوئی ٹال نہیں

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ

سکتا ، جو درجے والے خدا کی طرف سے (ہونیوالا) تھا جس کی طرف فرشتے اور

الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

روح الامین چڑھتے ہیں (اور یہ) ایک دن میں (اتنی مسافت طے کرتے ہیں) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس

سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾

کا ہوگا تو تم اچھی طرح (ان تکلیفوں کو) برداشت کرتے رہو وہ (قیامت) انکی نگاہ میں

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ

بہت دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک ہی جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائیگا اور پہاڑ

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ

دھنکے ہوئے اُون کا سا ، باوجود یکہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کا پرسان نہ ہوگا

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾

گنہگار تو آرزو کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلے اُس کے بیٹوں

ف ۱ اس سورہ میں حارث بن نعمان کا جناب امیر کی عداوت سے معذب اور ہلاک ہونا ، قیامت کی کیفیت ، انسان کا لالچی ہونا ، سختی نماز کا ذکر ، دائمی نمازیوں کا تذکرہ ، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ف ۲ جب حضرت رسول نے جناب امیر کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا ، اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنے ناقے سے اُترا اور بانڈ حضرت کے پاس پہونچا اور آپ اُس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے یہ آتے ہی بیبا کی سے کہنے لگا " اے محمد تم نے توحید کو کہا مان لیا ، نماز کو کہا پڑھی ، روزہ کو کہا رکھا ، حج کو کہا کیا اس پر بھی تم کو چین نہ آیا تم نے اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا حاکم بنایا یہ تم نے اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے " آپ نے فرمایا خدا کی قسم خدا کی طرف سے ۔ یہ سنکر حارث پیچھے پاؤں پلٹا اور کہتا ہوا چلا کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتے ہیں تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی غضب نازل کر ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانے کے مقام سے نکل گیا اسی وقت یہ آیۃ نازل ہوئی دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن

اور اُس کی بی بی اور اُس کے بھائی اور اُس کے کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً

روئے زمین پر ہیں سب کو دے لیں اور اُس کو چھٹکارا دے دیں (مگر) یہ ہرگز نہ ہوگا (جہنم کی) وہ بھڑکتی آگ ہے کہ

لِّلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾

کھال کو اُدھیڑ کر رکھ دے گی (اور) اُن لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہوگی جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا بے شک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف چھو بھی گئی

جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾

تو گھبرا گیا اور جب اُسے ذرا فراخی حاصل ہوئی تو بخیل بن بیٹھا، مگر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ

جو اپنی نماز کا التزام رکھتے ہیں اور جن کے مال میں

فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾

مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کے لیے ایک مقرر حصہ ہے،

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُم

اور جو لوگ روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور جو لوگ

مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ

اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بے شک ان کے پروردگار کے

رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

عذاب سے بے خوف نہ ہونا چاہیے اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی

حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیوں کے سوا سے حفاظت کرتے ہیں

فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

تو ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی جائے گی تو جو لوگ اُن کے سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ

ف۵ قاضی نے زین الفتی میں ایک سلسلہ (?) جناب امیر سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے کبھی کفر ... کبھی کسی چیز کا ... خدا نے فرمایا ہر انسان بڑا لالچی ہے اس کے بعد پھر کچھ لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے خدا کی قسم ہمارے سوا کوئی وہ مستثنیٰ نہیں ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہے عطا فرمائے ۱۲

ف۶ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے سنتی نماز مراد ہے ۱۲

هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

حد سے بڑھ جانے والے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کا لحاظ

رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں اور

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ

جو لوگ اپنی نمازوں[1] کا خیال رکھتے ہیں یہی لوگ (بہشت کے)

فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ

باغوں میں عزت سے رہیں گے تو (اے رسول) کافروں کو کیا ہوگیا ہے

مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

کہ تمہارے پاس گروہ گروہ داہنے سے بائیں سے دوڑے چلے آرہے ہیں

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

کیا ان میں سے ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ چین کے باغ (بہشت) میں داخل ہوگا

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ

ہرگز نہیں ہم نے ان کو جس (گندی) چیز سے پیدا کیا یہ لوگ جانتے ہیں تو میں مشرقوں[2]

الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

اور مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ انکے بدلے

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا

ان سے بہتر لوگ لا (بسا) ئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں تو تم ان کو چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

رہیں یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کے سامنے آموجود ہو

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى

اس دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے گویا وہ کسی

نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں (ندامت سے) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ان پر رسوائی

ع ۳۵

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں ۱۲

[2] موسم بدلنے سے آفتاب، ماہتاب، ستاروں کے طلوع و غروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں اس لحاظ سے مشارق و مغارب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۱۲

منزل ۷

ع ۲ / ۹

ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

چھائی ہوئی ہوگی یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ؛

سورۃ نوح نزلت بمکۃ بعد ابراہیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی ثمان وعشرون آیۃ
سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی	خدا کا نام لے کر (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی اٹھائیس آیتیں ہیں

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ

ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کی قوم پر درد ناک عذاب آئے

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ

اُن کو اس سے ڈراؤ تو نوح (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ اے میری قوم میں تو تمہیں

لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ

صاف صاف ڈراتا (اور سمجھاتا) ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری

اَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى

اطاعت کرو، خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی

اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ (وقف لازم)

رکھے گا، بے شک جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جا سکتا اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا

تم سمجھتے ہوتے (جب لوگوں نے نہ مانا تو) عرض کی پروردگار میں اپنی قوم کو

وَّنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَاِنِّيْ

(ایمان کی طرف) بلاتا رہا لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ گریز ہی کرتے رہے اور میں نے

كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

جب اُن کو بلایا کہ (یہ توبہ کریں اور) تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں

اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا

دے لیں اور (مجھ سے چھپنے کو) کپڑے اوڑھ لیے اور اڑ گئے اور بہت شدت

اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ

سے اکڑ بیٹھے پھر میں نے ان کو بالاعلان بلایا پھر ان کو ظاہر بظاہر سمجھایا

سلہ اس سورہ میں حضرت نوح کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں، قصہ نوح کا بقیہ وغیرہ مذکور ہوا

سلہ آپ کے بالاعلان دعوت اسلام کا یہ طریقہ تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے۔ "بھائیو کہو لا الٰہ الا اللہ تا کہ رستگاری پاؤ" اور آہستہ کہنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لیجاتے اور ایمان لانے کو فرماتے غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا ورنہ اور طریقے بھی تعلیم و تبلیغ کے آپ نے اٹھا نہ رکھے تھے، اس پر لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے ایسا نہ ہو پھر کچھ کہیں ۱۲

منزل ۷

لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا

اور ان کی پوشیدہ بھی فہمائش کی کہ میں نے اُن سے کہا اپنے پروردگار سے مغفرت کی

رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ

دعا مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی

مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ

برسائے گا، اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے

لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ

باغ بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا تمھیں کیا ہو گیا ہے تم خدا کی عظمت کا ذرا

وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ

بھی خیال نہیں کرتے حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح کا پیدا کیا، کیا تم نے غور نہیں کیا کہ خدا

خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ

نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اسی نے اُن میں چاند کو نور بنایا

فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ

اور سورج کو روشن چراغ بنا دیا اور خدا ہی نے تم کو

مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ

زمین سے پیدا کیا پھر تم کو اسی میں دوبارہ لے جائے گا اور (قیامت میں اسی سے)

إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾

نکال کھڑا کرے گا اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لیے فرش بنایا

لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ

تاکہ تم اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں چلو پھرو (پھر) نوح نے عرض کی

ع ۲۰ / ۱ / ۹

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا

پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص کے تابعدار ہوئے جس کو اس کے مال اور اولاد نے نقصان

خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

کے سوا فائدہ نہ پہنچایا اور وہ (نوح کے ساتھ) بڑی بڑی مکاریاں کیں اور (ان سے) کہنے لگے کہ اپنے

۹ـ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کیے ہیں، آپ نے فرمایا استغفار کر، دوسرے نے کہا میری زراعت و درخت خشک ہو گئے ہیں، فرمایا استغفار کر، تیسرے نے کمی بارش کی شکایت کی، فرمایا استغفار کر، پھر چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی، فرمایا استغفار کر، پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا، فرمایا استغفار کر، غرض اسی طرح اور کئی آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا، آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے "فقلت استغفروا ربکم الآیۃ"

۱۰ـ کیونکہ حضرت آدم ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے

آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۥ وَّلَا يَغُوثَ

معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث و یعوق

وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ ﴿۲۴﴾ وَلَا تَزِدِ

و نسر کو چھوڑنا اور انھوں نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور تو

الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿۲۵﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا

(ان) ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھادے (آخر) وہ اپنے گناہوں کی بدولت (پہلے تو) ڈوبا دیے گئے

نَارًا ۥ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ﴿۲۶﴾ وَ

پھر جہنم میں جھونکے گئے تو اُن لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ اور نوح

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ

نے عرض کی کہ پروردگار اُن کافروں میں سے روئے زمین پر کسی کو بسا ہوا نہ رہنے

دَيَّارًا ﴿۲۷﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا

دے۔ کیونکہ اگر تو اُن کو چھوڑ دے گا تو یہ (پھر) تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور

يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۸﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

اُن کی اولاد بھی بس گنہگار اور کٹی کافر ہی ہوگی، پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو

وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ

اور جو مومن میرے گھر میں آئے اُسکو اور تمام ایماندار مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخشدے اور

الْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۹﴾

(ان) ظالموں کی بس تباہی کو اور زیادہ کر،

سورة الجن نزلت بمكة تسع آيات	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وهي ثمان و عشرون آية
سورہ جن مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی ۲۸ آیتیں ہیں

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا

(اے رسول اللہ ﷺ) کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) جی لگا کر سنا تو کہنے لگے کہ ہم

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا

نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اُس پر ایمان لے آئے

ع ۲ ۵ ۱

سورۃ الجن

ف اس سورہ میں جنات کے ایمان لانے کا ذکر ہے اور اُنکا ایمان لانا، مسئلہ یہ ہے کہ خاص خدا کی عبادت کیلئے ہیں، جنکو کائنات غیب عالم صرف فضل ہے۔ ۱۲

ف ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت رسالت کے خلعت سے سرفراز ہوئے اور جنوں کی آسمان پہچانا بند ہوا تو وہ لوگ سمجھے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے اسی بنا پر جنات اس تفتیش کے لیے نکلے اور مشرق و مغرب عالم میں گھومے چنانچہ وہ لوگ نخلہ میں آئے جب حضرت کو بازار عکاظ جاتے دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح میں مشغول تھے۔ ان لوگوں نے حضرت کو قرآن پڑھتے سنا تو کہنے لگے یہی وہ واقعہ ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا ہے آخر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پلٹے اور یہ حال بیان کیا



بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ

اور اب تو ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے

رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

اُس نے نہ (کسی کو) بی بی بنایا اور نہ بیٹا بیٹی اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں حد

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ

سے زیادہ[۵] لغو باتیں بکا کرتے تھے اور یہ کہ ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ

خدا کی نسبت جھوٹ بات نہیں بول سکتے اور یہ کہ آدمیوں میں

رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے)

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اُن کی سرکشی اور بڑھ گئی اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے، ویسا ہی اُن کا بھی

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

اعتقاد تھا کہ خدا ہرگز کسی کو دوبارہ نہیں زندہ کرے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

اُس کو بھی بہت قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

مقامات میں (باتیں) سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے شعلہ

رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تیار پائے گا اور یہ کہ ہمیں نہیں سمجھتے کہ اس سے اہل زمین کے حق میں بُرائی مقصود ہے

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

یا اُن کے پروردگار نے اُن کی بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو نیکوکار ہیں اور کچھ

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ

اور طرح کے، ہم لوگوں کے بھی تو کئی طرح کے فرقے ہیں اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے

۵ف جو باتیں عقلاً، شرعاً اس کی ذات و صفات و شان کے خلاف ہیں مثلاً اسکی طرف اولاد و زوجہ جسم وغیرہ کی نسبت دینا ۱۲

لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا

کہ ہم زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اُسکو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ

لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ

کہ جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سُنی تو اُس پر ایمان لائے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائیگا تو اُسکو

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

نہ نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو فرمانبردار ہیں اور

وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا

کچھ لوگ نافرمان تو جو لوگ فرمانبردار ہیں وہ تو سیدھے راستے پر

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

چلے اور رہے نافرمان تو وہ جہنم کے کندے بنے اور (اے رسول تم کہدو)

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً

کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور اُن کو افراط پانی سے سیراب کرتے

غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

تاکہ اُس سے اُنکی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے گا تو وہ اُسکو

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ

سخت عذاب میں جھونک دیگا اور یہ کہ مسجدیں خاص خدا کی ہیں تو تم لوگ خدا کے ساتھ کسی کو

اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

عبادت نہ کرنا اور یہ کہ جب اُس کا بندہ (محمدؐ) اس کی عبادت کو کھڑا ہوتا ہے تو لوگ

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ

اُسکے گرد ہجوم کر کے گرے پڑتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں

اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

اور اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا (یہ بھی) کہدو کہ میں تمہارے حق میں نہ بُرائی کا ہی کا اختیار

رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ

رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا (یہ بھی) کہدو کہ مجھے خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا اور

منزل

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو اور یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادتوں میں خدا کا شریک کر دیتے ہیں ویسا تم نہ کرو بلکہ مسجدوں میں صرف خدا کی عبادت کرو ۱۲

ف ۲

حضرت رسول جو ایک نئی قسم کی نماز پڑھتے تو کفار تماشا سمجھ کر آپ کو گھیر لیتے اسوجہ سے آپ کو حکم ہوا کہ تم انھیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھا دو ۱۲

ع ۱۹
۱۱

لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں، خدا کی طرف سے (احکام کے) پہونچا دینے اور اسکے

رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ

پیغاموں کے سوا (کچھ نہیں کر سکتا) اور جس نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لیے

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

یقیناً جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ اور ابد الآباد تک رہیگا یہانتک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

کو دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کسکے مددگار کمزور اور کس کا شمار کم ہے

قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں نہیں جانتا کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرے پروردگار نے اسکی مدت

رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

دراز کردی ہے، (وہی) غیب داں ہے اور اپنی غیب کی بات ظاہر نہیں کرتا،

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

مگر جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے)

وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

مقرر کر دیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہونچا دیے

رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

اور (یوں تو) جو کچھ ان کے پاس ہے وہ سب پر حاوی ہے اور اس نے تو ایک ایک چیز گن رکھی ہے

ع ۲ / ۹ / ۱۲

سورۃ المزمل مکیۃ وھی عشرون آیۃ

سورۂ مزمل مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ۲۰ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ

لے (میری) چادر لپیٹنے والے (رسول) رات کو (نماز کیواسطے) کھڑے رہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی سی رات آدھی رات

لے اس سورہ میں نماز نوافل کا حکم، ٹھکانے کی عبادت ات ہی کو ہوتی ہے جہنم کی حالت نوافل میں مسائل وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔۱۲

لے وحی کے وقت حضرت پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی جسے ہم تو بتا نہیں سکتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ بعض وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینے پسینے ہو جاتے تھے حتی کہ ابتدائے نبوت میں جب آپ فرشتے کی آواز سنتے تو اپنی ہمدرد بی بی حضرت خدیجہ سے فرماتے مجھے کپڑے سے لپیٹ دو چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے اور چونکہ حبیب کو محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے اس وجہ سے خدا نے انہی الفاظ سے خطاب کیا ۱۲۔

منزل

أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿٣﴾ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ

یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو ۱ اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ۲

تَرْتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ

ہم عنقریب تم پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے ۰ اس میں شک نہیں کہ رات کا اٹھنا خوب

اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

(نفس کو) پامال کرنے اور بہت ٹھکانے سے ذکر کا وقت ہے دن کو تو تمہارے اور بہت سے بڑے بڑے

سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ

اشتغال ہیں تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو

تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ

رہو (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو

وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾

کارساز بناؤ اور جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور انہیں بعنوان شائستہ الگ تھلگ رہو

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾

اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا

بیشک ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے والی آگ (بھی) اور گلے میں پھنسنے والا کھانا (بھی) اور

أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ

دکھ دینے والا عذاب (بھی) جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے

كَثِيبًا مَهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا

بھربھرے ہو جائیں گے (اے مکہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمد) کو بھیجا جو تمہارے

عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ

معاملہ میں گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ) کو بھیجا تھا تو فرعون نے اس رسول

فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ

کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی (اس کی سزا میں) اس کو بہت سخت پکڑا ۰ تو اگر

۱ واجبی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شب و روز کی چونتیس رکعتیں جو ہم لوگوں پر سنت ہیں حضرت رسول پر واجب تھیں، ان ہی میں نماز تہجد بھی شامل ہے مگر آپ ان نمازوں کے علاوہ اور بھی نمازیں پڑھا کرتے تھے اسی کی نسبت خدا نے حضرت کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ، شاید یہ تین قسم کا اختیار موسم کے اعتبار سے ہو یعنی جاڑوں میں جب رات بڑی ہوتی ہے آدھی رات سے زیادہ پڑھو اور گرمیوں میں جب رات چھوٹی ہوتی ہے آدھی رات سے کم اور درمیانی زمانے میں جب دن رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں آدھی رات پڑھا کرو، کیونکہ آرام کا بھی کچھ وقت ہونا چاہیے دن کو تو ہدایت، جہاد، فیصلجات وغیرہ سے فرصت نہ ملتی تھی ۱۲

۲ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ترتیل" کے معنی حروف کا مخارج سے ادا کرنا اور اوقاف وغیرہ کا خیال کرنا ہے اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲

منزل ٧

تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾

تم بھی نہ مانو گے تو اُس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا ،

السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ

جس دن آسمان پھٹ پڑے گا (یہ) اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ، بے شک

هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾

یہ نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ اختیار کرے

ع ١٩ ١٣

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ

(اے رسول) تمھارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمھارے چند ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی

وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ

رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور

وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ

خدا ہی رات اور دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اس پر پوری طرح سے حاوی نہیں ہو سکتے

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ

تو اُس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو ، وہ

أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ

جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض بیمار ہو جائیں گے اور بعض خدا کے فضل کی

فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ

تلاش میں روئے زمین پر سفر اختیار کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ

راہ میں جہاد کریں گے تو جتنا تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو اور

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا

نماز پابندی سے پڑھو اور زکوۃ دیتے رہو اور خدا کو قرض حسنہ دو ،

حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ

اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا کے سامنے) پیش کرو گے اُس کو خدا کے ہاں

ف١ مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کا پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو کچھ خدا ہی خوب جانتا ہے تمھیں کیا معلوم کہ کتنی رات گزری اور کتنی باقی ہے اور اگر ابر و باد ہو تو دن کو بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اُسی زمانے کا نہیں ہے جب گھڑی نہ تھی بلکہ ہمیشہ کا کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے شاید فی سیکڑہ دو کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی ، پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی اور صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت طلوع صبح صادق ہوتا ہے اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے ہر شخص کا کام نہیں ١٢

هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

بہتر اور صلہ میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

ثمان وخمسون آية وهي ست وخمسون آية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة المدثر نزلت بمكة
اور اسکی ۵۶ آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے!	سورہ مدثر مکہ میں اترا

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ

اے (میرے) کپڑا اوڑھنے والے (رسول) اٹھو اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو، اور اپنے کپڑے سے

فَطَهِّرْ ﴿٤﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَ

پاک رکھو اور گندگی سے الگ رہو اور اسی طرح احسان سے نہ کرو کہ زیادہ کے خواستگار ہو، اور اپنے

لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿٨﴾ فَذَٰلِكَ

پروردگار کے لیے صبر کرو، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن

يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿١٠﴾

کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہیں[6] ہوگا، (اے رسول)

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا

مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا اور اسے بہت سا

مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾

مال دیا، اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے (دیے) اور اسے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾

پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھاؤں یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو میری آیتوں کا دشمن تھا،

سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ

تو میں عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا کردوں گا اس نے فکر کی اور تجویز کی تو یہ (کمبخت)

قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ

مار ڈالا جائے، اس نے کیونکر تجویز کی پھر غور کیا پھر تیوری

عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ

چڑھائی اور منہ بنا لیا، پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے لگا

ع ۲ / ۱ / ۱۴

تفسیر

[1] اس سورہ میں خدا نے طہارت کا حکم، احسان کرکے عوض کے طالب نہ ہونا، صبر کا حکم، ولید بن مغیرہ کا قصہ، قرآن صرف نصیحت ہے، اہل بہشت و دوزخ کی حالت، وغیرہ ذکر کیا ہے ۱۲

[2] یہ وہی خاص انداز ہے جو میں سورہ مزمل میں بیان کرچکا ہوں، کہ معشوق کی ہر ادا عاشق کو پسند ہوتی ہے، آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے اس بنا پر خدا نے یوں خطاب کیا ۱۲

[3] اس کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو، بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھا لو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کوتاہ رکھو کیونکہ نیچے کپڑوں میں نخوت کی شان ہے، بعض کہتے ہیں اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو، بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو، واللہ اعلم ۱۲

[4] گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے یا ظاہر گندگی ۱۲

[5] یعنی اس طرح نہ دو کہ اس سے زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۱۲

[6] زرارہ بن اوفیٰ اسی آیت کو دو تین مرتبہ پڑھ کر خوف خدا سے مرگیا ۱۲ - ۱۲ -

تفسیر ثنائی ۱۲ ... (vertical handwritten margin note)

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

یہ تو بس جادو ہی جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا نہیں)

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ

میں اُسے عنقریب جہنم میں جھونک دونگا، اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے؟ وہ نہ

وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

باقی رکھے گی نہ چھوڑ دے گی، اور بدن کو جلا کر سیاہ کرنے کی اس پر انیس ۱۹ فرشتے معین ہیں

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص وَّمَا جَعَلْنَا

اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور اُن کا یہ شمار بھی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ

کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً)

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّ

یقین کرلیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل

لَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ

کتاب اور مومنین (کسی طرح) شک نہ کریں اور

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ

جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے (وہ) اور کافر لوگ کہہ بیٹھیں

اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے یوں خدا جسے چاہتا ہے گمراہی

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ

میں چھوڑ دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو

رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَ

اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ تو آدمیوں کے لیے بس نصیحت ہے سُن رکھو ہمیں

الْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

چاند کی قسم اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ

منزل ۷

ف۱ آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور اسکی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ جب سورہ حٰم مومن نازل ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ کے سامنے پڑھنے لگے، جب آپ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے دوبارہ پڑھا اور وہ غور سے سنتا رہا اسکے بعد اپنے جتھے میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے محمدؐ سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی کا ہے نہ جن کا، ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں، اس کا اعلیٰ پھل دینے والا اور اس کا اسفل بارآور پاکیزہ درخت ہے یہ کبھی مغلوب نہ ہوگا اور نہ بلندی سے پستی کو مائل ہوگا اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا اور قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور سمجھے کہ ولید مسلمان ہو گیا یہ حالت دیکھ کر ابوجہل اُسکے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ سمجھتے ہیں کہ ولید اپنے آبائی دین کو ترک کر کے مسلمان ہو گیا کیا بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بیکار ہو گئی، یہ سُن کر ولید ابوجہل کے ساتھ اپنے جتھے میں آیا اور یوں گویا ہوا، کیا تم لوگ محمدؐ کو دیوانہ سمجھتے ہو، سب نے کہا نہیں۔ کیا تم لوگ اُسے کاہن سمجھتے ہو اور اُس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے کہا نہیں، کیا تم اُسے جھوٹا سمجھتے ہو کہا نہیں اُس کا تو صادق لقب ہی ہے، کیا اُسے شاعر سمجھتے ہو کہا نہیں، پھر بولا آخر تم لوگ اُسے کیا خیال کرتے ہو، وہ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ اُس نے خود کہا کہ بس وہ جادوگر ہے اور اسکے سوا کچھ نہیں اسی وجہ سے باپ بیٹے میاں بی بی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے یہ سُنکر تمام قریش خوش ہو گئے اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲

ع ۱ (۳۱) ۱۵

ف۲ اُنیس کی تخصیص میں تشویش کی ضرورت نہیں یہ خدا کا حکم ہے اِسے بے تامل مانو، اس قسم کی باتیں اگلی کتابوں میں بھی بہت ہیں پھر نصاریٰ و یہود کو اعتراض کا منہ نہیں ۱۲۔۱۲

إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَنْ شَاءَ

وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی (آفت) ہے (اور) لوگوں کو ڈرانے والی ہے (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں

مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

سے جو شخص (نیکی کی طرف) آگے بڑھنا اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے، ہر شخص اپنے اعمال کے

رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ

بدلے ۱ گرو ہے، مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ عمل لینے) والے (بہشت کے) باغوں میں

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ

گنہگاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے کہ آخر تمہیں دوزخ میں کون سی چیز

فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ

(گھسیٹ) لائی؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ محتاجوں کو

نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾

کھانا کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ ہم بھی برے کام میں گھس پڑتے تھے،

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾

اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی تو

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ

(اس وقت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی، اور انہیں کیا ہو گیا ہے

التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾

کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے

فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن

(ڈر کر) بھاگتے ہیں، اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی

يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ

ہے کہ اسے کھلی ہوئی (آسمانی) کتابیں ۲ عطا کی جائیں یہ تو ہرگز نہ ہو گا بلکہ یہ تو آخرت

الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾

ہی سے نہیں ڈرتے، ہاں ہاں بے شک یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے

مع ۱۲ — الثلثة

۱ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مال روپے کے بدلے چیز گرو ہوتی ہے اور بغیر روپے ادا کیے چھوٹ نہیں سکتی اسی طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گرو ہے کہ بغیر اچھے اعمال کے جہنم اور خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲۔ ۱۲۔

۲ یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی بنتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اترتی تو ہم موت کا یقین کرتے ۱۲ - ۱۲



وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ

اور خدا کی مشیت بغیر تو یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں وہی (ابدنگھی)

أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

ڈرانے کے قابل اور بخشش کا مالک ہے

ع ٢ ٢٥ ١٦ الثلثة

سورة القيمة نزلت بمكة	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○	ثم الهمزة وهي اربعون اٰية
سورہ قیامت مکہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی ۴۰ آیتیں ہیں

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں[۵۱] اور (برائی سے) ملامت کرنیوالے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم سب دوبارہ) ضرور زندہ کیے جاؤگے

أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیاں کو (بوسیدہ ہونیکے بعد) جمع نہ کرینگے ہاں (ضرور کرینگے) ہم اس پر قادر

عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ

ہیں کہ ہم اسکی پور[۵۲] پور درست کریں، مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی

أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ ﴿٧﴾

(ہمیشہ) برائی کرتا جائے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا تو جب آنکھیں چکا چوندھ ہیں آجائیں گے، اور

وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ

چاند میں گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیے جائیں گے تو انسان کہے گا

ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ

آج کہاں بھاگ کر جاؤں یقین جانو کہیں پناہ نہیں اس روز

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا۟ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍۭ

تمہارے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے اس دن آدمی کو جو کچھ اسنے آگے پیچھے

بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ ٱلْإِنسَٰنُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾

کیا ہے بتا دیا جائے گا بلکہ انسان تو اپنے اوپر آپ گواہ ہے

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُۥ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ﴿١٦﴾

اگرچہ وہ (اپنے گناہوں کی) عذر معذرت کیا کرتا ہے (اے رسول[۵۴] وحی کے) جلدی یاد کرنیکے واسطے اپنی زبان کو حرکت نہ دو کہ

[۵۱] اس سورہ میں مدعاے الٰہی قدرت، قیامت کی کیفیت، میدان حشر میں ایمان والوں کی تازگی، بے ایمانوں کی اداسی، انسان کی ناچیز حالت، انسانی خلقت وغیرہ کو ذکر کیا ہے ۱۲

[۵۲] اس آیت کے لانے میں یہ حکمت ہے کہ اس کے کچھ معنی کیے جائیں گے ۱۲

[۵۳] ابن عباس سے اسکی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اسپر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کو ملاکر گھوڑے کے سم کی سی بنا دیں کہ ہاتھ سے کھا نہ سکے ملکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے

[۵۴] جب جبرئیل وحی لاتے تو بعض اوقات آپ فرط شوق سے انکے تمام کرنے کے قبل پڑھنے لگتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

اُس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقیناً ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اُس کو (جبرئیل کی زبانی) پڑھیں تو تم بھی

قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

(پورا سننے کے بعد) اسی طرح پڑھا کرو پھر اس (کے مشکلات) کا سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمے ہے مگر (لوگو) حق تو یہ ہے

الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

کہ تم لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو اُس روز بہت سے چہرے

نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

تو تر و تازہ و بشاش ہونگے (اور) اپنے پروردگار (کی نعمت) کو دیکھ رہے ہوں گے اور بہتیرے مُنہ اُس دن

بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا

اداس ہوں گے سمجھ رہے ہیں کہ اُن پر وہ مصیبت پڑنے والی ہے کہ کمر توڑ دے گی ، سُن لو جب جان

بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ

(بدن سے کھنچ کے) ہنسلی تک آ پہونچے گی اور کہا جائیگا کہ (اس وقت) کون جھاڑ پھونک کرنیوالا ہے اور مرنیوالے نے سمجھا کہ

الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ

اب (سب سے) جُدائی ہے اور (موت کی تکلیف سے) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ، اُس دن تجھ کو اپنے

يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ

پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے تو اُس نے (غفلت میں) نہ (کلام خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی مگر

كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ

جھٹلایا اور (ایمان سے) منہ موڑا پھر اپنے گھر کی طرف اتراتا ہوا چلا افسوس ہے تجھ پر ، پھر

لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ

افسوس ہی پھر تف ہی تجھ پر پھر تف ہے ، کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ

أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا کیا وہ (ابتداءً) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

پھر وہ ... ہوا ، پھر خدا نے اُسے بنایا پھر اُسے درست کیا پھر اُس کی دو قسمیں بنائیں

ع ٣٠ ١٢

ل مفسر بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے ، کیونکہ خدا کا دیکھنا عقلی ، نقلی دلیلوں سے باطل ہو چکا ہے اسکی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر ، ص ۱۲ - ۱۲

منزل ۷

ع ۲ ۱۰ ۱۸

الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

(ایک) مرد اور (ایک) عورت کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کرے

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ أَوْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الطَّلَاقِ وَهِيَ إِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ آيَةً

سورہ دہر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۳۱ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا

شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

ہم نے انسان کو مخلوط[۵۲] نطفے سے پیدا

أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنٰهُ

کیا کہ اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا اور اس کو رستہ بھی

السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا

دکھا دیا (اب وہ) خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا ہم نے کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ

زنجیریں، طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے بیشک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں گے

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے (خاص) بندے

بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ

پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں

يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ

اور اس دن سے جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں اور اس کی محبت میں

الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا

محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تو تم کو

۵۱
یہ پورا سورہ جناب امیرؑ حضرت سیدہؑ حسنینؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور اظہار فضیلت میں نازل ہوا ہے، اور اس میں انسان کی خلقت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہلبیت کی عبادات کا قابل شکریہ ہونا، حضرت رسول کے خطاب وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

۵۲
کیونکہ مرد و عورت دونوں کے نطفے سے مل کر انسان پیدا ہوتا ہے ۱۲

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨

بس خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلے کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے،

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩ فَوَقٰهُمُ

ہم کو تو اپنے پروردگار سے اُس دن کا ڈر ہے جس میں منھ بن جائیں گے (اور) چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہونگی تو خدا

اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ⑪ وَ

انھیں اس دن کی تکلیف سے بچائے گا، اور انکو تازگی اور خوشدلی عطا فرمائے گا، اور اُن

جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ⑫ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

کے صبر کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی پوشاک) عطا فرمائے گا، وہاں وہ تختوں پر

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ⑬

تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی،

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ⑭

اور گھنے درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہونگے اور میووں کے گچھے اُن کے بہت قریب ہر طرح اُن کے اختیار میں، اور

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ

اُن کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور

قَوَارِيْرَا ⑮ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ⑯ وَ

چل رہا ہوگا اور شیشے بھی (کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں، اور وہاں

يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ⑰

انھیں ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہوگی

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ⑱ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے اور اُن کے سامنے ہمیشہ ایک حالت پر

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا

رہنے والے نوجوان لڑکے چکر لگاتے ہونگے کہ جب تم اُن کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے

مَّنْثُوْرًا ⑲ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ⑳

ہوئے موتی ہیں، اور جب تم وہاں نگاہ اُٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے،

شانِ نزول

لہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حسن و حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسول کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور جناب امیر سے فرمایا کہ بہتر ہوتا اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرتے، یہ سنتے ہی جناب امیر و فاطمہ زہرا اور فضہ نے تین تین روزوں کی نذر کی، غرض جب دونوں صاحبزادے اچھے ہوئے اور نذر کے پورے کرنے کا وقت آیا تو گھر میں کچھ نہ تھا جناب امیر نے شمعون یہودی سے تین صاع جو قرض لیے، جناب سیدہ نے ایک صاع جو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں، شام کو کھانا کھانا چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اہلبیت محمدؐ میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا دو خدا تمہیں جنت کے خوان عطا کرے گا، یہ آواز سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دے دیں اور فقط پانی پی کر سو رہے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھا، حسب دستور جناب سیدہ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی اور سب نے اپنا اپنا حصہ اس کو دے دیا اور صرف پانی سے افطار کیا، تیسرے روز پھر روزہ افطار کرنے بیٹھے تھے کہ ایک قیدی نے آواز دی اور تیسرے دن پھر سب بزرگواروں نے اپنا اپنا حصہ دے دیا۔ چوتھے دن صبح کو جناب امیر نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں، تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر تکلیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں پھر خود اٹھے اور ان کے ساتھ جناب سیدہ کے مکان پہنچے تو فاطمہ زہرا کو محراب عبادت میں دیکھا کہ انکی پیٹھ پیٹ سے مل گئی ہے۔ اور آنکھیں دھنس گئی ہیں، یہ دیکھ کر حضرت کو بہت رنج ہوا۔ کہ یکایک حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا لیجیے یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو کہ خدا نے یہ سورہ آپ کے اہلبیت کی شان میں نازل کیا ہے اور سورۂ دہر کی تلاوت فرمائی دیکھو تفسیر کشاف جلد سوم صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ مصر۔ [illegible] نے بھی ذکر کیا ہے۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ؗ وَّ

ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس کی پوشاک ہو گی ، اور

حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا پروردگار انھیں نہایت

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ

پاکیزہ شراب پلائے گا ، یہ یقینی تمھارے لیے ہوگا تمھاری (کارگزاریوں کے) صلے میں اور

كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

تمھاری کوشش قابل شکر گزاری ہو (اے رسول) ہم نے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کر کے

الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ

نازل کیا تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو ، اور ان لوگوں میں سے

مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

گنہگار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا صبح شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو

وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

اور کچھ رات گئے اُس کا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی تسبیح

طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ

کرتے رہو یہ لوگ یقینی دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے بھاری دن کو

وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ

اپنے پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں ، ہمنے اُن کو پیدا کیا اور اُن کے اعضا کو

اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو اُن کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں ،

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

بے شک یہ قرآن سراسر نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ

سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

لے اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو تم لوگ کچھ بھی چاہ نہیں سکتے بے شک

منزل ۷

ع ۱ ۲۲ ۱۹

ف ۱ آیت ۱۱ سے یہاں تک بارہ آیتیں ہیں ، اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمات جنت ائمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں اور آٹھویں آیت تو ان حضرات کے اعلےٰ مراتب پر فائز ہونے کی بیّن دلیل ہے کیونکہ جب خدا کی اطاعت اس حد کو پہنچی کہ خدا کی طرف سے اس شکریہ ادا کیا گیا تو اس سے بالاتر اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے اسی بنا پر تو امام شافعی علیہ وجد میں فرماتے ہیں ؎

الام الامر و حتیٰ متیٰ
اعاتب فی حب ھذا الفتیٰ
فھل زوجۃ فاطمۃ غیرہ
وفی غیرہ ھل اتیٰ ھل اتیٰ

(ترجمہ)
میں کہاں تک اور کب تک اس جوان (علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤں گا ، تو کیا فاطمہؑ کی سی بی بی کسی اور کو بھی ملی ہے اور کیا ہل اتیٰ کسی اور کی شان میں بھی نازل ہوا ہے ۔ اور عطار نے کیا خوب شعر کہا ہے ؎

از سنانش لافتیٰ آمد پدید
وز سنانش ہل اتیٰ آمد پدید

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ

خدا بڑا واقف کار دانا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل

رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

کرے اور ظالموں کے واسطے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ،

ع ۲ ۹ ۲۰

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ثُمَّ مِائَةٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مرسلٰت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۰ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ

ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کے آندھی ہو جاتی ہیں اور

النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ

(بادلوں کو) ابھار کر پھیلا دیتی ہیں پھر (ان کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں، پھر فرشتوں کی قسم

ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

جو وحی لانے ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور ڈرا دیا جائے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾

پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی ، اور جب آسمان پھٹ جائے گا ، اور

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾

جب پہاڑ (روئی کیطرح) اڑتے پھرینگے اور جب پیغمبر اکٹھے وقت پر جمع کیے جائیں گے (پھر

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

کہا جائیگا ان (باتوں) میں کس دن کیلئے تاخیر کی گئی ہے فیصلے کے دن کے لیے اور تم کو کیا معلوم کہ فیصلے کا

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾

دن کیا ہے ، اُس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے ،

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا پھر ان کے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کریں گے ،

ف۱ اس سورہ میں قیامت کے حالات، اگلوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے ۱۲

قیامت کے حالات

اگلوں کا تذکرہ



كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾

خرابی ہے کیا ہم نے تم کو ذلیل پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

پھر ہم نے اُسکو ایک معین وقت تک ایک محفوظ مقام (رحم) میں رکھا

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

پھر (اُس کا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنیوالے ہیں اُسدن جھٹلانیوالوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

کی خرابی ہے کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کے سمیٹنے ۵۱

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

والی نہیں بنایا اور اُس میں اونچے اونچے اٹل پہاڑ

شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

رکھدیے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا اُسدن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

خرابی ہے جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اُس کی طرف چلو

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ

(دھوئیں کے) سایے کی طرف چلو جس کے تین حصے ۵۲ ہیں جس میں نہ ٹھنڈک ہے

وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ

اور نہ جہنم کی لپٹ سے بچائے گا اس سے آتش کے بڑے بڑے انگارے برستے ہونگے

كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

جیسے محل گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں اُس دن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا

خرابی ہے یہ وہ دن ہوگا کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ

---

۵۱ زندوں کو اپنے اوپر جمع کیے ہوے ہے اور مردوں کو اپنے اندر۔ ۱۲

۵۲ اسکے تین حصے اس لیے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گھیرے گا، ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے ۱۲



يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝٣٦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

ان کو اجازت دی جائے گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں اُس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٣٧ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَ

کی تباہی ہے یہی فیصلہ کا دن ہے (جس) ہم نے تم کو اور اگلوں کو

الْأَوَّلِينَ ۝٣٨ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ۝٣٩

اکٹھا کیا ہے تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا آتا ہو تو آؤ چل چکو

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٠ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

ع ۱ ۴۰ ۲۱

اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ، بے شک پرہیزگار لوگ (درختوں کی)

فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۝٤١ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝٤٢

گھنی چھاؤں میں ہوں گے اور چشموں اور میووں میں جو انکیں مرغوب ہوں

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٤٣

(دنیا میں) جو عمل کرتے تھے اُس کے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو' مبارک

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝٤٤ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اُسدن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٥ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم

خرابی ہے (جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم بے شک

مُّجْرِمُونَ ۝٤٦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٧ وَ

گنہگار ہو اُسدن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

إِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝٤٨

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے ،

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٩ فَبِأَيِّ

اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے، اب اس کے بعد یہ کس بات پر

حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝٥٠

ع ۲ ۱۰ ۲۲

ایمان لائیں گے

سورۃ النبا نزلت بمکۃ تم النازعات وھی اربعون آیۃ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چالیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ②

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں؟ ایک بڑی خبر کا حال جس میں

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ

لوگ اختلاف کر رہے ہیں دیکھو انھیں عنقریب (ہی) معلوم ہو جائیگا پھر انھیں عنقریب ہی

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّ

ضرور معلوم ہو جائیگا کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّجَعَلْنَا

(زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور ہم نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمھاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩ وَّجَعَلْنَا

نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا اور رات کو پردہ بنایا اور ہم ہی نے دن کو

النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫

(کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمھارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ⑬ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

اور ہم ہی نے (سورج) کو روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے بادلوں سے موسلا دھار

مَاءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ وَّجَنّٰتٍ

پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعہ سے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا کریں

اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ⑰ يَّوْمَ

بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ⑱ وَّفُتِحَتِ

صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے اور آسمان

منزل ۷

۳۰ الجزء الثلاثون

سلہ اس سورہ کے بعض تعلیمی امور یہ ہیں:- (۱) حضرت علیؑ کی ولایت (۲) انسان کو نعمتوں پر تنبیہ کرنا (۳) قیامت کے علامات (۴) جہنم کا ذکر (۵) بہشت کے درجات (۶) قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی بھی اجازت نہ ہوگی (۷) کفار کی حسرت وغیرہ ۱۲

سلہ اس میں بھی یہاں اختلاف ہے کہ نبأ عظیم (بڑی خبر) سے کیا مراد ہے بعض قیامت، بعض قرآن، بعض علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کو کہتے ہیں، چنانچہ سدی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائیگا وہ علیؑ بن ابی طالب کی ولایت ہے، تو کوئی مردہ شرق و غرب خشکی و دریا، میں ایسا نہ ہوگا جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں، چنانچہ میت سے پوچھیں گے کہ تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں، اسی بنا پر عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیرؑ سے ایک خاص عداوت تھی گو حق بر زبان جاری شود، حضرت کی شان میں کہا ہے

ھو النبأ العظیم و فلک نوح
و باب اللہ و انقطع الخطاب

یہی نبأ عظیم اور نوح کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں اور خطاب منقطع ہے کیا، ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

کھول دیے جائیں گے تو (اُس میں) دروازے ہو جائینگے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں تو ریت ہو کر رہ

سَرَابًا ۝۲۰ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱ لِّلطّٰغِيْنَ

جائیں گے، بے شک جہنم گھات میں ہے، سرکشوں کا (وہی)

مَاٰبًا ۝۲۲ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝۲۳ لَا يَذُوْقُوْنَ

ٹھکانا ہے اُس میں مدتوں پڑے جھینکتے رہیں گے نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ

فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝۲۵

چکھیں گے اور نہ کھولتے ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا

جَزَآءً وِّفَاقًا ۝۲۶ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝۲۷

(یہ اُنکی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلا ہے بیشک یہ لوگ آخرت کے حساب کی اُمید ہی نہ رکھتے تھے اور

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝۲۸ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا

كِتٰبًا ۝۲۹ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝۳۰

ہے، تو اب تم مزہ چکھو ہم تو تمہیر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے،

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝۳۱ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝۳۲ وَّ

بے شک پرہیزگاروں ہی کے لیے بڑی کامیابی ہے (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور اور وہ

كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝۳۳ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝۳۴ لَا يَسْمَعُوْنَ

عورتیں جن کی اُٹھتی جوانیاں اور باہم ہمجولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر وہاں نہ

فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝۳۵ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً

بیہودہ باتیں سُنیں گے اور نہ جھوٹ (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور

حِسَابًا ۝۳۶ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

صلہ ہے جو سارے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے،

الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝۳۷ يَوْمَ يَقُوْمُ

بڑا مہربان لوگوں کو اُس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا جس دن جبرئیل سلہ اور

ع ۳۰ ۱

سلہ ایسے موقع پر لفظ روح کو خدا نے قرآن مجید میں جا بجا بیان کیا ہے اور اسکی تفسیر میں اختلاف بھی ہے، بعض روایات میں ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ معزز ہے اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد انسانوں کی روح ہے، بعض احادیث میں ہے کہ وہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دوسری خلقت ہے، مگر ظاہر یہ ہے کہ روح سے حضرت جبرئیل مراد ہیں اور اس بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ۙ٭ۖ لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ

فرشتے (اُسکے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہونگے (اُسدن) اُس سے کوئی بات نہ کر سکیگا مگر جسے [1]

اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ

خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے، وہ دن

الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ

برحق ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانا بنالے ہم نے

اَنۡذَرۡنٰکُمۡ عَذَابًا قَرِیۡبًا ۬ۖۚ یَّوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا

تم لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا جس دن آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے

قَدَّمَتۡ یَدٰہُ وَ یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

بھیجے ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا

ثم الانفطار وھی ست و اربعون اٰیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ نزلت بمکۃ
اور اسکی چھیالیس آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ نازعات مکہ میں نازل ہوا [2]

وَ النّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ

ان (فرشتوں) کی قسم جو (کفار کی روح) ڈوب کر سختی سے کھینچ لیتے ہیں، اور انکی قسم جو (مومنین کی جان) آسانی سے

سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾ فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾

کھول دیتے ہیں، اور انکی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان) پیرتے پھرتے ہیں پھر (ایک کے) آگے بڑھتے ہیں پھر (دنیا کے)

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾ تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ﴿۷﴾

انتظام کرتے ہیں (انکی قسم کہ قیامت ہو کر رہیگی) جس دن زمین کو بھونچال آئیگا پھر اسکے پیچھے اور زلزلہ آئیگا

قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾ اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾

اسدن دلوں کو دھڑکن ہوگی اُن کی آنکھیں (ندامت سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔

یَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَۃِ ﴿ؕ۱۰﴾ ءَاِذَا

کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم اُلٹے پاؤں (زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے۔ کیا جب ہم

کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ﴿ؕ۱۱﴾ قَالُوۡا تِلۡکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ﴿ۘ۱۲﴾

کھوکھل ہڈیاں ہو جائیں گے، کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے

ع ۲ ۱۰ ۲

[1] ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہلبیت اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کر سکے گا اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ اُس وقت آپ کیا بات فرمائیں گے آپنے فرمایا خدا کی تسبیح، اپنے رسول پر صلوات، اپنے شیعوں کی سفارش ۱۲

[2] اس سورہ میں خدا نے قیامت کے حالات، حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ، اور اُس عبرت کی نہالش، اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر جہنم کے آلام، متقین کی تعریف، حضرت رسول کی رسالت، دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

الانزعٰم وقف | الانزعٰم وقف | الانزعٰم وقف

منزل ٧

حضرت موسیٰ کا قصہ

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ⑬ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ⑭

وہ (قیامت) تو (گویا) بلا ایک سخت چیخ ہوگی اور لوگ یکبارگی ایک میدان لے (حشر) میں آموجود ہونگے

وقف لازم

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ⑮ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ

(اے رسول) کیا تمہارے پاس موسٰی کا قصہ بھی پہنچا ہے جب اُن کو اُن کے پروردگار نے طویٰ

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑯ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

کے میدان میں پکارا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ

إِنَّهُ طَغَىٰ ⑰ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ⑱ وَ

سرکش ہوگیا ہے اور (اُس سے) کہو کہ کیا تیری خواہش ہے کہ (کفر سے) پاک ہوجائے اور

أَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ⑲ فَأَرَاهُ الْآيَةَ

میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتادوں تو تجھکو خوف (پیدا) ہو۔ غرض موسٰی نے اُسے عصا کا

الْكُبْرَىٰ ⑳ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ㉑ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ㉒

بڑا معجزہ دکھایا تو اُس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا۔ پھر پیٹھ پھیر کر (خلاف کی) تدبیر کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ㉓ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ㉔ فَأَخَذَهُ

پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور بلند آواز سے پکارا تو کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو خدا

اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ㉕ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

نے اُسے دُنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں گرفتار کیا۔ بے شک جو شخص

لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ㉖ أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ



(خدا سے) ڈرے اُس کے لیے اس (قصہ) میں عبرت ہے۔ بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے

السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ㉗ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ㉘ وَأَغْطَشَ



یا آسمان کا؟ اُسی نے اُسکو بنایا۔ اسکی چھت کو اونچا کیا پھر اُسے درست کیا اور اسکی

لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ㉙ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ

رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) اسکی دھوپ نکالی اور اس کے بعد زمین کو

دَحَاهَا ㉚ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ㉛ وَالْجِبَالَ

پھیلایا اسی میں سے اس کا پانی اور اُس کا چارہ نکالا اور پہاڑوں کو

لے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اُس زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کے اطراف میں ہے اُسی کو خدا قیامت میں وسیع کرکے میدان حشر بنائیگا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی بنائیگا جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی، واللہ اعلم ١٢

أَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

اس میں گاڑ دیا (یہ سب سامان) تمھارے اور تمھارے چارپایوں کے فائدے کیلیے ہے تو جب بڑی سخت مصیبت

الْکُبْرٰی ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ

آموجود ہوگی، جسدن انسان اپنے کاموں کو خود یاد کرے گا اور بہشت دیکھنے والوں کے سامنے

الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾

ظاہر کردی جائے گی تو جس نے (دنیا میں) سر اٹھایا تھا اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی

اُسکا ٹھکانا تو یقیناً دوزخ ہے، مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا

النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿۴۱﴾ یَسْئَلُوْنَكَ

اور جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا تو اُس کا ٹھکانا یقیناً بہشت ہے (اے رسول)

عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾

لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اُس کا کہیں ٹھل بیڑا بھی ہے تو تم اُسکے

اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾

ذکر سے کس فکر میں ہو اُس (کے علم) کی انتہا تمھارے پروردگار ہی تک ہے تم تو بس جو اُس سے ڈرے اُس کو

كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

ڈرانے والے ہو جسدن وہ لوگ اسکو دیکھیں گے تو (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس ایک شام یا صبح ٹھہرے تھے

سُوْرَةُ عَبَسَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْقَدْرِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً
سلہ سورہ عبس مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اسکی بیالیس آیتیں ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ﴿۲﴾ وَمَا یُدْرِیْكَ

وہ سلہ اتنی بات پر چیں بر جبیں ہوگیا اور منہ پھیر بیٹھا کہ اُس کے پاس نابینا آگیا اور تم کو کیا معلوم

لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤی ﴿۳﴾ اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ﴿۴﴾ اَمَّا

شاید وہ (تعلیم سے) پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اُسکے کام آتی تو جو

مَنِ اسْتَغْنٰی ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ﴿۶﴾ وَمَا عَلَیْكَ

کچھ پروا نہیں کرتا اُسکے تو تم درپے ہو جاتے ہو حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو

سلہ اس سورہ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں (۱) عبداللہ بن کلثوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہہ اور انکی مدح (۲) قرآن کا خدائی کتاب ہونا (۳) انسانی فطرت (۴) خدا کے احسانات (۵) قیامت کے حالات (۶) نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تفرقہ وغیرہ ۱۲

سلہ ایک روز حضرت رسول کے پاس آپکے اصحاب بیٹھے تھے عبداللہ بن کلثوم جو خاص صحابی، موذن اور نابینا تھے کچھ احکام خدا پوچھنے کے واسطے آپکے پاس حاضر ہوئے آپنے مندتھارے اخلاق اور انکی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمان سے جو آپکے پاس بیٹھے تھے آگے بٹھایا۔ یہ امر حضرت عثمان کو ناگوار ہوا عبداللہ کیطرف پشت کرکے بیٹھ گئے۔ یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی حضرت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے جس سے عبداللہ کی مدح حضرت عثمان کی تنبیہ مقصود تھی

بعض مفسرین نے حضرت عثمان کے علاوہ بعض بنی اُمیہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسول ہی پر الزام قائم کیا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ کیونکر ممکن ہے کہ صاحب خلق عظیم ایک بیدار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اُسکے غلاموں سے بھی بہت دور اور خلاف قیاس ہے کہاں شان نبوت اور کہاں بد خلقی و ترش روئی معاذ اللہ

حاشیہ: عبداللہ بن اُم مکتوم — نابینا — عثمان

۲ ع ۲۰ ۴

أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝۷ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝۸ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝۹

تم ذمہ دار نہیں اور جو تمہارے پاس لپکتا ہوا آتا ہے اور (خدا سے) ڈرتا ہے

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝۱۰ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَن شَاءَ

تو تم اُس سے بےرخی کرتے ہو دیکھو یہ (قرآن) تو سراسر نصیحت ہے تو جو چاہے

ذَكَرَهُ ۝۱۲ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴

اسے یاد رکھے (لوح محفوظ کے) بہت معزز اوراق میں (لکھا ہوا) ہے بلند رتبہ اور پاک ہیں

بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝۱۶ قُتِلَ الْإِنسَانُ

(ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ نیکوکار ہیں، انسان ہلاک ہو جائے

مَا أَكْفَرَهُ ۝۱۷ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝۱۸ مِن نُّطْفَةٍ

وہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے) اُس کو کس چیز سے پیدا کیا نطفے سے اُسے پیدا کیا،

خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝۲۰ ثُمَّ أَمَاتَهُ

پھر اُس کا اندازہ مقرر کیا، پھر اس کا راستہ آسان کر دیا پھر اُسے موت دی پھر

فَأَقْبَرَهُ ۝۲۱ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۝۲۲ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

اُسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اُٹھا کھڑا کرے گا سچ تو یہ ہے کہ خدا نے

مَا أَمَرَهُ ۝۲۳ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝۲۴ أَنَّا

جو حکم اُسے دیا اُس نے اُس کو پورا نہ کیا تو انسان کو اپنے کھانے ہی کی طرف غور کرنا چاہیے کہ

صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝۲۶

ہم ہی نے (اول) پانی برسایا، پھر ہم ہی نے زمین (درخت اُگا کر) چیری پھاڑی

فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝۲۷ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝۲۸ وَزَيْتُونًا

پھر ہم نے اُس میں اناج اُگایا اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور

وَنَخْلًا ۝۲۹ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝۳۰ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝۳۱ مَّتَاعًا

کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے

لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝۳۲ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝۳۳ يَوْمَ

چارپایوں کے کام کے لیے (بنایا) تو جب کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی (قیامت) آموجود ہوگی اُس دن

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَ

آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنے

صَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

لڑکے بالوں سے بھاگے گا، اُس دن ہر شخص (اپنی نجات کی) ایسی فکر میں ہوگا جو اُسکے

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾

(مشغول ہونے کے) لیے کافی ہو، بہت سے چہرے تو اُس دن چمکتے ہونگے خنداں

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

شاداں (یہی نیکوکار ہیں) اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر

غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

گرد پڑی ہوگی (اور) سیاہی چھائی ہوئی ہوگی یہی کفار بدکار ہیں

سُورَةُ التَّكْوِيرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | بعد الاعلی وهی تسع وعشرون آية

سورہ تکویر مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی انتیس آیتیں ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾

جس وقت آفتاب کی چادر کو لپیٹ لیا جائے گا، اور جس وقت تارے گر پڑیں گے

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب عنقریب جننے والی اونٹنیاں بیکار کر دی جائیں گی

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾

اور جس وقت وحشی جانور اکٹھا کیے جائیں گے، اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾

اور جس وقت روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی، اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے

بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَ

پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی اور جس وقت (اعمال کے) دفتر کھولے جائیں اور

إِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ

جس وقت آسمان کا چھلکا اتارا جائے گا، اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی اور

ع ۴۲ / ۱ / ۵

۱ اس سورہ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات، حضرت جبرئیل کی مدح، فرشتوں کا وجود، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، حضرت رسول کی رسالت، خدا کی مشیت کا سب پر غالب ہونا وغیرہ بیان کیا ہے ۱۲

۲ عشار جمع عشراء بمعنی قریب جننے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اس وقت ان کی بھی پرواہ نہ کریں گے ۱۲

۳ اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے اس لڑکی پیدا ہوتی تو اسے [illegible] شرم سے مار ڈالتا یا پشمینہ کا کھرا پہنا کر ریوڑ چرواتا یا زندہ درگور کر دیتا، آئی کی تنبیہ کی غرض سے اس لڑکی کو یہاں [illegible] بنا کر ظاہر کرتا ہے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں ۱۲

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾

جب بہشت قریب کر دی جائے گی تب ہر شخص معلوم کرے گا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا ہے

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا

تو مجھے ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ہیں [٥١] اور غائب ہوتے ہیں، اور رات کی قسم

عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ

جب ختم ہونے کو آئے اور صبح کی قسم جب روشن ہو جائے کہ بے شک یہ (قرآن) ایک

رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ

معزز فرشتہ (جبرئیل) کی زبان کا پیغام ہے جو بڑے قوی عرش کے مالک کی بارگاہ میں

مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم

بلند رتبہ ہے وہاں (سب فرشتوں کا) سردار امانت دار ہے اور (اے مکے والو) تمہارے ساتھی (محمد)

بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَ

دیوانے نہیں ہیں [٥٢] اور بے شک انہوں نے جبرئیل کو (آسمان کے) کھلے (شرقی) کنارے پر دیکھا ہے اور

مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ

وہ غیب کی باتوں کے ظاہر کرنے میں بخیل نہیں اور نہ یہ مردود شیطان کا قول

رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا

ہے، پھر تم کہاں جاتے ہو یہ سارے جہان کے لوگوں کے لیے

ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾

بس نصیحت ہے (یعنی) اس کے لیے جو تم میں سیدھی راہ چلے اور تم

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

تو سارے جہان کے پالنے والے خدا کے چاہے بغیر کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔

سورة الانفطار نزلت بمكة ثم	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	الانشقاق وهي تسع عشرة آية
سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوا [٥٣]	خدا کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی انیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾

جب آسمان ترخ جائے گا، اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔

---

[٥١] علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح چھان بین ہو چکی ہے کہ زحل، مریخ، مشتری، زہرہ اور عطارد، پانچوں ستارے چلتے چلتے بیچارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں۔ ١٢

[٥٢] یہ ان لوگوں کی رد ہے جو حضرت رسول کو دیوانہ بتاتے، یہ کہتے کہ یہ قرآن اپنے جی سے گڑھ کے بیان کرتے ہیں ١٢

الربع

[٥٣] اس سورہ میں بھی خدا نے قیامت کے واقعات، قیامت میں ہر عمل کی بازپرس، انسان کی خلقت، کراماً کاتبین کا ذکر، نیکوں اور بدوں میں تفرقہ، قیامت میں سب مجبور ہوں گے اور حکومت خاص خدا کے واسطے ہوگی، ایسے ہی امور کو ذکر فرمایا ١٢

ع ٢٩

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ

اور جب دریا بہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے اور جب قبریں اکھیڑ دی[1] جائیں گی تب

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ

ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اُس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا اے انسان تجھ کو اپنے

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾

کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا[2] جس نے تجھے پیدا کیا، تو تجھے درست بنایا اور (تیرے اعضا کو) متناسب

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ

اور جس صورت میں اُس نے چاہا تیرے جوڑ بند ملائے، ہاں بات یہ ہے کہ تم لوگ جزا کے دن کو

بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾

جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں، بزرگ (فرشتے سب باتوں کے) لکھنے والے (کراماً کاتبین)،

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾

جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں، بے شک نیکو کار (بہشت کی) نعمتوں میں ہوں گے

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

اور بدکار لوگ یقیناً جہنم میں جزا کے دن، اُسی میں جھونکے جائیں گے،

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

اور وہ لوگ اُس سے چھپ نہ سکیں گے، اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن

الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ

کیا ہے. پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا چیز ہے، اُس دن

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

کوئی شخص کسی شخص کی بھلائی نہ کر سکے گا اور اُس دن حکم صرف خدا ہی کا ہوگا

ع الربع ۱۹

سورۃ التطفیف نزلت بمکۃ او بالمدینۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تمام البقرۃ وھی ستّ وثلثون آیۃ
سورۃ تطفیف[3] کہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے، جو اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا

[1] یعنی اُس سے مُردے نکل پڑیں گے۔ ۱۲۔ ۱۲

[2] جب حضرت رسول اس آیت کی تلاوت فرماتے تو کہتے کہ جہل نے اُسے دھوکا دیا۔ یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ اس مقام پر حضرت اپنی باتوں میں سے کریم کا ذکر کرکے گویا جواب تعلیم کر دیا ہے کہ اگر بندہ خدا کے پوچھنے پر یہ کہہ دے کہ تیرے کرم نے مجھے دھوکا دیا تو کیا عجب ہو کہ بخش دیا جائے۔ ۱۲۔ ۱۲

[3] اس سورہ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت، نیکوں بدوں کے اعمال کا تفرقہ، حضرت علی کی مدح، منافقین کی مذمت وغیرہ بیان فرمائی ہے۔ ۱۲۔ ۱۲

يَسْتَوْفُونَ ۝٢ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝٣

پورا لیں ۔ اور جب اُن کو ناپ سلہ یا تول کر دیں تو کم دیں ۔

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥

کیا یہ لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اُٹھائے جائیں گے

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٦ كَلَّآ إِنَّ

جس دن تمام لوگ سارے جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے سُن رکھو کہ بدکاروں کے

كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝٧ وَمَآ أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨

نامۂ عمل سجین میں ہیں ۔ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے ۔ ایک

كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠

لکھا ہوا دفتر ہے (جس میں شیاطین کے اعمال درج ہیں) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا

جو لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں ۔ حالانکہ اُس کو حد سے نکل جانے والے گنہگار کے سوا

كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ

کوئی نہیں جھٹلاتا ۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں

الْأَوَّلِينَ ۝١٣ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا

کے افسانے ہیں ۔ نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں اُن کا اُن کے دلوں پر

يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

زنگ بیٹھ گیا ہے ۔ بے شک یہ لوگ اُس دن اپنے پروردگار (کی رحمت سے) روک

لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ

دیے جائیں گے ۔ پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہوں گے پھر (اُن سے) کہا جائیگا

هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ۝١٧ كَلَّآ إِنَّ كِتَابَ

کہ یہ وہی چیز تو ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ۔ (یہ بھی سُن رکھو کہ) نیکوں کے نامۂ عمل

الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨ وَمَآ أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝١٩

علیین میں ہوں گے اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں

سلہ ابن ماجہ میں ہے جب جناب امیرؑ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کوفہ کے بازار میں تشریف لے جاتے تو بلند آواز سے فرماتے ۔ لوگو خدا سے ڈرو اور انصاف کے ساتھ پوری ناپ تول کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ۔ پھر یہ بھی منقول ہے کہ مدینہ کے اکثر تجار اس عیب میں مبتلا اور اس کے عادی تھے جب یہ سورہ نازل ہوا تو حضرت رسولؐ نے بازار میں جا کر اس سورہ کو اُن لوگوں کے سامنے پڑھ دیا ۱۲۔۱۲

ناپ تول میں کمی کی مذمت

نیکوں اور بروں کے اعمال نامے کا مقام

منزل ۷

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

نیکوں کے اعمال درج ہیں ۱ اس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں ۔ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ

نعمتوں میں ہوں گے ، تختوں پر بیٹھے نظارے کریں گے ، تم ان کے چہروں

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ

ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لو گے ان کو سربمہر خالص شراب

مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

پلائی جائے گی جسکی مہر مشک کی ہو گی اور اسکی طرف البتہ شائقین کو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا

رغبت کرنی چاہیے اور اس (شراب) میں تسنیم[۱] کے پانی کی آمیزش ہو گی ، وہ ایک چشمہ

يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا

ہے جس میں سے مقرب پئیں گے ، بے شک جو گنہگار مومنوں سے

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

ہنسی کیا کرتے تھے ، اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا

چشمک کرتے تھے[۲] اور جب اپنے لڑکے بالوں کی طرف لوٹ کر آتے تھے

فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

تو اتراتے ہوئے اور جب اُن (مومنین) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو یقینی گمراہ ہیں

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

حالانکہ یہ لوگ اُنپر نگہبان بناکے تو بھیجے نہیں گئے تھے ۔ تو آج (قیامت میں)

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر بیٹھے نظارہ

يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

کریں گے ، کہ اب تو کافروں کو ان کے کیے کا پورا پورا بدلا مل گیا

ع ۱ ۳۶

[۱] بہشت کی ایک نہر کا نام ہے ۱۲ - ۱۲

[۲] علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایکبار حضرت علی مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوکر گزرے تو اُن میں سے جو لوگ منافق تھے مسخراپن ہنسی اور باہم چشمکیں کرنے لگے پھر جب ہمجنسوں کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ابھی سنا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جسکے سر پر آگے کی طرف سے بال نہوں) یعنی حضرت امیر گزرا یہ کہہ کر خوب ہنسے اسی وقت قبل اسکے کہ جناب امیر حضرت رسول کے پاس پہونچیں منافقین کی مذمت اور جناب امیر کی مدح میں آیت نازل ہوگئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ مطبوعہ مصر ۱۲

سورة الانشقاق نزلت بمكة | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مئة الروم وهی خمس وعشرون آیة

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۲

جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائیگا اور اسے واجب بھی یہی ہے۔ اور جب

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝۴

زمین (برابر کر کے) تان دیجائے گی اور جو کچھ اُس میں ہے اُسکو نکال (کر باہر) ڈالدے گی اور (بالکل) خالی ہو جائیگی

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ

اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گی اور اسے لازم بھی یہی ہے (تو قیامت آجائیگی) اے انسان تو اپنے

كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

پروردگار کی حضوری کی کوشش کرتا ہے تو (آخر) اُسکے (یعنی ایکدن) اُسکے سامنے حاضر ہوگا پھر (اُسدن) جس کا نامہ

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸

عمل اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اُس سے تو حساب آسان [۱] طریقہ سے لیا جائے گا،

وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

اور (پھر) وہ اپنے (مومنین کے) قبیلہ کیطرف خوش خوش پلٹے گا لیکن جس شخص کو اس کا نامہ اعمال اسکی

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّ يَصْلٰى

پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ تو موت کی دعا کرے گا، اور جہنم واصل

سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ

ہوگا، یہ شخص تو اپنے لڑکے بالوں میں مست رہتا تھا اور سمجھتا تھا کہ کبھی

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

(خدا کی طرف) پھر کر جائے ہی گا نہیں ہاں اُس کا پروردگار یقینی اسکو دیکھ بھال کر رہا ہے

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَ الَّيْلِ وَ مَا وَسَقَ ۝۱۷ وَ الْقَمَرِ

تو مجھے شام کی سُرخی کی قسم اور رات کی اور ان چیزوں کی جنھیں یہ ڈھانک لیتی ہے اور چاند کی

اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ

جب پورا ہو جائے کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسوگے تو ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے

[۱] اس سورہ میں خدا نے قیامت کے دن نیکوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، تلاوت قرآن سے سجدہ کا حکم، خدا کا سب چیزوں کو جاننا، نیکوں کے پیچھے اُنتہا اجر و ثواب کا ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ۱۲

[۱] آسان طریقہ سے حساب لیے جانے کا ایک حدیث میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اس کے گناہ اُس کے سامنے پیش کرکے معاف کردیے جائینگے ۱۲



۵۱ اس سورہ میں خدا نے کفار مکہ کی ہلاکت کی پیشینگوئیاں اصحاب الاخدود کا قصہ اور کفار مکہ کی اُن سے تشبیہ ، مومنین کو تکلیف دینے کی سزا ، ایمانداروں کی کامیابی ، مواخذہ کی سختی ، خدا کا مختار و مرید ہونا ، فرعون و ثمود کے قصے ... کفار مکہ کی تنبیہ ، قرآن کا خدائی کتاب ہونا وغیرہ ذکر کیا ہے ۱۲ ۵۲ اسکی تفصیل دیکھو پارہ ۱۱ سورۂ یونس

لَا يُؤْمِنُونَ ۝٢٠ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝٢١ السجدۃ

کہ ایمان نہیں لاتے ، اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کا) سجدہ نہیں کرتے ،

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝٢٢ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بلکہ کافر لوگ تو (اور اُسے) جھٹلاتے ہیں ، اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خدا

بِمَا يُوعُونَ ۝٢٣ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٢٤ إِلَّا

اُسے خوب جانتا ہے تو (اے رسول) انھیں درد ناک عذاب کی خوش خبری دیدو مگر جو لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٢٥ ع ۱

ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے اچھے کام کیے اُن کے لیے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے ۔

وهي اثنتان وعشرون آية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة البروج نزلت بمكة
اور اسکی بائیس آیتیں ہیں	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوا

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝٢ وَشَاهِدٍ

برجوں والے آسمان کی قسم اور اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ کی

وَمَشْهُودٍ ۝٣ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ

اور جس کی گواہی دیجائیگی اُسکی (کہ کفار مکہ ہلاک ہوے) جسطرح خندق والے ہلاک کر دیے گئے جو خندقیں آگ کی تھیں

الْوَقُودِ ۝٥ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝٦ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

جس میں (انھوں نے مسلمانوں کے لیے) ایندھن جھونک رکھا تھا جب وہ اُن (خندقوں) پر بیٹھے ہوے اور جو (سلوک) ایمانداروں

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا

کے ساتھ کرتے تھے اُس کو سامنے دیکھ رہے تھے ، اور اُن کو مومنین کی یہی بات بُری معلوم ہوئی

أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ

کہ وہ لوگ خدا پر ایمان لائے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی سارے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩

آسمان زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ

بے شک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر توبہ

۵۳ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ شاہد حضرت رسول ہیں اور مشہود قیامت ... بعض کہتے ہیں کہ شاہد جمعہ ہے اور مشہود عرفہ ... حضرت آدم اور ان کی اولاد ... بعض شاہد حضرت عیسیٰ کو اور مشہود اُن کی اُمت کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲

۵۴ کافی میں حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ ایک حبشی کو خداوند عالم نے حبشیوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ... بادشاہ نے ... آگ کی خندقیں ... جو ایمان سے پھرے ... ہوے کود پڑے غرض وہ بھی آگ ہی میں ... پھر کیا تھا خدا نے فوراً ایک ہوا بھیجی جس نے ساری نہر کو خالی کر کے اُسی آگ سے بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا اور سب کے سب صحیح و سالم نکل آئے ۱۲

لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۰﴾

نہ کی اُن کے لیے جہنم کا عذاب تو ہے ہی (اس کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے اُن کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾ إِنَّ

نہریں جاری ہیں، یہی تو بڑی کامیابی ہے، بے شک تمھارے پروردگار کی

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾

پکڑ بہت سخت ہے وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں) زندہ کرے گا

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾

اور وہی بڑا بخشنے والا محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک بڑا عالیشان ہے

فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾

جو چاہتا ہے کرتا ہے کیا تمھارے پاس لشکروں کی خبر پہونچی ہے

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾

(یعنی) فرعون و ثمود کی (ضرور پہونچی ہے) مگر کفار تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں،

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿۲۱﴾

اور خدا اُن کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے

فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

ع ۱ ۲۲ ۱۰

سُورَةُ الطَّارِقِ نزلت بمكة بعد القمر	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وهي سبع عشرة آية
سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تم کو کیا معلوم رات کو آنے والا کیا ہے (وہ)

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾

چمکتا ہوا ستارہ ہے (اس بات کی قسم) کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں

ف۱ اس سورہ میں خدا نے ہر شخص کے واسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا، انسانی پیدائش کا مادہ اور اسکی جگہ، قرآن کا قول فیصل ہونا، کفار کو مہلت دینا وغیرہ تعلیم فرمایا ہے ۱۲

ف۲ مفسرین نے اس کلمے سے مراد میں سخت اختلاف کیا ہے کوئی عام تاروں کو کہتا ہے کوئی خاص تاروں زحل یا زہرہ کا نام بتاتا ہے کوئی اسکی جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ

تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے وہ اچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا ہے

دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾ إِنَّهُ

جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ سے نکلتا ہے ۱۵ بے شک خدا اُس کے دوبارہ (پیدا) کرنے پر

عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن

ضرور قدرت رکھتا ہے جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو انسان کا نہ کچھ زور چلے گا

قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾

اور نہ کوئی مددگار ہوگا، چکر (کھانے) والے آسمان کی قسم اور

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾

پھٹنے والی زمین کی (قسم) بے شک یہ قرآن قول فیصل ہے

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَ

اور لغو نہیں ہے، بے شک یہ کفار اپنی تدبیریں کر رہے ہیں اور

أَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں، تو کافروں کو مہلت دو بس انکو تھوڑی سی مہلت دو

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی نَزَلَتْ بِمَكَّةَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾

(اے رسول) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا اور

وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾

جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارہ اُگایا پھر

فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ﴿٦﴾ إِلَّا

خشک اُسے سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر

مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ

جو خدا چاہے (منسوخ کر دے) بے شک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی اور ہم

منزل ۷

ع ۱۹

النصف

۱۵ یہ جو قسم ہے ۱۵ یکتا خدا کی، گویا ہوا اُس کا قلب جو کہ منی صورت کی ہو یا مرد کی دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں سے دو رگوں کے ذریعہ جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں آتی ہے اور پھر گردے کی دو رگوں سے جو حرام مغز سے متصل ہیں چلی جاتی ہے ... اسی طرح سلسلہ جاری ہوتی ہے ... جو قول حکیم جو خدا کا کلام ... حرام مغز ہی وہ منی کی پختگی ... قرار پاتی اور گردہ و حرام مغز کے پیچھے اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان ... میں کوئی شک نہیں ہو سکتا واللہ اعلم ۱۲

۱۵۴ اس سورہ میں خدا کی تسبیح و عبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے، رسول کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے، نصیحت کے جاؤ، شرک سے بچو، نماز کی ترغیب، قرآن کا اگلے صحیفوں کے مطابق ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

۱۵۵ یعنی جو آیت کہ خدا ... منسوخ کر دینا چاہے ... ذہن سے محو ...



لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ

تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو جو خوف

مَن يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى

رکھتا ہو وہ تو فوراً سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے پہلو تہی کرے گا جو (قیامت میں) بڑی

النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾

(تیز) آگ میں داخل ہوگا پھر نہ وہاں مرے ہی گا نہ جیے گا، وہ یقیناً مراد کو پہنچا

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ

جو (شرک سے) پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا

دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے یہی بات اگلے

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

صحیفوں میں ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (بھی ہے)

عدد الكهف وهي ست وعشرون اية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة الغاشية نزلت بمكة
اور اس کی چھبیس آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوا

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (مصیبت یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے، اس دن بہت سے چہرے

خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾

ذلیل (رسوا) ہوں گے (طوق و زنجیر سے) مشقت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے

تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن

انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا، خاردار جھاڑی کے سوا ان کے لیے کوئی کھانا

ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ

نہیں، جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے گا (اور) بہت سے

يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنی کوشش (کے نتیجے) سے شادمان، ایک عالی شان باغ میں

ع ۱۹ / ۱۲

سلہ یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا اور نمازیں وغیرہ کا اقرار کیا، پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں اور اچھے اعمال بجا لایا اس نے نجات پائی ۱۲

سلہ حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں ... رسول ... صاحب کتاب ہیں، چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کیے ... اور عرب میں چار پیغمبر ہوئے ہود، صالح، شعیب اور ہمارے رسول ۱۲

سلہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کے واقعات، دوزخ و بہشت کی حالت ... کا حکم ... رسول کی رسالت ... کی بازگشت خدا کی طرف ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے ۱۲

سلہ پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے ... خاردار ... اس کو ضریع کہتے ہیں ... دنیا کا ... آخرت کا ... خدا کی پناہ ۱۲

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ⑪ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫

وہاں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ہی نہیں، اُس میں چشمے جاری ہوں گے، اُس میں اونچے

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ⑬ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ⑭

اونچے تخت (بچھے) ہوں گے، اور (اُن کے کنارے) گلاس رکھے ہوں گے

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ⑮ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ⑯ أَفَلَا

اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں، تو کیا یہ لوگ

يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ⑰ وَإِلَى السَّمَاءِ

اونٹ کیطرف غور نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے، اور آسمان کیطرف

كَيْفَ رُفِعَتْ ⑱ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ⑲

کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے، اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ⑳ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ

اور زمین کیطرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے تو تم نصیحت کرتے رہو، تم تو بس

مُذَكِّرٌ ㉑ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ㉒ إِلَّا مَن

نصیحت کرنے والے ہو تم کچھ ان پر داروغہ تو ہو نہیں ہاں جس نے

تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ㉓ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ㉔

منہ پھیر لیا، اور نہ مانا، تو خدا اُس کو بہت بڑے عذاب کی سزا دے گا

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ㉕ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ㉖

بے شک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	قبل الضحى وهي ثلثون آية
سورہ فجر مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ ② وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ③ وَاللَّيْلِ

صبح ۲ کی قسم، اور دس ۳ راتوں کی، اور جفت ۴ و طاق کی، اور رات کی جب

إِذَا يَسْرِ ④ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ⑤ أَلَمْ تَرَ

آنے لگے، عقلمند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا) کیا تم

وقف لازم

۱ اس سورہ میں خدا نے کفار پر عذاب کی پیشین گوئی، شداد، ثمود و فرعون کی تباہی کے قصہ کا اشارہ، بندوں پر خدا کی نگرانی، امتحان کے وقت انسان کی حالت، نیک انسانوں کی حالت، قیامت کا تذکرہ، حضرت حمزہ یا ابن عباس کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲

۲ ایک روایت میں ہے کہ اس صبح سے وہ صبح مراد ہے جب حضرت رسول طائف میں تھے اور بارہ ہزار آدمی آپکے ساتھ تھے اور سب کے سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا، آخر آپ نے ایک پیالہ منگوا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے چار چشمے جاری ہوئے کہ سارا لشکر سیراب ہوا اور کیا عجب ہے کہ اس سے مراد صبح عاشورہ ہو۔ واللہ اعلم ۱۲

۳ محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں ابی عثمان سے روایت کی ہے کہ لوگ تین عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے، ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا اخیر عشرہ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۴ سطر ۱ مطبوعہ مصر، ۱۲

۴ بظاہر اس سے تمام چیزیں مراد ہیں کیونکہ کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز شفع و وتر مراد ہے ۱۲

ع ۱ ۲۶ نصف ۱۳

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي

نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنی ارم والے دراز قد جن کا

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا

مثل ؎ تمام (دنیا کے) شہروں میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو

الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ

وادی (قری) میں پتھر تراش (کر گھر بنا) تے تھے اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو (سزا کیلئے) میخیں رکھتا تھا

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ

یہ لوگ (مختلف) شہروں میں سرکش ہو رہے تھے اور انمیں بہت سے فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے

عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

ان پر عذاب کا کوڑا لگا دیا، بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے،

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ

لیکن انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اسکا پروردگار (اسطرح) آزماتا ہے کہ اسکو عزت و نعمت دیتا ہے، تو کہتا

فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ

ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی ہے مگر جب (دوسری طرح) اسکو آزماتا ہے کہ اس پر

عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ

روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو بول اٹھتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں بلکہ

الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾

تم لوگ نہ یتیم کی خاطرداری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ

اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کو

حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

بہت ہی عزیز رکھتے ہو، سن رکھو کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ

اور تمہارے پروردگار کا حکم، اور فرشتے قطار کے قطار آجائیں گے اور اس دن جہنم سامنے

؎ حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک شخص کا نام عاد تھا جس کا سلسلہ نسب یوں ہے، عاد بن عوص بن ارم، بن سام بن نوح۔ عاد کے دو بیٹے تھے شداد و شدید، اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہوگیا اور چار سو بادشاہ اسکے تحت وخراج گزار تھے اس نے خدائی کا دعوی کیا، اس وقت کے پیغمبر جب اسکی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ، پیغمبر نے کہا خدا تجھے بہشت دیگا اس نے پوچھا بہشت میں کیا ہے جب پیغمبر نے اسکی کیفیت بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں، غرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا کی زمین تجویز کرکے بہشت بنوانا شروع کیا، ایک لاکھ مزدور اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہان دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب منگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا، اس باغ کی دیوار کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں، اسکے ستونوں میں یاقوت اور موتی تھے اسکی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک ہزار محل تھے اسکے گرد ہزار بالاخانے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا، جس کی ڈالیں سونے کی، پتے زبرجد کے، خوشے موتیوں کے تھے، غرض جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو شداد مع حشم و خدم کے اسکو دیکھنے چلا، جب قریب دروازے کے پہونچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اسکی روح قبض کرنے آئے ہیں اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں، غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر ایک باہر تھا کہ اسکی روح قبض ہوگئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگیا، امیر معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا، اس باغ میں پہونچ گیا تھا، چنانچہ واپس آکر جو کیفیت اس نے بیان کی اس کی تصدیق کعب احبار نے کی۔ عالم ۱۲، ۱۲، ۱۳

منزل

بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۲۳

کر دی جائے گی اُس دن انسان چونکے گا مگر اب چونکنا کہاں (فائدہ دے گا)

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۲۴ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

(اس وقت) کہیگا کہ کاش میں نے اپنی (اس) زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا تو اُس دن خدا ایسا

عَذَابَهُ أَحَدٌ ۲۵ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۲۶ يَا أَيَّتُهَا

عذاب کرے گا کہ کسی نے ویسا عذاب نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی اسکے جکڑنے کی طرح جکڑے گا

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۲۷ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً

(اور کچھ لوگوں سے کہیگا) اے اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کیطرف چل تو اُس سے خوش وہ

مَّرْضِيَّةً ۲۸ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۲۹ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۳۰

تجھ سے راضی تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہوجا، اور میرے بہشت میں داخل ہوجا

سورة البلد نزلت بمكة	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	بعد الطارق وهي عشرون ۲۰ آية
سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی بیس آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۱ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۲ وَ

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اور (قسم ہے)

وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ۴

باپ (آدم) اور اسکی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے

أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۵ يَقُولُ أَهْلَكْتُ

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسپر کوئی قابو نہ پاسکے گا، وہ کہتا ہے کہ میں نے الغاروں مال

مَالًا لُّبَدًا ۶ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۷ أَلَمْ نَجْعَل

اُڑا دیا کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں، کیا ہم نے اُسے

لَّهُ عَيْنَيْنِ ۸ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۹ وَهَدَيْنَاهُ

دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیے (ضرور دیے) اور اسکو (اچھی بُری) دونوں

النَّجْدَيْنِ ۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱ وَمَا أَدْرَاكَ

راہیں بھی دکھا دیں، پھر وہ گھاٹی پر سے ہوکر (کیوں) نہیں گزرا اور تمکو کیا معلوم کہ گھاٹی

سلہ صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی، اور درمنثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے، مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے اس میں حضرت ابن عباس کی وفات کے وقت اس آواز کا سنائی دینا بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم ۱۲

سلہ اس سورہ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا، خدا کا اُسپر ہر طرح قادر ہونا اُسکے اعضا نعمت ہیں، غلام آزاد کرنے بھوکے کو کھلانے کی فضیلت، صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی ہے ۱۲

ع ۱ / ۳۰ ۱۴

سلہ ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبدود ہے کہ اُسنے جناب امیر سے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے روپیہ خرچ کیے واللہ اعلم ۱۲ - ۱۲

وقف لازم

مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي

کیا ہے، کسی (کی) گردن کا (غلامی یا قرض سے) چھڑانا، یا بھوک کے دن رشتہ دار

مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

پھر تو ان لوگوں میں (شامل) ہو جاتا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ

ترس کھانے کی وصیت کرتے رہے، یہی لوگ خوش نصیب ہیں اور جن لوگوں نے

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے یہی لوگ بدبخت ہیں کہ ان کو آگ میں ڈال کر ہر طرف سے بند کر دیا جائیگا

بعد البروج وهي خمس عشرة آية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الشَّمْسِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ
اور اسکی پندرہ آیتیں ہیں	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ شمس مکہ میں نازل ہوا

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ

سورج کی قسم اور اسکی روشنی کی، اور چاند کی جب اسکے پیچھے نکلے، اور دن کی جب

إِذَا جَلَّاهَا ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَ

اسے چمکا دے، اور رات کی جب اسے ڈھانک لے، اور آسمان کی

مَا بَنَاهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿۷﴾

جس نے اسے بنایا، اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا، اور جان کی اور جسنے اسے درست کیا

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿۹﴾

پھر اسکی بدکاری اور پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا (قسم ہے) جسنے اس (جان) کو (گناہ) سے پاک رکھا وہ کامیاب ہوا

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿۱۱﴾

اور جسنے اسے (گناہ کرکے) دبا دیا وہ نامراد رہا، قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا، جب

إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ

ان میں کا ایک بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا، تو خدا کے رسول (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی

وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۥ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اور اُسکے پانی پینے سے تعرض نہ کرنا مگر اُن لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اُس کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

اُنکے گناہ کے سبب سے اُنپر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کر کے) برابر کر دیا اور اُس کو اُن کے بدلے کا کوئی خوف نہیں

سُوْرَةُ الَّيْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بعد الفجر وهي احدى وعشرون آية
سورہ لیل مکہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی اکیس آیتیں ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب (سورج کو) چھپا لے اور دن کی جب خوب روشن ہو اور اُس (ذات) کی جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ

نر و مادہ کو پیدا کیا کہ بے شک تمہاری کوشش طرح طرح کی ہے تو جس نے

اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ

سخاوت کی اور اچھی بات (اسلام) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے راحت و آسانی (جنت)

لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ

کے اسباب مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی اور اچھی بات کو

بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ

جھٹلایا تو ہم اُسے سختی (جہنم) میں پہنچا دیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اُسکا مال

مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا

اُس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا ہمیں راہ دکھا دینا ضرور ہے اور آخرت اور دُنیا

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا

(دونوں) خاص ہماری چیزیں ہیں تو ہم نے تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا، اُس میں بس وہی داخل

يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

ہوگا، جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا اور جو بڑا

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

پرہیزگار ہے وہ اُس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (خدا کی راہ میں) دیتا ہے تاکہ پاک ہو جائے

ع ۱۵ — ۱ — ۱۶

۵۱ اس سورہ میں خدا کے ذیل ذکر فرمائے ہیں۔ سخاوت کا، بخل کی مذمت، مرنے پر مال کچھ کام نہ آئے گا، شرع کا، صرف ہدایت ہی، دستی جہنم سے بچا، وغیرہ۔ ۱۲۔۱۲

۵۲ اسکی شان نزول یہ ہے، ایک انصاری کے گھر میں خرمے کا درخت تھا اور اسکی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک آئی تھیں، وہ شخص عیالدار محتاج تھا، انصاری خرمے توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اٹھا لیتے، وہ بہ جبر ان سے چھین لیتا، یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا، ہمسایہ نے اسکی شکایت حضرت رسول سے کی، آپ نے انصاری کو بلا کر فرمایا اگر تو اس درخت کو بہشت کے خرموں کے درخت کے بدلے بیچے تو میں لیتا ہوں، اُس نے انکار کیا اور چلا گیا، ابو دحداح نے سن کر حضرت سے عرض کی اگر اُس درخت کو خرید کر دوں تو بہشت کے درخت اسکے عوض میں ملتے ہیں، آپ نے فرمایا ضرور، غرض ابو دحداح گیا اور بعد اصرار چار درخت کے بدلے اس درخت کو خرید کیا اور لوگوں کو اسپر گواہ کر دیا، تب آپ نے ابو دحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کر کے وہ درخت لے کر اُس ہمسایہ کے حوالے کیا، اسپر یہ آیتیں ابو دحداح اور اُس انصاری کی خدمت میں نازل ہوئیں۔ ۱۲۔۱۲

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝۱۹ اِلَّا

اور (لطف یہ ہے کہ) کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں جس کا اُسے بدلہ دیا جاتا ہے بلکہ (وہ تو)

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝۲۱

صرف اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (دیتا ہے) اور وہ عنقریب ہی خوش ہو جائیگا

سُوْرَةُ الضُّحٰى نزلت بمكة سن التكبير اخرها	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰخر كل سورة نزلت بعدها الا الانشراح فهي احدى عشرة اية
سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ۝۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

(اے رسول) پہر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپا لے کہ تمہارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ بیٹھا اور

قَلٰى ۝۳ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ وَلَسَوْفَ

نہ (تم سے) ناراض ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دنیا سے یقینی کہیں بہتر ہے اور تمہارا پروردگار عنقریب اسقدر

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ کیا اُس نے تمہیں یتیم پاکر (ابوطالب کی) پناہ نہ دی (ضرور دی) اور تم کو

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا

(احکام سے) ناواقف دیکھا تو منزل مقصود تک پہونچا دیا اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی کر دیا،

فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ

تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا

فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ نزلت بمكة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثمن العصر وهي ثمان ايات
سورۂ انشراح مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اسکی آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲

(اے رسول) کیا ہم نے تمہارا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کر دیا (ضرور کیا) اور تم پر سے وہ بوجھ اُتار دیا

الَّذِيْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴

جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی، اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا تو (ہاں)

ع ۱ ۲۱ ۱۴

ع ۱ ۱۱ ۱۸

خلاصہ: اس سورہ میں خدا نے حضرت رسول کی تشفی جناب سیدہ کی ایک خاص فضیلت، رسول اللہ پر احسانات، یتیم پر ستم نہ کرنا، سائل کو نہ جھڑکنا، پروردگار کی نعمت کا اظہار۔

(۱) عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ اور ابن لال اور ابن النجار نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایکمرتبہ حضرت رسول جناب فاطمہؑ کے گھر میں گئے تو دیکھا وہ چکی پیس رہی ہیں اور اونٹ کے بالوں کی جھول کی چادر ہے تو آپ نے فرمایا اے فاطمہؑ آخرت کی نعمتوں کے واسطے دنیا کی تلخی چکھو اور جلدی کرو اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ سطر ۳ مطبوعہ مصر ۱۲

(۲) اس سورہ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسول کے سینہ کو علم سے مملو کرنے کو بیان کیا ہے، اور اہل سنت مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسول کے پیٹ کو سینے تک چاک کیا اور پھر دل کو دھویا بالکل خلاف عقل و قیاس ہے، اسکے بعد خدا نے دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہونچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اسکو علی بن ابیطالب کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا، اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علیؑ کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسول بہت مشکل کام سمجھتے تھے اسی لیے خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اسی طرح یہاں بھی یوں فرما دیا کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے پھر وقت مقرر فرما دیا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کرو، اور اس کے بعد پھر خدا کی طرف رجوع کرو یعنی موت کی تیاری کرو اگرچہ اس مطلب کو مفسرین اہلسنت نے ذکر نہیں کیا ہے لیکن باانصاف لوگ کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہلسنت نے بیان کیے ہیں دونوں کو الفاظ قرآن سے منطبق کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون زیادہ چسپاں ہے واللہ اعلم ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَإِذَا

مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مقرر کر دو [۵۱] اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو

سورة التين نزلت بمكة او بالمدينة وسن للقارى [۵۲] ان يقول بعدها بلى وانا على ذلك من الشهدين ثم القريش وهى ثمان ۸ ايات

سورۂ تین [۵۲] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝١ وَطُورِ سِينِينَ ۝٢ وَهَٰذَا

انجیر [۵۳] اور زیتون کی قسم اور طور سینین کی، اور اس امن والے

الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي

شہر (مکہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے ڈھنڈے کا پیدا

أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝٥

کیا، پھر ہم نے اسے (بوڑھا کرکے رفتہ رفتہ) پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ان کے لیے تو بے انتہا

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ

اجر و ثواب ہے (اے رسول) ان دلیلوں کے بعد تم کو (روز) جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے

بِالدِّينِ ۝٧ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝٨

کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے (ہاں ضرور ہے)

ما نزل من القرآن بمكة القلم وهى تسع عشرة اية	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة العلق نزلت بمكة وصلها الى ما لم يعلم اول
نازل ہوا اور اس کی انیس آیتیں ہیں	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ علق [۵۴] سب سے پہلے مکہ میں پیغمبر

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

(اے رسول) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اسی نے انسان کو جمے ہوئے

منزل ۷

[۵۱] میں نے جو مطلب گزشتہ صفحہ میں اس سورہ اور اس آیت کا بیان کیا ہے اسکی مؤید وہ روایت ہے جسکو صاحب کشاف نے جلد ۳ صفحہ ۲۸۰ میں ذکر کرکے بدعت فرمایا ہے اور ناصبی کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کے سابق آیات پر جنہیں جناب امیر کی وجوب محبت کے قائل ہوئے ہیں نظر نہ پڑی اور نہیں تو " قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ " ہی کو دیکھ لیتے ۱۲۔۱۲

ع ۱ / ۸ / ۱۹

[۵۲] اس سورہ میں خدا نے انسان کی عمدہ مخلوقات اور پھر آخر بہت پست حالت میں ہونا، ایمانداروں کے لیے بیحد اجر و ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان کیا ہے۔ ۱۲

[۵۳] حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ " تین " سے مسجد نوح اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہے واللہ اعلم ۱۲

[۵۴] اس سورہ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیاء ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور منجانب خدا تعلیم پانا، امیری کے وقت سرکشی، ابوجہل کی شرارت سجدہ کا حکم وغیرہ " ذکر فرمایا ہے اسی سورہ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں، چنانچہ حضرت رسولؐ اک روز غار حرا میں جو آپ کی عبادت کی جگہ تھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل آپکے سامنے آئے اور کہا مجھے خدا نے آپکے پاس بھیجا ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں، پڑھیے آپنے کہا کیا پڑھوں میں تو پڑھا ہوا نہیں تب جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کے اتنے زور سے دبایا کہ آپ بے طاقت ہو گئے اور پھر کہا پڑھیے آپنے پھر وہی جواب دیا غرض دو یا تین بار ایسا ہی کیا اور آپنے وہ آیتیں پڑھیں اسکے بعد آپ پر بقدر خوف طاری ہوا کہ آپ گھر آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا کپڑے اڑھا دو غرض آپ سو رہے اور اٹھے تو کہا کیا مجھے سودا ہو گیا ہے خدیجہ نے فرمایا ہرگز نہیں آپ میں ایسے ایسے اعلیٰ صفات ہیں، آپ چلیے میرے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس جو اعلیٰ درجہ کے راہب تھے غرض آپ گئے اور حال بیان کیا وہ بولے مبارک ہو کہ تم کو اللہ نے رسول بنایا وہی فرشتہ ہے جو اگلے پیغمبروں پر آتا تھا تم قید دیکھو اور جو کچھ وہ کہے کرو عنقریب تم کو جہاد کا حکم ہوگا، اگر میں زندہ رہا تو تمہارا ساتھ دونگا ۱۲

ع ۱ / ۸ / ۲۰

الثلثہ



مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ

خون سے پیدا کیا (پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم

بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ

دی، اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا سن رکھو بیشک

لَيَطْغٰىٓ ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾

انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا ہے تو سرکش ہو جاتا ہے بیشک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ

بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ

كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ

راہ راست پر ہوتا یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو روکنا کیسا) بھلا دیکھو تو کہ اگر اس نے (سچے کو)

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾

جھٹلایا اور (اس نے) منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ

دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ؎ جھوٹے خطا وار کی پیشانی

كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ

کے بال، تو وہ اپنے یاران جلسہ کو بلا لے، ہم بھی جلاد فرشتوں کو

الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

بلا لیں گے (اے رسول) دیکھو ہرگز اس کا کہنا نہ ماننا، اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو

ع ۱۹ ۔ ۲۱

سُوْرَةُ الْقَدْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ یا مدینہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا

الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾

ہے، شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ؎ ہے

؎ ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسول خدا کی عبادت کرتے تو کفار قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اسکی سخت تکذیب کرتے چنانچہ بارہا اس نے حضرت کو منع بھی کیا آخر ایک روز ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا محمد تمہارے درمیان نماز پڑھتا ہے اور اپنا منہ خاک پر رگڑتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو اگر میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں اسکی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں، ایک دن کسی نے اس سے کہا وہ چلا تو حضرت کے پاس پہونچنے سے پہلے چہرہ زرد، کانپتا ہوا الٹا پھر آیا، کسی نے پوچھا کیا واقعہ ہے وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور انکے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اژدھا منہ کھولے ہو پھنکار رہے ہیں پر لڑائی میں گو سر پر بھی وہ باز نہ آتا اور نماز سے روکتا آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا اور لوگوں نے اسکے بال پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈال دیا اور پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲

؎ خدا نے اس سورہ میں قرآن کے نزول کا وقت، شب قدر کی فضیلت، فرشتوں کا شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

؎ خطیب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ میں نے بنی امیہ کو خواب میں اپنے منبر پر بندروں کی طرح اچھلتے ہوئے دیکھا اور مجھے شاق ہوا اور ایک شخص نے امام حسن سے صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب حضرت نے یہ خواب دیکھا تو انا اعطینا اور یہ سورہ نازل ہوا، غرض ہزار مہینہ سے مراد بنی امیہ کی مدت سلطنت ہے اور شب قدر سے حضرت رسول اور ان کی اہلبیت مراد ہیں (دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر ۱۲ - ۱۲

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

اس (رات) میں فرشتے اور جبرئیل (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۵

ہوتے ہیں، یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتا پا) سلامتی ہے،

ع ۱ ۵ مع ۱۸ ۲۲ عند المتاخرین

سورۃ البینۃ نزلت بمکۃ او بالمدینۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	من الحشر وھی ثمان آیات
سورۃ بینہ مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اہل کتاب ف۲ اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی

وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۱

دلیل نہ پہنچے وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے (یعنی)

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۲ فِيْهَا كُتُبٌ

خدا کے رسول جو پاک اوراق پڑھتے ہیں (آئیں) اور (ان میں (جو) پر زور اور درست باتیں لکھی ہوئی

قَيِّمَةٌ ۳ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

ہیں (سنائیں) اور اہل کتاب متفرق ہوئے بھی تو جب کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

دلیل آچکی (تب) اور انہیں تو بس یہ حکم دیا گیا تھا کہ نرا کھرا اُسی کا

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا

اعتقاد رکھ کے باطل سے کترا کے خدا کی عبادت کریں اور پابندی سے

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۵

نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

بے شک اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں وہ دوزخ

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۶

کی آگ میں (ہونگے اور) ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں،

ف۱ اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت رسول کی رسالت ایمان کے فوائد، کفار کی سزا، مومنین کی جزا، مدح حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخر الزمان نہ آتے اور اوراق مقدس اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ ۱۲ ۱۲۰۱۲

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے یہی لوگ بہترین ؎

الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

خلائق ہیں اُن کی جزا اُن کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے (رہنے) کے باغ ہیں جن کے نیچے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ

نہریں جاری ہیں اور وہ ابد الآباد ہمیشہ اُسی میں رہیں گے خدا اُن سے راضی

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

اور وہ خدا سے خوش یہ (جزا) خاص اُس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے

سُورَةُ الزَّلْزَالِ نزلت بمكة وقيل بالمدينة بعد الحديد وهي ثمان آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ زلزال مکہ یا مدینہ میں اتری | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آ جائیگی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات مردے وغیرہ) نکال ڈالے گی،

أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اور ؎ایک انسان کہے گا کہ اسکو کیا ہو گیا ہے اُس روز وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی

أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ

کیونکہ تمہارے پروردگار نے اُس کو حکم دیا ہو گا اُس دن لوگ گروہ گروہ

النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

(اپنی قبروں سے) نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس شخص نے ذرہ برابر

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

نیکی کی وہ اُسے دیکھ لے گا، اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہے تو اُسے دیکھ لے گا

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ نزلت بمكة او بالمدينة مختلف فيها ثم الكوثر وهي احدى عشرة آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ عادیات مکہ یا مدینہ میں اتری | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہنہناتے ہیں، پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں پھر

؎ ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیرؑ سامنے سے تشریف لا رہے تھے حضرت رسولؐ نے دیکھتے ہی فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ اور انکے شیعہ یقیناً قیامت کے دن فائز المرام ہونگے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اُس دن سے جب اصحاب رسولؐ حضرت علیؑ کو آتے دیکھتے تو کہتے "خیر البریۃ" آیا۔ اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ خیر البریۃ علیؑ ہیں اور ابن عدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن خوش اور پسندیدہ ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر ۱۲

؎ اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور ذرہ برابر بھی نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ ملے گا، بیان فرمایا ہے ۱۲۔ ۱۲

؎ احادیث سے ثابت ہے اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں چنانچہ جب آپ کے سامنے یہ سورہ پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی ۱۲

؎ اس سورہ میں خدا نے حضرت علیؑ کی ایک خاص فضیلت، انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا، قیامت کی یاد، وغیرہ ذکر کیا ہے ۱۲۔ ۱۲

ع ۱ | ۸ | ۲۳

ع ۱ | ۸ | ۲۴

یمن ترجمہ مولانا مقبول احمد صاحب دہلوی

صُبْحًا ﴿۳﴾ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿۵﴾ إِنَّ

صبح کو چھاپا مارتے ہیں تو (دوڑ دھوپ سے) غبار بلند کر دیتے ہیں پھر اس وقت (دشمن کے) دل میں گھس جاتے ہیں

الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿۶﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿۷﴾

(غرض قسم ہی) کہ بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے اور وہ یقینی خود بھی اس سے واقف ہے اور

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿۸﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿۹﴾

بیشک وہ مال کا سخت حریص ہے تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب مردے قبروں سے نکالے

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿۱۰﴾ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿۱۱﴾

جائیں گے اور دلوں کے بھید ظاہر کر دیے جائیں گے بیشک اس دن ان کا پروردگار ان سے خوب واقف ہوگا

سورة القارعة نزلت بمكة	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي احدى عشرة آية
سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں

الْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾

کھڑکھڑانے والی، وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿۴﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ

جس دن لوگ (میدان حشر میں) ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی

كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿۵﴾ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿۶﴾ فَهُوَ

روئی کے سے ہو جائیں گے، تو جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری

فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿۸﴾

ہوں گے وہ من بھاتے عیش میں ہوگا اور جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے اور تم کو کیا معلوم ہاویہ کیا ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے

سورة التكاثر نزلت بمكة	بسم الله الرحمن الرحيم	ثمت الماعون وهي ثمان آيات
سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

(نسل و مال کی) بہتات کی طلب نے تم لوگوں کو غافل بنا رکھا یہاں تک کہ تم لوگوں نے قبریں دیکھیں (مر گئے)، دیکھو تمہیں عنقریب

ف۵۲ عرب کے بنی سلیم قبیلے نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکر کی سرداری میں ایک لشکر کو ان سرکشوں کے واسطے روانہ کیا، کچھ وہ لوگ بہت زیادہ تھے حضرت ابوبکر کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے، دوسرے دن حضرت عمر کو روانہ کیا ان کا بھی یہی حشر ہوا، تیسرے دن عمرو عاص ... غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے تب آپ نے حضرت علی کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مسجد احزاب تک پہونچانے گئے اور دعا کر کے رخصت کیا، غرض حضرت علی روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے آپ راتوں رات صبح سویرے ان کے سر پر جا پہونچے اور بہتیروں کو قتل کیا اور باقی لوگوں کو قیدی بنا کر واپس چلے آئے، اسی سبب سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں ابھی مدینہ میں نہ پہونچے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حضرت فتح کی خبر سنکر خوش خوش پیشوائی کو باہر نکلے جب حضرت علی کی نظر آپ پر پڑی فوراً گھوڑے سے اتر پڑے اس وقت حضرت رسول نے فرمایا اے علی اگر مجھے امت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے لیجاتے ۱۲

ع ۱ ۱۱ ۲۵

ف۵۳ اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور نیکوں بدوں کے نتیجہ کو ذکر کیا ہے ۱۲

ع ۱ ۱۱ ۲۶

ف۵۴ اس سورہ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت، ہر شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی بازپرس وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲

ف۵۵ بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک مرتبہ باہم مناظرہ کرنے بیٹھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ

ہی معلوم ہو جائیگا، پھر دیکھو تمھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا، دیکھو اگر تم کو یقینی طور پر معلوم ہوتا،

عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

(تو ہرگز غافل نہ ہوتے) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر تم لوگ یقینی دیکھنا

عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

دیکھو گے، پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس کی جائے گی

سورة العصر نزلت بمكة او بالمدينة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثم العاديت وهي ثلث اٰيات
سورۂ عصر مکی یا مدنی ہے	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس میں تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

زمانۂ عصر کی قسم بے شک [۵۲] انسان گھاٹے میں ہے، جو لوگ ایمان لائے، اور

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۥ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم، اور صبر کی وصیت کرتے رہے،

سورة الهمزة نزلت بمكة او بالمدينة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثم المرسلت وهي تسع اٰيات
سورۂ ویل مکی یا مدنی ہے	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس میں نو آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا

ہر طعنہ دینے والے چغلخور کی خرابی ہے، جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا

وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ

ہے وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال اُسے ہمیشہ زندہ [۵۴] باقی رکھے گا، ہرگز نہیں وہ

فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ

تو ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ

اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ﴿٧﴾

ہے، جو (تلوے سے لگی تو) دلوں تک چڑھ جائے گی، یہ لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں

إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

میں ڈال کر بند کر دیے جائیں گے،

ع ۱ / ۸ / ۲۷ — ع ۱ / ۳ / ۲۸ — ع ۱ / ۹ / ۲۹

[۵۱] اس سورہ میں خدا نے انسان کا گھاٹے میں ہونا، اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے ۱۲ - ۱۲

[۵۲] ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سورہ میں انسان سے مراد ابو جہل ہے اور "الذین آمنوا" سے حضرت علی و سلمان مراد ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶، صفحہ ۳۹۲، سطر ۱۸ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

[۵۳] اس سورہ میں لوگوں پر عیب پر طعنہ کرنے والے، چغل خور اور مال جمع کرنیوالوں کی مذمت، اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے ۱۲ - ۱۲

[۵۴] یعنی جب بیمار پڑے گا دوا علاج کر کے اچھا ہو جائے گا ۱۲ ۱۲

سورة الفيل نزلت بمكة	بسم الله الرحمن الرحيم ○	ثم الفلق وهي خمس آيات
سورۂ فیل ۱۵ مکہ میں نازل ہوئی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ①

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی ۵۲ والوں کے ساتھ کیا کیا

أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَأَرْسَلَ

کیا اُس نے اُن کی تمام تدبیریں غلط نہیں کر دیں (ضرور) اور اُن پر جھنڈ کی جھنڈ

عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ

چڑیاں بھیجیں جو اُن پر کھرنجوں کی کنکریاں پھینکتی تھیں تو

مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤

اُنھیں چبائے ہوئے بھس کی طرح (تباہ) کر دیا

سورة القريش نزلت بمكة او بالمدينة	بسم الله الرحمن الرحيم ○	ثم القارعة وهي اربع آيات
سورۂ قریش ۵۳ کی یا مدنی ہے	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی چار آیتیں ہیں

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ① إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو اُن کو مانوس کر دینے کی وجہ سے اس

وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ③

گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کرنی چاہیے جس نے اُن کو بھوک میں

الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ ۵ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ④

کھانا دیا، اور ان کو خوف سے امن عطا کیا

سورة الماعون نزلت بمكة وقيل بالمدينة	بسم الله الرحمن الرحيم ○	ثم الكافرون وهي سبع آيات
سورۂ ماعون ۵۴ کی یا مدنی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی سات آیتیں ہیں

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ① فَذَٰلِكَ الَّذِي

کیا تم نے اُس شخص ۵۵ کو بھی دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ تو وہی (کمبخت) ہے جو

يَدُعُّ الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ③

یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھلانے کے لیے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا،

منزل

۵۱ اس سورہ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے ۱۲

۵۲ حضرت عبدالمطلب کے زمانے میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھکر رشک کے مارے اُسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لیکر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہونچا تو خدا نے اُنپر پرندے مسلط کر دیے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجے میں لیکر اُڑتے تھے اور جسپر وہ کنکری گرتی وہیں ٹھنڈا ہو جاتا یوں اسکا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا ۱۲

۵۳ خدا کی شان باوجود یکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتیلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضرورت کی کوئی ایسی چیز نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو حضرت رسول جس خاندان میں پیدا ہوئے اُسے قریش کہتے ہیں جو نضر بن کنانہ کا خطاب تھا اور انکی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا یہ لوگ چونکہ مکہ میں رہتے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں بڑی آؤ بھگت ہوتی اور یہ لوگ مجاور بیت اللہ کہلاتے، یہاں تک کہ باوجودیکہ عرب والوں کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہونچتے انکی اور خاطر داریاں ہوتیں اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی مجبور نہ رہتے اور جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو اطمینان سے نکل جاتے اور ان کا کوئی مانع نہ ہوتا اسی نعمت کو جتا کر خداوند عالم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمھیں یہ رحمت نصیب ہوئی اُس کا مالک تو عبادت کا بہت زیادہ مستحق ہے نہ کہ بت وغیرہ ۱۲

۵۴ اس سورہ میں قیامت کے جھٹلانے، یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے عبادات میں ریا کرنے اور نماز میں غفلت کرنے کی مذمت مذکور ہے ۱۲

۵۵ اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے: عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابوسفیان وغیرہ کو کہتے ہیں مگر کچھ ہو یہ شخص ان صفات سے موصوف ہے وہ تھا ۱۲

ع ۱ / ۵ / ۳۰

ع ۱ / ۴ / ۳۱



فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾

تو اُن نمازیوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

جو دکھانے کے واسطے کرتے ہیں اور روز مرہ کی معمولی چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے

سورة الكوثر نزلت بمكة او بالمدينة	بسم الله الرحمن الرحيم	بعد التكاثر وهي ثلث آيات
سورہ کوثر مکہ یا مدینہ میں اترا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اور اس کی تین آیتیں ہیں

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

(اے رسول) ہم نے تم کو کوثر عطا کیا، تم تو اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور

وَانْحَرْ ﴿۲﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿۳﴾

قربانی دیا کرو، بے شک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا،

سورة الكفرون نزلت بمكة او بالمدينة	بسم الله الرحمن الرحيم	بعد الفيل وهي ست آيات
سورہ کافرون مکہ یا مدینہ میں نازل ہوا	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ يٰۤأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَاۤ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے کافرو! تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں اُن کو نہیں پوجتا، اور جس

وَلَاۤ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ أَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَاۤ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

(خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے، اور جنہیں تم پوجتے ہو میں اُن کا پوجنے والا نہیں

وَلَاۤ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ أَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں تمہارے لیے تمہارا دین میرے لیے میرا دین

سورة النصر نزلت بالمدينة بعد	بسم الله الرحمن الرحيم	النور وهي ثلث آيات
سورہ نصر مدینہ میں اترا	خدا کے نام (سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور اس کی تین آیتیں ہیں

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

(اے رسول) جب خدا کی مدد آ پہونچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا کے

اللّٰهِ أَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

دین میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرنا اور اسی سے مغفرت کی دعا مانگنا وہ بے شک بڑا معاف کرنے والا ہے

اس آیت کے منسوخ فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ اس سے کفر کی اجازت ہو سکتی ہے نہ جہاد کی مخالفت، بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے ... ۱۲-۱۲

سورة اللهب نزلت بمكة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثم التكوير وهي خمس آيات

سورہ لہب[1] مکی ہے | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اسمیں پانچ آیتیں ہیں

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿١﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

ابو لہب[2] کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اس کا مال ہی اس کے

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلٰى نَارًا

کچھ کام آیا اور (نہ) جو اس نے کمایا ، وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل

ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾

ہوگا ، اور اس کی جورو بھی جو سر پر ایندھن اٹھائے پھرتی ہے

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿٥﴾

اور اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے

۱ ع ۵ ۳۶

سورة الاخلاص نزلت بمكة او بالمدينة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثم النجم وهي اربع آيات

سورہ اخلاص[3] مکہ میں نازل ہوا یا مدینہ میں | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ

(اے رسول) تم کہدو کہ خدا ایک ہے ، خدا برحق بے نیاز ہے ، نہ اس نے کسی کو جنا ، نہ

وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

اس کو کوئی جنا ، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں !

۱ ع ۴ ۳۴

سورة الفلق نزلت بالمدينة وقيل بمكة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثم الناس وهي خمس آيات

سورہ فلق مدینہ میں نازل ہوا کہیں | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی پانچ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي

اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے ، اور گنڈوں پر

الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

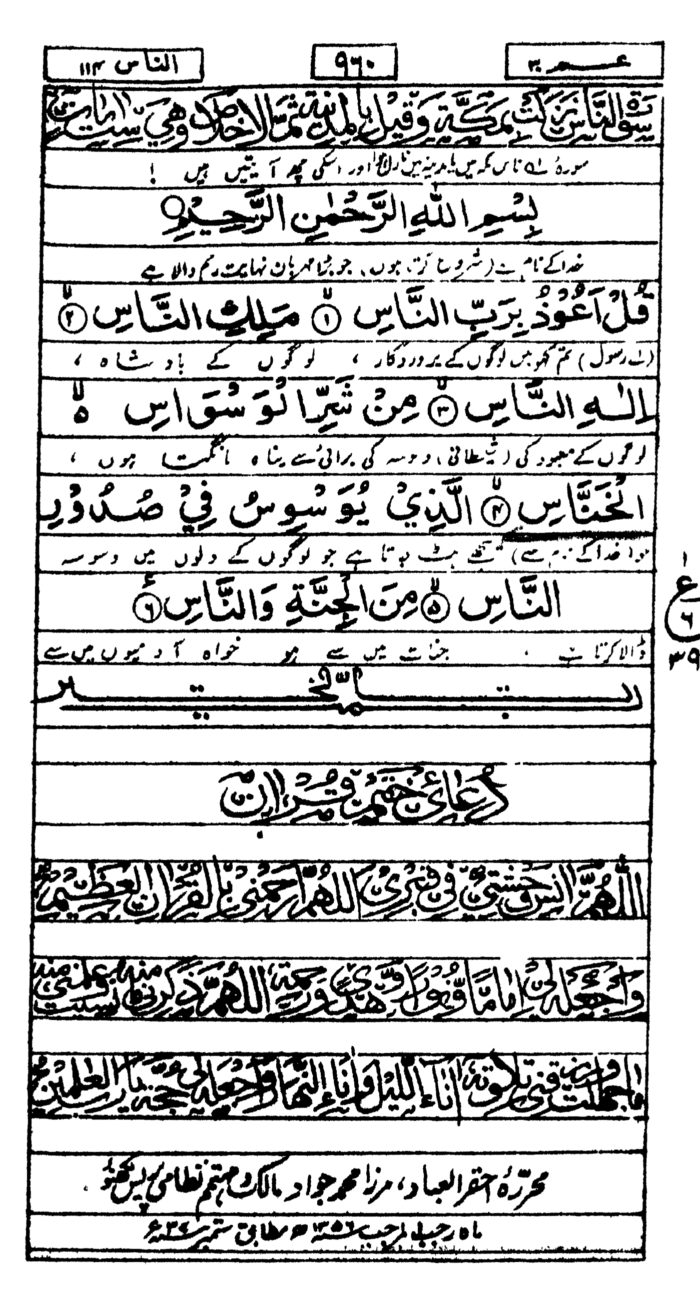
پھونکنے والیوں کی برائی سے (جب پھونکیں) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے ،

۱ ع ۵ ۲۸

[1] ابو لہب حضرت رسول کا چچا اور اسکی بی بی ام جمیل بنت حرب ہے کی مذمت ۔ ۱۲

[2] جب آیہ "انذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوا اور آپ نے اپنے قرابت داروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا تو ابولہب نے جھنجھلا کر پتھر ہاتھ میں اٹھایا اور یہ کہنے لگا کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمہارا ناس ہو جائے تم نے اسی واسطے ہم کو بلایا ہے اسی کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوا ہے۔ "حمالۃ الحطب" کے ایک معنی چغل خور کے بھی ہیں۔ اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اسکے سر پر جہنم کی ایندھن اٹھوائی جائیگی۔ رسی کا ذکر بھی یا تو دنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں ذلت کی جائے گی ۔ ۱۲

[3] اس سورہ میں فقط خدا کی توحید کا ذکر ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع حتی کہ عیسائی اسلام نظرانی وغیرہ کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے ۱۲



سورة الناس نزلت بمكة وقيل بالمدينة بعد الفلق وهي ست آيات

سورۂ ناس مکہ میں یا مدینہ میں نازل ہوا اور اسکی چھ آیتیں ہیں !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ②

(اے رسول) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ،

اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

لوگوں کے معبود کی (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں،

الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ

جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ

النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے

ع ۱ ۶ ۳۹

تمت بالخير

دعائے ختم قرآن

اللهم آنس وحشتي في قبري اللهم ارحمني بالقرآن العظيم

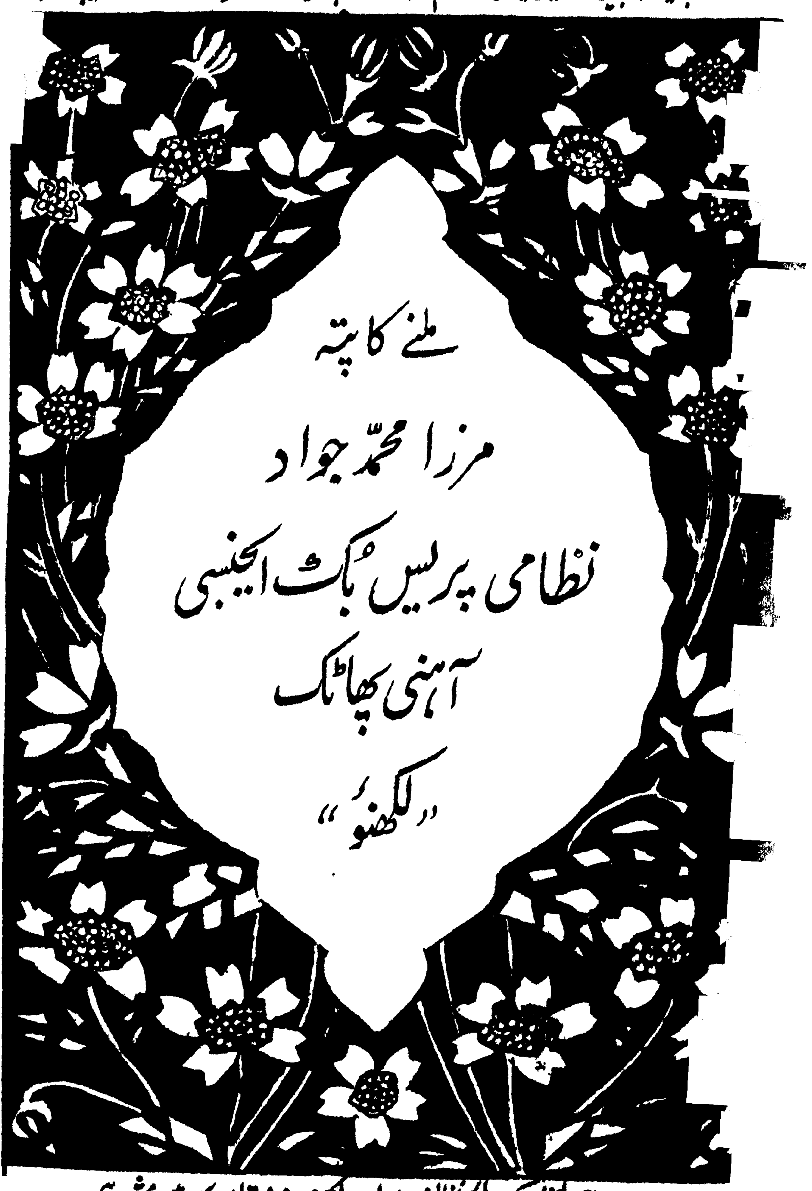
واجعله لي اماما ونورا وهدى ورحمة اللهم ذكرني منه ما نسيت وعلمني منه

ما جهلت وارزقني تلاوته اناء الليل واناء النهار واجعله لي حجة يا رب العلمين

محررہ احقر العباد، مرزا محمد جواد مالک و مہتمم نظامی پریس لکھنؤ

ماہ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ مطابق ستمبر ۱۹۳۷ء

۵ کفار و مشرکین، خصوصاً یہودی تو حضرت کے جانی دشمن تھے ہی آپکی عداوت میں طرح طرح کے حیلے کیا کرتے کبھی زہر دیتے کبھی جادو کراتے، اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہوتا مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے اور آپکی تشفی کے لیے ان دونوں سورتوں کو نازل کیا مطلب یہ ہے کہ خدا تمھارا حافظ و مددگار ہے، دشمن تمھارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے !!


ملنے کا پتہ
مرزا محمد جواد
نظامی پریس بک ایجنسی
آہنی پھاٹک
"لکھنؤ"

مختصر فہرست نظامی پریس / کتب الحسینیہ لکھنؤ

...ہر البیان

...لبیان جناب سلیم صاحب جرولی
...معصوم کے حال میں دو مجلسیں
...اور واقعہ کربلا کے متعلق
...ودات ہیں غیر مجلد ۶/

...البیان حصہ اول ۱۰/
...بیان حصہ دوم ۱۰/
...لبیان حصہ سوم ۱۰/
...مصائب حصہ اول ۸/
...شافی اہل الکسا ۶/
...یہ سب حدیث خوانی کی کتابیں ہیں

...نظم نفیس

...مراثی حضرت میر نفیس مرحوم ۱۰/

...نان رشید

...حضرت رشید مرحوم ۱۲/

...رشید خاوری

...مرثیہ جناب عارف صاحب تلمیذ انیس ۱۰/

...روح سخن

...اب دولہا صاحب سے

...س الاخلاق

...لاقی رباعیوں کا مجموعہ ۵

حضرت نجم آفندی کی بیاضیں

اشارات غم ۱۲/
آیات ماتم ۸/

فریاد

بیاض نوحہ جات شمس العلماء
جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ
مرحوم اعلی اللہ مقامہ ہدیہ ۶/

ذخیرہ ذاخر

دعبل ہند حضرت ذاخر مرحوم
کے انتخاب روزگار نوحے ۱۲/

کائنات غم

حضرت فضل ایڈیٹر "نظارہ"
کے جدید نوحے ۸/

فلسفہ مذہب شیعہ

جرمنی کے مشہور مؤرخ میوماربین
کی مورخانہ کتاب سیاست اسلامیہ
کی ساتویں فصل کا ترجمہ ۲/

صراط مستقیم

جناب صدیق احمد صاحب نے اپنے
خیالات لکھے ہیں کہ میں کس طرح شیعہ ہوا
قیمت صرف چھ آنہ ۶/

عزا خانوں کی زینت

قطعات، طغرے، کتبے

امام باڑوں، مسجدوں اور کمروں
کی سجاوٹ کے لیے طغرے یا کتبے
خط ثلث میں کئی کئی رنگ چھاپے ہیں
جن میں وہ آیات و احادیث ہیں جو
ائمہ اطہار کی شان میں ہیں تفصیل
فہرست کلاں طلب فرما کر ملاحظہ فرمایئے فی ۱/

تعویذات

مندرجہ ذیل تعویذات مطبوعہ جو نہایت
احتیاط سے تیار کیے جاتے ہیں۔
تعویذ ام الصبیان، تعویذ دعائے نور،
حرز جواد، ہفت ہیکل، تعویذ حرز حسنین
دعائے ابودجانہ، ناد علی کبیر، دعائے
مشلول تعویذی، آیۃ الکرسی،
دعائے بازو بند جناب امیر، نقش ۱۴ معصوم
حلقہ سورۂ یٰسین، حرز امیر المومنین
فی تعویذ ھد یہ ۱/

تاریخ الاسماء

تاریخی نام بنانے کی بہترین کتاب ہے ۳/

پخت و پز

کفایت شعاری سے کھانے پکانے
کی بہترین کتاب ہے ۸/

فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے